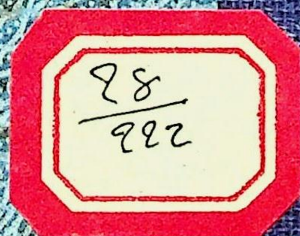


स्वामी दयानन्द की जीवनी
और
सत्यार्थ प्रकाश

दिनांक	सदस्य संख्या	दिनांक	सदस्य संख्या

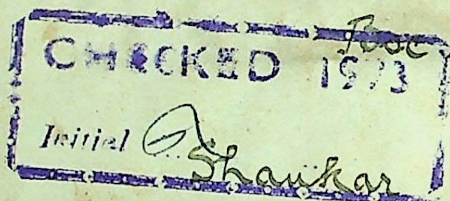
दिनांक	सदस्य संख्या	दिनांक	सदस्य संख्या


1346-U

२३८२६
१६.६.०६

Jagan Ram Sharma
Jullundur

Jagan Nath Sharma



Distt Jullundur.

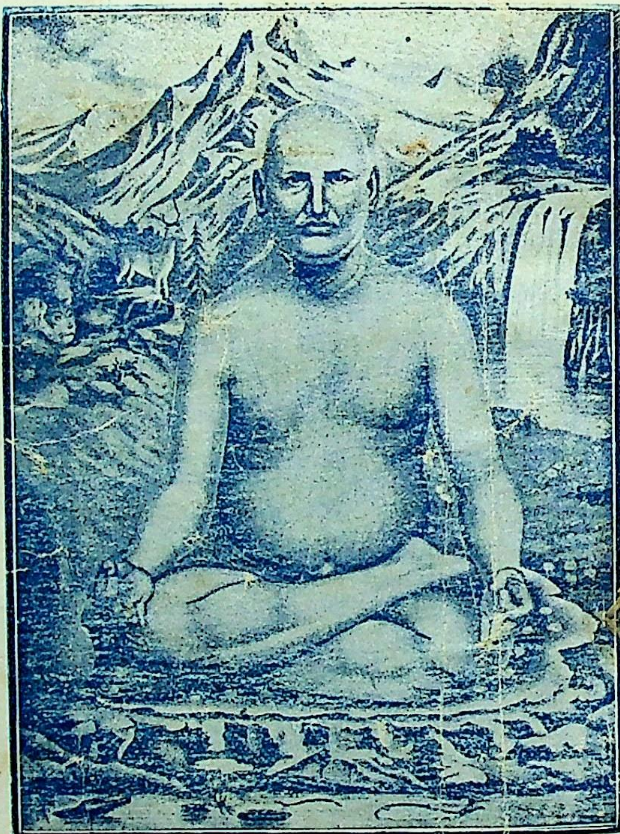
18
118

स्टाक प्रमाणीकरण १९८४-१९८५



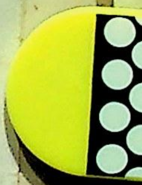
ستیارتھ پرکاش

مستند اُردو ترجمہ



مہرشی سوامی دیانند سرسوتی





رِشی جنم شتابدی سنسکرن (ایڈیشن)



ستیارتھ پرکاش

مُصنّفہ

شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرستی جی مہاراج

کا

مستند اُردو ترجمہ معہ جیون چرتر

جس کو

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان

نے

ماسٹر آتمارام جی - پنڈت رمیل جی - بابو سہنال سنگھ جی

اور پنڈت چموپتی جی ایم اے وغیرہ کئی وِدوانوں سے

مُرتب کرایا

پرکاشک :- راجپال منیجر آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام لالہ گوپال داس پرنٹر چھپکر شائع ہوا

قیمت بغیر جلد [illegible] مجلد [illegible]

نواں باب

(ودیا - اودیا)

ختم شد

چھٹی بار کا دیباچہ

ستیارتھ پرکاش کو اُردو زبان میں شائع کرنے کا خیال سب سے پہلے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۱۸۹۵ء میں آیا۔ اِس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سورگباشی رائے پیڑارام جی دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے زیر نگرانی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اور سورگباشی پنڈت رمیل جی و ماسٹر آتمارام جی امرتسری کے سپرد ترجمہ کا کام کیا گیا۔ جو نہ صرف سنسکرت کے اچھے ودوان تھے! نہ صرف انگریزی میں کافی لیاقت رکھتے تھے۔ بلکہ اُردو و فارسی زبان میں بھی جن کی لیاقت مسلّمہ تھی۔ اور جو اُس زمانہ میں اپنے منطقی مباحثوں کے لئے خاص طور پر مشہور تھے۔ ان دونوں ودوانوں نے اپنی لگاتار محنت سے ترجمہ کو مکمل کیا۔ مگر سبھا کو معلوم تھا۔ کہ ترجمہ کا کام کتنا مشکل ہے۔ اس لئے اُس کی پڑتال کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی:۔

شریمان مہاتما منشی رام (حال سوامی شردھانند جی) لالہ رلارام جی۔ لالہ نارائن کشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی دھون۔ بابو نہال سنگھ جی اور لالہ جے چند جی۔ ان اصحاب نے اپنے حالات کے مطابق وقت دے کر ترجمہ کی پڑتال کی آخر اگست ۱۸۹۹ء میں پہلی مرتبہ ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ سبھا کی طرف سے شائع ہوا:

اِس کتاب کا چوتھا و پانچواں ایڈیشن آریہ پستکالیہ لاہور کے زیر نگرانی شائع ہوا۔ ان ہر دو ایڈیشنوں میں جہاں تک ہو سکا۔ مختلف ودوانوں کی امداد سے کتاب کو غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی۔ سنسکرت اور عربی ان زبانوں کے فاضلوں سے دکھلائی گئی۔ چھاپہ کی فروگذاشتوں کو دور کیا گیا۔ باوجود اس احتیاط کے جب کتاب چھپ کر تیار ہوتی تو معلوم ہوتا ہے کہ اُستاد خالی است والا معاملہ ہے:

اس چھٹے ایڈیشن کو طبع کرانے کا سوال جب سبھا کے سامنے پیش ہوا۔ تو فیصلہ کیا گیا۔ کہ آریہ سماج کے مختلف ودوانوں سے نظر ثانی کرانے کے بعد اگلا ایڈیشن شائع کیا جائے۔ چنانچہ سبھا کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کے مختلف سملاس مختلف ودوانوں کے پاس پڑتال کے لئے بھیجے گئے۔ اُن میں سے بعض نے تو عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر پڑتال کے ہی واپس کر دیئے۔ اور بعض نے اپنا قیمتی وقت دے کر غلطیوں کو درست کر دیا۔ اور اُردو ترجمہ کا اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کر کے نفس مضمون کو زیادہ واضح کر دیا۔ شری یان پنڈت چمو پتی جی ایم اے نے باوجود سخت عدیم الفرصتی کے کتاب کے کچھ حصہ پر نظر ثانی کی۔ اور اُس کے لئے سوامی دیانند سرسوتی جی کا مختصر مگر نہایت موثر جیون چرتر لکھا۔ آریہ سماج کے مشہور مناظر پنڈت دھرم بھکشو جی نے بھی ایک سملاس کی پڑتال کی۔ غرضیکہ کتاب کو صحیح شائع کرنے کے لئے جو بھی احتیاط ہو سکتی تھی۔ کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے نہ سبھا کا اور نہ پبلیشر کا یہ دعویٰ ہے کہ ستیارتھ پرکاش کا یہ ترجمہ بالکل مکمل اور صحیح ہے۔ جہاں تک سوامی دیانند سرسوتی جی کی رائے کا تعلق ہے۔ یہ ترجمہ سند تصور نہیں ہو سکتا بلکہ اُن کی رائے کی سند اُن کی اپنی اصلی تصنیف آریہ بھاشا (ہندی) کا ستیارتھ پرکاش ہے۔ شک اور تنازعہ کی صورت میں اُسی کا حوالہ ہونا چاہیئے۔ ترجمہ ترجمہ ہے۔ اور اصل اصل۔ ترجمہ اصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ترجمہ میں مصنف کے پورے جذبات واضح ہو سکتے ہیں۔ اس اُردو ترجمہ کی غرض یہ ہے کہ جو اصحاب آریہ بھاشا نہیں جانتے۔ وہ اُس کے مضمون کو دیکھ کر اصل کتاب کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کریں اور دیگر مذاہب کے لوگ سوامی جی مہاراج کے اس بیش بہا رتن سے مستفید ہو سکیں ؛

مندرجہ بالا سطور میں میں نے یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ ستیارتھ پرکاش جیسی ضروری کتاب کے ترجمہ کی اشاعت کا کام کتنا مشکل اور احتیاط طلب ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس کتاب کے متعلق بھی

دُکان داری کی حاسدانہ سپردھا کام کر رہی ہے۔ آریہ سماج کا فائدہ ہو یا نقصان اُن کی بلا سے۔ اُنہیں اپنے فوائد سے غرض ہے۔

ستیارتھ پرکاش کا یہ موجودہ ترجمہ اچھا ہے یا بُرا۔ آپ کے سامنے ہے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے یہی ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی ترجمہ کے لئے آریہ سماج ذمہ وار نہیں۔ بحیثیت پبلیشر میں یہ صاف طور پر لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ باوجود احتیاط کے اگر اس میں چھاپہ یا پروف ریڈنگ کی کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ تو وہ میری ناقابلیت یا کم احتیاطی کی وجہ سے ہیں۔ سبھا یا لائق مترجم اصحاب اُن کے لئے جوابدہ نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک ہوا میں نے کتاب کو صحیح چھاپنے کی کوشش کی ہے۔

ستیارتھ پرکاش کے اس ایڈیشن میں کچھ قابل قدر اضافے کئے گئے ہیں (۱) اس کا سائز پہلے ۱۸×۲۲ تھا۔ مگر اب کتابی سائز ۲۲×۳۶/۱۶ کر دیا گیا ہے۔ اس صورت میں اگرچہ قلم باریک ہو گئی ہے۔ مگر سائز خوبصورت ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب کو موجودہ سائز پر رکھتے ہوئے قلم موٹی کر دی جائے۔ (۲) اس کتاب کے ساتھ سوامی جی مہاراج کا مختصر جیون چرتر شامل کیا گیا ہے۔ جو ضروری چیز ہے۔ (۳) اُن کتابوں کی فہرست دی گئی ہے جن کے آدھار پر ستیارتھ پرکاش لکھی گئی (۴) ستیارتھ پرکاش کے علاوہ سوامی جی مہاراج نے اور جو کتب تصنیف کیں۔ اُردو دان اصحاب کی واقفیت کے لئے اُنکی فہرست مع مضامین درج کی گئی ہے۔ (۵) جہاں پچھلے ایڈیشن کی قیمت بلا جلد دو روپیہ تھی۔ وہاں موجودہ ایڈیشن کی مجلد کتاب کی قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ رکھی گئی ہے (۶) پہلے ایڈیشن میں تصویر نہ تھی۔ اب اس کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

اُمید ہے کہ ناظرین فروگذاشتوں کو نظر انداز کر کے کتاب کی اشاعت میں مدد دیں گے۔

راجپال پبلیشر

آریہ پستکالیہ لاہور　　یکم اپریل ۱۹۲۵ء

رشی جیون

تمہید جتنے عوام کی بھلائی کے وسائل ہیں۔ اُتنے ہی رشی دیانند کی زندگی کے پہلو ہیں۔ دیش بھگت (محب وطن) کو دیانند دیش بھگتی کا آدرش معلوم ہوتا ہے۔ دھرم بھگت کے لئے وہ دھرم بھگتی کی ہر ایک پہلو سے خوبصورت مثال ہے۔ سماج سدھار۔ آچرن سدھار۔ دونوں ہی پہلو ہیں جن پہلوؤں سوامی دیانند کے لکش تھے۔ (۱) تعلیم کیسے حاصل کی جاوے۔ (۲) اور کیسے دی جاوے (۳) جسم کیسے بنایا جاوے۔ (۴) اور وہ کس طرح استعمال میں لایا جاوے۔ (۵) سدا چار کا سنگھٹن کیسے ہو؟ (۶) اور اس کی رکشا کیسے (۷) دویا کون کون سی اور (۸) کس کس ڈھنگ سے حاصل کی جاوے؟ ان تمام سوالات کا حل رشی کے گرنتھوں اور اُن کے جیون میں ملتا ہے۔ ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو روحانی اور ملکی ترقی کا خواہاں ہے۔ رشی کے جیون کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ اس لئے رشی کی اس مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش سے پہلے اُن کی مختصر سوانح عمری دی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین اس کی روشنی میں اس کا مطالعہ کر سکیں ؞

پیدائش رشی دیانند کی جائے پیدائش ہونے کا فخر صوبہ گجرات کو ہے اُن کے پتا جنم کے برہمن تھے۔ زمینداری اور جمعداری کا کام کرتے تھے۔ اور شو جی کے بڑے بھگت تھے۔ شوراتری کے روز لڑکے کو مندر میں لے گئے۔ اور دن بھر برت رکھوا کر رات کو جاگنے کا حکم دیا۔ جب بڑے بڑے شو بھگت سو گئے۔ تو یہ بھاوی (آئندہ ہونے والے) رشی بہ کوشش تمام جاگتے رہے۔ بھگوت گیتا کے قول کے مطابق ؞

"جو سب جیووں کی رات ہے۔ اُس میں سنیمی (ابھیاسی پرش) جاگتا ہے"
(ادھیائے ۲۔ شلوک ۶۹)

شیوراتری اُنکے دل میں بھگتی کا بنا پرکاش ہوا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ اُسی رات شیو جی کو خوش کر لیں۔ نیند تو آتی تھی۔ لیکن پانی کے چھینٹوں سے دُور کرتے تھے۔ اِتنے میں ایک چُوہے نے اُنہیں چونکا دیا۔ اِس چھوٹے سے جانور کو حیوانات کے سب سے بڑے مالک (شِو مورتی) کے آگے کُودتا دیکھ سوچنے لگے۔ ہو نہ ہو۔ یہ شِو نہیں۔ اوروں کا برت بھنگ نیند نے کیا۔ مگر اِن کا نرک (دلیل) نے۔ دلیل زندگی کی ابتدا ہے اور نیند موت کا آغاز ۔

موت کے نظارے شیوراتری گذر گئی۔ لیکن شیوراتری کا یہ واقعہ دِل میں گھر کر گیا۔ مُول شنکر کو بڑھتی جوانی میں دُوسری چوٹ اُن کے چچا اور بہن کی موت سے لگی۔ وہ چچا کے اتنے لاڈلے تھے۔ کہ اُن کی جدائی برداشت نہیں ہو سکتی تھی۔ بہن کو طاعون نے مارا۔ اِن دو موتوں کا اثر یکساں نہیں ہوا۔ پہلی موت پر حیران و متعجب رہے اور پتھر کی طرح سخت دل ہو گئے۔ اور دُوسری موت پر زار زار روئے۔

تعلیم اور گھر سے روانگی مُول شنکر کی تعلیم کا انتظام بچپن میں ہی کیا گیا تھا۔ اُنہیں یجروید حفظ تھا۔ اِس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ پڑھا لکھا کرتے تھے۔ پتا کو معلوم ہُوا کہ لڑکے کے سر پر ویراگ کا بھوت چڑھ رہا ہے۔ مہاتما بدھ کے پتا کی طرح اُنہوں نے اُنہیں شادی کے جال میں پھنسانے کی ٹھانی۔ لیکن عین شادی کی مقررہ رات کو مُول شنکر گھر سے گم ہو گئے۔

تپ یاترا مُول شنکر کی تپ یاترا (جنگل در جنگل پھرنے کی کہانی بہت لمبی ہے) پہلے تو کسی نے اُنہیں ٹھگ لیا۔ اُنہیں شدھ چیتن نام دے کر برہمچاری بنایا۔ پھر سنیاسی ہو گئے اور "دیانند" نام پایا۔ یوگیوں، یتیوں کے پاس یوگ سادھن سیکھتے رہے۔ سمادھی کا آنند حاصل کیا پہاڑوں کی گپھاؤں (غاروں) میں گھنٹوں صرف کئے۔ پتنگوں کو ڈھونڈا

ان کو پڑا۔ میدانوں میں سوتے۔ درختوں کی شاخوں کے نیچے آرام کیا۔ پھول
پتے کھا کر بھوک مٹائی۔ مختصر یہ کہ پورے بن باسی کی طرح زندگی بسر کی +

گورو ورجانند کے چرنوں میں

چھتیس برس سے زیادہ عمر کے تھے جب
ڈنڈی سوامی ورجانند کے دروازے پر
حصول علم کے لئے بھکاری ہوئے۔ وہاں پہلی بھینٹ (نذر) یہ دھری
پڑی۔ کہ جو پستک پڑھتے ہیں۔ وہ سب جمنا میں (دریائے جمنا) کے اپرن
(نذر) کر دو۔ وستی نے پستک بڑی مشکل سے ہاتھ آئے تھے۔ لیکن گورو
مکھ کا اپدیش بھی تو آسانی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ دل کو سخت کیا۔ اور
گورو کا حکم مانا۔ آدرش شِشیہ آدرش گورو کے چرنوں میں آدرش شکھشا
پا رہا ہے۔ ہر روز گورو کو جمنا کے جل سے سنان کراتے۔ کٹیا میں جھاڑو
دیتے۔ اور گورو کی سیوا کرتے۔ گورو نے ایک روز ڈنڈے سے تاڑنا
کی۔ یتی ور نے گورو کی بڑائی کا لحاظ کر کے اسے بطور ایک پرساد (تبرک)
سمجھ کر برداشت کیا۔ آخر شکھشا سماپتی (تعلیم کے اختتام) کا وقت
آیا۔ نردھن برہمچاری گورو دکھشنا کے لئے لونگوں کی بھکشا مانگ لایا۔
مگر یہ بھینٹ منظور نہ ہوئی (شاگرد) اور کیا بھینٹ دھروں۔ (گورو)
جو تمہارے پاس ہو۔ (شِشیہ) میرے پاس میرے اپنے سوا کچھ
نہیں۔ (گورو) تو اپنا آپ بھینٹ دھر دو۔ بھینٹ دھری گئی۔ گورو
نے منظور کی۔ اپنے آپ کی یہ بھینٹ گویا آریہ سماج کی قائمی کا پہلا بیج
تھا۔ دیانند ورجانند کے ہو گئے اور ان کے ذریعہ سنسار کے ہو گئے +

پاکھنڈ کھنڈنی

اب پشکر کے میلے پر سوامی دیانند پہنچے
ہیں۔ کمبھ کے میلے پر سوامی دیانند گرجتے
ہیں۔ وید کے خلاف چلنے والے ویدک دھرمیوں کو وید کے مارگ پر لانا
چاہتے ہیں۔ ایک طرف تمام بھولی بھالی آریہ جاتی ہے۔ دوسری طرف اکیلے ڈنڈ
دھاری سوامی دیانند "پاکھنڈ کھنڈنی" پتاکا کے نیچے کھڑے کوپین دھاری
(لنگوٹ بند) برہمچاری آتے جاتے یاتریوں کے لئے ایک عجوبہ ہیں۔ لوگ

کہتے ہیں۔ کہ گنگا کے بہاؤ کے روکنے کا بل ان میں کہاں۔ خود بھاگیرتھ آئیں تو بھی نہ روک سکیں ‎۞

تپسیا کی حد رشی گرج گرج کر ہار گئے۔ گنگا بہتی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہندوؤں کی توہمات کا پرواہ (دور) بھی بہتا گیا۔ رشی نے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھایا۔ اور جنگل کی راہ لی۔ پورن ویت راگ (مکمل تارکِ خواہشات) ہونے کے لئے برت دھارن (عہد) کیا۔ کہ کوپین کے سوا اور کوئی چیز پاس نہیں رکھیں گے۔ مہابھاشیہ کی ایک پستک پاس تھی۔ وہ بھی گورو کے پاس بھیج دی۔ اُسی کوپین (لنگوٹ) میں سوامی دیانند سوتے۔ اسی میں پھرتے۔ نہا کر سُوکھنے کے لئے ڈال دیتے۔ اور آپ پدم آسن لگا کر بیٹھے رہتے۔ برف سے لدے نالوں میں گیا۔ اور جلتی ہوئی ریت میں گیا۔ سوامی دیانند کا یہی لباس تھا ‎۞

شاستر ارتھ قریباً دو برس رشی دیانند نے اسی طرح تپسیا (ریاضت) میں گذارے۔ بعد ازاں پرچار میں مصروف ہوتے شاستر ارتھ پر شاستر ارتھ کرتے چلے گئے۔ ہیرا لبھ نامی ایک فاضل پنڈت سے ہفتہ بھر سنسکرت میں شاستر ارتھ کیا۔ اُس کا دعوے تھا۔ کہ رشی سے مورتی کو بھوگ لگوا کر اُٹھونگا۔ جب رشی کا مت سُنا تو ٹھاکر جی (مورتی) کو اُٹھا کر گنگا میں بہادیا۔ اور زبانِ حال سے تسلیم کرلیا۔ کہ مورتی پوجا شاستر کے خلاف ہے ‎۞

رشی کے اُپدیش میں جادو تھا۔ کنٹھیاں اُتروا دیں۔ مورتیاں پھنکوا دیں۔ تلک چھاپ کی رسم مٹادی۔ گایتری کا پرچار کیا۔ سندھیا لکھ کر بانٹی۔ استریوں کو منتر جپ کا ادھیکار دیا۔ جاٹوں۔ راجپوتوں کو یگیوپویت پہنائے ‎۞

آریہ دھرم کی فتح چاندا پور کے شاستر ارتھ میں رشی نے آریہ جاتی کے اتہاس (تاریخ) میں نئے یُگ (ست جُگ) کا بیج بویا۔ آریہ آریہ تو آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہی

تھے - لیکن مسلمانوں اور عیسائیوں سے اُن کی کبھی نہ لگی تھی - اِس سے
پیشتر یعنی سوامی دیانند کے پرچار کے پہلے یہ حال تھا کہ غیر ہندو (مسلمان
عیسائی وغیرہ) ہندوؤں کا کھنڈن کرتے اور ہندو خاموش رہ کر برداشت
کئے جاتے تھے - آریہ دھرم آٹے کا چراغ تھا - کچّا دھاگا تھا - رشی نے
اس وہم کو مٹایا - تین دن تک مباحثہ ہونا قرار پایا تھا - جس میں مولویوں
اور پادریوں کے خلاف رشی نے آریہ دھرم کا پکش لینا منظور کیا تھا - ایک
ہی دن میں رشی نے آریہ دھرم کی ستھاپنا ایسی مضبوطی سے کی - کہ دوسرے
دن وہاں غیر مت والوں کا نام و نشان بھی نظر نہ آیا - آریہ دھرم کی یہ فتح
دھرم کے اتہاس میں سونے کے حروف میں لکھنے کے لائق ہے ۔

غیر مت والوں پر مہربانی

رشی نے عیسائیوں کو چیلنج دیا (دعوت دی) مسلمانوں کو مدعو کیا - کہ آریہ دھرم
کو پرکھو اور قبول کرو - اس دعوت میں آکرشن شکتی (مقناطیسی طاقت) تھی
مسلمانوں کے لیڈر سر سید احمد خاں رشی کے چرنوں میں آئے - پادری
سکاٹ رشی نے درشن کئے - پادری کو رشی بھگت سکاٹ کے نام سے
پکارتے - بھگت کی بے مثل پدوی کسی آریہ سماجی کو نہ ملی - ایک عیسائی
رشی بھگتی کا یہ اپُورو پرساد لے گیا - محمد عمر پیدائش سے مسلمان تھا اس
کو رشی نے اپنے ہاتھوں آریہ بنایا اور الکھ دھاری نام رکھا - موجودہ زمانہ میں
دنیا کے لئے آریہ دھرم کا دروازہ کھولنا رشی دیانند کا ہی کام تھا - کرنل
الکاٹ اور میڈم بلیوٹسکی امریکہ سے چل کر رشی دیانند کے چرنوں میں آئے
اپنے خطوط میں وہ رشی کو گرودیو کہہ کر پکارتے تھے ۔

بندھن کاٹنے والے

ایک دن ایک برہمن نے پان کا بیڑا پیش کیا - چبانے
سے معلوم ہوا کہ اس میں زہر ہے - رشی اُٹھے
گنگا نزدیک تھی - وہاں جاکر نیولی کرم کیا اور زہر اُگل دیا - سید محمد تحصیل
دار تھا - اُس نے زہر دینے والے پاپی کو پکڑ منگوایا - اور رشی دیانند کے
دربار میں حاضر کیا - رشی سے یہ برداشت نہ ہو سکا - کہ کسی کو اُن کے باعث

قید میں ڈالا جاوے۔ کیسا رحم بھرا جواب دیا۔ کہ "میرا کام تو بندھن (قیود) توڑنا ہے۔ بندھن ڈالنا نہیں۔

بال برہمچاری کا بل کے رشی جس دھرم کا پرچار کرنا چاہتے تھے۔ وہ اُن کے جیون میں مجسم طور سے موجود تھا۔ رشی دیانند کا سب سے بڑا بل برہمچریہ بل تھا۔ بال برہمچاری کو ادھیکار تھا۔ کہ دبیچاریوں کو ڈانٹے۔ وکرم سنگھ نے برہمچریہ بل کا ثبوت چاہا۔ رشی نے اُن کی دو گھوڑوں کی گاڑی ہاتھ سے پکڑ کر ٹھیرا دی۔ گاڑی بان کوشش کرتا ہے۔ گھوڑے زور لگاتے ہیں۔ لیکن گاڑی ہلنے میں نہیں آتی۔ جسم سے نور برستا ہے۔ چہرے کا نور ٹکٹکی لگا کر دیکھا نہیں جاتا۔

دیوی پوجا کم برہمچاری ہے۔ اور دیویوں (استریوں) کی عزت کرتا ہے۔ ایک ننھی لڑکی لڑکوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ رشی اُسے دیکھتے ہیں۔ سر جھکا دیتے ہیں۔ دیکھنے والوں کو دہو کا لگتا ہے۔ کہ سامنے کھڑے درخت کو پرنام کیا ہے۔ دیوتاؤں کی نندا کرنے والے کو دیوتا کی پردکش شکتی (معدوم طاقت) نے دیوتا پوجک بنایا ہے رشی کی زبان سے سُننا ہی تھا۔ کہ دیکھو۔ وہ ننھی لڑکی ماتری شکتی کا سروپ ہے " بس سب کی زبان سے نکلا۔ دھن دھن! دیویوں کی عزت کرنے والے بال برہمچاری دیانند دھن " اس ایک واقعہ میں دیویوں کے لئے رشی دیانند کے تمام بھاوؤں کی تصویر کھنچی ہے۔ دیویوں کی تعلیم ہو۔ اور تعلیم کے ساتھ اُن کی پوجا (عزت) ہو۔ دیویوں کے متعلق یہ دو باتیں رشی کے سدھانت کا خلاصہ ہیں۔

اچھوت کوئی نہیں کم سوامی دیانند کی نظر میں اچھوت کوئی نہیں تھا۔ اُمیدا حجام (نائی) کھانا لایا۔ اُسے بھری سبھا میں قبول کیا۔ بھگت کی بھاونا گیہوں کے آٹے میں گندھی تھی۔ جو بھگت وتسل کی نظر میں لاکھ جنم کا ابھیمان کرنے والوں کی نسبت زیادہ تر عزت کے لائق تھی۔ قضائی دندا ہی سکھ کو کسی نے دیا کھیان سبھا سے اٹھا دیا

رشی نے کہا۔ نہیں میرا دیا کھیان نشتائیوں کے لئے ہے۔"

آج کل ملکانا شدھی کی چرچا ہے۔ معلوم بھی ہے۔ کہ پہلا ملکانا رستم سنگھ کس پوتر ہاتھوں سے پوتر کئے ہوئے تھے سے سچ پایا گیا تھا۔ رشی دیا نند کی دیا کی بلوان بھجاؤں نے اُسے اچھوتتا کی گہری گپھا (تاریک غار) سے باہر نکال کر آریہ (آریہ دھرم) کی پوتر چوٹی پر بٹھا دیا۔

گئو رکھشا

رشی کے رحم کا دائرہ بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ تمام جاندار اس کی دیا کے مستحق تھے۔ رشی نے گئو رکھشا کے لئے ایک نویدن پتر (میموریل) پر ہندو مسلمان۔ عیسائی سب کے دستخط کرائے۔ کہ گئو کشی شاہی حکم سے بند کی جاوے۔ جتنا اُن سے ہو سکا کوشش کی۔

رشی نے اپنے نام کو سپھل کیا۔ جب دانا پور کے باہر سڑک پر جاتے ہوئے ایک بیل گاڑی کیچڑ میں دھنسی ہوئی دیکھی۔ گاڑی بان کا اور بس کچھ نہیں چلتا تھا۔ بیلوں پر سونٹوں کی بارش اُترتا چلا جاتا تھا۔ بیلوں نے بہتیری گردنیں ہلائیں۔ کندھوں پر بہتیرا زور ڈالا۔ لیکن گاڑی کیچڑ میں سے نہ نکل سکی۔ گاڑی بان ہار کر رہ گیا۔ رشی کو زیادہ دیا گاڑی بان پر آئی یا بیلوں پر۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ دونوں کے دل (یعنی گاڑی بان اور بیلوں کے) شکر گذاری کے بوجھ سے بھاری تھے۔ جبکہ راجے مہاراجوں کے گورو۔ سب سے عزت کے لائق رشی دیا نند۔ [illegible] کیچڑ میں اُتر بیلوں کا جوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور جو بوجھ دو بیلوں سے نہ کھینچا گیا تھا اکیلے رشی نے اپنی بھجا بل (طاقت بازو) سے جوہڑ سے باہر نکال دیا۔ رشی کی لیلا بہو پکھشی تھی۔ جس پہلو پر نظر ڈالو۔ وہی لکھتا ہے۔ میں سب سے بہتر ہوں۔ دراصل گڑ جہاں سے کھاؤ وہیں سے میٹھا ہے۔ اس لیلا کی سماپتی میں بھی وہ مہتو (بزرگی) ہے۔ کہ جو اور انسانوں کے جیون میں نہیں۔

پرچار کی دُھن

رشی دیا نند نے آخری سفر جو دھ پور کا کیا۔ اس وقت رشی نے بیسیوں آریہ سماجیں قائم کر لی تھیں۔ پنجاب ہندوستان کا مغربی و شمالی حصہ۔ راجپوتانہ۔ یہ سب مقام آپ کے چرنوں

بہیں جھبنا چکے تھے۔ کتنے راجپوت راج رشش بن چکے تھے۔ جودھ پور میں بھی مہاراج نے بلایا تھا۔ چرن سیوکوں نے عرض کی۔ کہ "وہاں کے لوگ بدکار شخص ہیں۔ آپ کی شکشا کا مہتو (بزرگی) نہیں سمجھ سکیں گے۔ ممکن ہے کہ جان کے دشمن ہو جائیں"، دیا بیر مہرشی نے جواب دیا۔ کہ "اسی لئے تو میں وہاں جاتا ہوں۔ کہ بگڑے ہوؤں کے سدھار کی بہت ضرورت ہے۔ یہی میری جان کتنی کی بات۔ وہ تو اگر میری انگلی انگلی سے بتی کا کام لیا جاوے۔ اور اسی سے کسی کو سیدھا راستہ سوجھ جاوے۔ تو میرے جیون کا مقصد اسی بات سے پورا ہو گیا"

کہنے کی ضرورت نہیں کہ رشی کے پہنچتے ہی راجہ شری چرنوں کا بھگت ہو گیا۔ پرجا رعیت، ان سے محبت کرنے لگی۔ ہر روز آنند کی بارش ہونے لگی۔

بے خوفی ایک دن راجہ نے سوامی جی مہاراج کو اپنے ڈیرے پر بلایا رشی بغیر اطلاع دیئے وہاں جا پہنچے۔ راجہ کے دربار میں اس کی پیاری ویشیا ننھی جان آئی ہوئی تھی۔ راجہ کھسیانے ہوئے اسے پالکی میں بٹھا کر اٹھوا تو دیا۔ لیکن رشی سے چار آنکھ نہ ہو سکی۔ رشی کا چہرہ یہ نظارہ دیکھ کر سرخ ہو گیا۔ اور گرج کر بولے "ور سنگھوں کی گود میں کتیوں کا کیا کام"۔

دیا کا آدرش یہ بے خوفی رشی کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی دشمنوں نے جتھا بنا لیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں جگن ناتھ رسوئیا کو لالچ دے کر ویت راگ (تارک خواہشات) یوگی راج کو زہر دلوا دیا۔ رشی نے اس وقت بھی اپنی قدرتی دیا سے کام لیا۔ جگن ناتھ نے خود مانا۔ کہ "ہے رشی! یہ اپرادھ مجھ سے ہوا ہے۔" رشی نے اسے کرایہ کے لئے روپیہ دیا۔ اور زور سے کہا۔ کہ جلدی اس راجیہ سے باہر ہو جاؤ۔ تا کہ تمہاری جان آفت میں نہ پڑے۔

زہر کا اثر آہستہ آہستہ ہوا۔ دست آنے لگے۔ پیٹ کا درد بڑھتا

گیا۔ بار بار بیہوشی ہونے لگی۔ ایک مہینہ تک یہ تکلیف رہی۔ وئید حیران تھے۔ کہ اس دردِ شدید میں رشی کیسے صبر سے رہ رہے ہیں۔ یہ رشی کا چمتکار تھا ؛

شریر تیاگ (جسم چھوڑنا) جودھ پور سے آبو۔ اور آبو سے اجمیر گئے۔ دیوالی کی شام کو جبکہ گھر۔ باھر۔ کوچہ و بازار میں چراغ جگا رہے گئے۔ یہ ناتا کل دیپک سنسار سمندر کی روشنی کے ستون۔ دیکھتے دیکھتے جگمگاتی چکاچوند سے اندھیری رات میں انتردھیان ہو گئے ؛

دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ بجھتے چراغ نے سنبھالا لیا۔ موت کا وقت نزدیک دیکھ کر خود رشی سجیت ہوئے۔ حجامت کروائی۔ بدن پونچھوایا چنوں کا رس لیا۔ پربھو کا بھجن۔ منتروں کا پاٹھ کرتے رہے۔ انت میں وہ

"پرمیشور! تیں نے اچھی لیلا کی۔ تیری اچھا پورن ہو"

یہ شبد کہے اور بڑے آنند سے پران تیاگ دیئے ؛

جسم کو چھوڑتے وقت رشی کے چہرے پر ایک عجیب نور تھا۔ فرائض کو پورا کیا ہے۔ اس سنتوش سے دل کو ابھارے ہوئے تھے۔ پرم پتا جگدیشور کی گود میں اس کا پیارا پتر رشی دیانند واپس جا رہا تھا۔ پتا کی آگیا کا پالن کیا ہے۔ یہ خوشی تھی۔ یہ شانتی تھی۔ یہ سنتوش تھا ؛

نگاہِ اکسیر تمام زندگی پرچار کے بھینٹ ہوئی۔ موت بھی پرچار کا ذریعہ بنی۔ گورودت ایم اے پنجاب یونیورسٹی میں اول رہے تھے۔ ان کی رشی سے پہلی ملاقات تھی۔ بات چیت نہیں ہوئی۔ شکوک کا حل نہیں ہوا۔ سوال و جواب کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن چنچل۔ شکوک کا اوتار۔ دلیل مجسم۔ گورودت رشی پر مفتون ہیں۔ اسے اب کوئی شک نہیں۔ آخر کے چند لمحوں میں اس کی کایا پلٹ گئی۔

ایک ہی نظر سے کچھ کا کچھ کر دیا ؛

رشی کی نگاہ اکسیر تھی۔ آؤ۔ اس نگاہ کا درشن کرو۔ کھوٹا سکّہ ہے لاؤ۔ کھرا سونا ہو جائے گا۔ رشی کے جیون کے مطالعہ سے شکھشا لابھ کرو۔ اس کی تصنیف شدہ ستیارتھ پرکاش کو پڑھو۔ اُن کے جیون کا مقابلہ اُن کی تحریروں سے کرو ؛

متری بھرتری ہری نے کہا ہے :-

"مہاتماؤں کی من۔ بانی اور کرم میں مطابقت ہوتی ہے"

یہ قول رشی دیانند کے مہتو کا خلاصہ ہے ؛

امر دیانند کتھا

آج صرف ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ دھارمک سماجک اور راج دنیا پر رشی دیانند کا سکّہ جما ہے۔ مذاہب کے پرچارکوں نے اپنے مقاصد بدل لئے ہیں۔ دھرم پستکوں کے ارتھوں کا سنشودھن کیا ہے۔ مہا پُرشوں کی سوانح عمریوں میں تبدیلی کی ہے۔ رشی کا جیون ان زندگیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ رشی مرا نہیں کرتے۔ اپنے بھاؤں کے ذریعہ جیتے ہیں۔ دلت اُدھار کا پران کون ہے۔ پتت پاون دیانند۔ سماج کے سُدھار کی جان کون ہے۔ آدرش سُدھارک دیانند۔ شکشا پرچار کی پریرنا کہاں سے آتی ہے۔ گورودیانند کے آچرن سے۔ ویدک دھرم کا جے جے کار کون پکارتا ہے۔ برہم رشی دیانند۔ دیویوں کی عزّت کا رستہ کون دکھاتا ہے دیوی پوجک دیانند۔ برہمچریہ کا آدرش کون ہے۔ بال برہمچاری دیانند۔ گورکھشا کے بہانے سب جانداروں پر رحم کرنے کا بیڑا کون اُٹھاتا ہے۔ کرونا ندھی (رحم کا خزانہ) دیانند آؤ! ہم آپ کو رشی کے رنگ میں دیکھیں۔ ہمارا وِچار رشی کا وِچار ہو۔ ہمارا آچار رشی کا آچار ہو۔ ہمارا پرچار رشی کا پرچار ہو۔ ہماری ہر ایک چیشٹا (حرکت عمل) رشی کی چیشٹا ہو۔ ناڑی ناڑی سے یہ گونج اُٹھے "رشی دیانند کی جے"

چمو پتی ایم اے گورودت بھون۔ لاہور

ستیارتھ پرکاش میں کن کن گرنتھوں کے حوالجات آئے ہیں

(۱) رگوید - (۲) یجروید - (۳) سام وید - (۴) اتھروید - (۵) تیتریہ سنگھتا (۶) ستپتھ برہمن - (۷) نروکت یاسک کرت - (۸) مانڈوکیہ اپنشد - (۹) کین اپنشد - (۱۰) کٹھ اپنشد (۱۱) تیتریہ اپنشد (۱۲) چھاندوگیہ اپنشد (۱۳) منڈک اپنشد (۱۴) شویتاشوتر اپنشد (۱۵) میترک اپنشد (۱۶) ویدانت درشن - (۱۷) پاتنجل درشن - (۱۸) پُوروَمیمانسا - (۱۹) ویشیشک درشن - (۲۰) سانکھیہ درشن (۲۱) نیائے درشن - (۲۲) منوسمرتی - (۲۳) آپستمب دھرم سوتر - (۲۴) کاتیاین شروت سوتر - (۲۵) ویاکرن مہابھاشیہ (۲۶) پانینیہ اشٹادھیائی - (۲۷) پاتنجل مہابھاشیہ - (۲۸) بھگوت گیتا - (۲۹) گوڑ پادکارکا - (۳۰) مہابھارت شانتی پرب - (۳۱) مہابھارت ادیوگ پرب - (۳۲) بھرتری ہری کرت ستک (۳۳) ودُرنیتی - (۳۴) چانکیہ نیتی (۳۵) سشرت - (۳۶) شریمد بھاگوت (۳۷) کالی تنتر - (۳۸) کلاجرو تنتر (۳۹) مہانروان تنتر - (۴۰) گیان سنکلنی تنتر - (۴۱) رُدریامل تنتر - (۴۲) انہاشنک شلوک (۴۳) کام رتن تنتر - (۴۴) جپ جی - (۴۵) سکھ منی - (۴۶) سنت داس جی کی بانی - (۴۷) گوپال سہسر نام - (۴۸) چار واگ گرنتھ - (۴۹) بودھ گرنتھ (۵۰) بِبیک شتک - (۵۱) جیندت سوری کا وچن - (۵۲) ویتک سار (۵۳) ... (۵۴) پرکرن رتناکر - (۵۵) رتن سار - (۵۶) قرآن - (۵۷) بائبل ان انڈیا و جیکالیٹ کرت - (۵۸) اتہاس ترنا سک - (۵۹) بھوج کرت سنجیون ناکما اتہاس - (۶۰) ہرش چندر چندرکا - (۶۱) موہن چندرکا ۰

رشی دیانند کی دیگر تصانیف

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا تصنیف کردہ ستیارتھ پرکاش آپ کے ہاتھوں سے۔ مہاراج اپنی زندگی میں اگر کوئی کام نہ بھی کرتے تو ستیارتھ پرکاش کی تصنیف ہی اتنا بڑا کام تھا۔ کہ آریہ جاتی اُن کے اپکار کو نہ بھولتی لیکن اُنہوں نے اپنے جیون میں آریہ جاتی کو چاہِ ضلالت سے نکالنے کے لئے ہزاروں ویاکھیان دیئے۔ سینکڑوں شاستراتھ کئے۔ اور اُن کے علاوہ مندرجہ ذیل پستکیں بھاشا میں لکھیں۔ جن کو دیکھ کر رشی کی لاثانی قابلیت اور منش ماتر کے لئے اُن کے آگادھ پریم کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) رگ وید کا بھاشیہ (گو مکمل نہیں ہو سکا) (۲) یجر وید بھاشیہ مکمل (۳) رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا۔ جس میں مختصر طور پر چاروں ویدوں کے مضامین۔ فہرست اور مغربی عالموں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔

(۴) سنسکار ودھی۔ (انسانی زندگی کا مفصل پروگرام)۔

(۵) پنچ مہایگیہ ودھی۔ (روزانہ فرائض کا طریقہ)۔

(۶) آریہ بھی ونے۔ (پرارتھنا پستک)۔

(۷) سنسکرت واک پربودھ۔

(۸) ووہار بھانو۔ (دنیا میں کس طرح باہمی سلوک کیا جائے)۔

(۹) گوکرنا ندھی۔ (گؤ رکھشا کا طریقہ)۔

(۱۰) آریہ اُدیشیہ رتن مالا۔ پُن پاپ۔ سورگ نرک وغیرہ ایک سو ناموں کی تشریح۔

(۱۱) بھرم اُچھیدن۔ (پورانک عقیدوں کی تردید)۔

(۱۲) بھرانتی نوارن۔ (وید بھاشیہ پر کئے اعتراضات کا جواب)
(۱۳) ویدوِرودھ مت کھنڈن۔ (ولبھ آچاریہ مت کا کھنڈن)
(۱۴) سوامی نارائن مت کھنڈن۔
(۱۵) ویدانت دھوانت نوارن۔ (نوین ویدانتیوں کی تردید)
(۱۶) شاستراتھ فیروزآباد۔
(۱۷) شاستراتھ کاشی۔
(۱۸) ستیہ دھرم وچار (عیسائی اور مسلمانوں سے شاستراتھ کا حال)۔
(۱۹) وید انگ پرکاش۔ (۱۴ حصّوں میں۔ ویدوں کی ویاکرن۔ صرف و نحو دی گئی ہے)

یہ سب کتابیں آپ کو آریہ بھاشا (ہندی) میں پڑھنی چاہیئے۔ کسی دوسری زبان میں پڑھنے سے مصنّف کا پورا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔

یہ پستکیں

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور

سے منگوائیں۔

(حق بالذات علم بالذات سرور بالذات)

ستچدانند ایشور کو نمسکار ہو

(ست چت - آنند)

دیباچہ

طبع اول کی غلطیوں کیوجہ

۱- جب میں نے یہ کتاب ستیارتھ پرکاش بنائی تھی - اس وقت اور اس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے اور پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور مادری زبان گجراتی ہونے کیوجہ سے مجھے اس (آریہ بھاشا) زبان سے زیادہ واقفیت نہ تھی - اس لئے عبارت غلط ہو گئی تھی - اب بھاشا (آریہ بھاشا) بولنے اور لکھنے کا ربط ہو گیا ہے - اس لئے اس کتاب کو گرامر کے مطابق درست کر کے دوسری دفعہ چھپوایا ہے - اس مرتبہ کہیں کہیں الفاظ - فقرات اور عبارت میں فرق ہوا ہے - جو مناسب تھا - کیونکہ اس کے بدون عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی - مگر مفہوم میں فرق نہیں آیا ہے - البتہ اس کو واضح ضرور کر دیا گیا ہے نیز پہلی دفعہ چھپنے میں جو بعض جگہ غلطی رہ گئی تھی - وہ بھی درست کر دی گئی ہے -

کتاب کے دو حصے اور چودہ باب

۲ - یہ کتاب چودہ (۱۴) بابوں میں تقسیم کی گئی ہے - جن میں سے دس باب بطور حصہ اول اور چار بطور حصہ دوم ہیں - لیکن بار اول میں دو آخری باب اور ذاتی عقائد کسی وجہ سے پہلے چھپ نہ سکے تھے - اب وہ بھی چھپوا دیئے گئے ہیں -

پہلے باب میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح ہے -

دوسرے باب میں اولاد کی تربیت -

تیسرے باب میں برہمچریہ - درس تدریس کا دستور العمل اور راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقہ تعلیم -

چوتھے باب میں بیاہ اور طریق خانہ داری -

پانچویں باب میں بان پرستھ اور سنیاس آشرم کے متعلق ہدایات۔
چھٹے باب میں راج دہرم (سیاسیات)
ساتویں باب میں وید اور ایشور کا بیان۔
آٹھویں باب میں جگت کی پیدائش، قیام و فنا۔
نویں باب میں ودیا۔ اودیا۔ بندھ اور موکش (نجات) کی تشریح۔
دسویں باب میں آچار۔ اناچار اور حرام و حلال کا بیان۔
گیارہویں باب میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کی تردید و تائید۔
بارہویں باب میں چارواک۔ بودھ اور جین مت کا بیان۔
تیرہویں باب میں عیسائی مذہب کا بیان۔
چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کا بیان۔
اور چودہ بابوں کے بعد سناتن ویدک دہرم کی تشریح کی گئی ہے۔ جس کو میں بھی جیوں کا تیوں مانتا ہوں۔

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا

۲۔ اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقصد اعظم صحیح صحیح باتوں کے ظاہر کرنا ہے یعنی جو حق ہے اس کو حق اور جو جھوٹ ہے اس کو جھوٹ بتلانا اظہار حق سمجھا ہے۔ سچ یہ نہیں کہلاتا کہ راستی کی بجائے ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھائی جائے۔ بلکہ جو چیز جیسی ہے اُسے ویسا ہی کہنا، لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے۔ جو شخص متعصب ہوتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے (مخالف مذہب والے) کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے لگتا ہے اس لئے وہ سچائی کو نہیں پاسکتا۔ پس بنابریں عالم و فاضل شخصوں کا اعلےٰ فرض اولین یہی ہے۔ کہ تحریر اور تقریر کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کا نقشہ سب کے سامنے رکھ دیں۔ تاکہ وہ خود اپنے لئے مفید اور غیر مفید کو سوچ سمجھ کر سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر ہمیشہ آنند میں رہیں۔ گو انسانی ضمیر سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتی ہے۔ مگر مطلب براری۔ ضد۔ متمردی۔ اور بے علمی وغیرہ عیبوں سے بجائے سچ کے جھوٹ کیطرف جھک جاتی ہے۔ یہ کتاب اس قسم کی باتوں سے پاک رکھی گئی ہے نہ اس سے کسی کی دلازاری یا نقصان رسانی مقصود ہے۔ بلکہ منشا یہ ہے کہ انسانوں کی ترقی اور رفاہیت ہو اور لوگ حق و ناحق کو پہچان کر سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کریں۔ کیونکہ ست اپدیش (تلقین حق) کے سوائے انسانی ترقی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

ناظرین سے التجا

۴۔ اس کتاب میں اگر بھول چوک سے یا درست کرنے اور چھاپنے میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ تو اس کے معلوم ہونے پر جس طرح صحیح ہوگا کر دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی تعصب سے بے جا اعتراض تردید و تائید کرے گا۔ تو اس پر توجہ نہ کی جائے گی۔ ہاں جو شخص بنظر عام انسانی ہمدردی کے کچھ جتائے گا۔ اس کے سچ ثابت ہونے پر اُس کی رائے منظور کی جائے گی۔

سچائی کی مخالفت اور نتیجہ

۵۔ آجکل بہت سے فاضل ہر ایک مذہب میں موجود ہیں۔ اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عالمگیر اصولوں کو جو سب کے لئے مفید اور سب میں سچ ہوں۔ اختیار کریں اور ایک دوسرے کے خلاف باتوں کو چھوڑ کر آپس میں محبت کیساتھ برتاؤ رکھیں تو دنیا کو پورا فائدہ پہنچے۔ کیونکہ عالموں کی مخالفت سے بے علم لوگوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکلیفوں کی زیادتی اور سکھ کی کمی ہوتی ہے اس نقصان نے جو خود غرضوں کو پسند ہے سب کو دکھوں کے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ اُن میں سے اگر کوئی خلائق عامہ کی بہتری کے منشا سے کام شروع کرتا ہے۔ تو خود غرض اس کی مخالفت پر کمر باندھ کر کئی طرح سے رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ مگر بقول

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः

ہمیشہ سچ ہی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ کی نہیں اور سچ ہی سے عالموں کا مارگ (طریق) پھیلتا ہے۔ اس مضبوط یقین سے حق پرست لوگ رفاہ عام کے کام سے ہمیشہ دل برداشتہ ہو کر اظہار حق سے کبھی باز نہیں رہتے۔ یہ بالکل یقینی بات ہے کہ यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् یہ گیتا کا قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو جو ودیا اور دھرم (علم و اخلاق) حاصل کرنے کے متعلق کام ہیں۔ وہ شروع میں زہر جیسے اور بعد میں امرت (آبحیات) جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ کتاب بنائی ہے پڑھنے اور سننے والے بھی شوق سے اول اس کتاب کے صحیح منشا کو جان لیں۔ پھر جیسا پسند ہو کریں۔

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم ہیں

۶۔ اس کتاب میں یہ امر مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ سب متوں میں جو جو باتیں سچی ہیں۔ ان میں کسی کا بھی اختلاف رائے نہ ہونے سے انکو مانکر جو جھوٹی باتیں ہیں۔ ان کی تردید کیگئی ہے اور یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ مختلف متوں کی پوشیدہ اور ظاہری بری باتوں کو ظاہر کر کے عالم و کم علم عوام الناس کے سامنے اس لئے رکھدیا ہے کہ آپس میں وچار کر کے پریم سے ایک سچے راستہ پر قائم ہو جائیں۔

مذہبی تحقیقات میں ملکی طرفداری نہیں کی گئی

۷۔ گو میں ملک آریہ ورت میں پیدا ہوا ہوں اور اسی میں رہتا ہوں۔ جس طرح کہ یہاں کے مختلف فرقوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری نہ کر کے انہیں جیوں کا تیوں ظاہر کر دیتا ہوں۔ ویسے ہی دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانے والوں کے ساتھ بھی سلوک کرتا ہوں۔ جیسا اپنے ملک والوں کے ساتھ بہبودی عامہ کے متعلق برتتا ہوں۔ ویسا ہی غیر ملک والوں کے ساتھ بھی۔ ایسا ہی سب حق پسند لوگوں کا فرض ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی کسی ایک مت کا طرفدار ہوتا۔ تو جیسے آجکل اپنے اپنے مت کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی برائی کر کے اس کو نقصان پہنچانے اور اس کی مزاحمت کرنے پر تلے رہتے ہیں ویسا ہی میں بھی کرتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقتور ہو کر کمزوروں کو دکھ دیتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر انسانی جسم پا کر بھی کوئی ویسا ہی کام کرے تو انسانی خصلت نہیں رکھتا۔ بلکہ حیوان کی مانند ہے اور جو طاقتور ہو کر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے۔ وہی انسان کہلاتا ہے۔ اور جو شخص خود غرضی میں پھنس کر دوسروں کو محض نقصان ہی پہنچاتا رہتا ہے۔ سمجھ لیجئے کہ وہ حیوانوں سے بھی بازی لے گیا ہے۔

پہلے گیارہ بابوں میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کا بیان

۸۔ واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے متعلق میں نے گیارہویں باب تک خصوصیت سے لکھا ہے۔ ان بابوں میں جو صحیح عقیدے بیان کئے گئے ہیں۔ انکو ویدوں کے مطابق ہونے سے بالکل صحیح مانتا ہوں اور جدید پرانوں اور تنتروں وغیرہ کی جن باتوں کو رد کیا ہے۔ وہ چھوڑنے کے قابل ہیں۔

بارہویں باب میں ناستک فرقے (الف) چارواک

۹۔ بارہویں باب میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے وہ اگرچہ اس وقت ردی اور کمزور حالت میں ہے۔ مگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے۔ اور سب سے بڑا ناستک (ملحد) ہے اسلئے اس کی اشاعت کا روکنا ضروری ہے کیونکہ اگر جھوٹی بات رد نہ کی جائے تو دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیل جائیں۔ اس لئے چارواک نیز بودھ اور جینیوں کے متوں (عقیدوں) کا ذکر بارہویں باب میں اختصار کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

(ب) بدھ اور جین

۱۰۔ بودھ اور جینیوں کا چارواک مت کے ساتھ میل ہے اور کچھ تھوڑا اختلاف بھی ہے اور جین مت بھی بودھوں اور چارواک کے ساتھ بہت باتوں میں ملتا جلتا ہے صرف تھوڑا سا فرق ہے جس کی وجہ سے جینیوں کی جدا شاخ گنی جاتی ہے۔ یہ بات بھی

باب میں دکھائی گئی ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک وہیں سے سمجھ لیجیگا۔ غرضیکہ جو جو فرق ان میں ہے وہ سب اس باب میں دکھایا گیا ہے اور بودھ اور جین مت کا بیان بھی دیا گیا ہے۔

بودھوں کی مذہبی کتابیں

۱۱۔ ان ہر سہ مذاہب میں سے بودھوں کی دیپ ونش وغیرہ پرانی کتابوں میں "بودھ مت سنگرہ" اور "سرو درشن سنگرہ" میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اس جگہ لکھا گیا ہے۔

جینیوں کی مذہبی کتابوں کی تفصیل اور نام

۱۲۔ جینیوں کے مت کی کتابیں یہ ہیں۔ چار مول سوتر مثلاً (۱) آوشیک سوتر (۲) وشیش آوشیک سوتر (۳) دش ویکالک سوتر (۴) پاکشک سوتر۔

گیارہ انگ مثلاً (۱) آچارانگ سوتر (۲) سگڑانگ سوتر (۳) ٹھانانگ سوتر (۴) سمواینگ سوتر۔ (۵) بھگوتی سوتر (۶) گیاتادھرم کتھا سوتر (۷) اپاسک دشا سوتر (۸) انت گڑ دشا سوتر (۹) انوتر دوائی سوتر (۱۰) دپاک سوتر (۱۱) پرشن ویاکرن سوتر۔

بارہ اپ انگ مثلاً (۱) اپوائی سوتر (۲) رایپ سینی سوتر (۳) جیوابھیگم سوتر (۴) پنونا سوتر (۵) جمبودیپ پنتی سوتر (۶) چندپنتی سوتر (۷) سورپنتی سوتر (۸) نریاولی سوتر (۹) کپ پیا سوتر (۱۰) کپ بڑھی سیا سوتر (۱۱) پوش پیا سوتر (۱۲) پشپ چولیا سوتر۔

پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) اترادھین سوتر (۲) نشیتھ سوتر (۳) کلپ سوتر (۴) ویوہار سوتر (۵) جیت کلپ سوتر۔

چھ چھید مثلاً (۱) مہا نشیتھ برہد واچنا سوتر (۲) مہا نشیتھ لگھو واچنا سوتر (۳) مدھیم واچنا سوتر (۴) پنڈ نروکتی سوتر (۵) اوگھ نروکتی سوتر (۶) پریوشنا سوتر۔

دس پیتنا سوتر یعنی (۱) چتس سرن سوتر (۲) پنچ کھان سوتر (۳) تندل ویے یالک سوتر (۴) بھگتی پری گیان سوتر (۵) مہا پرتیا کھیان سوتر (۶) چندوجے سوتر (۷) گنی وجے سوتر (۸) مرن سمادھی سوتر (۹) دیویندر ستمن سوتر (۱۰) اور سنسار سوتر کے علاوہ "نندی سوتر" "یوگو دہار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں۔

پانچ انگ یعنی (۱) تمام مذکورہ بالا کتابوں کی شرح (۲) نروکتی (۳) چرنی (۴) بھاشیہ چار ادبہ (فروعات) اور سب مول (اصل) ملکر پنچ انگ کہلاتے ہیں۔ ان میں ڈھونڈیا (فرقہ) والے ادبوں (فروعات) کو نہیں مانتے۔

انکے سوائے اور بہت سی کتابیں ہیں جنکو جین لوگ مانتے ہیں۔ انکے عقیدہ

کی مشرح تحقیقات بارہویں باب میں دیکھ لیجئے۔

جینی اپنی کتابیں ظاہر نہیں کرتے

۱۳۔ جینیوں کی کتابوں میں لاکھوں نقص اس قسم کے ہیں کہ جنکو بار بار
گیا ہے۔ انکی یہ بھی عادت ہے کہ جو اپنی کتاب دوسرے مت والے
پاس ہو یا چھپ گئی ہو تو بعض اسکو غیر مستند کہدیتے ہیں۔ یہ بات انکی بھول ہے۔ کیونکہ جس
کوئی مانے اور کوئی نہ مانے وہ کتاب جین مت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البتہ جسکو کوئی بھی نہ
اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو۔ وہ قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ
کو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔ اس لئے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا۔ اس کتاب کے مضمون کی متعلق
تردید یا تائید بھی اُسی کے لئے سمجھی جائے گی۔ لیکن کتنے ہی آدمی ایسے بھی ہیں کہ کتاب کو
اور جانتے تو ہیں مگر پھر بھی سبھا اور مباحثہ میں بدل جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جین لوگ اپنی کتا
کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ نہ وہ کسی مذہب والے کو دیتے ہیں نہ سناتے اور نہ پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ ان
میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں۔ کہ جنکا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں
سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے۔

تیرہویں باب میں عیسائیت

۱۴۔ تیرہویں باب میں عیسائیوں کے مت کا بیان ہے۔ یہ لوگ بائبل
کو اپنی مذہبی کتاب مانتے ہیں۔ اُنکے مفصل حالات اسی تیرہویں باب میں دیکھئے۔

چودہویں باب میں اسلام

۱۵۔ چودہویں باب میں مسلمانوں کے مت کا ذکر ہے۔ یہ لوگ قرآن
اپنے مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ انکا حال بھی چودہویں باب میں دیکھئے۔

اخیر میں ویدک سدھانت

۱۶۔ اس کے بعد ویدک دھرم کے بارے میں لکھا ہے۔

منشاء کلام سمجھنا

۱۷۔ جو شخص اس کتاب کو مصنف کے متذکرہ بالا منشاء کے خلاف
منصوبوں سے دیکھے گا اُس کو مطلب حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ منشاء کلام سمجھنے کے لئے یہ چار باتیں
ضروری ہیں۔ نمبر ۱ آکانکشا نمبر ۲ یوگیتا نمبر ۳ آستی اور نمبر ۴ تاتپریہ۔ جو شخص ان چاروں باتوں
کو مدنظر رکھ کر کتاب کو دیکھتا ہے۔ اُسکو اصل مدعا حاصل ہوتا ہے۔

(۱) آکانکشا (مطالبہ) منشاء کو پورے طور پر ظاہر کرنے کے لئے کسی لفظ وغیرہ
مطالبہ کو آکانکشا کہتے ہیں (کسی مضمون میں متکلم اور کلام کے اجزا میں جو باہمی تعلق ہو
اس کو ظاہر کرنے کے لئے بعض لفظوں کی ایک گونہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو آکانکشا
مطالبہ کہتے ہیں۔

۲۔ یوگیتا (قابلیت ومناسبت) وہ ہوتی ہے جس سے جو ہو سکے۔ جیسے پانی سے سینچنا۔

۳۔ آستی (اجزاء کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ اور فقرہ کے ساتھ جسکا تعلق ہو اُس کو اُس کے نزدیک بولنا یا لکھنا۔

۴۔ تات پریہ (نفس کلام یا مُدعا) متکلم کا کلام۔ یا اس کی تحریر جس سے متعلق ہو اس قول یا تحریر کو اُسی پر لگانا۔

سچ کی تحقیق میں روک

۱۸۔ بہت سے لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں۔ کہ جو متکلم کے منشاء کے خلاف تاویل کیا کرتے ہیں خاصکر اہل مذاہب۔ کیونکہ مذہب کی حمایت میں اُنکی عقل تاریکی میں پھنسکر جاتی رہتی ہے۔ اس لئے جیسا میں پران جینیوں کی کتابوں۔ بائیبل اور قرآن کو پہلے ہی بُری نظر سے نہ دیکھ کر اُنکی خوبی مانکر نقصوں کو ترک کرتا ہوں اور دیگر سب لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ ویسا ہی سبکو کرنا واجب ہے۔

مذہبوں کے نقص بیان کرنیسے غرض

۱۹۔ ان مذہبوں کے تھوڑے تھوڑے ہی نقص ظاہر کئے ہیں۔ جنکو دیکھ کر لوگ حق وناحق کی تحقیقات کر سکیں۔ اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے چھڑانے پر قادر ہوں۔ کیونکہ بہکا کر انسانوں میں اختلاف ڈالنا اور ایک دوسرے کو دشمن بناکر لڑانا عالموں کی عادت سے بعید ہے۔

عقلمند مصنف کا منشاء سمجھ لیں گے

۲۰۔ اگرچہ اغلب ہے کہ (اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ الٹا ہی خیال کرینگے۔ تاہم عقلمند اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے۔ اسلئے میں اپنی محنت کو بار آور سمجھتا ہوں اور اپنے خیالات سب صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہوں وہ اسکو دیکھ دکھا کر میری محنت کو سپھل کریں۔ کیونکہ تعصب کو چھوڑ سچائی کو ظاہر کرنا میرا اور سب صاحبوں کا عین فرض ہے۔

ہمہ جا موجود۔ سب کو جاننے والا۔ سچدانند پرماتما اپنی رحمت سے اس منشا کو عام لوگوں میں پھیلائے اور ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ معزز عقلمندوں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

تمہید ختم ہوئی

مقام مہاراناجی کا اودے پور　　(سوامی) دیانند سرسوتی

ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹

اوم

ستیارتھ پرکاش

پہلا باب

پرماتما کے نام

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्य्यमा। शन्न
इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो
त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि। त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ऋतं
वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु।
अवतु मामवतु वक्तारम्॥ ओ३म् शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः॥१॥

تیتری اپنشد انوواک پہلا

اوم کی تشریح

(۱) ओ३म् یہ لفظ "اوم" پرمیشور کا سب سے اعلےٰ نام ہے کیونکہ اس میں اُ
(ا) उ (م) म تین حروف ملکر جو اوم بنا ہے اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے
ہیں مثلاً अ (ا) سے "وراٹ" "اگنی" اور "دشو" وغیرہ۔ उ (اُ) سے "ہرنیہ گربھ" "وا
او" "تیجس" وغیرہ म (م) سے "ایشور" "آدتیہ" اور "پراجنہ" وغیرہ ناموں کا مفہوم ہوتا ہے
اس کی وید وغیرہ ست شاستروں میں اس طرح صاف صاف تشریح کی گئی ہے اور سلسلہ
مضمون کے لحاظ سے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں +

سوال "ورات" وغیرہ نام پرمیشور کے سوا اور چیزوں کے بتانیوالے کیوں نہیں۔ کائنات مثل "خاک" وغیرہ عناصر اِندر وغیرہ دیوتا اور علم طب (حکمت) میں سونٹھ وغیرہ دواؤں کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں؟	سیاق کلام اور صفات مبینہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں نام سے مراد پرمیشور ہے یا کچھ اور

جواب - ہیں۔ لیکن پرمیشور کے بھی ہیں۔

سوال - ان ناموں سے محض دیوتا وغیرہ مراد لیتے ہو یا نہیں؟

جواب - ایسی مراد لینے کے لئے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

سوال - سب دیوتا مشہور و معروف ہیں اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں۔ اس لئے انکے معنے لیتا ہوں۔

جواب - کیا پرمیشور غیر مشہور ہے اور کیا اُس سے زیادہ بھی کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ پھر پرمیشور کے بھی یہ نام کیوں نہیں مانتے؟ جب پرمیشور غیر مشہور نہیں اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ تو اس سے زیادہ فضیلت کوئی کیونکر رکھ سکیگا۔ اس لئے آپ کا یہ قول درست نہیں۔ کیونکہ آپکے اس قول میں بہت سے نقص موجود ہیں۔ مثلاً

'उपस्थितं परित्यज्यानुपस्थितं याचत इति बाधितन्यायः

حاصل کو چھوڑ کر غیر حاصل کی آرزو جہالت ہے (مترجم)

کسی نے کسی کے سامنے کھانا رکھ کے کہا۔ کہ آپ کھانا کھائیے۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر غیر میسر خوراک کے واسطے جہاں تہاں پھرے تو اس کو عقلمند نہیں جاننا چاہیئے۔ کیونکہ وہ موجود یعنی حاصل شدہ چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسر چیز کے لئے کوشش کرتا ہے پس جیسے وہ شخص عقلمند نہیں ویسا ہی آپ کا قول ٹھیرا۔ کیونکہ آپ جو "ورات" وغیرہ ناموں سے مشہور اور مختلف، پرمانوں (ثبوتوں) سے ثابت شدہ پرمیشور اور برہمانڈ وغیرہ موجودات کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنے لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی بھی دلیل یا ثبوت نہیں۔ اگر آپ ایسا کہیں کہ جہاں جسکا مضمون ہے وہاں اسی کے معنے لینے واجب ہیں مثلاً کسی نے کسی سے کہا हे भृत्य ! त्वं सैन्धवमानय یعنی "اے نوکر تو سیندھو لے آ" تو اس کو وقت اور منشا کا خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ "سیندھو" دو چیزوں کا نام ہے ایک گھوڑے کا دوسرا نمک کا۔ اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا۔ اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے۔ لیکن اگر سیر کیوقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لاوے تو

اس کا مالک اس پر خفا ہو کر کہیگا - کہ تو بے عقل آدمی ہے - سیر کیوقت نمک اور کھانے کیوقت گھوڑا لانیسے کیا مطلب تھا - تو منشا ، اور موقع کو نہیں سمجھتا - ورنہ جس موقع پر جو چیز لانی چاہیئے تھی اسی کو لاتا - منشائے کلام کا سمجھنا لازمی تھا - جو تو نے نہیں کیا - تو بیوقوف ہے - میرے پاس سے نکل جا - اس سے ثابت ہوا کہ جہاں جس معنی کو لینا واجب ہو وہاں اسی کو لینا چاہیئے - ایسی حالتوں میں ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہیئے -

اوم پرمیشور کے معنوں میں

ओ३म् खम्ब्रह्म ॥ १ ॥ यजुः० अ०
یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۷ ۴० । मं० १७ ॥

دیکھیئے ویدوں میں ایسے ایسے موقعوں پر " اوم " وغیرہ پرمیشور کے نام آتے ہیں :-

چھاندوگیہ اپنشد منترا
ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत । २ ॥
छान्दोग्य उपनिषद् ॥ मं० १ ॥

ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥ ३ ॥
माण्डूक्य मं० १ ॥

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति ।
यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्यो-
मित्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषत् । वल्ली २ ॥ मं० १५ ॥

प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।
रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥
एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणम् परे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥
मनु० अ० १२ । श्लो० १२२ । १२३ ॥

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमःस्वराट्

स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमाः ॥ ७ ॥ केवल्य उपनिषत् ॥
इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्स सुपर्णो गरुत्मान् ।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥
ऋ॰ मं॰ १ । अनु॰ २२ । सू॰ १६४ । मं॰ ४६ ॥

भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वधाया विश्वस्य भुवनस्य धर्त्री । पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृंह पृथिवीं मा हिंसीः ॥ ९ ॥ यजु॰ अ॰ १३ । मं॰ ॥ १८ ॥

इन्द्रो मह्ना रोदसी पप्रथच्छव इन्द्रः सूर्य्यमरोचयत् ।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे स्वानास इन्दवः ॥ १० ॥
सामवेद॰ ७ । प्र॰ ३ । अ॰ ८ । सू॰ १६ । ख॰ २ । मं॰ ३ ।
प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे ।
सू॰ २ । मं॰ ८ ॥
यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम् ॥ ११ ॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک سو ناموں کی تشریح

ترجمہ۔ اس موقعہ پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے۔ وہ دکھلایا جاوے۔ نیز یہ کہ پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے۔ جیسے کہ دنیا میں مفلس وغیرہ کے نام دھن پتی وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا یہ نام کسی موقعہ پر گن کہیں کرم اور کہیں سوبھاؤ کے لحاظ سے آتے ہیں۔ یعنی "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہوتے ہیں۔

(۱) اوم (۲) کھم (۳) برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" مثل خلا محیط ہونے کے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونے کے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے (یجر وید ۴۰-۱۷)

اوم پرمیشور کا نام ہے اس کے لئے سب شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا اسی کی عبادت کرنی واجب ہے اور کسی کی نہیں (چھاندوگیہ اپنشد)

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کہا گیا ہے اور سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اپنشد منترا)

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جسکا ذکر اور تعظیم کرتی ہیں اور جسکے حاصل کرنے کی خاطر برہمچریہ آشرم کیا جاتا ہے۔ اس کا نام "اوم" ہے (کٹھ اپنشد ولی ۲۔ منتر ۱۵)

(۵) جو سب کا ہدایت کرنیوالا لطیف سے بھی لطیف۔ تجلی بالذات ظاہر بالذات اور

(مراقبہ (یوگ سمادھی) میں قائم شدہ عقل سے جاننے کے لائق ہے ۔ اُس کو "پرم پرش" جاننا چاہئے

(منو ۱۲ ۔ ۱۲۲)

۴ ۔ اگنی
۵ ۔ منو
۶ ۔ اندر
۷ ۔ پران

(۶) روشن بالذات ہونے سے "اگنی" علم بالذات ہونے سے "منو" سب کی پرورش کرنے اور سب سے اعلےٰ شوکت و حشمت والا ہونے کے باعث "اندر" سب کی زندگی کی بنیاد ہونے کے باعث "پران" اور سب جگہ یکساں موجود ہونیکے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے ۔ (منو ۱۲ ۔ ۱۲۳)

۸ ۔ برہما ۔ ۹ ۔ اکشر
۱۰ ۔ وشنو ۔ ۱۱ ۔ سوراٹ
۱۲ ۔ رُدر ۔ ۱۳ ۔ کال اگنی ۱۴ ۔ شو

(۷) تمام جہان کے بنانے کے باعث "برہما" ہر جگہ موجود ہونے کے باعث "وشنو" بدچلنوں کو سزا دے کر رلانے کے باعث "رُدر" ۔ سرور بالذات اور سب کا انجام بخیر کرنیوالا ہونے کے باعث "شو" (پرمیشور کا نام ہے) ۔

अक्षर "اکشر" یعنی ہر جگہ موجود بذاتہ و غیر فانی ۔ स्वराट "سوراٹ" یعنی تجلی بالذات سے [कालग्नि०] "پرلے" (خاتمہ دنیا) پر سب کا فنا کرنے والا بلکہ زمانہ کا بھی خاتمہ کرنے والا ہے اس پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے ۔ इन्द्रं मित्र جو ایک لاثانی ذات ہوا جب الوجود برہم ہے ۔ "اندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں ۔ (کیولیہ اُپنشد) ۔

۱۵ ۔ دِویہ
۱۶ ۔ سوپرن
۱۷ ۔ گرتمان
۱۸ ۔ ماترشوا

(۸) [दिव्य] دویہ جو مادہ وغیرہ موجودات میں موجود ہے [सुपर्ण] "سپرن" جس کے پرورش کرنا اور مکمل کرنا کام ہیں [गरुत्मान्] "گرتمان" جو بذاتِ خود عظیم الشان ہے [मातरिश्वा] "ماترشوا" یعنی جو "وایو" کی طرح بلے حد طاقتور ہے ۔ اسیواسطے "دویہ" "سوپرن" "گرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں ۔

۱۹ ۔ بھومی

(۹) [भूमिरसि०] اس (پرمیشور) میں تمام جانداروں کے قائم ہونے کیوجہ سے پرمیشور کا نام "بھومی" ہے ۔

(۱۰) इन्द्रो मह्ना० اس منتر میں "اندر" پرمیشور کا ہی نام ہے ۔ اسیواسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے ۔

(۱۱) प्राणाय جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں ۔ ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے ۔ ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک ٹھیک معنی جاننے پران ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے مقدم معنی سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے ۔ چنانچہ ویاکرن ۔ نروکت ۔ برہمن گرنتھ ۔ سوتر وغیرہ رشی منیوں کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے ۔ سبکو یہی مراد لینی واجب ہے ۔ مگر واضح ہو کہ "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے اور اگنی وغیرہ سے پرمیشور کے معنے سلسلہ مضمون اور بیان کی ہوئی صفتوں کے لحاظ سے لئے جاتے ہیں ۔

٭ باقی ناموں کے معنے آگے لکھے جائینگے ۔ (رگوید منڈل ۱ ۔ انواک ۲۱ ۔ سوکت ۱۶۴ ۔ منتر ۴۶)

(۳) پس جہاں کہیں حمد و ثنا و مناجات (عبادت) کا ذکر ہو۔ یا عالم کل۔ موجود کل۔ پاک۔ قدیم۔ خالق کل وغیرہ صفتوں کا بیان آوے وہاں ان ناموں سے پرمیشور کے معنے لئے جاتے ہیں ۔

وراٹ۔ وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے لئے

اور جہاں ایسی عبارت آوے۔

ततो विराडजायत विराजो अधि पूरुषः ।

श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत ।

तेन देवा अयजन्त ।

पश्चाद्भूमिमथो पुरः ॥ यजु० अ० ३१॥

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः आकाशाद्वायुः ।

वायोरग्निः । अग्नेरापः । अद्भ्यः पृथिवी । पृथिव्या ओषधयः

ओषधिभ्योऽन्नम् अन्नाद्रेतः । रेतसः पुरुषः स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः

یہ تیتریہ اپنشد برہمانند ولی انوواک اوّل کا قول ہے۔ ایسے حوالہ جات میں "وراٹ" "پرش" "دیو" "آکاش" "وایو" "اگنی"، "جل" "بھومی" وغیرہ نام دنیوی چیزوں کے آتے ہیں۔ کیونکہ جس جس موقع پر پیدائش قیام فنا کا ذکر ہو۔ یا کم علم۔ بے جان فنا پذیر دینے والے وغیرہ اوصاف بھی لکھے ہوں۔ وہاں پرمیشور کے معنے نہیں لئے جاتے۔ وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قید سے بری ہے اور مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے یہاں "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا بلکہ دنیوی اشیاء مفہوم ہوتی ہیں۔ پس جس جس موقعہ پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں اُس اُس موقعہ پر پرماتما اور جہاں خواہش۔ نفرت۔ جدوجہد۔ راحت۔ رنج اور ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں۔ وہاں جیو (روح) کے معنے لئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ اس لئے وراٹ وغیرہ ناموں سے بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دنیا کی بیجان اور جیو وغیرہ اشیاء کے معنے لئے جانے واجب ہیں نہ کہ پرمیشور کے ۔۔

اب جس طریق پر "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔ وہ طریق ذیل کے حوالوں سے بتایا جاتا ہے۔

لفظ "اوم" کی تشریح سے جو "وراٹ" وغیرہ مراد لی جاتی ہے۔ ان کے معنے

(۱) "اوم" کے معنی مصدر राजृ दीप्तौ "راجری" بمعنی روشن۔ پر جس کے ماقبل حرف वि وی آیا ہے۔ علامت क्विप्

"کوپ" لگنے سے لفظ "وراٹ" مشتق ہوتا ہے ۔ بوقلموں یعنی بہت اقسام کی دنیا کو روشن کرنے کے باعث لفظ "وراٹ" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے "انچو" بمعنی گتی اور پوجن अञ्चु गतिपूजनयोः
کے ہیں، اگ अग اگ अगि اِن इण ان یہ گتی کے معنے والے مصدر ہیں ۔ ان سے لفظ اگنی مشتق ہوتا ہے ۔

گتی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول ۔ اور پوجن کے معنی ستکار و پرستش کے ہیں ۔ اس لئے علم مطلق ۔ ہمہ دان ۔ جاننے ۔ حاصل کرنے اور پرستش کے قابل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے ۔ गतस्त्रयोऽर्थाः

(विश प्रवेशने) وش کے معنے دخول کے ہیں ۔ اس مصدر سے विश्व "وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے جس میں خلا وغیرہ سب موجودات داخل ہو رہے ہیں یا جو ان سب میں موجود ہونے کے باعث داخل ہے ۔ اس بنا پر وہ "وشو" کہلاتا ہے ۔ ایسے ایسے نام حرف "ا" سے مفہوم ہوتے ہیں ۔ अकार

ज्योतिर्वै हिरण्यं, तेजो वै हिरण्यमित्यैतरेये शतपथे च ब्राह्मणे

(ب) उ سے جو "ہرنیہ گربھ" سوا یو وغیرہ مراد ہے ۔ اُنکے معنی | ارتھ ہرنیہ روشنی ہے ۔ ہرنیہ تجلّی ہے ۔ یہ ایتری اور شت پتھ برہمن کا قول ہے ۔

ترجمہ :۔ (جو "ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ متجلّی چیزوں کا "گربھ" یعنی علّت فاعلی اور سہارا ہے ۔ وہ ہرنیہ گربھ ہے) جس میں آفتاب وغیرہ روشن کرتے پیدا ہو کر اُس کے سہارے رہتے ہیں ۔ یا جو آفتاب وغیرہ روشن چیزوں کا بطور رحم یعنے جائے پیدائش و قیام ہے ۔ اس وجہ سے اس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے ۔ اس میں یجروید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

यजुः० अ० १३ । म० ४ ॥ یجو ۱۳ - ۴

(جو اپنے آپ کو خود ظاہر کرنیوالا اور جو سورج و چاند وغیرہ کو پیدا کر کے قائم رکھنے والا ۔ اور جو تمام مخلوقات کا ایک ہی مالک اعلیٰ تھا جو سب جگت کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا ۔ وہی ان روشن وغیرہ روشن کُروں کو سہارا دیئے ہوئے ہے ۔ ہم لوگ اُس سرور بالذات ۔ پاکہ حاصل کرنے کے قابل پرمیشور کی یوگ اور پریم (ریاضت و محبت) سے عبادت (بھگتی) کریں

(مترجم) ایسے موقعوں پر ہر نیہ گربھ سے پرمیشور کا ہی مفہوم ہوتا ہے"۔

वा गतिगन्धनयोः مصدر "وا" بمعنی گتی (حرکت علم حصول) وگندھنم (فنا) سے لفظ "وایو" مشتق ہے۔ چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے۔ اور تمام قادروں سے قادر ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "وایو" ہے ؛

तिज निशाने مصدر "تج" بمعنی جلال سے لفظ "تیجہ" اور اس پر حروف تدھت لگانے سے لفظ "تیجس" مشتق ہے۔ جو تجلی بالذات اور سورج وغیرہ روشن دنیاؤں کا روشن یا اظہار کرنے والا ہے۔ اس ایشور کا نام "تیجس" ہے۔ ایسے ایسے نام حرف उ (اُ) سے مفہوم ہوتے ہیں ؛

7. अ سے جو ایشور وغیرہ مراد ہے انکے معنے

ईश ऐश्वर्ये مصدر ایش (شوکت وحشمت) سے لفظ "ایشور" مشتق ہوا ہے य ईष्टे सर्वैश्वर्यवान् वर्त्तते सः ईश्वरः "جو تمام شوکت وحشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اس کو ایشور کہتے ہیں۔ چونکہ اس کا علم سچا۔ بے خطا اور اُس کا جلال وحشمت لاانتہا ہے! اس وجہ سے اس پرماتما کا نام ایشور ہے دो अवखण्डने مصدر "دو" بمعنی شکست سے अदिति اور اس پر حرف تدھت لگاتے आदित्य ادیتیہ مشتق ہوتا ہے۔ جس کا ناش نہیں ہوتا۔ وہ "ادتی" ہے۔ ادتی پر अ ایزاد کرلے سے "آدتیہ" ہوا۔ جو کبھی فنا نہ ہو اس ایشور کا نام آدتیہ ہے ज्ञा अवबोधने مصدر ज्ञा جیا بمعنے جاننا کے پہلے 'प्र' "پر" آنے سے प्राज्ञः پراجنہ لفظ مشتق ہوا ہے۔ جو متحرک اور ساکن دنیا کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہ "پرجنیہ" اور اس پر (ا) حرف زائد لگا کر "پراجینہ" بنتا ہے۔ چونکہ وہ بے خطا علم سے متحرک وساکن جگت کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اس وجہ سے ایشور کا نام "پراجینہ" ہے۔ ایسے ایسے ناموں کے معنی म "م" سے مفہوم ہوتے ہیں۔ جیسے اس جگہ (اوم) کے ایک ایک حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے۔ ویسے ہی اس سے ایشور کے دیگر ناموں کے معنے بھی پیدا ہوتے ہیں ؛

منتر کے دیگر لفظوں سے بھی پرمیشور مراد ہے نہ کہ دیوتا

۸۔ शन्नो मित्रः "شنو مترہ" الخ میں متر وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔ کیونکہ حمد وثنا مناجات اور عبادت افضل کی ہی کی جاتی ہے۔ اور افضل انکو کہتے ہیں۔ جو اوصاف فعل خواص اور سچائی میں سب سے برتر

ہوں اور ان میں بھی جو سب سے اعلےٰ ہے۔ اس کو پرمیشور کہتے ہیں۔ جس کے برابر نہ کوئی ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں۔ تو بڑا کیونکر کوئی ہو سکتا ہے۔ جیسے پرمیشور کی سچائی۔ انصاف، رحم کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بے شمار صفتیں ہیں۔ ویسی دیگر کسی بیجان یا جاندار کی نہیں ہیں جو چیز سچ ہے اُس کے صفت، فعل اور خواص بھی سچ ہوتے ہیں۔ اس واسطے انسانوں کو واجب ہے کہ محض پرمیشور کی ثناء مناجات اور عبادت کریں۔ اس سے غیر کی کبھی نہ کریں کیونکہ برہما وشنو مہادیو نامی، پچھلے نیک نہاد فاضل اور دیتّ دانو وغیرہ ادنےٰ لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اسی کی ثناء مناجات اور عبادت کی ہے اس سے غیر کی نہیں کی۔ ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے۔ اس پر مزید غور مکتی اور اپاسنا کے بیان میں کیا جاوے گا۔

سوال متر وغیرہ ناموں سے دوست اور اندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث انہیں کے معنے لینے چاہئیں۔

جواب - اس موقع پر اُنکو مفہوم سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے لغوی معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مگر چونکہ پرمیشور تمام دنیا کا یقیناً دوست ہے اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے نیز اس سے غیر کوئی جیو بھی ہرگز ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس موقع پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ اصطلاحی یا مرادی معنوں میں متر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مراد لی جاتی ہے۔

۲۰ - "متر" ञिमिदा स्नेहने "ممدا" بمعنی محبت و چکناہٹ پر "ادنادی" علامت क پرتیہ کے لگانے سے لفظ متر مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ وہ سب سے محبت کرتا ہے اور سب کے لئے محبت کے لائق ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "متر" ہے۔

۲۱ - "ورُن" वृञ वरणे वर ईप्सायाम् مصادر "وری" بمعنی قبول کرنا اور "ور" بمعنی خواہش حصول پر "ادنادی" علامت उनन् "اُنن" کے لگانے سے لفظ "ورُن" کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جو سب نیکوکار اور مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے یا جس کے حصول کی خواہش نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں۔ اس پرمیشور کو "ورُن" کہتے ہیں۔ پس جو آتما سے صاف پاک ہوئے عالم۔ نیکوکار مکتی کی خواہش کرنیوالے مکت یافتہ اور

دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ یا اُن سے قبول کیا جاتا ہے۔ اُس ایشور کا نام "ورُن" ہے یا علاوہ ازیں "ورُن" نام افضل کا بھی ہے۔ چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے۔ اس لئے اس کا نام "ورُن" ہے۔

۲۲- "اَریما" गतिप्रापणयोः مصدر ऋ (بمعنی حرکت و وصال) پر علامت यत् بیت لگانے سے لفظ "اریہ" مشتق ہوتا ہے اور مصدر मङ् माने بمعنی تعظیم کے ماقبل لفظ "اریہ" آکر اس پر علامت "कलिन्" لگانے سے اریما کا اشتقاق ہوتا ہے جو "سوامی" یعنی انصاف کرنیوالوں کو عزت بخشتا ہے۔ اس کو "اریما" کہا گیا ہے۔
چونکہ پرمیشور سچے انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کے لئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب انتظام کرتا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "اریما" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۶- اِندر इदि परमैश्वर्ये مصدر इन्द् "اِدی" (جاہ و حشمت) پر علامت "رن" لگانے سے لفظ اِندر مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ کامل جاہ و حشمت رکھنے والا پرمیشور ہی ہے اس لئے اس کو اندر بھی کہتے ہیں۔

۲۳- برہسپتی (पा रक्षणे) مصدر पा "پا" (حفاظت و پرورش) کے پہلے لفظ برہت बृहत् آکر اس پر علامت (इति) "ڈتی" لگا کر "برہت" کے "ت" کا حذف ہوا۔ सुड् "سُڈ" ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" بنتا ہے۔ جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک اور حفاظت و پرورش کرنیوالا ہے۔ وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور بڑوں سے بھی بڑا اور بڑی بڑی چیزوں مثل آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ اس لئے اس کا نام "برہسپتی" ہے۔

۲۴- وشنو (विष्लृ व्याप्तौ) مصدر विष "وشلری" (سب جگہ موجود ہے) پر علامت "نو" नु لگانے سے لفظ "وشنو" مشتق ہوا ہے۔ جو متحرک و ساکن عالم میں سب جگہ موجود ہے۔ وہ وشنو ہے چونکہ پرماتما متحرک و غیر متحرک دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اس لئے اس کا نام "وشنو" ہے۔

۲۵- "اُروکرم" उरु "اُرو" (عظیم) क्रम (کرم (طاقت) جو عظیم طاقت والا ہے۔ وہ "اُروکرم" ہے۔ پس بے انتہا طاقتوں والا ہونے سے پرماتما کا نام "اُروکرم" ہے۔

منتر شنو متر میں شنو لغات اردو کرم کے معنے	جو پرماتما لا انتہا طاقتوں والا۔ سب کا دوست (رفیق) خوشی و راحت کا دینے والا سب سے افضل۔ راحت بالذات سکھ کی تعلیم دینے والا

کامل جلال و حشمت والا اور اُس کے بخشنے والا ہے۔ وہ سب کا حاکم علم کا بخشنے والا اور سب میں موجود بالذات پرمیشور ہے۔ وہ ہم کو امن و امان دینے والا ہو۔

منتر کے باقی حصے کے معنے	ارتھات

(नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो) اسی طرح (ब्रह्म) "برہم" لفظ (بالیدگی بڑھنا) سے مصادر برہ۔ بریہہ۔ برڈھو۔ वृहि बृहि بنا ہے جو سب پر حاکم۔ سب سے بڑا۔ اور لا انتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے اُس برہم کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔ (त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्म) اے پرمیشور آپ ہی عالم القلوب (انتریامی) ہونے سے بالتحقیق "برہم" ہیں۔ (त्वामेव प्रत्यक्षम्ब्रह्म वदिष्यामि) میں آپ ہی کو تحقیقی برہم کہوں۔ کیونکہ آپ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب کے لئے قابل حصول ہیں۔ (ऋतं वदिष्यामि) جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے۔ میں سب کو اسی کا اپدیش کروں گا۔ اور خود بھی اسی پر عمل کروں گا۔ (सत्यं वदिष्यामि) سچ بولوں گا۔ سچ مانوں گا۔ اور سچ ہی عمل میں لاؤں گا۔ (तन्मामवतु) پس آپ میری حفاظت کیجئے۔ (तद्वक्तारमवतु) آپ مجھ آپت۔ راستگو کی حفاظت کیجئے۔ تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں رہ کر الٹی کبھی نہ ہو۔ کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے۔ وہی دھرم اور جو اُس کے برعکس ہے وہی ادھرم ہے۔ (अवतु मामवतु वक्तारम्) میری حفاظت کیجئے۔ مجھ راستگو کی حفاظت کیجئے۔ یہ عبارت دوبارہ تاکیدی معنوں میں ہے۔ جیسے کوئی کسی کو کہے۔ کہ تو گاؤں کو جا۔ اُس میں دوبارہ فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ تو گاؤں کو جلدی جا۔ اسی طرح اس موقعہ پر یہ مطلب ہے کہ ضرور میری حفاظت کیجئے۔ یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر رہوں۔ مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے۔ میں آپ کا بڑا اپکار (احسان) مانوں گا*

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!! ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः - اس میں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلاثہ یعنی اس دنیا میں جو تین قسم کے دکھ ہیں۔ یعنی اول "ادھیاتمک" (آتما روح) اور جسم میں لاعلمی۔ رغبت۔ نفرت۔ حماقت اور بخار وغیرہ بیماریوں سے تکلیف) دوم "آدی بھوتک" (دشمن۔ شیر۔ سانپ وغیرہ سے جو ضرر پہنچتا ہے) سوم "آدی دیوک" (جو دکھ کہ کثرت بارش۔ سخت سردی اور سخت گرمی اور من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے) ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو محفوظ کر کے راحت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھئے۔ کیونکہ آپ ہی سرور و عافیت مجسم ہیں اور تمام دنیا کا انجام بخیر کرنے والے اور نیک چلن طلبگاروں کو عافیت (نجات) دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی رحمت سے از خود سب کے دلوں میں اپنا جلوہ دکھائیے۔ تاکہ سب دھرم پر چلکر اور ادھرم کو چھوڑ کر کامل راحت حاصل کریں۔ اور دکھوں سے الگ رہیں۔

"सूर्य्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च" یجروید کے اس منتر

۲۶۔ سوریہ | یجر ۱۳-۴۶

کے مطابق دنیا میں جس قدر سانس لینے والے ذی روح و حرکت کرنے۔ یعنی چلنے پھرنے والے جاندار ہیں۔ اور غیر متنفس یعنی بے جان اشیاء مثل زمین وغیرہ ہیں۔ چونکہ ایشور ان سب کے اندر رہنے والا اور روشن بالذات اور سب کا روشن کرنے والا ہے اس لئے اس کا نام سوریہ ہے۔

۲۷۔ آتما | (अत सातत्यगमने) "ات" (بلا مزاحمت گذر) سے لفظ آتما بنتا ہے۔ جو (اندر) موجود ہووے۔ وہ آتما ہے۔ یعنی جو تمام ذی روح وغیرہ جگت میں بلا فاصلہ موجود ہو رہا ہے۔

۲۸۔ پرماتما | جو تمام جیوؤں کا عالم القلوب ہونے سے آتماؤں (یعنی جیووں) و لطیف چیزوں سے بھی "پرم سوکشم" (بدرجہ غایت لطیف) ہے وہ پرماتما ہے چونکہ وہ تمام جیووں سے افضل اور جیو پرکرتی و آکاش سے بھی بہت ہی لطیف ہے۔ اس لئے ایشور کا نام پرماتما ہے۔

۲۹۔ پرمیشور | قدرت والے کو ایشور کہتے ہیں۔ جو قادروں میں "پرم" یعنی افضل ہے وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں سے بھی زیادہ قدرت والا ہے۔ جس کے برابر کوئی بھی نہیں۔ اس کا نام پرمیشور ہے۔

۳۰- سوِتا

ثُن षुञ् مصدر (षुञ् अभिषवे पूङ्प्राणिगर्भविमोचने) (ست نکالنا) ثُون (جننا) سے لفظ "سوِتا" بنتا ہے۔ ست نکالنا و جننا دو کے معنے پیدا کرنا ہے۔ جو متحرک اور ساکن دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ وہ "سوِتا" پرمیشور ہے۔ چونکہ وہ تمام دنیا کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "سوِتا" ہے۔

(दिवु क्रीडाविजिगीषाव्यवहारद्युतिस्तुतिमोदमदस्वप्नकान्तिगतिषु)

۳۱- لفظ "دیو" کے دس معنے اور اس کا پرمیشور کے معنے میں آنا

دِوُ दिवु مصدر "دِوُ" کھیلنا۔ جیتنے کی خواہش۔ کاروبار روشنی۔ تعریف۔ راحت مستی۔ نیند۔ تمنّا۔ و پہنچ حرکت۔ علم حصول اسے لفظ "دیو" देव بنا ہے۔ چونکہ شُدّھ (پاک یا لطیف) جگت کو بآسانی حرکت میں لانے والا۔ دھارمک لوگوں کی جیت چاہنے والا۔ سب طرح کی حرکات کے لئے ذرائع وسامان بہم پہنچانیوالا۔ تجلی بالذات اور سب کو روشنی دینے والا۔ تعریف (حمد و ثنا) کے لائق مسرور بالذات و سب کو راحت دینے والا۔ بدمست کو تنبیہ کرنیوالا۔ سب کے سونے کے لئے رات اور پرلے کرنیوالا۔ تمنّا کئے جانے کے قابل اور علیم مطلق ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام دیو ہے یا (۱) جو اپنے سروپ میں آنند سے آپ ہی کھیل کر رہا ہے۔ بآسانی حرکت دینے والا ہے۔ یا کھیل کی طرح عادتاً یا بآسانی تمام بلا امداد غیرے تمام دنیا کو بناتا ہے اور تمام کھیلوں کا سہارا ہے۔

۲- جو سب کو جیتنے والا ہے وہ دیو ہے۔ یعنی سب پر غلبہ پانیوالا اور خود غیر مغلوب ہے۔

۳- جو انصاف و بے انصافی کے معاملات کو جتانیوالا اور ہدایت کرنیوالا ہے۔

۴- جو متحرک اور ساکن دنیا کو وجود میں لانیوالا۔ روشن کرنے والا یعنی ظاہر کرنیوالا ہے

۵- جو سب لوگوں سے تعریف کے لایق ہے۔ اور لایق مذمت نہیں۔

۶- جو راحت بخشتا ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی جو راحت بالذات ہے اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے اور جسکو ذرا بھی دُکھ نہیں ہوتا ہے۔

۷- جو مسرور ہے وہ دیو ہے یعنے جو خود ہمیشہ سرور میں رہنے والا اور رنج سے آزاد ہے اور دوسروں کو خوشی دینے والا اور دکھوں سے چھڑانیوالا ہے۔

۸- جو سُلاتا ہے وہ دیو ہے۔ یعنی جو پرلے کے وقت علّتِ مادی کے اندر جیووں کو

سُلاتا ہے۔

۹۔ جس کے سب مقصد حقیقی ہیں۔ یا جس کی خواہش کی جاوے۔ یعنی جس سے ملنے کی آرزو سب نیک آدمی کرتے ہیں۔ وہ دیو ہے۔

۱۰۔ جو حاصل ہے یا جسکو حاصل کریں وہ دیو ہے یعنی ہر جگہ موجود اور جاننے کے لائق ہے

اِن وجوہات سے اُس پرمیشور کا نام "دیو" ہے۔

۳۲۔ کوبر (कुबि आच्छादने) مصدر कुबि (ڈھانکنا) سے لفظ کوبر بنتا ہے جو محیط ہوکر سبکو ڈھانک رہا ہے۔ وہ "کوبر" جگدیشور ہے۔ چونکہ اپنی موجودگی سے سب کو ڈھانک رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "کوبر" ہے۔

۳۳۔ پرتھوی (प्रथ विस्तारे) مصدر प्रथ "پرتھ" (بمعنی پھیلاؤ) سے "پرتھوی" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو پھیلا رہا ہے۔ وہ پرتھوی ہے۔ چونکہ وہ تمام وسیع دنیا کو وسعت دینے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے۔

۳۴۔ جل (जल घातने) مصدر (जल) "جل" (بمعنی ہلاک کرنا وابستہ کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے۔ جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے اور علت مفردات یعنے ذروں کو ملاتا ہے وہ برہم "جل" ہے۔ یعنی جو دُشٹوں کو سزا دیتا ہے اور مفرد ذرات کو آپس میں ترکیب دیتا ہے۔ یا مرکب کو لطیف کرتا ہے وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے۔

۳۵۔ آکاش (काशृ दीप्तौ) مصدر काश "کاش" (بمعنی اظہار) سے لفظ آکاش مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے۔ وہ آکاش ہے۔ چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دنیا کو نمودار کرنیوالا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام آکاش ہے۔

۳۶۔ اَن
۳۷۔ اَناد
۳۸۔ اَتّا

(अद भक्षणे) مصدر अद "اد" (بمعنی کھانا) سے لفظ اَن کا مشتق ہوتا ہے

अद्यतेऽत्ति च भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते ॥१॥

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम्। अहमन्नादोऽहमन्नादोऽहमन्नादः ॥२॥

तैत्ति० उपनि० । अनुवाक २ ॥१०॥ अत्ता चराचरग्रहणात्

ویدانت درشن ادھیائے ۱۔ پاٹھک ۲۔ سوکت ۹÷

از جانب مترجم

لفظی ترجمہ:- جو قبول کیا جاتا ہے اور تمام وجودوں کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کو اَنّ کہتے ہیں ÷

{میں اَنّ (اندر رکھنے والا) ہوں۔ میں اَنّ ہوں۔ میں اَنّ ہوں ÷}

{میں اناد (اَنّ بمعنی جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں۔ میں انّاد ہوں۔ میں اناد ہوں ÷ (تیتری اپنشد الندواک ۱۰ منتر ۱)

{متحرک اور ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث انّاد (قابو میں رکھنے والا) کہلاتا ہے}

یہ ویاس منی کی تصنیف "شاریرک سوتر" ہے۔ چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے سب کیواسطے قابل قبولیت ہے اور متحرک اور غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے۔ اس لئے اس ایشور کے (علی الترتیب) اَنّ۔ انّاد۔ اور انّا نام ہیں۔ اور جو اس موقع پر تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے۔ وہ تعظیم کی غرض سے ہے۔ جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے۔

۳۹۔ وسُو

(वस निवासे) مصدر "وس" (بمعنی بسنا) سے لفظ "وسُو" بنتا ہے۔ چونکہ اس میں تمام آکاش وغیرہ وجود بستے ہیں۔ اور وہ سب میں بس رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "وسُو" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۱۰ رُدر

रुदिर् (रुदिर् अश्रु विमोचने) "رُدُر" (بمعنی رونا) پر علامت णिच् "ریچ" لگانے سے لفظ "رُدر" مشتق ہوتا ہے۔ جو ناانصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے۔ وہ "رُدر" ہے۔ چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "رُدر" ہے ÷

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभिसम्पद्यते ॥

شت پتھ براہمن

بدکرداروں کو رُلانے سے مراد

یہ یجروید کے براہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے اس کو زبان سے بولتا ہے اور جو زبان سے بولتا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور جو عمل کرتا ہے اس کو پاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے۔ اسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے۔ جب برے برے اعمال کرنیوالے جیو ایشور کے انصافانہ آئین سے دکھ کے نتیجہ

کو پاتے ہیں تب روتے ہیں اور اس طرح ایشور انکو رُلاتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "رودر" ہے۔

आपो नारा इतिप्रोक्ता आपो वै नर सूनवः।
ता यदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः॥ म० منو ادھیائے ۱ شلوک ۱۰

۴۰۔ نارائن پانی اور جیووں کا نام "نارا" ہے۔ چونکہ وہ اس کے "این" یعنی جائے قیام ہیں اس لئے سب جیووں میں جو محیط پرماتما ہے "اس کا نام "نارائن" ہے۔

۴۱۔ چندر (चदि आह्लादे) مصدر चद "چد" (بمعنی فرحت) سے لفظ "چندر" مشتق ہوا ہے۔ جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچاوے۔ وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "چندر" ہے۔

۴۲۔ منگل (मगि गत्यर्थक) مصدر मङ्ग "منگ" (بمعنی حرکت، علم، حصول) آ از روئے قاعدہ ویاکرن "मङ्गेरलच्" اس سوتر سے لفظ "منگل" مشتق ہوا ہے جو شادمان (خوش) ہو یا شادمانی بخشے وہ منگل ہے۔ چونکہ خود خوشی یا سرور یا لذات ہے۔ اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "منگل" ہے۔

۴۳۔ بدھ (बुध अवगमने) مصدر बुध "بدھ" (سمجھنا) سے لفظ "بدھ" مشتق ہوا ہے جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے۔ وہ "بدھ" ہے۔ چونکہ خود علم بالذات ہے۔ اور جیووں کے علم کا باعث ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "بدھ" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۲۳ برہسپتی لفظ "बृहस्पति" کے معنی پہلے لکھ چکے ہیں۔

۴۴۔ شکر (ईशुचिर् पूतीभावे) مصدر शुच "شچ" (پاکیزگی) سے لفظ "شکر" بنا ہے۔ جو پاک ہے یا پاک کرتا ہے۔ وہ "شکر" ہے۔ چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے۔ اور اس کی صحبت سے جو بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "شکر" ہے۔

۴۵۔ سنیچر (चर गति भक्षणयोः) مصدر चर "چر" (حرکت۔ علم۔ حصول کھانا) کے ساتھ حرف शनैस् "شنیس" کے لگانے سے لفظ "سنیچر" بنا ہے۔ جو آسانی سے ملتا ہے۔ وہ سنیچر ہے۔ چونکہ وہ سب میں موجود بالذات اور مستقل مزاج ہے اس لئے پرمیشور کا نام "سنیچر" ہے۔

۴۶۔ راہو (रह त्यागे) مصدر रह "رہ" (چھوڑنا) سے لفظ "راہو" بنتا ہے۔ جو دشٹوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یا جو دشٹوں سے چھڑاتا ہے۔ وہ ایشور "راہو" ہے

چونکہ وہ ذات واحد ہے۔ یعنی اس کے وجود میں کسی دوسری شے کی شمولیت نہیں
اور وہ بُروں کو ترک کرنے والا۔ اور دوسروں کو اُنسے چھڑانے والا ہے۔ اس لئے
اس پرمیشور کا نام "راہو" ہے ۔

۴۷۔ کیتو — (कित निवासे रोगापनयने च) مصدر "کت" (بمعنی قیام اور رفع
مرض) سے لفظ "کیتو" بنتا ہے۔ چونکہ وہ دنیا کا جائے قیام اور روگوں (بیماریوں) سے بری
ہے یا بیماریوں کو دور کرنیوالا ہے۔ اس لئے وہ کیتو ہے۔ اور نجات کے طلبگاروں کو مُکتی میں
تمام مرضوں سے رہائی بخشتا ہے۔ اس واسطے بھی پرمیشور کا نام "کیتو" ہے۔

۴۸۔ یجنہ — (यज देवपूजासङ्गतिकरणदानेषु) مصدر "یج" (ایشور پوجا۔
ملاپ و خیرات) سے لفظ "یجنہ" بنا ہے "यज्ञो वै विष्णुः" "یجنہ" وشنو ہے۔ یہ
برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جو تمام جگت کی چیزوں کو ترتیب دے رہا ہے۔ یا جس کی عالم لوگ
عزت کرتے ہیں وہ "یجنہ" ہے۔ چونکہ وہ ساری دنیا کی چیزوں کو ملاتا ہے۔ اور تمام عالموں
کے لئے قابل تعظیم ہے اور برہما سے لے کر سب رشی منیوں کے لئے قابل تعظیم
تھا۔ ہے اور رہیگا۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "یجنہ" ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے

۴۹۔ ہوتا — (हु दानादानयोः आदाने चेत्येके) مصدر "ہو" (دینا۔ کھانا و بقول
بعض لینا) سے لفظ "ہوتا" بنتا ہے۔ جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے۔ چونکہ وہ چیزوں کو
دینے کے لائق چیزوں کا دینے والا ہے۔ اور لینے کے لائق چیزوں کو لیتا ہے۔ اس
لئے اس ایشور کا نام "ہوتا" ہے ۔

۵۰۔ بندھو — (बन्ध बन्धने) "بندھ" (باندھنا) سے لفظ "بندھو" ثابت ہوتا ہے
جو اپنے اندر متحرک و غیر متحرک دنیا کو باندھ رہا ہے۔ عزیزوں کی طرح دھرماتماؤں کو
سکھ پہنچانے کے لئے مدد دے رہا ہے۔ وہ ایشور "بندھو" ہے ۔ یعنی چونکہ اس نے
اپنے اندر تمام "لوکوں" (نظاموں) کو قانونِ قدرت سے ضبط میں کر رکھا ہے۔ اور
بھائیوں کی طرح مددگار ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے دائرے اور قانون کو نہیں توڑ
سکتے۔ اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ
کو قائم اور محفوظ رکھتا ہے اور سکھ کا دینے والا ہے۔ اس لئے اس کا نام "بندھو" ہے

۵۱۔ پتا — (पा रक्षणे) مصدر "پا" (حفاظت) سے لفظ "پتا" بنا ہے۔ "جو سب کی

حفاظت کرے وہ پتا ہے" چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہو کر اُن کی بہتری چاہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی سب جیوؤں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "پتا" ہے۔

۵۲- پتامہ | جو پتاؤں کا پتا ہے۔ وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام پتامہ ہے۔

۵۳- پرپتامہ | جو دادا کا باپ ہو وہ پرپتامہ (پردادا) ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کے پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے۔

۵۴- ماتا | "جو تمام جیوؤں کی بہتری چاہے۔ وہ ماتا ہے" جس طرح از حد مہربانی اور محبت کرنے والی ماں اپنے بچوں کا سکھ اور بہتری چاہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی تمام جیوؤں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "ماتا" ہے۔

۵۵- آچاریہ | (चर गतिभक्षणयोः) مصدر "چر" (حرکت و علم وحصول اور کھانا) کے پہلے حرف کے لگانے سے لفظ "آچاریہ" بنتا ہے۔ جو نیک چلنی سکھلاوے اور تمام ودیا (علم) حاصل کرائے۔ وہ "آچاریہ" ہے۔ چونکہ نیک چلنی کا سکھانے والا اور تمام علموں کے حاصل ہونے کا باعث ہو کر ہر طرح کا علم سکھانے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام آچاریہ ہے۔

۵۶- گورو | (गृ शब्दे) مصدر "گری" (بمعنی بولنا) سے لفظ "گورو" بنتا ہے۔ جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ گورو ہے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात्

یوگ سمادھی پاد ۲۶ ॥ योग सू० १ ।

(زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گورو ہے)

چونکہ پرمیشور ویدوں کا اپدیش کرنیوالا ہے۔ جو کہ سچے دھرم کے بیان کرنیوالے اور تمام علوم کے مخزن ہیں۔ نیز دنیا کے ابتدا میں اگنی، وایو، آدتیہ، انگرا اور برہما وغیرہ جملہ گروؤں کا بھی گورو ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام گورو ہے۔

۵۷- اج | (अज गतिक्षेपणयोः, जनी प्रादुर्भावे) مصادر "اج" (بمعنی حرکت، علم، حصول اور پھینکنا) اور "جن" (بمعنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے۔ جو مادہ کے اجزا کو دنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا وہ "اج" ہے۔ چونکہ وہ مادہ کے تمام اجزا آکاش وغیرہ عناصر اور ذرات کو مناسب طریقہ پر ملاتا ہے، جسم کیساتھ جیوؤں کا تعلق

پیدا کر کے اُن کو جنم دیتا ہے۔ مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا۔ اس لئے ایشور کا نام "اج" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۹ برہما

(बृहि वृद्धौ) مصدر "برہ" (بمعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو بنا کر بڑھائے۔ وہ برہما ہے۔ چونکہ پرمیشور تمام دنیا کو پیدا کر کے بڑھاتا ہے۔ اِس لئے اُس کا نام "برہما" ہے۔

۵۸۔ ستیہ
۵۹۔ گیان
۶۰۔ اننت
دیکھو لفظ نمبر ۳ برہم

(सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म) برہم ستیہ۔ گیان۔ اننت ہے"۔ یہ تیتری اپنشد کا قول ہے۔ جو ہیں۔ اُنکو ست کہتے ہیں۔ جو اُن میں بھی افضل ہو۔ اس کو "ستیہ" کہتے ہیں۔ جو متحرک و غیر متحرک دنیا کو جانتا ہے۔ وہ "گیان" کہلاتا ہے۔ جس کا کوئی انجام کوئی معیاد اور کوئی حد نہ ہو۔ وہ "اننت" کہلاتا ہے۔ سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے۔

جو اشیا ہوں یعنی ہستی رکھتی ہیں۔ انکو "ست" کہتے ہیں۔ اُن میں کامل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے۔

چونکہ وہ جاننے والا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے۔

چونکہ اس کا کوئی انجام۔ معیاد یا حد نہیں۔ یعنی اس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا کہ وہ اتنا لمبا چوڑا چھوٹا بڑا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "ستیہ۔ گیان اور اننت" ہے۔

۶۱۔ انادی

(डुदाञ् दाने) مصدر "دا" (بمعنی دینا) کے ماقبل "आङ्" "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اس کے ماقبل 'नञ्' "نہ" آنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے جس کے ماقبل کچھ نہیں مگر مابعد ہے۔ اُس کو "آدی" کہتے ہیں اور جس کی ابتدائی علت وغیرہ کوئی بھی نہ ہو۔ وہ "انادی" ایشور ہے۔ یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں مگر پیچھے سے ہے۔ وہ "آدی" کہلاتا ہے چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں۔ اس واسطے اس کا نام "انادی" ہے۔

۶۲۔ آنند

(टुनदि समृद्धौ) مصدر "نند" (بمعنی عروج) کے ماقبل 'आङ्' "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔ جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں۔ یا جو سب جیووں کو آنند دیتا ہے۔ وہ "آنند" ہے۔ چونکہ وہ بالذات آنند ہے اور اس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں یعنی تمام دھرماتما جیووں کو آنند بخشتا ہے۔ اِس لئے ایشور کا نام "آنند" ہے۔

۶۳۔ ست

(अस भुवि) مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔ جو تینوں

زمانوں میں یکساں رہے اور جس کے ہونے میں قید یا شرط نہیں۔ وہ برہم "ست" ہے۔ جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی مستقبل۔ حال تینوں زمانوں میں زوال پذیر نہ ہو۔ اس پرمیشور کو "ست" کہتے ہیں۔

۶۴۔ چت | مصدر "چت" (بمعنی عقل) (चिती संज्ञाने) سے لفظ "چت" بنتا ہے۔ جو تمام نیکوکار یوگیوں کو گیان دے رہا ہے۔ اس پرم برہم کو "چت" کہتے ہیں۔ چونکہ وہ علم بالذات ہے اور تمام جیوؤں کو علم دیتا ہے۔ اور سچ جھوٹ جتلانے والا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "چت" ہے۔

۶۵۔ سچدانند سروپ | ان تینوں لفظوں کے مفہوم صفات سے موصوف ہونے کے باعث پرمیشور کو "سچدانند سروپ" کہتے ہیں۔

۶۶۔ نتیہ | (यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः) جو ہمیشہ قایم ہے یعنی ہلتا نہیں۔ بلکہ غیر فانی ہے۔ وہ "نتیہ" کہلاتا ہے۔ چونکہ وہ قائم بالذات، غیر فانی ہے۔ اس لئے لفظ "نتیہ" ایشور کا نام ہے۔

۶۷۔ شدھ | مصدر "شُدھ" (بمعنی پاکیزگی) (शुन्ध शुद्धौ) سے لفظ "شدھ" بنا ہے جو پاکیزہ ہو۔ اور سب کو پاکیزہ کرے۔ وہ "شدھ" ہے۔ چونکہ وہ خود پاک اور تمام ناپاکیوں سے الگ اور سب کو پاک کرنیوالا ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام "شدھ" ہے۔

۶۸۔ بدھ | مصدر "بدھ" (جاننا) (बुध अवगमने) پر علامت "کت" لگانے سے لفظ "بدھ" کا بننا ثابت ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ علم والا (علیم) اور سب کو علم دینے والا ہے۔ وہ جگدیشور "بدھ" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ سب کو جاننے والا ہے اس لئے ایشور کا نام "بدھ" ہے

۶۹۔ مکت | مصدر "مچ" (رہائی پانا) (मुच्लृ मोचने) سے لفظ "مکت" بنتا ہے جو آزاد ہے۔ نجات تلاش کرنے والوں کو نجات (چھٹکارا) دیتا ہے۔ وہ جگدیشور "مکت" ہے چونکہ وہ ہمیشہ ناپاکیوں سے الگ اور تمام طالبان نجات کو تکلیفوں سے چھڑا دیتا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "مکت" ہے۔

۷۰۔ نتیہ شدھ۔ بدھ۔ مکت سوبھاؤ | اسی واسطے پرمیشور "نتیہ شدھ بدھ مکت سوبھاؤ" یعنے (ہمیشہ) قائم، پاک۔ علیم (عالم) اور آزاد بالخاصہ ہے۔

۷۱۔ نراکار | مصدر "کری" (کرنا) (डुकृञ् करणे) کے ماقبل "نر" اور "آ" لگانے سے لفظ

"نراکار" بنتا ہے۔ جو شکل و صورت والا نہ ہو۔ وہ "نراکار" ہے۔ چونکہ اُس کی شکل کوئی نہیں۔ اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "نراکار" ہے ۔

۷۲۔ نرنجن (अञ्जू व्यक्ति म्रक्षण कान्ति गतिषु) مصدر "انج" (ظہور۔ لیپ خواہش۔ حرکت۔ علم حصول سے لفظ "انجن" اور اس کے ماقبل حرف "نر" کے ملانے سے لفظ "نرنجن" بنتا ہے۔ جو "انجن" یعنی شکل بدخواہش لئے کئے اور حواس سے محسوس ہونیوالا نہ ہو وہ "نرنجن" ہے۔ چونکہ شکل میچوں۔ جیسے چلن۔ بُری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس سے محسوسات (دنیا) کی طرف جانے سے مبرا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "نرنجن" ہے۔

۷۳۔ گنیش۔ گنپتی (गुण संख्याने) مصدر "گن" (شمار) سے لفظ "گن" بنتا ہے۔ اور اس کے مابعد لفظ "ایش یا پتی" (مالک و پرورش کنندہ) لگانے سے "گنیش" اور "گنپتی" لفظ بنتے ہیں۔ یعنی جو مادہ وغیرہ جڑھ اور جیو شمار میں آتے ہیں۔ اُن کا مالک یا پرورش کرنیوالا ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام "گنیش" و "گنپتی" ہے۔

۷۴۔ وشویشور یو विश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः جو دنیا پر حکومت کرنیوالا ہے۔ وہ "وشویشور" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کا حاکم ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "وشویشور" ہے۔

۷۵۔ کوٹستھ "यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वस्वरूपेणैव तिष्ठति जو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قائم و برقرار ہے۔ وہ पرمیشور "کوٹستھ" ہے۔ چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونے کے کبھی کسی کاروبار میں اپنے سروپ کو نہیں بدلتا۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے۔ स कूटस्थः परमेश्वर"

۷۶۔ دیوی جس قدر معنے لفظ دیو کے لکھے گئے ہیں۔ اسی قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں۔ پرمیشور کے نام تینوں لنگوں (صیغوں) میں آتے ہیں۔ جیسے "برہم چت" اور "ایشور" جب ایشور کی صفت ہو گی تب دیو کہلائیگا اور جب چت کی صفت ہو گی تب "دیوی" اس لئے ایشور کا نام "دیوی" ہے۔

پرمیشور کے نام مذکر مؤنث اور نپنسک تینوں صیغوں کے ہیں

۷۷۔ شکتی (शक्लृ शक्तौ) مصدر "شک" (بمعنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے۔ چونکہ وہ تمام دنیا کے بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے۔

۷۸۔ شری (श्रिञ् सेवायाम्) مصدر "شری" (بمعنی خدمت) سے لفظ "شری"

بنتا ہے۔ چونکہ تمام دنیا۔ عالم۔ یوگی لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "شری" ہے ✦

۷۹۔ لکشمی (लक्ष दर्शनाङ्कनयोः) مصدر "لکش" بمعنی دیکھنا اور شکل و نقش بنانا۔ نشان لگانا (حد بندی کرنا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے۔ "جو متحرک و غیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا ہے۔ یا انکی شکلیں بنا رہا ہے یا حد بندی کر رہا ہے اور بذریعہ وید آیت اور یوگیوں سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ سب کا پیارا ایشور لکشمی ہے۔ چونکہ متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھنا اور انکو دیکھنے کے لائق بناتا ہے۔ جیسے جسم کی آنکھ ناک اور درخت کے پتے۔ پھول پھل جڑ۔ پرتھوی اور جل کے سیاہ سرخ و سفید رنگ اور مٹی و پتھر چاند و سورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کا نشانہ یعنے (دیکھنے دھیان لگانے) کے قابل ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے ✦

۸۰۔ سرسوتی (सृ गतौ) مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اس پر علامت "मतुप्" "متپ" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے۔ جس ذی شعور میں انواع و اقسام کا علم ہو وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ معانی۔ انکا باہمی تعلق اور ان کے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے ✦

۸۱۔ سروشکتی مان جس میں کامل طاقتیں موجود ہوں۔ وہ "سروشکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے تمام کام پورے کرتا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "سروشکتی مان" ہے ✦

۸۲۔ نیائے کاری (णीञ् प्रापणे) مصدر "نی" (بمعنی لے جانا) سے لفظ نیائے مشتق ہوتا ہے

'प्रमाणैरर्थपरीक्षणं न्यायः' بذریعہ ثبوت چیزوں کے امتحان کو نیائے (انصاف) کہتے ہیں۔ یہ قول نیائے سوتروں کی شرح (مرتبہ واتسیائن منی) کا ہے ✦

طرفداری چھوڑ کر کارروائی کرنا "نیائے" ہے۔ یعنی جو پرتیکش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے سچ سچ ثابت ہو۔ یا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرنا ہے وہ "نیائے" کہلاتا ہے اور جسکی عادت نیائے (انصاف) کرنے کی ہو وہ "نیائے کاری" ایشور ہے۔ چونکہ اس کی خصلت ہی انصاف کرنے یعنی بلا طرفداری کارروائی کرنے کی ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام "نیائے کاری" ہے

۸۳۔ دیالو (दय दानगतिरक्षणहिंसादानेषु) مصدر "دیہ"

بمعنی دینا۔ حرکت۔ علم۔ حصول۔ حفاظت۔ ضرر لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے جس کے ذریعہ کوئی دیوے جانے۔ حفاظت کرے۔ ضرر پہنچاوے وہ "دیا" ہے۔ جس میں بہت "دیا" ہو۔ "دیالو" پرمیشور ہے۔

چونکہ وہ بے خوفی کا بخشنے والا۔ سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا۔ تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے۔ اِس لئے پرماتما کا نام "دیالو" ہے۔

۸۴۔ اودیت — دو کا ہونا "دوتا" اور دو اجزا سے مشتمل ہونا۔ اِنکو "دویئت" کہتے ہیں۔ جس میں "دویئت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو سو "اودیت" ہے۔ بہ ہم ہم جنس و غیر جنس کا یا اپنی ذات کا کوئی فرق نہیں رکھتا۔ یعنی چونکہ وہ "دویئت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے۔ نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے و غیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ ناک۔ کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے۔ وہ بری ہے۔ چنانچہ اس طور پر کوئی دوسرا اس کا ہم جنس ایشور یا غیر جنس ایشور نہیں[1]۔ نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا پرمیشور[2] ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "اودیئت" ہے۔

۸۵۔ نرگن — جو گنے جاویں وہ گن ہیں۔ یا جن سے گنتی کی جاوے وہ گن ہیں۔ جو گنوں سے آزاد ہے سو وہ ایشور نرگن ہے۔ جتنے ستو۔ رجس۔ تمس۔ صورت ذائقہ۔ لمس۔ بو وغیرہ بیجان چیزوں کی صفت ہیں۔ اور نقص علم (کم علمی)۔ رغبت۔ نفرت۔ و علم معکوس (الٹا گیان)

[1] یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ یا مجھر گبریغیر جنس ہونے پر بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں اسی طرح ایشور کے مقابلہ میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جس میں کسی دوسرے طریقہ سے ایشور پن ہو۔

[2] یعنی اس کے وجود میں مختلف چیزیں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دل۔ دماغ وغیرہ کی طرح نہیں ہیں۔

[3] مادی اجزا کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنے حالت لطیف۔ رجوگن کے معنی حالت جوش۔ تموگن کے معنے حالت کثیف ہوتے ہیں۔ اگر روح کے لئے ان الفاظ کا استعمال ہووے تو حسب ذیل معنے ہوتے ہیں۔

(الف) ستوگن۔ سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی۔ محبت۔ سچا اپکار وغیرہ۔

(ب) رجوگن۔ تیز مزاجی۔ غصہ۔ جوش نفسانی۔

(ج) تموگن۔ بدمعاشی۔ جہل۔ غفلت وغیرہ (مترجم)

وکلفت۔ جس قدر جیو کے گن ہیں۔ ان سب سے جُدا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے اس میں "अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम्" وغیرہ اپنشدوں کا پرمان ہے یعنی وہ آواز، حس اور صورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے۔ اس لئے وہ "نرگن" کہلاتا ہے۔

۸۶۔ سگن | جس میں گنی ہوں وہ "سگن" ہے۔ چونکہ کامل علم۔ کامل راحت۔ پاکیزگی۔ بے حد طاقت وغیرہ صفتیں رکھتا ہے اس لئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے۔ جس طرح خاک۔ بو وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے اسی طرح جگت اور جیو کی صفتوں سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور عالم کل وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ غرضیکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے ہستیوں کے صفات نہ رکھنے سے بیجان چیز "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ اسی طرح جڑھ بے علم وغیرہ صفات کے نہ ہونے سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات مثل خواہش وغیرہ رکھنے سے "سگن" ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہیئے۔

۸۷۔ انتریامی | جس کا خاصہ انضباط باطن (دلوں کو ضبط میں رکھنا ہو) وہ "انتریامی" ہے چونکہ وہ کل سانس لینے والی اور نہ لینے والی دنیا کے اندر موجود رہ کر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے۔

۸۸۔ دھرم راج | جو دھرم میں چمک رہا ہو وہ "دھرم راج" ہے چونکہ وہ دھرم ہی میں جلوہ گر ہے اور ادھرم سے خالی ہے اور دھرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "دھرم راج" ہے۔

۸۹۔ یم | مصدر "یم" (यमु उपरमे) (باز رہنا یا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے۔ جو تمام جانداروں کو انتظام میں رکھے "وہ یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام جانداروں کو انکے افعال کے مطابق نتیجہ دینے کے قانون میں چلاتا ہے۔ اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے اس لئے پرمیشور کا نام "یم" ہے۔

۹۰۔ بھگوان | مصدر "بھج" (भज सेवायाम्) (خدمت و پرستش) سے لفظ "بھگ" بنا ہے اور اس پر علامت "متپ" لگانے سے لفظ بھگوان مشتق ہے۔ جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو۔ یا جس کی خدمت کیجاوے وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے اور قابل پرستش ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام بھگوان ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۵ منو | مصدر "من" (मन ज्ञाने) (بمعنی جاننا) سے لفظ "منو" بنتا ہے جو

جانے یا جانا جاوے۔ وہ "منو" ہے۔ چونکہ وہ "منو" یعنی بالطبع علیم اور جاننے کے لائق ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "منو" ہے۔

۹۱۔ پرش (पृ पालनपूरणयोः) مصدر "پری" (بمعنی پرورش (بھرپور ہونا) سے لفظ "پرش" بنتا ہے۔ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جو متحرک و غیر متحرک دنیا میں بھرپور ہو کر پرورش کر رہا ہے۔ وہ پرش ہے۔ چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے اسلئے اس پرمیشور کو پُرش کہتے ہیں۔

۹۲۔ وشومبھر (डुभृञ् धारणपोषणयोः) مصدر "بھری" (بمعنی قیام و پرورش) کے ماقبل لفظ "وشو" لگانے سے وشومبھر" مشتق ہوتا ہے۔ جو دنیا کو قائم رکھتا ہے اور پرورش کرتا ہے۔ وہ جگدیشور "وشومبھر" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کو قائم رکھنے والا اور پرورش کرنے والا ہے اس لئے پرمیشور کا نام "وشومبھر" ہے۔

۹۳۔ کال (कल संख्याने) مصدر "کل" (بمعنی گنتی) سے لفظ "کال" بنتا ہے جو تمام وجودوں کو شمار کرتا ہے وہ "کال" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کے تمام جیوؤں اور اشیاء کا شمار کرتا ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "کال" ہے۔

۹۴۔ شیش (शिष्लृ विशेषणे) اس دھاتو سے لفظ "شیش" بنتا ہے۔ جو باقی رہے اسکو شیش کہتے ہیں۔ چونکہ وہ پیدائش اور فنا سے باقی ہے یعنی بچ رہتا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام شیش ہے۔

۹۵۔ آپت (आप्लृ व्याप्तौ) مصدر "آپ" بمعنی محیط ہونے سے لفظ "آپت" بنتا ہے۔ جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے۔ یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور فریب وغیرہ سے آزاد ہے۔ وہ "آپت" کہلاتا ہے چونکہ سچی ہدایت کرنیوالا اور علیم کل ہے۔ اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے اور دھرماتماؤں کے لئے حاصل کرنے کے لائق ہے اور دغا فریب سے آزاد ہے اس لئے اس پرماتما کا نام "آپت" ہے۔

۹۶۔ شنکر (डुकृञ् करणे) مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل لفظ "شم" کے لگانے سے لفظ "شنکر" مشتق ہوتا ہے۔ جو "شم" یعنی سکھ کا دینے والا ہو۔ وہ شنکر ہے۔ چونکہ وہ "کلیان" یعنی "سکھ" کا دینے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "شنکر" ہے۔

۹۷۔ مہادیو لفظ دیو کے ماقبل لفظ "مہت" کے لگانے سے لفظ "مہادیو" بنتا ہے۔ چونکہ مہان (بزرگ) دیوؤں کا "دیو" یعنی عالموں کا بھی عالم اور سوریہ وغیرہ کا روشن کرنیوالا

ہے۔ اِس لئے اِس پرماتما کا نام "مہادیو" ہے ؎

۹۸۔ پریہ: (प्रीञ् तर्पणे कान्तौ च) مصدر "پری" (بمعنی سیری وخواہش) سے لفظ پریہ بنتا ہے۔ جو سیری بخشے اور پیارا لگے۔ وہ پریہ ہے۔ چونکہ وہ تمام دہرماتماؤں اور مکتی کی خواہش کرنیوالوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے۔ اور سب کے واسطے قابلِ محبت ہے۔ اِس لئے اُس پرمیشور کا نام "پریہ" ہے ؎

۹۹۔ سوئمبھو (भू सत्तायाम्) مصدر "بھو" (بمعنی) ہونا کے ماقبل لفظ سوئم کے لگانے سے لفظ سوئمبھو مشتق ہوتا ہے۔ "وہ سوئمبھو" ایشور ہے۔ یعنی چونکہ وہ آپ سے آپ ہی ہے۔ کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا۔ اس لیے اُس پرماتما کا نام "سوئمبھو" ہے

۱۰۰۔ کوی (कु शब्दे) مصدر "کو" (بمعنی آواز) سے لفظ کوی بنتا ہے۔ جو تمام علوم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ ایشور "کوی" ہے۔ چونکہ وہ ویدوں کے ذریعہ تمام علموں کی ہدایت کرنیوالا اور جاننے والا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "کوی" ہے ؎

دیکھو لفظ نمبر ۱۰۱ شو (शिवु कल्याणे) مصدر "شو" (بمعنی عافیت) سے لفظ "شو" بنتا ہے۔ اس مقولہ "बहुलमेतन्निदर्शनम्" سے لفظ "شو" مصدر مانا گیا ہے چونکہ عین عافیت اور عافیت بخشنے والا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "شو" ہے ؎

علاوہ سو نام مذکورہ بالا کے اور بھی بیشمار نام پرمیشور کے ہیں

۵۔ پرمیشور کے سو نام اُوپر لکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی پرماتما کے بیشمار نام ہیں۔ کیونکہ جسطرح پرمیشور کی صفات فعل اور خاصیتیں بیشمار ہیں۔ اسی طرح اسکے نام بھی بے انتہا ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صفت فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ اس میں میں نے جو نام لکھے ہیں وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک بوند کی مانند ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستروں میں پرماتما کے صفات فعل اور فطرت (خاصہ طبعی) بیشمار بیان کیئے گئے ہیں۔ انکے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہوسکتی ہے اور دوسری اشیاء کا علم بھی اُنہیں لوگوں کو پورا پورا ہوسکتا ہے۔ جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں

منگلاچرن شروع کتاب میں نہ ہونے کی وجہ

۶۔ سوال۔ جس طرح دوسرے مصنف لوگ شروع درمیان اور خاتمہ پر منگلاچرن (حمد و ثنا) لکھتے ہیں۔ آپ نے نہ کچھ لکھا ہے اور نہ کچھ کیا ہے ؟

جواب۔ ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی آغاز درمیان اور خاتمہ پر منگل

کریگا۔ تو اُس کتاب کے آغاز درمیان اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا۔ وہ منگل ہی رہیگا۔ چنانچہ

سانکھ درشن ادھیائے ٥ کا پہلا سُوتر ہے کہ मङ्गलाचरणं शिष्टाचारात्

फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति جو پرمیشور کی منصفانہ بے رُو رعایت سچی ویدوں میں کہی ہوئی ہدایت ہے۔ اس پر ہر وقت اور ہر جگہ عمل کرنے کو منگل آچرن کہتے ہیں کتاب کے آغاز سے لیکر انجام تک سچ سچ لکھنا ہی منگلاچرن ہے۔ نہ یہ کہ ایک جگہ پر منگل اور دوسری جگہ پر امنگل لکھا جاوے۔

यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि

۷۔ ست شاستروں میں آدم یا اتھ سے آغاز بزرگ مہرشیوں کی تحریروں کا ملاحظہ کیجئے

یہ قول تیتریہ اُپنشد پرپاٹھک ۷ انوواک ۱۱ کا ہے

اے بچو! جو مذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں۔ وہی تم کو کرنے چاہئیں ادھرم کے کام ہرگز نہیں۔ اس لئے جو مورخین کی کتابوں میں

श्री गणेशाय नमः	شری گنیش کو نمسکار
सीतारामाभ्यां नमः	سیتارام کو نمسکار
राधाकृष्णाभ्यां नमः	رادھاکِشن کو نمسکار
श्री गुरुचरणारविन्दाभ्यां नमः	شری گورو کے چرن کو نمسکار
हनुमते नमः	ہنومان کو نمسکار
दुर्गायै नमः	دُرگا کو نمسکار
बटुकाय नमः	بٹک کو نمسکار
भैरवाय नमः	بھیرو کو نمسکار
शिवाय नमः	شو کو نمسکار
सरस्वत्यै नमः	سرسوتی کو نمسکار
नारायणाय नमः	نارائن کو نمسکار

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وید اور رشیوں کی کتابوں میں کسی جگہ اس قسم کا منگلاچرن دیکھنے میں نہیں آتا۔ البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور "اتھ" دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے :-

अथ शब्दानुशासनम् अथर्ववेदं

یہ سوتر دیا کرن مہابھاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اسجگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونیکے معنے سمجھے جاتے ہیں۔

जिज्ञासा अथेत्यानन्तर्ये वेदाध्ययनानन्तरम्: پورو میمانسا کا پہلا سوتر ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" "ابعد" کے معنے میں آیا ہے۔ یعنی وید کے پڑھنے کے بعد ÷

अथातो धर्म व्याख्यास्याम: یہ ویشیشک درشن کا پہلا سوتر ہے بعد بیان کرنے دھرم کے دہرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے۔

अथ योगानुशासनम् یہ یوگ شاستر کا پہلا سوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" بمعنی آغاز ہونے کے آیا ہے۔

अथ त्रिविध दु:खात्यन्त निवृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थ: یہ سانکھ درشن کا پہلا سوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دُکھوں کو غائت درجہ دُور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہئے ÷

अथातो ब्रह्म जिज्ञासा ویدانت درشن کا پہلا سوتر ہے ÷

ओमित्येदक्षरमुद्गीथमुपासीत چھاندوگیہ اُپنشد کا پہلا سوتر ہے

ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् - یہ ماندوکیہ اُپنشد کے آغاز کا فقرہ ہے ÷ یہ سب ان کتابوں کے آغاز کے فقرے ہیں ÷

اسی طرح دوسرے رشی منیوں کی کتابوں کے آغاز لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا ہے۔ ویسے ہی अग्नि इट, अग्निन, येत्रिषप्ता: परियन्ति "اگنی" "اٹ" "اگنی" "یے تری شپتا" الفاظ چاروں وید کے شروع میں لکھے ہیں "شری گنیشایہ نمہ" وغیرہ عبارت کسی جگہ نہیں پائی جاتی۔ اور ویدک لوگ جو وید کے شروع لفظ "سری اوم" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ بات اُنہوں نے پورانک اور تانترک کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی ہے۔ وید وغیرہ شاستروں کے آغاز میں "ہری" شبد کہیں نہیں۔ اس واسطے کتاب کے شروع میں لفظ "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے ÷

یہ تھوڑا سا مضمون ایشور سے متعلق لکھا گیا ہے۔ اس کے آگے تعلیم و تربیت کا مضمون لکھا جاوے گا ÷

شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا پہلا باب دربیان اسمائے الٰہی ختم ہوا۔

دُوسرا باب

اولاد کی تربیّت

मातृमान पितृमानाचार्यवान पुरुषो वेद ॥

انسان عالم کس طرح ہوسکتا ہے؟

۱۔ یہ شت پتھ برہمن کا مقولہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تین کامل ادیب (تعلیم دینے والے) یعنی ایک ماں دوسرا باپ۔ تیسرا اُستاد میسر ہوں۔ تبھی انسان ذی علم ہوسکتا ہے۔ مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سر پر دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جسقدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہنچتے ہیں۔ اُس قدر کسی اور سے نہیں۔ کیونکہ ماں اولاد سے جس قدر محبّت کرتی ہے۔ اور اُن کی جسقدر بہبودی کرنا چاہتی ہے۔ اُتنا کوئی اور نہیں کرسکتا۔ اِس لیے "ماتری مان" وہ شخص ہے۔ جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے۔ وہ ماں جو روزِ حمل سے لے کر جب تک کہ پوری تعلیم نہ ہو جائے اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے ✽

ماں باپ کو خوراک کے متعلق ہدایت

۲۔ ماں اور باپ کو ازبس لازم ہے کہ حمل سے پہلے۔ نیز اُس کے دوران میں اور اُسکے بعد بھی نشیلی اشیاء۔ مثل شراب اور بدبودار خشک اور مضر عقل چیزوں کو ترک کریں۔ گھی۔ دودھ میٹھا اور خورد و نوش کی دیگر چیزیں۔ جو طمانیت۔ صحت۔ طاقت۔ عقل۔ ہمّت۔ نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانیوالی ہوں۔ اُن کا استعمال کرتے رہیں۔ تاکہ رجس[1] اور ویریہ[2] جملہ خرابیوں سے پاک ہوکر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو ✽

رتو گمن کا قاعدہ

۳۔ جیسے رتو گمن[3] کا قاعدہ ہے۔ یعنی حیض کے نمودار ہونیکے پانچویں

[1] رجس عورت کے مادہ تولید کو کہتے ہیں۔ [2] ویریہ مرد کے مادہ تولید کو کہتے ہیں۔

[3] اوقات امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتو گمن کہتے ہیں۔ (مترجم)

دن سے لے کر سولھویں دن تک ان بارہ دِنوں میں سے گیارھویں اور تیرھویں رات
کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل درست ہے *

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے سولھویں رات کے بعد ہمبستری نہیں کرنی
چاہئے - اور جب تک کہ دوبارہ وقتِ معینہ ہمبستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے نہ آئے
تب تک نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں - جب دونوں کی
جسمانی صحت ٹھیک ہو - دِل خوش ہو - اور کسی قسم کا غم نہ ہو تب صحبت کریں) *

خوراک حسب ہدایت علم طب کھاویں اور خوش رہیں -

۴ - جس طرح چرک اور سسترت میں خوراک اور لباس
کا بیان اور منوسمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرم
رہنے کا طریق لکھا ہے - اس کے مطابق عمل کریں *

حاملہ ہونے کے بعد مزید احتیاط

۵ - حمل ٹھیر جانے کے بعد عورت کو بہت احتیاط سے خوراک اور
پوشاک کا استعمال کرنا چاہئے - بعد وضع حمل ایک برس تک مرد سے
عورت ہمبستر نہ ہو اور جب تک اولاد پیدا نہ ہو - عورت - عقل - طاقت خوبصورتی
صحت ہمت طمانیت وغیرہ اوصاف بڑھانیوالی اشیاء ہی استعمال کرتی رہے *

بچہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہئے

۶ - جب بچہ پیدا ہو - تب اسے اچھے خوشبودار پانی سے نہلانا اور نال
کاٹنا اور اسکے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم اور زچہ کے غسل اور خوراک کا مناسب
انتظام کرنا چاہئے تاکہ بچّہ اور زچہ کا جسم آہستہ آہستہ صحت و طاقت حاصل کرتا رہے *

بچہ کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات

۷ - بچہ کی ماں یا دایہ خوراک ایسی کھائے - جس سے دودھ میں بھی
عمدہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں *

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہئے - بعد ازاں دایہ پلایا کرے - لیکن دایہ کو
بچہ کے ماں باپ عمدہ اشیا کھلاتے پلاتے رہیں - اگر کوئی مفلس ہو اور دایہ نہ رکھ سکے - تو وہ
گائے یا بکری کے دودھ میں ایسی ادویات جو عقل ہمت صحت بڑھانیوالی ہوں صاف
پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھانکر اور دودھ میں ہموزن ملاکر بچہ کو پلائے +

پیدائش کے بعد بچّہ یا اس کی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو
رکھیں وہاں خوشبودار اور خوشنما اشیاء بھی رکھیں - اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب

[1] بالک کے پیدا ہونے کے وقت جات کرم سنسکار ہوتا ہے - اس میں ہون وغیرہ ویدک کرم
ہوتے ہیں - ان کا مفصل بیان سنسکار ودھی میں لکھا ہے *

ہے کہ جہاں کی ہوا صاف ہو۔ جہاں دایہ گائے بکری وغیرہ کا دودھ مل سکے۔ وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچہ کا جسم زچہ کے جسم کے اجزاء سے بنا ہوتا ہے۔ اس لئے عورت بچہ جننے کے وقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے زچہ دودھ نہ پلائے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوا لگائیں۔ جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے ؛

اِن قواعد پر عمل کرنے سے عمدہ اولاد پیدا ہوگی

۸۔ اس اثناء میں مرد برہمچریہ کر دیریہ کو ضبط رکھے۔ جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کریں گے۔ اُن کی اولاد عمدہ ہوگی۔ اور انکی عمر دراز اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی رہیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کل نسل عمدہ۔ طاقتور۔ باہمت دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ[1] اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے۔ پھر اولاد جتنی ہوگی۔ سب افضل ہی ہوگی ؛

ماں بچوں کو تربیت کرے اور طریق گفتگو وغیرہ سکھائے

۹۔ بچونکو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے۔ جس سے بچے مہذب ہوں اور کسی عضو سے مذموم حرکت نہ کرنے پائیں۔ جب بچہ بولنے لگے۔ تب اس کی ماں ایسی تدبیریں کرے۔ جس سے بچہ کی زبان نرم ہو اور وہ صاف صاف بول سکے جس حرف کا جو ستھان (مخرج) اور پریتن[2] ہو (اس کا خیال رکھے) جیسے پ प کا ستھان ہونٹ اور سپرشٹ[3] پریتن ہے۔ دونو ہونٹ ملا کر بولنا۔ ہرسو[4]۔ دیرگھ پلت۔ حروف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے تاکہ لہجہ شیریں اور باوقار ہو۔ اور حروف۔ اعراب[5]۔ کلمے۔ جملے اور وقفے[6] بولتے وقت

---

[1] یونی یعنی رحم۔ سنکوچ یعنی سکڑنا اور شودھن یعنی صاف ہونے کے ہیں۔ حمل کے وقت رحم میں بچہ ہونے کی وجہ سے وہ پھول جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو عورت کی صحتیابی کا عمدہ نشان یہ گنا جاتا ہے۔ کہ رحم سے غلاظت نکلتی رہے۔ اور رحم سکڑتے سکڑتے اپنی اصلی حالت پر آ جائے۔ طبیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہئے۔ کہ رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آنا بند نہ ہو۔ ورنہ عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مترجم ؛

[2] (مترجم) حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے اسکو پریتن کہتے ہیں

[3] سپرشٹ کہتے ہیں چھونے کو چونکہ حرف پ प کے بولنے میں دونو لب باہم ملتے ہیں۔ اس لئے اس کے بولنے کی ترکیب کو سپرشٹ کہتے ہیں

[4] [illegible] وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں ہرسو۔ دیرگھ اور پلت نارٹی سے ایک دفعہ چلنے میں جتنا وقت لگے۔ اتنے عرصہ میں ہرسو بولا جاتا ہے۔ اسے دگنے عرصہ میں دیرگھ۔ تگنے میں پلت بولا جاتا ہے

[5] اعراب سنسکرت میں جو علامات کہ زیر پیش زبر وغیرہ کا کام دیتی ہیں۔ اس کو ماترا کہتے ہیں۔

[6] کلام یا جملوں کے اختتام کو وقفہ کہتے ہیں ؛

علیحدہ علیحدہ سنائی دیں۔ جب بچہ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے۔ تو ماں شیریں کلامی۔ اور بڑے چھوٹے بزرگ۔ ماں باپ۔ راجا اور عالموں وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ کی اور اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے۔ تاکہ بچہ سے کسی جگہ بھی نامناسب حرکت نہ ہو اور ہر جگہ اُس کی عزّت ہؤا کرے۔

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو قابو رکھنے علم سے محبت کرنے۔ اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ فضول کھیل رونے ہنسنے۔ لڑائی۔ خوشی اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت۔ نیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ چونکہ عضوِ تناسل کے چھونے اور ملنے سے ویریہ کی بربادی ہوتی ہے عضو ناکارہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ میں بدبو آجاتی ہے۔ اِس لئے نہ چھوئے۔ ہمیشہ راستگوئی۔ شجاعت۔ استقلال اور خندہ پیشانی رہنے کی عادت وغیرہ اوصاف جسطرح ہو سکے حاصل کرائیں۔

تعلیم حروف

۱۰ جب لڑکا لڑکی پانچ برس کا ہو۔ تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرائیں۔ بعد ازآں وہ منتر۔ شلوک سُوتر۔ نظم۔ نثر بمعہ ان کے معنوں کے کہ جن سے اعلیٰ اخلاق علم۔ دھرم اور پرمیشور کے متعلق ہدایت اور ماں باپ استاد فاضل واعظ۔ راجا۔ رعیت۔ اہل خاندان بھائی۔ بہن اور خدمت گار وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریق کی تعلیم ملتی ہے حفظ کرادیں تاکہ اولاد کسی بدچلن کے بہکانے میں نہ آئے۔ علیٰ ہٰذالقیاس جو جو باتیں علم اور دھرم کے برخلاف وہموں میں پھنسانیوالی ہیں۔ انکی بابت بھی خبردار کریں۔ تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں۔

गुरोः प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृमेधं समाचरन्। प्रेतहारैः समं तत्र दशरात्रेण शुद्ध्यति॥ मनु० अ० ५।६५॥

پریت اور بھوت کی تعریف

۱۱- جب اُستاد مرے تب لاش جس کا نام پریت ہے۔ کا جلانیوالا طالب علم پریت ہاروں یعنی لاش کو اُٹھانے والوں کیساتھ دسویں دن شدھ ہوتا ہے منو ۵-۶۵۔ جب لاش جل چکے۔ تب اس کا نام بھوت یعنی گذرا ہؤا ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ فلاں نام کا شخص تھا۔ اب گزر گیا ہے۔ جو لوگ پیدا ہو کر زمانہ حال میں نہ رہیں وہ زمانہ گذشتہ میں داخل ہیں اور اسی لئے وہ بھوت یعنی گذرے ہوئے کہلاتے ہیں۔

۵۱ یہ بات پورانک ہے اور یہ شلوک صرف موجودہ منوسمرتی کی رائے پریت کے بارے میں دکھانیکو لکھا ہے

بھوت پریت وغیرہ کی تردید

۱۲- برہما سے لیکر آج تک عالم لوگ ایساہی مانتے آئے ہیں لیکن جس کا دل مشکوک صحبت بری اور دل پر برے اثرات ہوں۔ اسکو ذریعہ بدگمانی بھوت پریت شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار وہموں کی شکل میں تکلیف دیتے ہیں۔ دیکھو جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تب اُس کی رُوح برے بھلے کرموں کے مطابق پرمیشور کے انتظام سے رنج وساحت کا پھل بھوگنے کے لئے دوسرے جسم اختیار کرتی ہے ؛

کیا پرمیشور کے اِس لازوال انتظام کو کوئی توڑ سکتا ہے ؟ جاہل لوگ طبابت اور طبیعات کے پڑھنے سُننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونے کے باعث سرسام بخار وغیرہ جسمانی عارضوں اور پاگل پن وغیرہ دماغی مرضوں کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کارروائی نہ کر کے سکاروں پاکھنڈیوں پرلے درجہ کے جاہلوں۔ بدچلن خود غرض بھنگی چمار۔ شودر۔ ملیچھ وغیرہ کے بھی معتقد ہو کر طرح طرح کے مکروفریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جھوٹھ کھاتے۔ ڈورا۔ دھاگا وغیرہ جھوٹے منتر جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد اور اولاد وغیرہ کی بُری حالت کرتے ہیں۔ اور امراض کو بڑھا کر دُکھ بھوگتے پھرتے ہیں ؛

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پُورے اُن بدعقل اور بدشعار خودغرضوں کے پاس جا کر پُوچھتے ہیں۔ کہ مہاراج! اس لڑکے لڑکی۔ مرد یا عورت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے تب وہ بولتے ہیں۔ کہ اسکے جسم میں ایک بڑا بھوت۔ پریت۔ بھیرو۔ شیتلا وغیرہ دیوی آگئی ہے۔ جب تک اس کی تدبیر نہ کرو گے۔ نہ چھوڑینگے۔ حتیٰ کہ جان بھی لے لینگے۔ جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو تو ہم منتر جپ پرشچرن[1] سے جھاڑ کر اس کو نکال دینگے۔ تب وہ بیعقل اور اُنکے رشتہ دار بولتے ہیں۔ کہ مہاراج چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے۔ لیکن انکو اچھا کر دیجئے۔ تب تو اُن کی بن پڑتی ہے۔ وہ مسخرے کہتے ہیں اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی دکھشنا۔ دیوتا کا نذرانہ اور گرہ دان[2] کراؤ۔ نیز جھانجھ۔ مردنگ

---

[1] کسی قسم کے افسون ومنتر جاپ وغیرہ جو کارروائیاں آج کل کی جاتی ہیں۔ اُن کو لوگ پرشچرن کہتے ہیں +

[2] فی زمانہ منحوس سیارگان کے اثر نحوست دُور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد وجنس وغیرہ دینا مروج ہے۔ اُس کو گرہ دان کہتے ہیں ؛

ڈھول تالی لے کر اُس کے سامنے گاتے بجاتے ہیں۔ اور اُن میں سے ایک پاکھنڈی پاگل بن ناچ کود کر کہتا ہے "میں اس کی جان ہی لے لونگا"۔ تب وہ اندھے اس بھنگی چمار وغیرہ نیچ کے پاؤں پڑ کر کہتے ہیں۔ "آپ جو چاہیں لیجئے۔ مگر اسکو بچا لیجے" تب وہ دغاباز بولتا ہے "میں ہنومان ہوں"۔ "لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوا من[۱] کا روٹ اور لال لنگوٹ" "میں دیوی یا بھیرو ہوں"۔ "لاؤ پانچ بوتل شراب بیس مرغی پانچ بکرے۔ مٹھائی اور کپڑے" جب وہ کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب وہ پاگل بہت ناچنے کودنے لگتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانش مند اُنکی خدمت پانچ جوتے۔ ڈنڈے طمانچے اور لاتیں مارنے سے کرے۔ تو اُس کے ہنومان۔ دیوی اور بھیرو جھٹ خوش ہو کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پورا کرنے کے لئے فریب ہی ہوتا ہے ؂

جھوٹے نجومیوں کا جاہلوں کو ٹھگنا اور ڈرانا

۱۴ جب (وہ) کسی گرہ گرہست۔ گرہ مہتم۔ نمائشی نجومی کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ اے مہاراج! اس کو کیا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ اس پر سورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہیں۔ جو تم انکے دُور کرنے کیلئے پاٹھ پوجا خیرات کراؤ تو اسکو آرام ہو جائے۔ نہیں تو بہت دُکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو تعجب نہیں؟

جواب۔ کہئے نجومی صاحب! جیسے یہ زمین بیجان ہے۔ ویسے ہی سورج وغیرہ گرہ ہیں۔ وہ صرف روشنی اور گرمی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ کیا ذی شعور ہیں۔ جو خفا ہو کر تکلیف اور خوش ہو کر راحت دے سکتے ہیں؟

سوال۔ کیا اس دُنیا میں جو راجا رعیت سُکھی دُکھی ہو رہے ہیں یہ گرہوں کا پھل نہیں ہے؟

جواب۔ نہیں یہ سب اچھے بُرے کرموں کا پھل ہے ؂

سوال۔ تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھوٹا ہے؟

جواب۔ نہیں۔ اس میں جو علم ہندسہ۔ جبر مقابلہ (اقلیدس) اور علم ریاضی ہے وہ تمام صحیح ہے۔ لیکن جو پھل (نتیجہ) کی کارستانی ہے۔ وہ سب جھوٹی ہے ؂

سوال۔ کیا یہ جو جنم پتر ہے۔ وہ فضول ہے؟

جواب۔ ہاں وہ جنم پتر نہیں بلکہ اس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہئے

[۱] سوا من کی بہت بڑی خستہ روٹی ہوتی ہے اس کو بصیغہ مذکر روٹ بولتے ہیں (مترجم)

کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے۔ تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوشی تب تک رہتی ہے جب تک جنم پتر بنکر تیار نہ ہو اور گرہوں کا پھل (نتیجہ) نہ سُنیں ۔

جب پروہت جنم پتر بنانیکو کہتا ہے۔ تب بچے کے ماں باپ پروہت سے کہتے ہیں "مہاراج! بہت اچھا جنم پتر بنائیے"۔ اگر آدمی دولتمند ہو تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بناکر نجومی سُنانے کو لے آتا ہے تب اسکے ماں باپ جوتشی[1] جی کے سامنے بیٹھکر کہتے ہیں "اس کا جنم پتر تو اچھا ہے؟" جوتشی کہتا ہے جیسا ہے سُنائے دیتا ہوں"۔ اسکے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر گرہ بھی بہت اچھے ہیں جن کا پھل یہ ہوگا۔ کہ دولت اور عزت پائیگا۔ کسی مجلس میں جاکر بیٹھیگا۔ تب سب پر اس کا رعب داب پڑیگا۔ تندرست رہیگا اور راج دربار سے عزت پائیگا ۔

اس قسم کی باتیں سُنکر ماں باپ بولتے ہیں "واہ! واہ جوتشی جی آپ بہت اچھے ہیں۔ نجومی صاحب سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے مطلب براری نہیں ہوتی۔ تب کہتے ہیں کہ یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں۔ لیکن فلاں گرہ کرور (سخت) ہیں یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ[3] سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے۔ اسکو سُنکر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑکر غم کے سمندر میں ڈوبکر نجومی صاحب سے کہتے ہیں۔ کہ مہاراج جی! اب ہم کیا کریں۔ تب جوتشی جی کہتے ہیں تدبیر کرو۔ گرہستی کہتا ہے کیا تدبیر کریں۔ جوتشی جی تشریح کیساتھ بیان کرتے ہیں کہ "ایسا ایسا دان کرو۔ گرہ کے منتر کا جاپ[4] کراؤ۔ اور ہمیشہ براہمنوں کو بھوجن کراؤ گے۔ تو اغلب ہے کہ نوگرہوں کے آفات دُور ہو جائیں"۔ اغلب اس لئے کہا کہ اگر مرجائیگا۔ تو کہیں گے۔ کہ ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی۔ اسکے کرم ہی ایسے تھے۔ اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں۔ کہ دیکھو۔ ہمارے منتر دیوتا اور براہمنوں کی کیسی شکتی ہے تمہارے لڑکے کو بچا دیا ۔

---

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں ۔

[2] سورج چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں انکو جنم گرہ کہتے ہیں (جنم بمعنی پیدائش۔ گرہ بمعنی گھر)۔ [3] متر یعنی رفیق و گرہ بمعنی گھر ۔

[4] جاپ بمعنی ورد [5] جوتشیوں کی اصطلاح میں سیارگان کے نو مقامات مخصوص ہیں۔ جن کو اُنکے محاورہ میں نو برج کہتے ہیں۔ سنسکرت میں ان کا نام نوگرہ رکھا گیا ہے ۔

اس موقعہ پر کارروائی یہ ہونی چاہیئے۔ جب انکے پاس سے کچھ نہ ہو۔ تو دو گنے تگنے
روپے اُن ستریوں سے لے لئے جاویں۔ اور بچ جانے پر بھی سب لے لئے جاویں۔ کیونکہ
جس طور پر نجومیوں نے کہا ہے۔ کہ اُس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون کو توڑنے
کی طاقت کسی کو نہیں" ویسے ہی گرہستی بھی کہے۔ کہ "یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور
کے قانون سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں ؛

لالچی گورو

۱۴- گورو وغیرہ جو پُن دان کرا کر آپ لے لیتے ہیں۔ اُن کو بھی وہی جواب
دینا چاہیئے۔ جو نجومیوں کو دیا تھا ؛

شیتلا منتر۔ تنتر وغیرہ کی تردید

۱۵- اب رہ گئی شیتلا اور منتر تنتر جنتر وغیرہ۔ یہ بھی ایسے ہی مکاروں کے
فریب ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ اگر ہم منتر پڑھ کر ڈورا یا جنتر بنا دیویں تو
ہمارے دیوتا اور پیر اس منتر جنتر کے طفیل اس کو کوئی تکلیف نہیں دیتے" ان کو بھی وہی
جواب دینا مناسب ہے کہ کیا تم موت پرمیشور کے قانون اور کرم پھل (ثمرہ اعمال) سے
بھی بچا سکو گے؟ تمہارے ایسا کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مر جاتے ہیں۔ نیز تمہارے
اپنے گھر میں بھی مر جاتے ہیں۔ اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکو گے؟ اس وقت وہ کچھ بھی
نہیں کہہ سکتے اور وہ ستریر جان لیتے ہیں کہ یہاں ہماری دال نہیں گلیگی۔ اس لئے
ان سب جھوٹی کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے۔ ملک کے فیض رساں۔ بغیر
چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہیئے یعنی
جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں۔ اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے ؛

رساین۔ سنگھارن۔ موہن۔ اُچاٹن۔ بسی کرن

۱۶- جنتنی لیلا۔ رساین۵ مارن۔ موہن اُچاٹن
بسی کرن وغیرہ کی ہے۔ اس کو بھی غایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہیئے۔ نیز بچپن سے
ہی سمجھا کر ایسی باتوں کا نادرست ہونا۔ بچوں کے ذہن نشین کر دیں۔ تاکہ اولاد توہمات
کے جال میں پھنس کر دکھ نہ اُٹھاوے ؛

ویریہ رکھشا

۱۷- ساتھ ہی انکے دل پر نقش کر دینا چاہیئے کہ ویریہ کی حفاظت میں سکھ
اور اسکے برباد کرنے میں دکھ ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھئے۔ جس کے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا

---

۵ رساین سے کیمیاگری یعنی لوہے۔ تانبے سے چاندی سونا وغیرہ بنانا مراد ہے ؛
۶ مارن۔ مار ڈالنا۔ موہن دام محبت میں اسیر کرنا اور اُچاٹن دل برداشتہ کرنا۔ بسی کرن۔ قابو میں کر لینا

ہے۔ اسکی صحت۔ عقل۔ طاقت اور ہمت ترقی پاکر اُسکی راحت کا باعث ہوتی ہیں۔ ویریہ کی حفاظت کرنیکا طریقہ یہ ہے۔ کہ عیاشی کی کہانیوں۔ عیاشوں کی صحبت سے گندے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے۔ کسی عورت کو دیکھنے سے کسی عورت کیساتھ تنہا بیٹھنے سے۔ اس سے بات چیت کرنے سے اُسکے ساتھ چھونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہکر برہمچاری لوگ۔ نیک تربیت اور علمی کمال حاصل کریں۔ جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا۔ وہ مخنث۔ پرلے درجہ کا منحوس۔ مرض پرمیہ میں مبتلا۔ کمزور بے رعب بیعقل اور بے ہمت ہوا کرتا ہے اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت اور توانائی سے بے بہرہ ہونے کے باعث تباہ ہو جاتا ہے۔ اگر تم نیک تربیت تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤ گے۔ تو دوبارہ اس زندگی میں تم کو یہ بے بہا وقت نہیں مل سکیگا۔ پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں۔ تب تک تم کو تحصیل علم کرنا اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہئے ۔

اسی قسم کی دیگر ہدایتیں بھی ماں باپ کرتے رہیں۔ اسی غرض سے " ماترِی مان پِترِی مان " الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہیں ۔

پہلے ماں اور پھر باپ بچہ کی تربیت کرے	۱۸- بچوں کو پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں اور چھٹے برس سے آٹھویں تک باپ تربیت کرے ۔
اولاد کو گورو کل بھیجنا	۱۹- نویں برس کے شروع میں دوِج (براہمن کشتری ویش اپنی اولاد کا اُپ نین (رسم زنار بندی) کر کے آچاریہ کل میں جہاں اُستاد پورے عالم اور آتالیقہ کاملہ اور فاضلہ تعلیم تربیت کرنیوالی ہوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو بھیج دیں۔ شودر وغیرہ ورن اُپ نین کئے بغیر ہی تحصیل علم کیلئے گورو کل میں بھیجدیں (چونکہ شودروں میں اُپ نین کی رسم نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ رسم گوروکل میں جا کر ادا ہو سکتی ہے (مترجم))
اولاد اور شاگردوں کو سزا	۲۰- انہی لوگوں کی اولاد عالم۔ مہذب۔ اور تربیت یافتہ ہوتی ہے جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کیساتھ لاڈ کبھی نہیں کرتے۔ بلکہ تنبیہہ ہی کرتے رہتے ہیں چنانچہ ویاکرن مہا بھاشیہ کا مقولہ ہے کہ

सामृतैः पाणिभिर्घ्नन्ति गुरवो न
विषोक्षितैः। लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः॥
अ० ८। १। ८॥

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق اولاد اور شاگردوں کو تنبیہہ کرتے ہیں

وہ گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آبحیات پلا رہے ہیں۔ اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں۔ اور تنبیہہ سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہیئے۔ کہ تنبیہہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں۔ لیکن ماں باپ اور استاد کسی کد وکاوش سے سزا نہ دیں۔ بلکہ ظاہری طور پر دھمکا دیں اور دل سے شفقت ہی رکھیں ؛

نیک چلنی وغیرہ کی بھی تربیت کرنی چاہیئے۔

۲۱- جیسے دیگر امور کی تربیت دیں۔ ویسے ہی چوری۔ زناکاری سُستی۔ غفلت۔ مُنشی اشیاء۔ دروغگوئی۔ ایذا رسانی۔ ظلم۔ حسد۔ کینہ محبت کی بے اعتدالی وغیرہ خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی ہدایت بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ جس آدمی نے کسی کے سامنے ایک بار بھی چوری۔ زناکاری یا دروغگوئی وغیرہ فعل کئے اس کی عزت اس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی۔ جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے۔ اس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا۔ اس لئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں۔ اُس کے ساتھ اس کا ایفا کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا۔ کہ میں تم کو فلاں وقت میں ملوں گا۔ یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا۔ یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو میں دوں گا اس کو ویسے ہی پورا کرے۔ نہیں تو اس کا اعتبار کوئی بھی نہ کرے گا۔ اس لئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہیئے ؛

کسی کو غرور نہ کرنا چاہیئے۔ چھل فریب یا ناشکر گزاری سے جبکہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے۔ تو اس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے۔ چھل اور کپٹ اس کو کہتے ہیں۔ کہ ظاہر میں کچھ اور دل میں کچھ اور رکھ کر دوسرے کو فریب دیا جاوے۔ اس سے نقصان کا خیال نہ کر کے اپنی مطلب براری کی جاتے ؛

"کرتگھنتا" (ناشکر گزاری) یہ ہے۔ کہ کسی کے لئے ہوئے اچھے سلوک کو نہ ماننا چاہیئے۔ غصہ وغیرہ سخت کلامی کو چھوڑ کر سنجیدہ اور شیریں کلام بولے۔ بہت بکواس نہ کرے جتنا بولنا چاہیئے۔ اس سے کم و بیش نہ بولے۔ بزرگوں کا ادب کرے۔ جب وہ سامنے آئیں اٹھ کر اور اُن کے پاس جا کر انکو تعظیم دے اور اعلیٰ جگہ پر بٹھلاوے۔ اول نمستے کرے۔ انکے سامنے اعلیٰ مسند پر خود نہ بیٹھے۔ مجلس میں بھی ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق

ہو۔ اور جہاں سے کہ کوئی دوسرا اسے اُٹھا سکے۔ دشمنی کسی سے نہ کرے۔ مستعد ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں مصروف رہے۔ نیکوں سے ملے۔ اور بدوں سے بچے اپنے ماں باپ اور استاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیاء وغیرہ سے عین دلی عقیدت کے ساتھ کرے ۔

यान्यस्माकं सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि ॥ तैति० प्रपा० ७। अनु० ११ ॥

والدین اور استاد اولاد اور شاگردوں میں اپنے نقص نہ جانے دیں

۲۲ - یہ تیتریہ براہمن پریہ پاٹھک ۷۔ انوواک ۱۱ کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور استاد اپنی اولاد اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں۔ اور یہ بھی کہیں کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں اُن کو ہی قبول کرو۔ اور جو خراب عمل ہوں۔ اُن کو چھوڑ دیا کرو۔ جو صحیح معلومات سمجھیں وہی بتائیں اور سمجھائیں ۔

والدین اور آتالیق کی فرمانبرداری

۲۳ - بچے کسی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں اور جس جس نیک عمل کے لئے ماں باپ اور اتالیق حکم دیں۔ اسکی بخاطر خواہ تعمیل کریں۔

معلم ان وید منتروں وغیرہ کا مطلب سمجھا دیں جو بچوں نے حفظ یاد کر رکھے ہوں

۲۴ - ماں باپ نے جو دھرم ودّیا اور نیک چلنی کے متعلق شلوک نگھنٹو۔ نروکت۔ اشٹادھیائی یا دیگر سوتر اور وید منتر حفظ کرائے ہوں۔ ان کا مطلب دوبارہ طالب علموں پر ظاہر کر دیا جائے

پرمیشور کی اپاسنا

۲۵ - پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسے کہ پہلے باب میں کی گئی ہے۔ ویسے ہی مان کر اُس کی عبادت کیا کریں ۔

شراب اور گوشت کا استعمال کریں

۲۶ - جس طور پر کہ صحت۔ علم اور طاقت میسر ہو سکے اسی طور پر خوراک اور پوشش اور برتاؤ کو اختیار کریں اور اختیار کراویں۔ یعنی جتنی بھوک ہو۔ اس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں۔

نہ معلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں

۲۷ - غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں۔ کیونکہ آبی جانور یا کسی شے سے ایذا پہنچ سکتی ہے۔ نیز تیراک نہ ہو تو ڈوب بھی سکتا ہے ۔

یہ منو کا قول ہے :- "न विज्ञाते जलाशये"

غیر معلوم گہرے پانی دار جگہ میں داخل ہو کر غسل نہ کریں ؎

منو - ۶ - ۴۶

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलंपिबेत
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत ॥
मनु० अ० ६।४६॥

جلنا بولنا وغیرہ

۲۸- (معنی) نیچے نظر رکھکر نشیب فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھانکر پانی پیئے۔ کلام کو راستی سے صاف کرکے بولے۔ من سے غور کرکے عملدرآمد کرے ؎

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः।
न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा च०
चाणक्यनीति अ० २ श्लो० ११॥

اولاد کو عالم وغیرہ بنانا والدین کا فرض اوّل ہے

۲۹- یہ چانک نیتی میں۔ کسی شاعر کا قول ہے (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں۔ جنھوں نے تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وہ فاضلوں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں۔ جیسے کہ ہنسوں کے درمیان بگلہ ؎

ماں باپ کا اعلیٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے۔ کہ اپنی اولاد کو تن من سے عالم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلیٰ تربیت والا بنادیں ؎

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے۔ اتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے ؎

شستہ زبان سے مزین ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی جی کا دوسرا باب بچوں کی تربیت کے بارہ میں ختم ہوا

تیسرا باب

تعلیم

تعلیم و تربیت ۱- اب تیسرے باب میں پڑھنے پڑھانے کا طریق لکھا جاتا ہے ۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت اور عمدہ اوصاف و افعال و عادات کا زیور پہنانا۔ ماں باپ استاد اور رشتہ داروں کا اول فرض ہے ۔ سونے ۔ چاندی ۔ مانک موتی اور مونگے وغیرہ کے جڑاؤ گہنے پہننے سے انسان کی روح کو کوئی خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی ۔ کیونکہ زیور پہننے سے جسمانی غرور ۔ جذبات نفسانی کی غلامی اور چور وغیرہ کا خوف حتیٰ کہ موت تک کا اندیشہ رہتا ہے ۔ یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے ۔ کہ زیورات کی وجہ سے بچے وغیرہ بدمعاشوں کے ہاتھ سے روز مارے جاتے ہیں ٭

विद्याविलासमनसो धृतशीलशिक्षाः सत्यव्रता
रहितमानमलापहाराः। संसारदुःखदलनेन
सुभूषिता ये धन्या नरा विहितकर्मपरोपकाराः॥

کون لوگ دنیا میں مبارک ہیں ؟ ۲- جن کا دل علمی شغل میں لگا رہتا ہے ۔ جو نیک اور متحمل مزاج و راست گوئی وغیرہ عمدہ اصولوں کے پابند اور غرور اور ناپاکی سے الگ رہ کر دوسروں کی ناپاکی دور کر دیتے ہیں اور راستی کی ہدایت علم کی خیرات سے دنیا داروں کی تکلیف دور کرنے میں لگے رہتے ہیں اور وید کے مطابق افعال سے دوسروں کی بھلائی کرتے رہتے ہیں ۔ ایسے لوگوں (مرد و عورت) کا وجود مبارک ہے ٭

بچوں کا لڑکپن کی پرورش ۳- اس لئے آٹھ سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیج دیویں ۔ جو استاد یا استانیاں بدچلن ہوں ۔ اُن سے تعلیم نہ دلوائیں ۔ کیونکہ جو کامل پڑھے والے (فاضل) اور دھرماتما (نیک شعار) ہیں ۔ وہی

تعلیم و تربیت کرنے کے قابل ہیں۔ دوِج (برہمن کشتری اور ویش) اپنے گھر لڑکوں کا یگیوپویت (رسم جنیئو) اور لڑکیوں کا بھی مناسب طریق پر (یگیوپویت) سنسکار کر کے (جیسا کہ دوسرے باب میں لکھا جا چکا ہے) جُداگانہ گوروکل میں بھیجدیں ؛

زنانہ تعلیم کے متعلق ضروری امور

۴۔ تعلیمگاہ کسی تنہا جگہ پر ہونی چاہیئے۔ لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے (کم از کم) دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد اُستانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ اُن میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ یعنی جب تک کہ برہمچاری (طالب علم) اور برہمچارنی (طالبہ علم) رہیں۔ تب تک عورت و مرد کا دوچار ہونا۔ چھونا۔ تنہائی کی ملاقات گفتگو۔ عشقیہ باتیں۔ باہمی کھیل کود۔ شہوانی خیالات و صحبت۔ ان آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں۔ اور اُستاد اُنکو ان باتوں سے بچائیں۔ تاکہ اعلےٰ تعلیم و تربیت عمدہ و نیک خصلت اور جسمانی و روحانی طاقت پا کر ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسوں کیلئے چار کوس کے فاصلہ پر گاؤں یا شہر رہنے چاہئیں۔ سب کو یکساں پوشاک کھانا۔ پینا اور بستر دیئے جائیں۔ خواہ شہزادے شہزادیاں ہوں یا غریب زادے سب کو جفاکش ہونا چاہیئے۔ ماں باپ اپنی اولاد سے اور بچّے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں اور نہ باہمی کسی قسم کی خط و کتابت کر سکیں۔ تاکہ دنیاوی فکروں سے الگ رہ کر محض ترقیٔ علم کا فکر رکھیں۔ جب سیر کو جائیں اُستاد ساتھ رہیں۔ تاکہ کسی قسم کی بدعنوانی نہ کر سکیں اور نہ سُستی یا غفلت کریں ؛

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥

मनु० अ० ७, श्लोक १५२ ॥

سرکاری اور برادری کی طرف سے لازمی تعلیم

۵۔ اس کا منشا یہ ہے کہ سرکار اور برادری کا یہ قانون ہونا چاہیئے۔ کہ پانچ یا آٹھ برس سے زیادہ عمر کے لڑکے لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے مدرسہ میں ضرور داخل کرا دے۔ اگر کوئی نہ بھیجے تو سزا کے قابل سمجھا جاوے اوّل لڑکوں کا یگیوپویت گھر میں ہو۔ دوم مدرسہ میں یعنی گوروکل میں ہو۔ ماں باپ یا معلّم اپنے لڑکے لڑکیوں کو با معنی گایتری منتر سکھلاویں۔ وہ منتر یہ ہے :-

ओ३म् भूर्भुवः स्वः । तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि

धियो यो नः प्रचोदयात् ॥ यजु० अ० ३६ । मं० ३ ॥

گایتری منتر کے لفظی معنے ۔ اس منتر میں پہلا لفظ جو ओ३म् ہے۔ اس کے معنے پہلے باب میں کر دیئے ہیں وہاں سے دیکھ لیجئے۔ اب تین "مہاویاہرتیوں" (اسمائے اعظم) کے معنے مختصراً لکھے جاتے ہیں ۔

" भूरिति वै प्राणः "

" यः प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः

"بھو" کے معنے پران ہیں۔ یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا (و) پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے۔ اس مفہوم سے "بھو" پرمیشور کا نام ہے ۔

भुवरित्यपानः "यः सर्वं दुःखमपानयति सोऽपानः

"بھوہ" کے معنے اپان ہیں یعنے جو تمام دکھوں سے بری اور جس کے ملنے سے جیو سب دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "بھوہ" ہے ۔

स्वरिति व्यानः यो विविधं जगद् व्यानयति व्याप्नोति स व्यानः

"سوہ" کے معنے دیان ہیں یعنے گوناگوں جگت میں موجود رہ کر سب کو سہارا دے رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "سوہ" (स्वः) ہے ۔

یہ تینوں قول تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷ - انوواک ۵ کے ہیں ۔

" यः सुनोत्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता तस्य

(सवितुः) "سوتو" جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشنے والا ہے ۔

" यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः

(देवस्य) "دیو" سب جو تمام راحتوں کا دینے والا اور جس کے ملنے کی آرزو سب کرتے ہیں۔

" भर्गः (वरेण्यम्) اس پرماتما کی جو "ورینیم" ہے یعنے افضل اور قبول کرنے کے لائق پاک اور پاک کرنے والی ذی شعور ہستی ہے ۔

(तत्) "اُسی" اُسی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ (धीमहि) "دھارن کریں" دل میں جگہ دیویں کس غرض کے لئے؟ کہ (यः) "جو" وہ "دیو" یعنی پرماتما سب کا پیدا کرنے والا پرمیشور (नः) "ہماری" (धियः) "عقلوں" کو (प्रचोदयात्) "پریریت" رہبری کرے۔ یعنی بُرے کاموں سے چھڑا کر بھلے کاموں میں لگاوے ۔

گایتری منتر کے بامحاورہ معنے

۷- اے پرمیشور سچدانند سروپ۔ دائما پاک۔ علیم۔ غیر متقید۔ غیر پیدا شدہ۔ بےعیب۔ غیر متبدل۔ ضابطہ القلوب۔ سب کا سہارا۔ مالک کائنات۔ سب دُنیا کا پیدا کنندہ۔ قدیم۔ سب کی پرورش کرنے والا۔ محیط کل۔ بحر رحمت! تجھ پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ کو "اوم" "بھُور" "بھُوہ" "ورینیم" اور "بھرگو" ناموں سے ہم دل میں جگہ دیویں یا دھیان میں رکھیں۔ اس لئے کہ اے بھگوان! آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں۔ ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں۔ کہ آپ ہی ہمارے معبود حاصل کرنے کے لائق مطلوب حقیقی ہیں۔ آپ کے سوا کسی دوسرے کو آپ کے برابر اور آپ سے بڑھکر ہم کبھی تسلیم نہ کریں۔

گایتری منتر کی مزید تشریح

۸- اے انسانو! جو سب قادروں میں قادر سچدانند سروپ اور بیحد دائما پاک۔ علیم مطلق ہمیشہ بالطبع آزاد۔ رحم کا سمندر۔ سچی معقفت پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے بری۔ صورت و شکل نہ رکھنے والا۔ سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا۔ سب کا سہارا۔ پتا۔ پیدا کنندہ۔ اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنیوالا۔ حشمت و جلال والا۔ دنیا کو بنانے والا۔ پاکیزہ وجود اور حاصل کرنے کے لائق ہے۔ ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیں۔ بدیں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے۔ ہم کو بد اعمال یعنے ادہرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنے راہ راست پر چلاوے اُس کو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں کیونکہ نہ تو اس کے کوئی برابر ہے اور نہ اُس سے زیادہ وہی ہمارا پتا۔ راجہ۔ حاکم اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے۔

اسی طرح گایتری منتر کا اُپدیش (تلقین یا ہدایت) کر کے سندھیا اُپاسنا (روزانہ دو دفعہ عبادت) کی جو کار روائی "اشنان" "آچمن" اور "پرانایام" وغیرہ کی ہے سکھلانی چاہیئے۔

شدھی کا اُپدیش

۹- اوّل اشنان یعنی غسل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس سے جسم کے بیرونی حصوں کی صفائی اور تندرستی وغیرہ ہوتی ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति, मनः सत्येन शुध्यति ।   منو ادھیائے ۵

विद्यातपोभ्यां भूतात्मा, बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥   اشلوک ۱۰۹

یہ منوسمرتی ادھیا ۵ کا ۱۰۹ اشلوک ہے۔ پانی سے جسم کے بیرونی حصے۔ راستی سے چال

چلن سے من علم و جفاکشی یعنی سب قسم کی تکلیف بھی برداشت کر کے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیو آتما اور گیان یعنے زمین سے لے کر پرمیشور تک وجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل یقیناً پوتر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کھانے سے پہلے ضرور اشنان کرنا چاہیئے۔

دوسرا پرانایام ۱۰۔ دوسرا پرانایام (ضبط دم) اس کا ثبوت۔

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिराविवेकख्यातेः ।

योग० साधनपादे सू० २८ ॥

یہ یوگ شاستر سادھن پاد کا سوتر ہے۔ جب انسان پرانایام کرتا ہے تو ہر لمحہ ساعت بساعت سلسلہ وار ناپاکی دور اور عرفان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب تک مکتی نہ ہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ॥

तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥

یہ منوسمرتی ادھیائے ۶ کا ۷۱ شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہو کر خالص ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی "پرانایام" کے عمل سے من وغیرہ حواس کے نقص رفع ہو جانے سے وہ پاک صاف ہو جاتے ہیں۔

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य ॥

योग० समाधिपादे सू० ३४॥

پرانایام کا طریق عمل ۱۱۔ یہ یوگ شاستر سادھن پاد سوتر ۳۴۔ جیسے سخت زور سے قے ہو کر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے ہی دم کو زور سے باہر نکال کر جب طاقت باہر ہی روک دینا چاہیئے۔ لیکن جب دم باہر نکالنا ہو تو مول اندریہ کو اس وقت تک اندر کھینچ رکھنا چاہیے جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھیر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جس قدر طاقت اور خواہش ہو۔ ویسے ہی کرتا جائے اور من میں "اوم" کا جپ کرتا جائے۔ اس طرح عمل کرنے سے آتما اور من کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے۔

پرانایام کی قسمیں اور اس کا فائدہ ۱۲۔ ایک "باہیہ وشے" یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا "ابھینتر" یعنی اندر جتنا دم روکا جاوے۔ اتنا روکنا۔ تیسرا "ستمبھ ورتی" یعنی یکبارگی جہاں ہو وہاں

حسب طاقت دم کو روک دینا۔

چوتھا "واہیا بھینتر اکشےپی" یعنے جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے۔ تب اس کے برعکس اس کو نہ نکلنے دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے اور جب باہر سے اندر آنے لگے تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جائے ؛

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جاوے۔ تو دونوں کی حرکت رک جاتی ہے اور دم اپنے اختیار میں ہو جانے کیوجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہو جاتے ہیں طاقت اور ہمت بڑھکر عقل تیز اور لطیف ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ بڑھکر لازوال طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور تمام شاستروں کو تھوڑے عرصہ میں سمجھ کر نوک زبان کر لیگا۔ عورت بھی اسی طرح یوگ کی مشق کرے۔

بچوں کو مزید ہدایت

۱۳۔ خوراک۔ پوشاک نشست برخاست۔ بول چال۔ بڑے چھوٹے سے مناسب برتاؤ کی ہدایت کرنی چاہیئے ؛

سندھیا اُپاسنا جس کو برہم یگ بھی کہتے ہیں !

سندھیا کرنے کا طریق

۱۴۔ آچمن۔ ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے کہ وہ پانی حلق سے نیچے ہردے تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ۔ پھر ہتھیلی کے کنارے اور اس کی درمیانی جگہ کو ہونٹ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر رفع ہوتے ہیں بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی اور انامکا انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہ ہو تو نہ کرے ؛

بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے "پرانا یام" منسا پرکرمن اور "اُپستھان" کے بعد پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کا طریق سکھلانا چاہیئے۔ بعد ازاں "اگھمرشن" جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ گناہ کرنے کی خواہش کبھی نہ کرے ؛

یہ سندھیا اُپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیئے ؛

अपां समीपे नियतो नैत्यिकं विधिमास्थितः ।

सावित्रीमप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥

۵ بمعنی طواف [illegible]

یہ منوسمرتی کا قول ہے جنگل یا تنہا جگہ میں جا کر قائم مزاجی سے پانی کے نزدیک بیٹھ کر نت کرم رمندرجہ بالا ہدایت کے مطابق) کر لینے کے بعد ساوتری یعنی گایتری کو پڑھے اور معنی کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے چال چلن کو بناوے۔ لیکن پیدائش ایسا کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

اگنی ہوتر ۱۵- دوسرا دیو یگیہ جو اگنی ہوتر اور عالموں کی صحبت اور خدمت وغیرہ سے ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر صبح شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں تیسرا کوئی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے۔ جیسے مراقبہ یوگی لوگ پرماتما کا تصور باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا سورج نکلنے کے بعد اور اس کے چھپنے سے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا وقت بھی ہے کے واسطے کسی دھات یا مٹی کی ایک ویدی[1] جو اوپر سے ۱۲ یا ۱۶ انگل چوکون ہو اور اتنی ہی گہری اور نیچے تین یا چار انگل اندازہ کی ہو۔ اس نمونہ کی بناوے۔ یعنی اوپر جتنی چوڑی ہو اس کی چوتھائی نیچے چوڑی رہے اس میں چندن پلاش[2] آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے اسی ویدی کے اندازہ سے بڑے چھوٹے کر کے رکھے۔ اس کے درمیان میں آگ رکھ کر پھر اس پر لکڑیاں رکھ دیں۔ ایک پروکشنی پاتر[3] اس نمونے کا اور تیسرا پرنیتا پاتر[4] اس نمونہ کا اور ایک آجیہ ستھالی[5] اس نمونہ کی گھی رکھنے کا برتن اور چمچہ اس نمونہ کا سونے چاندی کا یا لکڑی کا لینا چاہیئے۔ پرنیتا اور پروکشنی میں پانی اور گھی کے برتن میں گھی رکھے اور گھی کو گرم کر لیوے۔ پرنیتا پانی رکھنے کے واسطے ہے اور پروکشنی اس لئے ہے کہ اس سے

---

[1] چال چلن کا سدھار۔ [1] اگنی ہوتر کے لئے جو گڑھا کھودا جاوے یا برتن بنایا جاوے اس کو ویدی کہتے ہیں۔ نیز ہون کنڈ بھی اس کا نام ہے۔

[2] پلاش اس درخت کا نام ہے جس میں ٹیسو کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ ممالک مغربی و شمالی میں ڈھاک اور پنجاب میں چھچرا کہتے ہیں [3]۔ پانی کے استعمال کے لئے ایک ایسا برتن ہے جو چمچہ کا کام دیتا ہے جیسا کہ ارگھا [4] اگنی ہوتر کے وقت پانی رکھنے کا کسی قدر عمیق برتن ہے [5] ایک عمیق برتن بطور ... کے ہے۔

ہاتھ دھونے کیواسطے پانی لینا آسان ہے۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے۔

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा। भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा। स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा। भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा॥

ایسے ایسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھکر ایک ایک آہوتی دیوے اور جو زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परा सुव। यद्भद्रं तन्न आसुव।

اس منتر اور گائیتری منتر مذکورسے آہوتی دیوے۔

اوم[۱] ور بھوہ اور پران وغیرہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اسکے معنے بیان کر چکے ہیں سواہا لفظ کے معنے ہیں۔ کہ جیسا گیان آتما میں ہو۔ ویسا ہی زبان سے بولے۔ الٹا نہیں جیسے پرمیشور نے سب جانداروں کی راحت کیخاطر اس دنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے۔ ویسے انسان کو بھی دوسروں کی بہتری کے کام کرنے چاہئیں۔

۱۶۔ سوال۔ ہون کرنے سے کیا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ 【ہون کرنے کے فوائد】

جواب۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ بدبودار ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے جانداروں کو تکلیف اور خوشبودار ہوا اور پانی سے تندرستی اور بیماری کے رفع ہونے سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۷۔ سوال۔ چندن وغیرہ گھسکر کسی کو لگایا جاوے۔ یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں۔ تو بڑا اپکار ہو۔ آگ میں ڈالکر بیفائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ 【ہون پر اعتراض】

جواب۔ جو تم علم خواص الاشیاء جانتے تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر فنا نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے۔ وہاں سے دور جگہ پر بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو۔ کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہوکر پھیلتی ہے اور ہوا کے ساتھ دور جاکر بدبو کو رفع کرتی ہے۔

۱۸۔ سوال۔ جب ایسا ہی ہے۔ تو کیسر کستوری خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر میں رکھنے سے ہوا خوشبودار ہوکر راحت بخش ہو جاوے گی؟ 【دوسرا اعتراض】

جواب۔ اس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ گھر کی گندی ہوا کو باہر نکالکر

[۱] ہوم کیوقت جو گھی وغیرہ چیزیں اگنی میں چمچہ کے ذریعہ سے یا ہاتھ سے ڈالی جاتی ہیں۔ اسکو آہوتی کہتے ہیں (مترجم)

مصفّا ہوا کو اندر داخل کرا سکے۔ کیونکہ اس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ صرف آگ ہی کی طاقت ہے۔ کہ اس ہوا اور بدبودار چیزوں کو منتشر اور ہلکا کرکے باہر نکال دیتی ہے اور صاف ہوا کو اندر داخل کرتی ہے *

ہون کے وقت منتروں کے پڑھنے کے فوائد

۱۹۔ سوال۔ تو منتر پڑھکر ہون کرنے کا کیا مطلب ہے؟
جواب۔ منتروں میں وہ ہدایت موجود ہے کہ جس سے ہون کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں اور بوجہ دوہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور اُنکی حفاظت بھی ہو *

ہون نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے

۲۰۔ سوال۔ کیا ہون کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟
جواب۔ ہاں! کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دکھ پہنچاتی ہے۔ اتنا ہی پاپ اس آدمی کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس پاپ کے رفع کرنے کی غرض سے ہوا اور پانی میں اُس قدر یا اُس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہیئے *

ہون سے کھانے پلانے کی نسبت زیادہ فائدہ

۲۱۔ کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد خاص کو سکھ ہوتا ہے۔ جتنا گھی اور خوشبو وغیرہ اشیاء ایک آدمی کھاتا ہے۔ اتنی چیزوں کے ہون سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہنچتا ہے۔ لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں۔ تو ان کی جسمانی اور روحانی طاقت کی ترقی نہ ہو سکے گی اس واسطے عمدہ اشیاء کھلانی پلانی بھی چاہئیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر ہون کرنا واجب ہے۔ اس لئے ہون کرنا نہایت ضروری ہے *

ہون کا اندازہ

۲۲۔ سوال۔ ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے اور ایک ایک آہوتی کا اندازہ کتنا ہے
جواب۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہیئے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ تو بہت اچھا ہے *

زمانہ قدیم میں ہون یگیہ کا رواج

۲۳۔ اسیواسطے بڑے بڑے افضل و سرتاج آریہ رشی مہرشی راجہ مہاراجہ بہت سے یگیہ کرتے اور کراتے تھے۔ جبتک ہون کا رواج رہا۔ تب تک آریہ ورت ولش بیماریوں سے محفوظ اور آسائشوں سے بھرپور تھا۔ اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جاوے *

طالب علمی کے وقت محض برہم یگیہ اور اگنی ہوتر کرنا فرض ہے *

۲۴۔ یہ دو پہلے روزانہ یگیہ ہیں۔

یعنی (۱) برہم یگیہ جو پڑھنا پڑھانا سندھیا اُپاسن پرمیشور کی اُستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنا (۲) دیویگیہ جو اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک اور عالموں کی صحبت اور خدمت کرنا ہے۔ طالبعلمی میں محض یہ دونوں ہی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن دیویگیہ میں محض اگنی ہوتر ۔

ब्राह्मणस्त्रयाणां वर्णानामुपनयनं कर्त्तुमर्हति ।
राजन्यो द्वयस्य । वैश्यो वैश्यस्यैवेति ।

शूद्रमपि कुलगुणसम्पन्नं मन्त्रवर्जमनुपनीतमध्यापयेदित्येके ॥

سُشرت کا مقولہ کہ کون کس کس ورن کو پڑھاوے

۲۵۔ یہ سُشرت کے سوتر ستھان کے دوسرے ادھیائے کا مقولہ ہے۔ برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کشتری و ویش کا کشتری کشتری و ویش کا۔ اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کرا کے پڑھا سکتا ہے اور جو خاندانی نیک چلن شودر ہو تو اس کو منتر سنگھتا چھوڑ کر سب شاستر پڑھاوے اور شودر پڑھے لیکن اس کا اُپنین نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے ۔

طالب علمی کی معیاد

۲۶۔ بعد ازاں پانچویں یا آٹھویں سال سے لڑکے لڑکوں کے مدرسہ میں اور لڑکیاں لڑکیوں کے مدرسہ میں جاویں اور اصول مندرجہ ذیل کے مطابق پڑھنا شروع کر دیں

षट्त्रिंशदाब्दिकं चर्य्यं गुरौ त्रैवेदिकं व्रतम् ।

तदर्द्धिकं पादिकं वा ग्रहणान्तिकमेव वा ॥

مطلب۔ آٹھویں سال سے آگے چھتیسویں سال تک یعنے ایک ایک وید کو معہ اس کے انگوں اور اُپانگوں کے پڑھنے میں بارہ بارہ سال ملکر چھتیس اور آٹھ ملکے چوالیس خواہ اٹھارہ سال کا برہمچریہ اور آٹھ سابق ملکر چھبیس یا نو سال۔ یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ کر لیوے تب تک برہمچریہ رکھے ۔

पुरुषो वाव यज्ञस्य यानि चतुर्विंशति वर्षाणि तत्प्रात

सवनं, चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गायत्रं प्रातः सवनं, तदस्य

वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव वसव एते हीदं सर्वं

वासयन्ति॥ १ ॥

तं चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा व

इदं मे प्रातः सवनं माध्यन्दिनं सवनमनुसंतनुतेति मा

णानां वसूनां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥२॥

अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यंदिनं सवनं चतुश्चत्वारिंशदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यंदिनं सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं सर्वं रोदयन्ति

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यंदिनं सवनं तृतीयसवनमनुसन्तनुतेति माहं प्राणानां रुद्राणां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति

अथ यान्यष्टाचत्वारिंशद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाचत्वारिंशदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्या अन्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीदं सर्वमाददते ॥ ५ ॥

तं चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात् प्राणा आदित्या इदं मे तृतीयं सवनमायुरनुसन्तनुतेति माहं प्राणानामादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति

برہمچریہ کی اقسام بموجب چھاندوگیہ اپنشد

۲۷- یہ چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۳ کھنڈ ۱۶ کا قول ہے۔ برہمچریہ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) ادنےٰ (۲) متوسط (۳) اعلےٰ +

۱- ادنےٰ - یہ پرش جو "پوری" یعنی غذا کے جوہر سے تیار شدہ جسم اور "شین" یعنی جسم میں آرام کرنیوالے جیو آتما کا ایک مجموعہ ہے۔ یہ ایک یگیہ یعنے نہایت ہی مبارک صفت حاصل کرنے اور سچے کرم کرنے کے قابل ہے۔ اس کو ضروری ہے کہ ۲۴ برس تک عا[بد] الحواس یعنے برہمچاری رہکر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی بھی شہوت پرست نہ ہو۔ اس طور پر اس کے پران قوت پاکر وسو یعنے مبارک اور ص[فت] کو جسم میں لبا نیوالے ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے اس[نے] آپکو ریاضت میں مصروف کرے اور آچاریہ برہمچاری کو ویسی ہی ہدایت کرے اور برہمچاری

دل نشین رکھے (اور برہمچریہ کے عہد سے باز رکھنے والوں کو تنبیہ کرے) کہ اگر میں پہلی عمر میں ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھوں گا۔ تو میرا جسم اور آتما مضبوط اور امراض سے بری رہیگا اور میرے پران مجھ میں عمدہ خصلتیں پیدا کرنیوالے ہونگے۔ اے لوگو! تم سکھ کو اس طرح پھیلاؤ۔ کہ میں برہمچریہ کو نہ گراؤں اور ۲۴ سال کے بعد گرہستھ آشرم (خانہ داری) کو اختیار کروں۔ کیونکہ اس طرح پر میں فی الواقعہ امراض سے بچا رہونگا اور میری عمر ۷۰۔۸۰ سال کی ہوگی ٭

اوسط درجہ کا برہمچریہ

۲۸۔ اوسط درجہ کا برہمچریہ یہ ہے کہ جو آدمی ۴۴ برس تک برہمچاری رہ کر ویدوں کی تعلیم پاتا ہے۔ اس کے پران۔ حواس۔ قوائے باطنی اور آتما سب طاقتور ہو کر بدلوگوں کو رلانیوالے اور نیکوں کی پرورش کرنیوالے ہوتے ہیں (اس لئے برہمچاریوں کا کلام آچاریہ اور دیگر لوگوں کے حضور میں ہونا چاہیئے کہ اگر میں اس اوائل عمر میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں ریاضت کرونگا۔ تو میرا یہ اوسط درجہ کا برہمچریہ جس کے پران رُدر (بد لوگوں کو رلانیوالے ہیں) پورا ہوگا۔ اے برہمچاری لوگو! تم اس برہمچریہ کو ترقی دو جیسا کہ میں اس برہمچریہ کو ضائع نہ کر کے یگیہ روپ (ہمہ تن اوصاف نیک کا مجموعہ) بنتا اور اُس آچاریہ کل سے تربیت پاکر بری از امراض ہوتا ہوں۔ نیز اے لوگو! جیسا یہ برہمچاری نیک کام کرتا ہے۔ ویسا تم بھی کرو ٭

اعلےٰ درجہ کا برہمچریہ

۲۹۔ (۳) اعلےٰ درجہ کا برہمچریہ ۴۸ برس کا ہوتا ہے۔ جیسے ۴۸ حرفوں کا جگتی چھند (بحر موسوم جگتی) ہے۔ ویسے ہی جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھتا ہے۔ اس کے پران اُس کی مرضی کے تابع ہو کر تمام علوم کو حاصل کراتے ہیں ٭

۴۸ سال کا برہمچریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر

۳۰۔ اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کے لئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اس طرح کی نصیحتیں کریں۔ کہ تم خود اکھنڈ (لاٹوٹ) برہمچریہ رکھ کر اور تیسرا اعلےٰ درجہ کا برہمچریہ کر کے مکمل عمر کو (یعنی چار سو سال تک) بڑھائیں (اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ) تم بھی اس کو ویسے ہی ترقی دو۔ کیونکہ جو آدمی اس برہمچریہ کو دھارن کر کے اس کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش کو پراپت ہوتے ہیں ٭

ف خطوط وحدانی کے الفاظ ناظرین کو عبارت کا مطلب سمجھانے کے لئے ترجمہ میں اسی توضیح کے مطابق ایزاد کئے گئے ہیں۔ جو سوامی جی نے اسی قول کے معنوں میں سنسکار ودھی میں بیان ویدارمبھ کی ہے ٭ بشرح ایضاً

٭ بشرح حاشیہ ۱ صفحہ ۴۳ ٭ ارتھ بمعنی دولت ٭ کام بمعنی خواہش دنیاوی ٭ موکش بمعنے نجات ٭

अतश्चोऽवस्था: शरीरस्य वृद्धिर्यौवनं सम्पूर्णता। किञ्चित्प रिहाणिश्चेति। आषोडशाद्वृद्धिः। आपञ्चविंशतेर्यौवनम्। आचत्वारिंशत: सम्पूर्णता। ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति॥

पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे।
समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलो भिषक्॥

سشرت کے بموجب بدن کی چار حالتیں اول بالیدگی

۳۱- یہ سشرت کے شریر ستھان[۱] ۳۵ - ادھیاء کا قول ہے۔ اس جسم کی چار حالتیں ہیں۔ ایک ورد ھی (بالیدگی) جس میں سولہویں برس سے لے کر پچیسویں برس تک تمام دہاتو بڑھتی رہتی ہیں۔

دوم آغاز شباب

۳۲- دوسری یوون (شباب) جو پچیسویں سال کے اخیر اور چھبیسویں کے شروع میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے۔

سوم تکمیل شباب

۳۳- تیسرے سمپورنتا (تکمیل) جو پچیسویں سال سے لیکر چالیسویں سال تک تمام دہاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے۔

چہارم زوال

۳۴- چوتھی کنچت پری ہانی (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دہاتویں پختہ ہو کر تکمیل حاصل کرتی ہیں۔ تب بعد اس کے جو دہاتو بڑھتی ہے۔ وہ بدن میں نہیں رہتی۔ بلکہ خواب اور پسینہ وغیرہ کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ وہی چالیسواں سال عمدہ وقت شادی کرینکا ہے۔ بلکہ اڑتالیسویں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے۔

عورت کب تک برہمچریہ رکھے

۳۵- سوال - کیا یہ برہمچریہ کا قاعدہ عورت اور مرد دونوں کے لئے مساوی ہے؟

---

[۱] کتاب سشرت کے ایک حصہ کا نام ہے۔ [۲] ویدک طب کے مطابق ۔خون ۔چربی ۔گوشت ۔منی ۔ہڈی وغیرہ سات چیزوں کا نام دہاتو ہے نیز اس کے مطابق سولہویں سال میں جسم کی بناوٹ ختم ہوتی ہے ۔بناوٹ کے اختتام کے بعد دہاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے اگر اس اثنا میں نوجوان لوگ سنبھلے نہ رہیں تو دہاتوؤں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے۔ پچیسویں سال کے بعد چالیسویں سال تک دہاتو پختہ ہو کر جسم کا جزو بنا رہتا ہے بشرطیکہ برہمچریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جاوے۔ اور جتنا جتنا کہ ۳۰ - ۳۶ یا ۴۸ سال کی عمر تک ان ہدایات پر انسان عمل کرے اس کے اسی قدر قوائے جسمی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے۔ (مترجم)

جواب - نہیں اگر پچیس سال تک مرد برہمچریہ کرے - تو سولہ سال تک لڑکی - اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے تو عورت ۱۷ برس تک - اگر مرد چھتیس سال تک رہے تو عورت ۱۸ برس تک اگر مرد چالیس سال تک برہمچریہ کرے تو عورت بیس برس تک اگر مرد ۴۴ سال تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۲ برس تک اگر مرد ۴۸ سال تک برہمچریہ کرے - تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے - یعنی ۴۸ سال سے آگے مرد اور چوبیس سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہیئے - لیکن یہ قاعدہ شادی کرنیوالے مرد اور عورتوں کا ہے اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں - وہ مرنے تک برہمچاری رہ سکیں تو اچھا ہے - مگر یہ کام فاضل اجل غالب الحواس اور بے عیب یوگی - عورت اور مرد کا ہے - یہ بڑا مشکل کام ہے کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کر حواس کو قابو میں رکھے ؂

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च। सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने च। तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च। दमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्निहोत्रञ्च स्वाध्यायप्रवचने च। अतिथयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजा च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजातिश्च स्वाध्यायप्रवचने च॥

پڑھنے پڑھانیوالوں کو ہدایات

۳۶ - یہ تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷ - انوواک ۹ کا قول ہے - پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں :-

(۱) درست چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں -

(۲) راستی کا چلن رکھ کے سچے علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں -

(۳) ریاضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں -

(۴) حواس بیرونی کو بد چلنیوں سے روک کر پڑھتے پڑھاتے جاویں ؂

(۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں -

(۶) آہونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جانکر پڑھتے پڑھاتے جاویں ؂

(۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں ؂

(۸) اتتھیوں (مقدس مہمانوں) کی خدمت کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں ۔

(۹) انسانوں کے متعلق جو کاروبار ہیں۔ انکو مناسب طور پر کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں ۔

(۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

(۱۱) "ویریہ" کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

(۱۲) اپنی اولاد اور شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں ۔

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः ।

यमान्पतत्यकुर्वाणो नियमान् केवलान् भजन् ॥

{دانا آدمی یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو ہمیشہ اختیار کرے۔ نہ محض نیموں (اختیار کرنے کے قابل باتوں) کو کیونکہ یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو نہ کرتا ہوا گر جاتا ہے (مترجم منو ۴۔ ۲۰۴) }

तत्राहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ।

یم ۳۷۔ یم پانچ ہیں :۔

योग० साधनपादे सूत्र ३० ॥ یوگ درشن سادھن پاد سوتر ۳۰

(ان میں آہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں۔ مترجم) یعنی (آہنسا[1]) ترک دشمنی (ستیہ) سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ اور سچ ہی کرنا۔ (استیہ) یعنی من قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا (برہمچریہ) یعنے عضو تناسل کا ضبط (اپری گرہ) نہایت درجہ کی حرص اور خود بینی (غرور) کا ترک کرنا ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں ۔

نیم ۳۸۔ نیم پانچ ہیں :۔

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योग० साधनपादे सू० ३२ । یوگ درشن سادھن پاد۔ سوتر ۳۲

(شوچ) سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان نیم کہلاتے ہیں (مترجم) (شوچ) طہارت یعنی غسل نہانے دھونے سے صفائی رکھنا۔ سنتوش (قناعت)

[1] لفظ ہنسا کا نام ترک دشمنی اس کے زیادہ تر وسیع معنوں میں آیا ہے۔ رشیوں کا منشا نت یہ ہے کہ خونریزی یا ایذا رسانی کی نیت یا اس کا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہیے۔ چونکہ اس درجہ تک پہنچو بلا ترک دشمنی کے ناممکن ہے۔ اس واسطے اہنسا کو ترک دشمنی کہا گیا ہے ۔

بالکل بے پرواہ ہو کر بلا کوشش کے پڑے رہنا قناعت نہیں۔ بلکہ جس قدر کوشش ہو سکے اس قدر کرنا۔ نفع نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا۔ تپ (ریاضت) یعنے باوجود تکلیف برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا۔ سوادھیائے مطالعہ (کتب بینی) پڑھنا پڑھانا ایشور پرنی دھان (عبادت الٰہی) پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا۔ یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں ✤

محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں

۱۳۹۔ یموں کے بغیر محض نیموں کو اختیار نہ کرے۔ بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے۔ جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے۔ وہ ترقی حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ تنزل یعنے دنیا میں گرا رہتا ہے ✤

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥

خواہش میں افراط و تفریط اچھا نہیں

۱۴۰۔ مطلب۔ غایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کے لئے بھی اچھی نہیں۔ کیونکہ اگر خواہش نہ کی جاوے۔ تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک افعال وغیرہ کسی سے نہ ہو سکیں ✤ (منو ۲-۲)

اس لئے

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥

برہمن کے اوصاف

۱۴۱۔ مطلب (۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے (۲) برہمچریہ ستگوئی وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم۔ راستی کو حاصل اور ناراستی کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے (۴) ویدوں کے کرم۔ اپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی[1] وغیرہ ہوم کرنے (۶) نیک اولاد پیدا کرنے (۷) برہم۔ دیو۔ پتری۔ ویشو دیو۔ اور اتتھیوں کی خدمت جو پانچ مہا یگیہ کہلاتے ہیں۔ انکے کرنے (۸) اگنی۔ شٹوم وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگیوں کے عملدرآمد کرنے سے یہ بدن براہمی یعنی برہمن کا جسم بنتا ہے۔ جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے۔ بغیر اتنی باتوں کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا ✤ منو ۲-۲۸ ✤

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥

---

[1] پکشیشٹی پورن ماشی اور اماوس کے یگیہ کو کہتے ہیں ✤

من کو دشیوں میں نہیں پھنسانا چاہئے

۴۲- منو ۲-۸۸- من اور آتما کو بُرے کاموں کی طرف کھینچنے والے حواس جو محسوسات میں لگے ہوئے ہوں- انکے روکنے میں ہر طرح سے کوشش کرے- جیسا کہ ہنرمند گاڑیبان گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کے لئے کرتا ہے کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।

सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥

مطلب- جیوآتما حواس کے قابو میں آکر یقیناً بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب حواس کو اپنے قابو میں کرتا ہے- تبھی کامیابی کو حاصل کرتا ہے- منو ۲- ۹۳ ❊

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।

न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥

مغلوب الحواس کامیاب نہیں ہوتا

۴۳- جو بد چلن مغلوب الحواس آدمی ہے- اس کا وید پڑھنا ترک دُنیا کرنا- یگیہ- نیم- ریاضت اور نیز دیگر اچھے کام کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے ❊

वेदोपकरणे चैव स्वाध्याये चैव नैत्यिके । منو ۲-۹۷

नानुरोधोऽस्त्यनध्याये होममंत्रेषु चैव हि ॥ १ ॥

नैत्यिके नास्त्यनध्यायो ब्रह्मसत्रं हि तत्स्मृतम् ।

ब्रह्माहुतिहुतं पुण्यमनध्यायवषट्कृतम् ॥ २ ॥

نیک کام میں کبھی ناغہ نہ ہو

۴۴- وید کے پڑھنے پڑھانے- سندھیوپاسن وغیرہ پانچ مہایگیوں کے کرنے اور ہوم منتروں کے یاد کرنے میں تعطیل جائز نہیں ہے- کیونکہ فرائض روزانہ میں تعطیل نہیں ہوتی جیسے سانس پر سانس برابر لیا جاتا ہے- بند نہیں کیا جا سکتا ویسے روزانہ فرائض ہر روز ادا کرنے چاہئیں- کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں- کیونکہ تعطیل میں بھی اگنی ہوتر وغیرہ عمدہ کام کیا جانا باعث ثواب ہوتا ہے- جیسے جھوٹ بولنے میں ہمیشہ گناہ اور سچ بولنے میں ہمیشہ ثواب ہوتا ہے- ویسے ہی بُرے کام کرنے میں تعطیل اور اچھے کام کرنے میں ہمیشہ شغل ہی ہونا چاہیئے ❊ منو ۲ - ۱۰۵-۱۰۶ ❊

अभिवादनशीलस्य नित्यं वृद्धोपसेविनः ।

चत्वारि तस्य वर्द्धन्ते आयुर्विद्यायशोबलम् ॥

جو ہمیشہ منکسر و نیک مزاج رہتا ہے۔ عالم اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے اس کی عمر، علم نیک نامی اور طاقت یہ چار چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی عمر وغیرہ چار چیزیں نہیں بڑھتیں ۔ منو ۲-۱۲۱ ۔

अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १ ॥
यस्य वाङ्मनसे शुद्धे सम्यग्गुप्ते च सर्वदा ।
स वै सर्वमवाप्नोति वेदान्तोपगतं फलम् ॥ २ ॥

ہر ایک کو نیک نصیحت کرنی چاہئے

۷۵ - عالموں اور طالب علموں کو واجب ہے کہ عداوت کے خیال کو چھوڑ کر سب کو راہ عافیت کی نصیحت کریں ۔

ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں۔ جو دھرم کی ترقی چاہے۔ وہ ہمیشہ راستی پر چلے اور راستی ہی کی نصیحت کرے۔ منو ۲-۱۵۹ ۔

جس آدمی کی زبان اور دل پاک اور قابو میں رہتے ہیں۔ ویدوں کی علت غائی یعنی سب ویدوں کے اصل منشا کو وہی پاتا ہے۔ منو ۲-۱۶۰ ۔

सम्मानाद् ब्राह्मणो नित्यमुद्विजेत विषादिव ।
अमृतस्येव चाकाङ्क्षेदवमानस्य सर्वदा ॥

عالم علم شہرت کی خواہش نہ رکھیں

۷۶ - وہی برہمن سب ویدوں اور پرمیشور کو جانتا ہے جو برائی سے ہمیشہ مثل زہر کے ڈرتا ہے اور تحقیر کی خواہش مثل آب حیات کے کیا کرتا ہے۔ منو ۲-۱۶۲ ۔

अनेन क्रमयोगेन संस्कृतात्मा द्विजः शनैः ।
गुरौ वसन् संचिनुयाद् ब्रह्माधिगमिकं तपः ॥

ہمیشہ وید کے معنے سمجھنے میں مشغول رہنا چاہئے

۷۷ - اسی طرح جنیو والے دوج خواہ برہمچاری (مرد) ہو یا برہمچارنی (لڑکی)۔ رفتہ رفتہ وید کے معنے سمجھنے کی اعلیٰ ریاضت کرتے رہا کریں۔ منو ۲-۱۶۴ ۔

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम् ।
स जीवन्नेव शूद्रत्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥

جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر کوشش میں لگا رہتا ہے۔ وہ معہ اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلد ہی شودر ہو جاتا ہے۔ منو ۲-۱۶۸ ۔

वर्जयेन्मधु मांसञ्च गन्धं माल्यं रसान् स्त्रियः ।
शुक्तानि यानि सर्वाणि प्राणिनां चैव हिंसनम् ॥ १ ॥
अभ्यङ्गमञ्जनं चाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम् ।
कामं क्रोधं च लोभं च नर्तनं गीतवादनम् ॥ २ ॥
द्यूतं च जनवादं च परिवादं तथाऽनृतम् ।
स्त्रीणां च प्रेक्षणालम्भमुपघातं परस्य च ॥ ३ ॥
एकः शयीत सर्वत्र न रेतः स्कन्दयेत्क्वचित् ।
कामाद्धि स्कन्दयन्रेतो हिनस्ति व्रतमात्मनः ॥ ४ ॥

منو ۲ - ۱۷۷ - ۱۸۰

برہمچاری کن باتوں کا پرہیز رکھیں

۴۴ - برہمچاری (لڑکا) اور (لڑکی) شراب - گوشت - خوشبو - بدبو - مالا - زن عیش زن و مرد کی باہمی صحبت - کھٹائی جانداروں کا مارنا - اعضا کی مالش کرنا بلا سبب عضو تناسل کا چھونا - آنکھوں میں سرمہ لگانا - جوتا پہننا - اور چھاتا لگانا - شہوت - غصہ - لالچ - عشق - خوف - حسد - غم - عداوت - ناچنا - گانا - اور باجہ بجانا - قمار بازی - ہر کسی کا ذکر اذکار - دروغگوئی - عورتوں کا دیکھنا اور ان کا قرب - دوسرے کو نقصان پہنچانا وغیرہ - بد افعال سے ہمیشہ پرہیز رکھیں ۔

ہمیشہ تنہا سوویں - ویریہ یعنی منی کا انزال بالکل نہ کریں - جو خواہش سے انزال منی کرتا ہے - سمجھو کہ اس نے اپنے برہمچریہ کے عہد کو توڑ دیا ۔

वेदमनूच्याचार्योऽन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्यायान्मा प्रमदः । आचार्याय प्रियं धनमाहृत्य प्रजातन्तुं मा व्यवच्छेत्सीः । सत्यान्न प्रमदितव्यम् । धर्मान्न प्रमदितव्यम् । कुशलान्न प्रमदितव्यम् । भूत्यै न प्रमदितव्यम् । स्वाध्यायप्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम् । देवपितृकार्याभ्यां न प्रमदितव्यम् । मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव । यान

अनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि यान्यस्माकं सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि। ये के चास्मच्छ्रेयांसो ब्राह्मणास्तेषां त्वयासनेन प्रश्वसितव्यम्। श्रद्धया देयम्। अश्रद्धयाऽदेयम्। श्रिया देयम्। ह्रिया देयम्। भिया देयम्। संविदा देयम्। अथ यदि ते कर्मविचिकित्सा वा वृत्तविचिकित्सा वा स्यात्। ये तत्र ब्राह्मणाः सम्मर्शिनो युक्ता अयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युर्यथा ते तत्र वर्त्तेरन्। तथा तत्र वर्त्तेथाः। एष आदेश एष उपदेश एषा वेदोपनिषत्। एतदनुशासनम्। एवमुपासितव्यम्। एवमु चैतदुपास्यम्॥ तैत्तिरीय०।७।११।१।२।३।४॥

اتالیق کی شاگردوں کو نصیحت

۹۴۔ اتالیق اپنے شاگردوں (لڑکے اور لڑکیوں) کو اس قسم کی نصیحت کرے کہ تو ہمیشہ سچ بول چال چلن مطابق دھرم کے بنا غفلت چھوڑ کر پڑھ اور پڑھا۔ مکمل برہمچریہ سے تمام علوم کو حاصل کر اور اتالیق کو اس کا دلپسند نذرانہ دینے کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کر۔ غفلت سے راستی کو کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے دھرم کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے صحت اور چترائی کو مت چھوڑ۔ غفلت سے پڑھنے پڑھانے کو کبھی مت چھوڑ۔ دیو یعنی علما اور والدین وغیرہ کی خدمت کرنے میں غفلت مت کر۔ جیسے عالم کی تعظیم کی جاتی ہے۔ اسی طرح والدین اور اتیتھیوں کی خدمت ہمیشہ کیا کر۔ جو بے عیب اور دھرم کے کام ہیں مثلاً راستگوئی وغیرہ۔ اُن کو کیا کر۔ ان کے خلاف دروغگوئی وغیرہ کبھی مت کر۔ جو نیک افعال یعنے دھرم کے کام ہوں انکو قبول کر اور جو گناہ آلودہ افعال ہوں انکو کبھی مت کر۔ ہمارے جو اعلےٰ درجہ کے فاضل اور دھرماتما برہمن ہیں۔ انہیں کے پاس بیٹھ اور انہیں کا اعتبار کیا کر۔ شردھا سے دینا۔ اشردھا سے دینا۔ شوبھا سے دینا۔ شرم رکھ کر دینا۔ ڈر سے دینا۔ بغیر اقرار کے مطابق بھی دینا چاہئے۔ جب کبھی تجھ کو کسی کام یا اخلاق یعنی طریق تعلیم یا عبادت کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو تو جو سب میں دور اندیش بے رو رعایت یعنی طرفداری نہ کرنے والے غیر جانبدار نرم طبیعت والے دھرم کے متلاشی اور دھرماتما آدمی ہوں جیسے وہ دھرم کے راستہ پر چلیں۔ تو بھی ویسا کر یہی حکم۔ یعنے فرمان۔ یہی نصیحت۔ یہی وید کا راز اور یہی تعلیم ہے۔ اسی طرح پر برتاؤ رکھنا۔ اور اپنے چال چلن کو سدھارنا مناسب ہے۔

تتری اپنشد - پرپاٹھک ۷ - انوواک ۱۱ - ک ۱۱ تا ۱۴ ٭

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित तत्तत्कामस्य चेष्टितम ॥

ہر حرکت کے لئے خواہش ضروری ہے

۱۵ - آدمیوں کو یقین کرنا چاہیئے - کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہ ہو - اس کی آنکھ کا کھلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے - اس سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ آدمی جو کچھ بھی حرکت کرتا ہو - وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی ٭ منو ۲ - ۴ ٭

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ।
तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥१॥
आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते ।
आचारेण तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥२॥

منو ۱ - ۱۰۸ - ۱۰۹ ٭

پڑھنے پڑھانے کا پھل

۱۶ - کہنے سننے - سنانے پڑھنے پڑھانے کا پھل یہی ہے کہ جو دھرم ویدوں اور وید کے مطابق سمرتیوں میں بیان کیا گیا ہے - اس پر عمل درآمد کیا جاوے - اسلئے دھرم کے مطابق عمل کرتے رہنا چاہیئے - کیونکہ جس کا دھرم کے مطابق چال چلن نہیں ہے - وہ اس راحت کے پھل کو جو ویدوں کے بیان کئے ہوئے دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے حاصل نہیں کر سکتا اور جو علم پڑھ کر دھرم کا چلن رکھتا ہے - وہ پوری راحت حاصل کرتا ہے

منو ۱ - ۱۰۸ - ۱۰۹ ٭

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥

ویدوں کی مذمت کرنے والے کے لئے سزا

۱۷ - جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے - اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے ٭ منو ۲ - ۱۱ ٭

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥

دھرم کے چار نشان

۱۸ - وید - سمرتی ویدوں کے مطابق ویدوں کے بنائے ہوئے منو سمرتی

وغیرہ شاستر۔ نیک لوگوں کا چلن جو قدیمی یعنی وید کے ذریعہ پرمیشور کے بتلائے ہوئے کام ہیں اور جو اپنے آتما کو پسند ہے۔ یعنے جسکو آتما چاہتا ہے۔ مثلاً راستگوئی یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنے انہیں کے ذریعے دھرم اور ادھرم کی تحقیق کی جاتی ہے۔ جو زر و عالیت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول جھوٹ کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے۔ اسی کا نام دھرم اور اس کے خلاف جو طرفداری سے بھرا ہوا بے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے اسکو ادھرم کہتے ہیں ؎

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥

منو ۲-۱۳

دھرم کی تحقیق اور وید شاستر کا پڑھنا

۱۵ ۔ جو لوگ ارتھ (زر) یعنے سونا وغیرہ جواہرات اور کام یعنی عورتوں کی صحبت وغیرہ میں نہیں پھنستے۔ انہیں کو دھرم کی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ جو دھرم کو جاننے کی خواہش کریں وہ بذریعہ ویدوں کے دھرم کی تحقیق کریں۔ کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی ؎

اس طرح اُستاد اپنے شاگردوں کو نصیحت کرے اور خاصکر راجاؤں کو چاہیئے کہ دیگر کھشتری ویش اور اعلے شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کرا دیں۔ کیونکہ جو برہمن ہیں۔ اگر وہ محض تحصیل علم کریں اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دھرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برہمن تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارا پانے پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ تو انکے روزی سے محتاج ہونے اور پھر کشتری وغیرہ کے لئے ہدایت کرنے والے ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک پڑتال کر کے سزا دینے والے کے نہ ہونے سے برہمن وغیرہ سب ورن جال میں پھنس جاتے ہیں اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دھرم کے راستہ پر چلتے ہیں اور ان کشتری وغیرہ عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بخلاف اس کے جب کشتری وغیرہ لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ اس لئے اگر برہمن اپنا بھلا چاہیں۔ تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دھرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی دوسروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری

وخود غرضی انہیں کر سکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے۔ تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا۔ گویا کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے براہمن اور سنیاسی ہیں اور براہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک چلانیوالے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں پس سب ورنوں کے عورت و مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیے

تحقیق کرنے کے پانچ طریقے

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو۔ واجب ہے کہ وہ اچھی طرح سے تحقیق شدہ ہو۔ تحقیق پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

عا۔ پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کیمطابق ہو

اول۔ جو جو پرمیشور کی صفت۔ کام۔ عادت اور ویدوں کے مطابق ہو وہ سچ اور اس کے برخلاف سب جھوٹ ہے۔

عا۔ سلسلۂ کائنات کے مطابق ہو

دوم۔ جو قانون قدرت کے مطابق ہے وہ سچ اور جو قدرت کے خلاف ہے وہ سب باطل ہے۔ مثلاً کوئی کہے۔ کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا تو یہ قانون قدرت کے خلاف ہونے سے غلط ہے۔

عا۔ آپت لوگوں کے مطابق ہو

سوم۔ جو آپت یعنی دھرماتما۔ عالم۔ راستگو بار یا کرنیوالے آدمیوں کی سچی ہدائت کیمطابق ہے وہ قابل تسلیم اور جو خلاف ہو وہ ناقابل تسلیم ہے۔

عا۔ اپنی تمیز کے مطابق ہو

چہارم۔ اپنے آتما کی پاکیزگی علم کیمطابق ہو۔ مثلاً جیسے اپنے آپکو خوشی پسند اور رنج ناپسند ہے۔ ویسے ہی ہر کسی کی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ اگر میں کسی کو تکلیف یا خوشی پہنچاؤں گا۔ تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا۔

عہ۔ آٹھ پرمانوں کیمطابق ہو

پنجم۔ آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد (۵) اَیتہیہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاؤ۔ (ان کی تشریح آگے درج ہے)۔

پرمانوں کی مفصل تشریح

۵۶۔ ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ سب نیائے شاستر (کتاب منطق مصنفہ مہرشی گوتم) کے اول ادھیائے دوم اہنک کے سمجھو۔

(۱) پرتیکش (ثبوت عین الیقین)

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेष्यमव्यभिचारि व्यव-
सायात्मकम्प्रत्यक्षम् ॥

اندریہ اور ارتھ کے ملاپ سے جو گیان خالی از و پیدیش خالی از و بھچار۔ نشچہ آتمک ہو اس کو پرتکش کہتے ہیں (مترجم۔ نیائے - ۱-۱-۴)

پرتکش یعنے ثبوت عین الیقین کی تعریف

کان چمڑہ۔ آنکھ زبان ناک کا برلحاظ بلاواسطہ تعلق جب آواز لمس۔ شکل ذائقہ اور بو کے ساتھ ہو اور من (جو بھی درا کہ) کا حواس کیساتھ اور آتما کا من کیساتھ تو ایسے تعلق سے جو گیان پیدا ہوتا ہے۔ اس کو پرتکش (بدیہی) کہتے ہیں۔

ادیپدیش یعنے علم بالمشافہ

جو علم کہ اسم اور موسوم (نام اور نام والی چیز) کے رشتہ کا ہوتا ہے وہ پرتکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا تو جل لے آ۔ اور اس نے لا کر اس کے آگے رکھا اور کہا کہ تو جل ہے۔ اس جگہ لانیوالا اور منگانیوالا دونو دو حرف سے مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ الفاظ آنکھ کا وشہ نہیں۔ بلکہ صرف شے کو جس کا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبد پرمان سے متعلق ہے[ہ]

خالی از وبھچار یعنی غیر فاسد

خالی از وبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کیوقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے۔ مگر جب دن کیوقت دیکھا۔ تو جو آدمی کا علم رات کیوقت پیدا ہوا تھا۔ وہ جاتا رہا۔ اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے علم کو وبھچاری (فاسد) کہتے ہیں پرتکش نہیں کہتے

نشچہ آتمک

نشچہ آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھ کر کہا۔ کہ وہاں تو کپڑے سوکھ رہے ہیں۔ یا پانی یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت جب تک ایک بات کا یقین نہ ہو جائے۔ تب تک وہ علم جو پرتکش نہیں ہے۔

پس جو علم کہ بالمشافہ اصل شے کا غیر فاسد اور یقینی ہو۔ اسی کو پرتکش عین الیقین کہتے ہیں۔

(۲) انومان (قیاس یا ثبوت التزامی)

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतो दृष्टञ्च॥

نیائے ۱-۱-۵

ہ اس مثال میں جس میں کہ جل منگایا گیا ہے۔ محض اس تدر کہہ دینے سے کہ "جل لاؤ" اصل شے جل کا پرتکش نہیں ہوتا۔ نہ اسم جل کا جب جل سامنے آگیا اس وقت محض اصل شئے جل کا پرتکش ہوا کیونکہ وہ جل زبان اور آنکھ کا وشہ ہے۔ اور الفاظ "جل" محض کان کا وشہ ہیں۔

جس سے پہلے پرتکیش کا وجود ہو۔ یعنے جس پدارتھ کا جزو یا کل کبھی وقت یا جگہ پرتکیش ہوا تھا اُس کیساتھ رہنے والے جزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کیصورت میں اس غائب از نظر کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دھوآں دیکھ کر آگ کا۔ دنیا میں سکھ دُکھ دیکھکر سابقہ جنم کا علم ہوتا ہے۔

انومان کی تین قسمیں — انومان پرمان تین قسم کا ہے (الف) پُوروَوت (علت سے معلول کا) جیسے بادلوں کو دیکھ کر بارش کا۔ ویواہ یعنی شادی کو دیکھ کر اولاد پیدا ہونے کا۔ پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھکر علم سیکھ جانے کا یقین ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو۔ اس کو پُوروَوت (پہلے کی طرح مثل سابق) کہتے ہیں۔

شیش وت — (ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو جیسے دریا کے بہاؤ کی زیادتی کو دیکھکر اوپر کیطرف بارش ہونے کا بیٹے کو دیکھکر باپ کا۔ جگت کو دیکھ کر قدیمی علت مادی اور فاعل حقیقی خداوند تعالیٰ کا۔ سکھ دکھ کو دیکھکر نیک اور بد اعمال کا علم ہوتا ہے۔ اسکو "شیش وت" کہتے ہیں۔

(ج) سامانیتو درشٹ (متشابہ) جو کسی کی علت معلول تو نہ ہوں۔ مگر ایک دوسرے سے

نہ اگر سوال ہو کر قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالیٰ کا پرتکیش ہونا بھی اس کے انومان کئے جانے کے لئے حسب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالیٰ پرتکیش کس طرح سے ہے؟ تو بجواب اس کے معلوم رہے کہ حسب تعریف پرتکیش جس چیز کا علم حواس ظاہری اور باطنی اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو اس چیز کو پرتکیش کہا جاتا ہے۔ سو پرتکیش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتکیش ہوا کرتے ہیں اور ہمیشہ اوصاف کے پرتکیش ہونے پر ہی موصوف کو پرتکیش کہتے ہیں مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو مس شکل ذائقہ بو وغیرہ اس کے اوصاف ہی پرتکیش ہوتے ہیں اور محض ان اوصاف کے پرتکیش ہونے پر ہی پرتھوی آتما سے ملے ہوئے من کیساتھ پرتکیش ہوتی ہے۔ پس اسیطرح زیر مشاہدہ عالمگیر دبر قدرت صفت علم انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتکیش ہونے پر اُنکا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالیٰ پرتکیش کیوں نہیں؟ شکل لمس۔ ذائقہ بو وغیرہ کے ذریعے اسکے پرتکیش نہ ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں۔ کیونکہ وہ کوئی پرتھوی وغیرہ کا ہمجنس نہیں ہے نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ بلکہ جہاں تک غور کیا جائے وہ روح اعظم (پرماتما) بے شکل لطیف سرودیاپی چیتن وغیرہ ہی ہو سکتا ہے نقط (از باب نمبر ۷) وہ آرزو سے اوصاف ہمہ تن اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتکیش ہے اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی ۔ (مترجم)

کسی قسم کی مشابہت کہتے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا چلنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جا سکتا۔ ویسے دوسرے لوگوں کا بھی بلا چلنے کے دوسرے مکان میں جانا نہیں ہو سکتا۔

لفظ انومان کے معنے — انومان لفظ کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو پرتکیش کے بعد پیدا ہو۔ جیسے دھوئیں کے پرتکیش دیکھنے کے بغیر غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہو سکتا۔

(۳) اپمان (تشبیہ)

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥ न्याय० १

نیائے ۱-۱-۶-

پرسدھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اپمان کہتے ہیں (مترجم نیائے ۱-۱-۶)

ایک صریح پرتکیش چیز کی مشابہ صفت اگر کسی مقصود کے ثبوت کی دلیل ہو تو اس کو اپمان کہتے ہیں۔ اپمان کے لفظی معنے یہ ہیں کہ جس سے تشبیہ دیجاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر سے کہا۔ کہ وشنو متر جو دیودت کی مانند ہے اس کو بلا لا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو اس کو کبھی نہیں دیکھا یا مالک نے کہا۔ کہ جیسا یہ دیودت ہے۔ ویسا ہی وشنو متر ہے۔ کسی کو کہا گیا۔ کہ جیسے یہ گائے ہے ویسی ہی نیل گائے ہوتی ہے۔ پس اس کا نوکر جب اس جگہ پہنچا۔ تو اس شخص کو دیودت کی مانند پا کر یقین کیا۔ کہ یہی وشنو متر ہے اور اس کو لے آیا یا کسی جنگل میں جا کر جس جانور کو گائے کی مانند دیکھا یقین کیا۔ کہ اسی کا نام نیل گائے ہے۔

(۴) شبد (وید اور ستیہ اپدیش)

आप्तोपदेशः शब्दः ॥

(آپت کا اپدیش شبد پرمان ہے۔ مترجم) نیائے ۱-۱-۷

جو شخص "آپت" ہو۔ یعنی عالم۔ فاضل۔ دھرماتما۔ سب کی بہبودی چاہنے والا راستباز باہمت حواس پر غالب ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو اسی کو منہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو۔ انسانوں کے فائدے کی خاطر اپدیش کرنیوالا ہو پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں۔ انکا علم حاصل کر کے اپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اپدیش اور نیز کامل "آپت" پرمیشور کے اپدیش وید کو شبد پرمان سمجھنا چاہیئے۔

(۵) ایتھیہ (جیون یا تاریخ)

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात् ॥

نیائے ۲-۲-۱

(لفظی ترجمہ) ایتھیہ - ارتھاپتی - سنبھو - ابھاؤ کے پرمان ہونے سے صرف مذکورہ بالا چار پرمان نہیں ہیں)۔

ایتھیہ کی تعریف: مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا - اس نے اس قسم کا کام کیا یعنے کسی کی زندگی (تاریخ) کا نام ایتھیہ ہے۔

ارتھاپتی کی تعریف: (۶) ارتھاپتی کے معنے یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ جانی جاتی ہے۔ کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا۔

سنبھو کی تعریف: ۷ - سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو نہ کہ اس کے خلاف مثلاً اب کوئی شخص بیان کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اٹھائے سمندر میں پتھر ترائے۔ چاند کے ٹکڑے کئے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا! انسان کے سینگ دیکھے - بانجھ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ - تو یہ سب ناممکن باتیں ہیں - کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہیں - اس لئے جو بات قانون قدرت کے مطابق ہو وہی سمبھو (ممکن) ہے۔

ابھاؤ کی تعریف: ۸ - ابھاؤ اس کو کہتے ہیں جس میں نہ ہونا پایا جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے کسی سے کہا کہ ہاتھی لے آ۔ وہ اس جگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا وہاں سے لے آیا۔

کس طرح صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں: آٹھ پرمان مذکورہ بالا میں سے ایتھیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سنبھو اور ابھاؤ کو انومان میں شمار کیا جاوے۔ تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو: ۵۷ - انسان سچ جھوٹ کی تمیز پانچ قسم کی پریکشاؤں (معیاروں)

لہ مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاؤ پرمان کہلاتا ہے۔

ےہ یعنی (الف) پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے (ب) قانون قدرت کی مطابقت سے (ج) آپت پرشوں کی شہادت سے (د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے - (س) پرتیکش انومان وغیرہ اقسام دلائل سے۔

کر سکتا ہے اور کسی طرح نہیں ؛

धर्मविशेषप्रसूताद् द्रव्यगुणकर्मसामान्यविशेषसमवायानां पदार्थानां साधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्त्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥

ویشیشک ۱۔۱۔۴

لفظی ترجمہ - دھرم پر عمل کرنے سے من پاک ہو جانے پر - دردیہ - گن - کرم - سامانیہ وشیش اور سمواے جو چھ پدارتھ ہیں - انکے "سادھرمیہ" و "وَیدھرمیہ" کے صحیح صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے (مترجم)

تحقیق اور تمیز کے معاون چند علمی اصول

۵۸ - جب آدمی دھرم پر برقرار واقعی عمل کرنے سے پوتر ہو جاتا ہے اور جو چھ پدارتھ دردیہ (جوہر) گن (عرض اوصاف) کرم (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم) وشیش (تخصیص) اور سموائی (لازم ملزومیت) ہیں - اُنکی ماہیت کو بذریعہ انکے سادھرمیہ یعنی صفات متشابہ کے (جیسے پرتھوی غیر ذی نفس ہے اور جل بھی غیر ذی نفس) اور ویدھرمیہ یعنی صفات غیر متشابہ کے (جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے تو مکتی حاصل کرتا ہے ؛

पृथिव्याऽऽपस्तेजो वायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥

ویشیشک ۱۔۱۔۵

۵۹ - پرتھوی (خاک) جل (پانی آب) تیج (آتش) وایو (ہوا - باد) آکاش (خلا) کال (زمان) دشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر ادراک) یہ نو دردیہ یعنے جوہر ہیں - دردیہ یعنی جوہر

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥

ویشیشک ۱۔۱۔۱۵

لفظی ترجمہ - (کریہ والا (حرکت والا) گن والا (صفت والا) و سموائی کارن ہونا دردیہ کا لکشن ہے ۔ مترجم) ؛

دردیہ کی تعریف

۶۰ - جس میں حرکت و صفات یا محض صفات رہیں - اس کو دردیہ کہتے ہیں - ان میں سے چھ دردیہ پرتھوی (ارض) جل (آب) تیج (آتش) وایو (باد - ہوا) من اور آتما تو حرکت اور صفات والے ہیں اور تین دردیہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور دشا (وسعت) خالی از حرکت مگر صفات والے ہیں ؛

سموائی کارن ۶۱۔ سموائی وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو اور کارن وہ ہے جسکا وجود پہلے ہو۔ پس سموائی کارن وہ ہے جسکا وجود پہلے ہو۔ وہ ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہے۔

لکشن کی تعریف ۶۲۔ لکشن وہ ہے جس سے شئے معرف پہچانی جاوے۔

دربیہ کی مزید تشریح ۶۳۔ جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو۔ اور زمان میں معمول سے پہلے ہو۔ اسیکو دربیہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥

ویشیشک ۲-۱-۱

پرتھوی کی تعریف پرتھوی (خاک) وہ جوہر ہے۔ جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (آتش) کی آمیزش سے ہے۔ رس جل (آب۔ پانی) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (باد۔ ہوا) کی آمیزش سے ہے۔

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥

ویشیشک ۲-۲-۲

جس طرح پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ، وایو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥

ویشیشک ۲-۱-۲

جل کی تعریف وہ مائعی (بہنے والا) اور رقیق جوہر جو روپ (شکل) رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) والا ہے۔ جل کہلاتا ہے۔ لیکن ان میں سے رس جل کی طبعی صفت ہے اور روپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

अप्सु शीतता ॥

ویشیشک ۲-۲-۵

خنکی یعنی سردی بھی جل میں طبعی صفت ہے۔

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥

ویشیشک ۲-۱-۳

اگنی کی تعریف تیج (آتش) وہ دربیہ ہے جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تو اُس میں طبعی ہے۔ اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

स्पर्शवान् वायुः ॥

وایو کی تعریف سپرش کی صفت والا دروئیہ وایو (بادیا ہوا) ہے۔ لیکن اس میں بھی حرارت اور خنکی۔ تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

त आकाशे न विद्यन्ते ॥

آکاش کی تعریف آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے۔ بلکہ شبد ہی اُس کی صفت ہے۔ ویشیشک ۲-۱-۵

निष्क्रमणं प्रवेशनमित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۰

آکاش کی علامت جس میں داخل ہونا اور نکلنا ہوتا ہے۔ اُسے آکاش کہتے ہیں۔

कार्य्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۵

شبد آکاش ہی کا گن کیوں ہے؟ چونکہ بجز آکاش کے باقی پرتھوی وغیرہ معلومات سے شبد نمودار نہیں ہوتا۔ اس واسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش والے دروئیوں کا گن نہیں ہے بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۶

کال کی تعریف جس میں پہلے پیچھے۔ یکبار۔ جلد۔ دیر وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اسے کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں۔

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥

ویشیشک ۲-۲-۹

کال علت ہے معلول نہیں ہوتا چونکہ وقت یا زمانہ قدیم کے پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا۔ بلکہ حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے اس لئے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے۔

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥

دشا کیا ہے؟

ویشیشک ۲-۲-۱۰

لفظی ترجمہ۔ "یہاں سے یہ (فلاں طرف) ہے" جس میں یہ اطلاق ہووے۔ وہ دشا کا لنگ ہے۔ مترجم

جس میں یہ محاورہ استعمال ہو۔ کہ یہاں سے یہ چیز مشرق۔ جنوب۔ مغرب۔ شمال اوپر نیچے ہے۔ اسکو دشا (سمت) کہتے ہیں۔

आदित्यसंयोगाद्भूतपूर्वाद्भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۴-

لفظی ترجمہ (پہلے سوریہ کا ظہور جس طرف ہوا۔ یا ہوتا ہے۔ یا ہو گا۔ وہ سمت مشرق ہے۔ مترجم)

سمتوں کی پہچان

جس سمت پہلے سورج کا طلوع ہوا۔ یا ہوتا ہے یا ہو گا اس کو سمت مشرق کہتے ہیں۔ اور جہاں چھپے اس کو مغرب کہتے ہیں۔ جو شخص رو بطرف مشرق رکھتا ہو۔ اسکے دہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال ہوتا ہے۔

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۶

لفظی ترجمہ (اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے ہیں۔ مترجم)

سمتوں کے درمیانی کونے

علیٰ ہذ القیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو آگنے (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرتیہ (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب) شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

نیائے ۱-۱۰

لفظی ترجمہ (اچھا دویش۔ پریتن۔ سکھ۔ دکھ اور گیان آتما کے لنگ ہیں مترجم)

جس میں اچھا (خواہش) دویش (نفرت) پریتن (فعل) سکھ (راحت) دکھ (رنج) گیان (علم) پائے جائیں۔ اس کو جیو آتما کہتے ہیں۔

مگر ویشیشک شاستر میں اس سے زیادہ علامات بیان کی گئی ہیں۔

प्राणापाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वै० ।

ویشیشک ۳-۲-۴-

لفظی ترجمہ:۔ پران۔ اپان۔ نمیش۔ انمیش۔ جیون۔ من۔ گتی۔ اندریہ۔

انتروکار سکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ آتما کے لنگ ہیں۔ مترجم)

پران (دم اندر لینا) اپان (دم باہر نکالنا) نمیش (پلک سے آنکھ بند کرنا) انمیش (پلک اٹھا کر آنکھ کھولنا) جیون (زندگی قائم رکھنا) من (وچار یعنے گیان) گتی (حرکت اختیاری) اندریہ (حواس کو اشیا میں رجوع کرنا اور انکے محسوسات بیان کرنا) انتروکار (بھوک۔ پیاس۔ بخار۔ درد وغیرہ عارضوں کا ہونا) سکھ (راحت) دکھ (رنج) اچھا (خواہش) دویش (تنفر) اور پریتن (جدوجہد) سب آتما کے "لنگ" یعنی افعال اور اوصاف ہیں۔

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥

نیائے ۱-۱-۱۶

من کی تعریف — جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے سمجھنے کا علم نہیں ہوتا۔ اس کو من جوہر اور اکیہ کہتے ہیں۔

گُن — ۶۴۔ دروبہ کی ماہیت اور خاصیت اوپر بیان ہوچکی ہے۔ اب گنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च गुणाः ॥

ویشیشک ۱-۱-۶

اس کی ۲۴ اقسام ہیں — صورت[1]۔ ذائقہ[2]۔ بو[3]۔ لمس[4]۔ شمار[5]۔ مقدار[6]۔ جدائی[7]۔ ملاپ[8]۔ تقسیم[9]۔ نزدیکی[10] فاصلہ[11]۔ عقل[12]۔ راحت[13]۔ رنج[14]۔ خواہش[15]۔ نفرت[16]۔ کوشش[17]۔ وزن[18]۔ رقیق پنا[19]۔ چکناہٹ[20] و محبت۔ اثر[21]۔ دھرم[22] (انصاف نرمی وغیرہ) ادھرم[23] (ظلم و سختی وغیرہ) اور آواز[24] یہ چوبیس گن یعنے صفات کہلاتی ہیں۔

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति गुणलक्षणम् ॥

ویشیشک ۱-۱-۱۶

لفظی ترجمہ۔ گن کی خاصیت یہ ہے کہ دروبہ (جوہر) میں رہے۔ خود گن نہ رکھتا ہو۔ سیوگ و بھاگ کرنے میں کارن نہ ہو۔ یعنی دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو (مترجم)

مطلب۔ گن اس کو کہتے ہیں کہ کسی جوہر میں رہے۔ مگر خود کوئی صفت نہ رکھتا ہو

ترکیب اور تفریق کرنے میں علت نہ ہو۔ اور نہ دوسری صفت کی احتیاج رکھتا ہو۔

گُن کی تعریف ۴۵ श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणाऽभिज्वलित आकाशदेशः शब्दः ॥

(ترجمہ) جو کانوں سے سنا جاوے عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو تلفظ سے ظہور پذیر ہووے اور آکاش (یعنی خلا) جسکا مسکن ہو۔ اسکو شبد[۵] کہتے ہیں۔

جو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے اس کو روپ[۱] یعنی صورت کہتے ہیں۔

زبان سے جسکا علم ہوتا ہے اس کو رس[۲] ذائقہ کہتے ہیں۔

جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے۔ اسکو گندھ[۳] بو کہتے ہیں۔

قوت لمس (چھونے) سے جس کا فہم ہو۔ اسکو سپرش[۴] (لمس) کہتے ہیں۔

جس میں ایک ۲ وغیرہ کی گنتی ہو۔ اسکو سنکھیا[۵] (شمار) کہتے ہیں۔

جس سے تول یعنی ہلکا بھاری ظاہر ہو۔ اسکو پریمان[۶] (کمیت) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے سے الگ ہونے کو پرتھکتّ[۷] تو (تفریق یا جدائی) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے کیساتھ ملنا سنیوگ[۸] (ترکیب) کہلاتا ہے۔

جو ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو۔ اس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ[۹] (تقسیم) کہتے ہیں۔

پرتو یعنی بعد[۱۰] (دوری) (فاصلہ) یہ ہے۔ کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دور ہے۔

اپرتو[۱۱] یعنے قرب یہ ہے۔ کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔

جس سے اچھے برے کی پہچان ہوتی ہے۔ اسکو بدھی[۱۲] یعنے عقل یا علم کہتے ہیں۔

خوشی کا نام سکھ[۱۳] راحت ہے۔

تکلیف کا نام دکھ[۱۴] (رنج) ہے۔

اچھا کے معنے خواہش[۱۵] کے ہیں۔

دویش[۱۶] کے معنے تنفر (نفرت۔ مخالفت) کے ہیں۔

مختلف قسم کی طاقت اور ہمت کو پریتن[۱۷] کہتے ہیں۔

۵ جن ۴۴ میں شبد کا لفظ ۲۴ نمبر پر ہے سنگرہ میں ستیارتھ پرکاش میں اسکی تعریف سب سے پہلے کی ہے اس لئے یہاں بھی نمبر ۲۴ کو اول رکھا ہے۔

بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔
پگھل جانا۔ دروتو (مائعیت) ہے۔
محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے۔
ووسرے کے اتصال سے جو تاثیرات پیدا ہوتی ہیں۔ انکو سنسکار (نقش) کہتے ہیں۔
انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔
بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنے انکی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے۔

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनं प्रसारणं गमनमिति कर्माणि ॥ ۶۶ | تیسرا پدارتھ کرم

ویشیشک ۱-۱-۷۔

لفظی ترجمہ۔ اُت کشیپن۔ اوکشیپن۔ آکنچن۔ پرسارن اور گمن یہ کرم ہیں۔ مترجم (۱) اوپر کو حرکت کرنا۔ (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا (۵) آنا جانا۔ گھومنا وغیرہ ان پانچ قسم کی حرکات کو کرم۔ حرکت یا فعل کہتے ہیں۔

۶۷۔ اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے۔

एकद्रव्यमगुणं संयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्म-लक्षणम् ॥

ویشیشک ۱-۱-۱۷

ترجمہ:۔ ایک دروی، اگُن، سنیوگ وبھاگ میں اپیکشا رہت کارن یہ کرم کے لکشن ہیں مترجم) (تشریح) ایک دروی اسکو کہتے ہیں۔ جسکا سہارا کوئی ایک جوہر ہو "اگن" وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہ ہوئے اپیکشا رہت کارن وہ ہے جو ترکیب اور تقسیم میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا۔ جس سے حرکت فعل کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ	جو کسی جوہر میں رہے خود خالی از صفات ہو اور ترکیب اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔ اسکو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

دروی گن اور کرم سامانیہ ہیں	۶۸۔

द्रव्यगुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ ویشیشک ۱-۱-۱۸

(لفظی ترجمہ سودریہ۔ گن اور کرم تینوں کا دردیہ سامانیہ کارن ہے۔ مترجم)

معلول صفت اور فعل تینوں میں عام علت (مشترکہ سبب) جوہر ہے۔ گویا جوہر یکسان ہے۔

معلول جوہروں میں تعمیم یعنے یکسانیت ۶۹

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० । अ० । १ । आ० १ । सू० २३

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے۔ پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنے یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ویشیشک ۱-۱-۲۳

سامانیہ اور وشیش ۷۰-۷۱

द्रव्यत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० अ० १ आ० २ । सू० ५ ॥ ویشیشک ۱-۲-۵

(لفظی ترجمہ۔ درویہ پن۔ گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں۔ مترجم)

جوہروں میں جوہریت صفتوں میں صفت پن۔ افعال میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں۔ کیونکہ جوہروں میں جوہر پن تعمیم ہے۔ مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اور بھی سب سمجھ لو۔

تعمیم اور تخصیص کی تمیز ۷۲

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ ویشیشک ۱-۲-۳

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ३

(لفظی ترجمہ۔ تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں۔ مترجم)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے مانی جاتی ہیں۔ مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے۔ مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص (مختلف) ہے۔ اسی طرح نر و مادہ میں برہمن پن۔ کھشتری پن۔ ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں۔ برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے۔ مگر کھشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص علےٰ ہذالقیاس ہر جگہ ایسا سمجھو۔

سمواے کی تعریف

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥ ویشیشک ۷-۲-۲۶

वै० । अ० ७ । आ० २ । सू० २६ ।

(لفظی ترجمہ۔ معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے۔ کہ یہ اس میں ہے سمواے کہتے ہیں۔ مترجم)

علت یعنی اجزا سے کل کا، فعل سے فاعل کا، صفت سے موصوف کا، جنس سے افراد کا معلول سے علت کا حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے۔ اسکو سموایہ (التزام) کہتے ہیں۔ اور جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے وہ یوستگی یعنے عارضی تعلق ہے۔

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥ ۷۴ (سادھرمیہ کی تعریف)

वै० । अ० १ । आ० १ सू० ।। ॥ ویشیشک ۱-۱-۹

لفظی ترجمہ:۔ جوہر اور صفت میں جو ہم جنس پیدا کرنے کا مادہ ہے۔ اسکو سادھرمیہ کہتے ہیں۔ (مترجم)۔

جوہر اور صفت میں ہم جنس پیدا کرنے کے خاصہ کو سادھرمیہ کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں بیجان ہونے کی خاصیت اور اپنے ہم جنس گھڑا وغیرہ میں معلول پیدا کرنے کی صفت ہے ویسے ہی پانی میں بھی بے جان ہونے اور اپنا ہم جنس برف وغیرہ پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کیساتھ اور پانی مٹی کیساتھ اس خاصہ میں مساوی صفت رکھتا ہے۔

۷۵۔ تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔ (ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات)

"द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम्"

(لفظی ترجمہ۔ جوہر اور صفت میں غیر جنس پیدا ہونا ویدھرمیہ ہے۔ مترجم)

کسی جوہر اور صفت کے مخالف خاصہ اور معلول جو پیدا ہوتا ہے۔ اسکو ویدھرمیہ (صفت مخالف ذات) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی، خشکی اور بُو کا ہونا خواص (جل) پانی سے مختلف ہیں اور پانی کا بہنے والا ہونا، ملائمت اور ذائقہ خواص مٹی سے مختلف ہیں۔

कारणाभावात्कार्याभावः ॥ ۷۶ (معلول کیساتھ علت لازمی ہے)

वै० । अ० ४ । आ० १ । सू० ३ ॥ ویشیشک ۴-۱-۳

علت کے ہونے سے ہی معلول ہوتا ہے۔

न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥ ۷۷ (معلول علت کے لئے لازمی نہیں)

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० २ ॥ ویشیشک ۱-۱-۲

معلول کے نہ ہونے سے علت کا عدم نہیں ہوتا۔

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० । अ० १ । आ० २ । सू० १ ॥

۷۸۔ علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا۔ ویشیشک ۱-۲-۱

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥ ۷۹	معلول میں علت کے سے ہی اوصاف ہوتے ہیں

वै० । अ० २ । आ० १ । सू: २४

ویشیشک ۲-۱-۲۴

جیسے علت میں اوصاف۔ ویسے معلول میں ہوتے ہیں[۷۹]

۸۰۔ پرمان کی دو قسم ہیں:-

अणुमहदिति तस्मिन्विशेषभावाद्विशेषाभावाच्च ।۱۱-۱-۷ ویشیشک

لفظی ترجمہ:- چھوٹا بڑا۔ اس میں زیادتی کے ہونے سے اور زیادتی کے نہ ہونے سے۔ مترجم)٭

(۱) अणु چھوٹا اور (۲) महत बڑا جیسے ترسریو ٹکشا سے چھوٹا دونیک سے بڑا ہوتا ہے۔ ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے٭

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु स सत्ता ۸۱	ستا یعنے کسی چیز کی موجودیت

वै । अ १ । आ० २ । सू० ७ ॥

ویشیشک ۱-۲-۷

لفظی ترجمہ۔ جوہر صفت اور فعل میں جس سے ہونیکا اطلاق آوے وہ ستا ہے۔ مترجم)٭

جوہر صفت اور فعل میں لفظ "ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے۔ یعنی مثلاً جوہر ہے۔ صفت ہے۔ فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ کا صیغہ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے٭

भावोऽनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव । ۸۲	موجودیت یعنی ہستی تعمیم اعلےٰ ہے

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ४ ॥

ویشیشک ۱-۲-۴٭

لفظی ترجمہ۔ ہستی ایک سامانیہ پدارتھ ہے۔ کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے مترجم)

ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے "مہا سامانیہ" (تعمیم اعلےٰ) کہلاتی ہے٭

۷۹ مثلاً مادہ کے اوصاف غیر تقسیمیت وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز ایک ہی جوہر کا معلول ہو۔ تو اس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں۔ لیکن جب کئی جوہر آپس میں ملجادیں۔ تو انکی جدا جدا شناخت مشکل ہوجاتی ہے۔ تاہم پھر بھی غیر تقسیمیت وغیرہ ان کی مخصوص صفتیں معدوم نہیں ہوسکتیں۔

۸۰ ۱/۲ ۔ ۱/۶۔ پرمانو۔ ترسرینو۔ ۱/۲ پرمانو۔ ورنیک۔ ۱/۲ پرمانو۔ لکشا ۱/۲ ترسرینو۔

ابھاو

۸۳۔ اوپر جو سلسلہ بیان ہوا۔ وہ اُن جوہروں کا ہے جو فی نفسہ (ہستی والے) موجود ہیں۔ اور جو عدم (نہ ہونا) ہے وہ پانچ قسم کا ہے ⁂

(۱) پراگ ابھاو

क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ । सू० १ ॥

ویشیشک ۹-۱-۱

(لفظی ترجمہ۔ فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم ہے۔ اس کو "پراگ است" کہتے ہیں۔ مترجم) ⁂

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات کے ظہور میں آنے سے پہلے جسکا وجود نہ تھا جیسے گھڑا اور کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ اِس موجود نہ ہونے کا نام "پراگ ابھاو" (عدم ماقبل) ہے ⁂

۲۔ پردھونس ابھاو

सदसत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ । सू० २ ॥

ویشیشک ۹-۱-۲

(لفظی ترجمہ جو ہو کر نہ رہے مترجم) ⁂

جو موجود ہو کے نہ رہے۔ جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جاوے۔ اسکو "پردھونس ابھاو" (عدم مابعد) کہتے ہیں ⁂

۳۔ انیوانیا ابھاو

सच्चासत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ । सू० ४ ॥

(لفظی ترجمہ ہو اور نہ ہو۔ مترجم) ⁂ ویشیشک ۹-۱-۴ ⁂

جس کا وجود ہو اور نہ بھی ہو۔ جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں اور گائے گھوڑا نہیں یعنے گھوڑے میں گائے پن اور گائے میں گھوڑاپن موجود نہیں ہے۔ مگر گائے میں گائے پن اور گھوڑے میں گھوڑاپن موجود ہے۔ اسکو "انیوانیہ ابھاو" (عدم موجودیت بنفس غیرا) کہتے ہیں ⁂

۴۔ اینت ابھاو

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ । सू० ५ ॥

ویشیشک ۹-۱-۵ ⁂

لفظی ترجمہ۔ جو اس سے علاوہ است (نہ ہونا) ہے۔ وہ ایک است ہے۔ مترجم) ⁂

جو مذکورہ بالا تینوں عدموں کے علاوہ ہے۔ اُس کو "اینت ابھاو" (عدم مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ بانجھ کا بیٹا وغیرہ وغیرہ ⁂

۵۔ سنسرگ ابھاو

नास्ति घटो गेहे इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः

ویشیشک ۹-۱-۱۰

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ تعلق نہیں)۔ گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ میں ہے۔ نہ گھر کیساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے یہ پانچ ابھاو (عدم) کہلاتے ہیں ٭

अविدیا کی اہیتی — ۸۴

इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥

वै० । अ० ६ । आ० २ । सू० १० ॥

ویشیشک ۹-۲-۱۰

اندریوں اور سنسکار (مختلف تعلقات سے پیدا ہوئی ہوئی دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا (جہالت) پیدا ہوتی ہے ٭

اودیا کیا ہے؟

तद्दुष्टज्ञानम् ॥ वै० । अ० ६ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۵ - ویشیشک ۹-۲-۱۱

جو ناقص یعنی علم بر عکس ہے۔ اسکو اودیا کہتے ہیں ٭

ودیا کیا ہے؟

अदुष्टं विद्या ॥ वै० । अ० ६ । आ० २ । सू० १२ ॥

۸۶ - ویشیشک ۹-۲-۱۲

جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے۔ اسکو "ودیا" کہتے ہیں ٭

صفات حادثات اور صفات ابدی — ۸۷

पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ।

एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ।

(لفظی ترجمہ۔ معلول جوہروں مثل زمین وغیرہ کے حادث ہونے سے زمین وغیرہ کے صفات۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ اور سپرش بھی حادث ہیں۔ اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی (مترجم) ویشیشک ۷-۱-۲-۳ ٭

زمین وغیرہ۔ مرکب جوہروں کے حادث ہونے کیوجہ سے زمین وغیرہ سب معلول چیزیں اور انکے صفات۔ شکل۔ بو۔ ذائقہ۔ لامسہ وغیرہ بھی حادث ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ بحالتِ علت۔ خاک وغیرہ جوہر اور اُنکی بو وغیرہ صفتیں بھی ابدی ہیں

نت یعنی ابدی اور انت (عارضی) — ۸۸

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

(لفظی ترجمہ - ہو - بلا علت وہ نت ہے (مترجم)، ویشیشک ۴-۱-۱ *
جو وجود رکھتا ہو - اور جسکی علت کوئی بھی نہ ہو - وہ نت (ابدی) ہے - پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں - انکو انت (عارضی) کہتے ہیں *

لینگک گیان یعنی استدلالی علم ۸۹-

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगि विरोधि समवायि चेति लैङ्गिकम् ।

वै० । अ० ९ । आ० २ । सू० १ । ویشیشک ۹-۲-۱

(لفظی ترجمہ - اس کا یہ کاریہ - کارن - سینوگی - درودھی - سموائی ہے - ایسا گیان لینگک ہے - مترجم) *
اس کا یہ معلول یا علت ہے وغیرہ - سموائی - سینوگی - ایک ارتھ سموائی - اور درودھی یہ چار قسم کا لینگک (استدلالی) علم ہوتا ہے - یعنی وہ علم جو دلیل و مدلول کے تعلق سے پیدا ہو -

استدلال کی تمثیلیں　سموائی (دائمی ظرفی تعلق) جیسے آکاش[۱] حد والا ہے - سینیوگی (ترکیبی) جیسے جسم[۲] چمڑا رکھتا ہے - وغیرہ وغیرہ کا تعلق دائمی ہے *
ایک ارتھ سموائی (کسی ایک موصوف میں ایک صفت کا دوسری صفت کی دلیل ہونا) جیسے ہر ایک معلول میں شکل - لامسہ پر بھی دلالت کرتی ہے (ایک جوہر میں دو لازم و ملزوم صفات کا رہنا) *
درودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی - ہونیوالی بارش کی متضاد دلیل ہے *

ویاپتی ۹۰-
नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥
निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥
आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے - خواہ دونوں شے (قابل ثبوت اور جس سے ثابت

[۱] آکاش کو محدود رکھنا - آکاش کا محدود شے کیساتھ تعلق کی دلیل ہے -
[۲] جسم چمڑے کی دلیل ہے *

کی جاوے (یا محض ایک ہو جس سے ثابت ہو سکے) اسکو دیاپتی کہتے ہیں (ساتھ رہنے والی یقینی صفت کا نام دیاپتی ہے) ۞

بعض آچاریہ (جیسے کمار) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا دیاپتی مانتے ہیں ۞

(جو چیز کسی کے سہارے ہو۔ اسکے ظہور کو جبکہ وہ ظہور سہارے رکھنے والی چیز کی ہمراہی بغیر پایا جائے۔ پنچ شکھا آچاریہ دیاپتی مانتے ہیں۔ مترجم)

دیاپتی کی عام تعریف قابل ثبوت۔ اور ثبوت کنندہ دونوں کی یا محض ثبوت کیساتھ رہنے والی یقینی صفت کو دیاپتی کہتے ہیں۔ جیسے دہواں اور آگ اکٹھے رہتے ہیں (دہواں اور آگ میں اکٹھا رہنے کی یقینی صفت ہے) ۲۹ ۞

دیاپتی کی تعریف بموجب آچاریوں کے اور دہواں جو ایک پھیلنے والی (محیط) شے ہے۔ وہ اس کی (اپنی) ذاتی قوت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب دہواں دور دراز مقام پر جاتا ہے۔ تو وہ خود بخود آگ کے ملاپ کے بغیر بھی رہتا ہے۔ اسیکا نام دیاپتی ہے۔ بدیں وجہ کہ پانی وغیرہ کے اجزا آگ کی منتشر کرنے والی طاقت سے دہوئیں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ۳۱ ۞

دیاپتی کی تعریف بموجب پنچ شکھا آچاریہ جیسے عناصر (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ میں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اول) وغیرہ محیط اور ست تو وغیرہ کے محاط ہونے کی صفت کے تعلق کا نام دیاپتی ہے اور جیسے طاقت میں مظروف اور صاحب طاقت میں ظرف کا تعلق ہے ۞ ۳۲ ۞

پڑھنے نہ پڑھنے کے لائق کتابوں کی جانچ ۹۱۔ شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کر کے پڑھنا پڑھانا چاہئے۔ ورنہ طالبا پر راستی کی حقیقت کبھی نہیں کھلتی۔ جس جس کتاب کو پڑھانا ہو۔ اسکی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو سچی کتاب معلوم ہو۔ وہ پڑھانی چاہئیے اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو۔ اس کو نہ خود پڑھنا چاہئیے اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہئیے۔ کیونکہ लक्षणप्रमाणाभ्यां वस्तुसिद्धिः

ا۔ پوشیدہ آگ کی ہستی کو دہوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے۔ نیز دہوئیں کا آگ سے پیدا ہونا مسلم ہے۔ پس آگ اور دہوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جسکو سنسکرت میں دیاپتی کہا گیا ہے ۞

خواص الاشیاء (مثلاً جو پرتھوی ہے۔ اُس میں گندھ کی خاصیت ہے اور پرتیکش پرمان (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے صحیح اور غلط کی اور پدارتھوں کی تنقیح ہو سکتی ہے۔ اِس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ؎

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

حروف تہجی ۹۲۔ اول پانینی منی کی تصنیف شکشا جو بصورت سُوتروں کے ہے۔ اُس کا طریق مثلاً اس حرف کا یہ ستھان (مخرج) یہ پریتن (حرکت) یہ کرن (زبان کو خاص خاص موقعہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے۔ پریتن[1] سپرشٹ ہے[2]۔ پرانس اور زبان کی حرکت کو کرن کہتے ہیں۔ ماں باپ۔ استاد کو چاہئیے کہ اسی طرح مناسب طور پر تمام حروف کا تلفظ سکھلاویں ؎

ویاکرن یعنے صرف و نحو پڑھانا ۹۳۔ بعد ازاں ویاکرن۔ پہلے تو اشٹادھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنے قرات جیسے वृद्धिरादैच बعد ازاں پچھید۔ یعنی تقسیم لفظی جیسے ' वृद्धिः, आत्, ऐच्, वा, आ, दैच् '' پھر سماس (ترکیب لفظی) جیسے '' आच्, ऐच्, आदैच् ''

وردھی اور پھر معنی جیسے '' आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते ' یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں वृद्धि (وردھی) کہتے ہیں ؎ دیگر جیسے

'' तः परो यस्मात्स तपरस्तादपि परस्तपरः ''

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے۔ اس کو اصطلاح میں '' तपर '' (تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جو आ, के بعد ہے۔ اور त کے بعد एच ہے۔ یہ دونوں تپر तपर ہیں۔ اور

---

[1] یعنی حرکت بغرض بولنے کے ؎

[2] دونوں لبوں کا باہم ملنا ہے ؎

اس جگہ تیر ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے۔ کہ ह्रस्व اور प्लुत وردھی کی اصطلاح میں داخل نہیں ہے۔

مثالیں भागः (بھاگ) لفظ مصدر भज اور علامت घञ् سے بنایا ہے۔ घ، اور ञ بوجہ حذف کی اصطلاح میں آنے ہونے کے محذوف ہو گئے۔ اور भज+अ رہا ज کے ماقبل اور भ کے بعد جو अ آیا۔ اسکی تعلیل آ میں جسکو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہو کر भाज ہوا پھر ज بدل ग ہوا۔ اور आ کے ساتھ ملکر لفظ भागः بنا۔

अध्यायः (ادھیایہ) یہاں इङ् مصدر جس کے ماقبل لفظ अधि آیا ہے۔ اس پر घञ् علامت لگانے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی ہو کر 'ऐ' ہو گئی۔ اور پھر ऐ کا आय بنا۔ اور وہ ملکر 'अध्याय' ہو گیا۔

لفظ नायकः (نایک) میں مصدر 'णीञ्' کی ई کی جگہ بوجہ ण्वुल् علامت لگانے سے ऐ وردھی ہوئی۔ وہ بدل کر आय ہو گیا۔ چنانچہ ملکر 'नायक' ہوا۔

स्तावकः (ستاوک) میں مصدر ष्टुञ् کو علامت ण्वुल् جو لگائی گئی۔ اس کے باعث उ کی جگہ औ وردھی ہو کر اس کی جگہ आव قائمقام ہوا۔ اور अक میں ملکر स्तावक بن گیا۔

कारकः (کارک) (डुकृञ्) مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی۔ ल اصطلاح حذف میں شمار ہونے کی وجہ سے محذوف ہو گیا۔ اور वु کی جگہ अक قائمقام ہوا۔ ऋ کی جگہ وردھی ہو کر आर् آیا۔ تو कारक ثابت ہوا۔

سلیٹ یا تختی پر لفظ بنا کر دکھانا جو جو سوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں۔ انکا عمل سب کے ساتھ ساتھ بتلانا چاہیئے۔ سلیٹ یا لکڑی کی تختی پر لفظوں کی خام صورت بنا کر دکھا دینی چاہیئے۔

جیسے 'भज्+घञ्+सु' لکھ کر اول घ اور پھر ञ محذوف ہوئے تو صورت یہ ہوتی ہے "भज्+अ+सु" پھر भ کی تبدیلی आ میں اور 'ज' کی تبدیلی ग میں ہونے سے "भाग्+अ+सु" بنا۔ پھر अ میں

ل جانے کے باعث ہوا۔اب भाग+सु حذف ہوا اور स کی تبدیلی "र" میں ہوکر उ حذف ہوا۔اور भागर ۔ر۔اب : کی جگہ (ः) وسرگ ہوکر صورت لفظ کی "भागः" ثابت ہوئی ॥

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ بامعنی پڑھانا

جس جس سوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے۔اسکو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر عمل کرانا چاہیئے۔اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی پختہ واقفیت ہو جاتی ہے۔ایک دفعہ تو اسی طرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) بامعنی اور دس لکاروں (زمان و حالت) کے صیغہ اور جدا جدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہیئیں ॥

اطلاق عام اور قاعدہ کلیہ میں آنے والے سوتر

سوتروں میں سے اُتسرگ یعنے قاعدہ کلیہ والے سوتر کون ہیں جیسے "कर्मण्यण्" جس کا مطلب یہ ہے۔کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ بمعنے مفعول آوے۔تو اسکو علامت अण् لگائی جاتی ہے مثلاً "कुम्भकारः" ॥

سوتر اطلاق خاص والے یعنی مستثنیات

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر۔جیسے "आतोऽनुपसर्गे कः" جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دھاتو کے ماقبل کوئی لفظ بمعنی مفعول لگا ہو جس کے پہلے کوئی اُپسرگ نہ ہو تو جو دھاتو आ اخیر میں رکھتا ہو۔اُس کے بعد "क" (अ) علامت آتی ہے۔کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے۔کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو۔تو سب دھاتوؤں پر "अण" لگتا ہے۔اس سے خاص یعنے قلت اطلاق یہ ہے کہ اُسی پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جسکے اخیر میں आ آوے۔ علامت (अ) نے مستثنٰے کر لیا۔جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سُوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں۔جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختص المقام بادشاہ اور صُوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔مگر شہنشاہ روئے زمین اُنکے دائرہ حکومت میں نہیں ہوتا۔

اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ ختم کرکے سنسکرت زبان سیکھنا

مہرشی پانی جی نے اسیطرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ اُنکے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے

دہاتو۔ کے بعد اُناوی پاٹھ وگن پاٹھ پڑہانا چاہئے۔ اِس میں سوبنت सुबन्त کا سب بیان اچھی طرح سمجہانا چاہیے۔ بعد ازاں دوبارہ اشٹا دھیائی اس طرح پڑہانی چاہیئے۔ کہ جو جو شکوک پیدا ہوں۔ انکو رفع کیا جاوے۔ اور وارتک کارکا۔ پری بھاشا سوتروں کا جیسے تعلق ہو وہ بتلانا چاہیئے۔ اور پھر مہابھاشیہ پڑہانا چاہئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اگر فہمیدہ (سمجہدار) اور محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو۔ اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں پڑھیں پڑہاویں۔ تو ڈیڑھ سال میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہابھاشیہ ختم کر کے تین سال کے اندر پورے دیاکرنی (علم صرف و نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک (اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو بذریعہ دیاکرن کے جانکر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولیت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جس قدر کہ دیاکرن میں کرنی پڑتی ہے۔ ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی اور انکے پڑھنے سے جسقدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے۔ اتنی سمجھ بے اصولی کتب بمثل سارسوت۔ چندرکا کومدی۔ منوربا آدی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسا اعلےٰ مقصد والے مہرشی لوگوں نے دقیق مضامین کو اپنی کتابوں میں بڑے آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے۔ ویسا ان تنگ دل آدمیوں کی بنائی ہوئی کتابوں میں ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ جسکے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے تنگ خیال لوگوں کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ جہاں تک بنے۔ وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں۔ جسکو سخت محنت سے پڑھکر بھی تھوڑا فایدہ اُٹھا سکیں۔ جیسے پہاڑ کو کھودنا اور کوڑی ملنا۔ اور رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے۔ جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

نرکت اور نگھنٹو کی تعلیم

۹۴۔ دیاکرن کو پڑھکے "یاسک منی جی" کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت چھ سے آٹھ ماہ تک بامعنے پڑھی پڑھائی جاسکتی ہے۔ دیگر ناستکوں رادھر ہبول کی تصنیف بمثل امرکوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضائع نہ کریں۔

علم عروض کی تعلیم

۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) اور لوکک (دنیاوی) چھندوں۔ یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہئے سیکھیں۔ اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار

کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو کم علم آدمیوں کی تصنیف شدہ ہیں۔ بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

منوسمرتی وغیرہ کے انتخابات

۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی۔ والمیکی رامائن اور مہابھارت کے اُدیوگ پرو میں جو وِدُرنیتی وغیرہ اچھے اچھے مضامین ہیں۔ کہ جن کے پڑھنے سے بدعادتیں دور اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو۔ انکو بطریقہ نظم پڑھیں۔ یعنے لفظوں کی تقسیم۔ اُنکے معنے۔ ان کی ترتیب۔ صفت موصوف اور مطلب استاد سمجھا دیں۔ اور طالب علم سمجھتے جاویں۔ انکو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہیئے۔

چھ درشن اور دس اپنشد کی تعلیم

۹۷۔ اس کے بعد پورومیمانسا۔ ویشیشک۔ نیایہ۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت چھ درشن پڑھیں۔ مگر جہانتک ہو سکے۔ انکو یا تو رشیوں کی تفسیروں یا فاضل آدمیوں کی شرح کیساتھ پڑھیں۔ اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں کے شروع کرنے سے پہلے دس اپنشد یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک مانڈوکیہ۔ ای تریہ۔ تتی تریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیئے چھ شاستروں کو مع انکی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

چاروں ویدوں اور برہمن گرنتھوں کی تعلیم

۹۸۔ بعد ازاں چھ سال کے اندر اِی تریہ۔ شت پتھ۔ شام اور گوپتھ ان چار برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں وید کو معہ انکے سُور الفاظ اور معنی کے باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے۔

اس کے متعلق پرمان ذیل میں لکھا جاتا ہے:-

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्। योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा॥ निरुक्त १।१८॥

نرکت ادھیائے ۱-۱۸

ویدوں کو با معنی پڑھیں

۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ویدوں کے محض سُروں اور منتروں کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے۔ جیسے درخت کی ڈالی پتے۔ پھل کو۔ یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے اور انکے معنی ٹھیک طور پر جانتا ہے۔ وہی شخص پورنی

راحت حاصل کرتا ہے اور علم کی طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی فیض و برکت سے مرنے کے بعد بھی فرحت پاتا ہے ✤

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्ये-
नाम् । उतो त्वस्मै तन्वं वि सस्रे जायेव पत्य उशती
सुवासाः ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ७१ । मं० ४ ॥ رگ منڈل ۱۰-۷۱-۴

عالم ہی علم کلام سے حظ اٹھا سکتے ہیں

جو بے علم ہیں۔ وہ سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے۔ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے بھی نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ اس علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے۔ لیکن جو شخص الفاظ و انکے معنے اور تعلقات کو جانتا ہے۔ ایسے عالم شخص کے لئے جس طرح شوہر کی خواہش کرنیوالی بیوی خوبصورت لباس و زیور پہنکر اپنے جسم اور خوبصورتی کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے۔ ویسے ہی علم اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے بے علموں کے واسطے نہیں ✤

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे
निषेदुः । यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे
समासते ॥ رگ منڈل ۱-۱۶۴-۳۹

ویدوں کو بامعنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی

جس (ہر جگہ موجود۔ غیر فانی۔ اعلےٰ ترین) پرمیشور میں تمام عالم اور زمین سورج وغیرہ سب کرّہ قائم ہیں۔ جس کا بیان سب ویدوں کا خاص مدعا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا۔ وہ رگ وید وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھکر دھرماتما اور یوگی ہو کر اس برہم کو جانتے ہیں۔ وہ سب پرمیشور میں قائم ہو کر اعلےٰ راحت یعنی مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو۔ وہ سب بامعنی ہونا چاہیئے ✤

آیوروید (علم طب وجراحی) کی تعلیم

۱۰۰۔ اس طرح سب ویدوں کو پڑھکے علم طب جو رشی منیوں کی تصنیف کردہ چرک سشرت وغیرہ طبی کتابیں ہیں۔ انکو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں۔ کہ جس سے انکے معنے ادویات کے تیار کرنے کی ترکیب اوزاروں کا استعمال۔ چیر پھاڑ (جراحی)۔ نسخہ ...

ونے کے تشخیص مرض - دواؤں کا پرہیز - بدن - وقت مقام اور اشیاء کے خواص کا علم ہو
جائے ۔

وید (علم سیاست ملکی) کی تعلیم

۱۰۱ - بعد ازاں علم سیاست یعنی جو راج کے متعلق کام ہیں اس کے دو حصّہ ہیں - ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے - راج دربار میں سب سپاہ کے ناظم پھینکنے اور مارنے والے اسلحہ کا علم اور مختلف قسم کی لڑائی کی مشق جس کو آج کل قواعد کہتے ہیں - یعنی جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت اس علم کا لازمی ہوتی ہے - ان سب کا طریق و ڈھب سیکھیں - اور جو جو طریقے رعایا کی پرورش کے ہیں - انکو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کیساتھ خوش و خرم رکھنے اور بدمعاشوں کو مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے طریق کو علم سیاست کی وجوہ سیکھ لیں - اس علم سیاست کو دو سال میں ختم کریں ۔

وید (علم موسیقی) کی تعلیم

۱۰۲ - گاندھرو وید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں - اس میں سُر راگنی - سم - تال - گرام - تان - ساز - بجانا - ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیئے - لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجہ اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کی تصانیف ہیں - انکو پڑھیں - لیکن دُوم دور میں لت اور شہوت انگیز یا دیراگیوں کے آوازِ خر کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں ۔

وید یعنے علم طبیعات و غیرہ صنعت و حرفت

۱۰۳ - ارتھ وید جسکو حرفت و تجارت کہتے ہیں - علم خواص الاشیاء و تجربات عملی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی پرکھ سوہنت اور پرتھوی سے لے کر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں - تاکہ ارتھ یعنے جس علم سے حشمت و عظمت بڑھتی ہے - وہ حاصل ہو جائے - دو سال کے اندر وہ ریاضی کی کتب سوریہ سدھانت وغیرہ - جس میں جبر و مقابلہ - حساب - علم - جغرافیہ علم ہیئت علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں - قرار واقعی سیکھیں - بعد ازاں سب طرح کی دستکاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں - لیکن جتنی کتابوں میں ستاروں سیاروں انکشتروں - جنم پتر (زائچہ) راشی (برورج) مہورت (نیک و بد ساعت وغیرہ) کے پھل کا بیان ہے - ان کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیئے ۔

اس طریق تعلیم سے وقت کی بچت

۱۰۴- استاد شاگرد ایسی کوشش کریں کہ اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلےٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جاوے اور کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں سکتا۔

غیر از رشیوں کی تصانیف نہ پڑھیں

۱۰۵- رشیوں کی تصانیف کو اس لئے چاہیئے کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ جو رشی نہیں ہوتے یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں۔ اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو۔ ان کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ اسی لئے ان کی تصانیف مطالعہ نہیں کرنا چاہیئے۔

درشنوں کی صحیح شرح

۱۰۶- پورو میمانسا پر ویاس منی جی کی ویشیشک پر منی جی کی۔ نیائے سوتروں پر واتسائن منی جی کی۔ پتنجلی منی جی کے سوتروں منی جی کی۔ کپل منی جی کے سانکھیہ سوتروں پر بھاگوری منی جی کی ویاس منی ویدانت سوتر پر واتسائن منی جی کی یا بودھاین منی جی کی تفسیریں با معنی تشریح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سوترہائے مذکورہ بالا کو کلپ[1] انگ میں شمار کرنا چاہیئے۔

مول وید ثابت بالذات دیگر گرنتھ محتاج ثبوت

۱۰۷- جیسا کہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو چاروں وید پرمیشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں برہمن شکھشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند اور جوتش چھ وید انگ میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اُپانگ۔ آیوروید۔ دھنر وید۔ گاندھرو وید۔ اور ارتھ وید یہ چاروں ویدوں کے اُپ وید وغیرہ رشی منیوں کی تصانیف ہیں۔ ان میں جو جو بات ویدوں کے مخالف پائی اسکو ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وید تو بوجہ پرمیشور کے الہام ہونے

---

[1] کلپ۔ بعض کتب متعلقہ رسمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام ہے۔ جن کو وید کا انگ کہا گیا ہے۔

منزہ من الخطا اور ثابت بالذات ہیں۔ یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے۔ مگر برہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے اُنکے ثبوت کا حصر ویدوں پر ہے۔ ویدوں کی مزید توضیح کتاب موسومہ "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے اور اس کتاب میں بھی آگے لکھا جاوے گا۔

کون کون کتاب قابل تسلیم ہے

۱۰۸۔ اب اُن کتابوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ جو نا قابل تسلیم ہیں۔ یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوے گی۔ اس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہئیے۔

(الف) دیاکرن یعنی صرف و نحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندر کا۔ مگدھ بودھ کومدی۔ شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں امرکوش وغیرہ۔

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض) میں ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں وہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو۔ کہ میں پانینی کے مسلمہ اصول کے مطابق شکشا کا بیان کرونگا۔ وغیرہ۔

(ہ) جوتش یعنے علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت۔ چنتامنی وغیرہ۔

(و) کاویہ یعنی نظم میں نایکا بھید۔ کولیانند۔ رگھوونش۔ ماگھ۔ کراتار جونیہ وغیرہ۔

(ز) میمانسا میں دھرم سندھو۔ ورتارک وغیرہ۔

(ح) ویشیشک میں ترک سنگرہ وغیرہ۔

(ط) نیائے میں جاگدیشی وغیرہ۔

(ی) یوگ میں ہٹھ پردیپکا وغیرہ۔

(ک) سانکھیہ میں سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ۔

(ل) ویدانت میں یوگ وسشٹھ۔ پنچ دسی وغیرہ۔

(م) ویدک میں سارنگدھر وغیرہ۔

(ن) سمرتیوں میں سوائے ایک منو سمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منو سمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک۔

(۳) سب تنتر گرنتھ ۔ پُران ۔ اُپ پُران ۔ بھاشا راماٗن مصنفہ تلسی داس رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ ۔ یہ سب طبع زاد اور باطل کتابیں ہیں

سوال ۔ کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے ؟

جواب ۔ تھوڑا سا سچ تو ہے ۔ لیکن بہت سا جھوٹ بھی ملا ہوا ہے جیسے کہا گیا ہے ۔ کہ

" विषसम्पृक्तान्नवत् त्याज्याः "

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو ۔ تو لائق پھینک دینے کے ہے ۔ ویسے ہی یہ کتابیں ہیں ۔

پران اور اتی ہاس

۱۰۹ ۔ سوال ۔ کیا آپ پراُن اور اتی ہاس کو نہیں مانتے ؟

جواب ۔ مانتے ہیں ۔ لیکن سچ کو مانتے ہیں ۔ جھوٹ کو نہیں مانتے ۔

سوال ۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ؟

جواب

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(برہمن گرنتھ ۔ اتہاس و پوران وکلپ وگاتھا و ناراشنسی ہیں)

یہ مقولہ گرھیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے ۔ مطلب اس کا یہ ہے ۔ کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ ۔ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے ۔ انہیں کے اتہاس ۔ پران کلپ گاتھا اور ناراشنسی پانچ نام ہیں ۔ شریمد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے

ناقابل تسلیم کتابوں میں بیان شدہ سچائی مثل زہر آلودہ خوراک ہے

۱۱۰ ۔ سوال ۔ ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچائی ہے اُسکو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے ؟

جواب ۔ جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے ۔ وہ سب وید وغیرہ ست شاستروں

ف ۔ مراد ان کتابوں سے ہے ۔ جو بھاشا میں بہت سی باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں

کی ہے اور جو جھوٹ ان میں لکھا ہے۔ وہ ان کے اپنے گھر کا ہے۔ وید وغیرہ ست شاستروں کی تسلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے۔ مگر جو کوئی ان باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے تو جھوٹ بھی اُس کے گلے لپٹ جاتا ہے اس لئے کہا گیا ہے۔

"असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यमिति"

"جھوٹ سے ملی ہوئی راستی بھی قابل ترک ہے۔ یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں ہے۔ اسکو ویسے ہی ترک کرنا چاہیئے۔ جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دینی چاہئیں[ل]۔

ویدمت تمام نوع انسان کے لئے قابل تسلیم

۱۱۱۔ سوال۔ تمہارا اعتقاد کیا ہے؟

جواب۔ "وید" یعنے جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے۔ ہم اسکو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانا یا ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ وید ہی ہم کو قابل تسلیم ہے۔ اس واسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔ سب آدمیوں کو خاصکر آریوں کو ایسا مان کر ایک مت ہو کر رہنا چاہیئے۔

چھ درشن آپس میں مطابق

۱۱۲۔ سوال۔ جس طرح سچ جھوٹ اور باہمی اختلاف دوسری کتابوں میں ہے۔ اسی طرح اور شاستروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً پیدائش دُنیا کے متعلق چھ شاستروں میں اختلاف ہے۔ یعنی میمانسا کرم۔ یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنے زمان سے نیایہ پرمانو یعنے مادہ سے۔ یوگ کوشش سے سانکھیہ پرکرتی۔ یعنی علت مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے جگت کی پیدائش مانتے ہیں۔ کیا یہ اختلاف نہیں ہے۔

جواب۔ اوّل تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں

ل۔ سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف و نحو کے بارہ میں اشٹادھیائی و مہا بھاشیہ وغیرہ سے بڑھکر۔ پس جن مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے ممکن ہے۔ انکے لئے ایسی دیگر کتابوں کا پڑھنا پڑھانا جن میں مضامین ویسی عمدگی اور صحت سے بیان نہیں ہوتے محض تضیع اوقات ہے بلکہ کئی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے طالب علموں کے لئے مضر بھی ہیں۔ (مترجم)

جگت کی پیدائش کا ذکر صریح نہیں آیا۔(دوم) ان میں اختلاف بھی نہیں۔کیونکہ تم کو اختلاف اور مطابقت کا علم نہیں۔میں تم سے پوچھتا ہوں۔کہ اختلاف کس موقعہ پر ہوتا ہے؟ آیا ایک مضمون میں یا جدا جدا مضامین میں؟ بہر حال جواب یہی دو گے کہ اگر ایک مضمون میں زائد از ایک آدمیوں کا ایک دوسرے سے مخالف بیان ہو تو اس کو اختلاف کہتے ہیں۔یہاں ایک ہی مضمون پیدائش کا ہے۔پس ہم پوچھتے ہیں۔کہ علم ایک ہے یا دو؟ اگر جواب یہ ہو۔کہ ایک۔تو صرف و نحو۔طب۔علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟ پس جیسا کہ محض علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے۔ویسے ہی علم پیدائش عالم کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان ایک دوسرے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل۔زمان۔مٹی۔علم۔دلیل وجدائی وغیرہ کا عمل (مادہ کے خواص اور کمہار) علت ہیں۔ویسے ہی بوقت پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے۔اس کا بیان میمانسا میں۔زمان کا ویشیشک میں۔علت مادی کا نیائے میں۔کوشش کا یوگ میں۔تتوں کے سلسلہ وار شمار کا سانکھیہ میں اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے۔اس کا بیان ویدانت شاستر میں درج ہے۔پس اس میں کچھ بھی اختلاف باہمی نہیں۔

جیسے علم طب (حکمت) میں تشخیص مرض۔علاج۔ادویہ۔دان۔یعنے دوائیوں کا دینا اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے۔ویسے ہی پیدائش عالم کی چھ علتیں ہیں۔اور ان میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے۔اس لئے ان میں کچھ بھی باہمی اختلاف نہیں۔چنانچہ اس کی زیادہ تفصیل پیدائش کے بیان میں کی جاوے گی۔

عیب جو حصول علم میں سد راہ ہیں ۱۲۳۔ علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو رکاوٹیں ہیں۔انکو دور کرنا چاہیئے۔مثلاً بد صحبت یعنی بد اعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت۔بد عادات جیسا شراب وغیرہ کا استعمال۔رنڈی بازی وغیرہ۔بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولہویں سال سے پہلے شادی کرنا مکمل

برہمچریہ کا نہ ہونا۔ راجہ اور ماں باپ اور عالموں کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کے اشاعت میں میلان نہ ہونا۔ حد سے زیادہ کھانا اور سونا جاگنا۔ پڑھنے اور پڑھانے امتحانات لینے اور دینے میں سستی یا فریب کرنا۔ علم جیسی اعلےٰ چیز کا فائدہ نہ سمجھنا برہمچریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا۔ پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ بے جان بتوں کی زیارت اور پرستش میں بے فائدہ وقت کھونا۔ ماں۔ باپ اور اتتھی (مہمان) اور اُستاد اور فاضل لوگوں کو اصلی قابل عزت نہ ماننا۔ ان کی خدمت اور صحبت میں نہ رہنا۔ ورن آشرم کے فرائض چھوڑ کر اوردھو پنڈری تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے۔ اکادشی۔ تردوشی وغیرہ برت کے رکھنے۔ کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام کرشن۔ نارائن۔ شو۔ بھگوتی۔ گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا۔ پاکھنڈیوں کی باتوں کو سنکر علم وغیرہ پڑھنے کی پرواہ نہ کرنا۔ علم و دھرم و یوگ۔ اور پرمیشور کی عبادت کی بجائے بھاگوت وغیرہ جھوٹے برائے نام پوران مثل بھاگوت وغیرہ کی کتھا وغیرہ سے مکتی ماننا۔ لالچ سے دولت وغیرہ میں پھنسکر علم میں شوق نہ رکھنا۔ ادھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ غلط رویوں میں پھنسکر برہمچریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں ✤

> برہمن کیوں کشتریہ وغیرہ کی تعلیم کے خلاف ہیں

سہ ۱۱۔ آجکل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور انکے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھکر صاحب علم ہو جاویں گے۔ تو ہمارے گمراہ کرنے والے جال سے چھوٹ اور ہماری چالاکی کو جانکر ہماری بے عزتی کرینگے۔ ان سب روکاوٹوں کو راجا اور رعایا رفع کریں۔ اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم

سے اُودھو پنڈری اس شکل کا تلک (قشقہ) ہوتا ہے (U) جو وشنو مت کے لوگ پیشانی پر لگاتے ہیں ۲ے پرتھوی پنڈری اس شکل کے تلک یعنی قشقہ کو کہتے ہیں۔ (≡) جو شیو اور شاکت مت کے لوگ اپنے ماتھے پر لگایا کرتے ہیں ✤ مترجم

بنانے میں تن من و دھن سے کوشش کیا کریں۔

استری اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار

۵ ۱۱ سوال۔ کیا عورت اور شودر بھی وید پڑھیں؟ جو یہ پڑھیں گے۔ تو پھر ہم کیا کرینگے؟ علاوہ ازیں ان کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ ممانعت موجود ہے۔

स्त्रीशूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ॥

یعنی عورت اور شودر نہ پڑھیں۔ یہ شرتی ہے۔

جواب۔ سب زن و مرد یعنی نوع انسان کو پڑھنے کا حق ہے۔ تم کنوئیں میں گرو۔ اور تمہاری یہ شرتی طبع زاد ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سننے کے مستحق ہونے کی تصدیق تو یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्मराजन्याभ्याᳬ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ० २६ । २ ॥

پرمیشور فرماتا ہے۔ کہ جیسے میں سب جن یعنی انسانوں کی خاطر اس رحمت بخش یعنی دنیا اور مکتی کی مسرت بخش رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں۔ ویسے تم بھی کیا کرو۔ (یجو ۲۶-۲) اور اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہیے۔ بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن و کشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا حق لکھا ہے۔ مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کا نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ اس منتر میں الفاظ ब्रह्मराजन्याभ्याम् وغیرہ کو دیکھو۔ پرمیشور خود فرماتا ہے۔ کہ ہم نے برہمن۔ کشتری आर्य्याय ویش शूद्राय شودر اور स्वाय ملازم و عورت وغیرہ اور चारणाय نیچ سے نیچ درجہ کے شودر لوگ وغیرہ کے واسطے بھی ویدوں کا ظہور کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمام انسان پڑھ پڑھا اور سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں۔ اور اچھی باتوں کو اختیار کر کے بری باتوں سے پرہیز رکھیں تاکہ تکلیفات سے چھوٹ کر راحت کو حاصل کریں۔ فرمایئے

آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی؟ بہرحال پرمیشور کی بات لازمی طور پر لایق تسلیم ہے۔ اور اب بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں ماننے گا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائے گا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:۔

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥

ویدوں کی برائی کرنے والا اور انکو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ کیا پرمیشور شودروں کا بھلا کرنا نہیں چاہتا۔ کیا وہ طرفداری کرنے والا ہے۔ کہ شودروں کیواسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑہانے کی ممانعت کرے اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیوے۔ اگر پرمیشور کا منشا، شودر وغیرہ آدمیوں کے پڑہانے سنانے کا نہ ہوتا۔ تو ان کے جسم میں بولنے اور سننے کے حواس کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ چاند۔ سورج اور اناج وغیرہ اشیاء سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسیطرح وید بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائے ہیں۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑہانے کے کچھ بھی حاصل نہ ہو۔ وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے۔ اس کا پڑھنا پڑہانا بے سود ہے۔

عورتوں کے پڑھنے وغیرہ کا ثبوت

۱۱۶۔ اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو۔ یہ تمہاری جہالت خودغرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے۔

ब्रह्मचर्येण कन्या३ युवानं विन्दते पतिम् ॥ अथर्व० कां० ११ । अ० २४ । प्र० ३ । मं० १८ ॥ اتھرو ۱۱-۲۴-۳-۱۸۔

(لفظی ترجمہ۔ برہمچریہ کر کے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے۔ مترجم) جس طرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کر کے جوان فاضلہ۔ موافق طبیعت یعنے مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ ویسے لڑکیوں کو بھی چاہئے۔ کہ بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے وید و شاستروں کو پڑہیں اور کامل علم اور اعلئے تربیت حاصل کریں اور جوان ہو کر جب پوری بالغ ہو جاویں۔ تو اپنے ہم اوصاف۔ مرغوب خاطر۔ صاحب علم اور پوری جوانی کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کے لئے بھی برہمچریہ قائم

رکھنا اور علم حاصل کرنا ضروری ہے ۔

عورتوں کا تعلیمیافتہ ہونا ضروری ہے

۱۱۷۔ سوال ۔ کیا عورتیں بھی وید پڑہیں ؟

جواب ۔ بلاشک ۔ دیکھو شروت سوتر وغیرہ میں آیا ہے کہ इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् یعنی یگ میں بیوی اس منتر کو پڑھے ۔ اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی ۔ تو یگ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکے گی ۔ اور سنسکرت کیسے بول سکے گی ۔

بھارت ورش کی عورتوں کی زینت گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھکر کامل علم کو پہنچی تھیں ۔ چنانچہ شت پتھ برہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے ۔

بھلا اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عورت عالمہ ہو اور مرد جاہل ۔ تو گھر میں ہمیشہ علم و جہالت کا جنگ مچا رہے گا ۔ پھر خوشی کہاں سے آوے گی ۔ علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں ۔ تو لڑکیوں کے مدرسہ میں استانیاں کیوں کر پیدا ہوں ۔ نیز ریاست کے متعلق انصاف وغیرہ و کاروبار خانگی (گرہ آشرم) جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا ۔ اور گھر کے دیگر کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ اس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سر انجام نہیں پا سکتے ۔

پرانے زمانے میں عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں

۱۱۸۔ دیکھو آریہ ورت کے راج پرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں ۔ اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیوں کر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا سکتیں ۔ اور لڑائی کر سکتیں ۔

استریوں کو کون سے علم جاننے ضروری ہیں

۱۱۹۔ اس لئے براہمنی اور کشترانی کو تو سب قسم کے علوم ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور ہی پڑھنا چاہئے ۔ جیسے مردوں کو کم از کم دیاکرن ۔ دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے ۔ ویسے عورتوں کو بھی دیاکرن دھرم طب ۔ حساب ۔ اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہیئے ۔ کیونکہ بجز انکے سیکھنے کے سچ اور جھوٹ کی پہچان ۔ اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا ۔ مناسب اولاد کا پیدا

کرنا۔ ان کی پرورش کر کے بڑا کرنا اور ادب سکھانا۔ گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا کرانا اور بموجب اصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کر سکتیں۔ جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو۔ اور سب اہل خاندان خوش و خورم رہیں۔ اگر علم صنعت و حرفت سے واقف نہ ہوگی۔ تو گھر کی تعمیر و مرمت کی نگرانی اور پوشاک و زیور وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام اس سے نہ ہو سکے گا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو تو کسی کا حساب سمجھ سمجھا نہ سکے گی۔ اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم سے بے بہرہ ہوگی۔ تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے نہیں بچ سکے گی ؛

علم کی فضیلت

۱۲۰- اس لئے وہی لوگ لایق مبارک باد اور اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں۔ جو برہمچریہ اعلےٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتمائی طاقتوں کو پورے طور پر بڑھاتے ہیں۔ تاکہ وہ ماں باپ۔ شوہر۔ سسر راجا۔ رعیت پڑوسی۔ عزیزوں۔ دوستوں۔ اور اولاد وغیرہ سے بحفظِ مراتب دھرم کا برتاؤ رکھیں۔ یہی خزانہ لازوال ہے۔ اس کو جس قدر خرچ کرو۔ اسی قدر بڑھتا ہے۔ باقی سب خزانے خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں۔ مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے اس خزانے کی حفاظت کرنے والا اور اس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجہ ہے۔ گو رعایا بھی ہے ؛

علم کی حفاظت و ترقی

۱۲۱- कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥

(منو ۷-۱۵۲)

راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکوں اور لڑکیوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہمچریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھکر ان کو صاحب علم بناوے۔ جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے والدین کو سزا دیوے یعنی راجا کا حکم ہونا چاہئے۔ کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے۔ بلکہ وہ آچاریہ کل (اتالیق خانہ) میں رہیں۔ اور جب تک سماورتن "یعنی رسم ختم التعلیم" کا وقت نہ آوے۔ تب تک انکی شادی نہ ہونے پاوے ؛

علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے ۱۲۲

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते ।

वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम् ॥

اس دنیا میں جتنی قسم کی خیرات (دان) ہے۔ مثلاً۔ پانی۔ اناج۔ گائے۔ گھوڑا
زمین۔ کپڑا۔ تل۔ سونا گھی وغیرہ ان میں سے وید کی تعلیم کا دان سب سے افضل ہے
(منو ۴۔ ۲۳۳) اس واسطے جتنا ہو سکے۔ اُتنی کوشش۔ تن۔ من۔ دھن سے ترقی
تعلیم میں کرنی چاہیئے جس ملک میں برہمچریہ علم اور ویدک دھرم کا چرچا جیسا کہ چاہیئے
رہتا ہے۔ وہی ملک خوش نصیب ہوتا ہے۔

یہ مختصر بیان برہمچریہ آشرم کی تربیت کا لکھا ہے۔ اس کے آگے چوتھے باب
میں "سماورتن" (رسم ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (خانہ داری) کے ادب و تادیب کا بیان
لکھا جاوے گا۔

شُستہ عبارت سے آراستہ شری سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ
پرکاش کا تیسرا باب دربیان تربیت ختم ہوا۔

چوتھا باب

واپسی از گورو کل ۔ شادی اور خانہ داری کا بیان

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम्।

منو۔۳۔۲

अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत्॥

گرہ آشرم میں پرویش

جب ٹھیک طور پر برہمچریہ آشرم میں دہرم کے مطابق آچاریہ (استاد) کی ہدایت پر چلکر چاروں۔ تینوں۔ دونوں۔ یا ایک وید کو بمعہ انگوں واُپانگوں کے پڑھکر جس کا برہمچریہ ٹوٹا نہ ہو۔ گرہ آشرم۔ (خانہ داری میں پرویش کرے ؞

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः।

منو۔۳۔۳

स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा॥

گئو دان سے تعظیم

اتالیق (استاد) اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے واقف کار باپ یا استاد سے علم کا ورثہ حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والے پلنگ پر بیٹھے ہوئے برہمچاری کے پتا (گرو) کی اول گئو دان سے تعظیم کرے۔ ایسے اوصاف رکھنے والی برہمچارنی (لڑکی) کا باپ بھی لڑکے کی عزت کرے ؞

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि।

منو۔۳۔۴۔

उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम्॥

بیاہ کے لئے اجازت

(استاد) گورو کی اجازت سے اشنان کر اور گورو کل سے حسب قاعدہ واپس آ۔ برہمن۔ کشتری اور ویش اپنے اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کرے۔

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः।

منو۔۳۔۵

सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने ॥

لڑکے کا خاندان و گوتر

جو لڑکی کہ ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں اور باپ کے گوتر (نسب) کی نہ ہو۔ اس سے شادی کرنی چاہئیے۔ کیونکہ

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः ॥ शतपथ० ॥

یہ تحقیق شدہ بات ہے۔ کہ غیر موجود چیز سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ پاس کی چیز سے نہیں ہوتی۔ جیسے کسی نے مصری کی تعریف سنی ہو۔ مگر کھائی نہ ہو۔ تو اُس کا دل اُسکو چاہتا رہتا ہے (پس) جس وجہ سے کہ کسی غائب النظر چیز کی تعریف سنکر اس کو حاصل کرنے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ اُسی وجہ سے دور جگہ یعنی جو اپنے نسب اور ماں کے خاندان پدری میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو۔ اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہئیے۔

نزدیکی ملک و رشتہ میں شادی

۶۔ نزدیک اور دور کے بیاہ کرنے کے یہ نتیجے ہیں:۔

(اول) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں۔ باہم کھیل۔ لڑائی اور محبت کرتے اور ایک دوسرے کی خوبی نقص۔ عادت۔ یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ انکی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔

(دوئم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت (پیدا) نہیں ہوتی ویسے ایک گوتر ماں یا باپ کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوؤں کا ادل بدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی۔

(سوئم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے۔

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض اور دوسرے ملک میں ہوا اور کھانے پینے کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے۔ ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں بھی عمدگی ہے۔

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا اور باہمی رنجیدگی کا ہو جانا بھی ممکن ہے۔ دور ملک کے رہنے والوں میں

نہیں۔ اور جیسا دُور جگہوں کے رہنے والوں میں دُور دُور تک محبت کا رشتہ بڑھ جاتا ہے ایسا نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں ۔

(ششم) دور دراز ملک کے حالات اور اشیاء بھی دور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے مل سکتی ہیں۔ نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ کیونکہ

दुहिता दुर्हिता दूरेहिता दोग्धेर्वा ॥ निरु० ३ । ४ ॥ نروکت ۳-۴

لڑکی کا نام دُوھتا (دختر) اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے۔ نزدیک ہونے میں نہیں ۔

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں مفلسی کا ہونا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئے گی۔ تب اس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا ۔

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے باپ کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ ہوگا۔ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی۔ تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائے گی۔ اس طرح سے ایک دوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی۔ اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کا مزاج تیز اور نرم (جلد اثر پذیر) ہوتا ہے ۔

ایسی ہی وجوہات سے باپ کے ایک گوتر۔ ماں کی چھ پشتوں میں اور نزدیک جگہ رشتہ کرنا اچھا نہیں ہے ۔

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः ।

स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ منو ۳-۶

چند خاندان جن میں شادی منع ہے

چاہے یہ خاندان کتنی ہی دولت۔ اجناس۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی گھوڑے۔ حکومت۔ زر۔ وغیرہ سے مالا مال ہوں۔ تو بھی شادی کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہیئے ۔

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दो रोमशार्शसम् । منو ۳-۷

क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रिकुष्ठिकुलानि च ॥

جو خاندان نیک عمل سے گرا ہوا۔ نیک آدمی جس میں نہ ہوں۔ جس میں وید کی تعلیم کے برخلاف عمل ہوتا ہو۔ جسم پر بڑے بڑے بال۔ یا جن میں بواسیر۔ تپ دق دمہ۔ کھانسی۔ امراض معدہ۔ مرگی۔ جذام یعنے سفید یا گلت کوڑھ ہو۔ ان خاندانوں

کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے ۔

کیونکہ یہ سب عیب اور بیماریاں بیاہ کرنے والے کے خاندان میں بھی آجاتی ہیں اس لئے شریف اور تندرست خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا ہی آپس میں بیاہ ہونا چاہیئے ۔

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम् । منو ۳-۸

नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटां न पिङ्गलाम् ॥

کس قسم کی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے

زرد رنگ والی ۔ ادھک انگی (مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) بیمار وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں ۔ بہت بال والی ۔ بکواس کرنے والی ۔ اور بھوری آنکھ والی عورت سے ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے ۔

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम् । منو ۳-۹

न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम् ॥

رکش یعنی اشونی ۔ بھرنی ۔ روہنی دیئی ۔ ریوتی بائی ۔ چترّی وغیرہ ستاروں کے نام والی تلسیا گیندا ۔ گلابی ۔ چمپا ۔ چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی ۔ گنگا جمنا ندی نام والی وغیرہ ۔ چانڈالی وغیرہ ۔ پنچ نام والی ۔ بندھیا ۔ ہمالیہ ۔ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی ۔ کوکلا مینا وغیرہ پرند نام والی ۔ ناگی بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی ۔ مادھو داسی ۔ میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری چنڈ کا کالی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں ۔

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम् । منو ۳-۱۰

तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम् ॥

کس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے

جس کے اعضاء صاف سیدھے ہوں یعنی پسندیدہ ہوں ۔ اور جس کا نام عمدہ جیسے سکھدا ۔ یشودھا وغیرہ ہو ساده ہنس اور ہتھنی جیسی جس کی

---

[۱] یعنی جب تک مذموم نام بدل نہ لے ۔ شادی نہ کرے ۔ منوجی مہاراج کی ہدایت کا یہ منشا بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ والدین ایسے معیوب نام اپنی لڑکیوں کے نہ رکھا کریں ۔

چال ہو۔ جس کا رونگٹا چھوٹا اور ملائم ہو۔ سر کے بال اور دانت باریک ہوں اور جس کے دیگر سب اعضاء ملائم ہوں۔ ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے ؂

بیاہ کی عمر

۱۲۔ **سوال**۔ بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا چاہیئے ؂

جواب۔ سولھویں برس سے لے کر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لے کر اڑتالیسویں برس تک مرد کی شادی کا وقت اچھا ہے۔ ان میں سے اگر ۱۶ برس یا پچیسویں برس میں بیاہ کرے۔ تو ادنےٰ درجہ کا۔ اگر اٹھارہ برس یا بیس برس کی عورت اور تیس پینتیس یا چالیس برس کا مرد ہو۔ تو درمیانہ درجہ کا۔ اگر چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہو تو وہ اعلےٰ درجہ کا بیاہ ہے ؂

ملکی ترقی و تنزل کا جزو اعظم

۱۳۔ جس ملک میں بیاہ کا طریق ایسا عمدہ رجیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے) اور برہم چریہ و تعلیم کی کثرت ہوتی ہے۔ وہ خوش حال اور جس ملک میں برہم چریہ و تحصیل علم سے محروم کم سن اور ناقابل شخصوں کی شادی ہوتی ہے۔ وہ مہا دکھ (تکالیف) میں ڈوب جاتا ہے ؂

گویا برہم چریہ اور تحصیل علم کے بعد ہی بیاہ ہونا چاہیئے۔ اسی سدھار سے سب باتوں کا سدھار اور اسی کے بگڑنے سے بگاڑ ہوتا ہے ؂

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ॥
दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैव च ॥
त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی

۱۴۔ **سوال**۔ یہ شلوک پاراشری اور شیگربودھ میں لکھے ہیں۔ ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی۔ دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسولا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کر کے رجسولا لڑکی کو ماں۔ باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणेयन्तु रोहिणी ॥
त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ॥
सर्वे ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

جواب۔ یہ اُسی وقت کے بنائے ہوئے برہم پران کا مقولہ ہے ؞
ارتھ۔ جتنے وقت میں پرمانو (ذرہ) ایک پلٹا کھائے۔ اُتنے وقت کو کشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو۔ تب ایک کشن میں گوری۔ دوسرے میں روہنی۔ تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسلا ہو جاتی ہے (۱) اُس رجسلا کو دیکھ کر اس کے ماں باپ بھائی۔ ماموں اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں ؞

سوال۔ یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں؟ ؞
جواب۔ کیوں مستند نہیں۔ اگر برہماجی کے شلوک مستند نہیں۔ تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے ؞

سوال۔ واہ! واہ۔ پاراشر اور کاشی ناتھ کو بھی پرمان نہیں مانتے ؞
جواب۔ واہ جی واہ! کیا تم برہماجی کا پرمان نہیں مانتے۔ پاراشر و کاشی ناتھ سے برہماجی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برہماجی کے شلوکوں کو نہیں مانتے۔ تو ہم بھی پاراشر اور کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے ؞

سوال۔ تمہارے شلوک ناممکن ہیں۔ اس واسطے ماننے کے لائق نہیں۔ کیونکہ ہزارہا کشن (لمحہ) پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں۔ تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اُس وقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا ؞
جواب۔ اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں۔ تو تمہارے بھی ناممکن ہیں۔ کیونکہ آٹھ نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ سولھویں برس بعد چوبیسویں برس تک بیاہ کیا جاوے۔ تو عورت کا رحم پورا اور جسم طاقتور ہوگا۔ اور طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوگی۔ جیسے آٹھ برس کی لڑکی سے

نوٹ۔ مناسب وقت سے کم عمر والی عورت و مرد کو حمل ٹھہرانا گھٹی در (رفاضل) دھنونتری جی سشرت میں منع کرتے ہیں ؞

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۵ پر ملاحظہ ہو

اولاد کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ویسے ہی گوری۔ روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے۔

اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا نہ ہو۔ بلکہ کالی ہو۔ تو اس کا نام گوری رکھنا فضول ہے اور گوری مہا دیو کی زوجہ۔ روہنی وسودیو کی زوجہ تھی۔ ان کو تم پورانک لوگ ماں کے برابر مانتے ہو۔ جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاونا (تصور) کرتے ہو۔ تو پھر انسے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اس لئے تمہارے اور ہمارے شلوک جھوٹے ہیں۔ کیونکہ جیسا ہم نے "برہمو واچ" کر کے شلوک بنا لئے ہیں۔ ویسے انہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لئے ہیں۔ اس لئے ان سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کرو دیکھو منو میں لکھا ہے:-

پچھلے صفحہ کا بقیہ نوٹ

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तः पञ्चविंशतिम् ॥
यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरञ्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः ॥
तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत् । سُشرت شریر آستھان ادھیائے ۱۰ اشلوک ۴۷-۴۸

ارتھ۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیرا دے۔ تو اس کا اسقاط ہو جاتا ہے۔ یعنے پورے وقت تک رحم میں رہ کر پیدا نہیں ہوتا۔ یا پیدا ہو تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے تو کمزور اعضا والا ہوتا ہے۔ اس واسطے صغیر سن عورت میں حمل نہ ٹھیرائے۔

ایسے ایسے شاستر کے بتلائے ہوئے اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ ان اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں۔ وہ دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

منو ۹-۹۰

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती ।
ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ॥ मनु० ९।९०॥

رجسولا ہونے کے تین برس بعد شادی ہو

حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند تلاش کرے اور اپنے لائق ہو اس کو بیاہے۔

جب ہر ماہ بعد حیض آتا ہے۔ تو تین برسوں میں چھتیس (۳۶) بار حیض ہونے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔

منو ۹-۸۹

काममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि ।
न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥मनु० ९। ८९ ॥

کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں۔ لیکن ان دوش یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والے کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا وقت سے پیشتر۔ یا مخالف طبیعت والوں کا بیاہ ہونا مناسب نہیں ہے۔

شادی کا اختیار

۱۷۔ سوال۔ بیاہ ماں باپ کے اختیار میں ہونا چاہیئے۔ یا لڑکا لڑکی کے اختیار میں؟

جواب۔ لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں۔ تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے پر رنجیدگی کے بہت کم پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اور اولاد بھی عمدہ ہوتی ہے۔ بلا فریقین کی رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے۔ ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر ان میں باہم خوشی رہے۔ تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں انہیں کو دکھ ہوتا ہے۔

منو ۳-۶۰

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ मनु० ३।६०॥

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے؟

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اُسی خاندان میں راحت۔ دولت۔ اور نیک نامی قیام کرتی ہے اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے۔ وہاں دکھ مفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے ۔

سوئمبر

۱۹۔ اِس لئے جو سوئمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے وہی طریقہ افضل ہے ۔

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں۔ تب علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر۔ طاقت خاندان جسم کا اندازہ وغیرہ بطریق مناسب ہونا چاہئیے۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا۔ تب تک بیاہ میں کچھ بھی راحت نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے ۔

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उ श्रेयान्भवति जायमानः। तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो मनसा देवयन्तः

رگ وید منڈل ۳۔ سوکت ۸۔ منتر ۴ ۔

आ धेनवो धुनयन्तामशिश्वीः सबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः।
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥

ऋ० ॥ मं० ३। सू० ५५। मं० १६। رگ ۳۔ ۵۵۔ ۱۶

पूर्वीरहं शरदः शश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यू नु पत्नीर्वृषणो जगम्युः॥३॥

ऋ० ॥ मं० १। सू० १७९। मं० १॥ رگ ۱۔ ۱۷۹۔ ۱

وید مقدس کی ہدایت

(ارتھ) جو آدمی پورے طور پر یجیوپویت یعنے بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے۔ اعلےٰ تربیت اور علم سے آراستہ۔ خوشنما پوشاک پہنے ہوئے برہمچاری ہے اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرہ آشرم میں آتا ہے وہی دوسرا جنم یعنے دوِجنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا نہایت مبارک اور برکت پھیلانیوالا ہوتا ہے۔ اُسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل وجان سے

علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ عالم لوگ - ترقی کی طرف راغب کر کے عزت بخشتے ہیں ﴿ (۱)

جو بغیر تا عمر رکھنے برہمچریہ کے - و بغیر حاصل کرنے علم کے - اعلےٰ تربیت کے یا صغیر سنی میں شادی کرتے ہیں - وہ مرد عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے ﴿

جو گائیں کسی نے دوہی نہ ہوں - ان کی مانند (یعنی کنواری) بچپن سے گذری ہوئی سب قسم کے عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی - نابالغی کو طے کی ہوئی - نئی نئی تربیت اور نوجوانی حاصل کر کے عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی - عورتیں مثل اُن عالموں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے - لاثانی عقل سلیم یعنے تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کر کے گربھ دھارن (قیام حمل) کریں - کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے - لڑکپن میں ویواہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے ﴿ (۲)

جس طریق سے کہ خوشی سے نہایت محنت کرنے والے ویریہ (منی) سینچنے کے قابل پورے جوان مرد - اُن عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں - حاصل کر کے پورے سو برس کی یا اس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے ہیں - اور بیٹے پوتوں والے ہوتے ہیں - اُسی طریق سے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں - جیسے گذشتہ جاڑوں یا بڑھاپا پیدا کرنے والی صبحوں کو رات دن اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھاپا زائل کر دیتا ہے - ویسے ہی عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کر کے بیاہ کریں ﴿ (۳)

اس کے خلاف عمل کرنا برخلاف وید کے ہے - اور کبھی راحت بخش نہیں ہوتا ﴿

ف - گاؤ سے دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے - جو گائیں کسی نے نہیں دوہیں - اُن سے منفع نہیں لیا گیا - انکی مانند وہ عورتیں ہیں - جن کا کنوارا پن قائم ہے اور جنہوں نے کسی مرد سے مباشرت نہیں کی ﴿ (مترجم)

آریہ ورت کی تنزلی کی بُنیاد

۲۱- جب تک اسی طرح سب رشی منی راجا مہاراجا- آریہ لوگ برہمچریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سوئمبر بیاہ کرتے تھے- تب تک اس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی ؛

جب سے برہمچریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج بالغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا- تب سے رفتہ رفتہ آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے- اِس لئے اِس برے کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سوئمبر بیاہ کریں ؛

بیاہ ورن کے مطابق کریں اور ورن بیوستھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہیئے ؛

ورن پیدائش سے نہیں

۲۲- سوال- کیا جس کے ماں باپ برہمن ہوں- وہ برہمن ہوتا ہے- یا جس کے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں- کیا انکی اولاد بھی برہمن ہو سکتی ہے ؟

جواب- ہاں بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں- اور ہونگے بھی- جیسے چھاندوگیہ اپنشد میں جاوال رشی نامعلوم خاندان- مہابھارت میں وشوامتر- کھشتری ورن اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے- اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے- وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے- اور ایسا ہی آیندہ بھی ہوگا ؛

برہمن کا جسم رج ویریہ سے نہیں بنتا

۲۳- سوال- بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے- وہ بدل کر دوسرے ورن کے لایق کیسے ہو سکتا ہے ؛

جواب- رج ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا- بلکہ

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः । منو- ۲- ۲۸

महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥

اِس کا ارتھ پہلے کر آئے ہیں- اب یہاں بھی مختصراً کہتے ہیں- پڑھنے پڑھانے- وچار کرنے کرانے مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے- سارے ویدوں

کو شبد (الفاظ) ارتھ (مفہومات) سنبندھ (تعلّقات) سوروں کے اُچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پورن ماشی۔ اِشٹی[1] وغیرہ۔ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ اُن کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پِتری یگ۔ ولیشو دیو یگ اور اتھتی یگ۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت وتعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہِ عام وغیرہ نیک کام اور ہر قسم کی شلپ[2] ودّیا وغیرہ پڑھکر بد چلنی چھوڑ۔ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے کیا اس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رج ویریہ کے ماباپ (تناسل) سے ورن ہوتھا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا۔ بلکہ بہت سے لوگ زمانہ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں۔

پرم پرا کی تشریح

۲۴۔ سوال۔ کیا تم پرم پرا[3] کی بھی تردید کروگے؟

جواب۔ نہیں لیکن تمہاری الٹی سمجھ کو نہیں مانتے اور اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔

سوال۔ ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی سمجھ ہے۔ اِس میں کیا ثبوت ہے؟

جواب۔ یہی ثبوت ہے۔ کہ تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو اور ہم وید و نیز دنیا کے ابتدا سے جو آج تک چلا آیا۔ اُس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک اس کا بیٹا بد۔ اور جس کا بیٹا نیک اس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک یا دونوں بد دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منو مہاراج نے کیا کہا ہے:۔

منو۔۴۔۱۷۸

येनास्य पितरो याता येन याता पितामहः ।
तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥
मनु० ४ । १७८ ॥

---

[1] اشٹی ایک خاص قسم کا یگ ہوتا ہے۔ (مترجم)

[2] شلپ ودّیا حرفت وصنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا۔ اور ان سے کام لینا۔ مترجم۔

[3] پرم پرا بمعنی زمانہ قدیم۔ (مترجم)

کن بزرگوں کی تقلید ہو

جس طریق پر اُس کے باپ دادا گئے ہوں۔ اس طریق پر اولاد بھی چلے۔ لیکن جو راہِ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں۔ انہیں کے طریق پر چلیں اگر باپ دادا بد ہوں تو اُنکے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی۔

اِس کو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں مانتے ہیں۔

سناتن لفظ کے اصلی معنی

۲۶۔ اور دیکھو جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے۔ وہی سناتن (قدیم) اور جو بات اُس کے خلاف ہے۔ وہ کبھی قدیم نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہیئے یا نہیں؟ ضرور چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو اور اس کا بیٹا دولت مند ہو۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے۔ کیا جس کا باپ اندھا ہو۔ اس کا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے؟ جس کا باپ بد چلن ہو کیا اس کا لڑکا بھی بد چلنی ہی کرے؟ نہیں نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں۔ ان پر عمل کرنا۔ اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کے لئے ضروری ہے۔

جنم سے ورن ماننے کے خلاف دلیل

۲۷۔ اگر کوئی رج ویریہ (حیض و منی) کے میل (جنم) سے ورن آشرم ویوستھا مانے اور وصف و عمل کے مطابق نہ مانے تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ کر نیچ۔ چنڈال یا عیسائی مسلمان ہو گیا ہو۔ اس کو بھی برہمن کیوں نہیں مانتے؟ اس پر یہی کہوگے۔ کہ اُس نے براہمن کے عمل چھوڑ دیئے۔ اِس لئے وہ برہمن نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو براہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وہی براہمن وغیرہ۔ اور جو نیچ خاندان میں پیدا ہو کر بھی اعلےٰ ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو۔ اس کو اعلےٰ ورن میں اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے۔ تو اس کو نیچ ورن میں شمار کرنا چاہیئے۔

وید اور ورن ویوستھا

۲۸

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।

ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

سوال ۔ یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیاء کا گیارہواں منتر ہے ۔ اس کا یہ ارتھ ہے ۔ کہ براہمن ایشور کے منہ سے ۔ کشتری بازو سے ۔ دیش ران سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں ۔ اس لئے جیسے نہ منہ بازو وغیرہ اور نہ بازو وغیرہ منہ ہوتے ہیں ۔ اسی طرح نہ براہمن کشتری وغیرہ اور نہ کشتری براہمن وغیرہ ہو سکتے ہیں *

جواب ۔ اس منتر کا ارتھ جو تم نے کیا ۔ وہ ٹھیک نہیں ۔ کیونکہ یہاں پُرش یعنی غیر مجسم ہمہ جا موجود بذاتہٖ پرمیشور کا استدلال ہے (اُسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسم ہے ۔ تو اس کے منہ وغیرہ اعضا نہیں ہو سکتے اگر منہ وغیرہ اعضاء والا ہو ۔ تو وہ پُرش یعنی موجود کل نہیں ۔ اور جو موجود کل نہیں وہ قادر مطلق دنیا کو پیدا ۔ قائم اور فنا کرنے والا روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا جزا دینے والا ۔ علیم کل ۔ خدا ۔ غیر فانی اوصاف والا نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے اس کا یہ ارتھ ہے کہ

اصلی معنی جو موجود کل پرمیشور کی خلقت میں منہ کی مانند سب میں سردار ۔ افضل ہو ۔ وہ براہمن شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے ۔ یہ جس میں زیادہ ہو ۔ وہ کشتری ۔ کمر کے نچلے حصّہ اور زانو کے اوپر کے حصّہ کو اُرو کہتے ہیں ۔ جو سب اشیاء اور سب مُلکوں میں رانوں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے ۔ وہ دیش اور جو پاؤں یعنے نچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو ۔ وہ شودر ہے *

شت پتھ براہمن میں اس منتر کے معنے ۲۹ ۔ اور جس جگہ مثل شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے ۔ دیکھئے :-

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतो ह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

"چونکہ یہ مکھ (سردار) ہیں ۔ اس لئے مکھ (منہ) سے پیدا ہوئے" یہ قول عین مطابق ہے ۔ یعنے جیسے منہ سب اعضاء میں افضل ہے ۔ ویسے پورے علم اور اعلےٰ وصف ۔ عمل اور فطرت کے رکھنے کے باعث براہمن بنی نوع انسان

ہیں افضل کہلاتا ہے۔ جب پرمیشور کے غیر مجسم ہونے سے اُس کے منہ وغیرہ اعضاء ہی نہیں۔ تو منہ سے پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ جیسا کہ بانجھ (عقیمہ) عورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا ؏

برہمن منہ سے پیدا نہیں ہوئے

۳۰۔ اور اگر منہ وغیرہ اعضاء سے براہمن پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند براہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے منہ کی شکل گول مول ہے ویسے ہی ان کے جسم کی شکل بھی منہ کی مانند گول مول ہونی چاہیئے تھی۔ کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشوں کے جسم ران کی مانند۔ اور شودروں کے جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اگر تم سے سوال کرے۔ کہ جو جو منہ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ ان کا نام برہمن وغیرہ ہُوا۔ لیکن تمہارا نہیں۔ کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے تم بھی ہوتے ہو۔ تم منہ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے۔ پھر بھی براہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو۔ اس لیئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں۔ اور جو ہم نے معنے کئے ہیں۔ وہی سچے ہیں ؏

۳۱۔ ایسا ہی منوسمرتی میں بھی کہا ہے۔ جیسے

منو۔۱۰۔۶۵

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम् ।
क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥ मनु० १० ।६५॥

منوسمرتی اور ورن بیوستھا

شودر خاندان میں پیدا ہو کر اگر برہمن کھشتری اور ویش کی مانند وصف۔ عمل اور فطرت والا ہو۔ تو وہ شودر برہمن کشتری اور ویش بن جاتا ہے ویسے ہی جو برہمن۔ کشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ اور اس کے وصف۔ عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں۔ تو وہ شودر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر برہمن یا شودر کی مانند وصف۔ عمل اور فطرت والا ہو وہ برہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہوں۔ وہ اسی اسی ورن میں گنے جاویں گے ؏

धर्मचर्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं पूर्वं वर्णमापद्यते जाति-
परिवृत्तौ ॥ १ ॥

अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णो जघन्यं वर्णमापद्यते जाति-
परिवृत्तौ ॥ २ ॥

یہ آپستمبت کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے ادنےٰ ورن اپنے سے اعلےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اُسی ورن میں گنا جاوے۔ کہ جس کے لائق ہو۔ (۱)

ویسے ہی ادھرم پر چلنے سے پہلے پہلے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے ادنےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور اسی ورن میں گنا جانا چاہیئے۔ (۲)

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لایق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہیئے۔ اس سے ثابت ہُوا۔ کہ اس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف، عمل اور فطرت رکھتے ہوئے پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں۔ یعنی برہمن خاندان میں کوئی شخص جو کھشتری ویش اور شودر کی مانند ہو۔ نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شدہ رہتے ہیں۔ یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اس سے کسی ورن کی مذمت یا ناقابلیت بھی نہ ہوگی۔

ورن بیوستھا کا خاص انتظام

۳۳- سوال۔ اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو۔ اور وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے۔ تو اس کے ماں باپ کی خدمت کون کرے گا۔ اور قطع نسل بھی ہو جائے گی۔ اِس کا کیا انتظام ہونا چاہیئے۔

جواب۔ نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی۔ کیونکہ انکو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے مطابق دوسری اولاد ودیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملے گی۔ اِس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی۔

ورن کا خطاب

۳۴- یہ اوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی بیوستھا لڑکیوں کی سولہویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے اور اسی طرح سے یعنی برہمن ورن کا برہمنی۔ کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے۔ تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک ٹھیک رہے گی۔ ان چاروں ورنوں کے فرائض اور اوصاف یہ ہیں۔

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा ।

दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ ॥ मनु० १ । ८८ ॥ منو ۱-۸۸

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।

ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥

भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४२ ॥ بھگوت گیتا ۱۸-۴۲

برہمن کے فرائض

۳۵ - برہمن کے پڑھنا پڑھانا - یگ کرنا - کرانا - دان دینا اور لینا - یہ چھ کام ہیں - لیکن منو کے قول کے مطابق لینا نیچ کام ہے (۱) شم سکون طبیعت یعنی دل سے برے کام کی خواہش بھی نہ کرنی - اور نہ اس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے دینا - دم حواس پر قدرت یعنے کان اور آنکھ وغیرہ حواص کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا - ہمیشہ برہمچاری کی طرح نفس پر قادر ہو کر دھرم کے کام کرنا - پاکیزگی یعنے

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति । منو ۵-۱۰۹

विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० ५ । १०९ ॥

پانی سے باہر کے اعضاء - راستی پر عمل کرنے سے دل - ودیا اور دھرم کے کام کرنے سے روح اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے - اندرونی عشق و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنے سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے - ضبط مذمت - و تعریف - رنج و راحت - سردی گرمی - بھوک - پیاس - نفع و نقصان - عزت بے عزتی وغیرہ میں - خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مضبوط اعتقادی کا قائم رہنا - نرمی - انکساری - سادگی - سادہ طبیعت رکھنا - کجروی وغیرہ عیب چھوڑ دینا - علم روحانی سب وید وغیرہ شاستروں کو بمعہ انگ و اپانگ کے پڑھ کر پڑھانے کی طاقت - امتیاز - سچ کی تحقیق جو چیز جیسی ہو یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح اور ذی روح کو ذی روح جاننا یا ماننا - علم دنیاوی زمین سے لے کر پرمیشور تک سب اشیاء کو اچھی طرح جان کر ان سے مناسب فائدہ اٹھانا - تسلیم فرائض - کبھی

وید - پرمیشور بھگتی - پورب پرجنم - دھرم - علم - نیک صحبت - ماں - باپ - آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا - اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا - یہ پندرہ (۱۵) عمل اور وصف برہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں ؞

منو ۱-۸۹-

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेव च ।

विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥१॥ मनु० १। ८९॥

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।

दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥

भ० गी० अध्याय १८। श्लोक ४३ ॥ بھگوت گیتا ۱۸-۴۳-

کھشتری کے فرائض

۳۶ - انصاف و عدل سے رعیّت کی حفاظت یعنی رُو رعایت چھوڑ کر نیکیوں کی عزت اور بدوں کی بے قدری کرنا - ہر طرح سے سب کی پرورش - دان یعنی علم و اخلاق کے پھیلانے اور مستحق لوگوں کی خدمت کرنے میں دولت وغیرہ اشیاء کا خرچ کرنا - اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرنا - تحصیل علم جیسے وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا - عیاشیوں میں نہ پھنس کر نفس پرست نہ رہ کر ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا (بہادری) اکیلے سینکڑوں اور ہزاروں سے کبھی جنگ کرنے میں خوف نہ ہونا (خودداری) ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجزی سے مبرا - اپنے پر بھروسہ رکھنا - مستقل مزاج رہنا (ہوشیاری) راجا اور رعیّت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں نہایت ہوشیار ہونا (جنگ جوئی) - جنگ میں بھی مضبوط بے خوف رہ کر اُس سے کبھی نہ ہٹنا - نہ بھاگنا یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو - اپنی حفاظت کرنا - اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو - تو ایسا ہی کرنا - فیّاضی - خیرات کرنے کی عادت رکھنا - آقا پنا - طرف داری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ مناسب برتاؤ کرنا - سوچ کر دینا - وعدہ کا پورا کرنا - اس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا - یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں ؞

منو ۱-۹۰ ؞

पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च ।

वणिक्पथं कुसीदं च वैश्यस्य कृषिमेव च ॥ मनु० १।९०॥

ویش کے فرائض

۳۷- (۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا (۲) علم دہرم (اخلاق) کی ترقی کرنے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا۔ (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا (۵) سب قسم کی تجارت کرنا (۶) فی سینکڑہ چار۔ چھ۔ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ۔ یا بیس آنہ تک سود لینا۔ اور اصل رقم سے دُگنا یعنے ایک روپیہ دیا ہو۔ تو سو برس میں بھی دو روپے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا۔ (۷) کھیتی کرنا یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں۔

منو ۱-۹۱-

एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत् ।

एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया ॥ मनु० १।९१॥

شودر کا کام

۳۸- شودر کو چاہیئے۔ کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر برہمن کشتری اور ویشوں کی خدمت مناسب طور پر کرے۔ اور اسی سے اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک وصف اور کام ہے۔

ورن بیوستھا کے فوائد

۳۹- یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے ہیں جس جس شخص کے جس جس ورن کے لائق اوصاف و کام ہوں۔ اُس اُس ورن کا اُسکو حق دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کا ترقی کیطرف میلان رہتا ہے۔ کیونکہ اعلےٰ ورنوں کو خوف ہوگا۔ کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی۔ تو شودر ہو جائے گی۔ اور اولاد بھی ڈرتی رہے گی۔ کہ اگر ہم مذکورہ بالا چال چلن اور علم والے نہ ہونگے۔ تو شودر ہونا پڑے گا۔ اور نیچ ورنوں کا اعلےٰ ورنوں میں شامل ہونے کے لئے حوصلہ بڑھے گا۔

خلاصہ

۴۰- ودیا اور دہرم کی اشاعت کا کام برہمنوں کو دینا چاہیئے۔ کیونکہ وے پورے فاضل اور دہارمک ہوتے ہیں۔ اور اس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں۔ کشتریونکو سلطنت کے کاروبار میں لگانے سے سلطنت کا زوال و

نقصان نہیں ہوتا۔
مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ شودروں کو خدمت کا کام اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ علم سے بے بہرہ و جاہل ہوتے ہیں۔ اور علم کے متعلق کچھ بھی کام نہیں کر سکتے مگر جسم کے متعلق سب کام کر سکتے ہیں۔ اس طرح سب ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہل مجلس کا[٦] کام ہے۔

بواہ کی کیفیت

منو ۳-۲۱

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः ।
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० ३।२१ ॥

بیاہ کی آٹھ قسمیں بیاہ (اولاد پیدا کرنے کا طریق) آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسُر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس اور آٹھواں پیشاچ۔

ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) دولہا دلہن دونوں کامل برہمچاری پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں۔ اُن کا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہلاتا ہے (۲) بڑے یگیہ میں عمدہ طور پر یگیہ کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا دیو (۳) دولہا سے کچھ[٦] لے کر وواہ ہونا آرش۔

[٥] "سبھیہ جن" کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھاسد ہو سکتا ہے۔ یہاں مراد ارکین سلطنت یعنے وِدیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجہ کے ساتھ اس فقرہ میں ہے۔ اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں۔ کہ ورنوں کا انتظام وِدیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہیئے۔ دیکھو دفعہ ۳۳ (مترجم)

[٦] سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے

(بقیہ نوٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

(۴) دونوں کا بیاہ دہرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت - (۵) دولہا اور دلہن کو کچھ دے کر بیاہ کرنا آسُر (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولہا دلہن کا فرضی باہم میل ہونا گاندھرب (۷) لڑائی کر کے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھش (۸) سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بے ہوش ہوئی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہم بستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے ؂

ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل - دیو - آرش اور پرجاپت متوسط - آسُر اور گاندھرب ادنےٰ - راکشس مذموم اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے ؂

تردید کورٹ شپ اور انتخاب کا عمدہ طریق

۴۲ - اس لئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے - کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی سے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے - لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا وقت ہو - یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہمچریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں - تب اُن لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنے عکس جسکو فوٹو کہتے ہیں - یا تصویر اتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی - لڑکوں کے استادوں کے پاس لڑکیوں کی تصاویر بھیج دیں - جس جس کا رُوپ مِلجائے - اُس اُس کے اتہاس یعنے پیدایش سے لے کر اس دن تک جنم چرتر یعنے سوانح عمری کی کتاب ہو - اس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں - جب دونوں کے وصف - عمل - فطرت مطابق ہوں - تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں - اُس اُس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اتہاس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دے دیں -

(بہ پچھلے صفحہ کا بقیہ نوٹ)

"یہ بات مِتھیا ہے - کیونکہ آگے منوسمرتی میں لشیدھ کیا ہے - اور یکتی درودھ بھی ہے اس لئے کچھ بھی نہ لے دے کر دونوں کی پرسنتا سے پانی گرہن ہونا آرش دواہ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "نہ" رہ گیا ہے (مترجم)

اور کہیں۔ کہ اِس میں جو تمہاری منشا ہو۔ سو ہم کو بتا دینا۔ جب اُن دونوں کا پختہ ارادہ باہم شادی کرنے کا ہو جائے۔ تب اُن دونوں کا سماورتن (گوروکل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہیئے۔ اگر وے دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں۔ تو وہاں۔ نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے۔ جب وے سامنے ہوں۔ تب اُن اُستادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے اُن دونوں کی آپس میں بات چیت شاستر ارتھ کرانا۔ اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں۔ وہ بھی مجلس میں لکھکر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے کر سوال و جواب کر لیں۔ جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرنے میں ہو جائے۔ تب اُن کے خورد و نوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے اُن کا جسم جو پہلے برہمچریہ اور علم حاصل کرنے کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا رہا ہے۔ وہ چاندنی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھ کر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسلا (حیض والی) ہو کر جب نہا دھو لے۔ تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم۔ نیز اپنے (واقف کار) فاضل مرد عورتوں کی مناسب عزت کریں۔

گربھادھان سنسکار

۴۳۔ پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں۔ اُس دن سنسکار ودھی میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کر کے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن (ہتھلیوا) سے بیاہ کر کے طریق کو پورا کرنے کے بعد خلوت میں چلے جاویں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے۔ اسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہاں تک بنے۔ وہاں تک برہمچریہ کے ویریہ کو فضول ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے۔ وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو۔ اس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ۔ یعنی سیدھا جسم رکھیں۔ اور نہایت خوش دل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے۔ اور

عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اوپر کھینچے ۔ جائے مخصوص کو اوپر سکوڑ ۔ ویریہ کو اوپر کشش کر کے رحم میں ٹھہرا دے ۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں ۔ حمل ٹھہر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے ۔ سونٹھ ۔ کیسر اسگندھ ۔ الائچی خورد اور لعاب مصری ڈال کر گرم سنان (صحبت کے بعد غسل) کر کے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے ۔ اسکو حسب خواہش دونوں پی کر الگ الگ اپنے اپنے پلنگ پر سو رہیں ۔ یہی ترکیب جب جب گربھ دھارن کا فعل کریں ۔ تب تب کرنی مناسب ہے ۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل ٹھہرنے کا یقین ہو جائے ۔ تب سے ایک برس (یہ کم از کم معیاد ہے) تک عورت مرد ہرگز ہم بستر نہ ہوں ۔ کیونکہ ایسا ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے ۔ ورنہ ویریہ ضائع ہوتا ہے ۔ دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن اوپر سے گفتگو وغیرہ یا محبت کا سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہیئے ۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت حمل کی حفاظت کرے ۔ اور خورد و نوش اس قسم کا کریں ۔ کہ جس سے عورت اور مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو ۔ اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل ۔ خوبصورتی ۔ مضبوطی ۔ طاقت اور حوصلہ والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو ۔ اس کی زیادہ حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہیئے ۔ حاملہ عورت دست آور ۔ خشک اور نشہ آور چیزیں جو عقل اور طاقت کو نقصان پہنچانے والی ہوں ۔ کھانے وغیرہ کے کام میں نہ لائے ۔ بلکہ گھی دودھ ۔ عمدہ چاول ۔ گیہوں ۔ مونگ ۔ ارد ۔ وغیرہ اناج کا کھانا اختیار کرے ۔ اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے ۔

ایام حمل میں سنسکار

۴۴ ۔ اثنائے حمل میں دو سنسکار ۔ ایک چوتھے مہینے میں پنسون اور دوسرا آٹھویں مہینے میں سیمنتونین بموجب طریق مقررہ کے کرے ۔

جات کرم سنسکار

۴۵ ۔ جب اولاد پیدا ہو ۔ تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے (زچہ گھر لئے) شونٹھی پاک یا سوبھاگیہ

شونھتی پاک٭ پیشتر سے ہی تیار کر رکھے۔ اس وقت خوشبودار پانی سے جو قدرے گرم ہو
عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلا وے۔ بعد ازاں ناڑی چھیدن (کریں) یعنے
بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملائم سوت باندھکر چار انگل چھوڑ کر اوپر سے کاٹ ڈالے
اور اس کو ایسا باندھے جس سے جسم سے خون کا ایک بھی قطرہ نہ جانے پاوے۔
پھر اس مکان کو صاف کر کے اس کے اندر خوشبو والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے
بعد ازاں بچے کے کان میں باپ "ویدوسی اتی" یعنے تو وید (صاحب شعور) یا چیتن
ہے۔ کہہ کر اور شہد کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ ओ३म् (اوم)
لکھ کر شہد اور گھی کو اسی سلائی سے چٹاوے۔ پھر بچہ ماں کو دے دے۔
اگر بچہ دودھ پینا چاہے۔ تو اس کی ماں پلاوے۔ اگر اس کی ماں کا دودھ نہ ہو۔ تو
کسی عورت کی آزمائش کر کے اس کا دودھ پلاوے۔ پھر دوسری صاف کوٹھڑی
یا جہاں کی ہوا پاک ہو۔ اس میں خوشبودار گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے۔

٭ زستر جسم ؟ مولا پنڈی نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وید سے سوبھاگیہ شونھتی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ چرک شاستر کے مطابق ہے۔ ہم نے دریافت کیا ہے ؛
سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپلی۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ سنگھاڑا۔ جائفل۔ ستل چینی یا کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ نالوکا۔ مین پھل۔ اجوائن۔ اجمود۔ دھایا بن۔ زبانی۔ دھاکی کے پھول۔ ستاور۔ تال مولی۔ لودھ۔ گج پیپلی۔ چرونجی۔ سدا مولی (ثعلب مصری) کپور۔ لال چندن۔ سفید چندن ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہیئے اس کے علاوہ سونٹھ دو سیر۔ گھی ۴۲ تولہ۔ دودھ دو سیر۔ کھانڈ اڑھائی سیر لینی چاہیئے۔ پہلے سونٹھ کو کچھ بھوننا چاہیئے۔ بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر بھون لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہیئے۔ پھر گھی گرم کر کے ان میں ڈال کر پکائیں۔ پھر دودھ ڈال کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈال کر اتار لیں۔ پکانے بھوننے وغیرہ کے لیئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہیئے۔ خوراک ایک تولہ ہے۔ علی الصبح یہ دوائی زچہ کھائے۔ دوائی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یا دوائی کیساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہیئے۔ اعضا کے درد کھانسی کے لیئے نہایت مفید ہے۔ اس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے۔ نیز نا مناسب اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیئے ؛

اور اسی میں زچہ نیز بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا دودھ پئے۔ اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے اور یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے۔ اور بچہ کے دودھ پینے کے لئے کوئی دائی رکھے۔ اس کو خورد و نوش عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی کرے۔ لیکن اس کی ماں بچہ پر پوری نظر رکھے۔ کسی قسم کا نامناسب عمل اس کی پرورش میں نہ ہو۔ عورت دودھ بند کرنے کے لئے پستان کے اگلے حصہ پر ایسا لیپ کرے۔ کہ جس سے دودھ نہ ٹپکے۔ (یہ طریق خاص ہے عام طریق سنسکار ودھی میں درج ہے) اسی طرح خورد و نوش کا بندوبست بھی ٹھیک ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ سنسکار "سنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسولا ہو۔ تب پاک ہونے کے بعد اسی طرح رتو دان[1] دے۔

ऋतुकालाभिगामी स्यात्स्वदारनिरतः सदा। منو ۳-۴۵

पर्ववर्जं व्रजेच्चैनां तद्व्रतो रतिकाम्यया॥ मनु० ३।४५॥

निन्द्यास्वष्टासु चान्यासु स्त्रियो रात्रिषु वर्जयन्। منو ۳-۵۰

ब्रह्मचार्य्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन्॥ मनु० ३।५०।

گرہستی برہمچاری کی مانند ۴۶۔ جو اپنی ہی عورت سے خوش۔ ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا ہے۔ اور رتو گامی ہوتا ہے۔ وہ گرہستی بھی برہمچاری کی مانند ہے ٭

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्य्या तथैव च।

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम्॥ १।

यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसन्न प्रमोदयेत्।

अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते॥ २॥

[1] مہینے میں صرف اس وقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے۔ تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتو گمن کہتے ہیں (مترجم) ٭

स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम् ।

तस्यां त्वरोचमानायां सर्वमेव रोचते ॥ ३ ॥

منو ۳ - ۶۰ تا ۶۲

عورت کو خوش رکھنا چاہئے

۴۷ - جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے۔ اسی خاندان میں خوش نصیبی اور اقبال مندی قیام کرتی ہے۔ جہاں فساد و شر رہتا ہے۔ وہاں بد بختی اور مفلسی رہا کرتی ہے ۔ (۱)

جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی۔ اور اس کو خوش نہیں کرتی۔ تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اس میں (خاوند میں) اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۔ (۲)

چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے۔ اس لئے اس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں ۔ (۳)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।

पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ।

यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राऽफलाः क्रियाः ॥ २ ॥

शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम् ।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः ।

भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥

منو ۳ - ۵۵ لغایت ۵۷-۵۹

عورتوں کی پوجا

۴۸ - باپ بھائی۔ خاوند اور دیور ان کی (عورتوں کی) عزت کریں۔ اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہو وہ ایسا کریں ۔ ۱

جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے۔ اس میں آدمی با علم ہو کر دیوتا

کا نام پاتے ہیں۔ اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزت نہیں ہوتی۔ وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں ‏* (۲)

جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہو کر تکلیف پاتی ہیں۔ وُہ خاندان جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے۔ پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں۔ وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے ‏* ۳ ‏*

اس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے۔ کہ عزت اور تیوہار کے موقع پر زیورات۔ پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت کیا کریں ‏* ۴ ‏*

پُوجا سے کیا مراد ہے؟ ۴۹۔ یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے۔ کہ لفظ پُوجا کے معنے "عزت" کے ہیں ‏*

پس دن رات میں جب جب پہلے پہل ملیں یا جُدا ہوں۔ تب تب ایک دوسرے سے محبت سے "نمستے" کریں ‏*

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया । منو ۵۔ ۱۵۰

सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥

عورت کے فرائض ۵۰۔ عورت کو چاہیئے۔ کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے۔ سب چیزوں کو عمدگی سے بناوے۔ گھر کی صفائی رکھے۔ اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے۔ یعنے مناسب خرچ کرے سب چیزیں صاف رکھے اور خوراک اس طرح بنائے کہ جو دوائی بن کر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دے۔ جو جو خرچ ہو۔ اس کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سُنا دیا کرے۔ گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے ‏*

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् । منو ۲۔ ۲۴۰

विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥

मनु॰ २ । २४० ॥

یہ چیزیں جہاں سے ملیں۔ حاصل کرو ۵۱۔ عمدہ عورت۔ طرح طرح کے جواہرات علم۔

سچائی۔ پاکیزگی۔ خوشگوئی اور طرح طرح کی شلپ وِدیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے ؞

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम् ।

प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥१॥

भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद्भद्रमित्येव वा वदेत् ।

शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥२॥ منو ۴-۱۳۸-۱۳۹

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے

۵۲ - ہمیشہ میٹھی۔ سچی اور دوسرے کو فائدہ پہنچانے والی بات منہ سے نکالے۔ ناگوار سچی بات یعنے کانے کو کانا نہ بولے۔ انرت یعنے جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کے لیئے (کبھی) نہ بولے ؞

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے۔ بلا وجہ دشمنی۔ یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے ؞

سچ کہنے سے کبھی گریز نہ کرے

۵۳ - جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والے (کلام) ہوں رچاہے کوئی بُرا بھی مانے۔ تو بھی کہے بغیر نہ رہے ؞

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।

अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥

(دورنیتی اُدیوگ پرب)

उद्योगपर्व विदुरनीति० ॥

خوشامدی اور اصلی نیک مرد

۵۴ - اے دھرت راشٹر! اس دنیا میں دوسروں کو خوش کرنے کے لئے شیریں زبان (تعریف کرنے والے) بہت ہیں لیکن سننے میں تلخ معلوم ہو۔ مگر اصل میں فائدہ بخش کلام ہو۔ اُس کو کہنے اور سننے والا انسان کم یاب ہے ؞

کیونکہ نیک مردوں کو مناسب ہے کہ منہ پر دوسرے کے عیب کہنا۔ اور اپنے عیب سننا۔ غیبت میں ہمیشہ دوسرے کی تعریف کرنا۔ اور بدوں کا یہ شیوہ ہے۔ کہ سامنے تعریف کرنا اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا۔ جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا۔ تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ

کر نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا ٭

نندا کی ممانعت

۵۵ - کبھی کسی کی نندا نہ کرنی چاہیئے - یعنے نیک کو بد نہ کہے جیسے :-

"गुणेषु दोषारोपणमसूया" "दोषेषु गुणारोपणमप्यसूया"

गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुतिः

ستتی اور نندا کسے کہتے ہیں؟

۵۶ - خوبیوں کو عیب اور عیبوں کو خوبی بتلانا نندا (مذمت) اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا ستتی (تعریف) کہلاتی ہے - جھوٹ بولنے کا نام نندا اور سچ بولنے کا نام ستتی ہے ٭

बुद्धि वृद्धि कराण्याशु धन्यानि च हितानि च ॥१॥

नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥२॥

यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।

तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥३॥ منو ۴-۲۰

گرہستی سوادھیائے کریں

۵۷ - ویدادر جو شاستر عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں - اُن کو ہمیشہ سنیں اور سنادیں - اور برہم چریہ آشرم میں جو کتابیں پڑھی ہوں - اُن کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں - اور پڑھایا کریں ٭

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - تیوں تیوں علم کی حقیقت اُس پر کھلتی جاتی ہے - اور اسی میں اس کی رغبت بڑھتی رہتی ہے ٭

پانچ مہایگیہ

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।

नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥१॥ मनु० ४।२१॥

۵۸ - منو - ۴ - ۲۱ [۱]

[۱] - لفظی ترجمہ منجانب مترجم - رشی یگیہ - دیو یگیہ - بھوت یگیہ - نر یگیہ - اور پتر یگیہ ان کو حتی الامکان کبھی نہ چھوڑے ہمیشہ کرتا رہے - منو ۴ - ۲۱ ٭ رشی یگیہ = پڑھنا (برہم یگیہ)

(بقیہ نوٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञस्तु तर्पणम् ।

होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥२॥ मनु० ३

स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि ।

पितॄन् श्राद्धैश्च नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥३॥ मनुः ३।८१।

منو ۳-۷۰
منو ۳-۸۱

برہم یجنیہ اور دیو یجنیہ

۵۹ - دو یجنیہ (یگ) برہم چریہ میں لکھ آئے ہیں - ان میں سب سے اول برہم یگیہ یعنے وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا - سندھیا پاسن (عبادت) یوگا بھیاس کرنا - دوسرا دیو یگیہ یعنی عالموں کی صحبت اور خدمت پاکیزگی - اعلےٰ اوصاف کا رکھنا - سخاوت علم کی ترقی کرنا - یہ دونوں یگ صبح اور شام کرنے چاہئیں ؛

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातःप्रातः सौमनसस्य दाता ॥

प्रातःप्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायंसायं सौमनसस्य दाता ॥

اتھرو ۱۹-۷-۳ و ۴

अ० कां० १९ । अ० ७ । मं० ३ ४ ॥

तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ॥

उद्यन्तमस्तं यान्तमादित्यमभिध्यायन् ॥ ३ ॥

षड्विंश ब्राह्मणे प्र० ४ । खं० ५ ॥

न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् ।

स शूद्रवद्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥

منو ۲-۱۰۳

(بقیہ نوٹ پچھلے صفحہ کا ملاحظہ ہو)

ترپن یعنے خوش کرنا (پتر یگیہ) ہوم (دیو یگیہ) و پرورش متعلقین (بھوت یگیہ) و مہمان نوازی (اتتھی یگیہ) کہلاتی ہے - منو ۳ - ۷۰ - + مطالعہ سے رشیوں ہوم سے دیوتاؤں (ودوان یا بیجان چیزوں) اور خدمت سے بزرگوں کو کھلانے پلانے سے دوسرے لوگوں اور بلی کرم سے دوسرے جانداروں کی عزت کی جاتی ہے - منو ۳ - ۸۱ +

صبح اور شام کے ہوم کے فوائد

۶۰۔ جو شام کے وقت ہوم کیا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی ہوئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں۔ اور جو ہوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے۔ طاقت عقل اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں۔ ۱-۲ ؀

دو کال سندھیا

۶۱۔ اِس لئے دن اور رات کے ملاپ میں یعنے طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرمیشور کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہیئے ۳ ؀

سندھیا و ہوم نہ کرنے والا شودر کی مانند ہے

۶۲۔ جو شخص یہ دونوں کام صبح و شام کے وقت نہ کرے اس کو بھلے لوگ سب دوجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں۔ یعنے اس کو شودر کی مانند سمجھیں۔ ۴۔

سندھیا دو ہی وقت کرنی چاہیئے

۶۳۔ سوال۔ تین وقت سندھیا کیوں نہیں کرنی چاہیئے؟ ؀

جواب۔ تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی۔ روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح دو ہی وقت ہوتا ہے۔ جو اس کو نہ مان کر دوپہر کے وقت تیسری سندھیا مانے۔ وہ آدھی رات کو بھی سندھیوپاسن کیوں نہ کرے؟ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہیئے۔ تو پہر پہر۔ گھڑی گھڑی۔ پل پل۔ اور کشن کشن کی بھی سندھی ہوتی ہیں۔ ان میں بھی سندھیوپاسن کیا کرے۔ اگر ایسا کرنا چاہے۔ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اور دوپہر کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں۔ اِس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک ومناسب ہے۔ تیسرے وقت میں نہیں۔ اور جو تین وقت ہوتے ہیں۔ وے ماضی و مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں۔ سندھیوپاسن کے لحاظ سے نہیں ؀

۶۴۔ تیسرا پتری یگ ہے۔ یعنی جس میں فاضل رشی۔ پڑھنے پڑھانے والے بزرگ ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی ہو۔ پتری یگ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرادھ دوسرا ترپن۔ شرادھ یعنے "شرت" سچ کا نام ہے ؀

'श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा, श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्'

شرادھ کی تعریف ۶۵- جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے - اس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے - اس کا نام شرادھ ہے اور

ترپن کی تعریف ۶۶- جس جس عمل سے ترپت یعنے زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں - اور خوش کئے جائیں - اس کا نام ترپن ہے - لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مُردوں کے لئے نہیں ؞

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम् । इति देवतर्पणम् ॥

دیو ترپن ۶۷ " " یہ شت پتھ برہمن کا منقولہ ہے - جو عالم ہیں - اُن ہی کو دیو کہتے ہیں - انگ اور اُپانگ کے ساتھ چاروں ویدوں کے جاننے والے جو ہوں - اُن کا نام برہما ہے - اور نیز جو اُن سے کمتر ہوں - انکا بھی نام دیو یعنے عالم ہے - انکے مانند اُن کی عالمہ عورت براہمنی دیوی اور اُنکے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں - اور ان کے ملازم - اُن سب کی خدمت کرنا - اس کا نام شرادھ اور ترپن ہے ؞

ओं मरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम् । इति ऋषितर्पणम् ॥

رشی ترپن ۶۸- جو برہما کے پوتے مریچی کی طرح عالم ہو کر پڑھاویں - اور جو اُن کی مانند عالمہ اُن کی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں - اور جو اُنہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں - اور جو اُنکے ملازم ہوں - اُن سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے ؞

ओं सोमसद पितरस्तृप्यन्ताम् । अग्निष्वात्त पितरस्तृप्यन्ताम् । बर्हिषद पितरस्तृप्यन्ताम् । सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । हविर्भुज पितरस्तृप्यन्ताम् । आज्यपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । सुकालिन पितरस्तृप्यन्ताम् । यमादिभ्यो नमः यमादींस्तर्पयामि । पित्रे स्वधा नम पितरं तर्पयामि । पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि । प्रपितामहाय स्वधा नमः प्रपितामहं तर्पयामि । मात्रे स्वधा नमो मातरं तर्पयामि । पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्प्पयामि । प्रपितामह्यै स्वधा नमः प्रपितामहीं तर्प्पयामि । स्वपत्न्यै स्वधा नमः स्वपत्नीं तर्प्पयामि । सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः सम्बन्धिनस्तर्प्पयामि । सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगोत्रांस्तर्प्पयामि । इति पितृतर्प्पणम् ॥

بہتری ترین ۶۹ - جو علم الہیات اور علم طبیعیات جس سے خواص اشیاء جانے جاتے ہیں۔ ان میں ماہر ہوں وہ سوم سد ہیں *

جو اگنی یعنے بجلی وغیرہ اشیاء کے جاننے والے ہوں۔ وہ اگنی شواتا ہیں *

جو عمدہ کام یعنے اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں۔ وہ برہشد ہیں *

جو دولت وحشمت کے محافظ اور اعلے درجہ کے ادویات کے عرق پینے سے تندرست اور دوسروں کے جاہ و جلال کے محافظ۔ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے ہوں۔ وہ سوم پا ہیں *

جو نشی اور ضرر رساں اشیاء کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں۔ وہ ہور بھج ہیں *

جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں۔ وہ آجیہ پا ہیں *

جن کا وقت اچھا یعنے دھرم کرنے اور سکھ پہنچانے میں گذرتا ہو - وہ سُکال ہیں ❖

جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں وُہ یم ہیں ❖

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے - یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے ان کی حفاظت کرتا ہے - وہ پِتا ہے ❖

جو باپ کا باپ ہو - وہ پِتامہا اور جو پِتامہا کا باپ ہو - وہ پرپِتامہا ہے ❖

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے - وہ ماتا ہے ❖

جو باپ کی ماں ہو وہ پِتامہی اور جو دادا کی ماں ہو - وہ پرپِتامہی ہے ❖

اپنی عورت نیز بہن - رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں - اُن سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک پوشاک خوبصورت سواری وغیرہ دے کر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا - یعنے جس جس کام سے اُنکی آتما خوش اور جسم تندرست رہے - اُس اُس کام سے محبت کے ساتھ ان کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے ❖

وِیشودیویگ ❖ ۲ - چوتھا - ویشودیو - یعنی جب کھانا تیار ہو - تب جو کھانے کے لئے بنے - اُس میں سے کھٹا - نمکین اور کھاری کو چھوڑ کر گھی میٹھا میں والا اناج لے کر چولھے سے آگ الگ رکھ کر مندرجہ ذیل منتروں سے آہوتی دے اور الگ الگ حصے رکھے -

वैश्वदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।
आभ्यः कुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥मनु० ३।८४॥

منو ۳-۸۴-

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو - اس کی عمدہ صفات حاصل کرنے کے لئے اسی چولھے کی آگ میں مندرجہ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے ❖

ہوم کے منتر | ۷ - ہوم کرنے کے منتر یہ ہیں ! ❖

ओं अग्नये स्वाहा । सोमाय स्वाहा । अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा । विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा । धन्वन्तरये स्वाहा । कुह्वै स्वाहा । अनुमत्यै स्वाहा । प्रजापतये स्वाहा । सह द्यावा पृथिवीभ्यां स्वाहा । स्विष्ट कृते स्वाहा ॥ ४ ।

گھی اور مٹھاس والے اناج سے آہوتیاں

۴۷ - ان منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے۔

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتا رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں علے الترتیب ان منتروں سے حصہ رکھے۔[۵]

ओं सानुगायेन्द्राय नमः । सानुगाय यमाय नमः । सानुगाय वरुणाय नमः । सानुगाय सोमाय नमः । मरुद्भ्यो नमः । अद्भ्यो नमः । वनस्पतिभ्यो नमः । श्रियै नमः । भद्रकाल्यै नमः । ब्रह्मपतये नमः । वास्तुपतये नमः । विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः । दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः नक्तञ्चारिभ्यो भूतेभ्यो नमः । सर्वात्मभूतये नमः ॥

مٹھاس والے اناج کے بھاگ

۴۸ - ان حصوں کو اگر کوئی اتتھی آوے۔ تو اس کو کھلاوے۔ ورنہ آگ میں ڈال دے۔

نمکین کھانے کے بھاگ

۴۹ - اس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال۔ بھات۔ ساگ۔ روٹی وغیرہ لے کر چھ حصے زمین پر رکھے۔ اس میں حوالہ:-

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम् । منو ۳-۹۲
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि ।

اس طرح

[۵] یہ آہوتیاں جو متذکرہ بالا صفتوں کے نام یا موصوف کے نام لے کر ڈالی جاتی ہیں۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ متذکرہ بالا صفات کھانا کھانے سے پیشتر یاد رہیں۔ اگر موصوف بھی موجود ہوں۔ تو ان کی بھی تواضع کرے۔

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः;

पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः"

رکھ کر کسی دُکھی۔ بھوکے آدمی یا کتّے۔ کوّے وغیرہ کو دے دے۔

نمہ لفظ کے معنے اناج

۷۶۔ یہاں نمہ لفظ کے معنے اناج ہیں۔ یعنی کتّے۔ پاپی۔ چنڈال۔ پاپ روگی (سخت بیمار) کوّے اور کرمی یعنے چیونٹی وغیرہ کو اناج دینا یہ منوسمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے۔

اس ہوم کا مُدعا

۷۷۔ ہون کرنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو اور جو بے خبری سے نظر نہ آنے والے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اُس کے عوض میں بھلا کر دینا۔

اتتھی یگ کا بیان

۷۸۔ پانچویں اتتھی سیوا ہے۔

اتتھی اس کو کہتے ہیں۔ کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقررہ نہ ہو۔ یعنی دھارمک۔ سچ کا وعظ کرنے والا۔ سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا عالم کامل۔ پرم یوگی سنیاسی کسی گرہستی کے ہاں اچانک آوے۔ تو اس کو اوّل پادیہ[1]۔ ارگھ[2]۔ اور آچمنیہ[3] تین پرکار کا جل دیوے۔ پھر آسن (مسند) پر عزت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ سے عمدہ چیزوں سے خدمت۔ تواضع کر کے انکو خوش کرے۔ پھر ست سنگ کر اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے۔ جن سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کا حصول ہو۔ ایسے ایسے اُپدیش کو سُنے۔ اور اپنا چال چلن بھی اُنکے اچھے اُپدیش کے مطابق بنا دے۔

اتتھی کے معنے

۷۹۔ وقت پر گرہستی اور راجا وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزت کرنے کے لائق ہیں۔

पाषण्डिनो विकर्मस्थान् वैडालवृत्तिकान् शठान्।

हैतुकान बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत्॥

منو ۴۔ ۳۰۔

---

[1] پادیہ۔ پاؤں دھونے کے لئے پانی۔

[2] ارگھ۔ ہاتھ دھونے کے لئے پانی۔

[3] آچمنیہ کلی کرنے کے لئے پانی۔ (مترجم)

पाखंडिनोविकर्मस्थान वैडालव्रतिकान् शठान् ।
हेतुकानवकवृत्तींश्चवाङ्मात्रेणापिनार्चयेत ॥ मनु ४।३०

پاکھنڈیوں کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے

۸۰ - پاکھنڈی یعنے وید کی مذمّت کرنے والے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کام کرنے والے جھوٹ وغیرہ کے عادی۔ جیسے بلا چھپ کر۔ جم کر۔ تاکتا تاکتا۔ جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال ورتک (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والے مغرور جو آپ جانیں نہیں۔ اوروں کا کہا مانیں نہیں۔ (ہیتُک) بیہودہ دلیلیں دینے والے۔ بے فائدہ بولنے والے جیسے کہ آج کل کے ویدانتی کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے۔ وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے۔ اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے (وک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اٹھا کر دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کو دبوچ کر اپنی غرض پوری کرتا ہے۔ ایسے آج کل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں۔ ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

تواضع نہ کرنے کی وجہ

۸۱ - کیونکہ اُنکی عزت کرنے سے وہ ترقی پا کر دُنیا کو ادہرم والا کرتے ہیں۔ آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی بے علمی کے گہرے سمندر میں ڈبو دیتے ہیں۔

پنچ مہایگیوں کے فوائد

۸۲ - ان پانچ مہایگیوں کا پھل یہ ہے (۱) برہم یگ کرنے سے تعلیم۔ تربیت۔ دہرم۔ شائستگی وغیرہ عمدہ صفات کی ترقی۔ (۲) اگنی ہوتر سے ہوا۔ بارش پانی کی صفائی ہو کر بارش کے ذریعہ سے دنیا کو آرام کا ملنا اور پاک ہوا کے سانس لینے اور چھونے سے اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے سے صحت۔ عقل۔ طاقت اور ہمّت بڑھکر دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اِسی لئے اِس کو دیو یگیہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے (۳) پتری یگ سے۔ جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کرے گا۔ تب اس کا علم بڑھے گا۔ اس کے ذریعہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر سچائی کو

قبول اور جھوٹ کو ترک کر کے آسودہ رہے گا۔ دوم شکر گذاری یعنے جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے۔ اس کا عوض دینا مناسب ہی ہے (۴) بلی دیشو دیو کا بھی پھل جو پہلے کہہ آئے ہیں۔ وہی ہے۔ (۵) جب تک اُتم اتھتی (واعظ) دنیا میں پیدا نہیں ہوتے۔ تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی ان کے سب ملکوں میں گھومنے اور ست اپدیش کرنے سے بدعت (مکاری) کی ترقی نہیں ہوتی۔ اور سب جگہ گرہستھیوں کو باآسانی ست وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور سب انسانوں میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے۔ بنا واعظوں کے شک رفع نہیں ہوتے۔ شک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سکھ کہاں؟

منو ۴۔ ۹۲۔

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत् ।

कायक्लेशांश्च तन्मूलान् वेदतत्त्वार्थमेव च ॥ मनु० ४ ।९२॥

سو کر کس وقت اُٹھے؟

۸۳۔ رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھے حاجات ضروری کو پورا کر کے دھرم اور ارتھ و جسمانی امراض کے موجبات پر غور کرے اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے، کیونکہ

منو ۴۔ ۱۷۲

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।

शनैरावर्त्तमानस्तु कर्त्तुर्मूलानि कृन्तति ॥मनु० ४ ।१७२॥

ادھرم کا نتیجہ

۸۴۔ ادھرم (گناہ کیا ہوا نشپھل (بلا نتیجہ) نہیں ہوتا مگر جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اُسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اس لئے بے علم لوگ دھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ وہ ادھرم کا کام آہستہ آہستہ تمہارے سکھ کی جڑوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طریق سے

منو ۴۔ ۱۷۴

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।

سلہ۔ ایسے سب مضمون زندوں کا ہی شرادھ ترپن سدھ کرتے ہیں۔

ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ॥ मनु० ४।१७४॥

پاپی کی تباہی

۸۵۔ پاپی انسان۔ دہرم کی راہ چھوڑ (جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے) جھوٹ بولنا۔ فریب پاکھنڈ اور حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید اور معاہدہ شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال مار کر اول بڑھتا ہے۔ بعد ازاں دولت وغیرہ مال و متاع سے کھانا۔ پینا۔ پوشاک زیور۔ سواری۔ مکان۔ عزت رتبہ کو حاصل کرتا ہے۔ بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے۔ اس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے۔ ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے ؞

منو ۴۔ ۱۷۵

सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा ।
शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥ मनु० ४।१७५॥

عالم کس طرح شاگرد کی تربیت کرے

۸۶۔ عالم لوگ۔ ویدوں میں کہے ہوئے سچے دہرم یعنے بے رو رعایت۔ سچائی کو قبول کرنا۔ اور جھوٹ کو چھوڑ دینا اور ویدوں کے بتائے ہوئے انصاف وغیرہ کے دہرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند دہرم کے ساتھ شاگردوں کو تربیت کیا کریں ؞

मनु० ४।१७६।१८०॥

منو ۴۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰

ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः ।
बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥१॥
मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।
दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥२॥

کن کے ساتھ وواد نہ کرے

۸۷۔ (رتوک) یگ کا کرنے والا (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا (آچاریہ) علم پڑھانے والا (ماتل) ماموں (اتتھی) یعنے جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو (سنشرت) جن کا گذارہ اپنے پر ہو۔ یعنی (بال) بچے۔ بوڑھے (آتر) مصیبت میں مبتلا (وید) حکمت اور طب کا فاضل (سجاتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا شخص

خُسر وغیرہ رشتہ دار (باندھو) دوست (ماتا) ماں۔ (پتا) باپ (یامی) بہن (بھراتا) بھائی (بھاریا) عورت۔ (دوہتا) بیٹی اور نوکروں سے وِواد یعنی لڑائی بکھیڑا کبھی نہ کرے ۔

منو ۴-۱۹۰

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः ।

अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति ॥ मनु० ४।१९०॥

کن کو دان دینا منع ہے؟

۸۸۔ ایک اتپا، برہمچریہ۔ راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا ان ادھی یان، ناتعلیمیافتہ (پرتی گرہ رچی) کے نام پر دوسروں سے بہت زیادہ خیرات لینے کی عادت والا۔ یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں تیرنے والے کی طرح ہیں۔ وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی دُکھ کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ خود تو ڈوبتے ہی ہیں۔ لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبوتے ہیں ۔

منو ۴-۱۹۳

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनम् ।

दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च ॥ मनु० ४।१९३॥

کپاتروں کو دان دینے کی سزا

۸۹۔ جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے۔ وہ دان دینے والے کی تباہی اس جنم (زندگی) میں اور لینے والے کی بربادی آئندہ جنم میں کرتا ہے ۔

اگر وہ ایسے ہوں تو کیا ہوتا ہے ۔

منو ۴-۱۹۴

यथा प्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन् ।

तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ ॥

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھ کر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے۔ ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت سفلیہ یعنی دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔

پاکھنڈیوں کی علامت

۹۰۔ گمراہوں کی علامت ۔

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १ ॥

अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥

मनु० ४ । १९५ । १९६ ॥ منو ۴-۱۹۵-۱۹۶

دہرم دہوجی (گندم نما جو فروش) دہرم کچھ نہ کرے۔ مگر دہرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (حریص) ہمیشہ لالچ میں پھنسا ہوا۔ فریبی۔ لسان کم (رنگا گیدڑ) دُنیاداروں کے سامنے اپنی بڑائی کے گھوڑے مارنے والا۔ (ایذا دہندہ) جانداروں کے مارنے یا دوسروں سے دشمنی رکھنے والا (سازشی) اچھے بُروں یعنے سب سے سازباز رکھنے والا۔ ان کو گربہ چشم یعنی بلی کی مانند دغاباز اور کمینہ سمجھو ۔

نیچی نگاہ رکھنے والا۔ تعریف کے لئے نیچی نگاہ رکھنے والا (کینہ ور) کسی نے پیسہ بھر قصور کیا ہو تو بدلے میں جان تک لینے پر مستعد (خود غرض) چاہے فریب ادہرم اور وعدہ شکنی بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مطلب نکالنے میں ہوشیار (ضدی) چاہے اپنی بات جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ہٹھ نہ چھوڑنے والا (بھروپیہ) جھوٹ موٹ باہر سے نیک خصلت۔ صبر اور صاف دلی دکھانیوالا۔ ان سب کو (بگلا بھگت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو ۔

ایسی ایسی علامات والے گمراہ کُن ہوتے ہیں۔ ان کا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں ۔

धर्मं शनैः सञ्चिनुयाद् वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥

नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।

एकोनुभुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥

एकः पापानि कुरुते फलं भुङ्क्ते महाजनः

भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥ منو ۴-۲۳۸ تا آیت ۲۴۰

महाभारत । उद्योगप० प्रजागरप० ॥ अ० ३२ ॥

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ مہابھارت پرجاگر پرب ادھیائے ۳۲

विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥ ५ ॥

मनु० ४ । २४१ ॥

دھرم کی فضیلت

۱- عورت اور مرد کو چاہیئے۔ کہ جیسے پُتیکا یعنے دیمک بل کو بناتی ہے۔ ویسے کسی جاندار کو تکلیف نہ دے۔ بلکہ پرلوک یعنے پُنرجنم (آئندہ زندگی) کے سُکھ کے لئے آہستہ آہستہ دھرم کو جمع کریں ۔

کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت۔ نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں۔ بلکہ محض دھرم ہی مددگار ہوتا ہے ۲

دیکھیئے۔ اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل ہوتا ہے۔ صرف دھرم کا ثمرہ جو سکھ اور ادھرم کا مجسم ثمرہ جو دکھ ہے۔ اس کو بھوگتا ہے ۔ ۳

یہ بھی سمجھ لو۔ کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کر کے چیزیں لاتا ہے۔ اور مہاجن یعنی سب خاندان اس کو بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گنہگار نہیں ہوتے بلکہ ادھرم کا کرنے والا ہی گنہگار ہوتا ہے ۴

جب کوئی کسی کا رشتہ دار مرجاتا ہے۔ اس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ کر پیٹھ دے۔ دوست لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف دھرم ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے ۔ ۵

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः

धर्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम्

धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।

परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥ २ ॥

منو ۴-۲۴۲-۲۴۳ ٭

دہرم کی فضیلت

۹۲ - اس وجہ سے پرلوک یعنے آئندہ جنم میں سکھ اور عمدہ جنم پانے کے لئے ہمیشہ دہرم کو آہستہ آہستہ اکٹھا کرتا جائے - کیونکہ دہرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دکھ کے سمندر کو جیو پار کر سکتا ہے ٭

جو انسان دہرم ہی کو افضل سمجھتا ہے - اور جو دہرم کا عادی ہو جانے سے آئندہ پاپ کرنے سے رک جاتا ہے - اس کو موجود بالذات اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے - اس کو پرلوک یعنے قابل دید پرمیشور کے پاس دہرم ہی جلد پہنچاتا ہے ٭ اس لئے

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।
अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥

वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।
तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥

आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।
आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥

منو ۴-۲۴۶-۲۵۶-۱۵۶ ٭

عمدہ چال چلن سے رہنا چاہئیے

۹۳ - ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والے حلیم طبع اپنے حواس پر قادر اور تکلیف دہ بد چلن آدمیوں سے جدا رہنے والے دہرماتما آدمی کو چاہئیے - کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سکھ کو حاصل کرے لیکن یہ بھی خیال رکھے - کہ کلام سے مطلب سمجھ میں آتا ہے - کلام ہی اس کی جڑ اور کلام ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں - ایسے کلام کو جو چراتا یعنی جھوٹ بولتا ہے - وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے ٭ ۲

اس لئے دروغ گوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ جس نیک چلنی یعنے برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پوری عمر اور جس دہرم کے دستور العمل سے عمدہ اولاد اور لازوال دولت حاصل ہوتی ہے اور جس دہرم کے دستور العمل سے بد اوصاف

دور ہوتے ہیں۔ اس کی پابندی ہمیشہ کیا کرے۔ کیونکہ:۔

दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः । منو۴-۱۵۷

दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च ॥

۹۴- جو بدچلن آدمی ہے۔ وہ دنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمت کو حاصل کرتا ہے۔ دکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہ کر کم عمر والا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی کوشش کرے کہ

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।

यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥

सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।

एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २ ॥ منو۴-۱۵۹-۱۶۰

محتاج یا بغیر کام

۹۵- جو جو دوسروں کے ماتحت کام ہوں۔ انکو کوشش سے۔ اور جو جو خود مختاری کے کام ہوں۔ اُن اُن پر کوشش سے عمل کرے۔ کیونکہ جو جو دوسرے کی محتاجی ہے۔ وہ سب دکھ اور جو جو خود مختاری ہے وہ سب سکھ۔ یہی مختصر طور پر سکھ دکھ کے جاننے کا ذریعہ جاننا چاہیئے۔ ۱۔۲

ماتحتی کے کام

۹۶- لیکن جو ایک دوسرے کے ماتحت کام ہے۔ وہ ماتحتی ہی سے کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ماتحت کاروبار یعنے عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم محبت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔ زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ گھر کے کام عورت کی زیر ہدایت اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا۔ بدشغلی میں پھنسنے سے ایک دوسرے کو روکنا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ یقین کرنا چاہیئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے۔ تب عورت کے ہاتھ مرد۔ اور مرد کے ہاتھ عورت بک جاتی ہے۔ یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ۔ ناخن سے لے کر چوٹی تک جو کچھ ہیں۔ وہ ویرج وغیرہ ایک دوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ عورت یا مرد بلا رضامندی ایک دوسرے کے کوئی بھی کام نہ کریں۔ ان میں سے بڑی نفرت پیدا کرنے والے زناکاری یعنے رنڈی بازی اور غیر مرد کے ساتھ مجا

وغیرہ کام ہیں۔ ان کو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں۔

جو برہمن ورن کے ہوں۔ تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے۔ نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے۔ طرح طرح کے اپدیش اور تقریر کرکے ان کو عالم و عالمہ بناویں عورت کا عزت کے لائق (دیوتا) خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنے عزت کرنے کے لائق (دیوی) عورت ہے۔ جب تک گوروکل میں رہیں۔ تب تک ماں باپ کے مانند اُستادوں کو سمجھیں اور اُستاد اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں۔

پڑھانے والے اُستاد اور اُستانیاں کیسی ہونی چاہئیں۔

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥

निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥

क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति, विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो व्युपयुङ्क्ते परार्थे, तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥

नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥

प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥

श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب ودر پرجاگر ادھیائے ۳۳ کے شلوک ہیں۔

پنڈت کی پہچان

۹۷- (ارتھ) ۱- جو علم روحانی میں ماہر سمیک یعنے جو نکما سست کبھی نہ رہے۔ راحت۔ رنج۔ نفع۔ نقصان۔ عزت۔ بے عزتی نِندا تعریف میں خوشی یا غم کبھی نہ کرے۔ دھرم ہی میں ہمیشہ قائم رہے۔

جس کے من کو عمدہ عمدہ چیزیں یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں۔ وہی پنڈت کہلاتا ہے ۔

(۲) ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا۔ پرمیشور وید اور نیک کاموں کی مذمت کرنے والا نہ ہو۔ اور پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو۔ یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں ۔

(۳) جو مشکل مضمون کو بھی جلد سمجھ سکے۔ بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سنے اور سوچے۔ اور جو کچھ جانے اس کو عام کی بھلائی کے لئے لگائے خود غرضی کے لئے کوئی کام نہ کرے۔ بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے دوسروں کے معاملہ میں رائے نہ دے۔ یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہئے ۔

(۴) جو نہ ملنے کے قابل چیز کی خواہش کبھی نہ کرے۔ ضائع یا گئی ہوئی چیز کا غم نہ کرے۔ مصیبت کے وقت موہ میں نہ پڑے۔ یعنے گھبرائے نہیں وہی عقلمند پنڈت ہے ۔

(۵) جس کی زبان سب علموں اور سوال و جواب کے کرنے میں نہایت ہوشیار ہو جو عجیب و غریب شاستروں کے مضامین کا بیان کرنے والا ٹھیک ٹھیک دلیل دینے والا۔ اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو۔ وہی پنڈت کہلاتا ہے ۔

(۶) جس کی عقل سلیم۔ سنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جس کی معلومات عقل کے مطابق ہوں۔ جو کبھی آریہ یعنے نیک دھارمک لوگوں کے قواعد کو نہ توڑے۔ وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو ۔

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں۔ وہاں علم دھرم اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے ۔

پڑھانے میں نا قابل اور بے وقوف کی علامات ۔

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः ।

अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥ १ ॥

अनाहूतः प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।

अजिश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥ २ ॥

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب ودر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں۔

بے وقوف کی علامات

۹۸- (ارتھ) (۱) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا۔ مگر نہایت مغرور مفلس ہو کر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے چیزوں کے ملنے کی خواہش کرنے والا ہے۔ اس کو عقلمند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں۔

(۲) جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو۔ اعلےٰ مسند پر بیٹھنا چاہے۔ بغیر پوچھے مجلس میں بہت بولے ناقابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتقاد رکھے۔ وہی ابلہ (بیوقوف) اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہاتا ہے۔

جہاں ایسے آدمی اُستاد۔ اُپدیشک۔ گرو۔ اور قابل عزت مانے جاتے ہیں۔ وہاں جہالت۔ ادھرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھ کر دُکھ بڑھ جاتا ہے۔

(اب طالب علموں کے علامات لکھتے ہیں)۔

आलस्यं मदमोहौ च चापलं गोष्ठिरेव च ।
स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।
एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥
सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिन सुखम् ।
सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

یہ بھی ودر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں۔

طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

۹۹- (۱) آلسیہ۔ جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنے کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل ہونا۔ اور ادھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا سننا۔ پڑھتے پڑھاتے رک جانا۔ مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں (۱)۔ جو ایسے ہیں انکو علم حاصل نہیں ہوتا۔

(۲) آرام کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں؟ کیونکہ عیش و آرام کا خواہشمند علم کو اور علم کا خواہشمند عیش و

آرام کو چھوڑ دے ٭

ایسے کیئے بغیر علم کبھی نہیں نصیب ہوتا۔ پس۔

ایسے ہی شخص کو علم نصیب ہوتا ہے۔ جو عیش و آرام کو چھوڑ دے ٭

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् ।

ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

| حصول علم کے لئے مجرد رہنا |

۱۰۰۔ ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا۔ انہی کا برہمچریہ سچا اور وہ ہی عالم ہوتے ہیں ٭

| برہمن کے خاص فرائض |

۱۰۱۔ اس لئے اُستاد اور طالب علموں کو نیک صفتوں والا ہونا چاہیئے۔ اُستاد ایسی کوشش کیا کریں۔ کہ جس سے شاگرد سچ بولنے ماننے اور کرنے والے۔ مہذب۔ نفس پر غلبہ رکھنے والے نیک خصلت۔ نیک چلن اور جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ ان کی بدحرکات چھڑانے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں۔ اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر۔ شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے۔ سوچنے کی عادت والے۔ محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے وغیرہ یہ سب برہمن ورن کے کام ہیں ٭

| کشتریوں کے خاص فرائض |

۱۰۲۔ کشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے ٭

| ویشوں کے خاص فرائض |

۱۰۳۔ ویشوں کے فرائض یہ ہیں۔ کہ برہمچریہ وغیرہ سے وید وغیرہ ودیا پڑھ کر بیاہ کرنا۔ ملکوں کی زبانیں سیکھنا۔ کئی قسم کی تجارت کے طریقے۔ ان کے نرخ جاننا۔ بیچنا خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا آنا۔ فائدہ کے لئے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی ٭

دولت کا بڑھانا۔ اور بڑھا کر علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راستگو ہو کر۔ مکر و فریب چھوڑ کر۔ سچائی کے ساتھ سب قسم کا بیوپار کرنا۔ اور سب چیزوں کی

حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے ۔

شودروں کے خاص فرائض

۱۰۴۔ شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔ نہایت محبت سے دِوجوں کی خدمت کرے۔ اُنہی سے اپنی روزی بسر کرے اور دوِج لوگ اس کے کھانے پینے۔ پوشاک ۔ مکان ۔ بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو۔ سب کچھ دیں ۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں ۔

چاروں ورنوں کا باہمی برتاؤ

۱۰۵۔ چاروں ورنوں کو باہم محبت ۔ فیض رسانی ۔ نیک سلوک رنج وراحت نفع ونقصان میں ہم خیال ہو کہ سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل وجان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہیئے ۔

عورت مرد کی جدائی کبھی نہ ہو

۱۰۶۔ عورت ومرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ

منو۔ ۹۔ ۱۳

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम् ।
स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसन्दूषणानि षट् ॥ मनु० ९। १३ ॥

(۱) شراب ۔ گوشت وغیرہ نشہ دار چیزوں کا پینا (۲) برے آدمیوں کی صحبت (۳) خاوند سے جدائی (۴) اکیلی ادھر اُدھر بے فائدہ پاکھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا (۵) اور بیگانے گھر میں جا کر سونا (۶) یا بودوباش اختیار کرنا ۔ یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں ۔ اور یہ مردوں کیلئے بھی ایسے ہی باعث ذلت ہیں ۔

خاوند اور عورت کی جدائی دو قسم کی ہوتی ہے ۔

استری پرش کی جدائی

۱۰۷۔ اوّل کہیں کام کے لئے ممالک غیر میں جانا ۔ اور دوسرے موت سے جدائی ہو جانی ۔

ان میں سے اوّل کا علاج یہی ہے کہ دور ملک میں سفر کے لئے جاوے تو عورت کو بھی ساتھ رکھے ۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ بہت عرصہ تک جدائی نہ رہنی چاہیئے ۔

پُنر وِواہ اور نیوگ

۱۰۸۔ سوال ۔ عورت اور مرد کے ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں یا نہیں ؟

جواب۔ ایک وقت میں نہیں۔

سوال۔ کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں؟

جواب۔ ہاں۔ جیسے۔

منو ۹۔ ۱۷۶

सा चेदक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागतापि वा ।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥ मनु० ९। १७६।

دوِجوں میں عقد ثانی

۱۰۹۔ جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا ہو (محض رسوم شادی ادا ہوئی ہوں) اور سمبندھ نہ ہوا ہو یعنی جو اکشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکشت ویرج مرد ہو۔ ان کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر وِواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیئے۔

اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کہ برہمن کشتری دونوں میں کشت یونی عورت اور کشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے۔

۱۱۰۔ سوال۔ پنر وواہ میں کیا نقص ہے؟

جواب۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے۔ تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لیں گے۔

دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لے جانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا۔

تیسرا۔ بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہو جانا۔

چوتھا۔ پتی برت[1] اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے

[1] پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر وواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا۔ کہ اپنی حین حیات تک کسی دوسرے کے ساتھ بیاہ نہیں کریں گے۔ (مترجم)۔

نقصوں کے سبب دِوجوں میں پُنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں۔

سوال۔ جب قطع نسل ہو جائے۔ تب بھی اس کا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت سی بدفعلیاں کریں گے۔ اس لیئے پُنر بواہ ہونا اچھا ہے۔

جواب۔ نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہم چریہ میں قائم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود لے لیں گے۔ تو اُس سے خاندان چلے گا۔ اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہم چریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کریں۔

پُنر وواہ اور نیوگ میں فرق

۱۱۱۔ سوال۔ پُنر وواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے۔ اور اس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر نیوگ کی صورت میں عورت اسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے۔

دوسرا۔ اسی بیاہی عورت کے لڑکے اسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیوکتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے ویریہ داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ (جا ہے عورت نے نیوگ اپنی اولاد کے لیئے کیا ہو) نہ اس کا گوتر ہوتا ہے۔ اور نہ اس کا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اسی کا گوتر رہتا ہے۔ اور اسی کی جائداد کے وارث ہو کر اسی گھر میں رہتے ہیں۔

تیسرا۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے مگر نیکتا (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔

چوتھا۔ بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے۔

پانچواں۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سر انجام دینے

ہیں کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں۔

بیاہ اور نیوگ کے قواعد

۱۱۲۔ سوال۔ بیاہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف؟

جواب۔ کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت مل کر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

نیوگ سے اولاد

۱۱۳۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔

کنواروں کا نیوگ منع

۱۱۴۔ (۷) ماسوا اس کے۔ جیسے کنوارے اور کنواری کا بیاہ ہوتا ہے۔ ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے۔ انہی کا نیوگ ہوتا ہے۔ کنوارے کنواری کا نہیں۔

نیوگ شدہ مرد عورت سوائے رتودان کے اکٹھے نہیں ہو سکتے

۱۱۵ (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کبھی رہتا نہیں۔ بلکہ بغیر رتودان؎ کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں۔

دوسرے حمل کے ٹھیرنے کے بعد قطع تعلق

۱۱۶۔ (۹) اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے۔ تو جب حمل ٹھیر جائے۔ اسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لئے کرے تو بھی حمل کے ٹھیرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دے دیوے۔

نیوگ سے دس اولاد

۱۱۷۔ گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح ملکر دس

؎ رتودان یا گربھادھان وہ فعل ہے۔ جو محض اولاد پیدا کرنے کے لئے اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھو کر بالکل پاک ہو جائے (مترجم)۔

دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے ؞

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु ।

दशास्यां पुत्रानाधेहि पतिमेकादशं कृधि ॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४५ ॥　　　رگ۔ ۱۰۔ ۸۵۔ ۴۵

وید منتر کا پرمان

۱۱۸- اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد! اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر۔ اور گیارہویں عورت کو مان۔ اے عورت! تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارہویں خاوند کو سمجھ ؞

زیادہ اولاد پیدا کرنے کی خرابیاں

۱۱۹- وید کے اس حکم کے مطابق برہمن کشتری اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور عورت و مرد بھی کمزور۔ کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں ؞

نیوگ زناکاری نہیں ہے

۱۲۰- سوال - یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے؟

جواب - جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی (مجامعت) زناکاری ہوتی ہے۔ ویسے جو نیوگ شدہ نہیں۔ ان کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی۔ تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائے گی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے کمار کے ساتھ شاستر کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتی ویسے ہی وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری۔ گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیئے ؞

سوال - ہے تو ٹھیک۔ لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے ؞

جواب - نہیں۔ کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقررہ آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی نہ

ہونی چاہیئے۔ ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں۔ وہ بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے ۔

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں

۱۲۱۔ سوال۔ ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے ۔

جواب۔ اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو۔ تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد پیدائش کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رُک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم با کمال اور یوگیوں کے ۔

کیا اسقاط حمل سے بچہ کشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وہ جوانی میں ہیں۔ دل میں اولاد کی پیدائش اور شہوت کی خواہش رکھنے والوں اور سرکار یا برادری کے قاعدہ سے رکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک یہی عمدہ تدبیر ہے۔ کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنے بیاہ یا نیوگ کبھی نہ کریں۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ ان کا بیاہ اور آپت کال یعنے لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے ۔

نیوگ اور دواہ کے فوائد

۱۲۲۔ اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے۔ اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے ۔

رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری اعلےٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا منقطع ہونا۔ عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے اس لئے نیوگ کرنا چاہیئے ۔

نیوگ کی رسومات

۱۲۳۔ سوال۔ نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیئے؟

جواب۔ جیسے علانیہ بیاہ۔ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دُولہا دولہن کی رضامندی ہوتی ہے۔ ویسے نیوگ

میں کبھی ہونی چاہیئے۔ یعنے جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو۔ تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں۔ کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائے گا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا اگر اس کے برخلاف کریں۔ تو گنہگار۔ اور پنچایت یا راجا کی سزا کے مستوجب ہوں مہینے میں ایک بار گر بھادہان کا کام کریں گے۔ حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جدا رہیں گے ✤

نیوگ کس ورن سے ہو؟

۱۲۴۔ سوال۔ نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیئے۔ یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی؟

جواب۔ اپنے ورن میں یا اپنے سے اونچے ورن والے مرد کیساتھ یعنی ویش عورت۔ ویش۔ کشتری اور براہمن مرد کے ساتھ کشترانی۔ کشتری اور براہمن کے ساتھ براہمنی براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے۔

مذکورہ بالا طریق کا مدعا

۱۲۵۔ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا ہونا چاہیئے۔ اپنے سے اونے ورن کا نہیں ✤

استری و پرش کی پیدائش کا مدعا

۱۲۶۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنے وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں ✤

دوجوں میں ایک ہی بار وواہ

۱۲۷۔ سوال۔ مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا؟

جواب۔ ہم لکھ آئے ہیں۔ کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا ویدآدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔

کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف۔ اور بیوہ عورت کیساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنے پاپ ہے۔ جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی ✤

نیوگ کی ضرورت کب ہو سکتی ہے؟

۱۲۸ - جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کرے گا۔ تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے۔ کہ جیسے کے ساتھ ویسے ہی کا رشتہ ہونا چاہیئے۔

نیوگ میں پرمان

۱۲۹ - سوال۔ جیسے بیاہ کے لئے وید آدی شاستروں کی سند ہے۔ ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں؟

جواب - اس بارہ میں بہت سی سند ہیں۔ دیکھو اور سنو۔

कुह स्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहोषतुः। को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४० । मं० २ ॥

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि। हस्तग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ॥

رگ ۔ ۱۰ ۔ ۱۸ ۔ ۸

پہلے منتر کے معنے

۱۳۰ - اے عورت مرد وا! جیسے دیور کے ساتھ بیوہ یکجا ہوتی - اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہم بستری کر کے اولاد کو بہر طور پیدا کرتی ہے۔ ویسے تم دونوں بیاہتا عورت مرد کہاں[1] رات اور کہاں[2] دن میں بسے تھے؟ کہاں[3] اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت کہاں[4] رہتے رہے؟ تمہارے سونے کی جگہ (گھر) کہاں ہے؟ نیز کون ہو۔ یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟

پہلے منتر کا نتیجہ

۱۳۱ - اس سے یہ ثابت ہوا - کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد و عورت اکٹھے ہی رہیں۔ اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند

---

[1] رات کہاں بسر کرتے تھے یعنی گھر کہاں تھا۔

[2] یعنی دن میں کہاں رہا کرتے تھے یعنی کہاں کاروبار کرتے تھے۔

[3] اب کس دیش یا مقام پر کاروبار کرتے ہو۔

[4] ۔ کس کس جگہ اور کب کب اور کیا کیا کاروبار کرتے رہے ہو۔

کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کر لے۔

دیور لفظ کے معنی

۱۳۲۔ سوال۔ اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو۔ تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے؟

جواب۔ دیور کے ساتھ۔ لیکن "دیور" لفظ کے معنے جیسے تم سمجھتے ہو ویسے نہیں۔ دیکھو نروکت میں۔

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥

निरु० ॥ अ० ३ । खं० १५ ॥ — نرکت ۳۔۱۵۔

دیور اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے۔ چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے اونچے ورن والا ہو۔ جس سے نیوگ کرے اسی کا نام دیور ہے۔

دوسرے منتر کے معنے

۱۳۳۔ اے بیوہ عورت! تو اس مرے ہوئے خاوند کی اُمید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ پانی گرہن یعنی نیوگ کرنے والے خاوند کے لیے نیوگ ہوگا۔ تو پیدا شدہ بچہ اُسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کرے گی۔ تو یہ اولاد تیری ہوگی۔ نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے۔

अदेवृघ्न्यपतिघ्नी हैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः ।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥

अथर्व० ॥ कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ॥

اتھروید ۱۴۔۲۔۱۸۔

تیسرے وید منتر کا پرمان

۱۳۴۔ اے پتی اور دیور کو دُکھ نہ دینے والی عورت! اس گرہستھ آشرم میں تو حیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی۔ اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی۔ خوبصورت۔ تمام شاستروں کو جاننے والی۔ اولاد پیدا کرنے والی۔ بہادر لڑکوں کے جننے والی۔ دیور کی خواہش کرنے والی۔ سکھ دینے والی۔ پتی یا دیور کو حاصل کر کے گرہستھ کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے

اس کو عمل میں لانے والی ہو۔

...मानेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु० ९ । ६९ ॥

منو ۹ - ۶۹

راسی بارہ میں منو کا فرمان

۱۳۵۔ اگر کنواری عورت بیوہ ہو جائے۔ تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی اُس سے بیاہ کر سکتا ہے۔

نیوگ کی تعداد

۱۳۶۔ سوال۔ ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے اور بیاہ ہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں؟

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।
तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४० ॥ رگ ۔ ۱۰ ۔ ۸۵ ۔ ۴۰

اے عورت! تجھ کو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے۔ اس کا نام کنوار وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا ہے وہ گندھرو۔ جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے۔ وہ بہت حرارت رکھنے سے نام والا اور جو تیسرے چوتھے سے لے کر گیارہویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں۔ وہ منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے (इमां त्वमिन्द्र) اس منتر سے گیارہویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے۔ ویسے مرد بھی گیارہویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے۔

سوال۔ ایکادشی لفظ سے دس لڑکے اور گیارہواں خاوند کیوں نہ شمار کریں؟

جواب۔ اگر ایسا ترجمہ کرو گے تو

...देवरम् 'देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते'
...वृधि' और 'गन्धर्वो विविद उत्तरः'

ان وید کے حوالجات سے اُلٹے معنے ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمہ سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया ।

प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ १ ॥

ज्येष्ठो यवीयसो भार्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।

पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥

औरसः क्षेत्रजश्चैव ॥ منو ۹-۵۹-۵۸--۱۵۹-

کے تین پرمان

۱۳۷ - یہ سب منوجی نے لکھا ہے۔ کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلےٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ یا جب اولاد بالکل نہ رہے تب نیوگ ہو۔

اگر آپت کال یعنی پیدائش اولاد کی خواہش (ضرورت) کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو۔ اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وہ نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں۔ تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس کے پیچھے صحبت نہ کریں۔ اور اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو۔ تو چوتھے حمل تک۔

حاصل کلام مذکورۂ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے پتت یعنی گرے ہوئے گنے جاتے ہیں۔

اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں۔ تو شہوت پرست اور قابلِ مذمت ہوتے ہیں۔ یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اندھا دھند شہوت رانی کے لئے نہیں۔

نیوگ خاوند کی زندگی میں

۱۳۸ - سوال - نیوگ مرے پیچھے ہی ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی؟

جواب - جیتے بھی ہوتا ہے۔

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥

رگ۔ ۱۰۔۱۰۔۱۰۔

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت! تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر"۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہ ہو سکے گی۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔ لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنے خاوند کو اجازت دے۔ کہ مالک! آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے۔

تاریخی واقعات

۱۳۹۔ جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا۔ اور جیسا ویاس جی نے چترانگد اور وچتر ویریہ کے مر جانے پر اُن اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کر کے انبیکا امبا سے دھرت راشٹر اور انبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو پیدا کیا۔ اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ میں ثبوت ہیں۔

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥

منو ۹-۷۶-۸۱

वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ २ ॥

منوسمرتی کے شلوک

۱۴۰۔ اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو۔ تو بیاہی عورت آٹھ برس۔ اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو۔ تو چھ برس اور دولت وغیرہ مقصد کے لئے گیا ہو۔ تو تین برس تک انتظار کر کے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔

جب شادی شدہ خاوند آوے۔ تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق

ہو جائے۔ ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے۔ کہ

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک اگر عورت کو حمل نہ پڑے) اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں تو گیارہویں برس تک۔ اور جو بدکلام بولنے والی عورت ہو تو جلد ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کر لے ۔ ۲ ۔

ویسے ہی اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے۔ کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کرکے اپنے بیاہے خاوند کی وارث اولاد پیدا کر لے ۔

متذکرہ بالا حوالوں اور دلیلوں کے مطابق سوئمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کریں ۔

نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا باپ کا وارث ہوتا ہے

۱۴۱۔ جیسا اورس (یعنے بیاہے خاوند سے پیدا شدہ لڑکا) باپ کی جائداد کا مالک ہوتا ہے۔ ویسے ہی کشیترج (یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے) بھی مرحوم باپ کے وارث ہوتے ہیں ۔

ویریہ کو ویبھچار میں کھونے والا ازحد جاہل ہے

۱۴۲۔ اب اس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں۔ جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں۔ وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے۔ جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے۔ تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں بوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بیوقوف ہے۔ کیونکہ اُس کا پھل اُس کو نہیں ملتا۔ اور

"आत्मा वै जायते पुत्रः"

پتر باپ کا آتما ہے

۱۴۳۔ یہ برہمن گرنتھوں کا قول ہے ۔

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।

आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम ।		نرکت ۳-۴

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوئے ویریہ سے اور دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے تو میرا آتما ہے۔ مجھ سے پہلے مت فوت ہو۔ بلکہ سو برس تک زندہ رہ۔

بد فعلی کرنا بھاری گناہ ہے

۱۴۴۔ جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں۔ اُس کو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈلوانا بڑا بھاری گناہ ہے۔

آزادانہ محبت کی تردید

۱۴۵۔ سوال۔ بیاہ کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے؟ کیونکہ اس سے مرد عورت کو بندش میں پڑ کر بہت تنگ ہونا اور دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اس لئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو۔ تب تک تعلق رکھیں۔ جب محبت چھوٹ جائے۔ تو چھوڑ دیں۔

جواب۔ یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر انسانوں میں بیاہ کا قاعدہ نہ رہے۔ تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب بیمار۔ کمزور اور کم عمر ہو کر جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کرے۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت بھی نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب مریض۔ کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں گے۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکے گا۔ اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہ سکیگا۔ اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لئے شادی کا ہونا ضروری ہے۔

عورت کے حاملہ ہونے پر مرد کا نیوگ کرنا

۱۴۶۔ سوال۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے ایک مرد رہے گا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ۔ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں؟

جواب۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض

مرد کی عورت سے نہ رہا جائے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اُس کے لئے اولاد پیدا کرے۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں ؀

چار قسم کا پرشارتھ

۱۴۷۔ جہاں تک ہو سکے بغیر حاصل شدہ چیز کی خواہش۔ حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق و کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں۔

گرہستی کے فرائض

۱۴۸۔ اپنے ماں۔ باپ۔ ساس سسر کی خدمت کریں۔ دوست۔ ہمسایہ۔ راجا۔ فاضل۔ حکیم اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش ادھرمی ہوں۔ اُن سے اپیکشا یعنی کینہ چھوڑ کر ان کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچّوں کے عالم اور تربیت یافتہ بنانے میں دولت وغیرہ کو خرچ کر کے ان کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں۔ اور دھرم کے کام کر کے موکش (نجات) کی تدابیر کیا کریں۔ کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو۔

جعلی شلوک نا قابل تسلیم ہیں

۱۴۹۔ ایسے ایسے شلوکوں کو ہرگز نہ مانیں۔ جیسے:

पतितोऽपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः ।
निर्दुग्धा चापि गौः पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं संन्यासं पलपैतृकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

یہ من گھڑت پراشری کے شلوک ہیں۔

ترجمہ - بدمعاش دوج بھی اچھا ہے - نیک چلن شودر ہو تو وہ بھی اچھا نہیں - کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں - گھوڑے کو مار کر یگیہ میں ڈالنا - گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا - سنیاس - ماس کا پنڈ - دیور سے اولاد پیدا کرنا کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں - خاوند کے غائب ہو جانے پر - موت پر - سنیاسی ہونے پر - مخنث ہونے پر - خارج کئے جانے پر - عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے ۔ (مترجم)

ان جعلی شلوکوں پر اعتراض

۱۵۰ - اگر بدکار دوج کو نیک اور نیکوکار اور شودر کو ادنےٰ مانیں - تو اس سے بڑھکر طرفداری بے انصافی اور ادھرم کیا ہوگا - کیا جیسے دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لئے ہوتی ہے - ویسے کمہار وغیرہ کے لئے گدھی کی پرورش نہیں ہوتی؟ مگر یہ مثال بھی صادق نہیں آتی - کیونکہ دوج اور شودر ایک ہی قسم کے انسان ہیں - اور گائے اور گدھی علیحدہ قسم کے جانور ہیں - اگر بالفرض جنس حیوانی کے لحاظ سے اس مثال کا ایک جزو (تمثیل سے) مل جائے - تو بھی اس کا مطلب ٹھیک و درست نہیں - اس واسطے یہ شلوک عقلمند کے تسلیم کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے جب کہ اشوامیدھ یعنی گھوڑے کو مار کر - گومیدھ گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے - تو ان کی بابت کلجگ میں ممانعت کرنا وید کے برخلاف کیوں نہیں؟

اگر کلجگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے - تو ترتیا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے گی - مگر ایسے خراب کام کا سرشٹ یگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے - اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے - تو اس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے - جب گوشت کی ممانعت ہے - تو پختہ ہی ممانعت ہے - جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے - تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس بکتا ہے؟

اگر نشٹے یعنی خاوند کسی مدت دراز ملک کو چلا گیا ہو - گھر میں عورت نیوگ

کرے ۔ اُسی وقت بیاہتا خاوند آجائے ۔ تو وہ کس کی عورت ہوگی؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہتے خاوند کی ۔ تو ہم نے مانا ۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا ۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو ۔ یا لڑائی ہوگئی ہو ۔ اس قسم کے مصیبت کے موقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں ۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہیئے ۔

ویدکے برخلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہیئے

۱۵۱ ۔ سوال ۔ کیوں جی تم پاراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

جواب ۔ چاہے کسی کا قول ہو ۔ لیکن وید کے برخلاف ہونے سے نہیں مانتے ۔ اور یہ تو پاراشر کا قول ہے بھی نہیں ۔ کیونکہ بعض لوگ برہموواچ (برہما بولا) وششٹھوواچ (وششٹ بولا) راموواچ (رام بولا) شوواچ (شو بولا) وشنوواچ (وشنو بولا) دیویوواچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھ کر کتابوں کی تصنیف اس لئے کرتے ہیں ۔ کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے ان کو کل دنیا مان لے ۔ اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے ۔ اس لئے لایعنی کہانیوں سے پر کتابیں بناتے ہیں ۔

کچھ کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے ۔ اور کوئی سمرتی نہیں ۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو ۔

گرہست آشرم کی فضیلت

۱۵۲ ۔ سوال ۔ گرہ آشرم سب سے چھوٹا ہے یا بڑا؟

جواب ۔ اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں ۔ لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।
तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम् ॥ منو ۶ ۔ ۹۰

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमाः ॥ २ ॥

यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम् ।

गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही ॥ ३ ॥

स संधार्य्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता ।

सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ४ ॥

منو۔ ۳۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا۔ تب تک چلتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ سمندر میں پہنچ نہیں جاتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں۔ منو ۶۔ ۹۰۔

جس طرح تمام جاندار ہوا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا۔ چونکہ برہمچاری بان پرستھ اور سنیاسی تین آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دے کر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اس لئے گرہست جیشٹھ (بڑا) آشرم ہے۔ یعنی سب کاروبار میں دھُرندر (تمام آشرموں کا گذارہ کرانے والا ہے۔ (منو ۳۔ ۷۷ و ۷۸)

اس لئے جو موکش اور دُنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو۔ وہ پوری قابلیت سے گرہست آشرم میں داخل ہو۔ جو گرہ آشرم دُربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں۔ اُس کو قابلیت کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے۔ (منو ۳۔ ۷۹)۔

گرہ آشرم کی مذمت کرنے والا

۱۵۳۔ جتنا کچھ کاروبار دُنیا میں ہے اس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے؟ جو کوئی گرہ آشرم کی بُرائی کرتا ہے۔ وہی بُرا ہے۔ اور جو تعریف کرتا ہے وہی قابل تعریف ہے۔ لیکن گرہ آشرم میں راحت تب ملتی ہے۔ جب عورت اور مرد دونو باہم خوش۔ عالم۔ محنتی۔ اور سب قسم کے کاموں سے واقف ہوں۔ اسی لئے گرہ آشرم کی راحت کا اعلےٰ اسبب برہمچریہ اور جیسے بیان کیا ہوا سوئمبر

بیاہ ہے ٭

یہ مختصر طور پر سماورتن۔ بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھی گئی ہے اس کے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارے میں لکھا جائے گا ٭

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت
سے آراستہ تصنیف
ستیارتھ پرکاش
کا چوتھا باب در بیان گرہ آشرم
ختم ہوا ٭

پانچواں باب

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

ब्रह्मचर्य्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेद्वनी भूत्वा प्रव्रजेत् ॥ शत० कां० १४ ॥

شت پتھ کانڈ ۱۴

بان پرستھ کا وقت ۱۔ انسانوں کو واجب ہے۔ کہ برہمچریہ آشرم کو پورا کرکے گرہستھ میں داخل ہوں۔ اور اس کے بعد بان پرست اختیار کریں۔ بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں۔ آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے ۔

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ منو ۶ - آ ۵

اس طرح سناتک یعنی برہمچریہ آشرم کے بعد گرہ آشرم کو اختیار کرنے والا - دوج

یعنی برہمن کشتری - اور ویش گرہ آشرم میں رہ کر مستقل ارادہ کرکے اور حواس پر سنجوبی غالب ہوکر جنگل میں جا رہے - مگر جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے - اور پوتا بھی ہو گیا ہو - تب جنگل میں جا کر رہے (۲) گاؤں کے کھانے پینے کا سامان اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کر کے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لے کر بن میں قیام کرے (۳) اگنی ہوتر کا تمام سامان ساتھ لے کر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا ادنیہ (جنگل) میں جا کر بسے (۴)۔

بان پرستی کے لیے ہدایتیں

۲- طرح طرح کے سامان (سالک) وغیرہ اناج - اچھے اچھے ساگ - جڑیں - پھول پھل کند وغیرہ سے مذکورۂ بالا پنچ مہایگیوں کو کرے - اور انہیں سے اتتھیوں (مہمانوں) کی خدمت اور اپنا بھی گذارہ کرے (۵)۔

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः ।

दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः ॥ १ ॥ منو ۶-۸-۲۶

अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः ।

शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः ॥ मनु० ६ । ८ । २६ ॥

سوادھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے - اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست ضابط الحواس - علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنے والا ہووے - کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے (۱) راحت جسمانی کے لئے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے - بلکہ برہمچاری رہے - یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو - تو بھی اس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے زمین پر سوئے - اپنی جگہ یا اپنی چیزوں سے الفت (محبت) نہ کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے (۲)۔

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां चरन्तः । सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्राऽमृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा ॥ मुण्ड० ॥ खं० २ । मं० ११ ॥

منڈک ۲-۱۱

جو شانت[^1] ودوان لوگ جنگل میں اتپ ارپاضت۔ دہرم کی پابندی اور نجات میں اعتقاد رکھتے ہوئے اور جو بھکشا[^2] کھانے کی چیز ادی جاوے۔ اسی پر گذارا کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں۔ وہ لازوال ہمہ جا موجود۔ نفع و نقصان سے بری پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پر پران دوار سے حاصل کر کے مسرور ہوتے ہیں ۔۔

अत्याधाम समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।

व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥

यजुर्वेदे ॥ अध्याय २० । मं० २४ ॥ یجروید ۲۰-۲۴

بان پرستھی کو واجب ہے کہ یہ خواہش کرے کہ میں آگ میں ہوم کرکے اور دیکشا[^5] پاکر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہو کے طرح طرح کی ریاضت نیک صحبت یوگ ابھیاس[^3] اور سچے وچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے اور پھر سنیاس لیوے ۔

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا ہے ۔

سنیاس کا طریق

منو ۶-۳۳

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।

चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् ॥

[^1]: جن کی طبیعت میں اضطرابی نہ ہو (از جانب مترجم)
[^2]: دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہو کر دیکشا (سند) دی جاتی تھی ۔
[^3]: یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے ۔ اور ابھیاس کے معنی مشق کے ہیں۔ اس لئے یوگا بھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے۔ جو ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے ۔ (مترجم)

کس عمر میں سنیاسی ہو؟

۳۔ اس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنی پچاسویں برس سے پچھترویں برس تک بان پرستھ رہ کر اور عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پری ورِاٹ یعنی سنیاسی ہو جاوے۔

سوال۔ اگر کوئی گرہ آشرم اور بان پرستھ آشرم نہ کر کے سنیاس آشرم کو اختیار کرے۔ اُس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔

سوال۔ یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام

۴۔ جواب۔ دو قسم کی نہیں۔ کیونکہ جو بچپن میں دُنیا کو چھوڑ کر (پھر) دنیاوی مزوں میں پھنسے وہ سخت پاپی ہوتا ہے اور جو نہ پھنسے وہ نہایت نیک سچا آدمی ہے۔

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत् ॥

یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جس دن ویراگ[ے] آجائے اُسی دن گھر اگرہستھ یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے۔ سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے لکھا گیا۔ اور اب یہاں وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنے چاہے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیو یا گرہستھ آشرم سے۔

اور تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پورا عالم ضابطہ الحواس نفس پرستی کی خواہش سے آزاد سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو[ے] وہ برہمچریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور ویدوں میں بھی لکھا ہے۔

لہ۔ بچپن سے مراد برہمچریہ آشرم سے ہے۔

ے۔ ویراگ سے پاپ کے کاموں سے نفرت ہو جانا مراد ہے۔ (مترجم)

ے۔ यतय: سے اندریوں (حواس) کو ضبط میں کرنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں۔ ब्राह्मणस्य विजानत: کے معنے ایشور کے وگیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی برہمن ہیں۔

اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے ستیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے:-

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ।

नाशान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

کٹھ ۲-۲۴

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں جس کی آتما یوگ میں قائم نہیں ہوتی۔ اور جس کا دل یکسو یا قائم نہیں وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کر سکتا اس لئے

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि ।

ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥

کٹھ ۳-۱۳

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر ان کو علم معرفت اور آتما (گیان) میں لگائے اور اس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگائے۔ اور اس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما پرماتما میں قائم کرے۔

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥

منڈک ۱-۲-۱۲

یہ دیکھ کر کہ تمام دُنیوی عیش و راحت کرم (اعمال) سے حاصل ہوتے ہیں برہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے کیونکہ اکرت پرمیشور (فعل و حوائج سے بالاتر پرماتما) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے کچھ نذر کے طور ہاتھ میں لے کر وید کے ماہر اور پرمیشور کے جاننے والے گورو کے پاس علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے جاوے۔ اور وہاں جا کر تمام شکوک کو مٹا وے۔ لیکن جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔ ان کی صحبت ترک کر دے۔

अविद्यायामन्तरे वर्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्य-

मानाः । जङ्घन्यमाना: परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥ १ ॥ अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २ ॥ मुण्ड० । खं० २ । मं० ।८।९।

جو جہالت میں پھنسے ہوئے اپنے آپ کو عقلمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وہ ادنےٰ حالت کو پانے والے بیوقوف اس طرح دُکھ اٹھاتے ہیں جس طرح اندھے کے پیچھے چل کر خراب و خستہ ہوتے ہیں۔ گویے علمی میں بہت زیادہ پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم زندگی کا مقصد پا گئے ہیں۔ مگر محض کرم کرنے والے دُنیا میں پھنسے رہنے کی وجہ سے نہ خود اس مقصد زندگی یا خدارسی کو جان سکتے ہیں۔ نہ اوروں کو بتا سکتے ہیں اس لیے

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्त्वाः । ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥ मुण्ड० खं० २ । मं० ६ ॥

منڈک ۳-۲-۶-

جو ویدانت یعنے پرمیشور کے بتائے ہوئے وید منتروں کے معنی جاننے اور نیک عملی میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں۔ وہ پرمیشور میں مُکتی کا سُکھ حاصل کر کے اور اس کو بھوگ کر جب مُکتی کے سُکھ کی معیاد پوری ہو جاتی ہے۔ تب وہاں سے واپس دُنیا میں آتے ہیں۔ مُکتی کے بغیر دُکھ دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ:-

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वा वसन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२ ॥

چھاندوگیہ ۸-۱۲-

جو جسم والا ہے وہ رنج و راحت کے حصول سے جُدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مُکتی میں ہمہ جا موجود پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے اس کو دنیوی رنج و راحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے۔

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्चव्युत्था·
[भि]क्षाचर्यं चरन्ति ॥ शत० कां० १३ । प्र० ५ । ब्रा० २ । कं० १॥

شت پتھ ۱۴-۵-۲-۱
دنیا کی شہرت یا فائدہ۔ دولت۔ عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو[کر]
[ل]وگ فقیر ہو کر رات دن نجات کی تدبیروں میں مشغول رہتے ہیں +

[प्र]प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा ब्रह्मण[ः प्र]
[व्र]जेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेदब्राह्मणे ॥

[प्र]जापत्या निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम् ।
[आ]त्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणः प्रव्रजेद् गृहात् ॥२॥
[यो] दत्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात् ।
[तस्]य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः ॥३॥ منو-۶-۳۸-۳۹

> جنؤ اور چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا۔

۵- پرجاپتی یعنی پرمیشور تک پہنچنے کے لیے اشٹی [...] یگ کر کے اس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو [...] آہوتیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کی بجائے پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان اور سما[ن] ان پانچ پرانوں کو مان کر براہمن (پرمیشور کو جاننے والا) گھر سے نکل کر سنیاسی جاوے۔ ۱-۲- جو کل جانداروں سے دشمنی کو ترک کر کے گھر سے نکلکر سنیاسی ہو[تا ہے] اس برہم وادی یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ کو پھیلانے والے سنیاسی کو پرکاش نے یعنی مکتی کا پُر راحت لوک (درجہ) حاصل [ہو...]

> سنیاسیوں کا دھرم

۶- سوال۔ سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے؟

جواب- دھرم تو بے رو رعایت انصاف پر عمل کرنا۔ ستی کو قبول اور ناراستی [ترک] کرنا وید میں بتائے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرمانبرداری۔ دوسروں کی بھلائی [راست] گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔ لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے:-

[दृष्टि]पूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
[सत्य]पूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥१

क्रुध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत् ।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत् ॥२॥

अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः ।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह ॥३॥

क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान् ।
विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥४॥

इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥५॥

दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥६॥

फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥७॥

प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमन्तपः ॥८॥

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥९॥

प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥१०॥

उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥११॥

अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः
तपसश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥१२॥

यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निस्पृहः ।
तदा सुखमवाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥१३॥

चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥१४॥

धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥१५॥

अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा सङ्गाञ्छनैः शनैः ।
सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥१६॥

منو ۶۔ ۴۶-۴۸-۴۹-۵۲-۶-۶۶ و ۶۵-۸۰

۸۳-۸۵-۸۰-۹۱-۹۲-۹۳ تا ۹۶

جب سنیاسی راستہ میں چلے۔ تب اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ
چلے۔ ہمیشہ کپڑے سے چھانکر پانی پیئے۔ ہمیشہ سچ ہی بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچ
سچائی کو قبول کرے اور جھوٹ کو ترک کرے۔ اگر کوئی وعظ یا مباحثہ وغیرہ میں سنیاسی
پر غصہ کرے۔ یا اُس کی مذمت کرے۔ تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اُس پر آپ غصہ نہ کرے
بلکہ ہمیشہ اس کی بھلائی کے لئے نصیحت ہی کرے۔ اور ایک منہ دونوں نتھنے
دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں۔ کے سوراخوں میں پھیلی ہوئی زبان سے کسی باعث
بھی کبھی جھوٹ نہ بولے ۲۔ اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم اور دل سے بے پرواہ
اور شراب اور گوشت سے پرہیز کرکے آتما ہی کی مدد سے راحت کا طلبگار ہو کر اس
دُنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے ۳۔ سر کے بال
ناخن۔ داڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن۔ سونٹا اور گیروا وغیرہ سے رنگے
ہوئے کپڑوں کو پہنکر قائم مزاجی سے کسی جاندار کو ایذا نہ دیکر سب جگہ گھومے ۴۔ دھرم
اُدھرم کے چنتن سے روک محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بغیر دشمنی
برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے طاقت بڑھایا کرے ۵۔ کوئی دُنیا میں اُسکو بُرا یا بھلا
کہے تاہم جس آشرم کے ساتھ سابقہ پڑے۔ وہ یعنی سنیاسی سب جانداروں کے ساتھ
رُو رعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے اور دُوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش
کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ سونٹا کمنڈل اور گیروے کپڑے وغیرہ نشان

دھرم حاصل کرنے کے ذریعے نہیں ہیں بلکہ کُل انسانوں وغیرہ جانداروں کی اپنے سچے وعظ
اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا فرض مقدم ہے ۶۰ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت
کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ تب بھی بغیر اُس کے
ڈالے اُس کے نام کے لینے یا محض نام سُننے سے پانی صاف نہیں ہو سکتا۔ ۶۶ اس لئے
برہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اس کے ساتھ
سات لہ ویاہرتیوں (اسمائے اعظم) سے باقاعدہ لہ پرانایام (ضبط دم) جتنی طاقت ہو اُتنا کرے
لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے۔ سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے ۷۰۔ کیونکہ جیسے
آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے۔ ویسے ہی پرانوں کے روکنے
سے من وغیرہ حواس کے عیب دُور ہو جاتے ہیں ۷۱ اس لئے سنیاسی ہر روز پرانایام
سے آتما انتہ کرن اور حواس کے عیبوں کی لہ دھارنا سے پاپ کو لہ پرتیاہار سے صحبت

لہ سات ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھوہ۔ بھوواہ۔ سواہ۔ مہاہ۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم۔ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اور اُنکے معنی ترتیب وار حسب ذیل ہیں:- حی و قیوم۔ راحت مطلق۔ ہمہ جا موجود۔ بزرگ و عظیم۔ خالق جہاں۔ علیم کُل و عادل۔ لازوال۔ لہ پرانایام سے مراد اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کی مشق کرنا ہے۔ یوگ کے مدارج میں سے یہ چوتھا درجہ ہے۔ یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانایام گنائے ہیں۔ اوّل باہیہ یعنی سانس کو زور سے باہر پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دُوسرے آبھینتر یعنی باہر سے پاک و صفا ہوا کو اندر کھینچ کر جہاں تک قوت ہو اندر روکے رکھنا۔ تیسرے ستمبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیا بھینتر اکشیپی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور اعلیٰ درجے کے یوگی ہی اسکو کر سکتے ہیں۔ اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو۔ تو اسکو اور بھی باہر کی طرف نکالنا پڑتا ہے اور اگر اندر آتا ہو۔ تو اسکو اندر ہی کھینچتے رہتے ہیں۔ خانہ داروں کو پرانایام کرنا اکثر مضر ہو جاتا ہے جسکی کئی وجوہات ہیں (۱) انہیں یوں کابس میں نہ رہنا (۲) چت کا ڈانواں ڈول رہنا (۳) بدھی کا سنسار میں پھنسے رہنا (۴) پاک و صاف ہوا کا نہ ملنا۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جاویں۔ تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل استاد کے بغیر نہیں آ سکتیں اور جو محض اپنی عقل پر اس بارہ میں بھروسہ کرتا ہے وہ خطا کرتا ہے اور ضرور تکلیف اٹھائیگا۔ لہ دھارنا سے چت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے (یوگ درشن ادھیائے پاد (۳) سوتر ۱) لہ پرتیاہار جب اندریاں (حواس) اپنے اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چت کی مثالی یاد میں محو ہو جاتی ہیں اس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں (یوگ درشن ادھیائے پاد ۲ سوتر ۵۴)

سے عیب کرا اور دھیان سے ایشور کی ذات کے خلاف گنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت
عیبوں کو دور کرے ۱۰ اس دھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ بمشکل جان
سکتے ہیں ہر چھوٹی بڑی شے میں پرمیشور کو موجود سمجھے اور اپنے آتما اور سب کچھ
جاننے والے پرمیشور کی قدرت کو دیکھے ۱۱ سب جانداروں سے ترک دشمنی حواس کے
محسوسات کا ترک ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکش
کو صرف سنیاسی ہی حاصل کر اور کرا سکتے ہیں دوسرے نہیں ۱۲ جب سنیاسی
سب بھاووں یعنی چیزوں میں بے غرض اور خواہش سے آزاد ہو کر ہر ایک بیرونی اور
اندرونی کاروبار میں بھاؤ (خیال) کرنے سے پاکیزہ ہوتا ہے تب ہی اس جسم میں اور
موت کے بعد دائمی خوشی حاصل کرتا ہے ۱۳ اس لئے برہمچاری۔ گرہستی۔ بان
پرستھی اور سنیاسی کو واجب ہے کہ کوشش سے دس صفات والے مندرجہ ذیل
دھرم پر عمل کریں ۱۴

دھرم کے دس لکشن

ہے۔ پہلی صفت (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کشما) ملامت
و تعریف عزت و بے عزتی۔ نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری
(دم) من کو ہمیشہ دھرم میں لگا کر ادھرم سے روک دینا یعنے ادھرم کرنے کی خواہش تک
نہ اٹھنے دینا۔ چوتھی (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدوں اجازت یا مکر و فریب عہد
شکنی یا کسی بیوہار (دنیوی قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وعظ کر کے بیگانے مال کو
لے لینا چوری اور اسکو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے۔ پانچویں (شوچ) محبت۔
نفرت۔ اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی
رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے کاموں سے روک کر حواس کو دھرم ہی میں ہمیشہ
لگانا۔ ساتویں (دھی) نشہ دار یا عقل کو ضائع کرنے والی دیگر اشیاء۔ بدوں کی صحبت
سستی اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ چیزوں کا استعمال نیک آدمیوں کی صحبت۔ اور
یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (ودیا) مٹی سے لے کر پرمیشور تک کا بخوبی علم
اور ان سے مناسب فائدہ اٹھانا (ست) جیسا آتما میں ویسا دل میں جیسا دل

لے۔ دھیان دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا دھیان کہلاتا ہے۔
یوگ درشن ادھیائے ۱۔ پاد ۳۔ سوتر ۲

میں ویسا زبان پر، جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ (۷) ویا اور اس کے خلاف ادویا ہے۔ (۹) ستیہ (ست) جو چیز جیسی ہو۔ اس کو ویسا ہی سمجھنا۔ ویسا ہی کہنا، اور ویسا ہی کرنا۔ (۱۰) اکرودھ (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ضبط یا قابو وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا دھرم کی صفت ہے۔ ان دس صفات والے طرفداری سے الگ انصافانہ عمل والے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں۔ اور اسی وید وکت دھرم میں خود چلنا اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے ۔ (۱۱) اسی طرح سے آہستہ آہستہ تعلقات کے سب عیبوں کو چھوڑ کر خوشی غمی وغیرہ سب جھنجھٹ یعنی دوہری باتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی پرمیشور ہی میں قائم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے۔ کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا، ادھرم کے کاروبار سے چھڑا، سب شکوک رفع کر کے سچے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں ۔ ۱۶

برہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے

سوال۔ سنیاس لینا برہمن ہی کا دھرم ہے۔ یا کشتری وغیرہ کا بھی؟

جواب۔ برہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے۔ اسی کو برہمن کہتے ہیں۔ پورے علم اور دھرم کے بنا اور پرمیشور کے یقین اور ویراگ کے بغیر سنیاس اختیار کرنے میں دنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عام کہاوت ہے۔ کہ برہمن کو سنیاس کا حق ہے۔ غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منو کا حوالہ بھی ہے۔

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।

पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ । ९७ ।

منو جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ اے رشیو! برہمچریہ گرہستھ بان پرستھ اور سنیاس ان چاروں آشرموں کا پالن کرنا برہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو۔ منو ۶-۹۷۔

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر برہمن کو حاصل ہے اور کشتری وغیرہ کا برہمچریہ آشرم وغیرہ۔

سنیاس کی ضرورت

۹۔ سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ہے۔ ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم و دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم امور خانہ داری اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کے لئے مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے ویسا دوسرا آشرم والا نہیں کر سکتا کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے اعلےٰ علم کی ترقی کرنے کے لئے جتنی فرصت ملتی ہے۔ اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی۔ مگر جو برہمچریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کی سچی تعلیم و نصیحت حاصل کر کے جس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ اتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال۔ سنیاس لینا ایشور کی منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا نسل انسان کی ترقی کا ہے جب خانہ داری نہیں کریگا۔ تو اُس سے اولاد ہی نہیں ہو گی جب سنیاس آشرم ہی اعلےٰ ہے اور سب انسان کرنے لگیں۔ تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائیگی۔

جواب۔ جبکہ بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی۔ یا ہو کر جلد مر جاتی ہے پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا۔ اگر تم یہ کہو کہ

यत्नेकृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः

(یہ کسی شاعر کا قول ہے) (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اس میں کرنے والے کا کیا قصور؟۔ اِس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ خانہ داری سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مریں۔ تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے جب سنیاسی ایک وید و کت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کریگا۔ تو لاکھوں انسانوں کو بچاوے گا۔ ہزاروں عیالداروں کی مانند انسانوں کی ترقی کریگا اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو جو لوگ سنیاسیوں کے وعظ سے دھارمک ہوں گے۔ وہ سب سنیاسی کی اولاد کے برابر سمجھے جائیں گے۔

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا

۱۰۔ سوال۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کچھ کرنا

نہیں چاہئے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لے کر مزہ میں رہنا جہالت مجسم دُنیا سے متنفر بنی کیوں کریں؟ اپنے کو خدا ماننا قانع رہنا۔ کوئی آ کر پوچھے۔ تو اس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنی کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا۔ کیونکہ سردی گرمی جسم کا۔ بھوک پیاس پران کا اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دُنیا جھوٹی اور دُنیا کے کاروبار بھی سب فرضی یعنی جھوٹے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا کام نہیں۔ جو کچھ گناہ و ثواب ہوتا ہے۔ وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے۔ رُوح کا نہیں۔ اس قسم کی وعظ کرتے ہیں۔ اور آپنے کچھ عجیب ہی سنیاس کا دھرم کہا ہے۔ اب ہم کس کی بات سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

جواب۔ کیا انکو اچھے کام بھی نہیں کرنے چاہئیں؟ دیکھو:۔

"वैदिकैश्च कर्मभिः"

منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں۔ سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا کھانا پہننا وغیرہ وہ چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے۔ تو کیا۔ وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گنہگار نہیں ہونگے؟ جب گرہستیوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں۔ اور اس کے عوض میں انکی بھلائی کی کوشش نہیں کرتے تو کیا وہ بھاری گنہگار نہیں ہونگے؟ جیسے آنکھ سے دیکھا نہ جاوے۔ کان سے سُنا نہ جاوے۔ تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے۔ ویسے ہی جو سنیاسی سچا وعظ اور وید وغیرہ سچے شاستروں کو بچارتے اور انکی اشاعت نہیں کرتے۔ تو وہ بھی بیکار ہونے سے جگت میں بوجھ ہی ہیں اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں۔ کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دُنیا سے سردردی کیوں کریں۔ ایسی وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے گنہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے۔ وہ سب آتما ہی کا ہے اور اس کا نتیجہ بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں۔ وہ جہالت کی نیند میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ رُوح محدود اور محدود علم والی ہے۔ اور خدا سب جگہ بذات خود موجود اور سب کا جاننے والا ہے۔ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم۔ مُکت۔ سبھاؤ والا (آزاد مطلق) ہے اور روح کبھی قید میں اور کبھی آزاد رہتی ہے۔ سب جگہ موجود اور ہمہ دان ہونے سے پرمیشور کو غلط فہمی یا غلط علم کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور روح کو کبھی صحیح اور کبھی غلط علم ہوتا ہے۔ پرمیشور پیدایش اور موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا۔ اور روح پڑتی ہے اس

لئے ان کا یہ وعظ فضول ہے۔

سوال۔ سنیاسی تمام کرموں سے چھوٹ جاتا ہے اور آگ اور دھات کو نہیں چھُونا۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

सम्यङ् नित्यमास्ते यस्मिन्, यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स सन्यासः स प्रशस्तो विद्यते यस्य स सन्यासी ।

جو برہمتھ (عابد) اور جس سے بُرے کاموں کو ترک کیا جاوے۔ ایسی نیک خصلت جس میں ہو۔ وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور بُرے کاموں کا ناش کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے

۱۱۔ سوال۔ وعظ اور تبلیغ گرہستی کیا کرتے ہیں۔ پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے؟

جواب۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں اور سنیں۔ لیکن جتنی فرصت اور ناطرداری سنیاسی کو ہوتی ہے۔ اُتنی گرہستھیوں کو نہیں۔ ہاں جو برہمن ہیں۔ ان کا یہی کام ہے کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں۔ جتنی گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے۔ اتنی گرہستھ (خانہ دار) براہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب براہمن وید کے خلاف چلیں۔ تب انکا انتظام کرنیوالا سنیاسی ہوتا ہے۔ اس لئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے۔

"एकरात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی ایک جگہ کب تک قیام کرے؟

۱۲۔ سوال۔ ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیئے۔ زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیئے؟

جواب۔ یہ بات کسی درجہ تک درست ہے۔ کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا اور ایک جگہ سے نہ ہلنے میں غرور[1] ہو جاتا ہے۔ محبت و نفرت

[1] یعنی یہ غرور ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس جایا نہیں کرتے۔ بلکہ راجہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آکر قدم بوسی حاصل کرتے ہیں۔

بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک جگہ رہنے سے زیادہ بہتری ہوتی ہو۔ تو بیشک رہے جیسے جنک راجہ کے ہاں چار چار مہینے تک پنچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھیرتے تھے۔ اور "ایک جگہ نہ رہنا"۔ یہ بات آج کل کے پاکھنڈی سمپردائیوں نے اس لئے بنائی ہے۔ کہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہیگا۔ تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکے گا۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।

चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ॥

سنیاسی کو دان

۱۳- سوال- کیا ان قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے کہ سنیاسیوں کو جو سوناد ان دے۔ تو دینے والا نرک کو حاصل کرے؟

جواب۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف فرقہ بند اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر سنیاسیوں کو دولت ملے گی۔ تو وہ ہماری تردید زیادہ کرینگے اور ہمارا نقصان ہوگا۔ نیز وہ ہمارے تابع بھی نہ رہینگے اور جب بھکشا وغیرہ کا کام ہمارے ماتحت رہے گا۔ تو وہ ڈرتے رہیں گے۔ جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو منو- ۱۱-۶

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥ *

"यतिहस्ते धनं दद्यात्"

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت وِدوانوں یعنی سنیاسیوں کو دیویں اور وہ شلوک بھی بے معنی ہے۔ کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے۔ تو چاندی۔ موتی۔ ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائے گا۔

سوال۔ یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے یہ ایسا ہے کہ

"यति हस्ते धनं दद्यात्"

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے۔ وہ نرک میں جاتا ہے۔

جواب۔ یہ قول بھی کسی بے علم نے من گھڑت بنایا ہے۔ کیونکہ اگر ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے۔ تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھڑی باندھ

کر دینے سے سورگ کو جائے گا؟ اِس لئے ایسی من گھڑت بات قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے۔ کہ اگر سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھے گا۔ تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں پڑے گا۔ اور اس کی محبت میں پھنس جائے گا۔ لیکن جو عالم ہے۔ وہ نامناسب کارروائی کبھی نہ کرے گا۔ نہ محبت میں پھنسیگا۔ کیونکہ وہ پہلے گرہ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ یا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہم چریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے۔ وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی اور کہیں نہیں پھنستا۔

شرادھ میں سنیاسی کو بھوجن

۱۴ ؎ سوال۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ شرادھ میں سنیاسی آئے یا کھانا کھائے۔ تو اس کے پتر بھاگ جائیں اور نرک میں گریں۔

جواب۔ اوّل تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا اور کیا ہُوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے اور جب آتے ہی نہیں۔ تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں۔ تو ان کا آنا کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے یہ بھی بات خود غرض پورانکوں اور بیراگیوں کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ جہاں سنیاسی جائیں گے۔ وہاں یہ مُردے کا شرادھ کرنے کا پاکھنڈ وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے دُور بھاگ جائے گا۔

برہم چریہ آشرم سے سنیاس

۱۵ ؎ سوال۔ جو برہمچریہ سے سنیاس لے گا۔ اس کو نبھانا مشکل ہوگا اور شہوت کا روکنا بھی نہایت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستھی بان پرستھ ہو کر جب بوڑھا ہو جائے تبھی سنیاس لے تو اچھا ہے۔

جواب۔ جو نبھا نہ سکے۔ حواس کو قابو میں نہ کر سکے۔ وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے لیکن جو روک سکے وہ کیوں نہ لے جس آدمی نے وشے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں۔ وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اس کی منی بچار (فکر و خوض) کی آگ کے ایندھن کی مانند ہے۔ یعنی اُسی میں صرف ہو جاتی ہے۔ جیسے حکیم اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے تندرست کے لئے نہیں۔ اس طرح جس مرد یا عورت کو علم۔ دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو۔ وہ شادی نہ کرے

جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئی تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا انہی
آدمیوں کو واجب ہے جو اس کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اس قابل نہ ہونے پر بھی
سنیاس اختیار کرے گا۔ وہ آپ ڈوبے گا۔ اور دوسروں کو بھی ڈباوے گا۔ جیسے سمراٹ
چکرورتی راجہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی "پری وراٹ" سنیاسی ہوتا ہے۔ کیونکہ راجہ اپنے
ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے۔

विद्वत्त्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।

स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ॥

یہ چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ کہ عالم اور راجہ کی کبھی برابری نہیں ہو سکتی
کیونکہ راجا اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے۔ اور عالم سب جگہ عزت و
تعظیم حاصل کرتا ہے۔

تمام آشرموں کا مقصد

۱۶۔ اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت لینے اور زور آور ہونے
وغیرہ کے لئے برہمچریہ۔ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ بیچار اور
دھیان اور گیان بڑھانے ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست
شاستروں کی اشاعت۔ دھرم کے کاروبار کے حصول اور برے کام کے ترک۔
سچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرنے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو
اس سنیاس کے اعلےٰ دھرم یعنی سچا وعظ وغیرہ نہیں کرتے۔ وہ گرے ہوئے
اور نرگ گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہیئے۔ کہ سچا وعظ شنکا سمادھان
(اعتراضات کے جواب سے تسلی کرنا) وید وغیرہ سچے شاستروں کی تدریس
اور وید وکت دھرم کی ترقی اور کوشش کیساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

آج کل کے سادھو

۱۷۔ سوال۔ سنیاسی کے علاوہ جو سادھو۔ بیراگی۔ گوسائیں
خاکی وغیرہ ہیں۔ وہ بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے؟ یا نہیں۔
جواب۔ نہیں۔ کیونکہ ان میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وہ وید کے
خلاف الٹے راستہ پر چل کر اپنے فرقہ کے بانیوں کے قول کو وید کے بجائے مانتے
اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنسکر اپنی خود غرضی
کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دور رہی

اس کی بجائے دُنیا کو بہکا کر ذلیل حالت میں پہنچاتے۔ اور اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ اِس لئے اِن کو سنیاس آشرم میں نہیں گن سکتے۔ بلکہ یہ "سوارتھ آشرمی" (مطلب و غرض) تو پکے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں ⁂

سچے سنیاسی کون ہیں؟ جو خود دہرم پر چل کر سب دُنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک میں یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک میں راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دُنیا کو کراتے ہیں۔ وُہ ہی دہرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں ⁂

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی ہے۔ اب اس کے آگے راج دہرم کا مضمون لکھا جائے گا ⁂

شری پرم ہنس پریوراجکاچاریہ سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی شُستہ زبان سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا پانچواں باب ختم ہُوا

چھٹا باب

راج دھرم یعنی قوانین فرائض سلطنت

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥१॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ।

सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम् ॥२॥

منو کا قول کہ راجا کیسا ہو

۱۔ منوجی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستور العمل بیان کرنیکے بعد اب راج دھرم (ریاست ملکی) کو بیان کریں گے یعنی جو اوصاف کہ راجاؤں میں ہونے چاہئیں اور جس طریقے پر انکا حاصل ہونا اور انہیں کمال حاصل کرنا ممکن ہے اسکی تشریح کیجائیگی ؛ (منو ۷-۱) کشتری کو واجب ہے کہ فاضل برہمن کی مانند عالم اور تربیت یافتہ ہوکر اپنی تمام سلطنت کی حفاظت انصاف سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷-۲-۱)

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः

सदांसि ॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥

ویدوں میں تین آریہ سبھا

۲۔ دستور العمل اسکا یہ ہے :-

ایشور نصیحت کرتا ہے کہ راجا اور رعیت ملکر راحت اور علم و ہنر کی ترقی کے متعلق راجہ اور رعیت کے تعلقات کی شکل میں جو فرائض ہیں ان کیلئے تین قسم کی مجلسیں یعنی (۱) آریہ ودیا سبھا (تعلیمیافتہ لوگوں کی مجلس برائے اشاعت تعلیم) ۲۔ آریہ دھرم سبھا (دھرم اور اخلاق پھیلانیوالی تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) ۳۔ آریہ راج سبھا (انتظام سلطنت کے متعلق تعلیمیافتہ لوگوں کی مجلس) بناکر تمام رعایا کو ہر طرح کے علم - آزادی - دھرم - نیک تربیت اور دولت وغیرہ سے آراستہ کریں (رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۸- منتر ۶ ؛)

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ अथर्व० कां० १५ ।
अनु० २ । व० ९ । मं० २ ॥

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥२॥ अथर्व० १९। अनु० ७। व० ५५। मं० ६॥

راجا اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے ماتحت رہیں

۳۔ (ارتھ) اس آئین سلطنت اور صیغہ جنگ کے انتظام کو یہ تینوں مجلسیں اور فوج ملکر کریں (اتھروید کانڈ ۱۵ انوواک ۲ ورگ ۹ منتر ۲)

اراکین مجلس اور بادشاہ کے لئے لازمی ہے کہ بادشاہ جملہ ممبران کو اس طرح مخاطب کرے کہ اے لائق دھرم پرادرو و ممبرو! میری مجلس کے آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہیں عمل میں لاؤ اسیطرح لائق ممبران کا بھی فرض ہے کہ مجلس کے دستور العمل پر کاربند ہوں (اتھروید ۱۹۔ ۷۔ ۵۵۔ ۶)

مدعا یہ ہے کہ راجا کو خود مختاری کے طور پر سلطنت کے مکمل اختیارات نہ دیے جائیں بلکہ بادشاہ جو میر انجمن ہے۔ انجمن اس کی محتاج ہے اور انجمن کا محتاج بادشاہ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں۔ اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः। विशमेव
ष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशुं मन्यत

راجا کے مطلق العنان ہونے سے تباہی

۴۔ (اگر ایسا نہ کروگے تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ) حکمران جماعت اگر خود مختار رہے گی تو بلاشبہ وہ حکومت کے نشہ میں رعایا کو برباد کرتی رہے گی کیونکہ اکیلا آزاد مطلق بادشاہ مستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے یعنی ایسا بادشاہ رعایا کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی سخت تکلیف دیتا ہے۔ پس سلطنت میں کسی ایک کو قطعی اختیار والا نہیں کرنا چاہئے۔ جیسطرح کہ شیر اور گوشت کھانیوالے جانور خوشدل اور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں اسیطرح خودمختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے یعنی کسی کو اپنے سے بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر اور جبراً تاوان لے کر اپنی ذاتی خواہشوں کو پورا کیا کرتا ہے (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳۔ پرپاٹھک ۲۔ ۳۔ ۷۔ ۸)

इन्द्रो जयाति न परा जायता अधिराजो राजसु राज
तै। चर्कृत्य ईड्यो वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह॥
र्व० कां० ६। अनु० १०। व० ९८। मं० १॥

اتھروید میں راجا کے اوصاف

۵۔ اے انسانو! جو شخص انسانوں میں سب سے زیادہ شان و شوکت والا ہو۔ تمام دشمنوں کو جیت سکے۔ اور آپ ان سے مغلوب نہ ہو سکے۔ جو بادشاہوں میں سب پر حاوی اور غالب ہو۔ پریذیڈنٹ (اعلیٰ افسر سبھا) ہونے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ قابل تعریف اوصاف و افعال و عادات والا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اس کے پاس جائیں اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اُسکو میر مجلس اور بادشاہ بنانا چاہیئے (اتھروید ۶۔۱۰۔۹۸۔۱)

इमन्देवा असपत्नं सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय
महते जानराज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय ॥ यजु० ॥ अ० ९। मं० ४०॥

راجا کیسے آدمی کو بنادیں

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا! تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے سب سے اعلیٰ رتبہ پانے کے منشا سے ایسی حکومت کے مدعا سے جس میں بڑے بڑے عالم و فاضل جمع ہوں نیز اعلیٰ درجہ کی جاہ و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لیے بالاتفاق اس قسم کے اعلیٰ عہدے دار سبھا یعنی راجہ کو جو ہر موقعہ پر رعایت سے بری۔ پورا عالم۔ با اخلاق اور سب کا دوست ہو حاکم اعلیٰ تسلیم کر کے روئے زمین کو دشمنوں سے خالی کر دو (یجر ۹-۴۰)

स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे ।
युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः ॥
رگ ۱-۳۹-۲

دھرماتما راجہ کی سلطنت بڑھتی رہتی ہے

۷۔ ایشور ہدایت فرماتا ہے کہ اے حاکمو! تمہارے آتشیں ہتھیار وغیرہ از قسم استر اور توپ۔ تفنگ۔ تیر۔ تلوار وغیرہ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لیے قابل تعریف اور مضبوط ہوں تمہاری فوج تعریف کے لائق ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتح یاب ہوتے رہو لیکن جو شخص برے اور ظلم کے کام کرتا ہے اسکو مذکورہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں مطلب یہ ہے کہ جب تک دھرم پر چلتے رہیں تب تک سلطنت بڑھتی رہتی ہے اور جب بداعمال ہو جاتے ہیں تو تاراج نیست و نابود ہو جاتا ہے (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹۔ منتر ۲)

تینوں سبھاؤں کی تقسیم

۸۔ بڑے بڑے ذی علموں کو مجلس اشاعت علم کے عہدیدار

مقرر کریں دھرم دوست فاضلوں کو عہدیداران انجمن اشاعت دھرم بنائیں۔ اور لائق تعریف انصاف پسند اصحاب کو انجمن انتظام سلطنت میں منصب دیویں اور ان سب پر جو عمدہ تر اوصاف عمل اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہوا۔ سے انجمن شاہی کا حکمران کر سب طرح سے ترقی کریں۔ تینوں مجلسوں کی اتفاق رائے سے انتظام کے جو عمدہ قاعدے مرتب ہوں۔ سب ان کے پابند ہوں رفاہ عامہ کے کاموں پر غور کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں) دوسروں کے تابع رہیں اور دیگر منسلک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار ہیں۔

न्द्रानिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।
न्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥
तपत्यादित्यवच्चैष चक्षूंषि च मनांसि च ।
चैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥
सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।
कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥

سبھاپتی کے اوصاف

مزید برآں اس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟ (ا) مجلس بادشاہ بجلی کی مانند فی الفور قابو پانیوالا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کیطرح پیارا ہو۔ (سب کی باتوں کو جاننے والا اور رعایت سے بری ناولانہ سلوک کرنیوالا ہو۔ دھرم اور علم کی روشنی پھیلانے کے لئے مثل آفتاب کے ہو۔ تاریکی یعنی جہالت کا دور کرنیوالا ظلم اور بیداد کا انسداد کرنیوالا بد چلن لوگوں کو خاک کر دینے کے لئے آگ جیسا ہو۔ ورن یعنی باندھنے والے کیطرح (ایسے رسا وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے (قید کرنے) والا ہو چاند کیطرح لوگوں کو خوش رکھنے والا ہو۔ محافظ دولت کیطرح خزانوں کو پر کرنیوالا ہو (منو۔

جو سورج کیطرح جلال والا اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے اثر کرنیوالا ہو۔ جسکو سخت نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کو بھی مجال نہ ہو (منو ۷-۶)۔

جو بذات خود مثل آگ ہوا۔ سورج اور چاند کے ہو۔ دھرم پھیلانیوالا دولت کو ترقی دینیوالا بدمعاشوں کو قید کرنیوالا۔ بڑی جاہ و حشمت والا ہو وہی اس قابل ہے کہ میر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو۔ ۷)

ڈنڈ یعنی تعزیر

۱۰۔ بادشاہ دراصل کون ہے؟

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।
प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्यकारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथाशास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥

(منو ۷۔ ۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۳۰۔۳۱)

۱۔ جو تعزیر ہے وہی پرش (راجا) ہے وہی انصاف کو رواج دینے والا اور سب پر حکومت کرنے والا وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کا کفیل (ضامن) ہے (منو ۷۔ ۱۷) وہی رعایا کا حاکم جملہ رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار ہے۔ اسی لئے عاقل لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں (منو ۷۔ ۱۸) تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں تو وہ تمام رعایا کو دلشاد کر دیتا ہے اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لاویں تو بادشاہی کو تباہ کر ڈالتا ہے (منو ۷۔ ۱۹) (شک نہیں) کہ بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں۔ اور انتظام سب درہم برہم ہو جائیں تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷۔ ۲۴) جہاں سیاہ فام سرخ چشم اور خوفناک آدمی کی طرح بد اعمالی کا نیست و نابود کرنے والا

"عمل تعزیر" گم ہو رہا ہے وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر عیبوں سے پاک رہتی ہے بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانیوالا رو رعایت سے بری عالم آدمی ہو۔ (منو ۷۔ ۲۵)

عام لوگ اسی کو عامل تعزیر مانتے ہیں جو راست گو اور بغور کارروائی کرنیوالا ہو۔ عاقل ہو۔ دہرم دولت مطلب کی کامیابی حاصل کرنیمیں دانشمند حاکم ہو (منو ۷ - ۲۶)

جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے وہ دہرم۔ دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے۔ اور جو عیاش کج مزاج۔ حاسد۔ تنگدل کم عقل "حکمران" افسر عدالت ہے وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۲۷)

چونکہ عمل تعزیر از حد جلال والا ہے اس لئے اسکو جاہل اور ادہرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ اور یہ ظالم و بے انصاف حاکم کو برباد کر دیتا ہے (منو ۷ - ۲۸)

کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد تعلیم اور نیک تربیت سے محروم۔ نفسانی لذتوں میں پھنسا ہوا اور عقل سے بے نصیب ہے وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ انصاف کے ساتھ تعزیر کو کام میں لائے۔ (منو ۷ - ۳۰)

جو پاک دل راستی شعار راست بازوں کا ہم جلیس ٹھیک اصول سیاست کے مطابق چلنے والا نیک مردوں کی امداد پانیوالا عاقل آدمی ہو وہ تعزیری عمل میں قادر ہوتا ہے (منو ۷۔ ۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च ।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत् ।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः ।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च ।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥
एकोऽपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः ।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम् ।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः ।
तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तॄननुगच्छति ॥ ७ ॥ منو ۱۲۔ ۱۰۰۔ ۱۱۰۔ ۱۱۵

چار اعلیٰ عہدوں کی تقسیم | ۱۱۔ جدا افواج کی افسری اور فوجی افسران پر شاہی انتظام

کا منصب نیز سر رشتہ تعزیر کے تمام کاموں کی افسری اور سب پر حاوی سب پر حاکم۔ یعنی رتبہ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہئے جو وید اور شاستر کے پورے ماہر۔ عالم۔ فاضل دہرم آتما۔ غالب الحواس۔ عمدہ عمدہ اخلاق والے ہوں یعنی سپہ سالار اعظم۔ وزیر اعظم۔ عدالتہائے کا افسر اعظم اور راجا۔ یہ چاروں سب علموں میں ماہر ہونے چاہئیں۔ (منو ۱۲-۱۰۰)

کونسا دستور العمل قابل عمل ہے

۱۱۱۔ کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہوں تو تین عالموں کی "انجمن" جو آئین بنلائے کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین سے انحراف نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۰)

اس انجمن میں چاروں ویدوں کے عالم نیز منطق نروکت (لغات وید) دہرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل ممبران انجمن ہوں لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری کے اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستھی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں (منو ۱۲-۱۱۱) رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۲) تمام ویدوں کا جاننے والا۔ دو جنموں میں افضل سنیاسی بذاتہ اکیلا ہی جس امر کی بابت قانون بنلائے یا آئین باندھے وہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲-۱۱۳) بے علم ہزاروں لاکھوں کروڑوں ملکر بھی کوئی آئین باندھیں تو اسے کبھی تسلیم نہ کرنا چاہئے (منو ۱۲-۱۱۴)

(کیونکہ) جو لوگ پیدائش سے ہی برہمچریہ اور راستگوئی وغیرہ کے عہد سے یا ویدوں کی تعلیم اور چار سے محروم مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی (منو ۱۲-۱۱۵)

جاہلوں کا قانون نہ مانیں

۱۱۲۔ بے علم۔ بیوقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں ان کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہئے کیونکہ بے علموں کے بتلائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں انکے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں۔ اس لئے ودیا سبھا دہرم سبھا اور راج سبھا تینوں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دہرم پر چلنے والے لوگوں کو مقرر کرنا چاہئے۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम्।

आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।

जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥

दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥

कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।

वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परिवादः स्त्रियो मदः ।

तौर्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥

पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥

द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥

पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥

दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।

क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥

सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥

व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते ।

व्यसन्यधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥ ११ ॥

راجا اور سبھاسد کی نامزدگی ودیا پڑھ چکنے کے بعد

سم ۱۔ راجہ اور راج سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیم سے واقف ہوں (یعنی عمل عبادت اور معرفت کے جاننے والوں) سہ علوم یعنی قدیم علم تحریر، انصاف اور اخلاق (یعنی صفات و افعال و خاصہ ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی اور عوام کے ساتھ گفت

کرنے کا طریق سیکھ کر اہل مجلس و میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷-۴۳)

راجا اور سبھا سد غالب الحواس رہیں

۱۵- جملہ اہالیان مجلس و میر مجلس کو لازم ہے کہ حواس کو مغلوب کر کے اپنے قابو میں رکھیں اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لیے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ کی بھی مشق کرتے رہیں کیونکہ اپنے حواس یعنی من پران اور جسم پر قابو پانے کے بغیر (جو بمنزلہ اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا (منو ۷-۴۴)

کام کرودھ سے پیدا شدہ عیبوں کو تیاگیں۔

۱۶- مضبوط دل ہو کر جو نفس پرستی سے دس اور غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنس کر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے کوشش کر کے چھوڑ چھوڑا دینا چاہیے۔ کیونکہ جو راجا لذات نفسانی سے پیدا ہوئے دس عادات میں پھنستا ہے وہ "ارتھ" یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے اور جو غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے (منو ۷-۴۶)

نفسانی لذتوں سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا (۲) چوپڑ کھیلنا و جوا بازی وغیرہ (۳) دن میں سونا۔ (۴) شہوتی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورت کی بہت صحبت (۶) نشہ والی چیزوں یعنی شراب افیون۔ بھنگ۔ گانجہ۔ چرس وغیرہ کا استعمال (۷) گانا (۸) بجانا (۹) ناچنا یا ناچ کرانا۔ سننا اور دیکھنا۔ (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں۔ (منو ۷-۴۷)

غضب سے پیدا شدہ عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا وچارے اور بالجبر کسی کی عورت سے برا کام کرنا (۳) بغض رکھنا۔ (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے برے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا۔ زیادہ سزا دینا یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں۔ (منو ۷-۴۸)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی برائیوں کی جڑ (جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے) کو جانتے ہیں جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آ جاتے ہیں اسکو ہمت کر کے چھوڑ دینا چاہیے (منو ۷-۴۹)

چار عیب (١) شراب وغیرہ یعنی نشہ کی چیزوں کا استعمال (٢) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (٣) عورات کی بہت صحبت (٤) شکار کھیلنا یہ چار بڑے سخت عیب لالچ اور غضب سے پیدا ہوئے عیوب ہیں (١) بلا قصور سزا دینا (٢) سخت کلامی کرنا (٣) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ٧ - ٥١)

ہر دو کام اور کرودھ سے پیدا ہوئے نقصوں میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں ان میں سے ہر عیب پہلے سے اگلے کی نسبت یعنی بیفائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا اس کی نسبت شکار کھیلنا۔ اس کی نسبت عورات کے ساتھ زیادہ صحبت اس کی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ٧ - ٥٢)

اس میں یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مر جانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا تو زیادہ سے زیادہ گناہ کر کے نیچے گرتا جاویگا یعنی زیادہ سے زیادہ دُکھ میں مبتلا ہوتا جاویگا۔ اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاویگا تو سکھ حاصل کرتا رہیگا۔ اس لئے راجا کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ بُرے کاموں میں نہ پھنسیں اور عادات بد سے الگ ہو کر دہرم کے اوصاف اور عمل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں اور اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ٧ - ٥٣)

(راج سبھا کے ممبر اور وزراء سلطنت کیسے ہونے چاہئیں ؟)

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान् ।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान् ॥१॥

अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम् ।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम् ॥२॥

तैः सार्द्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम् ।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च ॥३॥

तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक् ।
समस्तानाञ्च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः ॥४॥

अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान् ।

सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान् ॥ ५ ॥

निवर्तेतास्य यावद्भिरितिकर्तव्यता नृभिः ।

तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान् ॥ ६ ॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान् ।

शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने ॥ ७ ॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम् ।

इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम् ॥ ८ ॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित् ।

वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते ॥ ९ ॥

(منو۔ ۷۔ ۵۰ لغایت ۵۵و ۶۰ لغایت ۶۴)

وزیر کیسے ہوں ۱۷۔ جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں جنکا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ ہو جو اچھے خاندانی ہوں اور جنکی آزمائش بخوبی ہو چکی ہو ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دیندار وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷۔ ۵۴) کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے جب ایسی صورت ہے تو سلطنت جیسا بھاری کام کب ایک سے سرانجام پا سکتا ہے اس لئے ایک ہی راجہ اور (اس) ایک ہی کی عقل پر سلطنت کے کاروبار کا دارومدار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷۔ ۵۵)

معاملات خارجیہ ۱۸۔ پس سبھاپتی کو واجب ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزیروں سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی (۱) عام طور پر کسی سے صلح (۲) کسی سے لڑائی کرنا (۳) موقع شناسی کر کے خاموش رہنا یعنی اپنے راج کی حفاظت کر کے بیٹھے رہنا۔ (۴) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بد اندیش دشمن پر حملہ کرنا (۵) راج کی بنیاد۔ فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت کرنا (۶) جو جو ملک ہاتھ میں آویں ان میں امن قائم کرنا اور فساد کو رفع کرنا (منو ۷۔ ۵۶)

غور و فکر سے کام کرنا چاہئے یعنی اہل سبھا کا علیحدہ علیحدہ اور اپنا اپنا مشورہ اور رائے کو سنکر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کے لئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہئے (منو ۷۔ ۵۷)

مالی وزیر

۱۹- اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن۔ عقلمند۔ مستقل مزاج ہوں۔ چیزوں کے جمع کرنے میں از حد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے ہوں مشیر سلطنت بنانے چاہئیں (منو ۷-۶۰)

جتنے آدمیوں سے کام چل سکے اتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے شخصوں کو جو سُستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہیئے (منو ۷-۶۱)

ان کے ماتحت بہادر اور طاقتور نسل کے خاندانی اور پاک دل نوکروں کو بڑے بڑے کاموں اور بزدل ڈرنے والوں کو اندرونی کاموں پر تعینات کرنا چاہیئے (منو ۷-۶۲)

سفیر

۲۰- جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھکر دلی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو۔ ایسا سفیر بھی رکھنا چاہیئے :: (منو ۷-۶۳)

وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ راج کے کاموں میں نہایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرتا ہو۔ فریب سے الگ۔ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ بہت مدت کی بات کو نہ بھولنے والا ہو۔ وقت اور موقعہ مناسب کو دیکھ کر برتاؤ کرنیوالا ہو۔ ہوشیار۔ نڈر اور بڑا بولنے والا (گویا)[1] ہو۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے (منو ۷-۶۴)

کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا چاہیئے :-

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥

दूत एव हि सन्धत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धन्वदुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥

[1] یعنی فن تقریر میں دسترس اعلیٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥

तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद् गृहमात्मनः ।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥

तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥
पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।

तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्य्युर्वै तानि कानि च ॥ ९ ॥

کاروبار سلطنت کی تقسیم ۲۱- افسر فوجداری کے زیر اہتمام سزا دہی کے علیحدہ قوانین ہو جائیں تاکہ ظالمانہ سزا نہ ہونے پاوے راجہ کے ماتحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو۔ انجمن کے ماتحت تمام کام ہوں صلح و جنگ کا اہتمام سفیر کے ہاتھ میں رکھا جاوے (منو ۷۔ ۶۵)

سفیر کی تعریف ۲۲- سفیر اس کو کہتے ہیں جو نا اتفاقی میں اتفاق کراوے اور بدخواہوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہئے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷۔ ۶۶) میر مجلس و مجلس کے لوگ یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں کہ جن سے اپنی سلطنت کو نقصان نہ پہونچے (منو ۷۔ ۶۸)

شہر اور دار الخلافہ ۲۳- اس لئے عمدہ جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ و دولت سے مالامال ملک میں ایک قلعہ مسلح آدمیوں سے معمور۔ مٹی سے بنا ہوا اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا جس کے چاروں طرف جنگل فوج اور پہاڑ ہوں اور اس کے درمیان شہر کو آباد کرنا چاہئے (منو ۷۔ ۷۰) شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہئے کیونکہ اس پر قائم ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اس لئے ضروری شہر پناہ بنانا چاہئے (منو ۷۔ ۷۴)

قلعہ ہر قسم کے مارنے اور پھینکے جانے والے ہتھیار۔ دولت۔ سامان رسد و باربرداری اور پڑھانے اور اپدیش کرنے والے برہمنوں کاریگروں اور انواع و اقسام کی کلوں نیز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالامال یعنی بھرپور ہونا چاہئے (منو ۷۔ ۷۵)

اس کے عین وسط میں اپنے لئے ایک ایسا محل بناوے جو پانی درخت و پھول وغیرہ سے

ہر طرح شاداب سرسبز ہو۔ تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو جس میں سلطنت کے سب کاروبار انجام پاسکیں (منو ۷۔۷۶)

صرف ایک عورت سے شادی کرے

۲۴۔ اس قدر کام کرنے یعنی برہمچریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد۔ خوبصورت۔ نیک اوصاف نہایت دلکش۔ عالی خاندان۔ نیک خصال اپنے جیسے کشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف۔ عمل اور مزاج میں اس کی مانند ہو شادی کرے اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرکے دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھکر انکی طرف آنکھ بھی نہ اٹھائے (منو ۷۔۷۷)

پروہت کیسے مقرر ہوں

۲۵۔ پروہت اور یجنہ کرنیوالے کو اسواسطے مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اگنی ہوتر اور پکش[1] اشٹی یجنہ وغیرہ راجہ کے گھر کے کام کیا کریں اور راجہ خود ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے۔ غرضیکہ یہی راجہ کا سندھیا پاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے (منو ۷۔۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः ।
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन्नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीति वादिनम् ॥ ६ ॥

[1] پکش اشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یجنہ کہتے ہیں جو بمقابلہ ہر روز یجنہ کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے؛

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।

नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥

नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम् ।

न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥

यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः ।

भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥

यच्चास्य सुकृतं किंचिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।

भर्त्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥

रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।

सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥

محصول اور اس کی وصولی ۴۶ - سالانہ محصول کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہئے اور جو ممبر مجلس یعنی راجا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجلس مطابق ہدایت وید کے کاربند ہو کر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ رکھیں (منو ۷ - ۸۰)

افسران معائنہ کنندہ ۴۷ - اس راج کے کاروبار میں سبھا مختلف اقسام کے افسران کو تعینات کرے انکا فرض یہ دیکھنا ہے کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کر کے بخوبی اپنا کام کرتے ہیں یا نہیں - جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیویں انکو عزت دیجئے اور جو اس کے برعکس کریں انکو مناسب تنبیہ ہونی چاہئے (منو ۷ - ۸۱)

عالموں کی تعظیم ۴۸ - راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (ترویج وید) کی صورت میں ہے اس کے پھیلانے کے واسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہم چریہ سے وید وغیرہ علوم کو پڑھ کر گوروکل سے واپس آوے تو راجا اور سبھا اس کی تعظیم قرار واقعی کریں اور نیز ان کی بھی جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں - (منو ۷ - ۸۲)

اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہو کر نجابت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

دشمن کا مقابلہ ۴۹ - جب رعایا پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کیلئے للکارے تو کھشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلو تہی نہ کرے۔

بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس سے اسطرح جنگ کرے جس سے اپنی فتح ہو (منو ۷۔ ۸۷) جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایکدوسرے کو نیچا دکھانے کی خواہش میں بےخوف پیٹھ نہ دکھا کر اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں وہ راحت کو پاتے ہیں اس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہئے ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے ان سے سامنے سے چھپ جانا واجب ہے کیونکہ جس ڈہنگ سے دشمن کو مغلوب کر سکیں ویسے ہی کام کرنے چاہئیں جیسا شیر غصہ ہو کر سامنے آتا ہے اور ہتھیاروں کی آگ سے فوراً مارا جاتا ہے۔ ویسے ہی بیوقوفی کر کے نیست و نابود نہ ہو جائیں۔ (منو ۷۔ ۸۹)

لڑائی میں تماشہ بین غیر مسلح وغیرہ اشخاص سے سلوک

۳۰۔ نیک لوگوں کے دہرم کو خیال میں رکھکر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو ادہر ادہر کھڑے ہوئے لوگوں کو۔ نہ ہجڑا (ہیجڑے) آدمی کو نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو نہ اسکو جس کے سر کے بال کھل گئے ہوں نہ بیٹھے ہوئے کو نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ میں آیا ہوں نہ سوتے ہوئے کو نہ غشی میں آئے ہوئے کو نہ ننگے کو اور نہ غیر مسلح کو نہ تماشائیان جنگ کو نہ دشمن کے ہمراہیوں کو (عورات و بال بچوں وغیرہ) کو۔ نہ اسکو جو ہتھیار کے صدمہ سے تکلیف میں ہو نہ غمزدہ کو نہ سخت زخمی کو نہ ڈرے ہوئے کو اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں بلکہ ان کو گرفتار کر کے قید خانہ میں رکھیں اور حسب ضرورت ان کو خوراک پوشاک دیویں جو زخمی ہوں انکا علاج معالجہ وغیرہ باقاعدہ کریں انکو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں بلکہ جوان کے لائق کام ان سے لیویں زیادہ اس بات پر دہیان رکھیں کہ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ تکلیف زدہ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز ہتھیار نہ چلاویں۔ ان کے لڑکے بالوں کی پرورش مثل اپنی اولاد کے کریں اور عورتوں کی بھی پرورش کریں اُن کو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں۔ کبھی شہوت کی نظر سے نہ دیکھیں جب یہاں اچھی طرح تسلط جم جاوے۔ تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ انکو باعزت رہا کر کے ان کے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے اور جن سے آئندہ فساد ہونیکی توقع ہو انکو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے۔ (منو ۷۔ ۹۱ لغایت ۹۴)

فراری کا حال

۳۱۔ مفرور یعنی ڈرکر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اس کو اپنے آقا کے گناہ لگجاتے ہیں۔ اور وہ سزایاب ہے۔ نیز اس کی وہ عزت جس سے اس کو لوک پرلوک میں سکھ ہونیوالا تھا۔ اسکا آقا لے لیتا ہے۔ یعنی مفرور مارا جاوے تو اسکو کچھ بھی سکھ

نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے نیک اعمال کا ثمرہ سب نابود ہو جاتا ہے۔ اس شہرت کو وہ پاتا ہے جس نے دہرم کو مدنظر رکھکر قرار واقعی جنگ کی ہو* (منو ۷۔ ۹۴ و ۹۵)

لڑائی میں حاصل شدہ چیزیں

۴۲۔ اس آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چھتر[1]۔ دولت۔ سدھ۔ گائے وغیرہ جانور۔ نیز عورات[2] اور دیگر سب قسم کا مال ومتاع اور گھی وتیل وغیرہ کے کپے فتح کئے ہوں۔ وہی اس کو لیوے۔ لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں[3] میں سے سولھواں حصہ راجا کو دیویں اور راجا بھی اس دولت میں سے جو سب نے ملکر فتح کی ہو۔ سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے۔ اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو تو اسکا حصہ اس کی عورت اور اس کی اولاد کو دیوے اور اس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اس کے لڑکے بالغ ہو جاویں تو اُن کو حسب لیاقت ملازمت دیوے۔ جو شخص اپنے راج کی ترقی نیکنامی فتح اور ترقی راحت کی خواہش رکھتا ہے وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷۔ ۹۶-۹۷)

---

[1] فارسی میں اسکو چتر بولتے ہیں اور یہ راجاؤں کی شان وشوکت کے نشانات سے ایک ہے۔

[2] فاضل مصنف نے اس شلوک سے اوپر کی تشریح میں جتلا دیا ہے کہ عاجزوں اور پناہ گیر وغیرہ شخصوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جاوے بلکہ انکو گرفتار کر لیا جاوے۔ نیز تحریر فرما چکے ہیں کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں اور عورتوں کو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں وغیرہ وغیرہ پس بنظر بریں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم اور افسر کے ہاتھ آنا اس امر پر دال نہیں کہ وہ لوگ گرفتار شدہ عورتوں کی بے حرمت کرنے کے مجاز ہونگے نہ ویدک دہرم کی کتاب میں ایسا کہا ہے۔ البتہ ان کی رہائی کے لئے فاتح لوگ لشکر مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں۔ یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے بعض کاموں پر بطور استمداد کے انہیں اس وقت تک تعینات کر سکتی ہیں جبتک کہ ملک مفتوحہ میں امن وامان قائم نہ ہو جائے جیسا کہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے کہ مفتوحین کو نہ ڈرائیں اور نہ تکلیف دیں بلکہ جو ان کے لائق کام ہو وہ ان سے لیویں اور امن وامان قائم ہونے پر جن سے اندیشہ فساد نہ ہو انکو واپس کر دیا جائے*

[3] چیزوں کے شمار میں مستورات نہیں آسکتیں اس لئے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ عورات کو بھی تقسیم کیا جائے اگر مصنف کا منشاء عورات کی تقسیم کا بھی ہوتا تو الفاظ "فتح کی ہوئی چیزوں" استعمال نہ کرتا۔ ہمارے اس مفہوم کی وجہ شلوک ہائے ۹۱-۹۲ کی تفسیر مندرجہ صفحہ ۱۶۲ ہے*

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः
रक्षितं वर्द्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥

अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ॥
रक्षितं वर्द्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निक्षिपेत् ॥ २ ॥

अमाययैव वर्त्तेत न कथंचन मायया ।
बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं स्वसंवृतः ॥ ३ ॥

नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥

बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत् ॥ ५ ॥

एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥

यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥

मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद् भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥

शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ॥
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात ॥ ९ ॥

राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥

द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥

ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।

विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥

ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।

शंसेद् ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥

विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।

शंसेद् ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥

तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।

राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५

नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।

उच्चैःस्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहम् ॥ १६ ॥

स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।

तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥

राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।

مال و دولت کی حفاظت و ترقی | ۴۳ - راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنیکی خواہش رکھیں (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں (۳) سرمایہ کو بڑھاویں۔ (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت۔ طالب علم اور ویدک اپدیشک ودیا اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں ۔ (منو ۷-۹۹)

ان چار قسم کی تدابیر سے مدعا کو سمجھکر سستی چھوڑکر اسپر ہمیشہ بہ طریق مناسب عمل کرے ڈنڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی) سے غیر میسر کے حاصل کرنے کی خواہش رکھے ہمیشہ کے معائنہ سے حاصل شدہ چیزوں کی حفاظت کرے زیر حفاظت کی ترقی عمل میں لاوے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھاوے اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷-۱۰۱)

فریب نہ کرنا | ۴۴ - ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے بلکہ سب کے ساتھ دلی بغض سے پاک برتاؤ رکھے اور ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا ہوا دشمن کے فریبوں کو دریافت کر کے

رفع کرتا رہے (منو ۷-۱۰۴)

دشمن کو مغلوب کرنیکے لئے احتیاط اور کوشش

۳۵- کوئی دشمن اس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے اسی طرح دشمن کے قبضہ میں آجانیوالے رخنہ کو پوشیدہ رکھے۔ (منو ۷-۱۰۵)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کی تاک میں رہتا ہے ویسے ضروریات کی فراہمی کے لئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کیلئے شیر کی مانند طاقت کو کام میں لاوے۔ اور چیتے کی مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جائے۔ اور بعد ازاں انکو حکمت سے پکڑے (منو ۷-۱۰۶)

اس طرح فتح کرنیوالے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں۔ ان کو سام سے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کر قابو میں کرے اور اگر اسطرح قابو میں نہ آویں تو نہایت سخت سزا سے ان پر قابو حاصل کرے (منو ۷-۱۰۷)

جیسے دھان کو صاف کرنیوالا چھلکوں کو الگ الگ کرکے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا ویسے راجا ڈاکو اور چوروں کو مارے اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷-۱۱۰)

بدمست اور بےفکر راجا

۳۶- جو راجا نیک سوبدھ میں تمیز نہ کرکے یا سوچ بچار سے لاپرواہ ہوکر اپنے راج کو کمزور کرتا ہے وہ ابتدا میں ہی راج سے محروم ہوکر معہ اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ (منو ۷-۱۱۱)

جیسے بدن کی کمزوری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے ویسے رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ معہ رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷-۱۱۲)

اس لئے راجا اور راج سبھا۔ کاروبار سلطنت کی کامیابی کے لئے ایسی تدابیر کریں کہ جن کر سلطنت کے کام عمدہ طور پر انجام پکڑیں جو راجہ سلطنت کی غور و پرداخت میں ہر طرح مصروف رہتا ہے۔ اس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ (منو ۷-۱۱۳)

انتظام ضلع بندی

۳۷- اس لئے دو تین۔ پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنائے اور وہاں بطریق مناسب ملازم یعنی کاروار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی کرکے راج کے تمام کاروبار کو سرانجام دیوے (منو ۷-۱۱۴)

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار۔ انہیں بیس گاؤں کے اوپر تیسرا۔ انہیں سو گاؤں کے اوپر چوتھا اور انہیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے۔ چنانچہ آجکل جو ایک گاؤں میں ایک پٹواری۔ انہیں دس گاؤں میں ایک تھانہ اور دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ اور انہیں پانچ تھانوں پر ایک تحصیل اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے انتظام ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے (منو ۷۔ ۱۱۵)

جبر رسانی کا انتظام

۲۳۸۔ اس طرح انتظام کرکے حکم دیوے کہ وہ ایک ایک گاؤں کا مقدم گاؤں میں روزمرہ جو نقص پیدا ہوں ان کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ دیا کرے اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اسیطرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ دار ان بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو گاؤں کا عہدہ دار اپنے سو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتلایا کرے۔ بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سو سو گاؤں کے افسر نگرانی کنندہ کو اور وہ ہزار ہزار کے دس افسر دس ہزار کے افسر کو اور نیز لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور وہ سب راج سبھائیں اعلیٰ راج سبھا یعنی کل روئے زمین کی انجمن اعظم میں تمام کرہ زمین کے حالات جتلایا کریں (منو ۷۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۲۳۹۔ اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا ہے اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کا دورہ کرکے ملاحظہ کرے (منو ۷۔ ۱۲۰)

بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کاروں کی سبھا

۲۴۰۔ بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنیوالی سبھا کا ایک مکان ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے اس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنہوں نے علم کے ذریعہ سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں۔ میٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو۔ ویسے قواعد اور اسی قسم کے علوم شائع کریں۔ (منو ۷۔ ۱۲۱)

جو ہمیشہ[1] دورہ کرنیوالا افسر انجمن ہو۔ اس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر رکھے جو سرکاری

[1] ملہ گھرانے کے ذریعہ سے محض پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہئے۔ اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی تحقیقات ہی نہ کیجائے اور صرف مخبر کو کہنے پر ہی خبر رکھا جائے

ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں اُنکے ذریعہ تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے پھر جو قصوروار ہوں انکو سزا اور جن میں خوبی ہو انکو اعزاز بخشا کریں۔ (منو ۷۔ ۱۲۲)

چور اور ڈاکوؤں سے چوری چھڑانے کا ایک طریق

۴۱۔ راجہ جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا کوئی عہدہ دیوے وہ دھارمک بخوبی آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں ان کے ماتحت عموماً شریر اور دوسرے کا مال مارنیوالے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے اور انکو سلطنت کی ملازمت میں اس لئے شامل کرے کہ وہ بد اعمالی چھوڑیں اور انکو انہیں عالم محافظوں کے عین تحت میں رکھکر ان سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے۔ (منو ۷۔ ۱۲۳)

بحالی امن کے لئے چند تدابیر

۴۲۔ جو سرکاری آدمی از راہ بے انصافی مدعی مدعا علیہ سے پوشیدہ طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف انصاف کارروائی کرے اس کی تمام جائداد ضبط کرکے مناسب سزا دے اور اس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں سے پھر واپس ہو کر نہ آسکے۔ کیونکہ اگر اس کو سزا نہ دیجاوے تو اس کو دیکھ کر دیگر ملازمان سرکاری بھی ویسی ہی بد اعمالیاں کریں گے بخلاف اس کے سزا دیجاوے تو وہ بچے رہیں گے۔ لیکن جتنی تنخواہ سے ان ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو اور وہ اچھی طرح دولتمند بھی نہیں۔ اتنا روپیہ یا اراضی راج کیطرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے۔ جو ضعیف العمر ہوں انکو بھی نصف ملا کرے۔ لیکن اسبات کو مدنظر رکھے کہ جبتک وہ زندہ رہیں تبتک یہ گذارہ قائم رہے۔ بعد اس کے نہیں مگر ان کی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی دیوے۔ اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جاویں تو ان بچوں کے واسطے جب تک وہ لائق کار نہ ہوں۔ نیز ان کی عورات زندہ ہوں تو ان سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے لیکن اگر ان کی عورات یا لڑکے بد اعمال ہو جاویں تو کچھ بھی نہ ملے۔ اس قسم کا ضابطہ راجہ کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷۔ ۱۲۴)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम् ।
तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान् ॥ १ ॥
यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्यौकोवत्सषट्पदाः ।
तथाऽल्पाऽल्पो ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः ॥ २ ॥

नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया ।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत् ॥ ३ ॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः ।
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमिति कर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद्ध्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्मः प्रजानामेव पालनम् ।
(منو ۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۲ تا ۱۴۴)
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७ ॥

محصول ۱۴۳ - جسطرح کہ راجا اور کارپرداز سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ آسائش حاصل کر سکیں - اسطرح راجہ اور راج سبھا غور کر کے محاصل مقرر کرے (منو ۷-۱۲۸)

جیسے جونک - بچھڑا اور بھنورا کھانے کے اجزاء کو تھوڑا تھوڑا لے لیتے ہیں ویسے ہی راجا تھوڑا سالیانہ خراج لیا کرے (منو ۷-۱۲۹)

سخت حرص و طمع کے باعث اپنی اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے کیونکہ جو شخص کاروبار اور خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے وہ اپنے آپ ہی تکلیف اُٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے (منو ۷-۱۳۹)

راجا کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ۱۴۴ - جو راجا صورت معاملات کو دیکھکر حسب موقعہ تند و نرم ہووے وہ بدکرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے۔ (منو ۷-۱۴۰)

اسطرح تمام راج کا انتظام کر کے ہمیشہ اس میں مصروف رہے اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے (منو ۷-۱۴۲)

جس راجہ کے راج میں راجہ اور ملازمان کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ روتی پیٹتی رعایا کے

مال وجان کو نقصان پہنچاتے رہیں۔ سمجھ لو کہ وہ راجا معہ ملازمان و وزرا کے مردہ ہے زندہ
نہیں اور سخت رنج میں مبتلا ہونیوالا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۴۳)

اس لئے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ہی ہے۔ اور جیسا کہ منوسمرتی کے
باب ہفتم میں خراج لکھا ہے۔ نیز جیسا کہ سبھا مقرر کردیوے۔ راجہ اسپر قناعت کرنے
دھرم سے بہرہ مند ہوکر آسودگی پاتا ہے۔ برخلاف اس کے رنج اٹھاتا ہے

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः ।

हुताग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्य प्रविशेत्स शुभां सभाम् ॥ १ ॥

तत्र स्थिताः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत् ।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः ॥

गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः ।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेदविभावितः ॥ २ ॥

यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः ।

स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः

منو ۷۔ ۱۴۵ تا ۱۴۸

راجہ کے روزانہ فرائض

۱۴۵ جب پچھلا پہر رات کا رہجاوے تب اٹھکر نہاوے دھووے
اور قائم مزاجی سے پرمیشور کا دھیان و اگنی ہوتر کرے۔ دھرماتما اور عالموں کی تعظیم کیا
کرے اور ناشتہ کرکے سبھا کے اندر داخل ہو (منو ۷۔ ۱۴۵)

وہاں کھڑا رہ کر اول رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں باعزت پیش آوے پھر انکو رخصت کرکے
وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷۔ ۱۴۶)

بعد ازاں ان کے ساتھ گھومنے کو چلا جاوے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی یا تخلیہ کے
مکان یا جنگل میں ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہ ہو بیٹھے اور دل کی کدورت
کو چھوڑ کر وزیر کے ساتھ وچار (مشورہ) کرے (منو ۷۔ ۱۴۷)

جس راجا کے اندرونی خیالات کی تہ تک کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی جس کے
خیالات ہمیشہ مخفی۔ گہرے۔ پاکیزہ اور رفاہ عام سے متعلق ہوں۔ وہ راجہ باوجود مفلس
ہونیکے بھی تمام زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لئے شخص اپنی عقل سے
ایک کام بھی نہ کرے۔ جبتک کہ اہلیان سبھا کا اتفاق نہ ہو (منو ۷۔ ۱۴۸)

आसनं चैव यानं च संधिं विग्रहमेव च ।

कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ।
संधिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।

उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।

तदा त्वायतिसंयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।

मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।

संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५॥

क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।

मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६॥

बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।

द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७॥
अर्थसंपादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।

साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८॥

यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।

तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत् ॥ ९॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।

प्रत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १०॥

यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।

परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११॥

यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।

तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सांत्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥
मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम् ।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्य्यमात्मनः ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत् ।
तदा तु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥
(منو ۷۔ ۱۷۱ تا ۱۷۶)

غیر سلطنتوں کے تعلقات میں تدابیر

۶۴۔ راجہ اور اس کے اہلکاران کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب کہ (۱) آسن یعنی ٹھیرے رہنا (۲) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا۔ (۳) سندھی۔ ان سے میل کرنا (۴) وگرہ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دویدھی یعنی لشکر کے دو حصے کرکے اپنی فتح حاصل کرنا۔ (۶) سنشریہ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجا کی پناہ لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کرکے عمل میں لانا چاہیئے۔ (منو ۷۔ ۱۶۱)

سندھی۔ وگرہ۔ یان۔ آسن۔ دویدھی بھاؤ اور سنشریہ جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں ان کو راجا قرار واقعی سمجھ لے۔ (منو ۷۔ ۱۶۲)

دو قسم کا میل　سندھی[1]۔ دشمن سے میل کرے خواہ اس سے مخالفت کرے مگر موجودہ اور آئندہ وقت میں کرنے کے کام برابر کرتا جائے یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۳)

دو قسم کا جنگ　وگرہ۔ مطلب براری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے بجائے جو اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو لڑنا۔ گویا انہی دو قسموں کی بنا پر جنگ کرلی چاہیئے (منو ۷۔ ۱۶۴)

دو قسم کا کوچ　یان۔ یکایک کوئی معاملہ پیش آجاوے۔ تو دفعتہً یا مددگاروں کے ساتھ مل کر دشمن پر چڑھائی کرنا۔ یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۵)

دو قسم کا قیام　کسی وجہ سے خود درجہ بدرجہ کمزور ہوتا جائے یا مددگار دوست کے روکنے سے اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۶)

دو قسم کی تقسیم لشکر　مطلب براری کے لئے سپاہ کے دو حصے کرکے فتح حاصل کرنا دو قسم کا دویدھی[2] کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۶۷)

---

[1] یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے۔ یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے۔
[2] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے ماتحت میں رہے اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جاوے۔

دو قسم کی پناہ کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کسی طاقتور راجا یا مہاتما کی پناہ لینا جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہونچے یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے[1] (منو ۷۔ ۱۶۸)

ان تدابیر کے عمل میں لانیکا موقعہ ۴۷۔ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسیقدر تکلیف پہونچے گی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی تب دشمن سے میل کرکے وقت مناسب تک صبر کرے (منو ۷۔ ۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا اور فوج کو بہت خوش ترقی پذیر سعادتمند جانے اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے۔ تب دشمن سے جنگ یعنی وگرہ کرے (منو ۷۔ ۱۷۰)

جب اپنی طاقت یعنی فوج کو خوش مضبوط اور بھید تمند دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے (منو ۷۔ ۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی محسوس ہو تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کرکے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہہ پر مقیم رہے (منو ۷۔ ۱۷۲)

جب راجا دشمن کو نہایت طاقتور پائے تب فوج کو دو چند یا دو قسم کی کرکے اپنی مطلب براری کرے[2] (منو ۷۔ ۱۷۳)

جب آپ سمجھہ لیوے کہ اب جلدی مجھہ پر دشمن کی چڑھائی ہو گی تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجا کی پناہ لیوے (منو ۷۔ ۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے یعنی روکے۔ اس کی خدمت پوری کوشش سے بمثل گورو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷۔ ۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو۔ اگر اس کے کاموں میں نقص (دھوکا) دیکھے۔ تو اس سے بھی اچھی طرح بلا اندیشہ جنگ ہی کرے۔ (منو ۷۔ ۱۷۶)

دھارمک راجہ سے مصالحت ۴۸۔ جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے بلکہ اس سے ہمیشہ میل رکھے اور بدکردار اگر طاقتور ہی ہو تو اسکو مغلوب کرنیکے واسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لائے۔

---

[1] راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔
[2] دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور دوسرا حصہ کو اپنے ساتھ لیکر قلعہ بند ہو جائے یا کسی اور طرف چلا جائے۔

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥ १ ॥
आयतिं सर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्त्वतः ॥ २ ॥
आयत्यां गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीते कार्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
यथैनं नाभिसन्दध्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ।
तथा सर्वं संविदध्यादेष सामासिको नयः ॥ (منو ۷۔ ۱۷۷ تا ۱۸۰)

دشمن کی سرکوبی | ۹ ہم پولیٹکس (سیاست ملکی) کو جاننے والا مالکِ ملک راجا ایسی
تجاویز عمل میں لاوے کہ کسی طرح اس کے معاون بے تعلق اور دشمن زیادہ نہ ہو جاویں۔
(منو ۷۔ ۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے اور جو آئندہ کرنا چاہیے۔ نیز جو ہو
کئے جا چکے ہوں۔ ان کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں (منو ۷۔ ۱۷۸)
بعد ازاں نقصوں کو رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کی جائے
جو راجا زمانہ مستقبل یعنی آئندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جانتا
ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو ا
کرنا ہے اسکو جانتا ہے وہ دشمنوں سے کبھی مغلوب نہیں ہوتا (منو ۷۔ ۱۷۹)
کارپردازان سلطنت اور بالخصوص سبھاپتی راجا سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ کوئی
انکے مددگار بے تعلق اور دشمن کو قابو میں لاکر ان سے لئے کام نہ کرا سکے (یعنی ان کے
خلاف کچھ نہ کرا سکے) ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو۔ یہی تدبیر مملکت یعنی سیاست ملکی کا مخ
ہے۔ (منو ۷۔ ۱۸۰)

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
साम्परायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥
शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।

वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥ ४ ॥
यतश्च भयमाशङ्केत्ततो विस्तारयेद् बलम् ।

पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।

यतश्च भयमाशङ्केत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥

गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।

स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥

संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद् बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥

स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।

वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥

प्रहर्षयेद् बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥

उपरुध्यारिमासीत् राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।

दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।

समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।

रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥

आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।

अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥

(منو ۷- ۱۸۸ تا ۱۹۲- ۱۹۴ تا ۱۹۶- ۲۰۳- ۲۰۴)

جنگ کے لئے تیاری | ۵۰- جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے۔ سب فوج۔

سواری۔ باربرداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروںطرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کرکے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کیواسطے بڑھے (منو ۷-۱۸۴)

تین قسم کے راستوں کو یعنی اوّل راہ خشکی (زمین) دوم راہ تری (سمندر یا دریا) سوم راہ ہوائی کو درست رکھے۔ راہ خشکی میں گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ راہ آبی میں کشتی۔ اور راہ ہوائی میں ہوائی برج وغیرہ سواریوں کے ذریعے سفر کرے اور پیدل گاڑی۔ ہاتھی گھوڑے۔ اسلحہ ضرب۔ اسلحہ شعلہ افگن سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے اپنی طاقت کو مکمل کرکے اور کوئی خاص مقصد مشہور کرکے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جاوے (منو ۷-۱۸۵)

ظاہر داروں سے احتیاط | ۵۱۔ جو دل میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو۔ خفیہ طور پر دشمن پر راز فاش کرتا ہو اس کی آمد و رفت میں اس کیساتھ گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے کیونکہ دل سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہئے (منو ۷-۱۸۶)

میدان جنگ میں صف بندی | ۵۲۔ تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلاوے جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہیں وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں۔ جب قواعد سکھلاوے تو اوّل فوج کو سیدھی قطاروں میں چلاوے (۲) بمثل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر کہ جیسے سؤر ایکدوسرے کے پیچھے دوڑتے جاتے ہیں اور کبھی کبھی سب ملکر جھنڈ ہو جاتے ہیں (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں۔ ویسے فوج کو بنا دے جیسے سوئی کا اگلا حصہ باریک پیچھے موٹا اور سوت اس سے موٹا ہوتا ہے ویسے قواعد سے فوج کو بنا دے (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے اسی طرح فوج کو بنا کر لڑا دے (منو ۷-۱۸۷)

جس طرف خوف پایا جاوے اسی طرف لشکر کو پھیلا دے سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھکر "پدیم ویوہ" یعنی بشکل گل نیلوفر چاروںطرف فوجوں کو رکھے اور خود درمیان میں رہے۔ (منو ۷-۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجدار یعنی حکم دینے والے اور فوج کے ساتھ لڑنے لڑانے والے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے۔ جس طرف لڑائی ہو رہی ہو اسیطرف ساری فوج کا سامنا کرے لیکن دوسریطرف پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل میں سے دشمنوں سے گھات ہونا ممکن ہے (منو ۷-۱۸۹)

جو مثل قلعہ یعنی ستونوں کی طرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ دمعارک استقلال رکھنے اور جنگ کرنے میں چالاک نڈر ہوں اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو انکو فوج کے چاروں طرف رکھے (منو ۷-۱۹۰)

اگر تھوڑے سپاہیوں سے بہت کے ساتھ جنگ کرنا ہو تو یکجا کرکے لڑادے ضرورت پڑے تو انہیں کو فوراً پھیلا دے۔ جب شہر قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو تو صف آرائی بشکل سوچیہ (مثلث △) خواہ بشکل بجر (گرز ○—) کرکے جیسے دودھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علی ہذا القیاس مختلف قسم کی صف آرائی کرکے یعنی فوج کو مختلف طریقوں سے لڑا دیں۔ اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو تو صف آرائی کر کے مثل سانپ کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں تو مخالفین کو قتل یا گرفتار کرکے توپوں کا منہ دشمن کی طرف پھیر دیں انہیں توپوں (بندوقوں وغیرہ) سے ان دشمنوں کو ماریں۔ بوڑھے آدمیوں کو توپوں کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کرکے دوڑاویں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں اور یکبارگی دھاوا کرکے دشمن کی فوج کو تتر بتر کرکے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں۔ (منو ۷-۱۹۱) اور

اگر ہموار زمین پر جنگ کرنا ہو تو گاڑی گھوڑے اور پیادوں سے اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو تو کشتیوں اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے اور ریگستان میں تلوار ڈھال سے لڑائی کریں اور کراویں (منو ۷-۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو اس وقت لڑنے والوں کو حوصلہ مند اور بشاش کریں۔ جب لڑائی بند ہو جاوے تب بہادری اور ہمت پیدا کرنے والی تقریروں سے کھانے پینے کی چیزوں سے امداد اسلحہ اور ادویہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں بلا صف بندی کے لڑائی نہ کریں اور نہ کراویں۔ اپنی لڑتی ہوئی فوج کی حرکات و سکنات کو دیکھا کرے کہ آیا وہ ٹھیک لڑتی ہے یا دغابازی رکھتی ہے (منو ۷-۱۹۴)

دشمن کا محاصرہ اور تلفی رسد وغیرہ | ۱۴۵

اگر کسی وقت مناسب سمجھے تو دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر روک رکھے اور اس کے ملک کو تکلیف پہنچا کر چارا۔ خوراک پانی اور لکڑی کو تلف و خراب کر دیوے (منو ۷-۱۹۵)

دشمن کے تالاب۔ شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے رات کے وقت اُنکو خوف دیوے اور فتح پانے کی تجاویز عمل میں لاوے (منو ۷۔ ۱۹۶)

مغلوب سے سلوک ۵۴۔ فتح پاکر ان سے عہدنامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقع مناسب سمجھے تو اسی کے خاندان سے کسی دھارمک آدمی کو راجہ بنا دیوے اور اس سے لکھا لیوے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی جیسی دھرم کے مطابق سیاست ملکی ہے اس کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہو گی ایسی نصیحت کر کے اس کے پاس ایسے آدمی رکھے کہ جس سے بعد میں کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ اور جو شکست پائے اس کی عزت افزائی اپنے امیر کے ساتھ ملکر بذریعہ عطیہ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے اور ایسا نہ کرے کہ جس سے اسکا گذارہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر اس کو قید خانہ میں ڈالے تو بھی اس کی عزت مناسب قائم رکھے تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر اچھی طرح رہے (منو ۷۔ ۲۰۳)

کیونکہ دنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت ہے خصوصاً حسب موقعہ کے ساتھ موقعہ دیکھکر واجبی کارروائی کرنا اور اس مغلوب کو [illegible] کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اس کو کبھی نہ چڑائے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھا کرے اور نہ ہی اس کے سامنے ایسا کہے کہ تمکو مغلوب کیا ہے بلکہ "آپ ہمارے بھائی ہیں" اس قسم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ کرے (منو ۷۔ ۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेव च ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेव च ।
कृतज्ञं धृतिमन्तञ्च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥
आर्य्यता पुरुषज्ञानं शौर्य्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥ (منو ۷۔ ۲۰۸ تا ۲۱۱)

دوست کی تعریف ۵۵۔ راجا زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ایسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج محبت سے بھرے ہوئے آئندہ کی باتوں کو سوچنے اور کاموں کو سرانجام دینے والے۔ طاقتور خواہ کمزور جسم دوست کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے (منو ۷۔ ۲۰۸)

دھرم۔ کو جاننے والا۔ ممنون احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا خوش طبیعت محبت کرنے والا۔ قائم مزاج چاہے کم حیثیت (غریب) دوست بھی حاصل ہو تو بھی قابل تعریف ہوتا ہے (منو ۷۔ ۲۰۹)

ہمیشہ اس بات پر یقین رکھے کہ کبھی عقلمند۔ خاندانی شجاع۔ بہادر ہوشیار۔ سخی احسان کو جاننے والا اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بنائے کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بنا دے گا۔ وہ تکلیف پاویگا۔ (منو ۷۔ ۲۱۰)

بے تعلق کی تعریف جس میں لائق تعریف اوصاف۔ اچھے بُرے آدمی کی پہچان بہادری اور ظاہری مہربانی ہو۔ یعنی جو محض اوپر اوپر کی باتیں بنایا کرے وہ بے تعلق کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۲۱۱)

एवं सर्वमिदं राजा सह संमन्त्र्य मन्त्रिभिः ।
व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तःपुरं विशेत् ॥

(منو ۷۔ ۲۱۶)

حسب ذکر سابق علی الصبح اُٹھے۔ اشنان وغیرہ حاجتوں سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو۔ اگنی ہوتر کرے یا کراوے اور سب وزیروں سے مشورہ کرکے دربار میں جاوے۔ سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ ملکران کو خوش کرے اور طرح طرح کی صف بندی یعنی قواعد کرا کے تمام گھوڑے۔ ہاتھی گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز اسلحہ خانہ۔ شفا خانہ۔ خزانہ جات زر و جواہر کو دیکھے اور سب پر روز مرہ نظر ڈالی کر جو بکھراں میں نقص ہوں انکو بتلائے۔ ورزش گاہ میں جا کر ورزش کرے اور غسل کرکے وقت دوپہر کھانا کھانے کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ آزمائے ہوئے عقل طاقت اور جسمی بڑھانیوالے۔ بیماریوں کو دفع کرنے والے مختلف قسم کے اناجوں وغیرہ پینے کی چیزوں مثل شربت وغیرہ۔ بدرقہ (مثل ترکاری چٹنی مربہ وغیرہ۔ و خوشبودار شیریں وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے تاکہ ہمیشہ

خوش ہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (منو ۷۔ ۲۱۶)

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः।

धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा॥ (منو ۷۔ ۱۳۰)

محصول کا اندازہ ۵۷۔ بیوپاری اور کاریگروں کو سونا اور چاندی کا جسقدر نفع ہو اس میں سے راجہ پچاسواں حصہ۔ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارہواں حصہ لیا کرے اور اگر مال لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (منو ۷ ۔ ۱۳۰)

رعایا کی بہبودی میں راجہ کی بہبودی ۵۸۔ کیونکہ رعایا کے تندرست۔ دولتمند۔ کھانے پینے کی چیزوں سے فارغ البال رہنے سے راجا کی بڑی ترقی ہوتی ہے۔ راجہ رعایا کو مثل اپنی اولاد کے آرام پہنچاوے۔ اور رعایا بھی مثل اپنے باپ کے راجہ اور سرکاری آدمیوں کو جانے۔ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجا ان کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجہ کس کا؟ اور راجا نہ ہو تو رعایا کسکی رعایا کہلاوے گی۔ دونوں اپنے اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبت کے کام میں ایکدوسرے کے پابند ہیں۔ رعایا کی عام رائے کے خلاف راجا اور سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجا کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم اور رعایا کوئی کارروائی نہ کرے۔ یہ راجا کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی جسکو پولیٹیکل کہتے ہیں مختصراً بیان کر دیا گیا ہے۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید منوسمرتی۔ شکرنیتی۔ مہابھارت وغیرہ میں دیکھکر تحقیق کرے۔ جو رعایا کا انصاف کرنا ہے وہ منوسمرتی کی آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقے کے بموجب کرنا چاہئے۔ لیکن اس جگہ بھی مختصراً لکھا جاتا ہے۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः।

अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक्॥ १॥

तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः॥

संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥
वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥
सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।

स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसङ्ग्रहणमेव च ॥ ४ ॥
स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च ।

पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥
एषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।

धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥
धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥

सभां वा न प्रवेष्टव्यं वक्तव्यं वा समञ्जसम् ।
अब्रुवन् विब्रुवन् वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥

यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।

हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥
धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।

तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥१०
वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।

वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥

एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥
पादो धर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।

पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति १३
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।

एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते । १४ ।

لوگوں کے باہمی تنازعات | ۵۹۔ سبھا اور راجا اور ملازمان سرکاری مفصلہ ذیل اٹھارہ قسم معاملات متنازعہ میں سے روز مرہ امر زیر تنازعہ کا فیصلہ از روئے رواج ملک و اصول شاستر کے کیا کریں اور جس جس آئین وقانون کا ذکر شاستر میں نہ پادیں اور ضرورت اس کی موجودگی کی سمجھیں تو عمدہ سے عمدہ آئین مرتب کریں کہ جن سے راجا اور رعایا کی بہبودی ہو (منو ۸۔ ۳)

اٹھارہ معاملات یہ ہیں:۔ (۱) وصولی قرضہ (کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ ۲۔ ودیعت۔ امانت کسی نے کسی کے پاس مال رکھا ہو وہ مانگنے پر نہ دیوے (۳) فروخت مال غیر (دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کر لیوے (۴) شراکت (شراکت کر کے کسی پر زیادتی کرنا (۵) خلاف ورزی (ہبہ شدہ مال واپس نہ دینا (منو ۸۔ ۴) (۶) عدم ادائے اجرت (حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لینا یا کم دینا) (۷) معاہدہ (اقرار کے خلاف عمل کرنا (۸) بیع وشری یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا (۹) جانور کے مالک اور پانچوالے کا جھگڑا (منو ۸۔ ۵) (۱۰) تنازعہ حدود (۱۱) کسی کو سخت ضرب پہنچانا (۱۲) سخت کلامی کرنا (۱۳) چھری ڈاکا مارنا (۱۴) کسی کام کی بابت جبر کا عمل میں آنا (۱۵) کسی عورت یا مرد کا زنا کاری (منو ۸۔ ۶) (۱۶) بیوی اور خاوند کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا (۱۷) تقسیم یعنی ورثہ کے حصہ کشی میں تنازعہ پیدا ہونا۔ (۱۸) قمار بازی بذریعہ غیر متنفس یعنی بے جان اشیاء کے اور بازی بذریعہ جانداروں کے یہ اٹھارہ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزیوں کی ہیں۔

عدل و انصاف | ۶۰۔ ان معاملات میں بہت جھگڑنے والوں کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے۔ یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے (منو ۸۔ ۸)

بے انصافی پر حاضرین دربار کی ذمہ واری | ۶۱۔ جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہو کر دھرم رہتا ہے اور دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکلتے۔ یعنی جب سبھا میں دھرم کو برائی اور ادھرمی کو سزا نہیں ملتی اس سبھا میں جسقدر ممبر ہیں وہ سب زخمیوں کے سمجھے جاتے ہیں (منو ۸۔ ۱۲)

دہارمک آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو اور جو شامل ہوا ہو تو سچ بولے جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھکر خاموش رہے یا صحیح انصاف کے خلاف بولے وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸۔ ۱۳)

دھرم کی ہلاکت | ۶۲۔ جس سبھا میں ادھرم سے دھرم اور ناحق سے حق سب اہل سبھا کے دیکھتے

ہوئے مارا جاتا ہے۔ اس سبھا میں سب لوگ بمثل مردہ کے ہیں۔ گویا ان میں کوئی بھی زندہ نہیں۔ (منو ۸-۱۴)

مارا ہوا دھرم مارنے والے کو ہلاک کرتا ہے اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے اس لئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہیئے۔ مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہمکو نہ مار ڈالے (منو ۸-۱۵)

دھرم جو تمام شان و شوکت کو بخشنے والا اور تمام راحتوں کا مینہ برسانیوالا ہے۔ جو شخص اسکو برباد کرتا ہے۔ اسی کو عالم لوگ "ورشل" یعنی شودر اور نیچ جانتے ہیں اسواسطے کسی آدمی کو دھرم چھوڑنا واجب نہیں ہے (منو ۸-۱۶)

اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایک ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے باقی سب مال یا ساتھی جسم کے فنا ہوتے ہی فنا ہو جاتے ہیں یعنی انسان سب ساتھیوں سے چھوٹ جاتا ہے (منو ۸-۱۷)

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا۔ جب راج سبھا میں طرفداری کرکے بے انصافی کیجاتی ہے تو وہاں ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں انمیں سے ایک تو ادھرم کرنیوالے کو اور دوسرا گواہ کو تیسرا اہل سبھا کو اور چوتھا ادھرمی سبھا کے میر مجلس یعنی راجا کو پہنچتا ہے (منو ۸-۱۸)

جس سبھا میں سزاوار کو سزا ملتی ہے۔ قابل ملامت کو ملامت کی جاتی ہے۔ قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے۔ سو جب سزا کو سزا ملتی ہے اور لایق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے وہاں راجا اور اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں صرف گناہ کرنے والے پر گناہ عائد ہوتا ہے (منو ۸-۱۹)

ذکر اس امر کا کہ گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں۔

आप्ताः सर्वेषु वर्णेषु कार्याः कार्येषु साक्षिणः।
सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ १ ॥
स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रियः कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजाः।
शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥
साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसंग्रहणेषु च।
वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥
बहुत्वं परिगृह्णीयात् साक्षिद्वैधे नराधिपः।
समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥

समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।
तत्र सत्यं ब्रुवन् साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥

साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥

स्वभावेनैव यद् ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥

सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ।
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥

यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥

सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन् साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान् ।
इह चानुत्तमां कीर्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥

सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्द्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥

आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥

यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।
तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ १३ ॥

एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ १४ ॥

گواہ کیسے ہوں؟ | ۹۳- سب درنوں میں جو دھارمک۔ صاحب علم فریب سے بری
سب طرح سے دھرم کو جاننے والے بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلے
لئے گواہ ہوں اور جو اس سے اُلٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جاویں (منو ۸-۶۳)

عورتوں[ل] کے گواہ عورت۔ دوجوں کے دوج۔ شودروں کے شودر اور چانڈالوں[ک] کے چنڈال گواہ ہوں (منو ۸-۶۸)

جسقدر جبر کے کام چوری۔ زنا سخت کلامی۔ ضرر رسانی کے جرائم ہیں ان میں گواہ کی آزمائش نہ کرے اور از حد ضروری بھی سمجھے۔ کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں (منو ۸-۷۲)

شہادت کے تسلیم کرنیکا قاعدہ

۷۳۔ طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی نیک گواہوں کے اور ایسے گواہ دونوں طرف برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلیٰ درجے یعنی رشی مہرشی اور یتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸-۷۳) دو طرح سے گواہ ہوا کرتے ہیں ایک خود دیکھنے سے اور دوسرے سننے سے جب سبھا میں سوال ہو تو گواہ سچ کہیں وہ بے ایمان اور مستوجب سزا نہیں ہیں اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ سخت سزا کے مستوجب ہیں (منو ۸-۷۴)

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۷۵۔ اگر گواہ راج سبھا یا کسی نیک آدمیوں کی سبھا میں اپنے دیکھے اور سنے کے خلاف بولے۔ تو زمان حال (یعنی زندگی) زبان کٹنے سے رنج و تکلیف میں رہیگا اور مرنے کے بعد بھی تکلیف میں رہیگا (منو ۸-۷۵)

شہادت دینے کا طریقہ

۷۶۔ گواہ کی وہ بات ماننی چاہئے۔ جو کہ وہ طبعاً (بلا کسی ساخت اور بناوٹ کے) عین معاملہ کے مطابق بولے اور اس کے خلاف جو سکھلائی ہوئی باتیں بولے ان کو حاکم عدالت فضول سمجھے (منو ۸-۷۸)

جب مدعی و مدعا علیہ کے روبرو سبھا میں گواہ حاضر ہوں۔ تو حاکم عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اسطرح پوچھیں (منو ۸-۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اسکو راستی سے کہو۔ کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (منو ۸-۸۰)

درست گواہی دینے کا پھل

۷۷۔ جو گواہ سچ بولتا ہے وہ دوسرے جنموں میں عمدہ جسم کو پاتا ہے

ل مطلب یہ کہ عورتوں کے اکثر معاملات میں مردوں کو ایسی آگاہی ہرگز نہیں ہو سکتی جیسی کہ عورتوں کو بالعموم ہوتی ہے نیز مردوں کی نشست برخاست بھی ان سے ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے۔ اور یہی قیاس دوج اور شودر وغیرہ میں ہونا چاہئے کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی واقفیت ایک دوسرے کی ممکن ہے ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں۔

ک چانڈال یعنی ادنےٰ درجہ کی قوموں سے مراد ہے۔ جیسا کہ فی زمانہ مہتر وغیرہ ہیں۔

ادنا اعلےٰ درجہ کے لوگوں (کواکب یا جنس) میں جنم لیکر آسودگی حاصل کرتا ہے۔ اس جنم اور
جنم میں اعلیٰ نیکنامی کو پاتا ہے۔ کیونکہ ویدوں میں باعث عزت اور بےعزتی اسی بات
یعنی کلام کو لکھا ہے۔ جو سچ بولتا ہے وہ صاحب عزت ہے اور جھوٹ بولنے والا ملامتی ہے
(منو ۸ - ۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتا ہے اور سچ ہی سے دہرم بڑہتا ہے۔ اس لئے تمام درنوں
میں گواہوں کو سچ بولنا چاہیئے (منو ۸ - ۸۲)

آتما کا شاہد آتما اور آتما کی گتی آتما ہے۔ اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما کی جو
تمام انسانوں کا بڑا گواہ ہے بےعزتی مت کرلہ یعنی راست گوئی جو تیرے آتما من اور بانی
میں ہے وہی سچ اور جو اس سے الٹا ہے وہ جھوٹ ہے (منو ۸ - ۸۳)

جس شخص کا جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندر سے وسوسہ میں نہیں آتا
عام لوگ اس کے سوا اور کسی کو افضل آدمی نہیں سمجھتے۔ (منو ۸ - ۹۶)

اے خیر و عافیت چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا جان کر کہ میں اکیلا ہوں
جھوٹ بولتا ہے تو درست نہیں ہے۔ کیونکہ تیرے دل میں جو دہ سراد جو د پرمیشور عالم
القلوب کا ہے۔ وہ ثواب اور گناہ کا چپ چاپ دیکھنے والا موجود ہے اس پرماتما سے
ڈر کر ہمیشہ سچ بولا کرو۔ (منو ۸ - ۹۱)

लोभान्मोहाद्भयान्मैत्रात्कामात् क्रोधात्तथैव च ।
अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते ॥ १ ॥

لہ مطلب اسکا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات مخفی نہیں اس لئے آتما کا شاہد آتما ہے اور چونکہ سب دکھوں سے
چھوٹنے اور نجات پانیکا انحصار علم روحانی یعنی آتما شناسی پر ہے اسواسطے آتما کی گتی آتما ہے نیز
تمام انسانوں کے لئے افضل شاہد بھی وہ اسوجہہ سے ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فعل مخفی نہیں۔ انسان
جھوٹ تب ہی بولتا ہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ کہ آتما اپنی خاموشی کی آواز میں
اسے جتاتا ہے کہ آدمی اس کے برعکس بولتا ہے اسکا ایمان یا اس کی بےتوقیری کرتا ہے نیز لفظ
آتما سے مراد اس موقعہ پر صرف روح سے نہیں بلکہ انتریامی پرمیشور سے بھی مراد ہے جو ہر دم آتما کے
ساتھ ہی رہتا ہے۔ یعنی سب کے دلوں میں جلوہ گر ہے۔ محاورہ میں جیسا کہ اسکو پرم آتما کے نام سے نامزد کرتے
ہیں ویسا ہی آتما کے نام سے بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔

एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥

लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात्पूर्वन्तु साहसम् ।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्ड्यौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥

कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥

उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५ ॥

अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥

अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यञ्च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥

अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥

वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥

کون شہادت رد ہونی چاہیے ۹۸ - جو لوبھ، موہ، خوف، دوستی، نفسانیت، غضب، ناواقفیت اور لڑکپن سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے (منو ۸-۱۱۸)

جھوٹی گواہی ۹۹ - اُن میں سے کسی وجہ سے گواہ جھوٹ بولے تو اس کو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا دینی چاہیے (منو ۸-۱۱۹)

لے یعنی باستثنائے انجمن ہائے خاص اور مجالس عدل و انصاف کے کسی دیگر موقع پر خود شہادت دے تو اس کی سزائیں اور میں وہ منوجی کے زمانہ میں اس قسم کی لغو گوئیاں محض ادنٰے ترین لوگوں سے ہی ہو سکتی تھیں اس لیے جرمانہ بلحاظ اُن کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے۔ نیز اس زمانہ میں بلحاظ اخراجات روپیہ کی قیمت زیادہ تھی۔

جو لوبھ یعنی طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔ جو عشق
دلبستگی وغیرہ سے جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔ جو خوف سے
جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔
اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے (منو ۸۔۱۲۰)
جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔
جو شخص غصہ کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔
جو شخص ناواقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔
جو لڑکپن کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے (منو ۸۔۱۲۱)
سزائیں اور ان میں کمی بیشی | ۱۰۔ اعضاء تناسل پیٹ۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ ناک
کان۔ دولت اور جان یہ دس موقعہ سزا کے ہیں کہ جن پر سزا دیجاتی ہے (منو ۸۔۱۲۵)
لیکن جو جو سزا لکھی گئی اور آئندہ لکھی جاوے گی مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں
جرمانہ لکھا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی سخت نادار ہو تو اس سے کم بھی لیا جا سکتا ہے
اور دولت مند ہو تو اس سے دو چند سہ چند چہار چند تک بھی لے لیوے۔ یعنی بلحاظ جگہ
موقعہ اور حیثیت کے جیسا قصور ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸۔۱۲۶)
کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا سابق عزت کو نیز زمانہ حال اور آئندہ میں اور
دوسرے جنم میں ملنے والی نیکنامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور ادھرم سے سزا دینے والے
کے لئے آئندہ جنم میں باعث تکلیف بھی ہوتا ہے اسواسطے کسیکو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸۔۱۲۷)
جو راجہ قابل سزا کو سزا نہیں دیتا اور ناقابل سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا
کو چھوڑ دیتا اور جسکو سزا نہیں دینی چاہیئے اسکو سزا دیتا ہے۔ وہ جیتے جی ملامت کو اور
مرنے کے بعد سخت تکلیف پاتا ہے اس لئے جو جرم کرے اس کو ہمیشہ سزا دیوے۔ اور
ناقابل جرم کو سزا کبھی نہ دیوے۔ (منو ۸۔۱۲۸)
پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اسکو بُرا ٹھیرانا۔ دوسری دھتکار (لعنت) یعنی یہ کہنا کہ تجھکو
لعنت ہے۔ تو نے ایسا بُرا کام کیوں کیا۔ تیسری اس سے جرمانہ لینا اور چوتھی سزائے جسمانی
یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا۔ (منو ۸۔۱۲۹)

دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۸۱ پر

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते ।
तत्तदेव हरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥
पिताचार्यः सुहृन्माता भार्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥
कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥
अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥
ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ॥ ५ ॥
ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥
वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥
साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥
न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥
गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥
नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तन्मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥
यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।
न साहसिकदण्डघ्नौ स राजा शक्रलोकभाक् ॥ १२ ॥

(منو ۸ - ۳۳۲ تا ۳۳۸ - ۳۴۴ تا ۳۴۷ - ۳۵۰ - ۳۵۱ و ۳۸۶) ؂

چور کی سزا ۱۷ - چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں نامناسب حرکات کا کام کرتا ہے - اس عضو کو سب کی عبرت کے لیے راجا کاٹ دیوے (منو ۸ - ۳۳۴)

سزا سے کوئی بری نہ ہو ۲۷ - خواہ باپ استاد - دوست - عورت - بیٹا اور پروہت کیوں نہ ہو جو اپنے دھرم پر قائم نہیں رہتا وہ راجہ کی طرف سے سزا نہ پانے کے قابل نہیں ہوتا - یعنی جب راجا مسند عدالت پر بیٹھ کر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ جیسا جیسا مناسب ہو ویسی ویسی سزا دیوے (منو ۸ - ۳۳۵)

ملازمان سرکاری کو سزا ۳۷ - جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک روپیہ جرمانہ ہو اسی قصور میں راجا کو ہزار روپیہ جرمانہ ہونا چاہیے یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجہ کو ہزار گنا سزا ہونی چاہیے - (منو ۸ - ۳۳۶)

وزیر یعنی راجہ کے دیوان کو آٹھ سو گنا - اس سے کم درجہ کو سات سو گنا اور اس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا - علیٰ ہذا القیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپڑاسی ہے اس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہ ہونی چاہیے - کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کر دیویں - جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آجاتی ہے ویسے راجا سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمانِ سرکاری کو جرم کی حالت میں بہ نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہیے (منو ۸ - ۳۳۶)

اور ایسے اگر کوئی قدرے باتمیز ہو کر چوری کرے تو شودر کو مال مسروقہ سے آٹھ گنا ویش کو ۱۶ گنا - کھشتری کو ۲۰ گنا تاوان - (منو ۸ - ۳۳۷)

برہمن کو چوسٹھ گنا - و سو گنا - خواہ ایکسو اٹھائیس گنا ہونا چاہیے یعنی جسکا جسقدر علم اور عزت زیادہ ہو اسکو جرم میں اتنی زیادہ سزا ہونی چاہیے (منو ۸ - ۳۳۸)

حکام سلطنت اور اودھرم اور شان و شوکت کے چاہنے والا راجا ظلم و جبر کرنے والے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کرے (منو ۸ - ۳۴۴)

جابر آدمی کی تعریف

جابر یا ڈاکو (زبردستی کرنیوالا شخص)، بدکلامی کرنے والے چوری کرنے والے۔ بلا جرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بداندیش ہے۔ (منو ۸-۳۴۶)

جو راجا جابر اور ظالم (ڈاکو) کو سزا نہ دیکر چشم پوشی کرتا ہے وہ جلد ہی تباہی کو پہنچتا ہے اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ منو ۸-۳۴۷)

مجرم کو قرار واقعی سزا دیجئے

۴۷ ۔ تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو نہ تو بوجہ دوستی کے اور نہ بہت دھن ہونیکی وجہ سے راجا ہرگز بلا قید و بلا عقوبت کے چھوڑے (منو ۸-۳۴۸) خواہ گورو ہو خواہ بیٹا وغیرہ اولاد ہو۔ خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں خواہ براہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والا کیوں نہ ہو جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پھنسا ہوا دوسرے کو بلا جرم مارنیوالا ہے اسکو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیئے۔ یعنی پہلے مار کر پھر سوچ کرنی چاہیئے (منو ۸-۳۵۰) بداعمال آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا۔ خواہ علانیہ[1] مارے۔ خواہ غیر علانیہ[2] کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸-۳۵۱)

جس راجہ کے راج میں نہ چور۔ نہ زناکار نہ بدزبان نہ جابر نہ ڈاکو نہ مارپیٹ کرنے والا نہ راجہ کا حکم توڑنے والا ہے وہ راجا از حد لائق تعریف ہے (منو ۸-۳۸۶)

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।

तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥
पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥

दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालं तरो भवेत् ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥

अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोशमेव च ॥ ४ ॥
एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।

व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥

[1] علانیہ طور پر مراد ہے کہ کسی عام جگہ پر عوام کی عبرت کیلئے [2] غیر علانیہ یہ مطلب ہے کہ معمولی طور پر قتل گاہ پر یا ہر کس و ناکس کے علم سے بچا کر

प्रत्यक्षं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ मनु० ८ । ३ ॥

منو ۸ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۰۶ - ۴۱۹ - ۴۲۰ ۔

زنا کی سزا ۷۵ - جو عورت اپنے حسب لنسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ کر زنا کرے ۔ اسکو جیتے جی بہت سی عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸ - ۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت سے خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ آگ میں تپا کے اور سرخ کر کے اس پر اس گنہگار مرد کو سلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دے (منو ۸ - ۳۷۲)

راجہ وغیرہ بھی بلا سزا نہیں چھوٹ سکتے ۷۶ - سوال - اگر راجہ یا رانی یا افسر عدالت یا اس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اسکو کون سزا دے گا؟

جواب - سبھا یعنی اس کو تو رعایا کے آدمیوں سے بھی زیادہ سزا ملنی چاہئے:

سوال - ان سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کریں گے؟

جواب - راجہ بھی (سابقہ) نیک عمل رکھنے والا نصیبہ ور آدمی ہے جب اسکو سزا نہ دی جائے اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کسطرح مانیں گے اور جب سب رعایا اور اعلیٰ ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں تو اکیلا راجہ کیا کر سکتا ہے ۔ اگر ایسا ضابطہ نہ ہو تو راجہ ۔ وزیر اور طاقتور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر اور انصاف کے فرائض کو ڈبا کر تمام رعایا کو تباہ کر دیں ۔ اور خود بھی تباہ ہو جاویں ۔ پس اس شلوک کے ارتھ کو یاد کرو کہ انصاف سے دی ہوئی سزا ہی کا نام راجہ اور دہرم ہے جو اس کو ملیامیٹ کرتا ہے اس سے زیادہ کون نیچ آدمی ہوگا:

جرائم میں سخت سزا ۷۷ - سوال - ایسی سخت سزا دینی واجب نہیں ہے ۔ کیونکہ انسان کسی عضو کا بنانے والا ۔ زندگی کا دینے والا نہیں ۔ اس لئے ایسی سزا نہیں دی جانی چاہئے!

جواب - جو اس کو سخت سزا جانتے ہیں وہ انتظام ملکی کے اصول کو نہیں سمجھتے ۔ کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ برے کاموں سے باز رہیں گے اور افعال بد کو چھوڑ کر دہرم کے رستہ پر قائم ہونگے ۔

سچ پوچھئے تو یہ سزا کسی کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آوے گی اور اگر نرم سزا دیجائے تو برے کام بہت بڑھ کر ہونے لگیں گے ۔ پس جسکو تم نرم سزا

کہتے ہو۔ وہ کروڑوں گنا زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب بہت آدمی بُرے کاموں کے مرتکب ہونگے تو تھوڑی تھوڑی سزا ضرور دینی پڑیگی اگر فرض کرلیا جائے کہ ایک کو سخت سزا کی حالت میں من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو نرم سزا کی حالت میں پاؤ بھر تو دو کو پاؤ اوپر ایک من سزا ہوتی ہے۔ اور وہ ہر حصہ میں فی کس آدھ پاؤ اور بیس سیر سزا آئی تو ایسی نرم سزا کو شریر لوگ کیا سمجھتے ہیں جو کہ ایک کو من بھر کے بالمقابل ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہووے تو شک نہیں کہ گویا ایک کی سزا پانی کے ہزار آدمیونکی سزا پائی) نوع انسان پر سوا چھ من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے۔ اور یہی سخت ٹھیری اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (منو ۸-۲۷)

مقررہ دبالمقطع محصول | ۷۸۔ دور دراز راستہ میں سمندر کی کھاڑیوں خواہ بڑے بڑے دریاؤں میں جتنا بڑا ملک ہو۔ اتنا محصول مقرر کرے اور بحر اعظم میں خاص محصول قائم نہیں ہو سکتا صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جیسا مناسب سمجھے۔ یعنی جس سے راجا اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونو فائدہ اٹھاویں ویسا ضابطہ باندھے مگر اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے وہ جھوٹے ہیں۔ اور مختلف ملکوں اور جزائر میں جو اپنی رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانیوالے ہیں ان کی ہر جگہ حفاظت کرے اور انکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دے (منو ۸-۴۰۶)

روزمرہ راجہ کا ملاحظہ | ۷۹۔ راجہ روزمرہ کاموں کے ختم ہونے کو۔ ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواریوں کو آمدنی خرچ کو معدنیات یعنی جواہرات وغیرہ کی کانوں اور خزانوں کو دیکھا کرے (منو ۸-۴۱۹) اسطرح تمام معاملات کو کامل طور پر انجام دلاتا ہوا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلیٰ رتبہ یعنی مکتی کے سکھ کو حاصل کرتا ہے (منو ۸-۴۲۰)

سنسکرت کتابوں میں راج نیتی | ۸۰۔ سوال۔ سنسکرت علم میں سیاست ملکی پوری ہے یا ادھوری؟
جواب۔ پوری پوری ہے۔ کیونکہ جو جو سیاست ملکی کرہ زمین پر رائج ہے

اے جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونیکی وجہ سے لیتیا دیگر آدمی رغبت میں برا ناپسند نہیں کرتے جس کا ان ارتکاب جرم میں شیر دوں اور مغلوب الحواس کا بیباک ہو جاتا ہے کیونکہ ان پر اسکا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیے گئے ہیں۔ کیونکہ ہزار آدمیونکی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ملک کا بڑا حصہ عادت جرم کی سخت ذلت میں اور سزا پانے کی بھاری خجری میں مبتلا ہوتا ہے

ہوئی یا ہو گی وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی ہے اور جن کی نسبت صریح تحریر موجود نہیں ہے ان کے لئے منو جی کا قول ہے کہ

प्रत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ منو ۸۔۳

ضروری امور کے متعلق نئے قانون

۸۱۔ جو آئین راجا اور رعایا کے لئے راحت بخش اور دھرم کے موافق سمجھیں۔ تو عالموں کی راج سبھا ان آئینوں کو مقرر کیا کرے لیکن اسپر ہمیشہ خیال رکھے

زنا اور شہوت پرستی تمام تکلیفوں کی بنیاد ہے

۸۲۔ کہ حتی المقدور بچپن میں شادی نہ کرنے دیوے بلکہ جوانی کے وقت بھی بلا رضامندی شادی نہ تو کرنی چاہیے اور نہ کرانی چاہیے اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو قرار واقعی قائم رکھیں اور شہوت پرستی اور کثرت ازدواج (یعنی ایک سے زیادہ کے ساتھ شادی کرنے) کو بند کریں تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ بل قائم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑھائی جاوے اور جسم کی طاقت نہ بڑھائی جاوے تو ایک طاقتور آدمی فاضلوں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کر سکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑھائی جاوے اور آتما کی نہیں تو بھی راج چلانے کا افضل ضابطہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی لوٹ پھوٹ مخالفت و لڑائی جھگڑا کر کے برباد اور تباہ ہو جاویں۔ اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہیے۔

شہوت پرستی اور محسوسات میں بدمست ہونا جتنا عقل اور طاقت کا زائل کرنے والا ہے اتنا اور کوئی نہیں ہے۔ کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضاء اور طاقتور ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ محسوسات میں بدمست ہونگے تو راج سبھا کے فرائض ہی ناپید ہو جائیں گے نیز اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہیے کہ "یتھا راجا تتھا پرجا" جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اس کی رعایا ہوتی ہے اسواسطے راجا اور اہلکاران کو ازبس واجب ہے کہ کبھی بدچلنی نہ کریں بلکہ روز بروز دھرم اور انصاف سے برتاؤ کر کے سب کی اصلاح کا نمونہ بنیں۔

اس جگہہ مختصراً راج دھرم سبھا کا یہ بیان کیا گیا ہے مفصل وید۔ منوسمرتی کے ہفتم و ہشتم و نہم ادھیائے میں اور شکرنیتی۔ ودر پرجاگر۔ اور مہابھارت شانتی پرب کے بیان راج دھرم اور آپت دھرم وغیرہ کتابوں میں دیکھکر مکمل طور پر سیاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں۔ اور کسی خاص مقام خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں۔ اور یہی سمجھ کر

"वयं प्रजापतेः प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ

"ہم پرجاپتی پرمیشور کی رعایا ہیں اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اس کے ناچیز چاکر ہیں۔ وہ از راہ شفقت ہم کو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف میں ہم کو مصروف کراوے"۔

اس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جائے گا۔

شری دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا چھٹا باب ختم ہوا۔

ساتواں باب

وید اور ایشور

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते ॥१॥

(رگوید ۱۔۱۶۴۔۳۹)

ईशा वास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्। तेन
त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥

(رگوید ۴۰۔۱)

अहम्भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि सं जयामि शश्वतः।
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे वि भजामि भोजनम् ॥२॥
अहमिन्द्रो न परा जिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽव तस्थे कदाचन।
सोममिन्मा सुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन ॥

(رگ وید ۱۰۔۴۸۔۱۰۔۵)

ऋचो ऽक्षरे ۔ اس منتر کے معنی برہمچریہ آشرم کی تعلیم کے بیان میں لکھ چکے ہیں جو تمام روشن صفات یعنی فعل عادات اور علم رکھتا

سکھ پرمیشور کے جاننے سے ملتا ہے

جس میں زمین و آفتاب وغیرہ لوک قائم ہیں۔ اور جو آکاش (خلاء) کی مانند ہر جگہہ موجود ہے جو تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور ہے۔ اسکو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ اسکا دھیان کرتے ہیں۔ وہ ناستک (منکر) ناقص العقل ہیں اور ہمیشہ دکھ کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں اس لئے ہمیشہ اسکو جان کر ہی سب لوگ سکھی ہوتے ہیں۔

پرمیشور ایک ہے | **۲۔ سوال**۔ ویدمیں ایشور بہت سے ہیں تم اسبات کو مانتے ہو یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں۔ بلکہ یہ لکھا ہے۔ کہ ایشور ایک ہے۔

دیوتا سے مراد | **۳۔ سوال**۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین۔ لیکن ان کو کسی جگہہ ایشور کے برابر لائق پرستش نہیں مانا۔ دیکھو اسی منتر میں لکھا ہے۔ کہ "جس میں دیوتا قائم ہیں وہ جاننے اور پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے" وہ لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" کے ایشور کے معنی لیتے ہیں پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث "مہادیو" اس لئے کہلاتا ہے کہ وہی تمام دنیا کا پیدا کرنیوالا۔ قائم رکھنے والا۔ فنا کرنیوالا منصف حاکم ہے۔

۳۳۔ دیوتا | **۴**۔ یہ وید کا مقولہ ہے "त्रयस्त्रिंशत्त्रिशता०" اس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اسطرح کی گئی ہے کہ تینتیس قسم کے دیوتا ہیں یعنی

(الف) آٹھ وسو | زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ سورج۔ ثوابت یہ آٹھ تمام دنیا کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں:

ب گیارہ رُدر "پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان۔ سمان۔ ناگ۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت۔ دھننجے یہ دس قسم کے سانس اور جیو آتما (ان گیارہ کا نام رودر (رلانیوالے) اس لئے ہے کہ جب وہ جسم کو چھوڑتے ہیں تو رلانے والے ہوتے ہیں۔

ج ۱۲۔ آدتیہ | سال کے بارہ مہینے یہ اسوجہ سے "آدتیہ" (لینے والے) کہلاتے ہیں کہ سب کی عمر کا خاتمہ کر رہے ہیں۔

د۔ اندر | بجلی اسکا نام "اندر" اس لئے ہے کہ یہ اعلیٰ طاقت وحشمت کا ذریعہ ہے +

ھ۔ پرجاپتی | یجیہ۔ اسکو پرجاپتی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت ہوا۔ بارش۔ پانی اور نباتات کے پاکیزہ رہنے نیز عالموں کی تعلیم و طرح طرح کے علوم و حرفت سے رعایا کی پرورش ہوتی

تینتیس دیوتا

۵۔ مذکورہ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ تینتیس چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں
شت پتھ براہمن کے چودہویں کانڈ میں انکا مالک اور سب سے بڑا ہونیکے باعث
پرماتما کو چونتیسواں دیوتا لائق پرستش کے صاف طور پر لکھا ہے۔ اسیطرح اور
جگہوں میں بھی تحریر ہے اگر یہ لوگ ان شاستروں کو دیکھتے۔ تو ویدوں میں بہت سے
ایشور ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑکر کیوں گمراہ ہوتے (رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴-۴۶)

ایشور کیا ہے؟

۶۔ اے انسان! دنیا کی تمام موجودات میں موجود رہکر سب کو انتظام
میں رکھتا ہے وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اس سے ڈر کر ناانصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش
مت کرنا انصافی کو چھوڑ دے اور دھرم یعنی انصاف کا جو چلن ہے اس سے اپنی ضمیر کو خوش رکھ (یجر وید ۴۰-۱)

دُنیا کا پیدا اور پرورش کنندہ

۷۔ ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں
ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں جگت کی پیدائش کا قدیم باعث
ہوں۔ تمام مال و دولت پر غالب اور اس کا بخشنے والا ہوں مجھ کو ہی تمام جیو اسطرح پکاریں
جسطرح اولاد اپنے باپ کو پکارتی ہے۔ میں کل جگت کے لئے راحت دینے والی قسم قسم کی
خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں (رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸-۱)

علم کا نور دینے والا

۸۔ میں سب سے اعلیٰ اجلال و حشمت رکھنے والا سوریہ کی مانند تمام عالم
کو نور بخشنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں اور نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی اس جگت کا وجود
میں لانیوالا ہوں مجھ ہی کو ساری دنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو اے جیو تم لوگ جاہ و حشمت حاصل
کرنیکی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو نیز تم میری دوستی سے محروم مت ہو۔

ویدوں کا اظہار کرنیوالا

۹۔ اے انسانو! میں راست گوئی سے ستتی (حمد) کرنے والے آدمی کو
لازوال علم وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنیوالا ہوں اور وہ وید مجھ کو
ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے۔ اس سے میں سب کے گیان کو بڑھاتا ہوں۔ میں راستبازوں کا
محرک یا حوصلہ بڑھانیوالا ہوں یجیہ کرنے والے کو نتیجہ بخشنے والا ہوں اور اس جہان میں
جو کچھ ہے اس تمام مخلوق کا بنانیوالا اور اس کو اہتمام میں رکھنے والا ہوں اس لئے تم لوگ
مجھکو چھوڑ کر میری بجائے کسی دوسرے کو نہ پوجو۔ نہ مانو اور نہ جانو (رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸-۵)

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

(یجروید ۱۳۔۴۰)

پرمیشور ہی کی عبادت لازمی ہے | ۱۰۔ (یہ یجروید کا منتر ہے) (ودوان لوگ، تمام لوگوں کو اسطرح تلقین کریں) اے انسانو! جو جگت کی پیدائش سے پہلے کل روشن اجسام (کرہ جات) کی پیدائش گاہ اور سہارا تھا اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا۔ اسکا مالک تھا ہے۔ اور ہوگا۔ وہ زمین لیکر سورج تک تمام دنیا کو پیدا کر کے قائم کئے ہوئے ہے۔ اُس راحت بالذات پرماتما کی جس طرح ہم عبادت کریں اسیطرح تم لوگ بھی کرو۔ (یجروید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴)

ایشور کی ہستی کا ثبوت | ۱۱۔ **سوال**۔ آپ زبان سے ایشور ایشور کرتے ہیں لیکن اس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب۔ سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے۔

سوال۔ ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دے سکتے۔

جواب न्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारिव्यव सायात्मकं प्रत्यक्षम्

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ رشی گوتم کا ہے) کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (جوہر ادراک) کا تعلق آواز۔ لمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ سکھ۔ دکھ۔ سچ۔ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے۔ اسکو پرتیکش کہتے ہیں بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو (نیائے ۱۔۴) اب جاننے غور ہے۔ کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ موصوف کا۔ جسطرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بو (یعنی صفات اراضی) کا علم ہونے پر اس کے موصوف پرتھوی (یعنی ارض) کا پرتیکش من مع آتما کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس پرتیکش دنیا میں خاص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے ایشور بھی پرتیکش ہے۔

ایشور کی ہستی کا ثبوت | نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شے محسوسہ میں لگاتا ہے یا جس لمحہ میں آتما چوری وغیرہ بُرے یا رفاہ عام وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اسوقت اسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں اس لئے اس لمحہ میں جو آتما کے اندر بُرے کام کے کرنے میں خوف تامل اور شرم اور اچھے کاموں کے کرنے میں بیخوفی۔ عدم تامل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

پرمیشور کا پرتیکش | اور جب جیو آتما شدھ (صاف) ہو کر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا

لے اسی امر کے متعلق سانکھیہ درشن میں بحث آئی ہے جو کہ سوتر نمبر ۸۰ ادھیائے اول سے شروع ہوتی ہے

ہے۔ تو اُس وقت اس کو دونوں کا "پرتیکش" (علم بالمشافہ) ہوتا ہے نظر برین جبکہ
پرمیشور "پرتیکش" ہے۔ تو انومان (ثبوت قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں
کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھکر علت کا قیاس لازمی ہے۔

پرمیشور کے محیط کل ہونے کے دلائل

۱۲۔ سوال۔ ایشور ویاپک (ہر جگہ موجود) ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے؟
جواب۔ ویاپک ہے۔ کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا۔ تو سب کا انتریامی۔
عالم کل۔ سب کو قواعد میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا۔ اور
فنا کرنے والا نہ ہو سکتا۔ جس مقام کا تعلق فاعل کے ساتھ نہ ہو وہاں اس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں

۱۳۔ سوال۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنے والا ہے یا نہیں؟
جواب۔ ہے۔
سوال۔ یہ دونوں صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ انصاف کرے تو رحم نہیں اور رحم کرے
تو انصاف میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ انصاف اس کو کہتے ہیں کہ عمل کے مطابق اتنا سکھ دکھ پہنچایا
جائے جو نہ کم ہو نہ زیادہ اور رحم اسکو کہتے ہیں کہ قصوروار کو بلا سزا دئے چھوڑا جائے۔

جہاں سوتر نمبر ۴ میں پرتیکش کی اسمی تعریف (کہ من سے حواس کا اور حواس کا محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم
ہوتا ہے اسے پرتیکش کہتے ہیں) سوتر نمبر ۱۔۱۔۴ میں اس کی کمی کو یہ کہکر پورا کیا ہے کہ یہ محض بیرونی حواس
کے ذریعے ہونیوالے پرتیکش کی تعریف ہے۔ کیونکہ اندرونی حواس یعنی من کے ذریعہ بھی پرتیکش ہوتا ہے
اسی امر کو اس جگہ رشی دیانند نے نیائے درشن کے سوتر کی تفسیر کرتے ہوئے جتایا ہے کہ جسطرح کان
اور آنکھ وغیرہ معہ من کا تعلق آواز اور شکل سے ہونے پر جو بلا شبہ علم ہوا اسے پرتیکش کہتے ہیں
اسی طرح محض من کا تعلق سکھ دکھ سچ جھوٹ سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اسے بھی پرتیکش کہتے ہیں ان مثالوں کے پہلے
حصے کی مثال زمین کے علم سے دیتے ہوئے دوسرے حصے کو یعنی من کے ذریعے حاصل شدہ علم کے پرتیکش ہونے کو پرمیشور کے
صفات صنعت و حکمت کے ذریعے پرمیشور کا پرتیکش ہونے کے لئے بطور تمثیل کے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صنعت و حکمت کے اثرات گو
حواس بیرونی سے محسوس ہو سکتے ہیں مگر صنعت و حکمت بذات خود محض من ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ گویا یہاں یہ بتلایا گیا ہے کہ
پرتیکش اسطرح کا ہوتا ہے۔ بذریعہ حواس بیرونی و بذریعہ حواس اندرونی اور کہ سانکھیہ درشن
میں جس پرتیکش کا عدم تسلیم کیا گیا ہے وہ پرتیکش بذریعہ حواس بیرونی کا ہے جس کو یہاں بھی
تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔

جواب۔ انصاف اور رحم میں محض برائے نام فرق ہے کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ خطا سے باز آکر دکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا یعنی دوسروں کے دکھوں کو دور کرنا۔ اور جس طرح پر کہ تمنے رحم اور انصاف کے معنی کئے ہیں وہ ٹھیک نہیں کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا برا کام کیا ہو اسکو ویسی اور اتنی ہی کڑی سزا دینی چاہئے اسیکا نام انصاف ہے اور اگر قصوروار کو سزا نہ دیجائے تو رحم صفحہ ہستی سے مٹ جائیگا۔ کیونکہ ایک مجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دہرماتما لوگوں کو دکھ دینا ہے۔ جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دکھ پہنچتا ہے تو پھر وہ رحم کیسے ٹھیرا رحم ہی ہے کہ اس ڈاکو کو قید خانہ میں رکھکر پاپ کرنے سے بچایا جائے۔ اس قسم کا عائد آدا اسپر رحم ہے اور اسکو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

رحم اور انصاف دونوں کا مقصد ایک ہے

۱۴ سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں کیونکہ ان دونوں کا ایک ہی مدعا ہے تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے۔ اس سے تو ایک لفظ کا رہنا اچھا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں!

جواب ۔ کیا ایک معنی کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنی نہیں ہوتے!

سوال ۔ ہوتے ہیں

جواب ۔ تو پھر تمکو شک کیوں ہوا۔؟

سوال ۔ اسلئے کہ دنیا میں ایسا سنا جاتا ہے۔

جواب ۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سننے میں آتی ہیں۔ الا ہمارا کام ان کو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کاملہ تو یہ ہے کہ اس نے تمام جیوں کی حاجت براری کے لئے دنیا میں سب چیزیں پیدا کر رکھی ہیں۔ پس اس سے بڑھکر رحم اسکے ماسوا اور کونسا ہے۔ باقی رہا انصاف اسکا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے کیونکہ سکھ دکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اس نتیجہ کو آشکارا کر رہی ہے ان دونوں میں فرق اتنا ہی ہے کہ من میں سب کو سکھ ہونے اور دکھ رفع ہونے کی خواہش و تدبیر رحم ہے۔ اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو (بدن کے کسی حصّہ کو کاٹ دینا) وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی سب کو پاپ اور دکھوں سے چھڑا دینا۔

ایشور کے غیر مجسم ہونے کے دلائل

۱۵۔ سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم ؟

جواب۔ غیر مجسم۔ کیونکہ اگر مجسم ہوتا تو سب جگہہ موجود نہ ہوتا۔ اگر سب جگہہ موجود نہ ہوتا تو عالم کل وغیرہ ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں۔ کیونکہ محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات بھی محدود رہتے ہیں۔ تیز سردی۔ گرمی۔ بھوک۔ پیاس نقص امراض اور کاٹ چھانٹ۔ وغیرہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ بایں وجہ تحقیق یہی ہے کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہوتے۔ تو اس کے ناک۔ کان۔ آنکھ وغیرہ اعضا کا بنانیوالا کوئی دوسرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہو اُسکو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی یہ کہے کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم ملنے سے پہلے غیر مجسم تھا۔ اس لیئے پرماتما کبھی جسم نہیں اختیار کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دنیا کو علت مادی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے۔

سروشکتی مان کے معنے

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان (قادر مطلق) ہے یا نہیں ؟

جواب۔ ہے۔ لیکن جسطرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنی سمجھے ہوئے ہو۔ اسطرح پر نہیں لفظ سروشکتیمان کے معنی محض یہی ہیں۔ کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش پرورش فنا وغیرہ کرنے اور تمام جیوں کے پن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرا بھی امداد نہیں لیتا یعنی اپنی بے حد طاقت سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے۔

سروشکتیمان ایشور اپنی صفات کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں کہ ایشور جو چاہے سو کرے کیونکہ اس کے اوپر کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کر سکتا ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا پرمیشور اپنے آپکو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے خود بے علم ہو سکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کر سکتا ہے اور دکھی بھی ہو سکتا ہے ؟ یہ کام اگر ایشور کے صفات فعل اور عادات کے خلاف ہیں تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ پس لفظ "سروشکتیمان" کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں وہی ٹھیک ہیں۔

پرمیشور قدیم ہے

۱۸۔ سوال۔ پرمیشور "سادی" (غیر ازلی) ہے یا "انادی" (ازلی) ؟

جواب - "اَنادی" یعنی جس چیز کی "آدی" (باعث ابتدا) کوئی علت یا زمانہ نہو، اسکو "اَنادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے باب میں پورے معنی کردئے ہیں وہاں دیکھ لیجئے

پرمیشور سب کا سکھ چاہتا ہے | ۱۹۔ سوال پرمیشور کیا چاہتا ہے؟

جواب - سب کی بھلائی اور سب کے لئے سکھ چاہتا ہے لیکن آزاد رکھکر یعنی (وہ) کسی کو پاپ کئے بغیر دوسرے کا محتاج یعنی عاجز نہیں بناتا۔

ستتی پرارتھنا اور اپاسنا | ۲۰ سوال - پرمیشور کی ستتی (حمد وثنا) پرارتھنا (مناجات) اپاسنا (حضوری، مراقبہ) کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب - کرنی چاہئے۔

سوال - کیا ستتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑکر ستتی پرارتھنا کرنیوالے کا پاپ دور کر دیگا؟

جواب - نہیں۔

سوال - تو پھر ستتی پرارتھنا" کیوں کی جائے؟

جواب - ان کے کرنے کا مدعا اور ہی ہے۔

ان کا نتیجہ | ۲۱ سوال کیا ہے؟

جواب - "ستتی" کرنے سے ایشور میں محبت اس کے صفات و فعل و عادات ذہن نشین ہو جانے سے اپنی صفات و اعمال و عادات کا سدھار ہوتا ہے۔ پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری۔ حوصلہ اور حمایت حاصل ہوتی ہے۔ "اپاسنا" سے "پربرہم" (ذات الٰہی) سے وصل اور اسکا دیدار (علم بالمشافہ) نصیب ہوتا ہے۔

ایشور کی ستتی کی تشریح | ۲۲۔ سوال ان کو ذرا واضح کرکے سمجھاؤ۔

جواب جیسے

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शुद्धमपापविद्धम्। कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥

ایشور کی ستتی (حمد)

سگن ستتی | وہ پرماتما سب میں موجود سریع العمل (سب کام بلا دقت کرنے والا) بے حد طاقت رکھنے والا۔ پاک۔ علیم کل سب کے دلوں پر حاوی۔ سب کا حاکم ازلی ثابت بذاتہ۔

سب سے اعلیٰ حشمت والا اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا "جیووں" کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کراتا ہے۔ یہ "سگن ستتی" یعنی صفات کیساتھ پرمیشور کی تعریف کرنا ہے

نرگن ستتی | وہ غیر مجسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے نہ جنم لیتا ہے۔ جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ جو نسوں وغیرہ کی بندش میں نہیں آتا نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جسمیں کلفت دُکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی۔ اس طرح الفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ مان کر پرمیشور کی تعریف کرنا "نرگن ستتی" ہے۔ اس سے اپنی صفات اعمال عادات بھی سدھارنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنے والا ہے تو خود بھی انصاف کرنے والا ہو۔ جو شخص محض بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا جاتا ہے اور اپنے چال چلن کو نہیں سدھارتا۔ اسکا ستتی کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا کی تشریح | پرارتھنا

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मामद्य मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥ १ ॥ यजु० ॥ अ० ३२ । मं० १४ ॥

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि । वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि । बलमसि बलं मयि धेहि । ओजोऽस्योजो मयि धेहि । मन्युरसि मन्युं मयि धेहि । सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥ २ ॥ यजु० ॥

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवन्तदु सुप्तस्य तथैवैति । दूरगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकन्तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ३ ॥ येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः । यद पूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ४ ॥ यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु । यस्मान्न ऋते किञ्चन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ५ ॥ येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम् । येन यज्ञस्तायते सप्तहोता तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ६ ॥ यस्मिन्नृचः साम यजूंषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः । यस्मिंश्चित्तं स-

...मोतं प्रज्ञानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ७ ॥ सुषारथिर-
...श्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वाजिनऽइव । हृत्प्रतिष्ठं
...जिरं अविष्ठं तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ८ ॥ यजु० ॥

عقل کے واسطے استدعا ہے اگنی! یعنی سب کو ظہور میں لانیوالے[لہ] پرمیشور! جس عقل کی عالم۔ گیانی اور یوگی لوگ پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہم کو آپ مہربانی سے موجودہ زمانہ میں اسی عقل سے بہرہ ور (عقلمند) کیجئے (یجروید ۳۲-۱۴)

ایشور کی صفات کے لئے استدعا آپ کامل جلال والے ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے بھی جلال عطا کیجئے۔ آپ لاانتہا طاقت سے کام لینے والے ہیں اس لئے مجھ میں بھی نظر شفقت سے پورا حوصلہ قائم کیجئے۔ آپ لاانتہا قوت والے ہیں۔ اس لئے مجھے بھی قوت عطا کیجئے آپ بڑے کاموں اور بڑے کام کرنے والوں پر غضب ڈہانیوالے ہیں مجکو بھی ویسا ہی کیجئے آپ مذمت و تعریف کو برداشت اور اپنے تقصیر والوں کا تحمل کرنے والے ہیں۔ مہربانی کر کے مجکو بھی ویسا ہی کیجئے ؛ (یجروید ۱۹-۹)

من اور اس کی شدھی کے لئے پرارتھنا اے بحر رحمت! (رحمت کے سمندر) آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور روشن صفات سے موصوف رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سشپتی" (گہری نیند) میں چلا جاتا ہے یا خواب میں دور دراز مقامات کی سیر کرتا ہے۔ جو تمام روشنی کرنیوالی چیزوں کو ظاہر کرنیوالا ایک ہے۔ میرا وہ من "شوسنکلپ" یعنی اپنے اور دوسرے جانداروں کے لئے عافیت کی نیت والا ہو۔ کسی کو نقصان پہونچانے کی خواہش کرنیوالا کبھی نہ ہو (یجروید ۳۴-۱)

اے سرو انتریامی! (سب کے ضابطہ القلوب) جس کے ذریعہ سے کام کرنیوالے مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں جو عجیب طاقت والا قابل عزت اور مخلوق کے اندر رہنے والا ہے وہ میرا من دہرم کی بجا آوری کا خواہشمند ہو کر

لہ ظہور میں لانے سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور موجودات کو نمودار کرنیوالا۔ اور اس کی ماہیت کو دکھلانیوالا ہے چنانچہ فاضل مصنف نے اسکو پرکاش سوروپ لکھا ہے۔ اور پرکاش سروپ اس کو کہتے ہیں جو نمودار کنندہ اور ظاہر کنندہ ہو (مترجم)

ادہرم کو بالکل چھوڑ دیوے (یجروید ۳۴ - ۲)

جو اعلیٰ علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو جتانیوالا اور یقین کرانے کا آلہ ہے۔ اور جو مخلوق کے اندر منوّر غیر فانی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ وہ میرا من پاک صفتوں کا طالب ہو کے بری صفتوں سے الگ رہے۔ (یجروید ۳۴ - ۳)

اے جگدیشور (مالک عالم) جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات (گذشتہ۔ آئندہ اور حال) کی واقفیت حاصل کرتے ہیں جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیو آتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بناتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یوگ ابھیاس کے اس یجنہ کو ترقی دیجاتی ہے کہ جس میں علم کی حرکت ہے اور جس میں پانچ حواس علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں وہ میرا من یوگ کا علم حاصل کر کے ہر قسم کے ہرج وغیرہ (تکلیفوں) سے آزاد رہے (یجروید ۳۴ - ۴)

اے علیم برتر پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور نیز اتھروید اسطرح قائم ہوتے ہیں جسطرح گاڑی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں۔ اور جس میں علیم کل اور موجود کل مخلوقات کا دیکھنے والا چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے وہ میرا من جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے (یجروید ۳۴ - ۵)

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو من کو باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانیوالے کوچوان کی طرح تمام انسانوں کو ادہر اُدہر بہت ہی ڈولاتا رہتا ہے جو سینہ کے اندر قائم باحرکت اور نہایت طاقتور ہے۔ وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دہرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے۔ ایسی مہربانی مجھپر کیجئے۔ (یجروید ۳۴ - ۶)

अग्ने नय सुपथा राये ऽस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान् । युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम॥ (یجر ۴۰ - ۱۶)

پاکیزگی کی استدعا۔ اے سکھ بخشنے والے ظاہر بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما! آپ ہمکو عمدہ طریقہ پر تمام علوم حاصل کرائیے۔ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ اسلئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپکی ستتی (حمد و ثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے (یجروید ۴۰ - ۱۶)

मा नो महान्तमुत मा नोऽअर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा
न उक्षितम् । मा नो वधीः पितरं मोत मातरं मा नः प्रिया-
स्तन्वो रुद्र रीरिषः ॥ (یجو ۱۶-۱۵)

اپنی اور اپنے لواحقین کی سلامتی کے لئے دعا

اے رودر! یعنی بدکرداروں کو بدکرداری کی سزا دیکر رلانیوالے پرمیشور! آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیونکو. حمل کو. ہمارے ماں باپ کو. پیارے رشتہ داروں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کیطرف مائل مت ہونے دیجئے ہم کو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس سے ہم آپکے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں (یجروید $\frac{16}{15}$)

असतो मा सद् गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्यो-
र्माऽमृतं गमयेति । शतपथब्रा० १४।३।१।३० ॥ (شتھ پتھ ۱۴-۱-۳۰)

علم کے لئے استدعا

سب سے اعلیٰ ہدایت کرنیوالے پرماتما! ہم کو آپ جھوٹے راستہ سے الگ کر کے سچے راستہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیحدہ کر کے علم کے آفتاب کی طرف لیجائیے اور موت کے دکھ سے بچا کر مکتی[1] کے سکھ کا آبحیات دیجئے (شتپتھ براہمن ۱۴-۱-۳۰)

سگن اور نرگن پرارتھنا کے لفظی معنی

۴۴- الغرض جس جس عیب یا برائی سے یا صفت پرمیشور اور نیز اپنے آپکو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کی جاتی ہو وہ بلحاظ امر و نہی "سگن" اور "نرگن" پرارتھنا ہے۔[2]

پرارتھنا کے ساتھ کوشش اور محنت لازمی ہے

۴۵- جو آدمی کسی بات کی پرارتھنا کرتا ہے اسکو عمل بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے مثلاً اگر سب سے اعلیٰ عقل پانے کے لیے پرمیشور سے پرارتھنا کی جاوے تو اس کیواسطے جسقدر کوشش اپنے سے ہو سکے ضرور کیا کرے یعنی اپنی کوشش کے بعد پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہیئے اور نہ پرمیشور اسکو قبول کرتا ہے۔ مثلاً ہے پرمیشور! آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیکنامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دو دشمن ایکدوسرے

[1] مکتی کے معنی "رستگاری و نجات ہیں"

[2] یعنی جو پرارتھنا بصیغہ اثبات یا امر ہو۔ مثلاً اس سے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت ہے یا خواہش کیجائے کہ ہم کو فلاں بات میسر ہو وہ "سگن" پرارتھنا ہے اور جس پرارتھنا میں نہی جتلائی جائے مثلاً اس میں پایا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں یا التجا کی جائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو وہ نرگن پرارتھنا ہے لغوی معنوں میں لفظ "سگن" کا ترجمہ با صفت ہے اور لفظ "نرگن" کا ترجمہ بلا صفت ہے (مترجم)

کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونو کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے
کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی۔ اس کی پرارتھنا سپھل ہو جائے گی۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں
کہ جس کی محبت کم ہو اسکا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیے۔ ایسی مورکھتا کی پرارتھنا
کرتے کرتے کوئی ایسی بھی پرارتھنا کرنے لگ جائیگا کہ اے پرمیشور! آپ روٹی
بنا کر ہم کو کھلائیے۔ میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے اور کھیتی باڑی
بھی کر دیجئے۔ جو لوگ اسطرح پرمیشور کے بھروسے کاہل الوجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں
وہ سخت جاہل ہیں کیونکہ پرمیشور کی ہدایت ہے کہ کوشش کرو جو شخص اس کو
توڑے گا وہ کبھی سکھ نہیں پائیگا۔ چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ॥

(یجو ۴۰۔ ۲)

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں کہ آدمی سو برس تک یعنی جبتک جیتا رہے تب تک
کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے۔ سست کبھی نہ ہو (یجروید ۴۰۔ ۲)

انسان کا فرض محنت کرنا ۳۶۔ دیکھو دنیا میں جسقدر جاندار اور بے جان ہیں وہ سب
اپنا اپنا کام اور کوشش برابر کئے جاتے ہیں مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں
زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں ہیں اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں نظر بریں انسانوں کو بھی اس مثال کی
پیروی کرنی واجب ہے جسطرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے اسیطرح دھرم کیتا کوشش میں
مصروف ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے اور جیساکہ کارکن آدمی کو
نوکر رکھا جاتا ہے کسی کاہل کو نہیں۔ دیدار کے خواہشمند اور آنکھوں والے کو دکھلایا
جاتا ہے۔ اندھے کو نہیں۔ ویسا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پرارتھنا میں
مددگار ہوتا ہے نقصان دینے والے کاموں میں نہیں ہوتا۔ جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گڑ
میٹھا ہے اسکو گڑ یا اسکا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا لیکن جو کوشش کرتا ہے اسکو
جلدی یا دیر سے گڑ مل ہی جاتا ہے

اب تیسری بات اپاسنا ہے

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत् ! न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते

اُپاسنا کے معنی اور اسکے انگ

۲۷ (یہ اپنشد کا قول ہے) سمادھی یوگ (مراقبہ کے ذریعہ سے جس آتما کی اودیا جہالت ۔ علم معکوس = الٹا گیان) وغیرہ کی ناپاکی دور ہو گئی اور جس نے روحانیت میں قائم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اسکو پرماتما کے وصل سے سکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس آنند کو جیو آتما اپنے انتہ کرن (حس باطنی) سے محسوس کرتا ہے ۔ لفظ اُپاسنا کے معنی نزدیک ہونا ہے "اشٹانگ[1] یوگ" کے پرماتما کے نزدیک ہونے کے لیے اور اس کے موجود کل ہونے اور سب کا ضابطہ القلوب کے اوصاف کو عین الیقین کرنیکے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں آنے چاہئیں

پہلا انگ

۲۸

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमा ॥

ان میں سے اہنسا[2] ستیہ ۔ استیہ ۔ برہمچریہ ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں ۔ یوگ سادھن پاد ۔ ۳۰ ۔ سوتر (مترجم)

یہ سوتر اور ہم جیسے دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں جو شخص اُپاسنا شروع کرنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے ہمیشہ سب سے محبت کرے ۔ سچ بولے جھوٹ کبھی نہ بولے چوری نہ کرے سچے کاروبار کرے مغلوب الحواس شہوت پرست نہ ہو ۔ متواضع ہو ۔ تکبر کبھی نہ کرے یہ پانچ قسم کے یم ملکر اُپاسنا کا پہلا انگ (جزو) کہلاتے ہیں ۔

---

[1] اشٹانگ یوگ کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اُردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے ۔

[2] لفظی معنی اہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے ایذا رسانی ایک صریح دشمنی ہے سنسکرت کتابوں میں اس بنا پر درندوں اور درندوں کے ذریعہ سے ہلاک ہونیوالے جانداروں کے تعلقات کو ایک قدرتی دشمنی کہا گیا ہے نظر بریں ترک ہنسا کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی ضرور ہو سکتی ہے حالانکہ اُپاسنا اور یوگ کے سدھانت کے مطابق ایذا رسانی و ضرر رسانی کی نیت بھی نہیں ہونی چاہئیے اس وجہ سے ہی اہنسا کو ترک دشمنی کہنا واجب ہے جیسا کہ قدیمی آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے ۔

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमः
योगशा० साधनपादे । सू० ३२ ॥

دوسرا انگ ۲۹- شوچ (پاکیزگی)، سنتوش (قناعت)، تپ (جفاکشی)، سوادھیائے (مطالعہ کتب مقدس)، ایشور پرنی دھان (خدا کی محبت) نیم ہیں (یوگ درشن سادھن پاد سوتر ۳۲)

الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے (۱)، دھرم کیساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو غمی نہ کرے۔ (۲) خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے باپ پرہیں (۳)، ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے اور پرمیشور کے ایک نام "اوم" کے معنی پر غور اور روزمرہ اسکا جپ کیا کرے (۴)، اپنے آتما کو پرمیشور کا حکم بجا لانے میں نذر کر دے (۵)۔

یہ پانچ قسم کے نیم ملکر اپاسنا کا دوسرا انگ "جزو" کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ ۳۰۔ باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا رگویدادی بھاشیہ بھومکا[1] میں دیکھ لیویں۔

اپاسنا کا طریق عمل ۳۱- جب اپاسنا کرنا منظور ہو تو کسی گوشہ تنہائی میں جا کر آسن لگاوے پرانایام (ضبط دم) کرے حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے من کو ناف کے موقعہ پر یا دل، حلق، آنکھ، چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی[2] میں کسی موقعہ پر قائم رکھے اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرکے پرماتما کے اندر محو ہو جاوے سینیمی[3] کرے جب آدمی انکو عمل میں لاتا ہے تو اسکا آتما اور انتہ کرن پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اسطرح دھیان کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔

سگن اور نرگن اپاسنا ۳۲- بلحاظ عالم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اپاسنا کرنا سگن (باصفت) اور لفظ۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف

[1] رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے "اپاسنا وشئے" میں اسکا بیان ہے۔

[2] یہ پشت کی دریائی ہڈی کا نام ہے اسکو کمر کا بانس بھی کہتے ہیں۔

[3] "سینیمی" کے لفظی معنی "قابو" ہو سکتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہیے (مترجم)

اور آتما کے اندر باہر موجود پرمیشور میں مضبوطی سے قائم ہو جانا "نرگن" خالی از صفت اپاسنا ہے۔

اپاسنا کا پھل | ۳۳۔ اسکا پھل جسطرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دور ہو جاتی ہے اسیطرح پرمیشور کی نزدیکی میسر ہونے سے تمام عیب اور دکھ چھوٹ کر پرمیشور کی صفات فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات۔ اعمال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں ٭

اپاسنا کا نتیجہ | ۳۴۔ اس لئے پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اپاسنا ضرور کرنی چاہئے اسکا نتیجہ تو علیحدہ ہوگا۔ لیکن آتما کی طاقت اسقدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دکھ ہونے پر بھی نہ گھبرائیگا۔ بلکہ سب کو برداشت کرسکیگا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے۔

ستتی آدی نہ کرنے میں دوش | ۳۵۔ اور جو شخص پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا۔ اپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی تمام چیزیں جیوونکو سکھ کیواسطے عطا فرمائی ہیں اُس کی صفتو نکو بھولنا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے۔

پرمیشور حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے | ۳۶۔ **سوال**۔ پرمیشور کے کان آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں تو پھر وہ حواس کے کام کسطرح کر سکتا ہے؟

جواب

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः। स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं महान्तम्॥ شوتیاشوتر ۳۔ ۱۹

یہ اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو پیدا کرتا اور قابو میں رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب رفتار (حرکت دینے والا) ہے آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں لیکن پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے "انتھکرن" (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا اس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے اسکو قدیم سب سے افضل اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں وہ حواس اور انتھکرن کے بغیر اپنے سب کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

پرمیشور فعل و صفات سے خالی نہیں | ۳۷۔ اسکو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں؟

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते। परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च॥ श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ६। (شوتیا شویتر ۶-۸)

یہ شوتیا شویتر اُپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اس کے ہم جنس نہیں بنتا اور نہ اس کو علت آلاتی یعنی دوسرے علے اوزار کی ضرورت ہے کوئی اس کے برابر نہیں اور نہ اس سے زیادہ ہے۔ اُس میں سب سے اعلیٰ قدرت یعنی لا انتہا علم۔ لا انتہا قوت اور لا انتہا قسم کی حرکت دینے کی قابلیت ہے۔ جو بالخاصہ یعنی طبعی طور پر اسکی ہستی میں ہی سُنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش قیام اور فنا کو نہ کر سکتا اس لئے گو وہ ہر جگہ موجود ہے۔ پرچیتن اور ذی شعور ہونے کے باعث اس میں فعل بھی ہے۔

پرمیشور کا فعل | ۳۸- سوال - جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل حد والا ہوتا ہوگا یا بے حد؟

جواب - جتنے مکان اور زمانہ میں فعل کا کرنا مناسب سمجھتا ہے اُتنے ہی مکان و زمان میں فعل کرتا ہے۔ اس سے نہ زیادہ اور نہ کم کیونکہ وہ علیم ہے۔

پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے | ۳۹- سوال - پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟

جواب - پرماتما کا گیان کامل ہے کیونکہ گیان اس کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے جیسی کہ شے ہو ویسی ہی جانا جائے۔ یعنی جو شے جسطرح کی ہو اس کو اسیطرح جاننے کا نام گیان ہے۔ پرمیشور غیر محدود ہے۔ پس وہ اپنے آپ کو غیر محدود جانے تو گیان ہے۔ اور اس کے خلاف اگیان یعنی غیر محدود کو محدود اور محدود کو غیر محدود جاننا غلطی ہے۔

"यथार्थदर्शनं ज्ञानमिति"

جس شے کی جیسی صفت۔ فعل۔ خاصیت ہو اسکو ویسا ہی جان کرنا "گیان" کہلاتا ہے اور اس کے برعکس اگیان ہے۔

ایشور کی تعریف |

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः॥

اس لئے

یوگ سماوہی پاد سوتر ۲۴

جو جہالت وغیرہ تکالیف۔ اچھے برے و پسند ناپسند و مخلوق نتیجہ پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ سب جیوں سے اعلیٰ تر ہونے کے باعث ایشور کہلاتا ہے

ایشور کی ہستی اور سانکھیہ درشن | ۴۰- سوال

ईश्वरासिद्धेः॥

प्रमाणाभावान्नतत्सिद्धिः ॥ २ ॥ सां० अ० ५ । सू० १०॥

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥ ३ ॥ सां० अ० ५ । सू० ११॥

ثبوت لیسے ایشور کا جبکہ "پرتیکھش"[1] (ثبوت بذریعہ احساس) عائد کیا جاسکے حاصل نہیں۔ (سانکھیہ درشن ۱-۹۲)

کیونکہ جب اس کے ثبوت میں "پرتیکش" (ثبوت بذریعہ احساس) نہیں تو انومان (قیاس)، وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہوسکتے (سانکھیہ ۵-۱۰)

علی ہذا القیاس "ویاپتی"[2] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہوسکتا۔ اور پرتیکش وانومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا۔ اس وجہ ایشور ثابت نہیں ہوسکتا۔

| پہلے سوتر کے اصلی معنی | جواب۔ اس جگہہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت بذریعہ احساس پرونی) عائد نہیں ہوتا۔

| پچھلے دو سوتروں کا مطلب | اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی ہے[3]۔ نیز "پرش" (جیو) کے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو "پرش" کے نام موسوم کیا گیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام "پرش"[4] ہے چنانچہ اس مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ

प्रधानशक्तियोगाच्चेत् सङ्गापत्तिः ॥ १ ॥ सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम् ॥२॥ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥३॥ सां०

[1] اس جگہہ سانکھیہ درشن میں ایشور کو "واہیہ پرتیکش" یعنی بیرونی حواس سے ثابت نہیں مانا ہے مگر اندرونی حس یعنی من سے یوگیوں کو ایشور کا پرتیکش ہونا صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ دیکھو سوتر ۹۰-۹۱-۹۵-۹۶ سوال نمبر ۱۱ کے جواب میں پرتیکش کی جو تعریف درج کی گئی ہے بعض اسکو اس سے متضاد سمجھتے ہیں مگر در اصل ایسا نہیں ہے ملاحظہ ہو فٹ نوٹ سوال مذکور۔ [2] یہاں لفظ "ویاپتی" سے مراد اس ویاپتی سے ہے جس کی تعریف تیسرے باب میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۱۔ سوتر ۲۹-۳۱-۳۲ کی جاچکی ہے (مترجم)

[3] سوتر نمبر ۱۰ و ۱۱ پانچویں ادھیائے کے ہیں یہاں محض اس بات کی تردید ہے کہ ایشور جگت کی علت مادی نہیں۔ نہ کہ خود ایشور کی ہستی کی تردید۔

[4] یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

اگر پرش میں علت کا میل (آمیزش) آئے ہو تو پرش میں ملنے اور ترکیب پانیکی خرابیاں آجائیں یعنی جسطرح کہ علت مادی سوکھشم (عنصروں کے لطیف اجزاء) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آگئی اسی طرح پرمیشور بھی ستھول (یعنی کثیف یا احساس پذیر) ہوجائے اس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں بلکہ علت فاعلی ہے جگر چیتن (ذی شعور) ہے دنیا بنی جسطرح پرمیشور اعلیٰ جلال و حشمت والا ہے اسیطرح دنیا میں بھی تمام حشمت اور جلال کا لگاؤ ہونا چاہیئے حالانکہ نہیں ہے اس لئے پرمیشور کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے کیونکہ اپنشد بھی پردھان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتا ہے مثلاً

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः ॥ شویتاشوتر ۴۔۵

لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن ہے۔ وہی مختلف شکلیں پاکر کائنات کی صورت میں آجاتا ہے۔ یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونے کے باعث مختلف صورتیں پیدا کرتا ہے اور پرش یعنی پرمیشور غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکساں اور غیر متبدل رہتا ہے۔ اسلئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے

ایشور سے منکر نہیں

سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ اسی طرح دھرم اور ادھرم والا بیان کرنے سے میمانسا۔ ایشور کا ذکر کرنے سے ویشیشک اور آتما کے بیان کرنے سے نیائے شاستر ایشور سے انکار کرنیوالے نہیں کیونکہ جو ہمہ دانی صفات رکھتا ہے اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیووں کا آتما ہے اُسکو میمانسا ویشیشک اور نیائے درشن ایشور مانتے ہیں۔

ایشور اوتار نہیں لیتا

۴۲۔ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ "अज एकपात्" (جنم سے آزاد اور یکساں) 'सपर्यगाच्छुक्रमकाय' (وہ موجود کل۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے) یہ یجروید کے منتر ہیں۔ ان اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

۱؎ یعنی علت مادی کے ساتھ پرش کا اتصال بھی ترکیب پذیری میں ہوجائے۔

۲؎ یعنی جسطرح مادی لطیف اجزا کے ملنے یعنی ترکیب پانے سے بناوٹ میں آجاتا ہے اسی طرح پرش بھی بناوٹ میں آجائے۔ (مترجم)

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ॥ (بھگوت گیتا ۴۔۷)

شری کرشن جی کہتے ہیں جب جب دہرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سری کرشن دہرماتما تھے۔ اور دہرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یگ یگ میں جنم لیکر اچھے کی حفاظت اور برے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں نیک لوگوں کا تن من دہن دوسروں کو فیض پہنچانے کے لئے ہوتا ہے سری کرشن اس سے ثابت نہیں ہو سکتے

ایشور کے چوبیس اوتار ماننا محض جہالت ہے	**۴۳۔ سوال۔** اگر ایسا ہے تو دنیا میں ایشور کے چوبیس جو ہوتے ہیں ان کو کیوں اوتار مانتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کے معنی نہ سمجھنے۔ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بے دلیل باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

برے آدمیوں کی تباہی کیلئے اوتار	**۴۴۔ سوال۔** اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس، راون وغیرہ رسا لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں؟

جواب۔ اوّل تو جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور جو کہ بغیر اوتار جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا۔ قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اس کے آگے کنس راون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس و راون کے جسموں میں بھی موجود ہے جس وقت چاہے اسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے بے انتہا صفات۔ فعل اور عادات والے پرمیشور کو ناچیز جیو کے مارنے کیواسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے۔ اسکو سوائے اس کی جہالت کوئی اور بھی تشبیہ دی جاسکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ وہ بھگت جنوں اعابد لوگوں کی نجات کی خاطر جنم لیتا ہے تو یہ بھی سچ نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ہمیشہ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں انکو نجات بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین سورج چاند وغیرہ دنیا کے بنانے۔ قائم رکھنے اور فنا کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا باندھنا اور گوردھن وغیرہ پہاڑ و لنکا اٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں

اگر کوئی شخص اس دُنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو ایشور کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہوگا۔

ایشور کا جنم لینا ناممکن

۴۵ - اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اس لا انتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ آکاش غیر متناہی اور محیط کل ہے اسواسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسیطرح پرمیشور کے بے انتہا اور موجود کل ہونیکی وجہ سے اس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسیکا جانا اور آنا اس جگہہ ہو سکتاہے جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا۔ کہ کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکیگا اس لئے پرمیشور کا آنا جانا۔ جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

عیسیٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے

۴۶ - نظر بریں عیسیٰ وغیرہ کی نسبت یہی سمجھہ لینا چاہئے کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں کیونکہ الفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس خوف افسوس دُکھ سکھ۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وہ انسان تھے

ایشور گناہ معاف نہیں کرتا

۴۷ - سوال - ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ (گناہ) معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب - نہیں کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ درگذر کے سنتے ہی انکو پاپ کرنے میں جرأت اور حوصلہ پیدا ہو جائے مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کرنے لگیں کیونکہ راجا گناہ بخش دیا کرے گا۔ اور ان کو بھی بھروسہ ہو جائیگا کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیں گے جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی تقصیر سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جائیں گے اس لئے ایشور کا کام اعمال کا مناسب پھل دینا ہے نہ کہ معاف کرنا۔

جیو کا خود مختار و غیر خود مختار

۴۸ سوال - جیو سوتنتر (خود مختار) ہے یا پرتنتر (غیر مختار)

جواب - فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں تابع (ماتحت)، یہ پانتی ویاکرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار اپنے

स्वतन्त्र कर्त्ता

تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے۔

تشریح

۴۹ سوال۔ خود مختار کسکو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہ کرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اس کو پاپ پن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی اپنے افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر قصوروار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اس کے تابع ہونے سے افعال ہوں تو جیو کو پاپ یا پن نہیں لگنا چاہئے اس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنیوالا پرمیشور ہو اور نرگ اور سورگ یعنی سکھ اور دکھ بھی پرمیشور ہی کو ہونا چاہئے مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا تو وہی مارنیوالا پکڑا جاتا ہے اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اسیطرح جیو اگر کسی دوسرے کے تابع مرضی ہو تو پاپ پن کا پانیوالا وہ نہیں ہو سکتا۔ پس جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے غرضیکہ جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دُکھ بھوگنے میں غیر مختار یعنی تابع ہو کر

تشریح

اعمال کا ذمہ دار جیو ہے

۵۰۔ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا۔ اس لیئے جیو پرمیشور کی تحریک سے ہی فعل کرتا ہے۔

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے۔ ویسے ہی جیسے کہ ایشور اعلت فاعلی اور دنیا کی علت مادی ازلی ہیں۔ جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس بے شک پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں اس لیئے جو من یا فعل یا زبان سے جو کچھ پاپ پن کرتا ہے وہی بھوگتا ہے نہ کہ ایشور مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا اُس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا اس کی دوکان سے لوہار نے لیکر تلوار بنائی اس سے کسی سپاہی نے تلوار لے لی اور پھر اس سے کسیکو مار ڈالا تو یہاں جسطرح لوہا بنانیوالے کو اس لینے والے کو تلوار بنانیوالے کو اور تلوار کو گرفتار کر کے راجا سزا نہیں دیتا بلکہ جس نے تلوار سے مارا اسکو سزا دیتا ہے اسیطرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے بلکہ جیو کو بھگتانیوالا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک

نہیں کرتا اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے۔ نیز جسطرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے اسیطرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے۔

جیو اور پرمیشور میں فرق ۱۵ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات، صفات، فعل و فطرت کیسے ہیں؟

جیو اور ایشور کی ذات جواب۔ دونو بالذات چیتن (ذی تعقل) پاک طبیعت، غیر فانی اور دھرمک ہیں۔

جیو اور ایشور کے افعال لیکن دنیا کو پیدا کرنا قائم رکھنا اور فنا کرنا۔ سب کو انتظام میں رکھنا جیووں کو پاپ پنیوں کے نتیجے دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا اس کی پرورش کرنا۔ علوم حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

جیو اور ایشور کی صفات ایشور کی صفات ازلی و ابدی گیان آنند اور بے حد طاقت وغیرہ ہیں اور جیو کے

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥ प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुख- दुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥

(اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ سکھ۔ دکھ۔ گیان آتما کے لنگ ہیں (نیائے درشن ۱-۱-۱۰) پران۔ اپان۔ نمیش۔ انمیش۔ من۔ گتی۔ اندریہ۔ انتروکار۔ سکھ دکھ اچھا۔ دویش۔ پریتن آتما کے لنگ ہیں (ویشیشک درشن ۳-۲-۴) (مترجم)

تشریح (اچھا) اشیاء کے حاصل کرنیکی خواہش (دویش) دکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) کوشش یا جدوجہد کی طاقت (سکھ) راحت (دکھ) گریہ وزاری ناخوشی (گیان) امتیاز پہچاننا یہ تشریح (نیائے اور ویشیشک میں) یکساں ہے (مگر ویشیشک میں حسب ذیل زیادہ ہے) پران۔ دم کو باہر اندر لینا (اپان) دم کو باہر نکالنا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (انمیش) آنکھ کو کھولنا (من) یقین یادداشت اور انانیت (گتی) حرکت ذاتی (اندریہ) حرکت حواس اعضا (انتروکار) بھوک پیاس۔ خوشی۔ غم وغیرہ مختلف خرابیوں کا عائد ہونا (حال)

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جدا ہیں انہی سے آتما کو پہچاننا چاہیئے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے جبتک آتما جسم میں رہتا ہے تبتک ہی یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات بھی جسم میں نہیں رہتی ہیں جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اسی کی ہوتی ہیں جسطرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے

روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور ہونے سے ہونا ہوتا ہے۔ اسیطرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے۔

۵۲ سوال - پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے یعنی پرمیشور ترکالی درشی ہے یا نہیں اس لئے آئندہ (مستقبل) کی باتیں جانتا ہے وہ جیسا فیصلہ یا قائم کرے گا اسی طرح جیو کام کرے گا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے کیونکہ جسطرح ایشور کے علم سے قائم ہوتا ہے اسیطرح جیو کام کرتا ہے؟

جواب - ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا پرلے درجہ کی جہالت ہے کیونکہ زمانہ ماضی اسے کہتے ہیں جو ہوکر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہوکے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو۔ مگر بعد میں ہو) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہوکے ہوتا ہے؟ یعنی پہلے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے) نظر بریں پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ ہے[1] ماضی اور مستقبل جیوں کیواسطے ہیں۔ ایشور میں بلحاظ اعمال جیون کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے۔ نہ کہ بذاتہٖ ہے۔ جسطرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اسطرح علیم کل ہونے سے ایشور واقف[2] جانتا ہے۔ اور جسطرح ایشور جانتا ہے اسیطرح جیو کام کرتا ہے یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے اور جیو کسیقدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے۔ اس کے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا

۵۳ سوال - جیو جسم کے اندر علیحدہ "وبھو" (بسیط) ہے یا پرچھن (ایک مقامی)؛ جیو جسم کے اندر محدود ہے

جواب - پرچھن اگر "وبھو" ہوتا۔ تو عالم بیداری۔ سپنے کی نیند۔ گہری نیند۔ مرنا۔ جنم لینا ترکیب۔ تفریق۔ جانا آنا ہرگز نہ ہو سکتا۔ پس جیو محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے

---

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہ ایسی حاضر موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اسی لمحہ کی بات اس لئے اسکے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے۔

یعنی ایشور جیو والی اور پھل دینے میں (جو کہ اس کے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے ارمان میں یعنی وقت رواں کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے (مترجم)

[2] یعنی جسطرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے۔ اسیطرح ایشور بذریعہ علیم کل ہونیکے واقف ہے؛

اور پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر - لاانتہا ہمہ دان سب جگہہ موجود بذاتہٖ ہے اسیواسطے جیو اور ایشور کا تعلق آپس میں محاط (دیاپیہ) اور محیط (دیاپک) کا ہے ؎

جیو اور ایشور دونوں ایک جگہہ رہ سکتے ہیں

۵۴ - سوال - جس جگہہ ایک چیز ہوتی ہے اس جگہہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی - اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے محاط اور محیط کا نہیں -

جواب - یہ قاعدہ یکساں جسامت (سمان آکار) والی چیزوں پر عائد ہو سکتا ہے - غیر یکساں جسامت پر نہیں مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اس لئے لوہے میں بجلی (آگ) محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں - اسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونے کے باعث پرمیشور محیط اور جیو محاط ہے - جسطرح جیو اور ایشور کا تعلق محیط اور محاط کا ہے اسیطرح مخدوم - خادم - سہارا اور سہارا لینے والا - آقا - نوکر - راجا - پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ بھی تعلقات ہیں -

ویدانتیوں کے چار اقوال

۵۵ - سوال - اگر علیحدہ علیحدہ ہیں - تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥

तत्त्वमसि ॥ ३ ॥ अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

(ارتھات (۱) برہم علیم اعلےٰ ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے مترجم) ویدوں کے ان مہا واکیوں (اقوال اعظم) کے معنی کیا ہیں ؟

جواب - یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں بلکہ برہمن گرنتھوں کے مقولے ہیں اور ان کو "اقوال اعظم" کسی جگہہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا -

قول دوم کی تشریح

یعنی (अहम्) میں (ब्रह्म) "برہم" یعنی (ब्रह्मस्थ) برہم میں قائم (आश्रित) ہوں - اس موقعہ پر "تاتستھ اپادھی" مجاز مرسل کا استعمال ہے مثلاً मञ्चाः क्रोशन्ति منچان[1] پکارتے ہیں چونکہ منچ جڑ (غیر ذی نفس) ہیں ان میں پکارنے کی طاقت نہیں اس لئے اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ) منچان پر کے آدمی پکارتے ہیں اسی طرح اس موقعہ پر

---

[1] دہقان لوگ کھیتوں کی حفاظت کیلئے لکڑیاں نصب کر کے اور انکو اوپر سقف کے پاٹ کر ان پر بیٹھے ہوئے اونچی اونچی آوازیں اس غرض سے لگایا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ اس آواز کو سنکر اڑ جائیں اس سقف دار اونچی جگہہ کو منچان کہتے ہیں

بھی سمجھنا چاہیے۔ اگر کوئی کہے کہ "برہم میں قائم" تو سب اشیا رہیں پھر جیو کو "برہم میں قائم" کہنے میں کونسی خصوصیت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ سب اشیا "برہم میں قائم" تو ہیں۔ لیکن برہم کے متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک تر جیو ہے اسطرح دوسرا کوئی نہیں اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے اور مکتی کے اندر وہ برہم کے "ساکشات سنبندھ" (تعلق بالمشافہ) میں رہتا ہے۔ اس لیے جیو کا برہم کے ساتھ "ظرف مظروف" کا یا اس کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی برہم کے ساتھ رہنے والا ہے بدیں وجہ جیو اور برہم ایک نہیں مثلاً جسطرح کوئی کسی سے کہے کہ ہم اور یہ ایک ہیں یعنی غیر مخالف ہیں اسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں خوشی کے سرور میں پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں اور برہم ایک یعنی غیر مختلف اور ایک ہی جگہ قائم ہیں۔ جو جیو پرمیشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات اعمال اور فطرت کو بناتا ہے وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کیساتھ یکتائی کو زبان پر لاسکتا ہے۔

قول سوم کی تشریح | سوال۔ اچھا تو اس کے معنی کیا کروگے तत्त्वमसि برہم تو ہے یعنی اے جیو (त्वम्) تو तत् وہ برہم असि ہے ؛

جواب۔ تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟

سوال۔ "برہم" جواب۔ لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے؟ اگر کہو کہ

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

(اس اولین مقولہ) سے (تو) تم نے اس چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا بھی نہیں۔ اگر دیکھا ہوتا۔ تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے بلکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ।

(چھاندوگیہ ۶-۲-۱)

छां॰ प्र॰ ६। खं॰ २। मं॰ १ ॥

ایسا لکھا ہے۔ وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے ؛

سوال۔ تو آپ لفظ तत्त्वम् "وہ" سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب۔

स य एषोऽणिमा ॥ ऐतदात्म्यमिदं सर्वं तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति । छान्दो॰ प्र॰ ६। खं॰ २।

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے جوکہ نہایت لطیف ہے اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (محیط) ہے۔ وہی وجود مطلق ہے۔ اور اپنا آتما وہ آپ ہی ہے تاے سویت کیتو پیارے بیٹے! तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि تو اس آتما اور اس انتریامی والا ہے۔ یعنی اس پرماتما انتریامی (ضابط القلوب) سے تو پیوستہ ہے۔ یہی معنی اپنشدوں سے غیر متضاد ہیں۔

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्म शरीरम्। आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنیہ ولکیہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں موجود اور جیو آتما سے علیحدہ ہے جس کی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے اسی طرح جیو میں پرمیشور موجود رہتا ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہ کر جیو کے پن پاپ کو دیکھتا ہے اور اسکا ثمرہ جیووں کو دیکر انتظام میں رکھتا ہے۔ وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابط القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے تو اس کو جان کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کے معنی کسی اور طرح کر سکتا ہے؟

قول چہارم کی تشریح | अयमात्मा ब्रह्म اسکا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتیکش (علم بالمشاہدہ) ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں موجود ہے وہی برہم سب جگہ موجود ہو رہا ہے اس لیے جو آجکل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک بتلاتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے۔

سوال: अनेन जीवेनात्मनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणीति ॥ (چھاندوگیہ ۶۔۳۔۲۔)

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् ॥

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں حاضر ناظر ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں

(۲) پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا وہی اس میں داخل ہوا۔

ایسی ایسی شرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کرو گے۔

جواب۔ اگر تم جملہ اور جملہ کے معنی جانتے تو ایسے الٹے معنی کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ اس

موقعہ پر یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک تو "پرویش" داخل ہوتا ہے اور دوسرا "انو پرویش" یعنی بعد کو داخل ما بعد پرمیشور جسم میں داخل ہوئے۔ جیووں کیساتھ داخل[1] ما بعد کی مانند ہو کر بدریعہ تمام نام و اشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر داخل ما بعد ہو رہا ہے اگر تم لفظ "بعد" کے معنی جانتے تو اسطرح اسکے معنی کبھی نہ کرتے۔

۵۶ سوال - یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کاشی پر (لوبن و بدانتیوں کی مدلل تردید) دیکھا تھا اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں اس جگہ مقام کاشی اور موسم گرما کو چھوڑ محض جسم کو مدنظر رکھنے سے دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزا" کی دلالت سے ایشور کے غائب از نظر مکان و زمان و مایا وغیرہ اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و کم علمی وغیرہ عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) کو مدنظر رکھنے سے دونوں میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے جو کہ اس "ترک اجزا کی دلالت" یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے مثلاً ہمہ دانی وغیرہ مدعا کلامی ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) یعنی مقصود شے کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (وحدت) ثابت ہوتی ہے یہاں کیا کہہ سکو گے؟

جواب - اوّل یہ تو بتائیے کہ تم جیو اور ایشور کو واجب الوجود مانتے ہو یا حادث؟

سوال - ہم ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی مجازی ہونے کے باعث حادث مانتے ہیں۔

جواب - ان عوارض کو واجب مانتے ہو یا غیر واجب؟

سوال - ہمارے اعتقاد میں

जीवेशौ च विशुद्धा चिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः।
अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः॥
कार्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः।
कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते॥

"یہ سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کاریکا ہیں ہم ویدانتی چھ اشیا یعنی ایک جیو دوسرا ایشور تیسرا برہم چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق پانچواں "اودیا" یعنی الٹا علم معکوس چھٹا اودیا اور چیتن کا تعلق ان کو انادی (ازلی) مانتے ہیں لیکن برہم قدیم ...

---

[1] داخل ما بعد سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت انتریامی (ضابطہ القلوب) جیو کے اندر موجود ہے۔ اسواسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے چنانچہ حوالہ زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ (مترجم)

غیر فانی ہے۔ اور باقی پانچ قدیم مگر فانی ہیں۔ جیسا کہ پردھولنس[1] اجادی ہوتا ہے۔ جبتک اگیان (الٹا علم) رہتا ہے تبتک یہ پانچ رہتے ہیں نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لئے قدیم ہیں۔ اور گیان یعنی صحیح علم ہونے کے بعد نیست ہوجاتے ہیں اس لئے انتہا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں۔

(۱) اس بیان سے صرف دو | بدارتھ ابدی ہوسکتے ہیں | ۵۷۔ جواب۔ یہ تمہارے دونوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ اودیا[2] کے تعلق کے بغیر "جیو" اور مایا کے تعلق کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہوسکتے۔ اس لئے اودیا اور چیتن کا تعلق جو چھٹی چیز گنتے شمار کی ہے۔ وہ نہ رہی کیونکہ وہ "اودیا" "مایا" جیو اور ایشور میں مفہوم ہوگئی۔ اور برہم بھی مایا اور اودیا کے تعلق کے بغیر ایشور نہیں بنتا۔ پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے اس لئے تمہارے اعتقاد کے بموجب صرف دو اشیا یعنی برہم اور اودیا ثابت ہوسکتے ہیں نہ کہ چھ۔

(۲) برہم کو اپادھی لگنا ناممکن ہے | ۵۸۔ علیٰ ہذا القیاس آپکے کارن اپادھی وکاریہ اپادھی" معلول اور علت کے عوارض) سے جیو اور ایشور کا ثبوت تب ہوسکتا ہے۔ جبکہ آپ غیر محدود ابدی۔ پاک علیم۔ مکت طبع اور موجود کل برہم میں پہلے اگیان ثابت کریں۔

(الف) برہم میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے | اگر اس کے ایک حصہ میں اُسی کے سہارے اور اسی کی ذات میں برعکس علم کو سب جگہ قدیم مانوگے۔ تو سارا برہم پاک نہیں ہوسکتا اور جب ایک حصہ میں برعکس علم مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث اِدھر اُدھر آتا جاتا رہیگا جس جس موقعہ پر جاویگا اس اس موقعہ کا برہم برعکس علم والا اور جس جس موقعہ کو چھوڑتا جاویگا اس اس موقع کا برہم صحیح علم والا ہوتا رہے گا۔ پس کسی موقعہ کے برہم کو ازل سے پاک اور باعلم نہیں کہہ سکوگے۔ اور جسقدر برہم برعکس علم کی حد کے اندر ہوگا وہ برعکس علم کو جانیگا اس لئے باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے ہوجائیں گے۔ اگر کہو کہ ٹکڑے ہوجانے سے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ نہ ہوا اور اگر ناقابل شکستگی ہے تو اُسکے لئے علم والا نہیں۔ نیز ماننا پڑے گا کہ علم کی نیستی کو یا الٹا علم

[1] ٹکڑے ہوجانیکی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی محسوس کریگا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کرے گا۔

[2] ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ کل برہم پاک اور باعلم رہے نہ کہ ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم جیسا کہ برہم کی ذات کے لئے برہم کے اندر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے۔

ہونے کو صفت ہونیکے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے اور ایسا مانا جائے تو سمواے سمبندھ (دائمی تعلق) ہونیکی وجہ سے وہ تعلق غیر ابدی کبھی نہیں ہو سکتا نیز جسطرح جسم کے ایک مقام پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے اسی طرح ایک موقعہ پر برعکس علم اور سکھ دکھ اکتکالیف ہونے سے سارا برہم دُکھ وغیرہ محسوس کرے گا۔

(ب) انتہکرن کی اپادہی برہم کو نہیں لگ سکتی | اگر کاریہ اُپادھی یعنی عارضی انتہکرن کے تعلق سے برہم کو جیو مانا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم سب جگہ موجود ہے یا محدود؟ اگر کہو کہ برہم سب جگہ موجود ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو انتہکرن" چلتا پھرتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ چلتا پھرتا ہے۔ **سوال۔** "انتہ کرن" کیسا برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے۔

جواب۔ مقیم رہتا ہے۔

سوال۔ تو انتہکرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اس موقعہ کا برہم بے علمی سے آزاد اور جس جس موقعہ پر پہونچتا ہے اس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا۔ اسی طرح ہر لمحہ میں با علم اور بے علم برہم ہوتا رہے گا۔ اور مکتی اور بندھن بھی لمحہ لمحہ میں زائل ہوتے رہیں گے اور جس طرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اسیطرح کل کی دیکھی یا سنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہتا۔ کیونکہ جسوقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا اور جب یاد کرتا ہے۔ وہ دوسرا وقت اور مقام ہے اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہکرن علیحدہ علیحدہ ہیں اس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا۔ تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اس میں علم نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہکرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہکرن میں ٹھیرے ہوئے "چداہباس" (عکس چیتن) کو علم ہوتا ہے۔ تو بھی انتہکرن کے ذریعے چیتن ہی کو علم ہوا۔ پس وہ آنکھوں کے ذریعہ قلیل البصارت اور قلیل العلم کیوں ہے؟

برہم اور جیو کا بھید | **۵۹**۔ اس لئے علت اور معلول عوارض کے تعلق کی بنا پر برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے۔ بلکہ ایشور نام برہم کا ہے اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے۔ اگر تم کہو کہ جیو چداہباس (چیتن کے عکس)

بقیہ حاشیہ یعنی اگر شکست کو نہ مانا جائے تو برہم کا ایک حصہ علیم اور ایک بے علم نہیں بن سکتا اور اس صورت میں نوین ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ادائے مطلب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں (مترجم)

کا کام ہے تو لمحہ لمحہ میں زوال پذیر ہونیکی وجہ سے نابود ہو جائیگا پھر مکتی کا سکھ کون بھوگیگا اس لئے برہم جیو اور جیو برہم نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

ادویت یعنی عدم اثنینیت کی تشریح

۶۰ سوال۔ تو "सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्" (اے پیارے پہلے ایک ہی برحق اور لاثانی تھا۔ چھاندوگیہ) مترجم۔ چھاندوگیہ۔

یہ "ادویت" "وحدت" کسطرح ثابت ہوگی ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس و اجزا ذاتی کا نہ ہونیکے باعث ایک ہے اگر جیو دوسری چیز ہے تو ادویت کیسے ثابت ہو سکتا ہے

جواب۔ اس وہم میں پڑکر کیوں ڈرتے ہو۔ موصوف مخصوص اور صفت تخصیصی کے علم کو سمجھو کہ انکا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ صفتِ تخصیصی تمیز پیدا کرنیوالی ہوتی ہے تو اتنا اور بھی مانو کہ "صفت تخصیصی اپنی اور نیز ہر دو کی موجودگی اور اسکا اظہار کرنیوالی بھی ہوتی ہے"

پس سمجھو کہ "ادویت" صفت تخصیصی برہم کی ہے اس میں تمیز پیدا کرنیکا خاصہ تو یہ ہے کہ ادویت ہونا یہ دیگر بہت سے جیوؤں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے اور اظہار کرنیکا خاصہ یہ ہے کہ برہم کے ایک ہونیکی تخصیص ہوتی ہے مثلاً:-

کسی نے کسی سے کہا کہ اس شہر میں دیودت لاثانی دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے تو اس سے کیا ثابت ہوا کہ اس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے اس سے کم ہیں اور پرتھوی وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ دیگر چیزیں بھی ہیں ان کی نفی نہیں ہو سکتی گویا ان چیزوں کی موجودگی میں لاثانی لفظ کی موجودگی دیودت اور بکرم سنگھ کی مخصوص صفت کا اظہار ہے اسیطرح جیو یا پرکرتی برہم کے برابر نہیں ہیں۔ البتہ کمتر ضرور ہیں پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں ان سے الگ کرکے برہم کی یکتا وحدت کو ثابت کرنیوالی ایک صفت "ادویت" یا "ادوتیہ" ہے اس لئے جیو یا پرکرتی اور کاریہ معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب ہیں ضرور۔ مگر برہم کے برابر نہیں۔ اس سے نہ تو "ادویت" کے ثبوت میں اور نہ "دویت" (کثرت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو اور سوچو اور سمجھو۔

جیو اور برہم کی مشابہت سے یکتا ثابت نہیں ہوتی

۶۱۔ سوال۔ برہم کے اوصاف ہست مطلق۔ علم مطلق۔ مسرت مطلق جیو کے اوصاف ہستی علم اور غیر الوجودی وحدت پائی جاتی ہے پھر کیوں تردید کرتے ہو

جواب۔ تھوڑے سے یکساں خاصہ کی مطابقت سے وحدت ممکن نہیں جسطرح پرتھوی بے نفس اور دکھائی دینے والی ہے اسیطرح جل اگنی وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور دکھائی دینے والے ہیں وہ لیکن اس سے ایک نہیں ہوجاتے ان میں غیر مشابہ اوصاف تفریق کرنے والے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو۔ خشکی۔ ٹھوس پن وغیرہ صفات پرتھوی کے اور ذائقہ (رسیلا پن) چکناپن) و نرمی وغیرہ خواص جل کے اور شکل و جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کی ہیں وہ ایک نہیں ہوجاتے۔ جسطرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں۔ تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جُدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے۔ اسی طرح پرمیشور کے اوصاف لاانتہا علم راحت۔ طاقت فعل اور بے خطا اور ہر جگہ بذاتہ موجود ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی کم علمی کم طاقتی ایک جگہ پر موجود گی۔ ہر قسم کا مغالطہ اور محدودیت وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں کیونکہ انکا وجود بھی بوجہ اس کے کہ پرمیشور غایت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اس کے کسیقدر کثیف ہے علیحدہ علیحدہ ہے۔

سوال ۶۲۔ برہدارنیک کا ایک قول

अथोदरमन्तरं कुरुते । ...य तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے جو شخص برہم اور جیو میں ذرا بھی فرق کرتا ہے اس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دُوسرے ہی سے خوف ہوا کرتا ہے۔

جواب۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں بلکہ (یہ مراد ہے[1] کہ) جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی مکان یا زمان میں محدود مانے یا اس کی ہدایت و صفات فعل و فطرت کے خلاف مانے یا کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے اسکو خوف حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ دُوتیہ بدھی (مخالفانہ خیال) کہ ایشور سے مجھ کو کچھ تعلق نہیں (رکھے) نیز (اگر کوئی) کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو میرا کچھ نہیں کرسکتا یا کسیکو نقصان پہونچاتا یا دکھ دیتا جاوے تو اسکو اس سے خوف ہوتا ہے برخلاف اس کے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔

وہ ایک کہلاتے ہیں۔ مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت۔ دگیہ دت۔ وشنو متر ایک ہیں یعنی غیر مخالف ہیں غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سکھ اور اختلاف کے ہونے سے دکھ ملتا ہے۔

برہم اور جیو کا دائمی بھید | ۶۳ سوال - برہم اور جیو کی ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت اور کثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں ملکر ایک بھی ہو جاتے ہیں؟ کہ نہیں؟

جواب - ابھی قبل ازیں کچھ جواب دیدیا گیا ہے۔ لیکن (مخفی نہ رہے) کہ مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سے شکل یا جسم والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے۔ نیز آکاش کیسے حاظہ لطافت بے شکلی و بے حد ہونا وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور دکھائی دینا وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے یعنی جس طرح پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے کبھی علیحدہ نہیں رہتے۔ کیونکہ لازم و ملزوم ہیں یعنی جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (ساتھ ہی) بلحاظ ذاتی علیحدگی یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث انمیں علیحدگی ہے اسی طرح برہم کے موجود کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اُس سے الگ نہیں رہ سکتے اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے

جسطرح گھر بنانے سے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیاء آکاش میں ہی رہتی ہیں[2] نیز جب وہ گر جاوے یعنی گھر کے سب اجزا علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں۔ تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہونگے اسیطرح جیو اور تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں جدا جدا محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ ہیں اور وجود میں علیحدہ ہونیکی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمیوں کی مانند تعمیم کیطرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر الٹی ہو گئی ہے ایسا تو کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں باصفت اور بے صفت ہونا بعض صفات کا ہونا اور بعض کا نہ ہونا؛ تعمیم تخصیص۔ مشابہت۔ غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو ؛

سگن اور نرگن دونوں صفات کا ایک جگہ ہونا | ۶۴ سوال - پرمیشور سگن ہے یا نرگن ؛

[1] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لیے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا۔ (مترجم)

[2] یہ الفاظ " " " " " " " ایزاد کئے گئے ہیں

[2] اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں ہی رہتی ہیں

جواب دونوں طرح کا ہے

سوال۔ بھلا ایک میان میں کبھی دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں؟ ایک شے میں باصفت اور بے صفت ہونا کسطرح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ جس طرح جڑ چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں۔ اور چیتن کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اسی چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات اس میں نہیں "جو صفات رکھتا ہو وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن (بے صفت) ہے" اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیا سگن اور نرگن ہیں کوئی بھی ایسا پدارتھ نہیں ہے کہ جس میں محض نرگن یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک شے میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے اسی طرح پرمیشور اپنے لاانتہا علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے۔

سگن اور نرگن کے عام مشہور معنی کی تردید

۶۵۔ سوال۔ دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں یعنی جب پرمیشور جنم نہیں لیتا ہے تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب۔ یہ وہم محض بر عکس علم اور کم علم والوں کا ہے جو علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ حیوان کی مانند کچھ نہ کچھ بکتے رہتے ہیں جسطرح سن نپات (رفاسد الاخلاط) تپ میں مبتلا ہوا آدمی بے معنی باتیں کیا کرتا ہے۔ اسیطرح بے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہئے

پرمیشور میں راگ ہے نہ ویراگ

۶۶۔ سوال پرمیشور "راگی" ہے یا "ورکت"؟

جواب۔ اس میں دونوں باتیں نہیں کیونکہ راگ (الفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیا میں ہوتا ہے مگر پرمیشور سے کوئی شے الگ یا اچھی نہیں ہے اس لئے اس میں الفت کا ہونا ممکن نہیں اور جو میسر چیز کو چھوڑ دیوے اسکو "ورکت" کہتے ہیں ایشور بوجہ موجود کل ہونے کے کسی چیز کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے ورکت بھی نہیں۔

ایشور میں خواہش

۶۷۔ سوال۔ ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب۔ ویسی خواہش (جیسی کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں۔ کیونکہ خواہش بھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اس کی ہوتی ہے تو ایسی خواہش ...

چونکہ اس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اس سے اچھی۔ اور بوجہ خود کامل سکھ والا ہونے کے وہ سکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں مگر "ایکھشن" ہے۔ یعنی سب قسم کی ودیا کی نموداری اور تمام کائنات کو بناتا ہے" اسکو "ایکھشن" کہا گیا ہے۔

ایسے ایسے مختصر مطالب سے سجن لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے اسقدر مضمون اختصار کے ساتھ ایشور کے بارے میں لکھکر اب وید کی بابت لکھتے ہیں۔

وید ایشوری گیان ہے

यस्मादृचो अपातक्षन यजुर्यस्मादपाकषन्, सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम्, स्कम्भन्तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः ॥ अथर्व० कां० १० । प्रपा० २३ । अनु० ४ । मं० २० ॥

ویدوں کے ایشور وکت ہونے میں پرمان

۶۸۔ سوال۔ جس پرماتما سے رگوید، یجروید، سام وید اور اتھرو وید ظاہر ہوئے ہیں وہ کونسا دیوتا ہے؟

جواب۔ وہ پرماتما جو سب کو پیدا کرکے ضبط میں لائے ہوئے ہے۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ यजु० अ० ४० । मं० ८ ॥

(یجو۔ ۴۰۔ ۸)

جو خود بخود موجود ہر جگہہ موجود۔ پاک۔ ازلی۔ بے جسم و شکل پرمیشور ہے وہ اپنی ازلی رعایا جیوں کی بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے

نراکار پرمیشور سے وید کا پرکاش

۶۹۔ سوال۔ آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب۔ بے شکل۔

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کسطرح ہو سکا ہوگا۔ کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہئے

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور موجود کل ہے۔ اسکو ہر جگہہ موجود ہونے کی وجہ سے جیوں کو وید ودیا کے اپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ اپنے لئے

کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور و پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کرکے دیکھو۔ سنو کہ بغیر زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسی کیسی آوازیں ہو رہی ہیں اسیطرح منہ وغیرہ کے فعل کے بغیر ہونے سے اس نے جیوؤں کو اپدیش کیا ہے البتہ تلفظ کی ضرورت صرف دوسروں کو سمجھانے کے لئے ہوا کرتی ہے۔ چونکہ پرمیشور بے شکل اور موجود کل ہے۔ پس اپنی تمام ودیا وید کا اپدیش جیوؤں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے اس کے بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سناتا ہے اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آ سکتا۔

وید چار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

۷۰۔ سوال۔ ویدوں کا اظہار کب اور کیسے کیا گیا؟

جواب

...त० ११ । ४ । २ । ३ ॥

...ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः ॥

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی وایو آدتیہ اور انگرہ رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا

سوال ...ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै

شویتاشوتر ۱۰۰۲

...श्वेताश्व० अ० ६ । मं० १८ ॥

یہ اپنشد کا قول ہے اس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اپدیش کیا گیا ہے پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کیا؟

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ سے قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

دुدोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ (منو ۱-۲۳)

پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کرکے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اس برہما نے اگنی وایو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا۔

کیوں اُن چار ہی پر وید ظاہر ہوئے

۷۱۔ سوال۔ اِن چاروں پر ہی ویدوں کو ظاہر کیا اوروں پر نہیں اس سے ایشور عایت کا ملزم ٹھہرتا ہے۔

جواب - وہی چار سب جیوں سے زیادہ تر پاک آتما تھے دوسرے لوگ ان کی مانند نہیں تھے۔ اس لیئے انہی کے باطن میں پاک علم کا اظہار کیا

ویدسنسکرت میں کیوں ظاہر ہوئے

۲۷ سوال - کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا اور سنسکرت میں کیا؟

جواب اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرفدار ٹھیرتا کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔ اس لیئے سنسکرت میں ہی اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے پس اسی میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ کہ جسطرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ہر ملک والوں کے لیئے ایک سی اور تمام علم صنعت کی علت (باعث) ہے اسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہونی چاہیئے کہ اسطرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھیرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہے۔

وید ایشور کا کلام ہے

۲۸ سوال - اسکا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں؟

جواب - جسطرح ایشور پاک تمام علوم کا جاننے والا بے لوث صفات - فعل اور فطرت رکھنے والا عادل رحیم وغیرہ صفات سے موصوف ہے اسی طرح جس کتاب میں ایشور کی صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے اور نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات "پرتیکش" وغیرہ ثبوت نیک اور پاکیزہ منش لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں وہ ایشور کا کلام ہے۔ جسطرح ایشور کا علم منزہ عن الغلط ہے اسیطرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور کا کلام ہے جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں انکے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے اسی طرح ایشور جگت معلول علت اور جیو کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کا کلام ہے۔ نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے مخالف نہ ہو۔ اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو؛

صرف وید ہی اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل قرآن وغیرہ نہیں اس کی مفصل
بائبل اور قرآن کے مضامین میں یعنی تیرہویں اور چودھویں باب میں کی جائے گی
تمام علوم کا منبع وید ۴۷ سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ظاہر ہونے
کچھ بھی ضرورت نہیں کیونکہ انسان بتدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتب
بھی بنا سکتے ہیں۔ **جواب**۔ ہرگز نہیں بنا سکتے کیونکہ علت کے بغیر معلول کا
ہونا ناممکن ہے جسطرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھکر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب
انکو کوئی سکھانیوالا مل جائے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے
کوئی بھی آدمی عالم نہیں ہوتا۔ اسیطرح اگر پرماتما ان ابتدائے پیدائش کے رشیوں
وید کا علم نہ پڑھاتا اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہجاتے
کسی کے بچہ کو پیدا ہوتے ہی تنہا جگہہ میں جاہلوں یا جانوروں کی صحبت میں رکھ
تو جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی ہو جائیگا۔ اس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں جبتک
آریہ ورت سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر۔ یونان۔ یوروپ وغیرہ ممالک کے
کو ذرا بھی علم نہیں ہوا تھا اور یوروپ کے کولمبس وغیرہ لوگ جبتک امریکہ میں نہیں
تھے تب تک وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے
تھے۔ بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے۔ اسی طرح پیدائش کے
میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم ہوتے

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योग सू०

(یوگ سمادھی پاد ۲۶)

समाधिपादे सू० २६ ॥

(وہ پہلوں کا بھی گورو ہے زمانہ سے محدود نہ ہونیکی وجہ سے "یوگ درشن سمادھی پاد
سوتر ۲۶ مترجم)

جسطرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ استادوں سے پڑھکر عالم ہوتے ہیں اسیطرح پرمیشور شروع
پیدائش میں پیدا ہوئے۔ اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانیوالا ہے۔ کیونکہ
طرح جیو گہری نیند اور پرلے" میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں اسطرح پرمیشور نہیں
ہے۔ اسکا علم جاودانی ہے اس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہیئے کہ سبب

لـ یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب ان میں سے بھی کوئی شخص بغیر پڑھنے لکھنے کے عالم نہیں ہو سکتا

کے بغیر نیمتک چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

رشیوں نے کس طرح وید ارتھ جانا

۷۵۔ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے اور اگنی وغیرہ رشی لوگ اُس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے پھر انہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے۔

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے انکا نام "برہمن" یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اس کی شرح ہونیکے باعث برہمن نام رکھا گیا ہے۔ اور (मन्त्रदृष्टयः मन्त्रान्सम्प्रादुः) ऋ॰ ॥

رشی کون ہیں؟ (رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں از نروکت ۱۔۲۰ مترجم)

جس جس منتر کے معنی[۱] کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے۔ نیز اس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آجتک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے جو شخص کہ رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلاوے۔ اسکو غلط سمجھنا چاہیئے وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں؟

وید منتر سنگھتاؤں کا نام ہے اوروں کا نہیں

۷۶۔ جواب رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں

۷۷۔ سوال (منتر اور برہمن کا نام وید ہے) اس قسم کے کاتیاین[۲] وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتگیا سوتر کے معنی کیا کہو گے

جواب۔ دیکھو سنگھتا پستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ "وید"

---

[۱] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

[۲] کاتیاین ایک رشی کا نام ہے (مترجم)

لکھا چلا آتا ہے مگر برہمن پستک کے شروع میں یا ادھیاء کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا اور نرکت میں یہ لکھا ہے:

इत्यपि निगमो भवति । इति ब्राह्मणम् ॥

(یہ نگم (وید) کا قول ہے۔ یہ برہمن کا (نروکت ۵۔۳۔۲۰) (مترجم)

نیز پانینی کا یہ سوتر ہے:

छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥

(چھند اور برہمن دونو کی پراکت علامت اس موقعہ پر تصور ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصور بھی ہو۔ اشٹادھیائی ۴۔۲۔۶۶) مترجم)

اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن ان کی شرح ہیں اس کے متعلق جو مزید دیکھنا چاہے تو میری مرتب کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیوے۔ وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونے سے قابل تسلیم کا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس قول کو درست مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رشی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں۔ روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں اس لئے وہ کتاب بھی گویا اس کی پیدائش کے بعد بنتی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روایت نہیں ہے بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے ان لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکر اذکار ویدوں میں نہیں ہے۔

شاکھائیں ویدوں میں شامل نہیں

سوال۔ ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں؟

جواب۔ ایک ہزار ایک سو ستائیس (۱۱۲۷)

سوال۔ شاکھا کسکو کہتے ہیں؟ **جواب** شرح کو شاکھا کہتے ہیں۔

سوال۔ دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے جزوی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں؟

جواب۔ تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جسقدر شاکھا ہیں وہ اشولائن وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتائیں پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں جس طرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اسی طرح اشولائن وغیرہ شاکھاؤں کو اس اس رشی کا جس کے نام سے وہ مشہور ہیں، بنایا ہوا مانتے ہیں اور سب شاکھاؤں میں منتروں کے ابتدائی جملے رکھ کر تشریح کی گئی ہے مثلاً تیتریہ شاکھا میں ...र्जे त्वेति

ایسی ایسی شروح کی عبارت رکھکر تشریح کی ہے۔ مگر وید سنگھتا ونیں کسی کی عبارت نہیں رکھی اس لیے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں اور اشولائیں وغیرہ سب شاخیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں لے پرمیشور کی نہیں۔ جو اس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں وہ "رگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیں؛

ویدگیان کا دینا ایشور کی بڑی مہربانی ہے

۷۸۔ جسطرح ماںباپ اپنی اولاد پہ مہربانی کی نظر کرکے دل وجان سے ان کی بہتری چاہتے ہیں اسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کی نظر کرکے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا وگیان لے (ودیا سے حاصل شدہ علم) کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

وید غیر فانی ہیں

۷۹۔ **سوال**۔ وید غیر فانی ہیں یا فانی؟

جواب۔ غیر فانی۔ کیونکہ پرمیشور کے غیر فانی ہونے کے باعث اس کے علم وغیرہ کی صفات بھی غیر فانی ہیں جو اشیاء غیر فانی ہیں ان کے صفات و فعل و فطرت بھی غیر فانی ہیں اور فانی جوہروں کے فانی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی غیر فانی ہیں؟

جواب نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے وہ غیر فانی کیسے ہوسکتی ہے مگر جو الفاظ معنی اور تعلقات ہیں وہ غیر فانی ہیں۔

سوال۔ ایشور نے ان رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا اور اس گیان سے ان لوگوں نے وید بنائے ہونگے

جواب۔ علم بغیر شے معلومہ کے نہیں ہوسکتا۔ گائتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور "شڈج" وغیرہ اونچی نیچی سُروں کے علم سے مالامال گائتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کل کے کسی اور میں نہیں ہے کہ جو اس قسم کا مخزن ہمہ علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کو پڑھنے کے بعد رشی منی لوگوں نے "ویاکرن" (علم نحو) نرکت (علم لسان)

لے یعنی رشیوں نے بعض مضامین ویدوں سے لیکر ان کی تشریح کی ہے

لے گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جسکو اندریہ گیان کہتے ہیں جیسے روپ رس وغیرہ کا گیان۔ دوسرا ودیا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ رس کو دیکھکر اس جوہر کا گیان ہونا۔ جس میں یہ گن موجود ہوتے ہیں (مترجم)

عروض وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے اس لئے وید پرمیشور کا کلام ہیں۔ انہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہیئے۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہیئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہم اسکو مانتے ہیں اب اس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ ایشور اور وید کے بارے میں مختصراً تشریح کی ہے۔ شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا ساتواں باب ایشور اور وید کے بیان میں ختم ہوا۔

آٹھواں باب

پیدائش۔ قیام اور فناء عالم کا بیان

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न । यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥ १ ॥

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे प्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ।

तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥ २ ॥

ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ७ । ३ ॥

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।

स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ ३ ॥

ऋ० मं० १० । सू० १२१ । मं० १ ॥

पुरुष एवेदं सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् । उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥ ४ ॥ यजुः अ० ३१ । मं० २ ॥

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति ।

यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद्ब्रह्म (تیتری اپنشد بھرگو ۱)

پرمیشور دنیا کی اتپتی ستھتی اور پرلے کرتا ہے۔

اے (انگ) انسان! جس طرح سے یہ طرح طرح کی خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اسکو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے جس موجود کل میں یہ سب اتپتی (پیدائش) ستھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے اسکو تو جان اور کسی دوسرے کو دنیا پیدا کرنیوالا نہ مان (۱) یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا اندھیرے جیسا نا قابل تمیز اور آکاش کی طرح جسم و شکل نہ رکھنے والا) تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلے میں محدود اور اس سے آچھادت (پرمیشور اس میں اور اس سے باہر موجود) تھا۔ بعد ازاں پرمیشور

اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا (۲)

اے انسانو! جو سب سورج وغیرہ چیزوں کو قائم رکھنے والا اور جسقدر عالم پیدا ہوا ہے اور آگے ہوگا۔ اس تمام کا ایک ہی مالک پرمیشور ہے وہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیے (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا موجود کل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے وہی موجود کل البشر گذشتہ آئندہ ہونیوالے اور موجودہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔ (۴)

جس پرمیشور نے اپنی رچنا (صنعت کاملہ) سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے جس سے جیو قائم ہیں جس کے اندر پرلے میں تمام کائنات سما جاتی ہے وہ برہم ہے۔ اس کے جاننے کی خواہش کرو۔ (۵)

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरिक सू० अ० १। पा० १। सू० २॥

جس کے اختیار میں اس عالم کی پیدائش قیام و فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے۔

تین پدارتھ انادی | ۲۔ **سوال**۔ اس دنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے؟

جواب۔ اس کائنات کو اس علت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اس کی علت مادی پرکرتی ہے؛

سوال۔ کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

جواب۔ نہیں وہ ازلی ہے؛

سوال۔ ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟

جواب۔ ایشور۔ جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) تین چیزیں ازلی ہیں۔

سوال۔ اس کے متعلق کیا ثبوت ہے؟

جواب

از مترجم لہ بے جان کائنات کی علت مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے جسکو ناقابل محسوس حالت میں سامرتھ (قدرت) وغیرہ بھی کہتے ہیں ۲ہ درکش کے معنی درخت کے بھی ہیں یہ معنی مروجہ یعنی رسمی طرز ہیں ورنہ درکش کے معنی بلحاظ دیاکرن لیپنے وجود کے ہیں جو معلول سے علت اور علت سے معلول ہونیوالا ہے۔

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥
ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० २० ॥

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजुः० अ० ४० । मं० ८ ॥

وید سے — ۳۔سوال پرمیشور اور جیو دونوں کی ذی شعور اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں۔ ان میں باہم محیط اور محاط کا تعلق ہے اور باہم متر (مانوس) گویا قدیم اور ازلی ہیں ایسے ہی (ورکش) درخت جس کی جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر پھر پرلے کے وقت ذروں میں مل جاتا ہے تیسری ازلی شے ہے۔ ان تینوں کے فعل صفت اور عادات بھی ازلی ہیں۔ جیو اور پرمیشور دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے اور دوسرا یعنی پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہہ موجود ہے جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں

ازلی و قدیم جیوؤں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید (تمام علوم) کو ظاہر کیا ہے

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः । अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥ श्वेताश्वतरोपनिषदि । अ० ४ । मं० ५ ॥

اُپنشد سے — ۴۔سوال پرکرتی جیو اور پرمیشور تینوں غیر پیدا شدہ ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ گویا یہ تینوں اس عالم کے سبب یا علت ہیں انکی علت کوئی نہیں۔ ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا بھوگ کرتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور نہ اس میں پھنستا ہے اور نہ اسکو بھوگتا ہے ۔ (شویتا شوتر ۴ ۔ ۵)

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معلول — ۵۔سوال۔ ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں۔

सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतोऽहङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्च-

तन्मात्रेभ्यः स्थूलभूतानि पुरुष इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥
साङ्ख्यसू० अ० १ । सू० ६१ ॥
(سانکھیہ ۱۔۶۱)

ستو (مقدار) لطافت وپاکیزگی - رج (حرکت پذیری کی قابلیت یا مقامات حرکت) حالت متوسط (تم) (وزن) کثافت یا غیر ذی شعوری ان تین گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہے اسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اس سے مہتہ تتو (بدھی) اور بدھی سے اہنکار اور اس سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارھواں من پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی ادیکارنی (غیر مولود) اور مہت تتو (عقل) اہنکار (انانیت) نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور یہ اندریوں (قوائے احساس) من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی بھی علت مادی ہے اور پرش نہ کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسیکا معلول ہے۔

سوال

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥ छान्दो० । प्र० ६ । असद्वा इदमग्र आसीत ॥ २ ॥ तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७ ॥ आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥३॥ बृह० अ० १ । ब्रा० ४ । मं० १ ॥ ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥ शत० ११ । १ । ११ । १ ॥

اے شویت کیتو! یہ عالم پیدائش سے پیشتر (۱) بشکل ست (ہست)۔ ۲۔ بشکل است (غیر محسوس) ۳۔ بشکل آتما (روح) اور ۴۔ برہم (پرمیشور) تھا

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति । सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

(تیتری اپنشد برہمانند ولی انوواک ۶) پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آیا

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ॥

یہ بھی اپنشد کا قول ہے جسقدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے اس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرا بھی نہیں ہے بلکہ یہ سب بذات خود برہم ہے

نوین ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید | ۶۔ جواب۔ ان حوالوں کے معنی کیوں بگاڑتے ہو

کیونکہ انہی اپنشدوں میں لکھا ہے کہ:۔

एवमेव खलु सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिस्सोम्य शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलमन्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः । छान्दो० प्र० ६ । खं० ८ । म ॥ ।

اے شویت کیتو! آن رُوپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالت معلول میں آئے ہوئے پانی سے اس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اس کی حالت علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے۔ اسکو جان یہی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بنیاد مخرج اور جائے قیام ہے۔ یہ تمام عالم پیدائش کے پہلے اَسَت یعنی غیر محسوس کی مثال تھا۔

सर्वं اور جیوآتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہوا موجود تھا ابھاؤ یعنی عدم نہ تھا اور جو کہا وہ ایسی بات ہے جیسے खलु

"کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا"

کیونکہ سर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥

छान्दो० प्र० ३ । खं० १४ । मं० १ ॥ और:—

नेह नानास्ति किंचन ॥ कठोपनि० अ० २ । वल्ली० ४ । मं ११ ।

جس طرح جسم کے اعضا جبتک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے نکمے ہو جاتے ہیں اسی طرح بات اپنے محل د موقع پر بامعنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ سنو اسکے یہ معنی ہیں:

اے جیو تو پرمیشور کی عبادت کر جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش قیام اور پرورش ہوتی ہے جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام مخلوقات عالم وجود میں آتی ہے یا جسکا برہم کیساتھ رہنے کا تعلق ہے اُس برہم کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہیئے۔ اُس چیتن ماتر (عین علم)، لازوال ہمیشہ یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں مختلف چیزیں شامل نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ذات سے الگ اور پرمیشور کے ضبط میں

قائم ہیں۔

تین علتوں کا بیان | ۷ **سوال** عالم کی کتنی علتیں ہوتی ہیں

جواب - تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اپادان (علت مادی) تیسرا ساداہرن (علت آلی)، (علت عامہ)

نمت کارن (علت فاعلی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے، اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو نہ خود کسی سے بنا ہو مگر دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اپادان کارن (علت مادی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا ساداہرن کارن (علت آلی)، اس کو کہتے ہیں جو بنانے کا آلہ اور عام علت ہو۔

علت فاعلی کی دو قسمیں | ۸۔ علت فاعلی دو قسم کی ہے ایک تمام کائنات کو حالت علت سے معلول بنانیوالا قائم رکھنے والا اور نیز فنا کرنے اور سب کا انتظام کرنیوالا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے دوسرا پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لیکر کئی طریقے سے مختلف چیزیں بنانیوالا عام علت فاعلی جیو ہے

علت مادی کی مثال | ۹ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے)، ہیں جسکو تمام کائنات کے بنانے کا سامان کہتے ہیں وہ بیجان ہونیکی وجہ سے خود بخود معلول نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ کر بحالت علت آسکتی ہے بلکہ دوسرے کے (معلول) بنانے سے بنتی اور معلول کے بگاڑنے سے حالت علت میں آتی ہے۔ کہیں کہیں بیجان یعنی جڑ بھی معلول جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں علت ہو جاتی ہے مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بنجاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں لیکن ان کا باقاعدہ بننا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے۔

علت آلی کی مثال | ۱۰ ۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے۔ تب مختلف ذریعوں یعنی علم، گیان و طاقت۔ ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان وقت اور آکاش (جگہہ) وغیرہ علت ہائے عام کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً گھڑے کے بنانیوالا کمہار (علت فاعلی) ہے۔ مٹی علت مادی ہے اور چاک۔ ڈنڈا وغیرہ علت آلی اور مکان وقت جگہہ روشنی آنکھ ہاتھ

علم، حرکت وغیرہ عام علت اور علت آلی بھی ہوتی ہیں ان تینوں علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بگڑ سکتی ہے۔

نوین ویدانتوں کے بموجب ایشور دنیا کی علت فاعلی اور مادی دونوں نہیں ہو سکتا	۱۱۔ سوال نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دنیا کی مشترک علت (فاعلی و مادی) مانتے ہیں۔

...ऊर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥ मुण्डकोपनि॰ मुं॰ १।

یہ اپنشد کا قول ہے جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا کر خود اس میں کھیلتی ہے اسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ عالم کثرت میں آؤں یعنی بشکل عالم بن جاؤں ارادہ کرتے ہی وہ دنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्त्तमानेऽपि तत्तथा ॥ गौड़पादीय कारिका श्लोक ३१ ॥

(گوڑپاد کارکا۔ ۳۱)

یہ مانڈوکیہ اپنشد پر کارکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور آخر میں نہ رہے وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے۔ چونکہ پیدائش عالم سے پیشتر دنیا نہ تھی۔ برہم تھا۔ اور پرلے کے آخیر میں دنیا نہ رہیگی تو زمانہ حال میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں؟

جواب۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علت مادی برہم ہووے تو وہ برہم زوال اور تغیر و تبدل کے تابع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت فعل اور عادت معلول میں بھی آتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्य्यगुणो दृष्टः ॥ वैशेषिक॰ अ॰ २। आ॰ १। सू॰ २४ ॥

(ویشیشک ۲-۱-۲۴)

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گن ہوتے ہیں حالانکہ برہم سچدانند سروپ (ہست مطلق یعنی علم عین راحت) ہے اور دنیا اس کے برعکس معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے۔ برہم غیر پیدا شدہ اور دنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر محسوس اور دنیا محسوس ہے۔ برہم لازوال اور دنیا بازوال ہے۔ اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا معلول ہوتیں تو ان میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں بھی ہونی چاہئے تھیں یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں اسی طرح برہم بھی غیر ذی شعور ہو جائیگا۔ یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے۔ اسی طرح اس کے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور ہونے چاہئیں اور جو مکڑی

کی مثال دی ہے وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں کرتی بلکہ ردّ کرتی ہے۔ کیونکہ جالے کی علت مادی غیر ذی
شعور جسم ہے اور علت فاعلی (مکڑی کا) جیوآتما ہے۔ یہ بھی پرمیشور کی عجیب غریب صنعت کا
ظہور ہے۔ کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ریشہ نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح موجود کل برہم اپنی
موجود پرکرتی اور پرمانو کی علت سے عالم کثیف کو بنا کر یعنی اس کو کثافت خارجی عطا کر کے
اس کے اندر موجود رہ کر شاہد کل اور عین سرور رہتا ہے۔ پرماتما نے اگھشن یعنی علم اور غور اور ارادہ
کہ میں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دنیا پیدا ہوتی ہے۔ تب ہی جیووں کے غور
تصور وعظ اور سننے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے۔ وہ تمام اشیاء کثیف کے اندر موجود ہو کر
جب پرلے ہوتی ہے۔ تب اسکو پرمیشور اور مکتی یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا
اور جو یہ آپکی کاریکا ہے وہ غلطی پر مبنی ہے کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا اور دنیا کے
اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جبتک دوسری بار دنیا پیدا نہ ہو۔ تب تک بھی دنیا
دنیا کی علت لطیف ہو کر ظہور والی نہیں ہوتی۔ کیونکہ:-

...मासीत्तमसा गूळ्हमग्रे ॥ ऋ० मं० १०। सू० १२९ मं० ३॥

(رگوید ۱۰-۱۲۹-۳)

...सीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् ।
...तर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥

(منو ۱-۵)

یہ تمام کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں (تاریکی میں) چھپی ہوئی تھی اور پرلے شروع ہونے کے
بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ اُسوقت اس دنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا۔ نہ بحث کر سکتا تھا
اور نہ علامت ظاہری سے بذریعہ حواس اس کو علم ہو سکتا تھا اور نہ ہو گا۔ کیونکہ اس کا علم
زمانہ حال میں ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے
لائق ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے۔

پھر اس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم معدوم لکھا۔ یہ بالکل ثابت نہیں
کیونکہ جس کو محقق ثبوتوں سے جانتا اور حاصل کرتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا۔

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۴ سوال۔ دنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے؟

جواب۔ نہ بنانے میں کیا غرض ہے؟

سوال۔ اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا اور جیووں کو بھی سکھ دکھ نہ ہوتا۔

جواب ۔ یہ سست اور کاہل الوجود لوگوں کی باتیں ہیں اہل ہمت کی نہیں اور رد جوں کو پر لے
...ں کیا سکھ یاد کھ ہے؟ اگر دنیا کے سکھ دکھ کا اندازہ کیا جائے تو سکھ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے
...بہت سی پاک آتمائیں مکتی کے تدابیر میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو حاصل بھی کرتی ہیں پر لے
...ں جیو اسطرح نکمے پڑے رہتے ہیں جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہوا اگر ایشور دنیا نہ بناتا
...وباب یا پُن جیووں نے پر لے سے پہلے کئے تھے انکو پھل پرمیشور کیسے دے سکتا۔ اور جیو
...ن پھل کو کس طرح بھوگ سکتے؟ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ آنکھ کے بنانیکا کیا مدعا ہے
...یہی کہو گے کہ دیکھنا تو پھر پرمیشور میں دنیا کے بنانے کا علم طاقت اور فعل ہے اسکا دنیا
...بنانے کے سوائے اور کیا مدعا ہے؟ اب اس کے سوائے اور کوئی دوسرا مدعا نہ بتاسکو گے
...ور پرمیشور کے انصاف۔ پرورش۔ رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی با معنی ہو سکتے ہیں
...تک کہ وہ دنیا کو بنائے۔ اس کی لا محدود طاقت دنیا کی پیدائش قیام فنا اور انتظام
...نے ہی سپھل (بانتیجہ) ہے جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کی
...ی صفت ہی دنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بیشمار سامان راحت دیکر بھلائی کرنا ہے۔

علت معلول سے پہلے ہے

۱۳۔ سوال۔ بیج پہلے ہے یا درخت؟

جواب بیج۔ کیونکہ بیج۔ وجہ۔ سبب۔ باعث اور علت وغیرہ الفاظ ایک ہی معنی والے (
...مترادف) ہیں۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے اس لیئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے۔

قادر مطلق سے مراد

۱۴ سوال۔ جبکہ پرمیشور قادر مطلق ہے تو وہ علت اور جیو کو بھی
...کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو قادر مطلق نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ قادر مطلق لفظ کے معنی پہلے لکھ آئے ہیں مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے جو
...ممکن بات کو بھی ممکن کر سکے؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بدون معلول کو کر
...سکتا ہے تو کیا بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا۔ خود مر سکتا اور غیر ذی شعور ہو کبھی
...نہیں بے انصاف ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم
...ی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں انکی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا
...ہے پرمیشور کے اصول سچے اور مکمل ہیں اس لیئے ان میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ پس
...سرب شکتیمان (قادر مطلق) کے معنی صرف اسقدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر
...اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے۔

پرمیشور غیر مجسّم

۱۵- سوال- پرمیشور مجسّم ہے یا غیر مجسّم؟ اگر غیر مجسّم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکیگا اور مجسّم ہے تو کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا۔

جواب- پرمیشور غیر مجسّم ہے۔ جو مجسّم ہو تو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محدود طاقت مکان۔ وقت اور اشیاء سے محدود بھوک پیاس چیرپھاڑ گرمی۔ سردی بخار درد وغیرہ ہو۔ اس میں جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے جیسے تم اور ہم چونکہ اسوجہ سے ترسرینو[1]۔ انو۔ پرمانو[2] اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے ویسے ہی اگر وہ بھی جسم والا ہو تو ان لطیف اشیائ سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور محسوس کے مادی حواس ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائ سے مبرا ہے تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے چونکہ وہ پرکرتی سے لطیف اور ان کے اندر موجود ہے۔ اسی لئے وہ انکو لیکر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے۔

پرمیشور دنیا کی علت فاعلی ہے

۱۶- سوال- جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسّم ہیں تبھی ان کی اولاد بھی مجسّم ہوتی ہے اگر وہ غیر مجسّم ہوتے تو ان کے لڑکے بھی غیر مجسّم ہوتے اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسّم ہو تو اسکا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسّم ہونا چاہئے۔

جواب۔ یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور جگت کا اُپادان کارن (علت مادی) نہیں بلکہ نمت کارن (علت فاعلی) ہے اور جو یہ عالم اس کے پرکرتی اور پرمانو اُپادان کارن ہیں۔ جو غیر مجسّم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیا معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں۔

نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷- سوال- کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول نہیں بنا سکتا؟

جواب- نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنی جسکا وجود نہیں اسکا ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی گپ ہانکے کہ میں نے عقیمہ کے لڑکے اور لڑکی کو دیکھی اور وہ انسان کے سینگ کی کمان اور آکاش کے پھول کی مالا پہنے ہوئے تھے سراب کے پانی میں غسل کرتے اور گندھرب[2] شہر میں رہتے تھے وہاں بادل کے بغیر بارش اور

---

[1] مادہ کا نہایت آخری جزو پرمانو کہلاتا ہے ۶۰ پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے دو انو کا ایک دویک ہوتا ہے تین دونیک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے پرکرتی مادہ کی حالت اوّلین کا نام ہے۔ (منجانب مترجم)

[2] شاعرانہ مبالغہ میں ایک فرضی شہر کا نام جو آکاش پر ہے بظاہر اشکال ابر کے کسی ہیئت خاص سے یہ خیال ہو

मम मातापितरौ नास्तो: ह्मेवमेव जातः । मम मुखे जिह्वा नास्ति वदामि ॥

یعنی میرے ماں باپ تھے میں ویسے ہی پیدا ہو گیا ہوں میرے منہ میں زبان نہیں لیکن میں بولتا ہوں یا سوراخ میں سانپ نہ تھا لیکن نکل آیا میں کہیں نہ تھا یہ کبھی نہ ہے لیکن ہم سب لوگ آئے ہیں یعنی ناممکن بات ہے

علت کی علت نہیں ہوتی

۱۸ سوال - اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیا ہے؟

جواب - جو علت اولیٰ ہیں وہ کسی کے معلول نہیں ہوتے اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے وہ دوسری علت کہلاتی ہے جیسے مٹی گھر وغیرہ کی علت اور جس غیر کا معلول ہوتا ہے لیکن جو علت اولیٰ پرکرتی ہے وہ ازلی ہے۔

مول کا مول یعنی علت نہیں ہوتی (سانکھ ۱ - ۶۷)

اس لئے جس کی علت نہ ہو وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے کیونکہ کسی معلول کی ابتدا کے وقت اس سے پہلے علتیں ضرور ہوتی ہیں جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جلاہا - روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہونے پر ہی تو کپڑا بنایا جاتا ہے - اسطرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی - کال (زمانہ) اور آکاش اور جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں ان کے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے - اگر انمیں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا بھی پیدا نہ ہو۔

अथ नास्तिका आहुः-शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्य द० अ० १ । सू० ४४ ॥

अभावाद्भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥

अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥

सर्वमनित्यमुत्पत्तिविनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥

सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥

सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥

सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥

شونیہ وادیوں کا کھنڈن

۱۹ سوال - بعض ناستک لوگ ایسا کہتے ہیں کہ شونیہ (خلا یا نیستی)

ہی ایک شے ہے۔ پیدائش سے پہلے شونیہ تھا آخیر میں شونیہ ہوگا۔ کیونکہ جو ہستی یعنی موجود
ہے اس کی نیستی ہو کر شونیہ ہو جائیگا۔

جواب۔ شونیہ۔ آکاش۔ غیر محسوس شے خلا اور نکتہ کو ہی کہتے ہیں۔ پس شونیہ بھی
شے ہے اس شونیہ میں سب اشیاء غیر محسوس رہتی ہیں جیسے ایک نقطہ سے خط۔ خطوں سے
گول شکل بنتی ہے۔ اسی طرح (شونیہ یعنی پرمانوؤں سے) کرۂ زمین۔ پہاڑ وغیرہ ایشور
کی صنعت اور حکمت کے ذریعے بنتے ہیں اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا۔

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید

۲۰ سوال۔ دوسرا ناستک (کہتا ہے) کہ نیستی سے ہستی کی پیدائش
جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر انکر پیدا نہیں ہوتا۔ اور بیج کو توڑ کر دیکھیں
تو انکر کا عدم ہے۔ جب اول انکر نظر نہیں آتا تھا تو نیستی سے ہستی ہوئی۔

جواب۔ جو بیج کی صورت بدلتا ہے وہ اول ہی بیج میں تھا جو نہ ہوتا تو اس کی صورت
کون اختیار کرتا۔ وہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔

کرم پھل میں پابندی ایشور نہ ماننے والے

۲۱ سوال۔ تیسرا ناستک کہتا ہے کہ کرموں کا پھل انسان کے
فعل کرنے سے حاصل نہیں ہوتا کتنے ہی افعال کے الٹے پھل دیکھنے میں آتے
ہیں اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ کرموں کا پھل ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے جس کرم کا
پھل پرمیشور دینا چاہے دیتا جسکا پھل دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا اس لئے کرموں کا پھل پرمیشور کے اختیار میں ہے

جواب۔ جو کرموں کا پھل (بلا لحاظ کرموں کے) پرمیشور دیتا ہو تو بغیر کرم کئے پرمیشور پھل کیوں
نہیں دیتا۔ پس جیسے کرم انسان کرتا ہے ویسا ہی نتیجہ پرمیشور دیتا ہے اسلئے پرمیشور
یعنی اپنی مرضی سے انسان کو کرموں کا پھل نہیں دے سکتا بلکہ جیسا فعل جیو (روح) کرتا ہے
ویسا ہی پھل پرمیشور دیتا ہے۔

بغیر علت کے معلول ماننے والے

۲۲ سوال۔ چوتھا ناستک کہتا ہے کہ بدون علت کے اشیاء
کی پیدائش ہوتی ہے جیسے ببول وغیرہ درختوں کے کانٹے تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدائش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیاء بدون علت کے ہوتے ہیں

جواب۔ جس سے شے پیدا ہوتی ہے وہی اس کی علت ہے کانٹے دار درخت بغیر کانٹوں کے
پیدا کیوں نہیں ہوتے؟

تمام اشیاء کو حادث ماننے والے

۲۳ سوال۔ پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء پیدا ہوتی

ہونیوالی ہیں اس لیئے سب انت (حادث) ہیں۔

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।
ब्रह्म सत्यं जगन्मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے۔ نوین ویدانتی (ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے درجہ میں ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ کروڑوں کتابوں کا سدھانت یہ ہے کہ پرمیشور برحق۔ دنیا جھوٹی یا فانی اور روح خدا سے علیحدہ نہیں ہے۔

جواب۔ اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے۔ تو سب حادث نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ سب کی ازلیت بھی حادث ہے جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ ہی فنا ہوجاتی ہے۔

جواب۔ جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے اسکا زمانہ حال میں اعدام (کہنا) اور نیز نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ جو نئے ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اسکا معلول استیہ (فانی مطلق یا معدوم) مطلق کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خواب رسّی کا سانپ وغیرہ (ہی کہیں) تو بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کلپنا (وہم) عرض (صفت) ہے جوہر (موصوف) اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا جب وہم کا کرنیوالا ازلی ہے تو اسکا وہم بھی ازلی ہونا چاہیئے نہیں تو اس کو بھی حادث مانو جیسے بے دیکھی سنی کا خواب کبھی نہیں آتا بلکہ جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں جو چیزیں موجود ہیں اُن کے ساکھشات[1] تعلق سے پرتیکھش[2] وغیرہ علم ہونے پر انکا نقش (یعنی اثر خیال کی صورت میں علم) ذہن میں قائم ہوتا ہے خواب میں انہی کو (بالمشافہ) جیو دیکھتا ہے۔ جیسے گہری نیند میں خارجی چیزوں کے محسوس ہونے کی صورت میں بھی وہ خارجی چیزیں موجود رہتی ہیں ویسے ہی پرلے میں بھی جوہر علت قائم رہتی ہے۔ اگر اثر و خیال کے بغیر خواب نظر آوے تو جنم کے اندھے کو بھی خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں اس لیئے اس (حالت خواب) میں ان کا محض موجود ہے اور باہر وہ سب اشیاء موجود ہیں۔ سوال۔ جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب میں اور (بیداری و خواب) دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہو جاتی ہیں ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیاء کو بھی مثل خواب ماننا چاہیئے۔

[1] منجانب مترجم لے واقعی بلا شک وشبہ۔ [2] علم الیقین وغیرہ

جواب - ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیاء کی لاعلمی ہوتی ہے۔ نیستی نہیں جیسے کسی کی پیٹھ کے پیچھے بہت سی اشیاء غائب رہتی ہیں ان کی نیستی نہیں ہوتی ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے لہذا جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ پرمیشور اور جیو اور مادی علت ابدی و ازلی ہیں وہی درست ہے۔

معلول کو ازلی ماننے والے

۲۴ - چھٹا ناستک کہتا ہے کہ پانچ بھوتوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے۔

جواب - یہ بات درست نہیں کیونکہ جن اشیاء کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر وے سب ازلی ہیں تو کیا باعث ہے کہ یہ سب کثیف عالم اور جسم برتن کپڑا وغیرہ کو پیدا اور فنا ہوتے دیکھتے ہیں اس لئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے۔

موجودات میں تعلق باہمی نہ ماننے والے

۲۵ - ساتواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء جدا جدا ہیں کوئی شے ایک نہیں ہے جس جس شے کو ہم دیکھتے ہیں اس میں دوسری کسی شے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

جواب - حصول ہیں کُل زمانہ (تینوں) میں کہ وہ موجود ہوں (آکاش، پرمیشور اور ذات (جنس)) جدا جدا اشیاء کے مجموعوں میں ایک ہی ہیں ان سے کوئی شے علیحدہ نہیں ہو سکتی اس لئے اشیاء علیحدہ علیحدہ نہیں صرف اپنی ذات سے جدا جدا ہیں اور فرداً فرداً موجودات میں فرد بھی آپ

ابھاؤ روپ ماننے والے

۲۶ - آٹھواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء میں اتریترابھاؤ کے ثابت ہونے سے سب ابھاؤ روپ (معدوم) ہیں۔ جیسے:-
گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں اس لئے سب کو ابھاؤ روپ (معدوم) ماننا چاہیے[1]۔

جواب - سب اشیاء میں اتریترابھاؤ عائد ہو سکتا ہے۔ لیکن گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نیستی کبھی نہیں ہو سکتی اگر اشیاء کی ہستی نہ ہو تو پھر اتریترابھاؤ کس میں کہا جاوے۔

فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والے

۲۷ - نواں ناستک کہتا ہے کہ فطرت سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے پانی اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں اور بیج مٹی پانی کے ملاپ سے گھاس درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بن جاتے ہیں جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے

(۱) امتحاب مترجم) ایک دوسرے کے نہ ہونے کو اتریترابھاؤ کہتے ہیں۔

سمندر جھاگ اور ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق ملانے سے رُولی بنجاتی ہے اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہوا ہے اسکا بنانیوالا کوئی بھی نہیں۔

جواب۔ اگر دنیا فطرت سے پیدا ہوتی تو فنا کبھی نہ ہوتی اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو۔ تو پیدائش نہ ہوگی۔ اگر دونوں خاصیتیں اشیاء کے اندر ایک جا مانوگے تو پیدائش اور فنا کی کارروائی نہ ہوسکے گی اور اگر علت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانوگے تو فاعل کو پیدائش اور فنا ہونیوالے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑےگا اگر فطرت ہی فنا اور پیدائش ہوتی تو پیدائش اور فنا کا ایک ہی ذات ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس کرۂ زمین کے نزدیک دوسری زمین چاند سورج وغیرہ کیوں پیدا نہیں ہوتے اور جس جس شے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گلاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج اناج وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر انکے نہیں جیسے ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور اس پر بھی ٹھیک اندازے ملانے پر رولی بنتی ہے۔ کم و بیش یا بے قاعدہ کرنے سے رولی نہیں بنتی۔ ویسے ہی جبتک پرمیشور پرکرتی کے ذرات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا ہے جان اشیاء خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنیکے لئے کوئی خاص شے نہیں بن سکتیں لہٰذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے۔

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والے ۲۸۔ اس دنیا کا فاعل نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا بلکہ ازلی زمانہ سے جیسی کی تیسی قائم ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی۔

جواب۔ بغیر فاعل کے کوئی بھی شغل (حرکت) اور فعل ترکیبی (حرکت ترکیبی) سے پیدا ہونے والی شے نہیں بن سکتی جو زمین وغیرہ اشیاء ترکیب خاص سے ملکر بنی ہوئی نظر آتی ہیں وے ازلی کبھی نہیں ہو سکتیں جو شے ترکیب سے بنتی ہے وہ ترکیب سے پیشتر نہیں ہوتی اور تفریق و تقسیم کے آخیر میں نہیں رہتی۔ اگر تم اسکو نہ مانو تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو کہ ان میں ذرات جدا جدا ہیں یا نہیں اگر ملتے ہیں تو وے زمانہ پاکر الگ الگ بھی ضرور ہوتے ہیں۔

یوگی کو ایشور ماننے والوں کی تردید ۲۹۔ ازلی پرمیشور کوئی نہیں بلکہ جو صرف یوگ ابھیاس سے اینما وغیرہ جلال کو حاصل کرکے سروگیہ (علیم کل) وغیرہ صفات سے موصوف گیانی ہوتا

لے یہاں یوگ ابھیاس سے ناستک کی مراد نفس کشی و ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے۔ ٭ دیکھو دوسرا صفحہ

ہے اسی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں۔

جواب - اگر ازلی پرمیشور دنیا کو پیدا کرنیوالا نہ ہو۔ تو سادھنوں (وسائل یا تدبیروں) اور سدھ (صاحب کمال و قدرت) ہونیوالے جیووں کا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دنیا جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ ان کے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کر سکتا۔ اگر سادھن (اندریوں کے گو لگ) سے تدبیر نہ ہوتی تو سدھ (کامل) کہاں سے ہو جاتا۔ جیو سادھن کرکے کیسا ہی سدھ (کامل) ہو جائے تاہم جو پرمیشور کی قائم بالذات ازلی سدھی (کمال) ہے اور جس میں بیشمار سدھیاں (قدرتیں) موجود ہیں اس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے۔ غیر محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہو سکتا دیکھو کوئی بھی آج تک پرمیشور کے بنائے ہوئے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جیسے ازلی سدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا قانون باندھا ہے اُسکو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ پس جیو پرمیشور کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہر کلپ میں دنیا کا یکساں رہنا

۲۰ - کلپ (کلپانتر) میں پرمیشور مختلف ڈھنگ کی دنیا بناتا ہے یا ایک سی؟

جواب - جیسی کہ اب ہے ویسی ہی پہلے تھی اور آگے بھی ویسے ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں ہوتا۔

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० । मं० ३ ॥

*یوگ کی آٹھ سدھیوں میں سے اینما ایک سدھی ہے جسمیں یوگی کا آتما لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہوکر اس چیز کو ملنے والا ہوتا ہے دیکھو ایڈیشن منجری صفحہ ۱۴ مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر

لے کلپ ۱۴ منونتر کے زمانہ کو کہتے ہیں ایک منونتر میں ۷۱ چترگیاں ہوتی ہیں چترگی سے چار یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے (۱) ست یگ ۱۷۲۸۰۰۰ برس - (۲) تریتا یگ ۱۲۹۶۰۰۰ برس (۳) دواپر یگ ۸۶۴۰۰۰ برس (۴) کل یگ ۴۳۲۰۰۰ برس میزان ۴۳۲۰۰۰۰ برس - چودہ منونتروں کے علاوہ پندرہ سندھیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک ست یگ کے برابر ہوتی ہے گویا ایک کلپ میں کل ایک ہزار چترگیاں ہوتی ہیں یعنی ۱۴ منونتروں کی (۷۱×۱۴) ۹۹۴ چترگیاں اور ۱۵ سندھیوں ۶ چترگیاں ملکر کل ایک ہزار چترگیاں پوری ہو جاتی ہیں اس حساب سے ایک کلپ میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں۔ ایک ہزار چترگی کے زمانہ تک دنیا حالت محسوس میں قائم رہتی ہے اور پھر اسیقدر زمانہ تک حالت غیر محسوس میں حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے

(دھاتا) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج۔ چاند۔ بجلی۔ پرتھوی انترکش وغیرہ کو بنایا تھا۔ اسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بناویگا پرمیشور کے کام بے خطا ہونیکی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہوا کرتے ہیں جو محدود علم والا ہو اور جسکا علم بڑھتا گھٹتا ہے۔ اسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے۔ پرمیشور کے کام میں نہیں (رگ۔ ۱۰۔۱۹۰۔۳)

پیدائش عالم کے بارہ میں شاستروں کا اتفاق	۳۴۱۔ پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف؟

جواب۔ اتفاق ہے۔ سوال۔ اگر اتفاق ہے۔ تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव०

اُس پرمیشور اور پرکرتی سے اکاش۔ خلا یعنی جو جوہر شکل علت سب جگہ پھیل رہا تھا اسکو اکٹھا کرنے سے آکاش (خلا) پیدا سا (اسکا بیوہار شروع) ہوتا ہے درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھیر سکیں؟ آکاش کے بعد وایو۔ وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل جل کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج۔ اناج سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان یعنی جسم پیدا ہوتا ہے یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب ہے اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ ایترے میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش بتائی ہے تیترا اپنشد برہمانند ولی انواک ۱۔

ویدوں میں کہیں پرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھا (پرمیشور) وغیرہ سے میماںسا میں کرم (فعل) ویشیشک میں کال (زمان) نیائے میں پرمانو (ذرات) یوگ میں پرشارتھ (جیو کے لئے) سانکھیہ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دنیا کی پیدائش مانی گئی اب کسکو سچا اور کسکو جھوٹا مانیں؟

جواب۔ اس میں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں جھوٹا وہ ہے جو الٹا سمجھتا ہے کیونکہ پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے۔ جب مہاپرلے ہوتی ہے تب اس کے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کی پرلے نہیں ہوتی اور اگنی وغیرہ کی ہوتی ہے تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب (ودیت) اگنی (حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا۔ تب پانی کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے یعنی جن جس پرلے میں جہاں

جہاں تک پرلے ہوتی ہے۔ وہاں وہاں سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پُرش اور ہرنیہ گربھا وغیرہ
کے معنی پہلے باب میں لکھ آئے ہیں وے سب پرمیشور کے نام ہیں۔ لیکن اختلاف اسکو کہتے
ہیں کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا
اس طرح ثابت ہے۔

میمانسا میں (کہا ہے کہ) | ۴۳ "ایسا کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا جس کے بنانے میں
چیشٹا (حرکت فعلی) نہ کی جاوے"

ویشیشک میں کہا ہے کہ | ۴۴- وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا۔

نیائے میں (کہا ہے کہ) | ۴۵ اپادان کارن (علت مادی) نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بن سکتا"

یوگ میں کہا ہے کہ | ۴۶- ودیا (علم) گیان (معرفت) اور وچار (غور) نہ کیا جائے تو کچھ نہیں بن سکتا۔

سانکھیہ میں (کہا ہے کہ) | ۴۷- تتوں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا"

ویدانت میں کہا ہے کہ | ۴۸- بنانیوالا نہ بناوے تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے"

اس لئے دنیا چھ علتوں سے بنتی ہے ان چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک
شاستر میں کی ہے۔ اس لئے ان میں کچھ بھی اختلاف نہیں جیسے چھ آدمی ملکر ایک چھپر اٹھا دیں
اور اُسے دیواروں پر رکھیں ویسے ہی اس معلول دنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے ملکر پوری
کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دھندلا نظر آتا۔ ہو کسی نے ہاتھی کا
ایک ایک حصہ بتلا دیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو پوچھا کہ ہاتھی کیسا ہے ان میں سے ایک نے کہا ستون
دوسرے نے کہا چھاج تیسرے نے کہا موسل چوتھے نے کہا جھاڑو پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے
کہا کالا کالا۔ چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کی انارش[1] نئی کتابوں
کے پڑھنے اور پراکرت[2] بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھکر
نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی

(منجانب مترجم) لے اگر پانچوں بھوتوں (عناصر) کی پرلے ہوجاتی ہے تو ازسرنو دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اور اس میں ترتیب
اکاش سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی پہلے اکاش ہوتا ہے پھر ہوا۔ پھر آگ پھر پانی پھر زمین علی ہذا اگر پوری پرلے (مہاپرلے) نہ
ہوئی ہو اور صرف جزوی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے تو ہوا سے ہی پیدائش شروع ہوگی اور اگر آگ تک پرلے ہوئی
ہے تو دوبارہ پیدائش عالم میں آگ ہی سے ترتیب شروع ہوگی۔ اسیطرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی
سے یہی ترتیب شروع ہوگی علی ہذا القیاس۔ واضح ہو کہ اکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ اتصال ہے

[1] جو کتابیں رشی منی کی بنائی نہ ہوں۔ انہیں انارش کہتے ہیں [2] پراکرت بھاشا ایک خاص زبان بھی ہے (دیکھو

مذمت میں مصروف ہوکر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے ان کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں تو تکلیف کیوں نہ اٹھائیں؟ ویسے ہی آجکل کے کم علم۔ خودغرض نفس پرست آدمیوں کی کارروائی دنیا کی تباہی کرنیوالی ہے

علت کی علت | ۸ ۳۴۔ جب علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیوں نہیں؟

جواب۔ ارے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دنیا میں دو ہی اشیاء ہوتی ہیں۔ ایک علت دوسری معلول۔ جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جو معلول ہے۔ وہ علت نہیں۔ جبتک انسان سرشٹی (کائنات) کو بخوبی نہیں سمجھتا تبتک اسکو کامل علم حاصل نہیں ہوتا

नित्यायाः सत्वरजस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्त्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः संयोगारम्भः संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकारप्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ॥

ابدی۔ ازلی ستو[1] رج ہ اور تم گنوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت لطیف فرد یعنی تتوا دیو (اجزاء عناصر) موجود ہیں۔ ان کی ابتدائی ترکیب سے شروع ہوکر خاص۔ خاص ترکیبوں سے مختلف حالتیں بدلتے ہوئے لطیف سے کثیف بنتے بناتے عجیب غریب چیزیں بن گئی ہیں۔ پس ترکیب پانے سے اسکو "سرشٹی" (دنیا) کہتے ہیں۔ گویا جو پہلے سنجوگ (ترکیب) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے۔ اور جس میں سنجوگ (ترکیب) شروع اور ویوگ (تقسیم و تفریق) ختم ہوتا ہے یعنی جسکے حصے اور زیادہ نہیں ہو سکتے اسکو علت اور جو ترکیب کے بعد بنتا ہے اور تفریق و تقسیم کے بعد ویسا نہیں رہتا اسے معلول کہتے ہیں جو شخص اس علت کی علت معادل کا معلول۔ فاعل کا فاعل۔ سادھن (تدبیر) کا سادھن[2] اور سادھیہ[3] کا سادھیہ کہتا ہے۔ وہ باوجود دیکھ سکنے کے اندھا۔ سن سکنے کے بہرہ اور جان سکنے کے بالکل بے علم ہے۔

بقیہ حاشیہ۔ مگر یہاں سوامی جی کی مراد اُس زبان سے ہے جسکو عموماً ہندی بھاشا کے نام سے پکارتے ہیں

[1] ستو رج اور تم کی تعریف کے لئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں درج کی گئی ہے۔

[2] تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں اور جس کے لئے سادھن کیا جاوے اسے سادھیہ کہتے ہیں۔

[3] ہیئت تتو سے بدمی یعنی مادہ کی حالت مراد ہے جبکہ اس میں علم و حرکت کے قبول کرنے کی قابلیت ہوتی ہے

کیا آنکھ کی آنکھ چراغ کا چراغ اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے پیدا ہوتا ہے وہ علت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علت کو معلول صورت بنانیوالا ہے وہ فاعل کہلاتا ہے

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।

उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥

(بھگوت گیتا ۲-۱۶)

کبھی نیستی کی ہستی نہیں ہوتی ان دونوں کی تحقیق تتودرشی (علم عناصر کے جاننے والے یا سائنس دان یا باریک بین) لوگوں نے کی ہے دیگر ضدی نہ سمجھنے والے صاف دل نہ رکھنے والے اور بے علم لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں کیونکہ جو انسان عالم ہو کر اور نیک صحبت میں رہکر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ! جو سب علوم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور جاننے کے لئے کوشش کرتے ہیں خود جانکر دوسروں کو بلا مکر و فریب اس علم کو بخشتے ہیں اس لئے جو کوئی علت کے بغیر دنیا کی پیدائش مانتا ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا۔

پیدائش عالم کی ترتیب

۴۹۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے تب پرمیشور ان نہایت لطیف وجودوں کو اکٹھا کرتا ہے اس (پیدائش) کی پہلی (تبدیل شدہ) حالت میں جو نہایت لطیف (علت) پرکرتی سے کچھ کثیف ہوتی ہے اسکا نام مہہ تتو[1] اور جو اس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اسکا نام اہنکار[2] اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکھشم بھوت[3] کان کھال آنکھ زبان ناک یہ پانچ گیان اندریاں (قوائے احساس باطنی) زبان ہاتھ پاؤں عضو تناسل اور مقعد یہ پانچ کرم[4] اندریاں اور گیارہواں من ہے (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے اور ان پنچ تن ماترا[5] سے کئی کثیف حالتوں میں گذرتے ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جن کو ہم لوگ پرتکھش (ظاہر) دیکھتے ہیں پیدا ہوتے ہیں

[1] مہہ تتو سے مراد ہے۔ [illegible]

[2] اہنکار سے انانیت یعنی لطیف مادہ کی وہ حالت جبکہ ذرات میں جداگانہ قسم کی کشش غریزی ہوتی ہے

[3] پانچ سوکھشم سے عناصر لطیف مراد ہیں

[4] کرم اندریوں سے وہ لطیف حواس مراد ہیں جن سے افعال ظاہری عضو ہلتے ہیں۔ ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کے مطابق اجسام لطیف بنتے ہیں جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں یہ بعد موت بھی ارواح کے ساتھ رہتے ہیں

[5] پنچ تن ماترا سے سوکھشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں

ان سے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور ان سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے

آدمی اور میتھنی سرشٹی

۸۳۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب پرمیشور تر اور مادہ کے جسم بنا کر ان میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے تب اس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے۔

جسم انسان کی عجیب و غریب بناوٹ

۸۴۔ دیکھو کس علم و حکمت سے جسم کی بناوٹ ہے کہ جس کو عالم بھی دیکھکر دنگ رہجاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑ ناڑیوں کا بندھ گوشت کی لیپائی کھال کا ڈھکنا۔ تلی۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمدورفت) جیو کا تعلق۔ سر کو بصورت میگزین (بصورت جڑ) بنانا۔ بال ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان (رگوں) کا مثل تار گوندھنا اندریوں کے جدا جدا راستوں کا جاری ہونا جیو کی جاگرت (بیداری)، سوپن (خواب)، سوشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کے لئے خاص مقامات کی بناوٹ سب دھاتوؤں کی تقسیم۔ مختلف کلوں کا خاتمہ کرنا وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوا کون کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف کاری گری کی بناوٹ۔ بیشمار سبز۔ سفید پیلے کالے۔ نقش دار پتے پھول پھل۔ مول (جڑوں) کی بناوٹ۔ میٹھے کھارے کڑوے کسیلے۔ چرپرے۔ میٹھے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے۔ خوشبودار پتے پھول پھل اناج کند مول وغیرہ کی صنعت بیشمار۔ کروڑوں زمینیں سورج چاند وغیرہ لوک (کرّوں) کی بناوٹ۔ انکو قائم رکھنا اور باقاعدہ گردش وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے تو اسے دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے ایک جیسے وہ شے ہے اور دوسرا اس کی صنعت دیکھ کر بنانیوالے کا علم جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا۔ دیکھا تو ظاہر ہوا کہ یہ سونے کا ہے اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے اسی طرح دنیا

لہ ان سہ وچیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کے مطابق اجسام لطیف بنتے ہیں جیسے ارواح کثیف جسم بھی کام کرتی ہیں بعد موت بھی ارواح کے ساتھ رہتے ہیں ؎۲ پنچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں۔ ؎۳ نر و مادہ کے ذریعہ پیدا ہونیوالی مخلوقات کو میتھنی سرشٹی کہتے ہیں ؎۴ جسم میں سات دھاتو ئیں ہوتی ہیں رس ؎۵ (کیلوس)، رکت ؎۶ (خون)، ماس ؎۷ (گوشت) میدا (چربی)۔ استھی (ہڈی)۔ مجا (مغز استخوان)۔ شکر (منی) (بعض اوقات کیش (بال)، تو چا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتوئیں شمار کرتے ہیں (اتالبادی) لف بلغم پت صفرا کو بھی دھاتو کہتے ہیں

میں یہ طرح طرح کی عجیب وغریب بناوٹ بنانیوالے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے۔

زمین کی پیدائش پہلے اور انسان کی بعد میں ہوئی

۴۲ سوال - انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی؟

جواب - زمین وغیرہ کی کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتی ؎

سوال - آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا؟

جواب - کئی - کیونکہ جن جیووں کے کرم ایشوری سرشٹی میں پیدا ہونے کے تھے ان کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی "मनुष्या ऋषयश्च ये । ततो मनुष्या अजायन्त" یہ یجروید اور اس کے برہمن) میں لکھا ہے اس شہادت سے یہی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے کہ انسان کسی ماں باپ کی اولاد ہیں۔

سوال - ابتدائے دنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی - یا تینوں میں؟

جواب - جوانی کی عمر میں کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا تو اُن کی پرورش کے لئے دوسرے انسان درکار ہوتے - اگر بوڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی

سلسلۂ پیدائش کی ہمیشگی

۴۳ سوال - کبھی دنیا کا آغاز ہوا ہے یا نہیں؟

جواب - نہیں جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسیطرح پیدائش سے پہلے پرلے اور پرلے سے پہلے پیدائش نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے ہی چلا آتا ہے اسکا شروع یا انتہا نہیں - البتہ جیسے دن اور رات کا شروع اور خاتمہ دیکھنے میں آتا ہے اسیطرح پیدائش اور پرلے کا شروع اور خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ جیسے پرمیشور جیو اور دنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں ویسے ہی دنیا کی پیدائش قیام اور پرلے (فنا) پرواہ یعنی سلسلہ کے لحاظ سے ازلی ہیں جیسے کبھی دریا کا بہاؤ نظر آتا ہے کبھی سوکھ جاتا ہے - کبھی نظر نہیں آتا پھر برسات میں نظر آتا ہے اور موسم

نوٹ ۱- ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے بغیر پیدا ہوتی ہے ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے (مہرجم)

نوٹ ۲- ویدوں میں मनुष्या کے بجائے साध्या ہے - مگر معنی ایک ہی ہیں۔

گر ما یں غائب ہو جاتا ہے اسی قسم کی باتوں کو سلسلہ کی صورت میں جاننا چاہئے جیسے پرمیشور
کی صفتیں فعل اور عادتیں ازلی ہیں ویسے ہی اس کے دنیا کی پیدائش قیام اور پرلے کرنا
بھی ازلی ہیں جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف افعال عادات کا شروع اور خاتمہ نہیں
اسیطرح اس کے کاموں کا بھی شروع اور خاتمہ نہیں۔

جیو کے مختلف قالب کیوں ہیں | ۴۴ سوال۔ پرمیشور نے بعض جیوؤں کو انسان
کا جسم اور بعض جیوؤں کو شیر وغیرہ بے رحم جانوروں کا جسم اور بعض کو ہرن گائے وغیرہ
حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے
ہیں اسواسطے پرمیشور طرفدار ٹھیرتا ہے
جواب طرفداری نہیں آتی کیونکہ وہ اُن جیوؤں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کے
مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اگر کرموں کے بغیر جنم دیتا تب البتہ طرفداری عائد ہوتی

ابتدائی پیدائش | ۴۵ سوال انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی
جواب تری وشٹپ جس کو تبت کہتے ہیں۔
سوال شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت۔
جواب انسان کی ایک ذات تھی بعدازاں

विजानी ह्यार्यान्ये च दस्यवः یہ رگوید کا قول ہے۔

شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو۔ اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہوجانے سے آریہ
اور دسیو دو نام ہوگئے۔ उतशूद्रे उतार्ये (قول اتھروید ۱۹-۶۲)
آریوں میں مذکورہ بالا طور سے برہمن کھشتری ویش اور شودر چار قسم ہوئیں
دوج عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا۔

آریہ ورت میں آریہ لوگ | ۴۶ سوال۔ پھر وے یہاں کیسے آئے۔
جواب۔ آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسُر) کے درمیان
لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں
اس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان یہاں آ بسے اسیوجہ سے اس ملک کا نام
آریہ ورت ہوا

آریہ ورت کا حدود اربعہ | ۴۷ سوال آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात्।
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्तं विदुर्बुधाः॥
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्तं प्रचक्षते॥ मनु० २। २२। १७॥

شمال میں ہمالہ۔ جنوب میں بندھیاچل مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی یعنی دریائے اٹک۔ مشرق میں درشددتی جو نیپال کے مشرقی حصّہ کے پہاڑ سے نکلکر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہوکر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جسکو برہم پتر کہتے ہیں یا درشدوتی جو شمال کے پہاڑوں سے نکلکر جنوب کے سمندر میں کھاڑی میں اٹک ملی ہے ہمالہ کے درمیانی خطے سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں ان سب کو آریہ ورت اسلئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بود وباش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے (منو ۲-۲۲، ۱۷)

آریہ ورت کی قدامت

۴۸ سوال۔ پہلے اس ملک کا نام کیا تھا اور اس میں کون بستے تھے

جواب۔ اس سے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستا تھا۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے (اول ہی اول) اس ملک میں آکر بسے تھے

آریہ ایران سے نہیں آئے

۴۹۔ سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا ان سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن کو اسر اور راکشس کہتے تھے اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتاتے تھے اور جب ان کی لڑائی ہوئی تو اسکا نام "دیواسر سنگرام" کتھا دیں ٹھیرایا۔

جواب۔ یہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ کیونکہ

वि जानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान्॥ (رگ ۱۔ ۵۱۔ ۸)
उत शूद्रे उतार्ये॥ अथर्व० कां० १९। व० ६२॥ (اتھرو ۱۹-۶۲)

یہ لکھ چکے ہیں کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم۔ راستباز آدمیوں کا اور ان کے خلاف لوگوں کا دسیو یعنی ڈاکو۔ بداعمال دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل نام ہے۔ تیز برہمن کھشتری

دیش دو جوں کا آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہوا۔

جب وید ایسا کہتا ہے تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیوآسر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اسروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا دیو یعنی آریوں کی حفاظت اور اسروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوئے تھے آریہ ورت کے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق جنوب۔ جنوب مغرب۔ مغرب شمال مغرب۔ شمال اور شمال مشرق کے ملک میں جو انسان رہتے ہیں انہی کا نام اسر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب جب (اسر) ہمالیہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر چڑھائی کرتے تھے۔ تب تب یہاں کے راجا مہاراجا لوگ انہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رام چندر جی کے ساتھ دکن میں جنگ ہوا ہے اسکا نام دیوآسر سنگرام نہیں ہے بلکہ اس کو رام۔ راون یا آریہ اور راکھشوں کا سنگرام کہتے ہیں کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ ایران سے آئے۔ اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ کر ان کو فتح کر کے نکال دیا ہو۔ اور اس ملک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابل تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः ॥ (منو ۱۰-۴۵)
म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ मनु० २।२३ (منو ۲-۲۳)

آریہ ورت ملک کے علاوہ جو ملک ہیں وے "دسیو دیش" اور "ملیچھ دیش" کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسر ہے اور جنوب مغربی۔ جنوبی اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے اب بھی دیکھ لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشوں کی بیان کی گئی ہے اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے اور ان کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اسی (خاندان) کی الوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی یعنی اکشواکو سے لیکر کورو پانڈو تک تمام کرہ زمین پر آریوں کا

راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی رہا۔ اس
میں یہ ثبوت ہے کہ برہما کا بیٹا وراٹ۔ وراٹ کا منو اور منو کا مریچی وغیرہ دس اور انکے
سوایمبھو وغیرہ سات راجا اور انکی اولاد اکشواکو وغیرہ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا
ہوئے انہوں نے ہی یہ آریہ ورت بسایا ہے۔

اب بدبخت آریوں کی سستی غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں پر راج
کرنیکا تو ذکر ہی کیا ہے خود آریہ ورت میں بھی اسوقت آریوں کا کامل آزاد خود مختار
بے خوف راج نہیں ہے جو کچھ ہے اسکو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں کچھ تھوڑے
سے راجا خود مختار ہیں۔ جب برے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی قسم
کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب
سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے اور بیگانے کی پاسداری
سے آزاد ہونے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف اور رحم کو کام میں
لانیکے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے لیکن جدا جدا بولیوں میں علیحدہ علیحدہ تعلیم
تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے اور اس کے چھوٹے بغیر باہمی پوری ہمدردی
و امداد اور مطلب براری ہونی مشکل ہے۔ اسلئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تاریخ لکھی ہے

دنیا کی عمر

۵۰ سوال۔ دنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گذر چکا ہے۔

جواب۔ ایک ارب[۱] چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دنیا کی پیدائش اور
ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں اسکی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی بھومکا میں لکھی ہے[۲] وہاں
سے دیکھ لیجئے۔ الغرض دنیا کے بننے اور بنانے کی یہی کیفیت ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف جزو جو کاٹا نہیں جاتا اسکا نام پرمانو۔ ساٹھ پرمانوؤں کے
ہونیکا نام انو۔ دو انو کا ایک دو نیک جو کثیف ہوتا ہے۔ تین دو نیک کی آگ چار دو نیک
کا پانی۔ پانچ دو نیک کی (لطیف) مٹی۔ گویا تین دو نیک کا سرسرینو اور اسکے دوگنا وغیرہ ہونیسے مٹی وغیرہ
نظر آنیوالی اشیا رہتی ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار ترتیب سے کرہ زمین وغیرہ پرمیشور نے بنائے ہیں

کرہ زمین کا سہارا

۵۱ سوال۔ اسکا دھارن کون کرتا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ زمین شیش ناگ
یعنی ہزار پھن والے سانپ کے سر پر ٹھہری ہوئی ہے دوسرا کہتا ہے کہ بیل کے سینگ

[۱] ۹۶ کروڑ کی بجائے ۹۷ کروڑ چاہیے۔ [۲] رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے وید اتپتی ورشے کو دیکھو

ہے۔ تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں۔ چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے پر ہے پانچواں کہتا ہے کہ سورج
کی کشش سے کھنچی ہوئی ہے۔ اپنی جگہہ پر قائم ہے۔ چھٹا کہتا ہے کہ زمین بھاری ہونے کی
وجہ سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے۔ ان سب میں سے کس بات کو سچی مانیں؟

جواب۔ جو زمین کو شیش سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قائم بتلاتا ہے اس سے
پوچھنا چاہئے کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدائش کے وقت کس پر تھی۔ نیز سانپ اور
بیل وغیرہ کس پر ہیں؟ بیل والے مسلمان تو چپ ہی ہو جائیں گے لیکن سانپ والے کہیں
گے کہ سانپ کچھوے پر کچھوا پانی پر پانی آگ پر آگ ہوا پر اور ہوا آکاش پر ٹھیری ہوئی
ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ سب کس پر ہیں؟ تو جواب میں کہیں گے پرمیشور کے سہارے
جب ان سے کوئی پوچھے گا کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے کہیں گے کہ شیش کشیپ کدرو سے
اور بیل گئے کا۔ کشیپ مریچی کا۔ مریچی منو کا۔ منو ویراٹ کا اور ویراٹ برہما کا بچہ تھا
اور برہما ابتدائی سرشٹی کا تھا جب شیش کی پیدائش نہ ہوئی تھی اس کے پہلے پانچ
پشتیں ہو چکی تھیں تب کس نے دھارن کی تھی یعنی کشیپ کی پیدائش کے وقت زمین
کس پر تھی؟ تو "تیری چپ میری بھی چپ" اور لڑنے لگ جائیں گے اسکا سچا
مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے اسکو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے
"शेषाधारा पृथिवीत्युक्तम्" ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے
دوسرے نے اس کے مطلب کو نہ سمجھکر سانپ کا جھوٹا گمان کر لیا لیکن چونکہ پرمیشور
پیدائش اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے اس لئے اسکو "شیش" کہتے ہیں اور اسی
کے سہارے زمین ہے

सत्येनोत्तभिता भूमिः ॥

(ست) یعنی جو تین زمانوں کی قید سے آزاد ہے جسکا کبھی ناش نہیں ہوتا اس پرمیشور نے
زمین سورج اور سب لوگوں کو دھارن کیا ہے

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम्

یہ رگ وید کا قول ہے۔ اسی (اکھشا) لفظ کو دیکھکر کسی نے بیل کا خیال کیا
ہوگا کیونکہ اکھشا بیل کا نام ہے۔ لیکن اس جاہل کو یہ سمجھ نہ آئی کہ اتنے بڑے کرہ
زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آئے گی اس لئے بارش کے
ذریعے سے زمین کو سیراب کرنیکی وجہ اکھشا سورج کا نام ہے اس نے اپنی کشش سے زمین

پرانوں کی گپ کے بموجب دکش کی ۱۳ بیٹیوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا یہ تیرہ لڑکیاں کشیپ کے

کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنیوالا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی نہیں ہے

سب لوک لوکانتر پرمیشور کے سہارے

سوال ۵۲ اتنے اتنے بڑے کروں کو پرمیشور کیسے دھارن کر

جواب جیسے غیر محدود آکاش کے آگے بڑے بڑے بھوگول[1] اگر

کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں ایسے

لا محدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرمانو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے وہ باہر

ہر جگہ موجود ہے یعنی विभुः प्रजासु یہ یجروید کا قول ہے) وہ پرمیشور

پرجاؤں (مخلوق) میں وباپک موجود یا حاضر ہو کر سب کو دھارن کر رہا ہے۔ اگر وہ

مسلمان، عیسائیوں کے قول کے مطابق موجود کل نہ ہوتا تو اس تمام دنیا کا دھارن

نہ کر سکتا۔ کیونکہ پراپتی (حصول) کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی

کہ یہ سب لوک (کرّے) باہم کشش سے قائم ہونگے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی

ضرورت ہے تو ان کو یہ جواب دینا چاہئے کہ سب دنیا لا محدود ہے یا محدود؟ اگر لا محدود

کہیں تو جسم والی شے لا محدود کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر محدود کہیں تو ان کے پرے

کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے وہاں کس کی کشش سے قائم

جیسے سمشٹی مجموعہ کل۔ ویشٹی (فرد یا جزو) مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھ

دیا تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے ایک ایک درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں تو اس کو ویشٹی کہتے ہیں ایسے ہی

سب زمینوں کو ایک مجموعہ جان کر دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنیوالا

پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے اس لئے جو سب دنیا کو بناتا ہے وہی प्रपायती धामुतेमाम् (

یہ یجروید ۱۳۔۲ کا قول ہے جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کروں اور پیدا رشتوں (اشیاء) کو

سورج وغیرہ روشن لوکوں (کروں) اور اشیاء کو بناتا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں

ہو رہا ہے وہی تمام دنیا کو بنانے اور دھارن کرنیوالا ہے

زمین وغیرہ کی گردش

سوال ۵۳ پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن؟

جواب گھومتے ہیں۔

ساتھ بیان کی گئی ہیں ان میں سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے بحوالہ منہاب (مترجم)

[2] یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ شروع میں ماں باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا[1] یہاں کرہ ارض

بھوگول تمام کروجات کے قائم مقام کے طور پر استعمال ہوا ہے جیسا صفحہ ۲۶۲ کی نویں سطر میں آچکا ہے

سوال۔ کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی بعض کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا اس میں سچ کونسی بات کو مانا جائے

جواب۔ یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः। पितरं च प्रयन्त्स्वः॥ यजु० अ० ३। मं० ६।

یجو ۳۔۶

یعنی کرہ زمین پانی کے سمیت سورج کے چاروں طرف گھومتی جاتی ہے اس لئے زمین گردش کرتی رہتی ہے

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च।
हिरण्ययेन सविता रथेना देवो याति भुवनानि पश्यन्॥
यजु० अ० ३३। मं० ४३॥

جو ہوتا یعنی (سورج) بارش وغیرہ کا کرنیوالا حکمت روشنی کا منبع خوشنما سب جانداروں و بیجان میں امرت روپ بارش یا کرنوں کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیاء کو دکھاتا ہوا سب لوکوں (کروں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے لیکن کسی لوک (کرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنیوالا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرے) روشن ہونیوالے ہیں۔ یجو ۳۳۔۴۳۔ جیسے

दिवि सोमो अधि श्रितः॥

اتھرووید ۱۴۔۱۔۱

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کرہ) بھی سورج کی روشنی سے روشن ہوتے ہیں لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کروں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اتنے میں دن اور جتنا پیٹھ کیطرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اتنے میں رات یعنی نکلنے کا وقت چھپنے کا وقت شام دوپہر آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وہ سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں سورج نکلتا ہے اسوقت پاتال یعنی امریکہ میں چھپ جاتا ہے اور جب آریہ ورت میں چھپتا ہے تب پاتال کے ملک میں نکلتا ہے جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اسیوقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی وہ سب غلطی پر ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے سورج کا نام بردھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت

دیر لگتی اور رات کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے سورج کے گھومنے سے نہیں اور جو سورج کو ساکن بتاتے ہیں وہ بھی جیوتش (علم سیارات) کے جاننے والے نہیں کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برج) سے دوسری راشی یعنی برج کو پراپت نہ ہوتا اور بھاری ورزنی جسم گھومے بغیر آکاش میں مقررجگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبو دیپ میں بتلاتے ہیں وے تو گہری بھنگ کے نشے میں مست ہیں کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاتی اور اوپر کی جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتی نیچے والوں کو زیادہ مس کرتی اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی دو سورج چاند ہوتے تو رات اور کرشن پکش ہونیکا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا اس لیے اس زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان ایک سورج رہتا ہے۔

| سورج چاند وغیرہ میں آبادی | ۴۵۔ سوال۔ سورج چاند اور تارے کیا شے ہیں اور ان پر انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟ جواب:۔ یہ سب کرہ ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی بھی رہتی ہے۔

एतेषु हीद ᳪ सर्वं वसु हितमेते हीद ᳪ सर्वं वासयन्ते तद्यदिद ᳪ सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति ॥

شت تپھ ۱۴۔۶۔۷۔۴۔ زمین پانی آگ ہوا آکاش چاند تارہ اور سورج کو اس لیے وسو کہتے ہیں کہ انہیں میں تمام اشیاء اور مخلوقات بستی ہے اور یہی سب کا مسکن ہیں اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں اس لیے ان کا نام وسو ہے جب سورج چاند اور ستارے بھی زمین کی مانند ہیں پھر انہیں اسیطرح آبادی ہونے میں کیا شک ہے؟ اور جسطرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہوا ہے تو کیا باقی سب لوک (کرے) خالی ہونگے پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا کیا اتنے بیشمار لوکوں (کروں) میں انسان

(مترجم) نہ چونکہ راشی ستاروں کے ان مجموعوں کا نام ہے جو سورج کے گرد آکاش میں چاروں طرف موجود ہیں اس لیے سورج کی اپنی محوری گردش اور زمین کی سورج کے گرد گردش کی وجہ سے سورج کا گذر راشیوں میں معلوم ہوتا ہے ۲ے کرشن پکش مہینے کے پندرہ اندھیرے دنوں کو کہتے ہیں۔

وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام کبھی سپھل (با نتیجہ) ہوسکتا ہے؟ اس لیے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کروں میں اختلاف صورت

۵۵ سوال جیسے اس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کروں) میں ہونگے یا اس کے برعکس؟

جواب۔ کچھ کچھ صورت میں اختلاف ہونا ممکن ہے جسطرح اس کرۂ زمین پر چینی حبشی اور آریہ ورت اور یوروپ والوں کے اعضا رنگ روپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے اسی طرح دیگر کروں میں بھی فرق ہوتا ہے لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اس دنیا میں ہے اسیطرح کی خلقت دیگر لوکوں (کروں) میں بھی ہے جس جس جسم کے حصے آنکھ وغیرہ جو جو اعضا ہیں دیگر کروں میں بھی اسی نوع کے اعضا اسی طرح اور اسی مقام میں ہوتے ہیں کیونکہ:-

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ ऋ॰ १०। सू॰ १९०॥

دھاتا (پرمیشور) نے جس قسم کے سورج چاند، روشنی زمین آسمان اور ان کے اندر راحت کے سامان پہلے کلپ میں بنائے تھے ویسے ہی اس کلپ یعنی سرشٹی میں بھی بنائے ہیں۔ نیز سب لوک لوکانتر بھی بنائے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا۔

مختلف کروں میں وید یکساں

۵۶ سوال۔ جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے انہی کا ان لوکوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں؟ **جواب**۔ انہی کا ہے جسطرح ایک راجا کے انتظام سلطنت کے قانون سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اسیطرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کی وید و کت قانون ہر ایک سرشٹی (دنیا) روپی تمام راج میں یکساں ہیں۔

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع رہنا

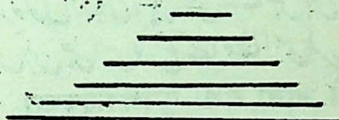
۵۷ سوال۔ جب یہ جیو اور پرکرتی کے تو ازلی اور پرمیشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں تو پرمیشور کا اختیار بھی ان پر نہ ہونا چاہیے کیونکہ سب آزاد ہیں۔ **جواب**۔ جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیا ہیں جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانیوالا اور جیوں کے کرموں کا پھل دینے والا سب کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کرنیوالا اور بیحد طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا جیو اور مادی اشیا اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں

(الترجم) سب کو قائم رکھنے والا۔

اس لیے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر کرموں کا پھل بھوگنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں۔ اسی طرح قادر مطلق (پرمیشور) دنیا کی پیدائش سنگھار (پرلے) پرورش کرنے والا اور تمام کائنات کا بنانیوالا ہے۔

اس سے آگے ودیا۔ اودیا۔ بندھ اور موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا۔

یہ شریمد سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی ستیارتھ پرکاش کا شستہ زبان سے آراستہ اٹھواں باب ختم ہوا۔



نواں باب

وِدّیا۔ آوِدّیا۔ بندھ اور موکش

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभय ँ सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ यजु ॥ अ० ४० । मं० १४ ॥

ودیا اور اودیا کی ماہیت ۱۔ جو انسان ودّیا اور اودّیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے۔ وہ اودّیا (غیر یا ما سوائے علم) یعنی کرم اور اُپاسنا کے ذریعے موت کو تیر جاتا ہے۔ اور ودّیا یعنی حقیقی علم کے ذریعے موکھش کو حاصل کرتا ہے۔

اودّیا کی تعریف ۲ अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या पातं० द० साधनपादे सू० ५ ॥

یوگ سادھن پاد سوتر ۵۔

انت (غیر دائمی) اشوچی (ناپاک) دکھ۔ اناتما (غیر ذی نفس) کو نت (دائمی) شوچی (پاک) سکھ۔ آتما (ذی نفس) سمجھنا۔ (اودّیا ہے)۔ ﴿ترجمہ﴾

تشریح۔ یہ یوگ سوتر کا قول ہے دنیا کو فانی اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو دنیا بصورت معلول دیکھی سنی جاتی ہے ہمیشہ رہے گی ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ ایسی الٹی عقل کا ہونا اودیا کا پہلا جزو ہے۔ ناپاکی یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور جھوٹ بولنا۔ چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو۔ دنیا کی لذّتوں کی کثرت کو (جو دکھ ہے) سکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا۔ اور بیجان کو جاندار سمجھنا اودّیا کا چوتھا جزو ہے یہ چار قسم کا الٹا علم اودیا کہلاتا ہے۔

ودّیا کی تشریح ۳۔ اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک کو

۱؎ ودّیا بمعنی علم۔ اودّیا بمعنی لاعلمی۔ کم علمی علم برعکس۔ بندھ بمعنی بندش۔ قید۔ موکش بمعنی نجات۔ رستگاری ۲؎ کرم اور اپاسنا کو مجازاً باعتبار اس امر کے اودیا کہا گیا ہے کہ عین علم نہیں بلکہ علم سے علیحدہ خاص حرکات اور علم حقیقی کے وسائل ہیں۔

ناپاک اور پاک کو پاک دکھ کو دکھ اور سکھ کو سکھ اور ذی روح کو ذی روح اور غیر ذی روح کو غیر ذی روح سمجھنا

ودّیا اور اودّیا کے معنی

۴۔ یعنی جس سے اشیاء کی اصلی ماہیت سمجھی جائے اسکو ودیا اور جس سے اصلی ماہیت نہ جان پڑے۔ دھوکے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جاوے اسکو اودّیا کہتے ہیں

کرم اور اُپاسنا کیوں اودّیا ہیں

۵۔ کرم اور اپاسنا اس لئے اودّیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں۔ علم محض نہیں اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اپاسنا کے بغیر موت کے دکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا۔

مطلب یہ ہے کہ پاک کرم اُپاسنا (حضوری) اور پاک علم ہی سے (مکتی) نجات اور دروغگوئی وغیرہ ناپاک اعمال۔ بھوتی تصویر وغیرہ کی اپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھ ہو جاتا ہے کوئی انسان ایک لمحہ بھر بھی اعمال اپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا اس لئے راستگوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کے اکاموں کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے

مکتی اور بندھ عارضی ہیں

۶۔ مکتی کسکو حاصل نہیں ہوتی؟ **جواب** جو بندھ میں ہے۔

سوال۔ بندھ میں کون ہے؟ **جواب**۔ جو جیو ادھرم اودّیا میں پھنسا ہوا ہے **سوال**۔ بندھ اور موکش طبعی ہوتا ہے یا عارضی؟

جواب۔ عارضی۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے۔

سوال

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ।

न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥

गौडपादीयकारिका । प्र० २ । का० ३२ ॥ گوڑپاد کارکا ۔۔

مانڈوکیہ اپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نرودھ (نہیں) یعنی نہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بندھ ہے اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانیوالا ہے نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور نہ کبھی اس کو مکتی ہے کیونکہ جب اصل میں بندھ قید ہی نہیں ہوا تو مکتی کیسی۔؟

جواب۔ یہ نوین ویدانتوں کا کہنا سچ نہیں کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے اُس کے جسم کے ساتھ محدود ہونے کو جنم لینا کہتے ہیں وہ اپنے اعمال کے نتائج بھوگنے کے لئے بندھن میں پھنستا ہے اس بندھن کے چھوڑانے کی تدبیر کرتا ہے دکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو پاکر مکتی کو بھی بھوگتا ہے

جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد

۷- یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہ کرن کی ہیں جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے الگ ہے اور محض ان کا دیکھنے والا ہے۔ سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں۔ اتما بے لوث (انرلیپ) ہے

جواب جسم اور انتہکرن (یعنی حواس اندرونی) جڑ ہیں۔ انکو سردی اور گرمی کا لگنا اور بھوگنا نہیں ہوتا۔ جو چیتن ذی نفس انسان وغیرہ جاندار انکو چھوتا ہے وہی سردی گرمی کو معلوم کرتا اور بھوگتا ہے۔ اسی طرح پران بھی جڑ غیر ذی نفس ہیں نہ ان کو بھوک اور نہ پیاس ہے کیونکہ پران والے جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے ویسے ہی من بھی جڑ ہے نہ اسکو خوشی ہو سکتی اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم۔ دکھ سکھ کا بھوگنے والا جیو ہے جیسے بہشکرن (آلات بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی بری آواز وغیرہ محسوسات کو لیکر جیو سکھی و دکھی ہوتا ہے۔ اسی طرح انتہکرن (آلات اندرونی) یعنی من (جو ہر ادراک) بدھی (عقل) چت (حافظہ) اور اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ وکلپ (ارادہ ہل) نشچہ (یقین) سمرن (یاد) ابھیمان (غرور یا خودی) کا کرنے والا سزا اور جزا کو پاتا ہے جیسے تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ نہ کہ تلوار۔ ویسے ہی جسم۔ حواس انتہ کرن اور پران کے ذریعے اچھے برے کاموں کا کرنے والا جیو سکھ اور دکھ کا بھوگنے والا ہے۔ جیو کرموں کا شاہد نہیں بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے کرموں کو دیکھنے والا تو ایک لاثانی پرماتما ہے جو فعلوں کا فاعل جیو ہے وہی کرموں میں آلودہ ہوتا ہے وہ ایشور اور شاہد نہیں ہے۔

جیو برہم کا عکس نہیں

۸- جیو برہم کا عکس ہے۔ جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے عکس میں کچھ نقص نہیں آتا۔ اسی طرح انتہ کرن میں برہم کا عکس جیو تبتک رہتا ہے جبتک انتہکرن کا عارضہ موجود ہے۔ جب انتہ کرن زائل ہو گیا تب جیو مکت ہے۔

جواب یہ بچوں کی سی بات ہے کیونکہ صورت والی چیز کا عکس صورت والی چیز میں پڑا کرتا ہے جیسے منہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جدا بھی ہیں جدا نہ ہوتے تو بھی عکس نہ پڑ سکتا۔ برہم کے لئے مشکل اور موجود کل ہونے کی وجہ سے اسکا عکس ہی نہیں ہو سکتا۔

اکاش کا عکس نہیں ہوتا

۹- دیکھو گہرے اور صاف پانی میں بے صورت اور ہر جگہہ موجود

آکاش کا "آبھاس" (خلار کا عکس) پڑتا ہے۔ اسی طرح صاف انتھکرن میں پرماتما کا "آبھاس"
ہوتا ہے اُسی وجہ سے اُس کو "چدابھاس" چِت کا ابھاس (برہم کا عکس) کہتے ہیں ؛

جواب۔ یہ لڑکپن کی فضول بات ہے کیونکہ اکاش دیکھنے کے قابل نہیں تو اسکو آنکھ سے
کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جب خلا سے کثیف ہوا نظر نہیں آتی تو خلا کو کوئی بھی نہیں
دیکھ سکتا؛ **سوال** یہ جو اوپر کو نیلا اور دھندلا پن نظر آتا ہے وہ اکاش نیلگوں دکھلائی دیتا ہے یا نہیں

جواب نہیں۔ **سوال** پھر وہ کیا ہے؛

جواب۔ الگ الگ مٹی۔ پانی۔ آگ کے ترسرینو (ذرے) نظر آتے ہیں۔ اس میں جو نیلا پن
دکھلائی دیتا ہے وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے جو دھندلا پن نظر آتا ہے
وہ زمین سے اُڑی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے وہی نظر آتی ہے اور اسکا عکس پانی یا آئینہ میں
دکھائی دیتا ہے اکاش کا ہرگز نہیں ؛

اکاش کے ٹکڑے نہیں ہوسکتے

۱۰۔ جیسے گھٹ اکاش (گھڑے کا خلا)، مٹھ اکاش (خلائے
مکان)، میگھ اکاش (خلار ابر)، اور مہد اکاش (خلار اعظم) کی تقسیم کہنے سننے میں آتی ہے۔
ویسے ویسے برہمانڈ (کائنات)، اور انتہکرن (حواس اندرونی)۔ آپادھیوں (عوارض) کی
تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں۔ جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب
اسکو مہا آکاش (خلار اعظم) کہتے ہیں؛

جواب۔ یہ بات بھی بے علموں کی سی ہے کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے
کہنے سننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ آتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا اکاش لاؤ۔
اس لئے یہ بات ٹھیک نہیں۔

انتھکرن میں آکر برہم جیو نہیں بنتا

۱۱۔ جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرندے وغیرہ
گھومتے ہیں ویسے ہی چد اکاش برہم میں سب انتھکرن گھوم رہے ہیں۔
وہ خود تو جڑ (غیر ذی نفس) ہیں مگر موجود کل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں
جیسے آگ سے لوہا گرم ہوتا ہے جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش و علیٰ ہذالقیاس برہم
بے حرکت ہے اسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا؛

جواب۔ تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں۔ کیونکہ اگر موجود کل برہم انتھکرن میں جلوہ گر
ہو کر جیو ہو جاتا ہے تو اس میں کامل علم وغیرہ صفات ہوتی ہیں یا نہیں اگر کہو کہ پردہ ہو جانے

کے باعث کامل علم نہیں رہتا تو بتاؤ کہ برہم پردے میں آنے کے یا ٹکڑے ہونیکے قابل ہے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نا قابل شکست ہے تو بیچ میں پردہ کوئی بھی نہیں ڈال سکتا اور جب پردہ نہیں تو عالم کل کیوں نہیں اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت کے انتھکرن کے ساتھ چلتا ہوا سا نظر آتا ہے۔ اپنی ذات سے نہیں چلتا تو جس حالت میں خود نہیں چلتا۔ تو انتھکرن جتنا جتنا پہلے آئے ہوئے مقامات کو چھوڑتا ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا جائیگا وہاں وہاں کا برہم بے خطا اور گیانی ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوٹتا جائیگا اس اس مقام کا گیانی پاک اور مکت ہوتا جائے گا اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتھکرن بگاڑا کریں گے اور لمحہ بہ لمحہ بندھ (بندش) اور مکتی (وارستگی) ہوا کرے گی تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو پہلے دیکھے سنے کی یاد نہ رہتی کیونکہ جس برہم نے دیکھا وسنا تھا وہ نہیں رہا اس لئے برہم اور جیو یا جیوا اور برہم ایک کبھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ جدا جدا رہتے ہیں۔

ادھیاروپ ۱۲۔ یہ سب محض ”ادھیاروپ“ ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عائد کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے۔ گویا برہم میں کل دنیا اور اس کے سلسلہ کاروبار کو عائد کرکے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے۔

سوال۔ ”ادھیاروپ“ کا کرنیوالا کون ہے؟ **جواب** جیو۔

سوال۔ جیو کس کو کہتے ہیں؟ **جواب** انتھکرن سے محدود چیتن کو۔

سوال۔ انتھکرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم؟ **جواب** وہی برہم ہے

سوال۔ تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھوٹ موٹ فرض کر لیا ہے؟

جواب۔ ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان ہے؟

سوال۔ جو جھوٹا فرض کرتا ہے۔ کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا؟

جواب۔ نہیں کیونکہ جو کچھ من زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔

سوال۔ پھر من اور زبان سے جھوٹ فرض کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور جھوٹا ہوا یا نہیں؟ **جواب۔** ہو۔ ہم کو غرض مطلب سے ہے۔

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے ست سروپ (صادق وجود) ست کام (صادق مشیت) ست سنکلپ (صادق ارادہ) والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے؟ کس اپنشد کے سوتر یا وید میں لکھا ہے کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنیوالا اور جھو بولنے والا ہے۔

کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی یا یوں کہو کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس طریق کے مطابق تمہاری بات ٹھہری یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس ہے کہ چور کوتوال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور جھوٹے ہو وہی اپنا عیب ناحق برہم پر لگاتے ہو۔ اگر برہم جھوٹے علم والا جھوٹے قول والا۔ جھوٹے کام والا ہووے تو بجید برہم سب کا سب ویسا ہی ہو جاوے کیونکہ وہ یکساں رہتا ہے وہ الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے یہ سب عیب تمہارے ہیں برہم کے نہیں ہیں۔ جس کو تم ودیا کہتے ہو وہ اودیا ہے اور تمہارا ادھیاروپ بھی باطل ہے کیونکہ آپ برہم نہ ہو کر اپنے تئیں برہم اور برہم کو جیو ماننا خیال باطل نہیں تو کیا ہے۔ جو موجود کل ہے وہ محدود اور اگیان و بندھن میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگیانی محدود۔ مختص المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے نہ کہ علیم کل و محیط کل برہم۔

مکتی کے معنی ۱۴۳۔ **سوال**۔ مکتی کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کو حاصل کر کے لوگ رہائی پاتے ہیں۔ یا الگ ہوتے ہیں وہ مکتی ہے یعنی جس میں مخلصی ہو اس کا نام مکتی ہے۔

سوال۔ کس سے مخلصی پانا؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں۔

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے؟

جواب۔ دکھ سے۔

سوال۔ چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔

جواب۔ سکھ کو پاتے ہیں اور برہم میں رہتے ہیں۔

مکتی حاصل کرنے کے وسائل ۱۴۴۔ **سوال**۔ مکتی اور بندھ کن کن باتوں سے ہوتا ہے؟

جواب۔ پرمیشور کا حکم بجا لانے سے۔ ادھرم اودیا۔ بد صحبت بد تاثیرات اور بد عادات کے پرہیز سے۔ راستگوئی۔ رفاہ دیگران و دیا اور بے رد رعایت انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے پیچھے بیان کئے ہوئے طریقہ پر پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا اور اپاسنا

اور اُپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مشق کرنے سے علم کے پڑھنے پڑھانے سے اور دھرم کے ساتھ کوشش کر کے گیان کو ترقی دینے سے سب سے عمدہ سادھن (کامیابی کے ذریعہ) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جاوے وہ سب پکشپات سے پاک ہو کر رعایت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جاوے ایسی ایسی تدبیروں سے مکتی ہوتی ہے اور ان کے برعکس ایشور کے حکم کی خلاف ورزی وغیرہ کاموں سے بندھ ہوتا ہے۔

مکتی میں جیو کی ہستی

۱۵۔ مکتی میں جیو لے (تحلیل) ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے؟

جواب قائم رہتا ہے۔

سوال۔ کہاں رہتا ہے۔

جواب۔ برہم میں؟

سوال برہم کہاں ہے اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے

جواب۔ برہم ہر جگہ بھر پور ہے اسی میں مکت جیو بے روک ٹوک وگیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے

مکتی میں سکھ بھوگنا

۱۶۔ مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ پھر وہ سکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے؟

جواب۔ پاک اور درست ارادہ وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں مادی تعلق نہیں رہتا ہے!

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन्त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भवति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानो मनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति चेतयंश्चित्तं भवत्यहङ्कुर्वाणोऽहङ्कारो भवति ॥ शतपथ कां० १४ ॥ شت پتھ کانڈ ۱۴

مکتی میں مادی جسم یا اندریاں (آلات احساس) جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے مگر اس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سننا چاہتا ہے تو کان۔ چھونا چاہتا ہے تو جلد دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ۔ ذائقہ کے لیے زبان سونگھنے کے لئے ناک سنکلپ وکلپ کرنیکے واسطے من۔ یقین کرنے کے لئے عقل۔ یاد کرنے کیلئے حافظہ اہنکار کے لئے انانیت کی قابلیت والا اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ گویا محض ارادی جسم ہوتا ہے جیسے جسم کے سہارے ہونے پر حواس مادی کے ذریعہ سے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے ذاتی طاقت سے مکتی میں تمام آنند حاصل کر لیتا ہے۔

مکتی میں جیو کی طاقتیں | **۱۷ سوال**۔ اس کی طاقت کتنی قسم کی اور کتنی ہے؟

جواب۔ بقدم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر زور[۱]۔ ہمت[۲]۔ کشش[۳]۔ تحریک[۴]۔ حرکت[۵]۔ خوف[۶]۔ تمیز[۷]۔ فعل[۸]۔ حوصلہ[۹]۔ یاد[۱۰]۔ یقین[۱۱]۔ خواہش[۱۲]۔ محبت[۱۳]۔ نفرت[۱۴]۔ ملاپ[۱۵]۔ جدائی[۱۶]۔ ملانا[۱۷]۔ جدا کرنا[۱۸]۔ سننا[۱۹]۔ چھونا[۲۰]۔ دیکھنا[۲۱]۔ چکھنا[۲۲]۔ سونگھنا[۲۳]۔ اور گیان[۲۴]۔ یہ ۲۴ قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کو حاصل کر کے بھوگتا ہے اگر مکتی میں جیو لے ہو جاتا تو مکتی کے سکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو کے فنا ہونے کو مکتی سمجھتے ہیں وہ تو سخت جاہل ہیں کیونکہ مکتی تو جیو کی یہ ہے کہ دکھوں سے چھوٹ کر راحت مطلق۔ موجود کل بیحد پرمیشور میں جیو آنند کے ساتھ رہے دیکھو ویدانت شاریرک سوتروں میں۔

अभावं बादरिराह ह्येवम् ॥ वेदान्त द० ४।४।१०॥

ویدانت درشن سے ثبوت | **۱۸** بادری جو ویاس جی کے والد تھے وہ مکتی میں جیو کا اور اس کے ساتھ من کا بھاؤ (موجود رہنا) مانتے ہیں یعنی پراشر جی (بادری) جیو اور من کا لے ہونا نہیں مانتے۔ (ویدانت ۴۔۴۔۱۰)

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात् ॥ वेदान्त द० ४।४।११॥

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم۔ حواس اور پران وغیرہ کا بھی مثل من کے موجود رہنا مانتے ہیں۔ نہ کہ معدوم ہو جانا۔ (ویدانت ۴۔۴۔۱۱)

द्वादशाहवदुभयविधं बादरायणोऽतः ॥ वेदान्त द० ४।४।१२॥

ویاس منی۔ مکتی میں موجودگی۔ اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں (یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے) اور ناپاکی بدفعلی۔ دکھ۔ اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں ویدانت

यदा पंचावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।

बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥

موکش | **۱۹** جب پانچ گیان۔ اندریہ (حواس خمسہ علمی) معہ پاک من کے جیو کے ساتھ رہتی ہیں۔ اور عقل کی تحقیقات کا مقصد قائم ہو جاتا ہے۔ اس کو پرم گتی (حالت اعلیٰ) یعنی موکش کہتے ہیں۔ (کٹھ ۲۔ ۶۔ ۱۰)

य आत्मा अपहतपाप्मा विजरो विमृत्युर्विशोको ऽविजि

त्सोऽपिपासः सत्यकामः सत्यसङ्कल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स

विजिज्ञासितव्यः सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥ छान्दो० प्र० ८ । खं० ७ ।

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥ एते ब्रह्मलोके तं वा एते देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषां सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥

मघवन्मर्त्यं वा इदं शरीरमात्तं मृत्युना तदस्याऽमृतस्याशरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० प्र० ८ । खं० १२

(چھاندوگیہ ۸۔۱۲۔۱)

جو پرماتما سب گناہوں۔ موت۔ بڑھاپے۔ غم۔ بھوک پیاس سے الگ ہے۔ سچی خواہش اور سچے ارادہ والا ہے اس کی تلاش اور اس کے جاننے کی خواہش کرنی چاہیے۔ جس پرماتما کے تعلق سے مکت جیو سب لوکوں (نظام دنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے جو اس پرماتما کو جان کر مکتی کے وسیلوں کا اور اپنے آتما کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے سو ایسا مکتی یافتہ جیو پاک اور رنج و غم سے الگ اور پاکیزہ من سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور پھرتا ہے۔ جو برہم لوک یعنی دیدار پرمیشور میں قیام کر کے موکش سکھ کو بھوگتے ہیں ان کو اس پرماتما سے (جو سب کے اندر انتظام کرنیوالا اور سب کے اندر موجود ہے جس کی مکتی حاصل کرنے میں سرگرم عالم لوگ اپاسنا کرتے ہیں) سب لوک (نظام دنیا) اور تمام خواہشات حاصل ہوتی ہیں۔ یعنی جو جو ارادہ میں آتا ہے وہ وہ علم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے اور وہ مکت جیو جسم کثیف کو چھوڑ کر جسم ارادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں لیکن جو جسم والے ہوتے ہیں وہ دنیوی دکھ سے بری نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے تعلیم [illegible] و دولت کے مالک! مرنا اس کثیف جسم کا دھرم (خاصہ) ہے اور جیسے شیر کے منہ میں بکری ہو ویسے یہ جسم موت کے منہ میں ہے۔ ایسا جسم اس نہ مرنے والے اور غیر مجسم

جیواتما کے رہنے کا مقام ہے۔ اسی لئے جو جسم میں آیا ہوا جیو سکھ اور دکھ میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے
کیونکہ جسم والے جیو کی دنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا رہتا ہے اور جو جسم سے بری ہو کر
جیواتما برہم میں رہتا ہے اس کو دنیوی سکھ دکھ چھوتے بھی نہیں بلکہ ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔

۳۰۔ سوال۔ جیو مکتی پا کر پھر کبھی پیدا ہونے اور مرنے کے دکھ میں آتے ہیں یا نہیں؟

न च पुनरावर्त्तते न च पुनरावर्त्तते इति ॥ छान्दो० प्र०

ख० १५ ॥ अनावृत्तिः शब्दादनावृत्तिः शब्दात् ॥ वेदान्त०
(ویدانت ۴۔۴۔۳۳)

यद् गत्वा न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ भगवद्गीता ।

ایسے ایسے قولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مکتی وہی ہے جس سے علیحدہ ہو کر پھر دنیا میں کبھی نہیں آتا۔

جواب۔ یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम ।

को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ १ ॥

अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम ।

स नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥२॥

ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥

इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥ ३ ॥ सांख्य० अ० १ ।

سوال۔ ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں کون غیر فانی اشیاء کے اندر موجود ہوتا ہمیشہ موجود بالذات سب کو ظاہر کرنے والا ہے اور ہم کو مکتی کا سکھ بھگتوا کر پھر اس دنیا میں جنم دے اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔

جواب۔ ہم تجلی بالذات۔ قدیم۔ ہمیشہ۔ مکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں، جو ہم کو مکتی میں آنند بھگوا کر پھر زمین پر ماں باپ کے تعلق سے جنم دیکر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے وہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں (رگ ۱۔ ۲۴۔ ۱ و ۲)

بندھ اور مکتی سے دائمی طور پر چھٹکارا ہرگز نہیں ہوتا۔ یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتی

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः । (سانکھیہ ۱-۵۹)

دُکھ کی اتینت نورتی کا مطلب

۲۱ - سوال جو دُکھ کا اتینت (غایت درجہ) چھوٹ جانا ہے۔ وہی مکتی کہلاتا ہے کیونکہ جب غلط علم اودّیا۔ لالچ وغیرہ عیب[1] بری عادت وغیرہ نقص[2] پرتی جنم (جسم کے ساتھ تعلق[3]) اور دُکھ کے[4] رفع ہوں یعنی ان پہلی پہلی تکلیفات کے دور ہوتے ہوتے آخری آخری تکلیفات زائل ہوں تب ہی مکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے۔

جواب - یہ ضروری نہیں کہ لفظ اتینت (غایت) سے پھر نہ ہونا ہی مراد ہو جیسے کہا جائے کہ اس آدمی کو اتینت دکھ یا اتینت سکھ ہے یعنی غایت درجہ کا دکھ یا سکھ اس آدمی کو ہے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اسکو بہت سکھ یا دکھ ہے۔ پس یہاں بھی لفظ اتینت (غایت) سے یہی مطلب سمجھنا چاہئیے۔

مکتی کی میعاد

۲۲ - سوال اگر جیو مکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے عرصہ تک مکتی میں رہتا ہے؟

جواب

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृतात् परिमुच्यन्ति सर्वे (منڈک اپنشد ۳-۲-۶)

کہ وہ مکت جیو مکتی پاکر برہم میں آنند کو مہا کلپ کے عرصہ تک بھوگتے ہیں اور پھر مکتی کے سکھ کو چھوڑ کر دُنیا میں آتے ہیں اسکی گنتی اسطرح پر ہے کہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کی ایک چتر

---

[1] مراد ایسی قبیح عادتوں سے ہے جن سے الگ رہنا انسان کے لئے محال ہو جائے جیسا کہ شراب خوری۔ قمار بازی یا کوئی اور خاص قسم کا چسکا اور چاٹ وغیرہ [2] ہے مطابق الفاظ نیائے سوتر کے جو کہ سنسکرت میں درج ہے یہ نقص یا قباحتیں علی الترتیب اسطرح پر ہیں دُکھ۔ جنم۔ پرورتی المحسوسہ پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان)۔ ودوش (لالچ وغیرہ عیوب) متھیا گیان (علم باطل)۔ پس باعتبار اس ترتیب کے آخیر ترین نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل ہے جس کے دور ہونے پر اس سے پہلا نقص لالچ وغیرہ معیوب اور پھر اس سے پہلے نقص دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان زائل ہو جاتے ہیں اور ان کے زائل ہو جانے پر جنم اور جنم کے رفع ہونے پر دُکھ دُور ہو جاتا ہے۔

[4] یعنی ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ دنیاوی سکھ مدت العمر میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے بلکہ وہ سکھ کی حالت عالم مکتی کی تمام عزیز تر عمر میں ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے [5] یعنی جو اوپر کہا گیا ہے کہ دُکھ کے اتینت انقطاع سے مکتی ہوتی ہے اس سے قطعی انقطاع مراد نہیں بلکہ زیادہ تر انقطاع سے مراد ہے۔

یگی۔ دو ہزار چتر یگیوں کا ایک دن رات ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ ایسے بارہ مہینوں کا ایک برس ایسے سو برسوں کا ایک پرانت کال[1] ہوتا ہے۔ اسکو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے۔ اتنا عرصہ مکتی میں سکھ بھوگنے کا ہے۔

نجات لا انتہا نہیں ہو سکتی

۲۳ سوال۔ ساری دنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں (وہ مکتی ہے)[2]

جواب۔ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور ذرائع محدود ہیں پھر اسکا نتیجہ لا انتہا کیسے ہو سکتا ہے۔ نیز لا انتہا آنند بھوگنے کی بجید طاقت عمل اور ذریعہ جیو میں نہیں اسلئے وہ لا انتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے (علیٰ ہٰذا القیاس) جن کے وسیلے عارضی ہیں انکا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے۔ تو دنیا کا سلسلہ ٹوٹ جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں۔

مکتی کے محدود ہونے میں آٹھ دلائل

۲۴ سوال۔ جسقدر جیو مکت ہوتے ہیں ایشور اسیقدر نئے پیدا کر کے دنیا میں رکھ دیتا ہے۔ اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا۔

جواب۔ گر ایسا ہو تو جیو فانی ہو جاویں۔ کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے اس کی فنا ضرور ہوتی ہے۔ اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کی رو سے مکتی پاکر بھی فنا ہو جائیں اور مکتی فانی ہو جاوے گی نیز مکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ[3] ہو جائے گی۔ کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں زیادتی کا کچھ وار پار نہیں رہے گا اور دکھ کے انوبھو کے بغیر سکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں۔ کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا رہے تو اس کو ویسا سکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے اور اگر ایشور انتہا والے کرموں کا لا انتہا پھل دیوے تو اسکا انصاف جاتا رہے۔ پھر جسقدر بوجھ کوئی اٹھا سکتا ہے اسیقدر اسپر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے جیسے ایک من بوجھ اٹھا سکنے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی مذمت ہوتی ہے ویسے ہی ذرا سے علم اور ذرا سی طاقت والے جیو

[1] پرانت کال کا نام مہاکلپ بھی ہے۔ جس کی تعداد (۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) برس ہے۔
[2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کئے گئے ہیں [3] یہ لفظ اردو بولی کا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا ہے بھیڑ بھاڑ ہجوم اور اژدہام کو کہتے ہیں:

پر لاانتہا سکھ کا بوجھ رکھدینا ایشور کے لئے ٹھیک نہیں۔ نیز اگر پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے تو جب مادے سے پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیگا۔ کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا خزانہ کیوں نہ ہو اس میں اگر خرچ ہے اور آمد نہیں تو اسکا کبھی نہ کبھی دیوالہ نکل ہی جائیگا۔ اس لیے یہی قاعدہ صحیح ہے کہ مکتی میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا اچھا ہے کیا تھوڑی قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا پانیوالا اچھا سمجھتا ہے؟ اگر وہاں سے آنا نہ ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی اور برہم میں لے (یعنی تحلیل) ہو جانا تو ایسا ہوا جیسا سمندر میں ڈوب مرنا۔

| جیو پرمیشور کی مانند ہمیشہ مکت نہیں ہو سکتا |

۲۵۔ سوال جیسے پرمیشور ہمیشہ مکت اور کامل سکھی ہے ویسے ہی جیو بھی ہمیشہ مکت اور سکھی رہیگا۔ پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا۔

جواب۔ پرمیشور اپنی ذات۔ طاقت۔ صفات افعال اور طبیعت سے لاانتہا ہے اسلئے وہ کبھی اودیا اور دکھ کے قیدوں میں نہیں گر سکتا۔ جیو مکتی پاکر گو بہ پاکیزہ ہو جاتا ہے پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات افعال اور طبیعت والا رہتا ہے۔ پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا۔

| دوامی نہ ہونے سے مکتی فضول نہیں |

۲۶ سوال۔ اگر اسی طرح ہے تو مکتی بھی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے اس لئے کوشش کرنا فضول ہے۔

جواب۔ مکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں کیونکہ جتنی مدت دنیا کی ۳۶ ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے اتنے عرصہ تک جیو کا مکتی کے آنند میں رہنا اور دکھ کے نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی سی بات ہے۔ پھر جبکہ آج کھاتے پیتے ہو کل بھوک لگنے والی ہے تو اس کی تدبیر کیوں کرتے ہو؟ جب بھوک پیاس تا چیز دولت۔ حکومت۔ عزت۔ عورت۔ اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے تو مکتی کے لئے کیوں تدبیر نہ کی جائے جیسے مرنا لازمی ہونے پر بھی زندگی بسر کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ ویسے ہی مکتی سے لوٹ کر جنم لینا ہے تو بھی اس کے لئے تدبیر کرنا نہایت ضروری ہے۔

| مکتی کے وسائل |

۲۷۔ سوال۔ مکتی کے وسائل کیا ہیں؟

جواب کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے مگر خاص تدابیر یہ ہیں۔

لہ مکتی جبکہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اسکا متحمل نہ ہو سکے تو بیشک وہ مکتی اس کے لئے بارگراں بمنزلہ سزائے موت یا حبس دوامی کے ہو جائے گی۔

دھرم کا کام اور چار قسم کا ودیک | جو مکتی چاہے وہ جیون مکت یعنی جھوٹ بولنا وغیرہ پاپ کے کام جن کا نتیجہ دکھ ہے ان کو چھوڑ کر سکھ کا نتیجہ دینے والے راست گو وغیرہ دھرم کے کام ضرور کرے جو شخص دکھ سے چھوٹنا اور سکھ پانا چاہے اسکو ادھرم چھوڑ کر دھرم کرنا لازم ہے کیونکہ پاپ کا چلن دکھ کا اور دھرم کا چلن سکھ کا اصل باعث ہے ؛

ا۔ سچ جھوٹ وغیرہ کی تمیز | نیک آدمیوں کی صحبت سے ودیک یعنی سچ جھوٹ دھرم ادھرم کرنی ناکردنی کی تحقیق ضرور کریں اور جدا جدا جانیں۔

ب۔ پانچ کوش | اور جسم یعنی جیو اور پانچ کوشوں (غلافت) کی تمیز کرنی چاہیے

اول۔ "ان مے" جو چمڑے سے لیکر ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے۔

دوم۔ "پران مے" جس میں حسب ذیل قسم کے پانچ پران شامل ہیں۔

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "اُدان" جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے

(۵) "ویان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعلی وغیرہ کرتا ہے۔

سوم۔ "منو مے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) بچن (گفتار) پاؤں۔ ہاتھ۔ مقعد اور عضو تناسل۔ یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم۔ "وگیان مے" جس میں "بدھی" (عقل) "چت" (حافظہ) اور کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریان (حواس علمی) ہیں جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کارروائی کرتا ہے

پنجم "آنند مے کوش" جس میں محبت۔ خوشی۔ خفیف راحت۔ راحت کثیر۔ خوش دلی اور سہارے کا سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہیں یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں انہی سے جیو سب قسم کے فعل اپاسنا اور گیان وغیرہ کا کاروبار کرتا ہے۔

ج۔ تین اوستھا (حالتیں) | تین اوستھا (حالتیں) ہیں

اول۔ "جاگرت" (بیداری)

دوم۔ "سوپن" (خواب)

سوم۔ "سُشُپتی" (گہری نیند) کی اوستھا کہلاتی ہے۔

۴۔ تین جسموں کا امتیاز | تین "شریر" (جسم) ہیں۔ اوّل "ستھول" (کثیف) جو یہ نظر آ رہا ہے۔
دوم۔ سوکشم شریر (جسم) لطیف کہلاتا ہے۔ جو پانچ پران۔ پانچ گیان اندریہ (حواس علمی) پانچ "سوکھشم بھوت" (عناصر لطیف) من اور بدھی (عقل) ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے اس کی دو تفریق ہیں۔ ایک "بھوتک" (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا "سوبھاوک" (طبعی) جو جیو کے اوصاف طبعی ہیں۔ یہ دوسرا ابھوتک شریر (سوبھاوک) مکتی میں بھی رہتا ہے اور اس سے جیو مکتی میں سکھ بھوگتا ہے۔
سوم۔ "کارن" جس میں سشپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے وہ بوجہ اس کے کہ بصورت پرکرتی ہوتا ہے۔ سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے ایک ہے۔
چہارم۔ "تریہ شریر" کہلاتا ہے۔ جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں اس سمادھی کے اثرات سے پیدا شدہ جسم کی طاقت مکتی میں بھی عمدگی سے مددگار رہتی ہے۔

۵۔ جیو کوشوں او ستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے | ان تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے۔ تو سب یہی کہتے ہیں کہ "جیو نکل گیا" یہی جیو سب کو حرکت دینے والا سب کا دیکھنے والا فاعل اور بھوگنے والا (دکھ سکھ کا پانے والا) کہلاتا ہے۔ جو شخص ایسا کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں۔ سمجھو کہ وہ "اگیانی" (نادان اور وگی" (تمیز کا نہ رکھنے والا ہے) کیونکہ جیو کے سوائے جس قدر یہ تمام بیجان جنسیں ہیں۔ انکو نہ تو دکھ سکھ کا بھوگ (استعمال) ہے اور نہ پاپ پن کرنے کی طاقت کبھی ہو سکتی ہے۔ ہاں ان کے تعلق سے جیو پاپ پن کا کرنے والا اور سکھ دکھ کا بھوگنے والا ہے۔

پرمیشور کی ہدایت اندر سے | جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ ملکر پرانوں کو حرکت دیتا اور اچھے برے طریقہ میں چلاتا ہے۔ تب اسکا رخ باہر کیطرف ہو جاتا ہے اور اسی وقت اندر سے خوشی حوصلہ۔ بے خوفی نمودار ہوتی ہے اور برے کاموں میں خوف تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے اور وہ ضابطہ القلوب پرماتما کی ہدایت ہے جو شخص اس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے وہی مکتی کے سکھوں کو حاصل کرتا ہے اور جو خلاف

عمل کرتا ہے۔ وہ بندھ سے پیدا ہوئے دُکھ کو بھوگتا ہے ؛

دوسرا ساادھن ویراگ[1] دوسرا سادھن ویراگ (ترک) وویک (تمیز) سے جو سچ جھوٹ کو جان لیتا ہے۔ اس میں سے سچ کے رویہ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کے چلن کو ترک کرنا ویراگ ہے اور مٹی سے لیکر پرمیشور تک تمام چیزوں کے صفات فعل اور عادات سے واقف ہو کر اس ایشور کے حکموں کو بجا لانا اور اس کی اپاسنا میں ثابت قدم رہنا (اس کے خلاف نہ چلنا) اور کائنات سے فائدہ اُٹھانا وویک کہلاتا ہے ؛

تیسرا ساادھن "شٹ سمپتی" بعدازاں تیسرا سادھن (شٹ سمپتی) یعنی چھ قسم کے کام کرنا۔ اول "شم" یعنی اپنے آتما اور انتہکرن (حواس باطنی) کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا ؛

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ بُرے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا ؛

سوم "اُپ رتی" یعنی بدافعال لوگوں سے ہمیشہ دُور رہنا ؛

چہارم "تتکشا" چاہے مذمت اور تعریف نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کارروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا ؛

پنجم "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان شاستروں کو جان کر پڑھے نیک عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں۔ اعتقاد رکھنا ؛

ششم "سمادھان" یعنی چت (طبیعت) کو یکسُو رکھنا ؛

یہ چھ ملکر تیسرا سادھن کہلاتا ہے ؛

چوتھا سادھن مُکتشو ہونا چوتھا مُکتشو ہونا یعنی جسطرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی۔ اسی طرح مکتی کے عمل اور مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا۔

یہ چار سادھن ہیں اور چار انوبندھ[2] (لوازمات) ہیں یعنی "سادھنوں" کے بعد یہ

---

[1] اصلی کتاب میں بجائے لفظ ویراگ کے لفظ وویک طبع ہوا ہے اور یہ بظاہر لکھائی چھپائی کا سہو ہے کیونکہ باعتبار ذریں ویراگ کے یہاں لفظ ویراگ چاہیئے نہ کہ وویک اس لئے ترجمہ میں بہ نظر صحت لفظ ویراگ درج کیا گیا ہے۔

[2] مذکورۃ الصدر چار سادھنوں کے ذریعے ادھیکاری بنتا ہے

چار لوازمات

سادھنوں کے ساتھ چار عمل لازمی ہیں۔ ان کی تفصیل

اوّل "ادھیکاری" جو شخص ان چاروں (مذکور الصدر) سادھنوں میں مصروف ہوتا ہے۔ وہی مکتی کا ادھیکاری ہوتا ہے ؂

دوم "سمبندھ" برہم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اس کے بیان کرنے والے کو وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھکر مطلب کو پہنچنا۔

سوم "وشئی" تمام شاستروں کے بیان کا وشئے (مدعا) برہم ہے۔ اس کو پانے کا مقصد رکھنے والا وشئی کے نام سے نامزد ہے۔

چہارم۔ "پریوجن" سب دکھوں کا مٹ جانا اور پرم آنند کو پاکر مکتی کے سکھ کا ہونا یہ چار "انوبندھ" کہلاتے ہیں۔

(۴) حصول علم الٰہی کی چار منزلیں

بعد ازاں "شرون چتشٹیہ" چار قسم کا شرون یا (سماعت) ہے۔

اوّل "شرون" جب کوئی عالم اپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سننا۔ خصوصاً "برہم ودّیا" (علم الٰہی) کے سننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے۔ سننے کے بعد

دوم۔ "منن" گوشہ تنہائی میں بیٹھکر سنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پوچھنا اور سننے کے وقت بھی اگر بولنے والا اور سننے والا مناسب سمجھیں تو پوچھنا اور سمادھان (رفع شک کرنا)

سوم "ندھی دھیاسن" جب سننے اور سوچنے سے شک رفع ہو جائیں تب سمادھی (مراقبہ میں بیٹھ کر اس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سنا تھا اور سوچا تھا وہ ویسا ہی ہے یا نہیں۔ یعنی دھیان یوگ (علم مراقبہ کے خیالات) سے دیکھنا۔

چہارم "ساکشاتکار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اسکو ویسا ہی من و عن جان لینا۔ یہ "شرون چتشٹیہ" کہلاتا ہے۔

تموگن کو اختیار کرنا

ہمیشہ "تموگن" یعنی غصہ۔ گندہ پن۔ سستی۔ غفلت وغیرہ سے اور "رجوگن" یعنی حسد دشمنی انسانیت غرور۔ پراگندہ دلی وغیرہ عیبوں سے الگ ہوکر "ستیہ" (ستوگن) یعنی طبیعت کی قائمی۔ پاکیزگی علم۔ تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے

میتری

(۱) "میتری" یعنی سکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ۔

(۲) "کرونا" دُکھی آدمیوں پر رحم۔

(۳) "مُدِتا" نیک لوگوں سے خوش ہونا۔

(۴) "اُپیکھشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت نہ عداوت رکھنا۔

روزمرہ کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا

نجات چاہنے والا ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان ضرور کیا کرے تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر ظاہر ہوں۔ دیکھو! ہم لوگ "چیتن سروپ" ہیں اور اسی وجہ سے عین باخبر اور من کے شاہد ہیں کیونکہ جب من برقرار۔ بیقرار۔ خوش یا رنجیدہ ہوتا ہے اسکو جوں کا توں دیکھتے ہیں اسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں پہلے دیکھی ہوئی چیز کے یاد کرنیوالے ہیں اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں۔ سہارا دینے والے ادرکشن والے اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خودمختار (ان مذکورۃ الصدر چیزوں) کو تحریک دینے والے اور ماتحت رکھنے والے نہ ہو سکتے۔

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः ॥

योगशास्त्रे पादे २ । सू० ३ ॥

پانچ کلیش

(اَودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھی نویش پانچ کلیش ہیں) (مترجم یوگ ۲–۳)

ان میں سے اودیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں۔ عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اس کو آتما سے جُدا نہ سمجھنا "اسمتا"[1] ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا "راگ" اور دکھ سے نفرت "دویش" ہے اور سب جانداروں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں قائم رہوں مروں نہیں یہ موت کے دکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے ان پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) اور گیان (معرفت) دور کرکے اور برہم کو حاصل کرکے مکتی کے اعلیٰ انند کو بھوگنا چاہیئے۔

دیگر مختلف خیالات مکتی کے بارے میں

۲۸۔ سوال جیسی مکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو جینی لوگ "موکش شِلا" یعنی شولرمیں جاکر چپ چاپ بیٹھے رہنے کو عیسائی[2]

[1] اصلی کتاب میں بجائے لفظ "اسمتا" کے "ابھی نویش" کو درج ہے چونکہ بلحاظ سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیئے اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آئندہ درج ہے اس لئے ترجمہ میں اصلی لفظ "اسمتا" درج کیا گیا ہے۔ (مترجم)

[2] یہاں پر دوسرے پورانک لوگوں کی مکتی کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں۔ چار غالباً اسوجہ سے درج ہوئی ہیں کہ پورانک لوگوں میں سایُج

چوتھے آسمان کو جس میں شادی لڑائی باجے گاجے لباس وغیرہ پہننے سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اسیطرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو۔ شیوی کیلاش کو وشنوی بیکنٹھ کو اور گوکلئے گوسائیں "گولوک" وغیرہ میں پہونچنے پر اچھی اچھی عورات خورد ونوش۔ پوشش۔ مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی ملتے ہیں پورانک لوگ سالوگ یعنی ایشور کے مقام میں بود وباش یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کیطرح بسر اوقات کرنا "سارُوپ" یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے ویسا بن جانا "سامیپ" یعنی شکل خدمتگار ایشور کے ساتھ رہنا "سایج" یعنی ایشور سے سنیکت (متواصل) ہوجانا۔ یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں ویدانتی لوگ برہم میں لے (تحلیل) ہوجانے کو مکتی سمجھتے ہیں۔

جواب جینیوں کے بارہویں۔ عیسائیوں کے تیرہویں اور مسلمانوں کے چودہویں باب میں مکتی وغیرہ پر خاص طور سے لکھا جاویگا۔

وام مارگی جو سری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات شراب دگوشت وغیرہ کھانا پینا اور راگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں وہ یہاں سے کچھ بڑھکر نہیں ہے۔

اسیطرح مہادیو اور وشنو کی شکل بن کر اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو بناکر آنند بھوگنا ہے۔ اس کی نسبت اس دنیا کے دولتمند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی۔ اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہے گی لیکن یہ ان کی بات غلط ہے کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے نیز پورانکوں سے پوچھنا چاہئے جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے ویسی تو چیونٹیوں کیڑوں پتنگوں[1] اور جیوؤں وغیرہ کو بھی خود میسر ہے۔ کیونکہ جسقدر مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں انہی میں سب جیو رہتے ہیں[2] کیونکہ ایشور سب جگہہ موجود ہے۔

لقیہ حاشیہ۔ اور سایج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے بعض سایج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض سایج کو نہیں مانتے اسواسطے دونوں فریق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں۔ [3] ساروپ یعنی معبود دیوتا کے ہمشکل ہونے کی صورت میں ہوسکتی ہے اس کی مناسب تردید مہادیو اور وشنو کی ہمشکلی اختیار کرنے اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنے کی بحث میں آچکی ہے۔ آئندہ باستثنا اس کے تردید دیگر چار اقسام کی ہے [1] پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں جو چراغ کو دیکھ کر اس پر گرتا ہے۔ علاوہ اس کے موسم برسات کے اکثر پردار کیڑے کو پتنگ کہا جاسکتا ہے۔

اس لئے سالوک مکتی بلا محنت خود بخود حاصل ہے۔

"سامیپ" ایشور کے سب جگہہ موجود ہونے کی وجہ سے سب اس کے نزدیک ہیں اسلئے سامیپ مکتی بھی خود بخود حاصل ہے۔

"سانج" ایشور سے جیو بہر حال چھوٹا ہے اور بوجہ چیتن ہونے کے خود بخود مثل رشتہ دار کے ہے اس لئے "سانج" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے۔

اور تمام جیو موجود کل پرماتما کے اندر ہونے کے باعث اس سے ملے ہوئے ہیں اس لئے سایُج مکتی بھی خود بخود حاصل ہے۔

نیز دیگر معمولی ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر میں عناصر مل جانے کو اعلیٰ مکتی ملتے ہیں وہ کتے اور گدھے وغیرہ کو بھی حاصل ہے۔

مذکورہ بالا مکتیاں ایک قسم کی قیود ہیں

۲۹- یہ مکتیاں نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کی قیدیں ہیں کیونکہ یہ لوگ شو پوری موکش شلا- چوتھے آسمان- ساتویں آسمان شری پوری- کیلاش بیکنٹھ- گولوک وغیرہ کو ایک جگہہ پر مقام کی قسم سے مانتے ہیں چنانچہ اگر وہ ان مقاموں سے الگ ہو جاویں تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ پس جیسے کوئی بارہ پتھر کے اندر نظر بند ہو ویسے یہ لوگ قید ہونگے مکتی تو یہی ہے کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں کہیں اٹکیں نہیں وہاں تو نہ خوف ہے نہ شک اور نہ دکھ ہوتا ہے۔

جنم ہونے کو اتپتی (پیدائش) اور مرنے کو پرلے (فنا دنیا) کہا گیا ہے اس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں[1]

تناسخ

۳۰۔ سوال۔ جنم ایک ہے یا بہت سے؟

جواب بہت سے۔

۳۱۔ سوال- اگر بہت ہیں تو پہلے جنم یا موت کی باتیں کیوں یاد نہیں رہتی ہیں؟

جواب۔ جیو تھوڑے علم والا ہے تینوں زمانوں کی باتیں نہیں جانتا

[1] چونکہ مکتی یافتہ لوگوں سے جنم پر نئی تلقین کو قابل اعتراض ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اسلئے جتلایا گیا ہے کہ دنیا کا سلسلہ جنم لینے اور مرنے پر ہی منحصر ہے جو اتپتی اور پرلے صرف جنم اور مرن ہی کا نام ہے اسلئے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں اور یہ پیشتر جنم بتایا جا چکا ہے کہ جیو لیشن متھ ترین علم اور طاقت کی وجہ سے انتہائی عرصہ تک مکمل مکتی میں رہ سکتا دھرم جم

اس لیئے یاد نہیں رہتا اور جب من کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا بھلا پہلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجیئے۔ اس جسم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر پیدا ہوا نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں وہ بھی تو یاد نہیں رہتی ہیں۔ جیسے ہی بیداری یا خواب میں بہت سا کاروبار ظاہر طور پر کر کے سشپتی یعنی گہری نیند کی حالت میں اس بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا اور اگر تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرھویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا؟ تمہارا منہ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا اور من میں کیا خیال تھا؟ تو تم کوئی جواب نہیں دے سکتے جب اس جنم میں یہ حال ہے تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے۔

گذشتہ واقعات کو بھول جانا سکھ کا باعث ہے

۴۴ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جیو سکھی ہے نہیں تو سارے جنموں کے دکھوں کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہو کر مر جاتا نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے نہ کہ جیو کی۔

انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر نہیں ہے

۴۵ سوال۔ جب جیو کو گذشتہ اعمال کا علم نہیں اور ایشور اسکو سزا دیتا ہے تو جیو کا سدھار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اسکو علم ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا تھا اور اسکا یہ نتیجہ ہے۔ تب ہی وہ پاپ کے کاموں سے بچ سکے گا۔

جواب۔ تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو؟

سوال۔ پرتیکش وغیرہ پرمان (ثبوت بدیہی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ قسم کا[2]

جواب۔ تو پھر تم جنم سے لیکر وقت وقت میں حکومت، دولت، عقل، علم۔ غریبی، بے عقلی۔ جہالت اور سکھ دکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم کی باتیں کیوں نہیں جان لیتے؟

[1] یعنی انسان کا من اس جنم کی کیفیتوں میں ہمہ تن بیدار و مستغرق ہو جاتا ہے پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ ان کے یاد کرنے سے تمام دکھ پھر انکے سامنے آ جاتے ہیں اس لئے یاد ایک قسم کا مشاہدہ ہے (مترجم)

[2] آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے باب میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہے

اگر ایک حکیم اور ایک غیر حکیم کو کوئی بیماری ہو تو اس کی تشخیص یا اسکا سبب طبیب کو معلوم ہو جاتا اور ناواقف نہیں جان سکتا۔ کیونکہ ایک نے علم حکمت پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا۔ مگر حکمت سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بدپرہیزی ہوگئی ہے جس سے مجھکو یہ بیماری ہوئی ہے۔ اسیطرح دنیا میں مختلف قسم کے دکھ سکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانو تو پرمیشور طرفداری کرنیوالا ٹھہر جاتا ہے۔ کیونکہ پاپ کے بغیر غریبی وغیرہ دکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پن کے بغیر دولتمندی اور عقل[1] اسکو کیوں دی۔ پس پچھلے جنم کے پاپ اور پن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے

الیشور منصف ہے | **۳۴ سوال۔** ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے وہی انصاف ہے جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے کسی کو کاٹتا ہے کسی کو اکھاڑتا ہے اور کسی کو حفاظت سے بڑھاتا ہے مالک اپنی چیزوں کو جسطرح چاہے رکھے اس (الیشور) کے اوپر کوئی بھی دوسرا انصاف کرنیوالا نہیں ہے جو اس کو سزا دے سکے یا ڈرا سکے۔

جواب۔ چونکہ پرماتما انصاف چاہتا ہے اور انصاف کرتا ہے اور بے انصافی کو کبھی عمل میں نہیں لاتا۔ اس وجہ سے وہ قابل پرستش اور بڑا ہے جو انصاف کے خلاف کرے وہ الیشور نہیں اور جسطرح مالی بلا وجہ معقول راستے میں بے موقعہ درخت لگانے سے کاٹنے کے ناقابل کو کاٹنے سے۔ نہ بڑھانے کے لائق کو بڑھانے سے اور بڑھانے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے اسی طرح بے موجب کارروائی سے الیشور کو عیب لگتا ہے۔ پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے۔ اگر دیوانہ وار کام کرے تو دنیا کے اچھے افسران عدالت سے بھی ادنے ہونے پر بے توقیر ہو جاوے کیا اس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بد اعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور بے وقعت نہیں ہوتا۔ پس الیشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

مسئلہ قضا و قدر | **۳۵ سوال**۔ پرماتما نے پہلے ہی سے جس کے لئے جس قدر دینا تجویز کیا ہے

[1] اصل کتاب اسموقعہ پر لفظ بدھی (یعنی عقلی) کا درج ہے۔ (جو باعتبار طرز بیان کے چھاپہ یا کتابت کا سہو پایا جاتا ہے اسواسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا ہے۔ (مترجم)

اسیقدر دیتا ہے۔ اور جتنا کام کرتا ہے اُتنا ہی کرتا ہے۔

جواب۔ اس کی تجویز جیووں کے کرموں کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ کسی اور طرح اگر کسی اور طرح ہو تو وہ خطاوار اور بے انصاف ہو جاوے۔

بڑے چھوٹوں کو یکساں دکھ سکھ نہیں

۳۶۔ سوال۔ بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی دکھ سکھ نہیں ہے۔ بڑوں کو بڑی اور چھوٹوں کو چھوٹی تشویش۔ مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھکر گرمی کے وقت کچہری میں جاتا ہے اسکو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں کہ پن پاپ کا پھل دیکھو ایک پالکی میں آنند کیساتھ بیٹھا ہے اور دوسرے بغیر جوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں اور پالکی کو اٹھائے لئے جاتے ہیں مگر عقلمند دیکھ کر اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے ساہوکار کے دلمیں بڑا غم ہوتا ہے اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی اِدھر اُدھر جانیکا فکر کرتے ہیں کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس آج ہاروں گا یا جیتوں گا۔ نہ جانے کیا ہوگا اور کہار لوگ تمباکو پیتے آپسمیں بات چیت کرتے ہوئے مزے سے سوجاتے ہیں۔ سیٹھ جی اگر جیت جائیں تو کچھ تسکین ہوتی ہے۔ ورنہ ہار جائیں تو گویا دکھ کے سمندر میں ڈوب گئے اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں اسیطرح جب راجا خوبصورت اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اسکو جلدی نیند نہیں آتی اور مزدور کو کنکر پتھر مٹی اور اونچی نیچی جگہہ پر فی الفور نیند آجاتی ہے پس سب جگہہ یہی حال سمجھو

جواب۔ یہ نادانوں کی سمجھ ہے۔ اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہے گا مگر کہار ساہوکار بننے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ اگر سکھ دکھ برابر ہوتا تو اپنی اپنی حالت چھوڑکر دونوں نیچا یا اونچا بننا نہ چاہتے دیکھو ایک جیو عالم۔ نیک دل صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں آتا ہے اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے۔ ایک کو وقت حمل سے برابر سکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دکھ ملتا ہے۔ ایک جب پیدا ہوتا ہے تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے نال کاٹا جاتا ہے دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے تو مصری وغیرہ سے ملا ہوا حسب خواہش ملجاتا ہے۔ اسکو خوش رکھنے کے لئے نوکر چاکر کھلونے سواری

موجود ہوتے ہیں۔ اور لاڈ سے عمدہ جگہوں میں آرام پاتا ہے دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے نہانے کیواسطے پانی تک میسر نہیں ہوتا۔ جب دودھ پینا چاہتا ہے تو دودھ کے بدلے گھونسے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے اور کوئی پوچھتا تک نہیں۔ الغرض بغیر پُن اور پاپ کے سکھ دکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے۔

سکھ دکھ کا باعث اعمال ہی ہیں

۷۲ سوال علاوہ ازیں اگر کرموں کے بغیر سکھ دکھ ملتے ہیں تو انکے لحاظ سے آگے نرک (دوزخ) سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ جسطرح اسوقت پرمیشور نے کرموں کے بغیر سکھ دکھ دیا ہے اسیطرح مرنے کے بعد بھی جنکو چاہے گا سورگ میں اور جس کو چاہے نرک میں بھیج دیگا اسپر تمام جیو ادہرم میں مشغول ہو جائیں گے وہ دہرم کو کسطرح عمل میں لائیں کہ دہرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے پرمیشور کے اختیار میں ہے جسطرح اس کی مرضی ہوگی کرے گا اسطرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونیکی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دہرم کا زوال ہوگا۔

پس پچھلے جنم کے پن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے کرموں کے مطابق آئندہ جنم ہوگا۔

جیوئیں باہم فرق

۷۳ سوال انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جدا جدا قسم کے؟

جواب - یکساں ہیں مگر پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں۔

ایک ہی جیو انسانی و حیوانی مکرر دونوں قالبوں میں جنم پا سکتا ہے

۷۴ سوال انسان کا حیوان وغیرہ کے جسم میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے جسم میں اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں؟

جواب - ہاں جاتا آتا ہے کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پن کم ہوتا ہے تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجہ کا جسم پاتا ہے اور جب دہرم زیادہ اور ادہرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے جب پاپ پن برابر ہوں تو معمولی انسانی جسم ہوتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ پن پاپ کے اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ ہونیکی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلےٰ اور درمیانی اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان پاتے ہیں اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے۔ تب پاپ پن کے برابر ہوجانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے اور زیادہ پن کا پھل پھر بھی درمیانی درجہ کے انسانی جسم میں آتا ہے۔

جنم مرن وغیرہ

۴۰۔ سوال۔ جیو جب جسم سے نکلتا ہے۔ تو جیو کی موت کہی جاتی ہے اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم کو چھوڑتا ہے۔ تب یم الیہ یعنی خلا میں ٹھیری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے کیونکہ وید میں لکھا ہے **यमेन वायुना** یعنی "یم" نام ہوا کا ہے گرڑ پوران کا بناولی "یم" نہیں۔ اسکی خاص تردید اور تائید گیارہویں باب میں درج ہوگی اسکے بعد "دھرم راج" یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے وہ ہوا۔ اناج خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جاکر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے اگر کرم عورت کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہو تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہو تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور حمل ٹھیرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔

مکتی تک بار بار جنم

۴۱۔ سوال۔ اسطرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اسوقت تک پڑا رہتا ہے جبتک نیک کرم اپاسنا اور گیان کے ذریعے مکتی نہیں پاتا کیونکہ نیک کرموں سے انسانوں میں اعلےٰ جنم ملتا ہے اور مکتی میں زمانہ "مہاکلپ" تک جنم لینے اور مرنے کے دکھوں سے آزاد رہکر آنند میں بسر کرتا ہے۔

مکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے

۴۲۔ سوال۔ مکتی ایک جنم میں ہوتی ہے یا کئی جنموں میں؟

جواب۔ کئی جنموں میں کیونکہ

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।

क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥

मुण्डक० २ । खं० २ । मं० ८ ॥

جب اس جیو کے ہردے (دل) سے اودیا اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے۔ تمام شک رفع ہو جاتے ہیں اور برے کرم چھوٹ جاتے ہیں تب اس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر موجود ہے قیام کرتا ہے۔ (منڈک ۲۔۲۔۸)

جیو اور مکتی

۴۳۔ سوال۔ مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں ملجاتا ہے یا جدا رہتا ہے۔

جواب۔ جدا رہتا ہے کیونکہ اگر ملجاوے تو مکتی کا سکھ کون بھوگے اور مکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ ہو جائیں وہ مکتی تو نہیں بلکہ جیو کی فنا یا موت سمجھنی چاہیے۔

جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک کرم۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) مذکورہ بالا سب تدبیریں کرتا ہے وہ مکتی پاتا ہے۔

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति ॥ तैत्तिरी०

جو جیو آتما۔ اپنی عقل اور آتما کے اندر ہست مطلق۔ عین عالم لا انتہا۔ عین راحت برہم کو جانتا ہے وہ اس موجود کل برہم میں قائم ہو کر اس بے انتہا علم والے برہم کیساتھ سب مرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی آتما جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے اُس اُس کو پاتا ہے یہی مکتی کہلاتی ہے (تیتری آنند ولی انوواک ۱)

مکتی میں سکھ

۴۴ سوال جیسے جسم کے بغیر دُنیوی سکھ نہیں بھوگ سکتا۔ ویسے مکتی میں جسم کے بغیر آنند کس طرح بھوگ سکیگا؟

جواب۔ اس کا جواب پہلے دے چکے ہیں اتنا اور سنئے جسطرح جیو آتما دُنیوی سکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے۔ اسیطرح پرمیشور کے سہارے مکتی کے آنند کو پاکر وہ مکت جیو بے انتہا ہر جگہہ موجود برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق چلتا پھرتا ہے پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے مکتی پائے ہوں کے ساتھ ملتا ہے پیدائش کی حکمت کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دنیائیں نظر آتی ہیں دیکھتا ہے۔ جسقدر گیان بڑھتا ہے اس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے مکتی میں جیو آتما بے عیب ہونے کی وجہ سے پورا گیانی ہوتا ہے اور تمام اشیاء کو جو اس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے۔ یہی غیر معمولی سکھ "سورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنسکر خاص دکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے۔

سورگ اور نرک

۴۵ **स्व:** "سو" سکھ کو کہتے ہیں ۔ اور جس میں سکھ حاصل ہو وہ سورگ ہے اسکے خلاف دُکھ پانا نرک کہلاتا ہے (مترجم) دنیوی سکھ معمولی سورگ ہے اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سورگ کہلاتا ہے۔ تمام جیو طبعاً سکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور دکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں مگر جبتک دہرم پر نہیں چلتے اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک ان کو سکھ کا ملنا اور انکے دکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے۔ کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی۔ جیسے

छिन्ने मूले वृक्षो नश्यति तथा पापे क्षीणे दुःखं नश्यति।

جسطرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسیطرح پاپ کے چھوڑنے سے دکھ دور ہوتا ہے۔

منو میں کرم بموجب پھل | ۴۶ سم - دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پن کی بہت سی قسم کی گتی (انجام) درج ہیں

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम्।

वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम्॥१॥

शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः।

वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम्॥२॥

यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते।

स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम्॥३॥

सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम्।

एतद् व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः॥४॥

तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किञ्चिदात्मनि लक्षयेत्।

प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत्॥५॥

यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः।

तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम्॥६॥

यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम्।

अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत्॥७॥

त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः।

अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः॥८॥

वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः।

धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम्॥९॥

आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः।

विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥

लोभः स्वप्नोऽधृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥

यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥

येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥

यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥

तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥

(منو ۱۲-۸ و ۹ و ۲۵ لغایت ۳۳ و ۳۵ لغایت ۳۸)

اعمال اور ان کی تاثیر | یعنی انسان اپنی اعلیٰ درمیانی اور ادنےٰ درجہ کی عادتوں کو
کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرکے درمیانی اور ادنےٰ کو چھوڑ دیوے اور یہ بھی یقین سمجھے
کہ یہ جیو جس نیک یا بدکام کو من سے کرتا ہے اس کو من سے۔ زبان سے کئے ہوئے
زبان سے اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے (منو
جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے صحبت نیک آدمیوں کی ہلاکت
بدکام کرتا ہے اسکا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے زبان سے کئے
ہوئے پاپوں کے بدلے پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جسم اور من سے کئے ہوئے
پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲-۹)
جیوؤں کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲
گنوں کی علامت | جب آتما میں گیان ہو تب ستو گن اور جب اگیان ہو تب تمو گن اور جب
آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجو گن جاننا چاہیئے۔ پرکرتی (مادہ) کے یہ تین گن دنیا
کی تمام چیزوں میں محیط ہو کر رہتے ہیں (منو ۱۲-۲۶)

ستوگن - اس کی تمیز اسطرح کرنی چاہیئے کہ جب آتما میں بشاشت ہو - دل شاد ہو - اور
کامل برقرار طبیعت جیسا صاحب بتاویز پایا جاوے - تب سمجھنا چاہیئے کہ ستوگن غالب ہے
اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں (منو ۱۲-۲۷)

رجوگن - جب آتما اور من دکھی اور بشاشت سے خالی ہوئے ہوں دنیوی چیزوں میں ادھر
ادھر بھٹکیں تب سمجھنا چاہیئے کہ رجوگن غالب ہے اور ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۸)

تموگن - جب آتما اور من موہ میں ہوں یعنی دنیوی چیزوں میں پھنسے ہوئے ہوں اور جبکہ
انہیں تمیز کچھ نہ رہے عیش و عشرت میں اندھے ہو جانے سے حجت و دلیل تک نہ رہے اور
کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو تب یقین جاننا چاہیئے کہ اسوقت مجھ میں تموگن غالب
اور ستو ورجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۹)

ستوگن کا نتیجہ - اب ان تینوں گنوں کے اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ نتیجوں کو مفصل
بیان کرتے ہیں (منو ۱۲-۳۰) ویدوں کا مطالعہ دہرم پر قائم ہونا - گیان کو بڑھانا
پاکیزگی کی خواہش - حواس کا ضبط - دہرم کے کام اور آتما کا دھیان یہی علامات ستوگن
کی ہیں (منو ۱۲-۳۱)

رجوگن کا ظہور - جب رجوگن نمودار ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن پوشیدہ ہوتے ہیں
تب شروع میں شوق - ترک استقلال ناراست کارروائیوں کے اختیار کرنے اور نفس
پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن خصوصیت
سے زیادہ ہوا ہوا ہے (منو ۱۲-۳۲)

غلبہ تموگن - جب تموگن کا ظہور اور باقی دونوں پوشیدہ ہوں تب نہایت درجہ کا لالچ
جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے - غائت درجہ کی سستی اور نیند نمودار ہو جاتی ہے -
استقلال جاتا رہتا ہے بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے اور ناستک پن آ جاتا ہے یعنی وید اور
ایشور پر شردھا نہیں رہتی - انتہکرن میں تلوّن کی ترقی ہوتی ہے طبیعت میں یکسوئی
نہیں رہتی اور من کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے ایسی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو
علامات تموگن سمجھنی چاہیئے (منو ۱۲-۳۳)

نیز جس کام کے ہونے کے بعد یا اس کے کرتے ہوئے یا عین اس کی خواہش کے وقت
اپنی آتما کو شرم - تامل اور خوف معلوم ہو تب یعنی اس فعل کے وقت سمجھو کہ مجھ میں بہت

بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲ - ۲۵)

غلبہ رجوگن۔ جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑی ناموری چاہتا ہے۔ مفلس ہو کر بھی نقال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا تب سمجھنا چاہئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے

غلبہ ستوگن۔ جب انسان کی آتما سب سے سیکھنے کی خواہش کرے خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے اچھے کاموں میں شرم نہ کرے اور جس کام سے آتما خوش ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے تب سمجھنا چاہئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے (منو ۱۲ - ۳۷)

ہر سہ گنوں کے عام اور مختصر علامات

تموگن کی علامت نفسانیت رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲ - ۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اسکو آگے لکھتے ہیں۔

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥ १ ॥

स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २ ॥

हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥ ३ ॥

चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥

झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥

राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥

गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥

तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥

ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥

इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।

पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥

(منو ۱۲۔ ۴۸۔ ۴۹ لغایت ۵۰ و ۵۲)

سہ گنوں کا پھل

۴۳۔ جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ جو رجوگنی ہیں وہ متوسط درجے کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی (ادنےٰ درجہ) کو پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۰)

جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں وہ نہ چلنے والے درخت وغیرہ کا۔ کیڑے مکوڑوں کا۔ مچھلی سانپ کچھوے۔ مویشی اور مرگ (خشکی چوپایہ) وغیرہ کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۲) جو اوسط درجے کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی۔ گھوڑا۔ شودر ملیچھ اور قابل مذمت کام کرنے والے شیر چیتے پلنگ اور خوک یعنی سور کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۳)۔ جو اچھے تموگنی ہیں وہ کتھا (ادوم) یعنی جو کبت دوہا وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ خوبصورت پرند مکار آدمی یعنی اپنے سکھ کے لئے اپنی تعریف کرنے والے راکشس یعنی موذی آدمی اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور غلیظ رہتے ہیں۔ یہ اعلیٰ تموگنی کرموں کا پھل ہے (۱۲۔ ۴۴) جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھالا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ سے کھودنے والے ملاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانیوالے نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنے اترنے والے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں۔ ہتھیار بند ملازم اور شراب خوری کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ ہوتا ہے (منو ۱۲۔ ۴۵) جو متوسط درجہ کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ورن والے یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے راجاؤں کے

پروہت ۔ حجت اور مقدمہ بازی کرنے والے سفیر وکیل بیرسٹر محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲ - ۴۶)

جو عمدہ رجوگنی ہیں وہ گندہرب یعنی گانے والے گھیک یعنی باجہ بجانیوالے یکش یعنی دولتمند ۔ عالموں کے خدمتگار اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲ - ۴۷)

جو تپ کرنیوالے جتی سنیاسی ۔ ویدپاٹھی ۔ ومان (غبارہ) چلانیوالے علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں انکو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو (۱۲ - ۴۸)

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ یجنہ کرنیوالے وید کے معنی کو جاننے والے عالم وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف محافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں اور سادھو یعنی جن کی خدمت سدہی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے ایسے اُستادوں کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲ - ۴۹) جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہوکر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برہما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے "وشوسرج" یعنی علم قانون قدرت کو جانکر قسم قسم کے ومان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانیوالے دہارمک اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں اور "اویکت" (دونوں) کے جنم یعنی کثیف حالت اور پرکرتی یعنی لطیف علت مادی پر غلبہ پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں (منو ۱۲ - ۵۰) جو حواس کے تابع ہوکر نفس پرست اور دہرم کو چھوڑکر ادہرم کو کام میں لانیوالے جاہل ہیں وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے دُکھوں کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲ - ۵۱) اسطرح سے جو انسان ستوگن رجوگن اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اسکو اسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے۔

مکتی کے لئے مہایوگی ہونا | ۸۴ ۔ جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں وہ "گن اتیت" ہوکر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعے سے مہایوگی ہوکر مکتی کی تدبیر کریں چنانچہ لکھا ہے:

یوگ ۱-۲

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ २ ॥ पा० १ । २ ॥

یوگ ۱-۳

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ ३ ॥ पा० १ । ३ ॥

چیت کو روکنا | ۸۵ ۔ چیت کی برتیوں حرکتوں کا نرودہ (روکنا) یوگ ہے تب (ایشور کے سروپ) یعنی ذات میں قیام ہوتا ہے (المترجم) یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجل منی کے سوتر ہیں۔

انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روکے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو پھر اسکو نرودھ کرکے (روک کر) ایکاگر ایکسو طبیعت ہو یعنی ایک پرماتما اور دھرم کے کام ان کے سب سے اعلیٰ حصہ چت (قوت متخیلہ) کو ٹھیرا رکھے اسے نرودھ کہتے ہیں یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دینا (یوگ شاستر ا۔ ۲) جب چت ایکاگر اور نرودھ ہو جاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے (یوگ ا۔۳) الغرض ایسی ایسی تدبیریں مکتی کے لئے کرنی چاہئیں۔ اور دکھوں کا دفعیہ مکتی ہے | ۵۰

अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्तपुरुषार्थः ॥ سانکھیہ ا۔ ا

تین قسم کے دکھوں کو بالکل مٹانا غایت درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے مترجم یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے "ادھیاتمک" یعنی انکالیف متعلق جسم "آدھی بھوتک" یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہونچنا "ادھی دیوک" جو حد سے زیادہ بارش حد سے زیادہ گرمی۔ اور حد سے زیادہ سردی اور من اور حواس کی بیقراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے ان تین قسم کے دکھوں کو مٹا کر مکتی پانا نہایت درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے۔ اس کے آگے نیک و بدچلن اور خوردنی و ناخوردنی اشیا کے بارہ میں لکھیں گے۔

یہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا نواں باب دربار مکتی ختم ہوا۔

دسواں باب

اب آچار اناچار (اخلاق عدم اخلاق) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا ذکر کرینگے

آچار اناچار کی تعریف

۱- اب جو دہرم کے اعمال۔ خوش خُلقی۔ بھلے لوگوں کی صحبت علم حق حاصل کرنے کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (اخلاق) اور ان کے برعکس کو "اناچار" (عدم اخلاق) کہتے ہیں۔ اسکا بیان کیا جاتا ہے

آچار اناچار کی تشریح

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ।
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ २ ॥

सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसम्भवाः ।
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥

वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥

सर्वन्तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्त्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥

वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।

कार्य्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥

केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।

राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥

منو ۲۔ ۱ سے ۴۔ ۶۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۲۶۔ ۶۵

نیکوں اور اپنی ضمیر کے مطابق عمل

۱۔ انسان کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ جس رنگی (راگ) اور نفرت (دویش) سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں اور جس کو دل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں وہی دھرم تسلیم اور تعمیل کے قابل ہے (منو ۲-۱)

کام آتما اور اکامتا اچھی نہیں

۲۔ کیونکہ اس دنیا میں غایت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں (منو ۲-۲)

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا

۳۔ اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور نشکام ہو جاؤں تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی یجنہ راستگوئی وغیرہ برت (عہد) یم "ادر نیم" کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آسکتے ہیں (منو ۲-۳)

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی

۴۔ کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا (منو ۲-۴)

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں

۵۔ اس لئے تمام وید۔ منو سمرتی اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر نیک مستند آدمیوں کے چلن اور جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے یعنی جن میں خوف شک اور شرم نہ ہو ان کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو جب کوئی آدمی جھوٹ بولنے اور چوری وغیرہ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو اسی وقت اس کے آتما میں خوف شک

اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے (منو ۲-۶)

ان چاروں پر غور کرنا ۶۔ انسان کو چاہیے کہ ان تمام یعنی وید۔ شاستر۔ نیک آدمیوں کے چلن اور اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کرکے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو۔ اس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو (منو ۲-۸)

دھرم پر چلنے کا نتیجہ ۷۔ کیونکہ جو انسان ویدوں اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے (منو ۲-۹)

ناستک ذات سے خارج ۸۔ "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں انکے ذریعے تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کر لینا چاہیے جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی توہین کرے اسکو نیک لوگ جاتی (ملت) سے خارج کر دیویں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے (منو ۲-۱۱)

دھرم کے چار معیار ۹۔ اس لئے وید۔ سمرتی۔ نیک لوگوں کا چلن۔ اور اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پسندیدہ چلن یہ چار دھرم کے معیار ہیں یعنی انہی سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے

دھرم کا گیان کس کو حاصل ہو سکتا ہے ۱۰۔ لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ اور "کام" یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں ان کے لئے وید ہی اعلےٰ سند ہے (منو ۲-۱۳)

دوجوں کا سنسکار کرنا واجب ہے ۱۱۔ اسی لئے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے نیک اعمال سے برہمن۔ کشتری اور ویش اپنے بچوں کا گربھادھان وغیرہ سنسکار کریں جو اس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنے والا ہے (منو ۲-۲۶)

سر کے بال داڑھی وغیرہ ۱۲۔ برہمن کے سولہویں۔ کشتری کے بائیسویں۔ ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" یعنی مونڈن ہو جانا چاہیے۔ یعنی اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی داڑھی مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہیے اور پھر کبھی نہ رکھنا چاہیے اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ داڑھی۔ مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا

(اور جوٹھ بھی بالوں میں رہ جاتی ہے (منو-٢٥)

مزید تشریح

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥

न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्द्धते ॥ ३ ॥

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥

वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥

श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥

नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥

वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥

न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥

विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥

न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवाः स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥

यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥

अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

منو ادھیاے ۲ - ۸۸ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۷ - ۱۰۰ - ۹۸ - ۱۱۰ - ۱۲۰ - ۱۵۳ سے ۱۵۶ - ۱۵۹ ۔

حواس کو قابو میں رکھنا

۱۔ انسان کا اعلےٰ درجہ کا چلن یہ ہے کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والی چیز دل میں لگاتے ہیں انکے روکنے کی کوشش کرے جسطرح گاڑی چلانیوالا گھوڑوں کو سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔ اسی طرح انکو اپنے بس میں کرکے ادہرم کے راستے سے ہٹا کر ہمیشہ دہرم کے راستہ پر چلایا کرے (منو ۲-۸۸)

کیونکہ اس کے سوائے دہرم نہیں ہو سکتا

۲۔ کیونکہ حواس کو لذات میں پھنسانے اور ادہرم پر چلانے سے انسان یقیناً پاپ کماتا ہے اور جب اُنکو مغلوب کرکے دہرم میں چلاتا ہے۔ تبھی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے (منو ۲-۹۳)

بھوگنے سے خواہش کم نہیں ہوتی

۳۔ یہ بات تحقیق ہے کہ جسطرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے سے آگ بڑھتی جاتی ہے اسیطرح لذات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے اس لئے انسان کو لذات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہیئے (منو ۲/۹۴)

مغلوب الحواس کی ناکامیابی

۴۔ جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے اُسکو "وپردشٹ" کہتے ہیں اسکو باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دنیا۔ نہ یگیہ نہ نیم اور نہ دہرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سب باتوں میں غالب الحواس اہل آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے (منو ۲/۹۷)

غالب الحواس کی کامیابی

۵۔ اس لئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارہواں من کو اپنے بس میں کرکے مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد

کو پورا کرے ۔ (منو ۲-۱۰۰)

غالب الحواس کی تعریف ۶۔ غالب الحواس اسکو کہتے ہیں جو تعریف سنکر خوش اور مذمت سنکر غمگین۔ نرم چیز کے چھونے سے سکھی اور سخت چیز کے چھونے سے دکھی۔ خوبصورت شکل دیکھ کر خوش اور بدصورت شکل دیکھ کر ناخوش۔ اعلےٰ خوراک کھانے سے شاداں اور ردی خوراک کھانے سے رنجیدہ۔ خوشبو کا مشتاق اور بدبو سے متنفر نہیں ہوتا (منو ۲-۹۸)

کس موقعہ پر جواب دینا اور کس موقعہ پر جواب نہ دینا چاہیے ۷۔ کبھی بغیر پوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اسکو جواب نہ دے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی بے جان بت کی طرح خاموش رہے۔ البتہ جو فریب سے خالی اور سچائی کی تلاش کرنے والے ہوں ان کو بغیر پوچھے بھی اپدیش کرے (منو ۲-۱۱۰)

قابل تعظیم آدمی ۸۔ اول دولت۔ دوم رشتہ یعنی خاندان و نسب۔ سوم عمر۔ چہارم اچھے کام پنجم اعلےٰ علم یہ پانچ عزت کے مقام ہیں لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے اعلیٰ عمر اور عمر سے بڑھکر کام اور کام سے زیادہ اعلیٰ علم والے درجہ بدرجہ زیادہ عزت کے لائق ہیں (منو ۲-۱۳۶)

نادان عمر سے زیادہ عزت کے لائق ہے ۹۔ کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو۔ لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وہ بالک ہے اور جو علم اور معرفت کا دینے والا ہے اس بالک کو بھی بزرگ ماننا چاہیے۔ کیونکہ تمام شاستر اور علمائے کامل بے علم کو بالک اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں (منو ۲-۱۵۳)

بزرگی علم سے ہے ۱۰۔ زیادہ سالوں کے گزرنے۔ سفید بالوں کے ہونے زیادہ دولت اور بڑے خاندان سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رشی مہاتماؤں کا یہی یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے۔ وہی آدمی بزرگ کہلاتا ہے (منو ۲-۱۵۴)

اپنے اپنے ورن میں بزرگی ۱۱۔ برہمن علم سے۔ کھشتری زور سے۔ ویش مال و دولت سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲-۱۵۵)

سفید بالوں سے بڑائی نہیں ۱۲۔ بال سر کے سفید ہونے سے کوئی بزرگ نہیں ہوتا بلکہ نوجوان علم پڑھا ہوا ہے اسی کو عالم لوگ بڑا جانتے ہیں (منو ۲-۱۵۶)

بے علم دراصل انسان نہیں ۱۳۔ اور جو علم نہیں پڑھا جسطرح لکڑی کا ہاتھی اور چمڑے کا ہرن ہوتا ہے۔ اسیطرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام آدمی کہلاتا ہے (منو ۲-۱۵۷)

ست اپدیش سے ترقی کرنا ۱۴۔ اس لئے علم پڑھکر اور صاحب علم و دہرماتما ہوکر بلا خوف و تشنیف

سب جانداروں کی بھلائی کا اُپدیش کرے اور اُپدیش کے وقت زبان شیریں اور ملائم ہو۔ جو سچے اپدیش سے دہرم کی ترقی اور ادہرم کو پامال کرتے ہیں وہ لوگ مبارک ہیں۔ (منو)

صفائی رکھنا | روز مرہ غسل کرے۔ پوشاک کھانے پینے کی چیزیں رہنے کی جگہہ سب صاف رکھے کیونکہ ان کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑہتی ہے۔ صفائی کرنی واجب ہے جس سے میل اور بدبو دور ہو جائے۔

आचारः प्रथमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ॥

मनु० अ० १ । १०८ ॥ (منو۔ ۱۰۸)

وید و سمرتی پر چلنا ہی نیک چلنی ہے | ۴۔ جو راستگوئی وغیرہ کاموں کا کرنا ہے۔ وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے۔ (منو۔ ۱۰۸)

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥

(یجر۔ ۱۶۔ ۱۵)

आचार्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । वं० १५ । मं० १७ ॥ (اتھروید ۱۱۔ ۱۵۔ ۱۷)

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ । अनु० ११ ॥ (تیتری اُپنشد)

دیو پوجا سب کا فرض ہے | ۵۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ اور اتھتی کی خدمت کرنے کو دیو پوجا کہتے ہیں اور جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلیٰ فرض ہے۔

بد صحبت ترک کرنی چاہئے | ۶۔ کبھی ناستک۔ شہوت پرست۔ دغاباز۔ دروغ گو۔ خود غرض۔ فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ بُرے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنی جو سچ بولنے والے دھرماتما ہیں اور جن کو دوسروں کی بہبودی عزیز ہے۔ ہمیشہ ان کی صحبت کرنے ہی کا نام "شرشٹ آچار" پاکیزہ چلن ہے۔

غیر ملکوں میں جانا | ۷۔ **سوال**۔ آریاورت کے باشندوں کا آریاورت سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ یہ بات غلط ہے کہ جو بیرونی اور اندرونی پاکیزگی رکھنا اور راستگوئی وغیرہ عمل

...ہے۔ وہ جہاں کہیں کوئی کرے گا وہ "آچار" (اخلاق) اور دہرم سے نہیں گرے گا
اور جو شخص آریہ ورت میں رہکر بھی بُرے کام کرے گا۔ وہی دہرم اور آچار سے گرا ہوا
...دے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو ذیل کا شلوک کیوں ہوتا؟

मेरोहरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।
क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥
स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥

مہابھارت شانتی پرب ٣٢٧

قدیم میں آریوں کا دوسرے ملکوں میں جانا۔ شک آچاریہ کا امریکہ سے متھلا پوری میں آنا

٭ یہ شلوک مہابھارت شانتی پرب میں موکش دہرم کے متعلق ویاس اور شک کی گفتگو میں آیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت ویاس معہ اپنے بیٹے شک اور شاگردوں کے پاتال میں جسکو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے۔ شک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک سوال پوچھا کہ آیا آتم دویا "علم" اتنی ہی ہے یا زیادہ؟ ویاس جی نے ارادتاً اس بات کا جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ اس بات کا اُپدیش کر چکے تھے۔ دوسرے کی شہادت کے لئے اپنے بیٹے شک سے کہا کہ اے بیٹا تو متھلا پوری میں جاکر یہی سوال راجا جنک سے کر وہ اسکا مناسب جواب دینگے۔ باپ کی بات سُنکر شک آچاریہ پاتال لوک سے متھلا پوری کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے میرو یعنی ہمالہ سے شمال مشرقی و شمالی و شمالمغربی گوشوں میں جو ملک آباد ہیں ان کا نام ہری ورش ہے یعنی "ہری" نام بندر کا ہے اس ملک والے لوگ اب بھی سرخ چہرہ اور بندر کی طرح بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں کا نام اسوقت یوروپ ہے انہیں کو خود سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے ہیں۔ ان ملکوں کو دیکھتے ہوئے پھر ان ملکوں کو جن کو ہون یعنی ...ی کہتے ہیں دیکھ کر چین میں آئے۔ چین سے ہمالہ اور ہمالہ سے متھلا پوری میں پہونچے۔

شری کرشن و ارجن کا امریکہ میں جانا

اور شری کرشن و ارجن۔ اشوتری "جسکو دخانی جہاز کہتے ہیں" میں بیٹھکر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدہشٹر کے یجنہ میں اُدالک رشی کو لے آئے تھے۔

...وں کی شادی ...دوسرے ملکوں میں

دہرت راشٹر کی شادی "گاندہار" یعنی قندہار کی شہزادی سے ہوئی۔ ماودری پانڈوں کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی اور ارجن کی

شادی پاتال میں جسکو امریکہ کہتے ہیں وہاں کے راجہ کی بیٹی اُلوپی کیساتھ ہوئی تھی
اگر مختلف ملکوں اور براعظموں میں جاتے آتے نہ ہوتے تو یہ سب باتیں کیونکر ہو سکتیں

۴۔ منو میں جہازوں پر محصول کا ذکر

منوسمرتی میں جو سمندر میں چلنے والے جہازوں پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانیکی وجہ سے ہے

بھیم وغیرہ کا کرہ زمین کے ملکوں میں جانا

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راجسوئیہ" یگیہ کیا تھا اس میں تمام کرہ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے نیوتہ دینے کے لئے بھیم و ارجن۔ نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے تو کبھی نہ جاتے

۵۔ غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات

۵ - پس پہلے آریہ ورت کے لوگ بیوپار کاروبار سلطنت اور سیر کی خاطر تمام کرہ زمین پر پھرا کرتے تھے اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہے جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے میل جول رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے سے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں اور اچھے طریقوں کو اختیار کرنے اور بُری باتوں کے چھوڑنے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں۔

۶۔ غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں

۶ - بھلا سخت ناپاک اور ملیچھ گھر میں پیدا ہوئی ہوئی کسبی کی صحبت سے تو "ہم شدھ آچار" (نیک چلن) اور بے دھرم ہوئے نہ مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں! یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہاں اتنی وجہ تو ہے کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں ان کے جسم اور منی وغیرہ دھاتیں بدبو وغیرہ کے باعث پلید ہوئی ہوئی ہیں ان کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ بد عادتیں نہ لگ جائیں یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن جب ان سے معاملات کرنے اور ان کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے تو انکے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ان کے اوصاف کو اختیار کریں اس میں کچھ بھی نقصان نہیں چونکہ جاہل لوگ ان کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اس لئے جنگ کبھی بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ لڑائی میں انکو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔

بھلے آدمیوں کے واسطے عشق و نفرت اور دیگر دروغ گوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلا خصومت ہونا اور محبت بہبودی خلائق و نکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ دھرم اچار (نیک اخلاق) ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہم کو مختلف ملکوں اور براعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے سے لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہئے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیں تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

ولایتی بیوپار اور حکومت

۱۱۔ کیا مختلف ملکوں اور براعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں اور غیر ملک والے ان کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز مفلسی اور دکھ کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ

۱۲۔ پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم انکو علم سکھلا دینگے اور ملک بملک جانے کی اجازت دیدیں گے تو دانا عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسیں گے جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہے گی اسیواسطے کھانے پینے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جا سکیں البتہ اتنا ضرور چاہئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھول کر بھی نہ کریں۔

لڑائی کے موقعہ پر چوکا لگانا۔

۱۳۔ کیا تمام عقلمندوں کی اسبات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنانا اور کھانا ضرور شکست کا باعث ہے؟ چھتری لوگوں کے واسطے تو جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی۔ گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اپنی فتح کرنا ہی "آچار" اور مغلوب ہو جانا "اناچار" ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے اور مخالفت کرتے کراتے تمام آزادی۔ خوشی۔ دولت۔ حکومت۔ علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا۔ اور اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کوئی مال لے تو پکا کر کھائیں مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سارے آریا ورت میں چوکا لگا کر سب برباد کر دیا ہے؟

البتہ جہاں کھانا پکائیں اس مکان کو دھونے لیپنے۔ جھاڑو دینے اور کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہیے نہ کہ مسلمان اور عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچیخانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا | ۱۴۔ سوال۔ سکھری دکجی، نکھری (پکی) کیا ہے؟

جواب۔ سکھری وہ ہے جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے اور جو گھی دودھ میں پکائیں وہ نکھری یعنی پکی ہے۔ یہ بھی ان دھوردٗں (چالبازوں) کا چلایا ہوا پاکھنڈ ہے جس میں گھی دودھ زیادہ لگے اس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے اس لئے یہ حیلہ رکھا ہے ورنہ آگ سے یا موسم میں پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اسطرح کا بھی پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہوں | ۱۵۔ سوال۔ دوج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھاویں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں؟

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں تاکہ برہمن۔ کشتری اور ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے امور سلطنت کے چلانے مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں رہیں مگر شودر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھاویں۔ سنو پرمان (آپستمبہ دھرم سوتر ۲۔۲۔۲۔۴)

याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्त्तारः स्युः ॥ आपस्तम्ब

सूत्र । प्रपाठक २ । पटल २ । खण्ड २ । सूत्र ४ ॥

آریوں کے گھر میں شودر یعنی بے علم عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں لیکن وہ جسم اور کپڑے وغیرہ صاف رکھیں۔ جب وہ آریوں کے گھر میں کھانا بنائیں تو منہ باندھ کر بنائیں تاکہ ان کے منہ سے جوٹھا اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں دن حجامت کرائیں۔ اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھاویں۔

چھوت چھات | ۱۶۔ سوال۔ شودر کی چھوئی ہوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں؟

جواب۔ یہ بات من گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا

کھالیا۔ کیونکہ جب شودر، چمار، بھنگی، مسلمان، عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں ایکھ کاٹتے چھیلتے۔ پیل کر رس نکالتے ہیں تب بول و براز کرکے بغیر ہاتھ دھوئے انہیں اٹھاتے اور رکھتے ہیں۔ آدھا گنّا چوس کر رس پیکر آدھا اسی میں ڈال دیتے ہیں اور رس پکانے کے وقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں جب چینی بناتے ہیں تب پرانے جوتے جن کے تلے میں پاخانہ و پیشاب گوبر دھول لگی رہتی ہے انہی جوتیوں سے اسکو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں انہی میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں اور پسینہ بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھل مول۔ کند کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھالیا۔

ان دیکھے میں عیب	۱۷۔ سوال

۱۷۔ **سوال**۔ پھل مول و کند۔ رس وغیرہ ان دیکھی چیزوں میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ واہ جی واہ! سچ ہے اگر ایسا جواب نہ دیتے تو کیا خاک کھاتے۔ گڑ شکر میٹھی لگتی ہے۔ دودھ گھی طاقت دیتا ہے اسی لئے یہ مطلب کی بات بنائی ہے۔ بھلا اگر ان دیکھی چیزیں عیب نہیں تو اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے بنا کر دوسرے مکان میں تم کو لا دے تو کھالو گے یا نہیں اگر کہو کہ نہیں تو ان دیکھے میں بھی عیب ہوا۔

آپس میں کھانا پینا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے	۱۸

۱۸۔ البتہ مسلمان اور عیسائی وغیرہ شراب اور گوشت کھانیوالوں کے ہاتھ کا کھانے سے شراب اور گوشت وغیرہ کھانے پینے کا عیب بھی لگ جاتا ہے۔ لیکن ہاں آریوں کا آپس میں ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب دکھائی نہیں دیتا۔ جبتک آپس میں ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان ایک ہی سکھ دکھ نہ مانا جاوے تبتک ترقی ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی بلکہ جبتک بری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے تب تک بجائے ترقی کے تنزلی ہوتا ہے۔

آریاورت میں غیر راج ہونے کے اسباب۔	۱۹

۱۹۔ آریاورت میں غیر ملک والوں کا راج ہونے کا باعث آپس کی پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہمچریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا

اور بچپن میں بلا سوئمبر (زوجین کی رضامندی) کے شادیاں ہونا۔ لذات میں پھنسا رہنا وغیرہ بد عادات۔ وید ودیا کا پرچار نہ کرنا وغیرہ برے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں تب ہی تیسرا بدیشی آ کر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

مہابھارت کا جنگ۔ پھوٹ کا نتیجہ تھا

۲۰۔ کیا تم لوگ مہابھارت کی باتیں بھی جو پانچ ہزار برس پہلے ہوئی تھیں بھول گئے؟ دیکھو مہابھارت کی جنگ میں سب لوگ لڑائی میں سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادوں کا ستیاناش ہو گیا۔ وہ تو ہو گیا لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے نہ جانے یہ خوفناک راکشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کرے گا۔ اسی بدکردار گوتر ہتیارے (رکت جدیوں کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنیوالے نیچ دریودھن کے برے طریق پر آریہ لوگ اب تک بھی چلکر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جائے۔

کھانے نہ کھانے کی چیزوں کی تقسیم

۲۱۔ کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہیں ایک دھرم شاستر کے مطابق اور دوسرے ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق:-

اول۔ شاستر سے ممنوع (ناپاک)

۲۲۔ مثلاً دھرم شاستر میں لکھا ہے (

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० ५ । ५ ॥

دوج یعنی برہمن کھشتری اور ویش اور شودروں کو بھی ناپاک یعنی بول و براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ۔ پھل۔ مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں (منو ۵-۵)

वर्जयेन्मधुमांसं च ॥ मनु० २ । १७७ ॥

(منو ۲-۱۷۷)

(ا) مختلف قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ

(ب) اشیاء منشی

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारी तदुच्यते ॥

(سارنگدھر ۴-۲۱)

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں انکا استعمال کبھی نہ کریں اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں اور شراب و گوشت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جنکا جسم شراب اور گوشت کے ذروں سے ہی بھرا ہے انکے ہاتھ کا نہ کھاویں۔

ج۔ گوشت۔ جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا ہو اسے نہ کرے)

اول گائے کے فوائد

یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دودھ گھی۔ بیل گائے پیدا ہونے

ایک پیڑھی میں چار لاکھ چوہتر ہزار چھ سو آدمیوں کو سکھ پہنچتا ہے ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں۔ مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزمرہ دے تو اوسطاً گیارہ سیر دودھ فی گائے ہوا۔ کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی۔ اب ہر ایک گائے کی عمر بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں۔ اس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں ان میں سے دو مر جائیں تو بھی دس رہے۔ ان میں سے پانچ بچھڑیوں سے عمر بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ آدمی سیر ہو سکتے ہیں۔ اب رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم سے کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں اس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھائے تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہو سکتے ہیں دودھ اور اناج ملا کر ۳۷۴۸۰۰ آدمی سیر ہوتے ہیں۔ دونوں ملا کر ایک گائے کی ایک پشت میں ۴۷۵۶۰۰ آدمی ایکدفعہ پرورش پاتے ہیں اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بیشمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری اور بوجھ اٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بہت مفید ہوتے ہیں اور گائے دودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

دوم بھینس کے فوائد — جسطرح بیل مفید ہوتے ہیں اسیطرح بھینسے بھی ہیں۔ لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جتنے عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں اسقدر بھینس کے دودھ سے نہیں اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اسی طرح سمجھے گا۔

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد — بکری کے دودھ سے ۲۵۹۲۰ پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے اسیطرح ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں

مفید جانوروں کی کمی سے نقصان — ان جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کا قاتل جاننا چاہیئے جب آریوں کا راج تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے تب ہی آریا ورت اور کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان اور حیوان بڑی آسائش سے رہتے تھے۔ کیونکہ دودھ گھی۔ بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ اور بافراط میسر ہوتی تھیں جب سے غیر ملکی گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् ॥ वृद्धचाणक्य अ० १०। १३ ॥

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جائے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟ (ابروھ چانکیہ)

مُضر انسان و پشُو کا دفعیہ

سوال۔ اگر تمام لوگ آہنساک (بے آزار) ہو جائیں تو شیر وغیرہ جانور اسقدر بڑھ جائیں کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کھائیں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگاں ہو جائے۔

جواب۔ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں ان کو سزا دیں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کا گوشت

سوال۔ پھر کیا ان کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیں یا جلا دیں اور اگر کوئی گوشت خور کھائے تو بھی دُنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے ہنسک (ایذا رساں) ہو سکتی ہے۔

گناہوں سے کمایا ہوا طعام

جسقدر ہنسا۔ چوری۔ دغابازی حیلہ سازی۔ فریب وغیرہ کے ذریعے چیزوں کو حاصل کرتے ہو گنا ہے۔ یہ "ابھکشیہ" (ناجائز طعام) اور "اہنسا" (غیر ایذا رسانی) اور دہرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعے بہم پہنچا کر خورد و نوش وغیرہ کرنا "بھکشیہ" (جائز طعام) ہے۔

دوم حکمت کی رو سے ممنوع

۲۳۔ جن اشیاء سے صحت قائم۔ بیماری دور عقل اور طاقت و ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو اُن چاول گیہوں۔ پھل۔ مول۔ کند۔ دودھ۔ گھی۔ مٹھائی وغیرہ اشیاء کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکانا اور ملا کر مناسب وقت پر اعتدال کے ساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے جسقدر چیزیں اپنی طبیعت کی مخالف یعنی بگاڑ کرنیوالی ہیں اُن سے بالکل پرہیز کرنا اور جو جو چیزیں جس جس آدمی کے لئے موافق قرار دیگئی ہیں۔ انکا استعمال کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ کھانا اور پس خوردہ

۲۴۔ سوال۔ ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں؟

جواب۔ عیب ہے کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتا جسطرح جذامی وغیرہ کے کھانے میں اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے۔ اسیطرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے۔ سدھار نہیں اسیواسطے

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।

न चैवात्यशनं कुर्यान्न चोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० ॥२।५६॥

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے اور نہ کسی کے کھانے میں سے آپ کھائے نہ زیادہ کھائے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دہوئے بغیر کہیں ادہر اُدہر جائے۔ (منو ۲-۵۶) ÷

गुरोरुच्छिष्ट भोजनम्

سوال (گورو کا جھوٹا بھوجن کرنا) اس فقرہ کے کیا معنی ہونگے؟

جواب۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ گورو کے کھانا کھانے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اس کو کھلائے یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شش کو کھانا چاہیے۔

شہد اور دودھ جوٹھے ہیں | ۲۵- اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جوٹھا شہد۔ بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی کھانا جوٹھا ہو جاتا ہے پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہیئے۔

جواب۔ شہد بہانے نام ہی جھوٹا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ بہت سی نباتات کیا ہوا جوہر ہے۔ بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا اسلیئے جوٹھا نہیں لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اس کی ماں کے تھنوں کو دہو کر صاف برتن میں دوہنا چاہیئے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا۔ جیسے اپنے منہ ناک کان آنکھ اعضائے بول و براز کے مَل موتر (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہت نہیں ہوتی۔ ویسے کسی دوسرے کے مَل موت کے چھونے سے ہوتی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عمل طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

پس خوردہ کھانا | ۲۶- اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھائیں۔

سوال۔ بھلا عورت مرد بھی ایکدوسرے کا جوٹھا نہ کھائیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ ان کے جسموں کی خاصیتیں بھی جدا جدا ہیں۔

نیچ لوگوں کا کھانا | **سوال**۔ کہو جی ہرکس و ناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے؟ کیونکہ برہمن سے لیکر چنڈال تک کے جسم ہڈی گوشت چمڑے کے

ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے؟

۲۷ جواب - عیب ہے کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقائص سے پاک "رج اور بیرج" منی پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذرّوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا ہی برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں ہوتا۔ اس لئے برہمن وغیرہ اعلے ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہئے اور چنڈال وغیرہ نیچ - بھنگی - چمار وغیرہ کا کھانا نہ چاہئے بھلا جب تم سے کوئی یہ پوچھے گا کہ جسطرح چمڑے کا جسم ماتا، ساس، بہن، بیٹی، بہو کا ہوتا ہے اسیطرح اس عورت کا بھی ہوتا ہے تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کی مانند برتاؤ کروگے تب تمکو لاجواب ہو کر خاموش ہی رہنا پڑے گا۔ جسطرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے اسی طرح بدبودار بھی کھایا جاسکتا ہے تو کیا میلا وغیرہ بھی کھاؤ گے؟ کیا ایسا بھی کوئی کرسکتا ہے؟

گوبر سے چوکا

سوال - جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہیں تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے اور چوکے میں گوبر کے جانے سے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا؟

۲۸ - جواب گائے کے گوبر میں اسطرح کی بدبو نہیں ہوتی جیسی کہ آدمی کے پاخانہ میں گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا ہے نہ میلا ہوتا ہے جسطرح مٹی سے میل چڑھتی ہے اسطرح خشک گوبر سے نہیں چڑھتی۔ مٹی اور گوبر سے جس جگہہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور جس جگہہ رسوئی بنائی جاتی ہے وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی میٹھا اور جوٹھ بھی گرتی ہے۔ مکھی چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور جگہہ میلی رہنے کے باعث آتے ہیں اگر اسکو جھاڑنے اور لیپنے سے روزمرہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہہ گویا پاخانہ کی مانند ہوجاتی ہے اس لئے روزمرہ گوبر، مٹی جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہئے اور اگر مکان پختہ ہو تو پانی سے دھوکر صاف رکھنا چاہئے اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہوجاتے ہیں میاںجی کے باورچیخانہ میں کہیں کوئلہ کہیں راکھ کہیں لکڑی کہیں پھوٹی ہانڈی کہیں جوٹھی رکیبی کہیں ہڈی کہیں گوشت پڑی رہتی ہے اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ جگہہ ایسی بری لگتی ہے کہ اگر کوئی بھلا آدمی

جا کر بیٹھے تو اس کو تے ہونیکا بھی احتمال ہے کیونکہ بدبودار جگہہ کی مانند ہی وہ جگہہ دکھا دیتی ہے بد بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ اگر گوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو تو چولہے میں اپلے جلانے اس کی آگ سے تمباکو پینے گھر کی دیوار پر لپائی کرنے وغیرہ سے بھی میاں جی کا چوکا پلید ہو جاتا ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے!

کھانا صاف جگہہ میں کھانا چاہیئے

سوال - چوکے میں بیٹھکر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھکر؟

٢٩ - جواب - جہاں اچھی خوشنما خوبصورت جگہہ دکھائی دے وہاں کھانا کھانا چاہیئے۔ لیکن ضروری موقعہ مثلاً لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھکر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے۔

سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا

سوال - کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں؟

٣٠ - جواب - اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بنائے تو برابر سب آریوں کیساتھ کھانے میں کچھ بھی حرج نہیں۔ کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کی عورت مرد کھانا پکانے چوکا دینے۔ برتن مانجھنے وغیرہ جھگڑوں میں لگے رہیں تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔

اس کی نظیر

٣١ - دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے "راج سویہ" یگیہ میں روئے زمین کے راجہ رشی اور مہرشی آئے تھے۔ ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا جھگڑا کب سے چلا

٣٢ - جب سے عیسائیت اسلام وغیرہ مختلف مذاہب چلے۔ آپس میں دشمنی اور عناد ہوا اور انہوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا۔ اسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔

زمانہ قدیم میں غیر ممالک میں آریوں کے بیاہ اور ایک ہی ویدمت

٣٣ - دیکھو کابل۔ قندہار۔ ایران۔ امریکہ۔ یوروپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مادری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے راجہ لوگ شادی وغیرہ بیوہار کرتے تھے شکنی وغیرہ کوروں۔ پانڈوں کے ساتھ کھاتے پیتے تھے کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر ایک ہی ویدک مذہب تھا۔ اسی پر سب کا اعتقاد تھا اور ایک دوسرے کا سکھ دکھ نفع نقصان اپنے نفع نقصان کے برابر سمجھتے تھے۔ تب ہی دنیا میں سکھ تھا۔ اب تو بہت سے مذاہب کے پیرو ہو جانے سے بہت سا دکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اس کو دور کرنا عقلمندوں کا کام ہے۔ پرماتما

سب کے من میں سچے مذہب کا بیج ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلد ہی معدوم ہو جائیں۔ اس ہی سب عالم لوگ غور کرکے مخالفت چھوڑ دیں اور راحت کو بڑھائیں یہ اختصار سے آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا ہے ۔

کتاب کے حصّہ اوّل کا خاتمہ

ہم علم ۔ اس کتاب کا پہلا نصف حصّہ اسی دسویں باب کیساتھ ختم ہوا۔ ان بابوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اس لیے نہیں لکھا۔ کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی قابلیت نہیں رکھتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے۔ اسلیے پہلے سب کو حق کی بات کا اپدیش کرکے اب پچھلے نصف حصہ میں کہ جس میں چار باب ہیں زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے ان چاروں میں سے پہلے باب میں آریاورت کے دوسرے میں جینیوں کے تیسرے میں عیسائیوں اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب اور فرقوں کا کھنڈن منڈن کریں گے اور بعد از اں چودھویں باب کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جائیں گے۔ جو شخص بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ ان چاروں بابوں میں دیکھے عام طور پر کہیں کہیں پہلے دس بابوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے۔

کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کر سکے گا

۳۵۔ ان چودہ بابوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھیگا اس کے آتما میں ستیہ ارتھ کے پرکاش (حقیقی معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہوگی اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے سنیگا اسے اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہے اس لیے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کرے گا وہ اسکا مطلب نہ سمجھکر غوطے کھایا کرے گا۔ عالموں کا یہی کام ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو ترک کرتے اور اعلےٰ راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنے والے لوگ عالم ہوکر "دھرم" "ارتھ" "کام" اور "موکھش" یہ چار پھل حاصل کرکے خوش رہتے ہیں۔

شری مید دیانند سرسوتی کی تصنیف

ستیارتھ پرکاش

کا

دسواں باب در بیان آچار و اناچار و بھکشیہ و ابھکشیہ ختم ہوا

نصف حصہ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر ثابت ہے کہ پانچہزار برس سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ ویدکی سب باتیں علم کے مطابق ہیں ویدوں کی اشاعت بند ہونے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا انکی جہالت مندہو کر جہالت کی تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑگیا جس کے دلمیں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا ان سب مذہبوں میں چار مذاہب یعنی جو وید کے برخلاف پرانی جینی۔ کرانی اور قرآنی دیگر سب مذہبوں کی جڑ ہیں وہ سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے اب ان چاروں کی شاخیں ایکہزار سے کم نہیں ہیں ان سب مذاہب کے معتقدوں ان کے چیلوں اور دیگر سبکو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنیمیں زیادہ تکلیف نہ ہو اسلئے یہ کتاب تصنیف کی ہے جو جو اسمیں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اسکا سبکو جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے اسمیں جیسی میری عقل جتنا علم اور جسقدر ان مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اسکو سب کے آگے پیش کرنا میںنے مناسب سمجھا ہے۔ کیونکہ گم شدہ وگیان (اعلی علم) کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے تعصب چھوڑ کر اس کو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ ان میں سے جو پران وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں انکے عیب وثواب مختصراً اس گیارہویں باب میں دکھلائے جاتے ہیں اس میرے کام سے اگر انکا نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں کیونکہ میرا مدعا کسیکا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں ہے بلکہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرانیکا ہے اسیطرح سب انسانوں کو نظر انصاف سے برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے انسانی زندگی سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے کرانیکیلئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ وفساد کرنے کرانے کے لئے اسی مذہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب نتیجے ہوتے ہیں اور ہونگے ان کو غیر متعصب عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں جبتک کہ اس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایکدوسرے کو راحت نصیب ہوگی اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد وبغض کو چھوڑکر سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات ناممکن نہیں ہے۔ تحقیقاً ان عالموں کے اختلاف ہی نے سبکو نفاق کے جال میں پھنسا رکھا ہے اگر یہ لوگ خودغرضی میں نہ پھنسکر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو اب بھی ایک مت ہو سکتے ہیں اس کے ہونیکی ترکیب اس کتاب کے خاتمہ پر لکھینگے۔ سروشکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونیکا شوق سب انسانوں کے اندر پیدا کرے فاضلوں کے واسطے زیادہ تشریح اور معزز عالی مرتبہ عالموں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

گیارھواں باب

آریہ ورت کے مت متانتروں کی تردید و تائید

آریہ ورت کی عظمت

۱۔ اب ہم اُن آریہ لوگوں کے مذاہب، کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) و نیز منڈن (تائید) کرینگے۔ یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جس کی مانند روئے زمین پر کوئی دوسرا ملک نہیں ہے اس لئے اس سرزمین کا نام سورن بھومی یعنی سنہری زمین ہے کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے اس لئے سرشٹی کے شروع (ابتدائے آفرنیش) میں آریہ لوگ اسی ملک میں آکر بسے۔ ہم دنیا کی پیدائش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام نیک اشخاص لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیو ہے۔ روئے زمین پر جتنے ملک ہیں وہ سب اسی ملک کی تعریف کرتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ پارس پتھر سُنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے لیکن آریہ ورت ملک ہی سچا پارس پتھر ہے۔ کہ جسکو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھوتے ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।

स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ।   (منو ۲۔۲۰)

آریوں کا روئے زمین پر راج

۲۔ ابتدائے آفرنیش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین میں سب کے اوپر ایک ہی راج تھا۔ دیگر ممالک میں منڈلیک یعنی چھوٹے چھوٹے راجہ رہتے تھے کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطہ سلطنت میں کل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے۔ کیونکہ یہ منوسمرتی جو دنیا[1] کے ابتدا میں ہوئی ہے اسکا حوالہ ہے۔ اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ برہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن کھشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ دسیو (ملیکش) ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و عمل کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں۔ اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے راجسویگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں

۱۔ نوٹ منجانب مترجم ۔ دنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے ۔

کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں۔ سنو! چین کا بھگدت۔ امریکہ کا ببروواہن۔ یورپ کا بِڈال آکشی یعنی بلی کی مانند آنکھ والے۔ یون جسکو یونان کہتے آئے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسویگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے۔ جب رگھوگن راجا تھے تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا۔ جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہو گیا تو اسکو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے محروم کر اس کے بھائی وبھیشن[1] کو راج دیا تھا۔ سوایمبھو راجا سے لیکر پانڈوؤں تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑکر تباہ ہو گئے

تباہی کے بواعث ۴۳۔ کیونکہ پرمیشور کی اس دنیا میں مغرور۔ متکبر۔ ظالم۔ جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی۔ اور دنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضروریات سے بڑھکر ہو جاتی ہے۔ تب سستی۔ بے ہمتی۔ حسد و بغض۔ نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے اس سے ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہو کر بد اوصاف اور شغل بڑھ جاتے ہیں جیسے کہ شراب اور گوشت کا استعمال بچپن کی شادی اور من مانی کارروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھ جاتے ہیں اور جب لڑائی کے صیغہ میں جنگ کا علم اندر (ہتھیار) اور فوج اتنی بڑھے کہ جسکا مقابلہ کرنے والا روئے زمین پر دوسرا نہ ہو تب ان لوگوں میں طرفداری اور غرور بڑھکر ظلم بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ عیب پیدا ہو جاتے ہیں تب باہمی نفاق ہو کر یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے ان سے بھی بڑھکر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہو جاتا ہے کہ ان کو شکست دینے کے قابل ہو۔ جیسے مسلمانوں کی بادشاہی کے سامنے سیواجی۔ گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا۔

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित्
सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्रियाश्वाश्वपति
शशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेना-
दयः। अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः॥ میتری اپنشد

چکرورتی آریہ راجے ۴۴۔ اس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ شروع دنیا سے لیکر مہابھارت تک چکرورتی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنیوالے راجا آریہ کل میں ہی ہوئے تھے۔ اب انکی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے جیسے یہاں سودیومن۔ بھوردیومن۔ اندردیومن۔ کولیاشو۔ یوناشو۔ وددھیرشو۔ اشوپتی۔ ششبندو۔ ہریش

[1] (از جانب مترجم) غلط العام ببھیکھن ؛

چندر - امبریش - ننگنو - سرباتی - یہ یاتی - ان رنیہ اکہش سین مرت اور بھرت روئے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں - ویسے سوائمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام جہاں منوسمرتی - مہابھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں اسکو غلط کہنا بے علم اور متعصب لوگوں کا کام ہے ؟

توپ بندوق وغیرہ قدیم زمانے میں

۵ - سوال - جو اگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں وے سچ ہیں یا نہیں اور توپ نیز بندوق تو اس زمانے میں تھی یا نہیں ؟

جواب - یہ بات سچی ہے یہ اوزار (اسلحہ) بھی تھے - کیونکہ علم طبعی کا رواج آسودہ ہونے سے انکا ہونا ممکن ہے ؛

۶ - سوال - کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے ہیں -

جواب - نہیں - یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) شستروں (اوزار) کو بناتے تھے وے منتر یعنی سوچنے سے بناتے تھے اور چلاتے تھے اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا - اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے تو وہ منتر بولنے والے کے دل اور زبان کو جلا کر خاک کر دے ؛

مارنے جاوے دشمن کو اور مر رہے آپ - اس لئے منتر نام ہے سوچنے کا جیسے "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہلاتا ہے - ویسے منتر یعنے سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی قسم کی چیزیں کلیں و اوزار پیدا ہوتے ہیں - جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولا بنا کر اس میں ایسی چیزیں رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے دھواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے - اسی کا نام اگنی آستر (آگ کا ہتھیار) ہے جب دوسرا اسکا دفعیہ کرنا چاہے تو ابر وارن آستر چھوڑ دے - یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر اگنی استر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کے لئے سیناپتی (سردار فوج) وارن آستر سے اگنی استر کا دفعیہ کرے وہ ایسی اشیاء کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جنکا دھواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل بنکر جھٹ برسنے لگ جائے اور آگ کو بجھا دے ایسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضاء کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے ویسے ہی ایک موہن استر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے بنایا جائے کہ جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے اسیطرح سب شستر آستر (ہتھیار و اوزار) ہوتے تھے اور ایک تار سے یا شیشے

سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے۔ اسکو بھی اگنی آستر یا شستر استر کہتے ہیں "توپ" اور بندوق یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں سنسکرت اور آریہ ورت ملک کی بھاشا کے نہیں۔ البتہ جس کو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں سنسکرت اور بھاشا میں اسکا نام شت گھنی، اور جسکو بندوق کہتے ہیں اس کو سنسکرت اور آریہ بھاشا میں "بھشنڈی" کہتے ہیں جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے وہ غلطی میں پڑ کر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ بکتے ہیں اسکو دانا لوگ نہیں مان سکتے۔

کل علوم کا منبع آریہ ورت ہے

۷- جتنا علم روئے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک سے مصر وہاں سے یونان وہاں سے روم اور وہاں سے یوروپ میں وہاں سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے۔ ابتک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب نے پڑھی ہے اتنی اور کوئی نہیں پڑھا یہ محض بات ہی ہے۔ کیونکہ

"निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا اس ملک میں ارنڈ ہی کو بڑا مان لیتے ہیں ویسے ہی یوروپ کے ملک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس مولر صاحب نے جو تھوڑا سا پڑھا وہی اس ملک کے لئے بہت ہے لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں تو ان کی بہت کم گنتی ہے کیونکہ مینے جرمن ملک کے رہنے والے ایک پرنسپل کے خط سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنیوالے بھی بہت کم ہیں اور میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھ کر مجکو ظاہر ہوتا ہے کہ میکس مولر صاحب نے ادہر اودہر آریہ ورتی لوگوں کی کی ہوئی ٹیکا دیکھکر کچھ کچھ ایسا ویسا لکھا ہے جیساکہ

"युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं
चरन्तं परितस्थुषः। रोचन्ते रोचना दिवि"

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے اس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے وہ اچھا ہے لیکن اسکا درست ترجمہ پرماتما ہے سو میری بنائی ہوئی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں دیکھ لیجئے اس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کیا ہے اتنے سے جان لیجئے کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے۔

جکالیٹ صاحب کی رائے

۸- یہ تحقیق ہے کہ جتنے علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وے

سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں دیکھو ایک جکالئیٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائیبل ان انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے اور جملہ علوم نیز مذاہب اسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی کہ آریہ ورت ملک میں پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجیئے۔ ایسا لکھتے ہیں اس کتاب میں دیکھ لو۔

داراشکوہ کی تحقیقات

۹۔ نیز داراشکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا اکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں ہے وے ایسا اپنشدوں کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں لیکن میرے دل کے شک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی جب سنسکرت دیکھی اور سنی تب شک رفع ہونے سے مجکو بڑی خوشی ہوئی ہے۔

بنارس کا مان مندر اور علم نجوم کی عظمت

۱۰۔ دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں ششومار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں رہی ہے تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں ابتک بھی کھگول (سیارات) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر "سوائی جے پور آدھیش" اس کی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے تو بہت اچھا ہوگا۔

مہابھارت کے جنگ کے بعد تنزل

لیکن ایسے سرتاج ملک کو مہابھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ ابتک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः ॥ वृद्धचाणक्य । (ابرد صبانک ۱۶-۱۷)

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونیکا وقت نزدیک آتا ہے تب الٹی سمجھ ہو کر الٹے کام کرنے لگتے ہیں۔ کوئی انکو سیدھا سمجھاوے تو الٹا مانیں اور الٹی سمجھاوے تو اس کو سیدھی مانیں جب بڑے بڑے عالم راجہ مہاراجہ رشی مہرشی لوگ مہابھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور وید دکت دہرم کی اشاعت بند ہونے لگی۔ حسد۔ بغض۔ غرور آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا وہ ملک کو دبا کر راجہ بن بیٹھا۔ اسطرح جب تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہو گئی تو دیپ دیپانتر اور دوسرے ملکوں کی سلطنت کا انتظام کون کرے؟ جب برہمن بے علم ہوئے تب کھشتری ویش اور شودروں کے جاہل ہونیکا تو ذکر ہی کیا کرنا؟ جو قدیم سے وید منتر وغیرہ شاستروں کے

(بامعنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وہ بھی چھوٹ گیا صرف روزی کمانے کے لئے پاٹھ ماتر (بلا معنی پڑھنا) برہمن لوگ پڑھتے رہے وہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا۔ کیونکہ جب جاہل لوگ گورو بن گئے۔ تب مکر و فریب اور ادہرم بھی ان میں بڑھتا گیا۔ برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے صلاح کر کے یہ ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم لوگ تمہارے معبود ہیں بغیر ہماری خدمت کئے تمکو سورگ یا مکتی نہ ملے گی بلکہ اگر تم ہماری خدمت نہ کرو گے تو گھور نرک میں پڑو گے۔ جو جو پورے عالموں دہرم پر چلنے والوں کا نام برہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر میں لکھا تھا ان کو اپنے جیسے بے عقل نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش ادہرمیوں پر گھٹا بیٹھے بعلاوہ سچے عالموں (آپت) و دوان کے اوصاف ان جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں؟ لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوئے تب ان کے سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی۔ تب ان برائے نام برہمنوں کی بن پڑی سب کو اپنے بچن جال (دام کلام) میں باندھ کر قابو کر لیا اور کہنے لگے کہ

ब्रह्मवाक्यं जनार्दनः ॥ पाण्डवगीता ।

(پانڈو گیتا)

یعنی جو کچھ برہمنوں کے منہ سے بات نکلتی ہے۔ وہ جانو مہو پرمیشور کے منہ سے نکلی جب کھشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی علم کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی ایسے لیسے چیلے تو پھر ان فضول برائے نام برہمن نام والوں کو عیش و عشرت کا باغ مِلگیا یہی ان لوگوں نے ظاہر کیا کہ جو دنیا میں زمین پر اچھی اشیا ہیں وہ سب برہمنوں کے لئے ہیں یعنی جو وصف عمل اور فطرت کی رو سے برہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا۔ اسکو برباد کر پیدائش پر مقرر کیا اور مردے تک کا دان بھی یجمانوں سے لینے لگے۔ جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا کرتے گئے یہاں تک کہ "ہم بھودیو (زمین کے دیوتا) ہیں ہماری خدمت کے بدون دیو لوک (بہشت) کسی نہیں مل سکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیئے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے۔ تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ ہو گے۔ تب تو بڑے غصے میں آ کر کہتے ہیں ہم "شاپ" دینگے تو تمہاری تباہی ہو جائیگی کیونکہ لکھا ہے کہ "ब्रह्मद्रोही विनश्यति" جو برہمنوں سے دشمنی کرتا ہے اس کی

مترجم لہ پوجا کے لائق ۲ے بہشت ۳ے نجات سمے بڑا جہنم :: ۵ے ہم زمین کے دیوتا ہیں۔

بربادی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل وید اور پرمیشور کو جاننے والے دھرم پر چلنے
والے کل دنیا کے فیض رساں اشخاص سے کوئی دشمنی کرے گا وہ ضرور برباد ہوگا لیکن جو برہمن نہ
ہوں اُنکا نہ برہمن نام اور نہ ان کی خدمت کرنی مناسب ہے

۱۱- سوال- تو ہم کون ہیں؟　　جواب- تم پوپ ہو۔

پوپ کی تشریح | ۱۲- سوال- پوپ کسکو کہتے ہیں؟

جواب- اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا سے
دوسروں کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکال لینے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

سوال- تو ہم برہمن ہیں اور سادھو ہیں کیونکہ ہمارا باپ براہمن اور ماں براہمنی نیز ہم فلاں
سادھو کے چیلے ہیں۔

جواب- یہ سچ ہے۔ لیکن سنو بھائی- ماں باپ براہمنی اور براہمن ہونے سے اور کسی سادھو کے
چیلے ہونے پر برہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف۔ افعال
اور فطرت سے ہوتے ہیں۔ جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں۔ سنا ہے کہ جیسے روم
کے پوپ اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہو گے تو ہم معاف کر دینگے
بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو
تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤ گے اتنے ہی کا سامان تم کو سورگ میں ملے گا۔ ایسا
سنکر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانیکی خواہش کرکے "پوپ" جی کو
حسب خواہش روپے دیتا تھا۔ تب وہ "پوپ" عیسیٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر
اسطرحکی ہنڈوی لکھکر دیتا تھا۔ "اے خداوند عیسیٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر
لاکھ روپے بہشت میں آنے کے لئے ہمارے پاس جمع کر دئے ہیں جب وہ بہشت میں
آوے تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپیوں میں باغ باغیچہ اور مکانات
اور پچیس ہزار روپیوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر۔ پچیس ہزار روپے کھانا۔ پینا۔ کپڑا لتا
اور پچیس ہزار روپیہ اس کے دوست آشنا۔ بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کے واسطے دلا دینا"
پھر اس ہنڈوی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈوی اس کے ہاتھ میں دے کہدیتے
تھے۔ کہ "جب تو مرے تب اس ہنڈوی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر لینے کے لئے اپنے خاندان
کو کہہ رکھنا۔ پھر تجھے لے جانے کے لئے فرشتے آویں گے۔ تب تجھے اور تیری ہنڈوی کو بہشت

میں لیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھ کو دلا دینگے"۔

اب دیکھئے گویا بہشت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لیا ہے۔ جبتک یورپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی لیکن اب علم کے ہونیسے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی۔ ویسے ہی آریہ ورت ملک میں بھی گویا پوپ جی نے لاکھ اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے۔ یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کام کچھ بھی نہیں کرنا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو جو مکر و فریب وغیرہ برے کام کرتے ہیں وے ہی پوپ کہلاتے ہیں جو کوئی ان میں بھی دہرم پر چلنے والے فاضل سب کی بہتری چاہنے والے ہیں۔ وے سچے برہمن اور سادھو ہیں۔ اب انہی مکار۔ فریبی۔ خود غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنیوالوں) ہی پر "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہیے۔ اور براہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے۔ دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا برہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا سور سہت پڑھنا پڑھانا (کسطرح ہو سکتا) اور جین۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ کے جال سے بچکر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت (کیسے رہ سکتی) اور ان کو ورن آشرم میں سوائے (اچھے) براہمن یا سادھوؤں کے کون قائم رکھ سکتا؟

"विषादप्यमृत ग्राह्यम्। मनु०" زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنے کی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بہکائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچکر رہے۔ جب یجمان بے علم ہوئے اور آپ کچھ پاٹھ پوجا پڑھکر (ادھر) غرور میں آگئے (تو ادھر) سب لوگوں نے باہم صلاح کرکے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دیجانی چاہیے۔ کیونکہ۔

"ब्राह्मणो न हन्तव्यः" "साधुर्न हन्तव्यः"

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے وہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر ان میں رشی منیوں کے نام لکھدیئے اور انہی کے نام سے سناتے رہے (اسطرح کرنے سے) ان ذی عزت رشی مہرشیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اٹھوا دی۔

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے۔ یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ ان پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا۔ پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کرسکیں۔ راجاؤں کو ایسا

یقین دلایا کہ پوپ گن والے نام بہاد برہمن سادھو جاہیں سو کریں انکو کبھی سزا نہ دی جائے یعنی انکو سزا دینے کی دلمیں خواہش نہ کرنی چاہئے۔ جب ایسی جہالت چھائی تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے۔

سچے اُپدیشک نہ رہنے کا نتیجہ

۱۴۳- اس خرابی کے اسباب مہابھارت کے جنگ سے ایکہزار برس پیشتر شروع ہو گئے تھے اگرچہ اس زمانہ میں رشی منی بھی تھے۔ تاہم کچھ کچھ سُستی غفلت۔ حسد۔ بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے۔ وے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے (آخرکار) جب سچا اپدیش (ہدایت) نہ رہا تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ॥

(سانکھ ۳-۷۹-۸۱)

جب اچھے اچھے اُپدیشک (ہادی یا واعظ) ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم ارتھ۔ کام۔ اور موکھش حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اپدیشک اور (شروتا) سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے۔ پھر بھی جب ست پرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

وام مارگ

۱۴۴- پھر وے پوپ لوگ اپنے اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ان کے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریے کی مانند جھوٹے گورو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل ہمت۔ بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت و شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر انہی میں سے ایک وام مارگ مت قائم ہو گیا:

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।
एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥

कालीतन्त्रादि में ॥

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।
निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥

لہ اخلاق۔ دولت۔ مقصد۔ نجات

कुलार्णव तन्त्र ॥

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥

महानिर्वाण तन्त्र ॥

मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु।
वेदशास्त्रपुराणानि सामान्यगणिका इव ॥
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव।

ज्ञानसंकलनी तन्त्र ॥

دیکھئے۔ ان گبر گنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں انہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا (پوری کچوری اور بڑے۔ روٹی وغیرہ چیزیں یونی ماتر آدھار مدرا) اور پانچویں زناکاری (مانی ہے) یعنی مرد سب شیو کی مانند اور عورات سب پاربتی کی مانند ہیں۔

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः।

خواہ کوئی مرد یا عورت اس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھ کر باہم سنگم (صحبت) کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہیں مانتے جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہیے انکو نہایت پاکیزہ انہوں نے مانا ہے۔ جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے انکو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے۔ انکا اندھا دھند اشلوک سنئے:

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चाण्डाली तु स्वयं काशी चर्मकारी
प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता। अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥

रुद्रयामल तन्त्र ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے۔ دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کرنا ہے اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے۔ شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت

کا شُدھی - اور پُشپ مچھلی کا نام تریتیا چل - لوبیکا اور ملدا کا نام حیتر بھی اور زناکاری کا نام پنچمی - ویسا ایسے نام اس لیئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے - کول آرد شامبھو اور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں ان کے نام "کنٹک" "ویمکھ" "شوشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھیروی چکر جاری رہا ہو تب اس میں داخل شدہ برہمن سے لیکر چانڈال تک کا نام دوِج ہو جاتا ہے اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہو جائیں۔ بھیروی چکر وام مارگی لوگ زمین یا تختہ پر ایک نقطہ - مثلث مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں۔

"ब्रह्म शापं विमोचय" یعنی اے شراب! تو برہما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کر کے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کر کے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں بہن بہو وغیرہ کو (جو وہاں) آتی ہیں دیکھ سکتا ہے) ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں بھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں جو ان کا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرو واہم" "وشوواہم" یعنی میں بھیرو یا وشو ہوں - اور یہ کہہ کر پی جاتا ہے پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہا دیو رکھتے ہیں ان کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں پھر اس دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلا کر پھر اس جوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے ہیں - پھر اسیطرح سلسلہ وار پی کر نشے میں چور ہو جاتے ہیں - چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جس کی جنکے ساتھ خواہش ہو اسکے ساتھ بد فعلی کرتے ہیں - کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتیں چلتیں مکا مکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں کسی کو وہاں قے آجائے تو ان میں جو کاہل اگھوری یعنی سب میں سدّھ گنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے - ان کے سب سے بڑے سدّھ کی یہ باتیں ہیں کہ

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिका-गृहेषु । विराजते कौलवचक्रवर्ती ॥

جو وکیت یعنی کلال کے گھر میں جاکر بوتل پر بوتل چڑھا دے۔ رنڈیوں کے گھر میں جاکر ان سے بدفعلی کر کے سو وے۔ جو اس قسم کے کام بے شرم اور بے خوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلےٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے۔ یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان میں بڑا جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وہ چھوٹا ہے۔ کیونکہ

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥

ज्ञानसंकलनी तन्त्र । श्लोक ४३ ॥

گیان سنکلنی تنتر شلوک ۴۳۔

اس طرح پر تنتر میں کہا ہے۔ کہ جو دنیا کی شرم شاستر کی شرم۔ خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قید دل میں مقید ہے وہ جیو۔ اور جو بے شرم ہو کر بُرے کام کرے وہی سدا شیو ہے اور اُلیس تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر میں چاروں طرف طاقچے ہوں اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہئیں۔ جو آدمی ان طاقچوں میں سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کی طرف جاوے۔ اس میں سے پیکر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے پیکر چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہکر تب تک شراب پیتا جاوے کہ جبتک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے۔ پھر جب نشہ اُترے تب اسیطرح پیکر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسیطرح پیکر اُٹھے تو اسکا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا جنم ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ یونی (ادنےٰ جسم) میں پڑکر بہت دیر تک اس میں رہیں گے۔ وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ بات بطور اصول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ سب کے ساتھ سماگم کر لینا چاہیئے۔ ان وام مارگیوں کی دس مہا ودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں ان میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے کہ

"मातरमपि न त्यजेत्"

یعنی ماں کو بھی سماگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور عورت مرد کے سماگم کے وقت منتر جپتے رہتے ہیں کہ ہم کو کمالیت حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے پاگل اور پرلے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا میں کم ہونگے۔

جو انسان جھوٹ چلاتا ہے وہ سچائی کی برائی ضرور ہی کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی
کیا کہتے ہیں۔ وید شاستر اور پران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ
شامبھوی وام مارگ کی مُدرا ہے۔ وہ ایک پردہ دار خاندان کی عورت کی مانند ہے (ایسے
ان لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قائم کیا ہے۔ پھر (جب) ان لوگوں کا مذہب
بہت پھیلا۔ تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی سی لیلا چلائی یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत् । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसं वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांसभक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने ।

प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥

ترجمہ۔ سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے۔ یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں۔ وید کی
ہدایت کے بموجب کی ہوئی ہنسا ہنسا نہیں کہلاتی۔ ماس کھانے شراب پینے زنا کرنے
میں عیب نہیں۔ منو ادھیائے (۵۔۵۶)

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے (اس کے درست و صحیح معنی یہ ہیں کہ سوترامنی یگیہ
میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے) پروکشت یعنی یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب
نہیں (ایسی پامرپن (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں) ان سے پوچھنا چاہیے
کہ جو وید کی ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ہوم کر ڈالیں تو کیا ڈر ہے یہ کہنا
کہ گوشت کھانے۔ شراب پینے۔ زنا کاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں یہ کہنا چھوکراپن ہے
کیونکہ بغیر جانداروں کو تکلیف دئے گوشت حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم
کا کام نہیں شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے کیونکہ ابتک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب
میں نہیں لکھا۔ بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں بھی عیب ہے۔ اسکو بے عیب
کہنے والا خود عیبی ہے ؂

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈالکر کتنے ہی رشی منیوں کے نام سے کتابیں
بنا کر گومیدھ۔ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے۔ یعنی ان حیوانوں کو مار
کر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے۔ اس مشہور بات کی بابت تحقیق تو یہ ہے

کہ جو براہمن گرنتھوں میں اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ درج ہیں انکے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے ۔ کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے ۔

اشومیدھ وغیرہ کے صحیح معنے

۱۵ ۔ سوال ۔ اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں ؟

جواب ۔ ان کے معنی تو یہ ہیں کہ :-

राष्ट्रं वा अश्वमेधः । शत० १३ । १ । ६ । ३ ॥

अन्नं हि गौः शत० ४ ॥ ३ । १ । २५ ॥ अग्निर्वा अश्वः ।

आज्यं मेधः ॥ शतपथब्राह्मणे ॥ (ست پتھ ۴ ۔ ۳ ۔ ۱ ۔ ۲۵)

گھوڑے ۔ گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا ۔ صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں ۔ بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلا لی ہے ۔ اور جہاں جہاں تحریر ہے ۔ وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے ؛

دیکھو راجہ کا انصاف ۔ دھرم سے رعیت کی پرورش کرنا ۔ گیان (علم وغیرہ کا دینے والا) کا علم پڑھانا ۔ آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا ۔ اشومیدھ (کہلاتا ہے)

اناج ۔ حواس ۔ شعاع ۔ زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ (کہلاتا ہے)

اور جب انسان مر جائے تب اس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے ؛

قربانی سے بہشت نہیں ملتا

۱۶ ۔ سوال ۔ یگ کرنیوالے کہتے ہیں کہ یگ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے تھے ۔ نیز ہوم کرکے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے ۔ یہ بات سچی ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ نہیں جو بہشت کو جاتے ہوں تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت پہنچا دینا چاہئے یا اس کے پیارے ماں باپ ۔ عورت اور لڑکے وغیرہ کو ہوم کر کیوں نہیں بہشت پہنچا دیتے ؟ یا ویدی میں سے پھر کیوں زندہ نہیں کر لیتے ہیں ؟

سوال ۔ جب یگیہ کرتے ہیں تو ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتا تو کہاں سے پڑھتے ؟

ویدوں میں حیوانوں کی قربانی

جواب ۔ منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا ۔ کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن ان کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا جیسے "अग्नये स्वाहा" اس قسم کے منتروں کے معنی (یہ ہیں کہ) کہ آگ میں سامگری یعنی طاقت دینے والے گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا ۔ بارش ۔ پانی پاکیزہ ہو کر دنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن ان سچے معانی کو وے جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خود غرضی کے خیال والے ہوتے ہیں وہ سے

سوائے اپنی غرض پورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے۔

وام مارگ نے بدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۸۔ اول جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں اور مُردوں کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا (تو) ایک سخت خوفناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جین مت رائج ہوا۔

بدھ مت کا آغاز

۱۹۔ سنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا اس سے پوپوں نے یگیہ کرایا۔ اس کی پیاری رانی کا سماگم گھوڑے کے ساتھ کرایا جس سے وہ مرگئی اس پر وہ بعد ازاں دنیا چھوڑ کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا اس کی شاخ کے طور پر چارواک اور آبھانک مت ہی ہوا تھا۔ انہوں نے اس قسم کے شلوک بنائے ہیں۔

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।

स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥

मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر آگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سورگ میں کیوں نہیں بھیجتے؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر ملک میں جانیوالے انسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کے لئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے ان جل پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈالی۔ لوٹا بھر ان کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہونچتی۔ جو جیتے ہوئے دور ملک یا دس ہاتھ پر بیٹھے ہوئے کو دیا ہوا نہیں پہونچتا تو مرے ہوئے کے پاس کسطرح پہنچ سکتا ہے۔

جین مت اور بت پرستی کا آغاز

۲۰۔ لوگ ان کی ایسی مدلل ہدایتوں کو ماننے لگے اور ان کا مت بڑھنے لگا جب بہت سے راجہ جاگیردار ان کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی انکی طرف جھکے کیونکہ انکو جدھر مال اچھا ملا ادھر ہی چلے گئے۔ فوراً جین بننے لگے۔ جینیوں میں اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے۔ وہ بارھویں باب میں لکھیں گے۔ بہت لوگوں نے ان کا مت قبول کیا لیکن وہ لوگ جو پہاڑ۔ کاشی۔ قنوج۔ مغرب۔ جنوب ملک والے تھے انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ وے جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی

بنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے۔ اس کے پڑھنے پڑھانے یگیوپویت
وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں انکو تلف
کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا اور تکلیف دی جب انکو خوف اور خطرہ نہ رہا تب
اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیرووں کی بےعزتی کرنے اور طرفداری
سے سزا بھی دینے لگے۔ اور خود عیش و آرام اور غرور میں آ پھول کر پھرنے لگے۔ رشبھ دیو سے
لیکر مہاویر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش کرنے لگے یعنی پاشان وغیرہ
مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے چلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں
مصروف ہوئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی۔ مگر بہت لوگ
وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے۔ اس بات کو اندازاً اڑھائی ہزار برس گذرے ہونگے

شنکراچاریہ کا ظہور

۲۱۔ بائیس سو برس ہوئے۔ کہ ایک شنکراچاریہ دراوڑ ملک میں
پیدا شدہ براہمن برہمچریہ سے ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھ کر سوچنے لگے کہ آہ!
سچے پرمیشور کی تسلیم و ہدایت کرنیوالے ویدمت کا چھوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے
مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے اسکو کسی طرح رفع کرنا چاہیے شنکراچاریہ
جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھے تھے اور ان کی دلیل بھی بہت مضبوط
تھی انہوں نے سوچا کہ انکو کس طرح ہٹا دیں۔ یقین ہوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ
ہٹ سکینگے۔ ایسا سوچکر اجین شہر میں آئے وہاں اسوقت سودھنوا راجہ تھا جو جینیوں کی کتابیں
اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا تھا۔ وہاں جاکر وید کا اپدیش کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ
سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو اس لئے آپکو میں کہتا
ہوں کہ جینیوں کے پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرائیے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے
والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجئے گا۔ اگرچہ
سودھنوا راجہ جین مت میں تھا تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اس کی عقل میں
کچھ علم کی روشنی تھی اس لئے اس کے دل میں بڑے درجہ کی سوچ سمجھ سکنے کی قابلیت
نہیں چھائی تھی کیونکہ جو عالم ہوتا ہے وہ سچ جھوٹ کی آزمائش کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ
کو چھوڑ دیتا ہے۔

جبتک سودھنوا راجہ کو بڑا عالم اپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے

کہ انھیں کونسا سچا اور کونسا جھوٹا ہے۔ جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سنی تو خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم شاستر ارتھ کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دور دور سے بلا کر سبھا کرائی۔ اس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے خلاف مت تھا۔ یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعولے) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید۔ اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز تک ہوا جینیوں کا مت یہ تھا کہ جگت۔ بنانیوالا ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہ دنیا اور جیو آتما ازلی ہیں ان دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی اس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی دنیا کا بنانیوالا ہے۔ یہ دنیا اور جیو جھوٹا ہے کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وہی پرورش اور فنا کرنیوالا ہے اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتحیاب رہا۔ تب ان جینیوں کے پنڈت اور سودھنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کرلیا اور جین مت کو چھوڑ دیا۔ پھر بڑا شور و شر ہوا۔ اور سودھنوا راجہ نے دیگر اپنے دوست راجاؤں کو لکھکر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا۔ لیکن جینیوں کی شکست کا زمانہ آ پہونچا تھا۔ شکست کھاتے گئے۔ بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہہ گھومنے کا انتظام سودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کرا دیا اور ان کی حفاظت کے لئے نوکر چاکر بھی رکھدئے اسیوقت سے سب کے یگیوپویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس وتدریس (پڑھنا پڑھانا) نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی۔

شنکر آچاریہ کے وقت میں بت ودھونس (ہوئے) یعنی اب جتنے بت جینیوں کے نکلتے ہیں۔ وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں۔ وے جینیوں نے زمین میں گاڑ دئے تھے کہ توڑے نہ جائیں ویسے اب تک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں۔ شنکر آچاریہ کے پہلے شیو مت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اس نے) اس کی اور وام مارگ کی بھی تردید کی اسوقت اس ملک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دلوں میں ملکی ہمدردی کا خیال بھی تھا جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سودھنوا راجہ نے

نہیں توڑوائے تھے۔ کیونکہ ان میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانیکا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے۔ کہ اتنے میں دو جینیوں نے جو باہر سے برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکے جینی یعنی "کپٹ منی" تھے اور شنکر آچاریہ جی پر نہایت خوش تھے موقعہ پاکر ان کو ایسی زہریلی چیز کھلا دی کہ ان کی بھوک کم ہو گئی بعد ازاں جسم پر پھوڑے پھنسی ہو کر چھ مہینے کے اندر جسم چھوٹ گیا۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ اور جو علم کی اشاعت ہونے والی تھی وہ بھی نہ ہونے پائی جو انہوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے ان کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے۔ یعنی جو جینیوں کی تردید کے لئے برہم ستیہ جگت متھیا (عالم فانی اور جیو (روح) برہم کا ایک ہونا بیان کیا تھا۔ اسکا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں شرینگری مشرق میں بھوگو وردھن۔ شمال میں جوشی اور دوارکا میں ساردا مٹھ بنا کر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولتمند ہو کر موج کرنے لگے۔ کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے ان کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی۔

اب اس میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دنیا کا جھوٹا ہونا شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر جینیوں کی تردید کے لئے اس اعتقاد کو بطور دلیل اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔ نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے:۔

نوین ویدانتیوں کی تردید سوال ۲۲ دنیا مثل خواب ہے اور مایا جیسے رسی میں سانپ صدف (سیپ) میں چاندی۔ سراب میں پانی۔ فرضی دنیا اور اندرجال کی طرح یہ دنیا جھوٹی ہے۔ ایک برہم ہی سچا ہے۔

(سدھانتی) تم جھوٹا کس کو کہتے ہو؟

(نوین ویدانتی) جسکا وجود نہ ہو اور معلوم ہووے۔

(سدھانتی) جسکا وجود ہی نہیں اسکا علم کیسے ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ادھیا۔ رُوپ سے۔

(سدھانتی) ادھیاروپ کس کو کہتے ہیں؟

(نوین ویدانتی) چیز کچھ ہو اور ہو اُس میں دوسری شے کا سمجھا جانا ادھیاس یعنی ادھیاروپ ہے اور اسکا دور کرنا اپ واد کہلاتا ہے ان دونوں کے ذریعے غیر متغیر برہم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے

(سدھانتی) تم تو رسی وجود اور سانپ کو موہوم سمجھکر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا رسی وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ تو ہے اور اسکا خیال دل میں ہے۔ پس وہ سانپ بھی موہوم نہ رہا۔ اسیطرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں وہ کسی اور جگہ ہیں اور ان کا خیال آتما میں بھی ہے۔ وہ خواب بھی وجود میں موہوم شے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں۔

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا۔ مثلاً اپنا سر کٹا ہے اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جارہی ہے جو کبھی نہیں ہوا تھا وہ دیکھا جاتا ہے وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے؟

(سدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دیدا ور شنیدکے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر اظہار وجود نہیں ہو۔ جب کسی سے سنا یا دیکھا کہ فلاں شخص کا سر کٹا اور اس کے بھائی یا بیٹا وغیرہ کو لڑائی میں سرکٹا روتے دیکھا۔ اور فوارے کا پانی اوپر اٹھتے دیکھا یا سنا اسکا خیال اس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے تب اپنی آتما میں وہی اشیا نظر آتی ہیں۔ جنکو دیکھا یا سنا ہوتا ہے اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے۔ تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکالکر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں یا عکس کھینچنے والا عکس کو دیکھ آتما میں شکل کو قائم کر ہو بہو لکھ دیتا ہے۔

ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں سابقہ یاد ہوئی ہوئی چیزوں کا اظہار ہوتا ہے مثلاً اپنے معلم کو دیکھتا ہے اور جب کبھی بہت مدت کے دیکھے یا سنے ہوئے مگر بھولے ہوئے علم کی یاد آتی ہے۔ تب یاد نہیں رہتا کہ جو میں نے اسوقت دیکھا سنا یا کیا تھا۔ اسی کو دیکھتا سنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو پیدائشی اندھے کو شکل کا خواب نہیں آتا۔

لہذا تمہارے ادھیاس اور ادھیاروپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو (نوین) ویدانتی لوگ وورت واد یعنی رسی میں سانپ وغیرہ کے اظہار کی تمثیل کو برہم میں جہان کے ظاہر ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں وہ بھی درست نہیں۔

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان (مسکن) کے بغیر سانپ معلوم نہیں ہوتا۔ جیسے رسّی نہ ہو تو سانپ معلوم نہیں ہو سکتا۔ جیسے رسّی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ پر اچانک رسّی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہو کر خوف سے (انسان) کانپتا ہے۔ جب اُس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے اسی وقت وہم اور خوف دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برہم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہوا ہے وہ اودّیا (عالم) برہم کے عین علم ہونے پر دور ہو جاتے اور برہم کا علم حاصل ہوتا ہے جسطرح کہ سانپ کا دفعیہ ہو جاتا... اور رسّی کا علم حاصل ہوتا ہے

(سدھانتی) برہم میں جہان کا غلط علم کسکو ہوا؟

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سدھانتی) جیو کہاں سے ہوا؟ (نوین ویدانتی) اگیان لاعلمی سے۔

(سدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے؟ (نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے اور برہم میں رہتی ہے۔ (سدھانتی) برہم میں برہم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی؟ (نوین ویدانتی) چد ابھاس کو (سدھانتی) چد ابھاس کی ماہیت کیا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم۔ برہم کو برہم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بھول جاتا ہے۔ (سدھانتی) اُسکے بھولنے کا باعث کیا ہے؟ (نوین ویدانتی) بے علمی (سدھانتی) بے علمی محیط کل ہمہ دان کی صفت ہے یا محدود العقل کی

(نوین ویدانتی) محدود العقل کی

(سدھانتی) اچھا تمہارے اعتقاد میں ماسوائے ایک غیر محدود ہمہ دان شعور بالذات کے دوسرا کوئی ذی شعور ہے یا نہیں۔ اور یہ کم علم والا وجود کہاں سے آیا؟ ہاں اگر مانو کہ کم علم والا ذی شعور وجود برہم سے جدا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصے میں برہم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصوں میں لاعلمی پھیل جائے جیسے جسم میں پھوڑے کا درد سب جسم کے حصوں کو نکما کر دیتا ہے۔ اسی طرح برہم بھی ایک حصے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کل برہم بھی لاعلم اور درد محسوس کرنے والا ہو جائے گا۔

(نوین ویدانتی) یہ سب اپادھی (عارضہ) کا وصف ہے۔ برہم کا نہیں۔

(سدھانتی) اپادھی غیر علم والی ہے یا علم والی اور سچ ہے یا جھوٹ؟

(نوین ویدانتی) انرو چنیہ (گونگو) ہے یعنی جس کو غیر علم والی

(سدھانتی) یہ تمہارا کہنا वदतोव्याघात: یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنیکی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ غیر علم والی ہے مگر اس کو ذی شعور یا غیر ذی شعور - سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے - یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو۔ اسکا صراف سے امتحان کرایا جائے کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہے گا کہ اسکو ہم نہ سونا مان سکتے ہیں نہ پیتل بلکہ اسمیں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں -

(نوین ویدانتی) دیکھو - جسطرح گھٹ اکاش (گھڑے کے اندر موجود اکاش) گٹھ اکاش (مقام کے اندر موجود اکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت آکاش (اکاش عظیم) کی اپادھیاں ہیں - یعنی گھڑا - گھر اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں - درحقیقت مہت آکاش ہی ہے - اسیطرح بے علمی - کلیت - جزویت اور انتھکرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برہم جدا جدا معلوم ہو رہا ہے۔ درحقیقت ایک ہی ہے - دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا کہا ہے

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव ।

एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च ॥

(کٹھ اپنشد ۵-۹)

कठउ० वल्ली ५ । मं० ९ ॥

جسطرح آگ لمبی - چوڑی - گول - چھوٹی - بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہو کر ویسی ہی شکل میں دکھلائی دیتی ہے اور ان سے الگ ہے ویسے ہی محیط کل ہو کر پرمیشور بھی محیط ہو کر انتھکرنوں کی شکل والا ہو رہا ہے لیکن اس سے جدا ہے -

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے کیونکہ جیسے گھڑے - مکان - بادل اور اکاش کو الگ الگ مانتے ہو ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برہم سے اور برہم کو ان سے جدا مان لو -

(نوین ویدانتی) جسطرح آگ سب میں داخل ہو کر دیکھنے میں اسی شکل کی نظر آتی ہے اسیطرح پرمیشور بے جان اور جیو میں محیط ہو کر شکل والا یعنی کم علم والوں کو صورت والا نظر آتا ہے درحقیقت برہم نہ بے جان اور نہ جیو ہے جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں ان میں سورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں مگر اصل میں سورج ایک ہے - ان برتنوں کے ٹوٹنے سے پانی کے بہنے یا پھیلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ چلتا اور نہ پھیلتا ہے - اسی طرح انتھکرنوں

میں برہم کا عکس جسکو چدابھاس[2] کہتے ہیں پڑا ہے جبتک انتھکرن ہے تب ہی تک جیو ہے
جب انتھکرن گیان (علم) کے ذریعہ نہ رہا تب جیو برہم سروپ ہے۔ اس چدابھاس کو اپنے
برہم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے۔ یعنی اپنے آپ کو فاعل بھوگنے والا سکھی دکھی گنہگار نیکوکار
مانتا، اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے۔ تب ہی تک دنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا
(اسدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل
والے ہیں۔ سورج پانی کے برتنوں سے جدا اور سورج سے پانی کے برتن بھی جدا ہیں تب ہی
عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو ان کا عکس کبھی نہ ہو سکتا اور جیسے پرمیشور بے شکل
موجود کل آکاش کی مانند ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے برہم سے کوئی شئے یا کسی شئے سے
برہم جدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ (محاط) ویاپک (محیط کل) کے تعلق کے باعث ایک
بھی نہیں ہو سکتے یعنی "انویہ ویتی ریک بھاؤ" (لازم ملزومیت اور علحدگانہ ذات) کے
لحاظ سے دیکھنے کے باعث محاط اور محیط ہوئے اور ہمیشہ جدا رہتے ہیں اگر ایک ہوں
تو ان میں محاط اور محیط کے ہونیکا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا یہ بھی برہدارنیک کے
انتریامی براہمن میں صاف طور سے لکھا ہے:

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے اور اگر
انتھکرن شئے عارضی کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو۔ سو تمہاری یہ بات بچپن کی
مانند ہے کیونکہ انتھکرن تو تبدیلی پذیر اور جدا جدا ہیں اور برہم غیر متغیر اور حصوں
میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جدا جدا نہ مانو تو اسکا جواب دو کہ کیا جہاں جہاں
انتھکرن جائیگا وہاں وہاں کے برہم کو اگیانی اور جس جگہ کو انتھکرن چھوڑ دیگا
وہاں وہاں کے برہم کو گیانی کر دے گا یا نہیں؟

جسطرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے وہاں وہاں روشنی کو ڈھانپ لیتا
ہے اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اٹھا دیتا ہے۔ ویسے ہی انتھکرن
برہم کو ہر ایک لمحہ میں گیانی اگیانی مقید اور آزاد کرتا جائیگا۔ اگر مانا جاوے کہ اکھنڈ
(ناقابل تقسیم) برہم کے ایک حصے کے پردہ کا اثر سب جگہ ہونے سے سب برہم اگیانی
ہو جائیگا کیونکہ وہ ذی شعور ہے۔

[2] من کا دوسرا نام چت ہے اور جو چت میں منعکس ہو اسکو چدابھاس کہتے ہیں اسے من کہتے ہیں
مترجم

اور متھرا میں جس انتہکرن والے برہم نے جو چیز دیکھی اس کی یاد کاشی میں موجود اسی انتہکرن والے سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہوا کرتی۔ جس چدابھاس برہم کے عکس نے متھرا میں دیکھا تھا وہ چدابھاس برہم کا عکس کاشی میں نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ متھرا والے انتہکرن میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا۔

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہئے۔ اگر برہم کا عکس جدا ہے تو پرتیہ بھجنا یعنی پہلے دیکھے سنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کہو کہ برہم ایک ہے اس لئے یاد رہتا ہے تو ایک مقام پر لاعلمی یا دکھ ہونے سے کل برہم کو لاعلمی یا دکھ ہونا چاہئے اور ایسی ایسی مثالوں سے نتیہ (شدھ) پاک۔ علیم۔ آزاد فطرت والے برہم کو تم نے ناپاک۔ لاعلم اور مقید وغیرہ عیبوں والا اور جس کے حصے نہیں ہو سکتے اس کو حصوں والا کر دیا۔

(نوین ویدانتی) بے شکل کا ہی عکس پڑتا ہے۔ مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے اسی طرح برہم کا بھی سب انتہکرنوں میں عکس پڑتا ہے۔

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے تو اس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی۔ وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دیگی۔ گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے۔ بے شکل نہیں۔

(نوین ویدانتی) تو پھر یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے اور وہی آئینہ میں نظر آتا ہے وہ کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اڑ کر گئے ہوئے آب و خاک اور آتش کے ذرات ہیں جن سے بارش ہوتی ہے۔ اگر وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو؟ اس لئے جو دور دور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے وہ پانی کا حلقہ ہے جیسے کہر دور سے دھندلا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے ویسا ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے۔

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسی۔ سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں؟

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ الٹی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم کو ۔

(سدھانتی) برہم محدود العقل ہے یا ہمہ دان؟

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان نہ محدود العقل۔ کیونکہ ہمہ دانی اور کمتر دانی عارضہ والے میں ہوتی ہے۔

(سدھانتی) اُپادھی (عارضہ) والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم ۔

(سدھانتی) تو برہم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا۔ پھر تم نے ہمہ دان اور محدود العقل کی تردید کیوں کی تھی۔ اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے تو کلپک یعنی فرض کرنے والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) جیو برہم ہے یا کچھ اور؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے۔ کیونکہ اگر برہم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برہم ہی نہیں ہو سکتا۔ جسکا خیال جھوٹا ہے وہ سچا کب ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ہم ستی اور دروغ ہر دو یا ہر دو کی تمیز کو جھوٹ خیال کرتے ہیں اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے ۔

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹ کیوں نہیں؟

(نوین ویدانتی) کچھ ہی ہو۔ جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے اور ہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں ۔

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہوئے لہٰذا تم قابل اعتبار بھی نہیں رہے۔ کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سچ مانے سچ بولے اور سچ ہی کرے نہ جھوٹ مانے نہ جھوٹ بولے اور نہ جھوٹ کرے۔ جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹا کہتے ہو۔ تو تم خود جھوٹے بنتے ہو ۔

(نوین ویدانتی)۔ انادی مایا کو جو کہ برہم کے سہارے رہکر برہم ہی پر پردہ ڈالتی ہے اس کو مانتے ہو یا نہیں؟

(سدھانتی) نہیں۔ کیونکہ تم مایا کے معنی ایسے کرتے ہو کہ جو شے تو نہ ہو لیکن معلوم ہوتی ہو (اس کا عکس پڑے) اس بات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ

پھوٹ گئی ہو۔ کیونکہ جسکا وجود ہی نہیں اسکا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے۔
مثلاً بانجھ کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات

"सन्मूला: सोम्येमा: प्रजा:"

چھاندوگیہ اپنشد کے ان اقوال کے خلاف کہتے ہو:

(نوین ویدانتی) وششٹھ۔ شنکر آچاریہ وغیرہ سے لیکر نشچل داس تک جو تم سے بڑھکر پنڈت ہوئے ہیں اور جو انہوں نے لکھا ہے۔ کیا تم اس کی تردید کرتے ہو؟ ہم کو تو وششٹھ شنکر آچاریہ اور نشچل داس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں:

(سدھانتی) تم عالم ہو یا بے علم:

(نوین ویدانتی) ہم بھی قدرے عالم ہیں:

(سدھانتی) اچھا تو وششٹھ، شنکر آچاریہ اور نشچل داس کے دعوے کو ہمارے سامنے ثابت کرو۔ ہم تردید کرتے ہیں۔ جسکا دعوے ثابت ہو جائے وہی بڑا ہے۔ اگر ان کی اور تمہاری بات ناقابل تردید ہوتی تو تم ان کے دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں نہ کر سکتے۔ اگر یہ کر سکو تو تمہاری اور ان کی بات قابل تسلیم ہو جائے۔ اغلب ہے کہ شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے ہی کے لئے یہ اصول بطور دلیل کے اختیار کیا ہو کیونکہ ملک و زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے اپنا خاص مقصد رکھنے والے عالم اپنی آتما کے علم کے خلاف بھی کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان باتوں کو یعنی جیو ایشور کا ایک ہونا۔ جہان کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو ان کی بات سچی نہیں ہو سکتی اور نشچل داس کی لیاقت دیکھیئے۔

یہ انہوں نے "برتی پربھاکر" میں جیو اور برہم کے ایک ہونے پر دلیل دی ہے کہ "چیتن (ذی شعور) ہونے کے سبب جیو برہم سے جدا نہیں" یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے۔ کیونکہ فقط تعلیم سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہو جاتی۔ تخصیص تفریق کا باعث ہوتی ہے مثلاً کوئی کہے:۔

زمین اور پانی بے جان ہیں اس لئے ایک ہیں تو جیسے یہ بات درست نہیں ہو سکتی ویسے نشچل داس کی بھی یہ تعریف فضول ہے۔ کیونکہ کم علمی اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں ہر ہمہ کے اور موجود کل ہمہ دان اور غلطی سے پاک ہونا وغیرہ خاص صفات برہم میں

جیو کی صفات کے خلاف ہیں اسلئے برہم اور جیو الگ الگ ہیں۔ مثلاً بو ٹھوس پن۔ خاک کی صفات۔ ذائقہ اور چکنا پن سے جو کہ پانی کی صفات ہیں بر خلاف ہے اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح جیو اور برہم میں تخصیص ہونے سے جیو اور برہم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے۔ اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے گا کہ شنچل داس میں کتنی لیاقت تھی۔

اور جس نے یوگ وششٹ بنایا ہے وہ کوئی نیا ویدانتی تھا۔ والمیک۔ وششٹھ اور رامچندر جی کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے کیونکہ وے سب وید کے پیرو تھے۔ وید کے خلاف نہ بنا سکتے تھے اور نہ کچھ کہہ سن سکتے تھے۔

۴۳ سوال۔ ویاس جی نے جو شاریرک سوتر بنائے ہیں انہیں بھی جیو برہم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے دیکھو۔

ویاس جی بھی جیو اور برہم کو جدا مانتے ہیں

सम्पाद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १

ब्राह्मेण जैमिनिरुपन्यासादिभ्य ॥ २ ॥

चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥

एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥

अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ ۱۰۷ ویدانت درشن ۴-۴ سوتر ۱ و ۵ لغایت

یعنی جیو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ جو کہ پہلے برہم سروپ تھا۔ کیونکہ لفظ (سنوہ) سے اپنی برہم ذات سمجھی جاتی ہے

"अयमात्मा अपहतपाप्मा"

اس قسم کے بیانات اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برہم سروپ قائم ہوتا ہے ایسا جیمنی آچاریہ کا مت ہے ۲۔

اور اودولومی آچاریہ (برہدارنیک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ ابرہم ہی ہے) یہ مانتا ہے کہ مکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن روپ ہو کر رہتا ہے ۳

ویاس جی انہی مذکورہ بالا بیانات وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برہم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں ۴۔

یوگی جلال پاکر اپنے برہم سروپ کو حاصل کرکے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بنکر برہم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے۔

جواب۔ ان سوتروں کے معنی ایسے نہیں بلکہ ان کے سچے معنی یہ ہیں۔ سنئے:۔

جبتک جیو اپنی بجز پاک ذات کو حاصل کرکے یعنی سب آلائشوں سے مبرا ہو کر پاک نہیں ہوتا۔ تبتک یوگ سے جلال کو حاصل کرکے اپنے انتریامی برہم کو حاصل کرکے سرور میں قائم نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرا ہو کر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برہم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے۔ ایسا جیمنی اچاریہ کا اعتقاد ہے ۲۔

جب بے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرا ہو کر پاک محض چیتن ذات جیو قائم ہوتا ہے۔ تب ہی برہم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے ۳

جب برہم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو حاصل کرکے زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے۔ تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کرکے سرور پاتا ہے ایسا اوڈلومی جی کا اعتقاد ہے

جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے وہاں خود مختار اور آزاد رہتا ہے جیسے دنیا میں کوئی اعلیٰ اور کوئی ادنیٰ ہوتا ہے ویسا مکتی میں نہیں بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں ۵

اگر ایسا نہ ہو تو

नेतरोऽनुपपत्तेः ॥ १।१।१६ ॥

भेदव्यपदेशाच्च ॥ १।१।१७ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ १।२।२२ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ १।१।१९ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ १।१।२० ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ १।१।२१ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ १।२।११ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ १।२।३ ॥

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १।२।१८ ॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ १।२।२० ॥

व्यासमुनिकृतवेदान्तसूत्राणि ॥

(ویاس جی کرت ویدانت سوتر)

برہم کے علاوہ دوسرا یعنی جیو دنیا کا بنانے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اس محدود طاقت اور علم والے جیو پر کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا۔ لہذا جیو برہم نہیں۔ रसं ह्येवायं लब्ध्वा नन्दी भवति۔ یہ اپنشد کا قول ہے۔ اس برہم کو پاکر (جیو) آنندت ہوتا ہے۔

جیو اور برہم جدا جدا ہیں۔ کیونکہ ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برہم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے۔ یہ حاصل ہونے والے برہم اور حاصل ہونے والے جیو کا بیان نہیں بن سکتا۔ اس لئے جیو اور برہم ایک نہیں۔

दिव्यो ह्यमूर्त्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः। अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ मुण्डकोपनिषदि मुं० २। खं० १।

(منڈک اپنشد ۲-۱-۲)

دیو یعنی پاک شکل والا ہونے کی خاصیت سے بری سب میں حاضر ناظر اندر باہر بغیر لگاؤ کے محیط ہونے والا اَج یعنی پیدائش۔ موت جسم اختیار کرنے وغیرہ سے پاک۔ سانس یعنی جسم اور من کے تعلق سے آزاد۔ تجلی بالذات وغیرہ پرمیشور کی صفات ہیں اور اکشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اس سے بھی پرے برہم یا پرمیشور لطیف ہے۔ پرکرتی اور جیو سے برہم کا فرق بتلانے والی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیوؤں سے برہم جدا ہے ۳۰۔

اسی موجود کل برہم میں جیو کا یوگ اور جیو میں برہم کا یوگ (وصل) بیان کرنے سے جیو اور برہم جدا جدا ہیں کیونکہ یوگ (ملاپ)، فاصلہ والی چیزوں کا ہوتا ہے ۴۔

اس برہم کے صاحب القلوب وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے محاط جیو محیط برہم سے الگ ہے۔ کیونکہ محاط اور محیط کل کا تعلق بھی جدا جدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے ۵۔

جیسے پرمیشور ذات میں جیو سے جدا ہے۔ ویسے حواس۔ انتہکرن۔ پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر)، سمت ہوا۔ سورج وغیرہ نورانی صفات کے بھوگ کے باعث اور دیوتا کہلانے والے

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके"

عالموں سے بھی پرمیشور جدا ہے ۶۔

اس قسم کے اپنشدوں کے اقوال سے جیو اور پرمیشور جدا ہیں۔

ایسا ہی اپنشدوں میں بہت مقامات پر ذکر آیا ہے۔

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف علم اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے بڑھتے۔ سب۔ وہ دید من وغیرہ حواس وغیرہ اشیا پرتھوی وغیرہ بھوت اور سب جیووں میں پرماتما ضابطۃ القلوب ہو کر قائم ہے کیونکہ اسی پرماتما کے موجودِ کل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ ویدوں میں مشہور ہیں۔ ۹ :

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے۔ ۱۰ :

اس قسم کے شاریرک سوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے۔ اسی طرح ویدانتیوں کی پیدائش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی۔ کیونکہ "اپ کرم" یعنی شروع برہم سے اور "اپ سنگھار" یعنی پرلے (فنا) بھی برہم ہی پر کرتے ہیں۔ جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے تو پیدائش اور فنا بھی برہم کے وصف ہو جاتے ہیں مگر آفرینش اور فنا سے بری برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے۔ پرمیشور نوین ویدانتیوں پر خفا ہو گا ؟

بے مبرا وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی آفرینش اور لاعلمی وغیرہ کا امکان کسی طرح نہیں ہوسکتا اور فنا کے ہونے پر بھی برہم حالت علت میں مادہ اور جیو برابر قائم رہتے ہیں اس لئے اپ کرم (آفرینش) اور اپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی ان نوین ویدانتیوں کی گھڑت جھوٹی ہے۔ اس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں جو شاستر اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں کے سراسر خلاف ہیں۔

۲۴۔ اس کے بعد کچھ جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیرووں کے اپدیش کے اثرات آریہ ورت میں پہلے اور باہمی تردید اور تائید بھی جاری رہی شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اُجین شہر میں وکرم آدتیہ

وکرماجیت۔ بھرتری ہری	راجہ کچھ اقبالمند ہوا۔ جس نے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی
بھوج اور کالیداس	کو مٹا کر امن قائم کیا۔ بعد ازاں بھرتری ہری راجا شاستری وغیرہ شاعر

اور دیگر علوم میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا۔ اس نے تارک الدنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا وکرم آدتیہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اس نے صرف و نحو اور شاعری استعارہ وغیرہ کی اتنی اشاعت کی کہ اس کے عہد سلطنت میں بکریاں چرانیوالا کالیداس رگھو ونش کاویہ کا مصنف ہوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا اس کو بہت سی دولت دیتے تھے اور اسکی عزت ہوتی تھی۔ اس کے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔

شیومت	۲۵۔ اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ سمپردائی مت والے بھی

ہو دئے تھے لیکن انکا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدتیہ سے لیکر شیووں کا زور بڑھتا گیا۔

شیووں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئی تھیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہا ودیا
وغیرہ کی شاخیں ہیں۔ لوگوں نے شنکر اچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھہرایا ان کے پیرو سنیاسی بھی شیومت
میں شامل ہو گئے اور وام مارگیوں کو بھی ملائے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنیوالے
ہوئے جو کہ شیو جی کی عورت ہے اور شیو مہا دیو کی عبادت کرنیوالے ہوئے۔

۲۶۔ یہ دونوں رُدر اکھش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہیں۔ لیکن جتنے وام مارگی
وید کے مخالف ہیں۔ اتنے شیو نہیں ہیں۔

رُدر اکھش اور بھسم دھارن کرنیوالوں کا بیان

धिक् धिक् कपालं भस्म रुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥

रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे,
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगुलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभि पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्ः
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलयति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥२॥

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک ان لوگوں نے بنائے اور کہنے لگے کہ جن کے ماتھے پر بھسم اور گلے
میں رُدر اکھش نہیں ہے اس پر لعنت ہے اسکو چانڈال کی مانند ترک کرنا چاہئے جو گلے میں ۳۲
سر میں چالیس۔ چھ چھ کانوں میں بارہ بارہ ہاتھوں میں۔ سولہ سولہ بازوؤں میں ایک چوٹی میں
اور چھاتی پر ایکسو آٹھ رُدر اکھش پہنتا ہے۔ وہ ہو بہو مہا دیو کی مانند ہے ایسا ہی شاکت
بھی مانتے ہیں۔ پھر ان وام مارگیوں اور شیووں نے صلاح کرکے بھگ لنگ کو قائم کیا
جسکو جلادھاری اور لنگ کہتے ہیں اور اس کی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرموں کو ذرا بھی شرم
نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیوں کرتے ہیں۔
کسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ "स्वार्थी दोषं न पश्यति"
خود غرض لوگ اپنی غرض کو پورا کرنے میں بُرے کاموں کو بھی اچھا سمجھکر عیب کو نہیں
دیکھتے ہیں۔ اسی پاشان وغیرہ مورتی در بھگ لنگ کی پرستش میں تمام دھرم ارتھ کام موکھش
وغیرہ سدھیاں ماننے لگے۔ راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ اپنے بت خانوں میں بت قائم کرنے
اور ان کے دیدار اور زیارت کو آنے جانے لگے تب تو ان پوپوں کے چیلے بھی جینیوں کے
بتخانوں میں جانے آنے لگے اور ادھر مغرب میں کچھ دیگر مذاہب اور مسلمان لوگ بھی آ [illegible]

آنے جانے لگ گئے تھے۔ اسوقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि ।

हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमंदिरम् ॥

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو۔ تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلمان زبان) منہ سے نہ بولے اور چاہے مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہوا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو تو بھی جین مندر میں داخل نہ ہو۔ بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے سامنے جاکر مر جانا اچھا ہے۔ ایسے ایسے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے۔ جب ان سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا۔ کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو کہتے تھے کہ ہاں۔ جب وہ پوچھتے تھے کہ دکھاؤ

۲۷۔ مارکنڈے اور شیو پوران

تب مارکنڈے پران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سناتے تھے۔ جیسے کہ درگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں کسی نے مارکنڈے اور شیو پوران بنا کر ویاس جی کے نام سے شائع کر دیا۔ اس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر ان پنڈتوں کو ہاتھ کاٹنے وغیرہ کی سزا دی اور ان سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بناوے رشی منیوں کے نام سے نہیں۔ یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے کہ جو گوالیار کے راج (بھنڈ) نامی شہر کے تیواڑی برہمنوں کے گھر میں ہے۔ جسکو لکھنؤ کے راؤ صاحب اور ان کے گماشتے رام دیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور ان کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کل دس ہزار شلوکوں کے انداز کا مہابھارت بنایا تھا۔ وہ مہاراجہ وکرم آدتیہ کے زمانہ میں بیس ہزار اشلوک کا ہو گیا (مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ "میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار اشلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے۔ جو اگر ایسی ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب کسی وقت میں ایک اونٹ کا بوجھ ہو جائے گی اور رشی منیوں کے نام سے پران وغیرہ کتابیں بنا دیں گے۔ تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑ کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو ویدوں کا کچھ کچھ خیال تھا ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے۔

नस्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायु ददाति व्यजनं सुपुष्कलं विना मनुष्येण चलत्यजस्रम् ॥

زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا

۲۸- راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنھوں نے گھوڑے کی شکل والی نہایت کلا والی ایک سواری بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹہ میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی۔ وہ زمین اور ہوا میں بھی چلتی تھی۔

ایک عجیب کلا کا پنکھا

۲۹- اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلائے کلا کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا۔ جو یہ دونوں چیزیں آج تک بنی رہتیں تو یورپین لوگ اتنے مغرور نہ ہو جاتے۔

بُت خانوں کی تعمیر

۳۰- جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیوں سے روکنے لگے تب بھی وہ مندروں میں جانے سے نہ رک سکے۔ اور جینیوں کی کتھا میں لوگ کافی تعداد میں جانے لگے۔ جینیوں کے پوپ ان پرانیوں کے پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پرانیوں نے سوچا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائینگے پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ ان جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار مندر۔ مورتی۔ اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ ان لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار۔ مندر اور بت بنائے اور جیسے جینیوں کے آدا اور اُتر پُران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پُران بنانے شروع کئے۔

وشنو مت کا آغاز

۳۱- راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد وشنو مت کا آغاز ہوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا اس سے یہ تھوڑا سا پھیلا۔ اس کے بعد منی واہن بھنگی خاندان میں پیدا شدہ۔ اور تیسرا یاونہ اچاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعد ازاں برہمن خاندان میں پیدا شدہ۔ چوتھا رامانج ہوا اس نے اپنا مت پھیلایا۔

وشنو پران

۳۲- شیووں نے شیو پران وغیرہ۔ شاکتوں نے۔ دیوی بھاگوت وغیرہ وشنووں نے وشنو پران وغیرہ بنائے ان میں اپنا نام اسلئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانیگا۔ اس لئے ویاس وغیرہ رشی منیوں کے نام رکھ

کر پُران بنائے۔ نام بھی انکا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہیئے۔ لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام مہاراجہ اور نئی چیز کا نام قدیمی رکھدے۔ تو کیا تعجب ہے؟ اب انکے باہمی جیسے جھگڑے ہیں۔ ویسے ہی پورانوں میں لکھے ہیں۔

دیوی بھاگوت پران کی کہانی کا پول

۴۳۔ دیکھو! دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی ملکہ لکھی ہے۔ اسی نے سب دنیا کو بنایا۔ اور برہما۔ وشنو۔ مہادیو کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ جب اس دیوی کی خواہش ہوئی تب اسنے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس ہاتھ میں ایک آبلہ پیدا ہوا۔ اس میں سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اسکو دیوی نے کہا۔ کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برہما نے کہا کہ تو میری ماں ہے۔ میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ ایسا سنکر اس کو غصہ ہوا۔ اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا۔ اور پھر ہاتھ گھسکر اسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا اس کا نام وشنو رکھا۔ اسکو بھی اسی طرح کہا اس نے بھی نہ مانا تو اس کو بھی راکھ کر دیا۔ پھر اسیطرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اسکا نام مہادیو رکھا اور اسکو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا کہ میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا تو دوسری عورت کا جسم بنالے۔ دیوی نے ویسا ہی کیا۔ تب مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے؟ دیوی نے کہا۔ کہ دونوں تیرے بھائی ہیں انہوں نے میرا حکم نہ مانا۔ اس لئے راکھ کر دئے۔ مہادیو نے کہا۔ کہ میں اکیلا کیا کرونگا؟ ان کو زندہ کر دے۔ اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہوگی۔ ایسا ہی دیوی نے کیا۔ پھر تینوں کی تینوں کیساتھ شادی ہوئی واہ رے! ماں سے شادی نہ کی اور ہمشیرہ سے کر لی کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے۔ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما۔ وشنو۔ رودر اور اندر انکو پالکی اٹھانیوالے کہار بنایا۔ اس قسم کے گپوڑے لمبے چوڑے طبعزاد لکھے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ اس دیوی کا جسم اور اس شری پور کا بنانیوالا! اور دیوی کے والدین کون تھے؟ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے۔ تو بھائی بہن کی شادی میں کونسی اچھی بات ہے؟ جیسی اس دیوی بھاگوت میں مہادیو۔ وشنو اور برہما وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے اسیطرح شیو پران میں دیوی وغیرہ کی بہت حقارت لکھی ہے یعنی یہ سب مہادیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے جو رودراکش یعنی ایک درخت کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہیں تو راکھ میں لوٹنے والے گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگرو وغیرہ کے پہننے والے بھیل۔ کنجر وغیرہ مکتی کیوں

نہ پائیں۔ اور سورگ گئے۔ گدھا وغیرہ حیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مکتی کیوں نہیں ہوتی؟

۴۴ - کال اگنی رُودر اپنشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے۔ وہ کیا جھوٹی ہے اور "त्र्यायुषं जमदग्नेः" رُودر اکھش

اس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پُرانوں میں رُودر کی آنکھ کے آنسو گرنے سے جو درخت ہوا۔ اسی کا نام رُودر اکھش ہے۔ اسی لئے اس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے۔ ایک بھی رُودر اکھش پہنے تو سب پاپوں سے چھوٹ کر سورگ کو جائے۔ یمراج (ملک الموت) اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہ رہے۔

جواب ۔ کال اگنی رُودر اپنشد کسی "گھوڑیا" انسان یعنی خاک رملنے والے نے بنائی ہے کیونکہ "यस्य प्रथमा रेखासा भूर्लोकः" اس قسم کے قول اسمیں فضول ہیں۔ جو روزانہ ہاتھ سے پہلی شکل بنائی جاتی ہے وہ بھولوک یا اسکا مفہوم کیسے ہو سکتی ہے اور جو "त्र्यायुषं जमदग्नेः" اس قسم کے منتر ہیں وہ راکھ یا ترپنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ "चक्षुर्वै जमदग्निः"

اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی ایسے دھرم کے کام کروں کہ جن سے بینائی ضائع نہ ہو۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پرمیشور کے قانون قدرت کو کوئی الٹا کر سکتا ہے؟ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ اور طرح نہیں۔ اس لئے جتنا رودر اکھش بھسم۔ تلسی۔ کمل۔ اکھش۔ گھاس۔ چندن وغیرہ کو گلے میں پہننا ہے۔ وہ سب جنگلی وحشی انسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیو بہت الٹے کام کرنے والے۔ مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ ان میں جو کوئی نیک مرد ہے وہ ان باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ اگر رودراکھش بھسم رمانے سے یم راج کے دوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہونگے۔ جب رودراکھش بھسم رمانے والوں سے کتا۔ شیر۔ سانپ۔ بچھو۔ مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے (یم راج) کے گن (نوکر) کیونکر ڈریں گے۔

۴۵ سوال ۔ وام مارگی اور شیو تو اچھے نہیں لیکن ویشنو تو اچھے ہیں؟

سوال ۔ وشنو بھی وید ورودھ ہیں

جواب ۔ یہ وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ برے ہیں

نمستے رُدر منیوے" "شِواستی" "...نمستے"
"...اسمنایہ چ" "گنانام تو اگنپتیگوں ہوامہے" "بھگوتی
...سُپا:" "سوریہ آتما جگتستستھُشچ"

۳۶ - اس قسم کے وید کے حوالوں سے شیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں پھر کیوں رد کرتے ہو

وشنو شیو آدی مت وید سے سدھ نہیں ہوتے

جواب - ان قولوں سے شیو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے کیونکہ (رودر) پرمیشور، پران وغیرہ ہوا - روح - آگ وغیرہ کا نام ہے - غصہ کے کرنے والے رُدر یعنی بدوں کو رلانے والے پرمیشور کو سر جھکانا - پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا (اسکا مطلب ہے)

جو منگل کاری سب دنیا کی پوری بہتری کرنیوالا ہے اس پرمیشور کو سر جھکانا چاہیے یہ سب (رودر) شیو - وشنو - گنپتی - سوریہ وغیرہ پرمیشور کا اور بھگوتی سچائی کے کہنے والے کا نام ہے - اس میں بدون سمجھے ایسا جھگڑا مچایا ہے - جیسے

متوں کے جھگڑے

۳۷ - ایک کسی بیراگی کے دو چیلے تھے - وہ روزمرہ گورو کے پاؤں دبایا کرتے تھے - ایک نے داہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی - ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا - اتنے میں گورو جی نے کروٹ بدلی - تو اس کے پاؤں پر دوسرے گور بھائی کا مخدوم پاؤں پڑا - اس نے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا - گورو نے کہا کہ ارے بدکار تو نے یہ کیا کیا ؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اُوپر یہ پاؤں کیوں آ چڑھا ؟ اتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار دکان کو گیا تھا آ پہونچا وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا - دیکھا تو پاؤں سوجا پڑا ہے - بولا کہ گورو جی یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہوا - گورو نے سب ماجرا سنا دیا - وہ بھی بے وقوف تھا نہ بولا نہ چالا چپ چاپ سونٹا اٹھا کر بڑے زور سے گورو کے دوسرے پاؤں پر دے مارا - گورو نے باواز بلند پکار مچائی تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے اور گورو کے پاؤں کو پیٹنے لگے - تب تو بڑا شور و شر مچا اور لوگ سنکر آئے اور کہنے لگے سادھو جی کیا ہوا ؟ - ان میں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھڑا کر پھر ان بیوقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گورو کے ہیں ان دونوں کی خدمت

...ے رُدر یعنی شیو یعنی کلیان کرنیوالے پرمیشور کے بھگت کا نام شیو ہے - وشنو یعنی دنیا کے پرماتما کے بھگت کا نام ... ہے - گنپتی یعنی تمام جانداروں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپتیہ ہے - ...

کرنے سے اُسکو آرام ملتا ہے اور تکلیف دینے سے بھی اسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے جیسے ایک گورو کی خدمت
کو نہیں چیلوں نے تماشا کیا اُسیطرح جو ایک لازوال ہستِ مطلق عینِ علم عینِ راحت غیر محدود پرمیشور کے وشنو رودر وغیرہ
کئی نام ہیں ان ناموں کے معنی جیسے کہ اول باب میں ظاہر کر آئے ہیں (جاننے چاہئیں) ان سچے معنی کو نہ جانکر
شیو۔ شاکت و ویشنو وغیرہ سمپردائی لوگ باہم ایک دوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں۔ بیوقوف ذرا بھی
اپنی عقل کو وسیع کر کے نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب۔ وشنو۔ رُدر۔ شیو وغیرہ نام ایک لاشریک منتظمِ کل ہمہ دان
پرمیشور کے کئی اوصاف افعال عادات والا ہونیکے باعث اُسکے مفہوم میں ہیں بھلا کیا ایسے لوگوں پر پرمیشور کا غضب نہ ہوتا ہوگا

چکرانکت ویشنو کی لیلا

۱۳۔ اب دیکھئے چکرانکت ویشنو کی عجیب کارروائی

तापः पुण्ड्रं तथा नाम माला मन्त्रस्तथैव च ।
अमी हि पञ्च संस्काराः परमैकान्तहेतवः ॥

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इति श्रुतेः ॥
रामानुजपटलपद्धतौ ॥

رامانج پٹیل پدہتی

تاپ یعنی سنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دودھ بھرے برتن میں
بجھاتے ہیں اور کئی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں۔ اب دیکھئے۔ یہ تو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اس میں آتا ہوگا۔
ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنیکی امید کرتے ہیں اور کہتے ہیں بدوں شنکھ۔ چکر وغیرہ سے جسم داغے جیو پرمیشور
کو حاصل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ (آما) یعنی کچا ہے۔ اور جیسے بادشاہت کی چپراس وغیرہ نشانات کے ہونے سے
سرکاری نوکر جان کر اس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی ویشنو کے شنکھ۔ چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھکر
یم راج اور ان کے گن ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوہا۔ بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال۔ یم ڈرپے کالو کہے بھے مانے بھوپال
یعنی بھگوان کا بانا۔ تلک۔ چھاپ۔ اور مالا پہننا بڑا ہے جس سے یم راج اور راجا بھی ڈرتے ہیں ترشول
کی مانند پیشانی پر نقش بنانا۔ نارائن داس۔ وشنو داس یعنی (مثلاً) داس لفظ آخر میں ہو (ایسا) نام
رکھنا۔ بالا کمل گٹے کی رکھنا اور پانچواں منتر جیسے

۱ ओं नमो नारायणाय ॥

یہ انہوں نے معمولی آدمیوں کے لئے منتر تیار کیا ہے

۲ श्रीमन्नारायणचरणौ शरणं प्रपद्ये ॥ श्रीमते नारायणाय नमः । श्रीमते रामानुजाय नमः ॥

اس قسم کے منتر امیروں اور معززین کے لئے تیار کئے ہیں۔ دیکھئے
یہ بھی ایک دوکان ٹھہری! جیسا منہ ویسا تلک۔ ان

پانچ سنسکاروں کو چکران کت لکتی کے ذریعے ملنتے ہیں۔ ان منتروں کے معنی میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں اور میں لکشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں۔ اور شری یت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں۔ یعنی جو لتعریف والا نارائن ہے اسکو میرا نمسکار ہو جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں ویسے چکرانکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنکھ۔ چکر وغیرہ سے داغ دینے کے لئے وید منتر کا حوالہ دیا کرتے ہیں اس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں:۔

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः ।

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १ ॥

तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥ २ ॥ ऋ० मं० ६ । सू० ८३ ।

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنے والے پرمیشور۔ طاقت کل۔ قادر مطلق آپ اپنی دیاپتی (ہمہ جا موجودگی) سے عالم کے سب حصوں کو دیاپت کر (چھا) رکھا ہے وہ آپ کی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے۔ اس کو برہمچریہ۔ راست گفتاری۔ شم (من کا ضبط) دم (ضبط حواس) یوگا بھیاس۔ نفس کشی۔ نیک صحبت وغیرہ تپیا سے محروم جو خام علم والی (روح انتھکرن) والی ہے وہ اس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں وہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے اس تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں جو ظاہر بالذات پرمیشور کی دنیا میں اعلے نیک چلنی کی ریاضت کرتے ہیں وہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں۔ (رگوید منڈل ۹۔ سوکت ۸۳۔ منتر ۱ و ۲)

اب غور کیجئے کہ رامانجی وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرانکت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں۔ بھلا کہئے وہ عالم تھے یا بے علم؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے کیونکہ اس منتر میں اتپت تنو ہے نہ کہ * یہ ناخن (سے لیکر) چوٹی تک مجموعہ کا نام ہے۔ اس بات کو مان کر اگر آگ ہی سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلا دیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः ॥

*अतप्ततनूः

(تیتریہ اپنشد ۱۰۔۸)

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا۔ سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ سچائی پر عمل کرنا۔ دل کو ادھرم میں نہ جانے دینا۔ بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا۔ یعنی جسم۔ حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتاؤ کرنا وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا۔ وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ اعلےٰ دھرم کے کاموں کا نام ہے۔ دہات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہلاتا۔ دیکھو چکر انکت لوگ اپنے کو بڑے ویشنو مانتے ہیں لیکن اپنے بدرواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اول جو اسکا بانی "شٹھ کوپ" ہوا ہے (اس کی بابت) چکر انکتوں ہی کی کتابوں اور بھگت مال کی کتاب میں جو نابھا ڈوم نے بنائی ہے لکھا ہے :-

विक्रीय शूर्पं विचचार योगी ॥

اس قسم کے قول چکرانکتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ شٹھ کوپ یوگی شوپ[1] کو بنا بیچتا پھرتا تھا یعنی کنجر ذات میں پیدا ہوا تھا۔ جب اس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سننا چاہا ہو گا۔ تب براہمنوں نے بے عزتی کی ہو گی۔ اس نے براہمنوں کے برخلاف سمپردا۔ تلک۔ چکر انکت وغیرہ شاستر کے خلاف من گھڑت باتیں چلائی ہونگی۔ اسکا چیلا "منی واہن" جو کہ چنڈال ورن میں پیدا ہوا تھا اسکا چیلا "یاونا چاریہ" جو کہ مسلمان خاندان میں پیدا ہوا تھا جس کا نام بدل کر بعض لوگ "یامنا چاریہ" بھی کہتے ہیں ان کے بعد رامانج برہمن خاندان میں پیدا ہو کر چکرانکت ہوا۔ اس کے پہلے کچھ بھاشا کی کتابیں بنی ہوئی تھیں "رامانج" نے کچھ سنسکرت پڑھکر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سوتر اور اپنشدوں کی ٹیکا شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے۔ کہ ادویت یعنی جیو برہم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں دوسری کوئی شئے درحقیقت نہیں۔ دنیا پرپنچ سب جھوٹا مایا روپ حادث ہے۔

اس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی روح) برہم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں۔ یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برہم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں اور رامانج کا اس جزو میں جو کہ وششٹ ادویت روح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے ان تین کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے۔ بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد روح

[1] سوپ یا چھاج

[2] من بدھی چت اور اہنکار ان چاروں کے مجموعہ کو انتھ کرن کہتے ہیں (مترجم) جگر کی بائیں جانب میں تلی کہتے ہیں جس سے اناج ہضم ہو جاتا ہے

کا ماننا کنٹھی۔ تلک۔ مالا (تسبیح) مورتی پوجن (بت پرستی) پاکھنڈ مت وغیرہ رائج کرنے گویا بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں جسقدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں اس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۴۹۔ سوال۔ مورتی پوجا (بت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی؟

بُت پرستی

جواب۔ جینیوں سے۔

سوال۔ جینیوں نے کہاں سے چلائی؟

جواب۔ اپنی بے عقلی سے۔

سوال۔ جینی لوگ کہتے ہیں کہ چپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بُت کو دیکھکر اپنی روح کی حالت بھی ویسی ہی نیک حالت ہوجاتی ہے

جواب۔ روح مدرک اور بت غیر مدرک کیا بت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہوجائیگی؟ یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے اور جینیوں نے جاری کی ہے ان کی تردید بارھویں باب میں کریں گے۔

سوال۔ شاکت وغیرہ نے بتوں (کے بنانے) میں جینیوں کی نقل نہیں کی ہے کیونکہ جینیوں کے بتوں کی مانند وشنو وغیرہ کے بت نہیں ہیں۔

جواب۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں ملجاتے اس لئے جینیوں کے بتوں سے خلاف بنائے ہیں۔ کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی ان کا کام اور انکی مخالفت کرنا خاص ان کا کام تھا۔ جیسے جینیوں نے بت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں۔ ان کے خلاف ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سے سجی ہوئی عورت کے ساتھ رنگ وراگ عیش وعشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے (بت) بنائے ہیں۔ جینی لوگ بہت سے سنکھ۔ گھنٹہ۔ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ایسی لیلا کے کرنے سے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے چیلے۔ جینیوں کے جال سے بچکر ان کی لیلا میں آ پھنسے اور بہت سی ویاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت۔ غیر ممکن فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں ان کا نام "پُران"، رکھکر کتھا بھی سنانے لگے اور بہت عجیب غریب مکر کرنے لگے۔ یعنی پتھروں سے بُت بناکر خفیہ کہیں پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ دئے۔ بعد ازاں

اپنے چیلوں میں ظاہر کیا کہ مجھکو رات کے وقت خواب میں مہادیو۔ پاربتی۔ رادھا کرشن۔ سیتارام یا لکشمی نارائن اور بھیرو۔ ہنومان وغیرہ نے کہا کہ ہم فلاں فلاں جگہہ ہیں اگر تو ہم کو وہاں سے لاکر مندر میں قائم کرے اور تو ہی ہمارا پجاری بنے تو ہم حسب دلخواہ ثمرہ دیں گے۔ جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سنی۔ تب سچ ہی مان لی اور ان سے پوچھا کہ ایسا بُت کہاں پر ہے؟ تب پوپ جی بولے کہ فلاں پہاڑ یا جنگل میں ہے چلو میرے ساتھ دکھلا دوں۔ تب تو وے اندھے اس دغاباز کے ساتھ چل کر (گئے) وہاں پہونچکر دیکھا۔ متعجب ہو کر اس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپ کے اوپر اس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے۔ اب آپ اسکو لے چلئے اور ہم مندر بنوا دینگے۔ اس میں اس دیوتا کو قائم کرکے آپ ہی نے پرستش کرنا۔ اور ہم لوگ بھی اس صاحب اقبال دیوتا کے درشن (دیدار) سپرشن کر کے حسب دلخواہ ثمرہ پائیں گے اسی طرح جب ایک نے لیلا کی تب تو اس کو دیکھکر سب پوپ لوگوں نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بت قائم کئے۔

۰۸ سوال پرمیشور بے شکل ہے وہ تصور میں نہیں آسکتا اس لئے ضرور بت ہونا چاہئے۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں۔ تو بت کے سامنے جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں۔ اس میں کیا ہرج ہے؟

بت پرستی کی تردید

جواب۔ چونکہ پرمیشور بے شکل موجود کل ہے اس لئے اسکا بت بن ہی نہیں سکتا اور اگر بت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے۔ تو پرمیشور کی بنائی ہوئی زمین پانی۔ آگ۔ ہوا اور نباتات وغیرہ کئی اشیا (جن میں کہ پرمیشور نے عجیب صنعت بھر رکھی ہے) انکے دیکھنے سے یاد کیوں نہیں ہوتی؟ کیا ایسی صنعت والی زمین پہاڑ وغیرہ کہ جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے بڑے بت ہیں اور جن سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم یہ کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے تو تمہارا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب وہ بت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہہ دیکھکر چوری زناکاری وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اسوقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا اس لئے وہ خرابی کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ اسی قسم کے کئی عیب (پتھر وغیرہ کی پرستش یعنی) بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ مورتوں کو (خدا) نہ مانتا ہوا ہمیشہ موجود کل ہمہ دان

عادل پرمیشور کو سب جگہہ موجود جانتا اور مانتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہر جگہہ پرمیشور کو سب کے برے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لمحہ بھر کے لئے بھی پرمیشور کو اپنے سے دور نہ سمجھ کر بدفعلی کرنا تو درکنار بلکہ دل میں بری خواہش (تک) بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دل۔ کلام اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بجز سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا۔ محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے جیسا کہ قند قند کہنے سے منہ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا۔ بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا یا کڑوا پن جانا جاتا ہے۔

۱۳۔ **سوال**۔ کیا نام لینا۔ بالکل فضول ہے۔ جو سب جگہہ پرانوں میں نام سمرن اور نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے۔

نام سمرن

جواب۔ نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے جس طریق سے تم نام کو یاد کرتے ہو وہ جھوٹا ہے۔

سوال۔ ہمارا کیسا طریق ہے؟

جواب۔ وید کے برخلاف۔

سوال۔ بھلا اب آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتائیے

جواب۔ نام سمرن اسطرح کرنا چاہئے مثلاً "نیائے کاری" (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے اس کے جو معنی ہیں (یعنی) جیسے طرفداری سے بری رہنے والا پرمیشور سب کا ٹھیک انصاف کرتا ہے ویسے اس کو قبول کرکے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنا۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے۔

پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا

سوال۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُسنے شیو۔ وشنو۔ گنیش۔ سورج اور دیوی وغیرہ کے جسم اختیار کرکے رام کرشن وغیرہ اوتار لئے۔ اس لئے اسکا بت بنایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے۔

جواب۔ ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ پرمیشور کو ویدوں میں نہ پیدائش۔ موت اور جسم میں آنے سے بری کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں آنا کبھی (ثابت) نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہہ موجود۔ غیر محدود

اور سچ وراحت وغیرہ محسوس ہونے والی صفات سے بری ہے وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ۔ رحم اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اسکا آنا جانا تو ہو سکتا ہے لیکن جو لاتبدل۔ غائب جس کے بغیر ایک ذرہ بھی خالی نہیں ہے۔ اسکا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا عقیمہ کے لڑکے کی شادی کر کے اس کے فرزند کے دیکھنے کی بات کا کہنا ہے۔

۴۴ سوال جب پرمیشور موجود کل ہے۔ تو بت میں بھی ہے۔ پھر خواہ کوئی شے ہو اس میں پرمیشور کا تصور کر کے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟

دیکھو

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये ।

भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम् ॥

پرمیشور دیوتا کاٹھ نہ پتھر نہ مٹی سے بنائی اشیاء میں ہے بلکہ پرمیشور تو تصور میں موجود ہے۔ جس میں تصور کریں وہاں ہی پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔

جواب۔ جب پرمیشور موجود کل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصور کرنا اور دوسری میں نہ کرنا یہ ایسی بات ہے کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت سے چھڑا کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا۔ دیکھو یہ کتنی بڑی توہین ہے ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو جب موجود کل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے ہو۔ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے ہو؟ دھوپ کو کیوں جلاتے ہو؟ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانجھ۔ پکھاوجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ کیوں (ہاتھ) جوڑتے ہو؟ سر میں ہے کیوں سر جھکاتے ہو۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ہے کیوں تبرک دھرتے ہو؟ پانی میں ہے کیوں غسل کراتے ہو؟ کیونکہ ان سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے اور تم موجود کل کی پرستش کرتے ہو۔ یا جس میں موجود ہے اس کی۔ اگر موجود کل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر چندن پھول وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو۔ اور اگر جس میں موجود ہے اس کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم پتھر وغیرہ کے پوجاری (عبادت کنندہ) ہیں یہ سچ کیوں نہیں کہتے ہو۔

اب کہئے کہ بھاؤ (تصور) سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصور کے تابع

ہونے سے پرمیشور قبضہ والا ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں سونا چاندی وغیرہ۔ پتھر میں ہیرا پنا وغیرہ۔ سمندر جھاگ میں موتی۔ پانی میں گھی۔ دودھ۔ دہی وغیرہ اور خاک میں میدہ شکر وغیرہ کا تصور کرکے انکو ویسے ہی کیوں نہیں بنا لیتے؟ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے۔ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو۔ وہ کیوں میسّر نہیں ہوتا؟ انسان آنکھ کا تصور کرکے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے۔ کیوں مر جاتے ہو؟ اس لئے تمہارا تصور سچا نہیں۔ کیونکہ وہ چیز جیسی ہے اس میں ویسا ہی خیال کرنیکا نام بھاونا یا تصور ہے۔ مثلاً آگ میں آگ۔ پانی میں پانی جاننا (تصور) اور پانی میں آگ۔ آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے کیونکہ جو چیز جیسی ہے اسکو ویسا جاننا علم اور اس کے خلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اس لئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو۔

ویدوں میں بُت پرستی وغیرہ کا ذکر نہیں

۴۴۔ سوال۔ اجی! جبتک وید منتروں سے آواہن (بلانا) نہیں کرتے تب تک دیوتا نہیں آتا اور بلانے سے جھٹ آتا۔ اور وسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

جواب۔ جو منتر کو پڑھکر بلانے سے دیوتا آجاتا ہے۔ تو بُت جاندار کیوں نہیں ہوجاتا؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے؟ سنو بھائی! ہمہ گیر کُل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا ہے۔ اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بلا لیتے ہو تو انہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں روح کو کیوں نہیں بلا لیتے؟ اور دشمن کے جسم سے روح کو رخصت کرکے کیوں نہیں مار سکتے۔

سنو بھائی بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تمکو ٹھگ کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور پرمیشور کے بلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک بھی حرف نہیں ہے؟

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा । आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा । इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ॥

اِس قسم کے وید منتر موجود ہیں۔ تم کیسے کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

جواب۔ اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی ویدوں کی مخالف کتابوں کے پوپ رچیت (یعنی پوپوں کے بنائے ہوئے) افترا

ہیں۔ وید کے قول نہیں۔

۴۵۔ سوال۔ کیا تنتر جھوٹا ہے؟

تنتر گرنتھ جھوٹا ہے

جواب۔ ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بلانے) پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ۔ پتھر وغیرہ۔ بت کے متعلق ویدوں میں ایک منتر بھی نہیں۔ ویسے اس قسم کے قول بھی یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ स्नानं समर्पयामी پتھر کا بت بنا مندروں میں قائم کر چندان اکھشت (چاول) وغیرہ سے پرستش کرے ایسا کچھ بھی نہیں۔

۴۶۔ سوال۔ اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے۔ اور اگر ممانعت ہے تو بت پرستی کے ہونے سے ہی ممانعت ہو سکتی ہے؟

بت پرستی کی ممانعت

جواب۔ حکم تو نہیں۔ لیکن پرمیشور کی جگہہ میں کسی غیر چیز کو معبود نہ ماننا (لکھا ہے) اور بالکل ممانعت کی ہے۔ کیا اپوروِدھی (موجود گی سے پیشتر حکم) نہیں ہوتا؟ سنو یہ ہے:۔

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते । ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्यांᳬ रता ॥ १ ॥ यजु० ॥ अ० ४० । मं० ६ ॥ न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥२॥ यजु० ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ३ ॥

यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यन्ति ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥

यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदᳬ श्रुतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥

यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥ (کین اپنشد)

جو اسمبھوتی یعنی نہ پیدا ہوئی ازلی پرکرتی یعنی علت مادی کی پرمیشور کی جگہہ میں عبادت کرتے

ہیں وہ تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں اور سمبھوتی جو علت مادی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) پتھر اور درخت وغیرہ اور یو (اجزا) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہہ کرتے ہیں وے اس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدت تک نرک یعنی سخت تکلیف میں گرکر بہت مصیبت اٹھاتے ہیں (۱)

جو سب دنیا میں موجود ہے۔ اس بے شکل پرمیشور کی تصویر۔ ماپ۔ مشابہت۔ یابت نہیں ہے (۲)

جو کلام کی [illegible] یعنی یہ بانی ہے۔ لیجئے وہ الیا وشہ (مضمون) نہیں اور جس کے سہارے اور ہستی سے کلام کی پرورتی (بنیاد) ہوتی ہے اسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر۔ اور جو اس کے سوائے دوسرا ہے وہ معبود نہیں (۱)

جو من سے "[illegible]" کرکے دل میں نہیں آتا۔ جو من کو جانتا ہے اسی پرمیشور کو تو جان اور اسی کی عبادت کر جو اس کے سوائے روح اور انتہکرن ہے۔ اس کی عبادت پرمیشور کی بجائے مت کر (۲)

جو آنکھ سے نظر نہیں آتا اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اسکو تو پرمیشور جان اور اُسکی عبادت کر اور جو اس کے سوائے سورج۔ بجلی اور آگ وغیرہ وغیر مدرک اشیا ہیں انکی عبادت مت کر (۳)

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سنتا ہے اُسکو تو پرمیشور جان اور اسی کی عبادت کر اور اس کے سوائے آواز وغیرہ کی عبادت اس کی جگہہ مت کر (۴)

جو پرانوں سے چلایا نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت حاصل کرتا ہے۔ اسی پرمیشور کو تو جان اور اسی کی عبادت کر۔ جو یہ اس کے سوائے ہوا ہے۔ اس کی عبادت مت کر (۵)

اس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) کی بھی ہوتی ہے "پراپت" کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو۔ اسکو وہاں سے اُٹھا دینا "اپراپت" کی۔ جیسے اے بیٹے! چوری کبھی مت کرنا۔ کنوئیں میں مت گرنا۔ بدوں کی صحبت میں مت بیٹھنا۔ بے علم مت رہنا۔ اسطرح "اپراپت" کی بھی ممانعت ہوتی ہے جو انسانوں کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے اسلئے اس کی ممانعت کی ہے لہذا پتھر وغیرہ بُت پرستی سخت ممنوع ہے

۴۷۔ سوال۔ بُت پرستی میں ثواب نہیں تو گناہ بھی نہیں ہے

بُت پرستی میں گناہ

جواب۔ فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ وِہت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کی وجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں۔ دوسرے نشیدھ (ممنوع) جو نہ کرنے لائق ہونے سے دروغگوئی وغیرہ وید کی رو سے ناجائز ہیں۔ جیسے فرض کو ادا کرنا دھرم اور اسکا نہ کرنا ادھرم ہے ویسے ہی ممنوع فعل کرنا ادھرم اور نہ کرنا دھرم ہے۔ جب ویدوں میں منع کیے ہوئے بُت پرستی وغیرہ کرموں کو کرتے ہو تو تم گنہگار کیوں نہیں؟

۴۸۔ سوال۔ دیکھو! وید غیر فانی ہے۔ اس وقت بُت کا کیا کام تھا۔ کیونکہ پہلے تو دیوتا ظاہر میں موجود تھے۔ یہ رواج تو پیچھے سے تنتر اور پرانوں سے چلا ہے۔ جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہوگئے۔ تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لا سکے۔ مگر بت کا دھیان تو کر سکتے ہیں اس لئے جاہلوں کے لئے بت پرستی ہے۔ کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھے تو محل پر پہونچ جائے۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کر اوپر جانا چاہے تو نہیں جا سکتا۔ اس لئے بُت پرستی پہلی سیڑھی ہے۔ اس کی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور دل پاکیزہ ہوجائیگا تب پرمیشور کا دھیان کر سکے گا جیسے نشانہ انداز اوّل موٹے نشانہ میں تیر۔ گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا بعد میں باریک بھی نشانہ مار سکتا ہے۔ ویسے ہی کثیف بت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے لڑکیاں گڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں کہ جبتک سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں۔ اس قسم کے دلائل سے بت پرستی کرنا خراب کام (ثابت) نہیں ہوتا۔

بُت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی ہی نہیں

جواب۔ جب وید کے مطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادھرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بُت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا۔ جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں اُن اُن کا حوالہ ماننا گویا ناستک ہوتا ہے سنو۔

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ १ ॥ मनु० २ । ११ ॥

या वेदबाह्याः स्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।

सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्य तमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः ॥ २ ॥

उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोन्यानि कानिचित् ।

तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ६

(منو ۱۲ - ۹۵ - ۹۶)

منوجی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نندا یعنی بے قدری - ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہلاتا ہے ۔ (۱)

جو غیر از وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی دنیا کو تکلیف کے سمندر میں غرق کرنے والی ہیں وہ سب بے فائدہ جھوٹی - تاریکی مجسم اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں۔ جو ان ویدوں سے برعکس کتابیں پیدا ہوتی ہیں وہ جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا ماننا بے فائدہ اور باطل ہے اسیطرح برہما سے لیکر جیمنی رشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی عمل کرنا دہرم ہے کیونکہ وید صحیح معانی کا ظاہر کرنے والا ہے ۔ اس سے خلاف جتنے تنتر اور پران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں اور جو وید کے خلاف تصنیفیں ہیں ان میں کہی ہوئی بت پرستی بھی ادہرم ہی ہے ۔ انسانوں کا علم غیر جاندار کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا۔ بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے ۔ اس کیلئے عالموں کی خدمت صحبت سے علم بڑھتا ہے۔ پتھر وغیرہ سے نہیں کیا بت پرستی سے پرمیشور کو کبھی کوئی دھیان میں لا سکتا ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں بت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک خندق ہے جس میں گر کر انسان چکنا چور ہو جاتا ہے۔ پھر اس خندق سے نکل نہیں سکتا بلکہ اُسی میں مر جاتا ہے ہاں دہرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلےٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالاخانے پر جانیکا زینہ ہوتا ہے - بت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا - البتہ برخلاف اس کے بت پرست جاہل رہکر انسانی جامہ بیفائدہ کھو کر بہت سے مر گئے اور جو اب ہیں یا ہونگے وہ بھی انسانی جامہ کے مقصد یعنی دہرم - ارتھ - کام اور موکش کے حصول آپ پھل سے محروم رہکر بیفائدہ برباد ہو جائیں گے - بت پرستی پرمیشور کے حاصل کرنے میں موٹے نشانہ کی طرح نہیں بلکہ دہرم پر چلنے والا فاضل اور علم طبعی (نشانہ) ہیں - اسکو علم طبعی) بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے (اور بت پرستی گڑیوں کے کھیل کیطرح نہیں بلکہ اول حرف شناسی

نیک تربیت کا ہونا گڑیوں کے کھیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سنئے جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کرے گا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کرے گا۔

۴۹۔ سوال ۔ شکل والی چیز میں من ٹھیرتا ہے اور بے شکل میں ٹھیرنا مشکل ہے اسلئے بت پرستی رہنی چاہئیے۔ | من غیر مجسم میں ہی ٹھیرتا ہے

جواب ۔ شکل والی چیز میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس کو من فوراً قبول کرکے اسی کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے اور بے شکل پرمیشور کے قبول کرنے میں حتی المقدور من نہایت تیزی سے دوڑتا ہے۔ تب بھی انتہا نہیں پاتا حصوں سے پاک ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا۔ بلکہ اسی کے صفات افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہو کر قائم ہو جاتا ہے اور اگر مجسم اشیا میں قائم ہو جاتا تو کل دنیا کا من قائم ہو جاتا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی عورت۔ بیٹے دولت۔ دوست وغیرہ مجسم چیزوں میں غلطاں رہتا ہے تاہم کسیکا من قائم نہیں ہوتا جبتک غیر مجسم میں نہ لگاوے۔ کیونکہ حصوں سے بری ہونیکے باعث اس میں من قائم ہو جاتا ہے اسلئے بت پرستی کرنا ادھرم ہے (۱)

۵۰ دوم ۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کرکے (لوگ) مفلس ہوتے ہیں۔ اور اس میں کاہلی ہوتی ہے۔ | بت پرستی سے سولہ خرابیاں

سوم ۔ عورت ۔ مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زناکاری لڑائی بکھیڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چوتھا ۔ اسی کو دھرم ۔ ارتھ ۔ کام ۔ اور مکتی کا ذریعہ مان کر سُست ہو کر انسانی جامہ رائیگاں کھوتے ہیں۔

پنجم ۔ مختلف قسم کے مخالف شکلوں ۔ ناموں اور حالات والے بتوں کے پجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رکھنے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھانے سے ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم ۔ اسی کے بھروسہ دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں ان کی ہار ہو کر سلطنت آزادی اور دولت کا آرام ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے اور آپ محتاج بالغیر بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

ہفتم ۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشست گاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اس پر خفا

ہوکر مارتا یا گالی دیتا ہے ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں۔ ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ وہم میں پڑکر مندر، بندر، ہاٹ، گھاٹ پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم، دنیا اور عاقبت برباد کرتے۔ چور وغیرہ سے عذاب پاتے اور ٹھگوں وغیرہ سے لٹتے رہتے ہیں۔

نہم۔ بدچلن پجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں وہ اس دولت کو زناکاری، شراب اور گوشت کے کھانے اور لڑائی بکھیڑوں میں خرچ کرتے ہیں جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے

دہم۔ ماں، باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بےعزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے نمک کش ہوجاتے ہیں

یازدہم۔ جب ان بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چرا کر لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں۔

دوازدہم۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پوری طرح ادا نہ ہونے سے باہم مخالفت ہوکر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

چہاردہم۔ بے جان کا دھیان کرنیوالے کی روح بھی گند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہکرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیار ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کی بحالی کے لئے بنائے ہیں ان کو پجاری جی توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی کرتی اور پوری خوشبو کے وقت تک ان میں رہتی۔ اس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑکر الٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پھول وغیرہ خوشبودار اشیار پتھر پر چڑھانے کے لئے بنائی ہیں

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول، صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں ایسی اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے بول براز کی اور ہزاروں جاندار اس میں پڑتے اسی میں مرتے سڑتے ہیں۔

بت پرستی کے کرنے سے ایسے ایسے کئی عیب واقع ہوتے ہیں اس لئے پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنھوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے کرتے ہیں اور کریں گے۔ وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے۔

۵۱۔ **سوال**۔ کسی قسم کی بت پرستی کرنی کرانی تو نہ سہی لیکن جو آپکے آریہ ورت میں پنچ دیو پوجا کا لفظ قدیم سے برابر چلا آتا ہے۔ اسکا مطلب (یہی پنچ تن پوجا) (ہے) جو کہ شیو۔ وشنو۔ امبکا۔ گنیش اور سورج کا بت بنا کر پرستش کرتے ہیں یہ پنچ تن پوجا (جائز) ہے یا نہیں؟

پنچ تن پوجا

جواب۔ کسی قسم کی بت پرستی نہ کرنی۔ لیکن "مورتیاں" جو ذیل میں کہیں گے۔ انکی پوجا یعنی تعظیم کرنی چاہئے۔ وہ پنچ دیو پوجا یا پنچ تن پوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے۔ لیکن بے علم جاہلوں نے اس کے اچھے معنی چھوڑ کر خراب معنی لیلئے جو آجکل شیو وغیرہ پانچوں کے بت بنا کر پرستش کرتے ہیں ان کی تردید تو ابھی کر چکے ہیں لیکن سچی پنچ تن وید میں کہی ہوئی اور وید کے مطابق کہی ہوئی دیو پوجا اور مورتی پوجا جو ہے وہ سنو:-

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ यजु० ॥ अ० १६ ।

आचार्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥ अथर्व ॥ कां० ११ । व० ५ । मं० १७ ॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ । व० १३ । मं० ६ ॥

अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ऋग्वेदे ॥

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ वल्ली० १ । अनु० १ ॥

कतम एको देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥ शतपथ० ॥ कां० १४ । प्रपा० ६ । ब्राह्म० ८ । कण्डिका १० ॥

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० व० ७ । अनु० ११ ॥

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥
मनु० अ० ३ । ५५ ॥
उपचर्यः स्त्रिया साध्व्या सततं देववत्पतिः॥मनुस्मृतौ ॥

اول ماں مورتی متی (مجسم) تعظیم کے قابل دیوتا" یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کر کے والدہ کو خوش رکھنا چاہئے۔ ہنسا یعنی تکلیف و رنج کبھی نہ دینا۔ دوسرا باپ راست اعمال والا دیو۔ اس کی بھی ماں کی مانند خدمت کریں۔ تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے۔ اس کی تن من دھن سے خدمت کریں۔ چوتھا سنیاسی (اتتھی) جو فاضل دھرم پر چلنے والا فریب سے الگ۔ سب کی ترقی کا خواہاں۔ دنیا میں پھرتا ہوا سچے اپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے۔ اسی کی خدمت کریں۔ پانچویں بیوی کے واسطے خاوند اور خاوند کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے۔

یہ پانچ مورتی مان دیو جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش (ہوتی اور) انسان کو سچی تعلیم۔ علم اور سچا اپدیش حاصل ہوتا ہے یہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کی سیڑھیاں ہیں ان کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں (وہ) وید کے سخت مخالف ہیں۔

۵۲ سوال۔ ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں اور بت پرستی بھی کریں تب تو کوئی عیب نہیں

بت پرستی ہر حالت میں منع ہے

جواب۔ پتھر وغیرہ بت پرستی کو قطعی چھوڑنے اور ماتا (وغیرہ) مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ (لوگوں نے) ماتا وغیرہ ظاہرا راحت بخش سامنے موجود دیوتوں کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا۔ اسکو لوگوں نے اس لئے قبول کیا ہے کہ جو ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ دھریں گے وہ خود کھالیں گے۔ اور ان کی بھینٹ پوجا لینے سے ہمارے منہ میں یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑے گا۔ اس لئے پتھر وغیرہ کے بت بنا اس کے آگے نذرانہ دھر (گھنٹہ) کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا۔ شور مچا ان کو، انگوٹھا دکھانے لگے۔ جیسے کوئی کسکو چھلے یا چڑا وے کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھاوے اس کے آگے سے

چیزیں لے کر آپ بھوگتے ویسے ہی لیلا ان پجاریوں یعنی پوجا یعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک چلاک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا کر آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بیوقوف غریبوں کا مال اڑا کر موج کرتے ہیں اگر کوئی دھارمک راجہ ہوتا تو ان پتھروں کے دلدادہ لوگوں کو پتھر توڑنے گھڑنے اور گھر بنانے وغیرہ کاموں میں لگا کر کھانے پینے کو دے کر گذران کراتا۔

۵۳ سوال - جیسے استری کے عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے

کیسی مورتی دیکھنے سے شانتی

ویسے تارک الدنیا شانت (الانسان) کا بت دیکھنے سے ویراگ (ترک) اور شانتی نصیب کیوں نہ ہوگی۔

جواب - نہیں ہو سکتی - کیونکہ وہ بت کا خاصہ جڑپن روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ دویک[1] اور ویراگ[2] کے بغیر وگیان (علم معرفت) وگیان کے بغیر شانتی[3] حاصل نہیں ہوتی۔ اور جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ ان کی صحبت اپدیش اور ان کی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کی صفات یا عیب نہ جانے اس کے محض بت دیکھنے سے محبت (پیدا) نہیں ہوتی - محبت ہونے کا باعث اوصاف کا جاننا ہے ایسی بت پرستی وغیرہ برے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمے پجاری بھکاری بستے۔ کم ہمت کروڑوں آدمی ہو گئے ہیں سارے جہان میں جہالت انہوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت پھیلا ہے۔

بنارس کے بتوں کے معجزے

۵۴ سوال - دیکھو کاشی میں اورنگ زیب بادشاہ کو "لاٹ بھیرو" نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے۔ جب مسلمان ان کو توڑنے گئے۔ اور انہوں نے جب ان پر توپ گولہ وغیرہ چلائے۔ تب بڑے بڑے بھڑوں (نے) نکل کر سب فوج کو تنگ کر کے بھگا دیا

جواب - یہ پتھر کا معجزہ نہیں بلکہ وہاں بھڑوں کے چھتے لگے ہوئے ہونگے ان کا خاصہ ہی موذی پن ہے۔ جب کوئی ان کو چھیڑے تو وے کاٹنے کو دوڑتے ہیں اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا وہ پجاری جی کی لیلا تھی۔

مہادیو کا کنوئیں میں گرنا اور ایک برہمن کے گھر میں چھپنا

۵۵ سوال - دیکھو مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کنوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ معجزہ نہیں ہے۔

[1] نوٹ مترجم - ہر ایک چیز کو علیحدہ طور پر اس کی اصلیت میں سمجھنا دویک ہے۔ [2] برے کاموں سے کنارہ کرنا ویراگ ہے۔ [3] راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

جواب - بھلا اس کے کوتوال کال بھیرو لاٹ وغیرہ بھوت پریت اور گرڑ وغیرہ گنوں ان دو جنوں نے مسلمانوں کو لڑ کر کیوں نہ ہٹا دیا۔ جب مہادیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے۔ کہ کئی ایک تری پُر اسُر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اسُروں کو خاکستر کر دیا۔ تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہیں کیا؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے؟ جب مسلمان مندر اور بتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک پہونچے۔ تب پجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیروں کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت میں کاشی کی تباہی نہیں ہونے دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے اور اپنے بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی؟ یہ سب پوپ مایا (چالاکی) ہے؟

۵۶۔ سوال - گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں جاتے اور پتر اپنا ہاتھ نکالکر پنڈ لیتے ہیں۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

گیا میں مردوں کے شرادھ

جواب - ہاں! بالکل جھوٹ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی ایسی طاقت ہے۔ تو جن پنڈ لال کو پتروں کے سکھ کے لئے لاکھوں روپے دیتے ہیں اسکو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں وہ گناہ کیوں دور نہیں ہوتا؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا۔ سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے۔ کبھی کسی دغاباز نے زمین میں گفا کھود کر اس میں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا۔ پھر اس کے منہ پر کُشا ڈھانپ دیا ہوگا۔ اس نے پنڈ لے لیا ہوگا۔ اور اس مکار نے اٹھا لیا ہوگا۔ کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اسطرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہیں ویسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا۔ یہ بھی جھوٹی بات ہے۔

۵۷۔ سوال - دیکھو کلکتہ کی کالی اور کامکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟

کلکتہ کی کالی دیوی

جواب - کچھ بھی نہیں۔ یہ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چل کر کنوئیں یا گڑھے میں گرتے ہیں۔ ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک بے علم کے پیچھے دوسرے چلکر بت پرستی کے گڑھے میں پھنسکر تکلیف پاتے ہیں۔

۵۸ درپوش منجانب مترجم پنڈوا یعنی گیا کے پجاری لوگوں۔

جگنناتھ کا مندر

۵۸۔ سوال۔ بھلا یہ تو جانے دو۔ لیکن جگنناتھ جی میں ظاہر معجزہ ہے۔ ایک کلیور (جسم یا چولا) بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود
آتی ہے۔ چولہے پر اوپر اوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پکتی ہیں اور جو
کوئی وہاں جگن ناتھ کی پرسادی (شیرنی) نہ کھائے تو جذامی ہو جاتا ہے اور رتھ
(گاڑی) خود بخود چلتا۔ گنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے۔ اندرومن کے راج میں
دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے۔ قالب بدلنے کے وقت ایک راجا پانڈا اور ایک بڑھئی مر جانے
وغیرہ معجزوں کو تم جھوٹا ثابت نہیں کر سکو گے۔

جواب۔ جس نے بارہ برس تک جگن ناتھ کی پوجا کی تھی۔ وہ ورکت (تارک الدنیا) ہو کر
متھرا میں آیا تھا۔ مجھ سے ملا تھا۔ میں نے ان باتوں کا جواب پوچھا تھا۔ انہوں نے یہ سب
باتیں جھوٹ بتائیں۔ لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے
تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں وہ سمندر کی لہروں سے کنارے
لگ جاتی ہے اس کو لیکر کاریگر لوگ بت بناتے ہیں۔ جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کر باورچیوں
کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں۔ زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل
کا چولہا بناتے ہیں۔ ان ہنڈیوں کے نیچے گھی۔ مٹی اور راکھ لگا چھ چولہوں پر چاول پکا انکے
تلے مانج کر اس بیچ کی ہانڈی میں اسی وقت چاول ڈال چھ چولہوں کے منہ لوہے کے
توؤں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولتمند ہوتے ہیں بلا کر دکھلاتے ہیں اوپر
اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھلا نیچے کے کچے چاول نکال کر
دکھلاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ کچھ ہانڈیوں کے لئے رکھ دو۔ آنکھ کے اندھے اور گانٹھ
کے پورے روپے اشرفی رکھتے اور کئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کر دیتے ہیں۔ شودر
رذیل لوگ مندر میں نئی وید (مہرگ) رکھتے ہیں جب نئی وید ہو چکتا ہے تب وے شودر رذیل
لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں۔
بعد ازاں جو کوئی روپیہ دیکر ہنڈیا لیوے۔ اس کے گھر پہنچاتے اور غریب ہتی اور سادھو
سنتوں سے لیکر شودر اور چانڈال تک ایک قطار میں بیٹھ ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا کھاتے
ہیں۔ جب اس قطار کے آدمی اٹھتے ہیں تب انہیں پتلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں
یہ نہایت پلید کارروائی ہے۔ اور بہت سے لوگ وہاں جا کر ان کا جوٹھا نہ کھا کر اپنے ہاتھ سے

بنا کھا کر چلے آتے ہیں کوئی بھی جذام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی اور اس جگنناتھ پوری میں بھی بہت سے پرسادی نہیں کھاتے۔ ان کو بھی جذام وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں اس جگن ناتھ پوری میں بھی بہت سے جذامی ہیں جن کا مرض ہمیشہ جھوٹا کھانے سے بھی دور نہیں ہوتا۔ اور اسی جگن ناتھ میں وام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے۔ کیونکہ سو بھدرا شری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے اس کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور مال کی جگہ بٹھایا ہے۔ اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی اور رتھ کے پہیوں کے ساتھ کلیں لگی ہوئی ہیں جب ان کو سیدھا گھماتے ہیں کلیں گھومتی ہیں تب رتھ چلتا ہے۔ جب میلے کے بیچ میں پہنچتا ہے۔ تب ہی اس کی کیل کو الٹا گھما دیتے ہیں اور رتھ ٹھہر جاتا ہے۔ پوجاری لوگ پکارتے ہیں خیرات کرو ثواب کا کام کرو جس سے جگن ناتھ خوش ہو کر اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دھرم رہے۔ جبتک نذر بھینٹ آتی رہتی ہے۔ تبتک اسی طرح پکارتے جاتے ہیں جب آچکتی ہے تب ایک برج اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ کر کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ کر تعریف کرتا ہے گرائے جگن ناتھ سوامی آپ مہربانی کر کے رتھ کو چلائیے۔ ہمارا دھرم رکھئے" اس قسم کے الفاظ بولکر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کر کے رتھ پر چڑھتا ہے۔ اسیوقت کیل سیدھی گھما دیتے ہیں۔ اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسی کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ ان بتوں کے آگے کھینچکر لگانے کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایک طرف والے نے پردے کو کھینچا۔ جھٹ بت آڑ میں آجاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پجاری پکارتے ہیں۔ تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جائیں گے۔ تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو وے بچارے سادہ لوح آدمی دغابازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تب ہی زیارت ہوتی ہے تب جے کا لفظ بول خوش ہو کر دھکے کھا ذلیل ہو کر چلے آتے ہیں۔ اندردمن وہی ہے جس کے خاندان کے آدمی ابتک کلکتہ میں ہیں وہ دولتمند راجا اور دیوی کی پرستش کرنے والا تھا۔ اس نے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا۔ اس لئے کہ آریہ ورت ملک کے کھانے پینے کا بکھیڑا اس طرح سے دور کریں۔ لیکن وے جاہل کب چھوڑتے ہیں۔ دیوتا مانو تو انہی کاریگروں کو مانو کہ جن ہنرمندوں نے مندر بنایا۔ راجا۔ پنڈا۔ اور بڑھئی

اسوقت نہیں مرتے۔ لیکن وے تینوں وہاں سردار بنے رہتے ہیں۔ جھوٹوں کو تکلیف دیتے ہونگے۔ اتفاق کہ اسوقت یعنی کلیور بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں۔ رتھ کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے۔ اس میں سونے کے خانہ میں ایک سالگرام رکھتے ہیں کہ جسکو ہرروز دھوکر چرنامرت بناتے ہیں۔ اسپر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں ان لوگوں نے زہریلا تیزاب لگا دیا ہوگا اسکو دھوکر انہی تینوں کو پلایا ہوگا کہ جس سے وے کبھی مرگئے ہونگے مرے تو اسطرح لیکن پیٹ بندوں نے مشہور کیا ہوگا کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت ہوا کرتی ہیں۔

۵۹۔ سوال۔ جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے۔ رامیشور کی لیلا

جواب۔ جھوٹی۔ کیونکہ اس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے۔ چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں۔ جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں تب اس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے۔ جتنے کا اتنا بنا رہتا ہے۔ ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے رہتے ہیں۔

سوال۔ رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا ہے۔ اگر بت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رام چندر بت کو قائم کیوں کرتے۔ اور بالمیک جی رامائن میں کیوں لکھتے؟

جواب۔ رامچندر جی کے زمانہ میں اس لنگ یا بت کا نام ونشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے۔ جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے۔ آکاش کے راستہ میں غبارہ پر بیٹھ ایودھیا کو آرہے تھے۔ تب سیتا جی سے کہا تھا کہ

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः ।

सेतुबन्ध इति ख्यातम् ॥ बाल्मीकि रा० ॥

लंकाकां० । सर्ग १२५ । श्लो० २० ॥

والمیکی رامائن لنکا کانڈ ۱۲۵۔۲۰۔

اے سیتا تیری جدائی سے ہم بے قرار ہوکر گھومتے تھے۔ اور اسی مقام پر چوماسہ (چارماہ) کیا تھا۔ اور پرمیشور کی اپاسنا دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہہ موجود دیوتاؤں کا

دیوتا۔ مہادیو پرمیشور ہے اس کے فضل سے ہم کو سب سامان یہاں میسر ہوا اور دیکھو پل باندھ کر اور راون کو مار کر ہم تجھ کو لے آئے۔ اس کے سوا وہاں والمیک نے اور کچھ بھی نہیں لکھا۔

۶۰۔ **سوال**۔ رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلایا سنت کو۔ دکھن میں ایک کالیا کنت کا بت ہے وہ اب تک حقہ پیا کرتا ہے۔ جو بت پرستی جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے۔

کالیا کنت کا معجزہ

جواب۔ جھوٹ بالکل جھوٹ یہ سب پوپ لیلا ہے کیونکہ اس بت کا منہ کھوکھلا ہوگا اس کی پیٹھ میں سوراخ نکال کر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی جب پجاری حقہ بھر یا بیچوان لگا منہ میں نالی جما پردے ڈال کر نکل آتا ہوگا۔ تب ہی پیچھے والا آدمی منہ سے کھینچتا ہوگا۔ تو ادھر حقہ گڑگڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا تب ناک اور منہ کے سوراخوں سے دھواں نکلتا ہوگا۔ اسوقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیاء لوٹ کر انکو مفلس کر دیتے ہونگے۔

۶۱۔ **سوال**۔ دیکھو ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا رتی سونے میں کئی من کا بت تل گیا۔ کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

ڈاکور جی کا معجزہ

جواب۔ نہیں وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا اور سوا رتی کے برابر وزن ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی۔

۶۲۔ **سوال**۔ دیکھو! سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے اور بڑا معجزہ تھا۔ کیا یہ بھی جھوٹی بات ہے؟

سومناتھ کا معجزہ

جواب۔ ہاں جھوٹی ہے۔ سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا۔ اس کی کشش سے وہ بت درمیان میں ٹھہرا تھا۔ جب محمود غزنوی آکر لڑا۔ تب یہ معجزہ ہوا کہ اسکا مندر توڑا گیا اور پجاری بھگتوں کی ذلت اور خواری ہوگئی اور لاکھو آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی۔ جو پوپ پجاری پرستش۔ پرشچرن حمد و ثنا رد عا کرتے تھے کہ اے مہادیو! اس ملیچھ کو تو مار ڈال۔ ہماری رکھشا کر اور وہ اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے کہ آپ بے فکر رہیے۔ مہادیو جی بھیرو یا ویر بھدر کو بھیج دیں گے وے سب ملیچھوں کو مار

ڈالیں گے یا اندھا کر دیں گے ۔ ابھی ہمارا دیوتا ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہنومان درگا اور بھیروں نے خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کر دیں گے" وے بیچارے بھولے راجا اور کھشتری پوپوں کے بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے ۔ کتنے ہی نجومی پوپوں نے کہا کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت نہیں ہے ایک نے آٹھواں چندرمان بتلایا دوسرے نے یوگنی سامنے دکھلائی ۔ اس قسم کی بہکاوٹ ہی میں رہے ۔ جب ملیچھوں کی فوج نے آکر گھیر لیا ۔ تب ذلت سے بھاگے کتنے ہی پوپ پجاری اور ان کے چیلے پکڑے گئے ۔ پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لے لو مگر مندر بت مت توڑو ۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بت پرست نہیں بلکہ بت شکن ہیں اور جاکر جھٹ مندر توڑ دیا ۔ جب اوپر کی چھت ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونے سے بت گر پڑا جب بت توڑا تب سنتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ روپے کے جواہرات نکلے ۔ جب پجاری اور پوپوں پر کوڑے پڑے تب رونے لگے ۔ کہا کہ خزانہ بتلاؤ ۔ مار کے مارے جھٹ بتلا دیا ۔ تب سب خزانہ لوٹ مار کر غبن کر لو۔ پوپ اور ان کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی ۔ گھاس کھدوایا ۔ بول وبراز وغیرہ اٹھوایا اور چنے کھانے کو دیئے ۔ ہائے ! کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ و برباد ہوئے ۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی ؟ جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے اور خود فتح پاتے دیکھو جتنے بت ہیں اگر ان کے عوض میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی ۔ پجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی ۔ لیکن بت ایک بھی ان دشمنوں کے سر پر اڑ کر نہ لگا ۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو حتی الوسع بچاتا اور ان دشمنوں کو مارتا ۔

۶۳ ۔ سوال ۔ دوارکا جی کے رنچھوڑ جی جس نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈوی بھیجدی اور اسکا قرضہ اتار دیا ۔ اس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے ؟

نرسی مہتہ کی ہنڈوی

جواب ۔ کسی ساہوکار نے روپے دیدیئے ہونگے ۔ کسی نے جھوٹا نام اڑا دیا ہوگا ۔ کہ سری کرشن نے بھیجے ہیں ۔ جب سمت ۱۹۱۴ [1] میں توپوں کے مارے مندر اور بت انگریزوں نے اڑا دیے تھے ۔ تب بت کہاں گئے تھے ؟ بخلاف اس کے باگھیر یعنی بھگیلے لوگوں نے جتنی بہادری کی اور لڑے ۔ دشمنوں کو مارا ۔ لیکن بت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا ۔ جو سری کرشن کی مانند کوئی ہوتا ۔ تو ان کے دھرّے اڑا دیتا اور بھاگتے پھرتے بھلا یہ تو کہو

[1] مطابق ۱۸۵۷ء یعنی غدر کا زمانہ

کہ جبکا محافظ مار کھائے اس کے پناہ پکڑنے والے کیوں نہ پیٹے جائیں ؟

۶۴۔ سوال۔ جوالا مکھی تو ظاہرا دیوی ہے۔ سب کو کھا جاتی ہے۔ اور پرساد دیا جائے تو آدھا کھا جاتی ہے اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اس پر نہر چھڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑوا دی تھیں تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رکی ویسے ہی ہنگ لاج بھی آدھی رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پر دکھائی دیتی پہاڑ پر گرجتی ہے۔ چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ٹھومرا باندھنے سے پورا بزرگ کہلاتا جبتک ہنگ لاج نہ ہو آوے۔ تب تک منصف بزرگ کہلاتا ہے اس قسم کی سب باتیں کیا قابل تسلیم نہیں؟

جوالا مکھی

جواب۔ نہیں کیونکہ وہ جوالا مکھی (آتش خیز) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے اس میں پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آ جاتا۔ علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا۔ باقی چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کی مانند وہاں بھی ہے جیسے چولہے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے سب خاکستر ہو جاتا ہے جنگل یا گھر میں آگ لگ جانے سے سب کو کھا جاتا ہے۔ اس سے وہاں کیا بڑھ کر ہے سوائے ایک مندر حوض اور اِدھر اُدھر نالیوں کی بناوٹ کے۔

ہنگ لاج میں کوئی سواری نہیں نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے جس کے نیچے سے ببلے اٹھتے ہیں اور اس کو جاہل لوگ سپھل یاترا (نتیجۂ زیارت) ہونا مانتے ہیں۔ یونی کا جنتر ان لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنوا رکھا ہے اور ٹھمرے بھی اسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اس سے بزرگی ہوتی ہو۔ تو ایک حیوان پر ٹھمرے کا بھار لادیں تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا۔ بڑا آدمی تو اعلےٰ دہرم کے کاموں سے ہوتا ہے۔

۶۵۔ سوال۔ امرتسر کا تالاب بمنزلہ آبحیات (ریٹھے) کا پھل آدھا میٹھا ہے اور اٹک دیوار جھکتی ہے لیکن گرتی نہیں۔ ریوالسر میں بیڑے تیرتے ہیں۔ امرناتھ میں خودبخود لنگ بنجاتے۔ ہمالہ سے کبوتر کے جوڑے آسب کو درشن دیکر چلے جاتے ہیں کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں ہیں؟

امرتسر ریوالسر امرناتھ وغیرہ

جواب۔ نہیں اس تالاب کا صرف نام ہی امرتسر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا تب اسکا پانی

اچھا ہوگا۔ اس لئے اسکا نام امرلنگ رکھ دیا ہوگا۔ اگر آب حیات ہوتا تو پرانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا؟

دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی جس سے جھکتی ہوگی اور گرتی نہیں رہتے قلم کے پیوندی ہونگے۔ یا گپ ہوگی۔ ریوالسر میں بیڑے تیرانے میں کچھ کاریگری ہوگی۔ امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں۔ پھر پانی کا جم کر چھوٹے لنگ (کی شکل کا) بننا کون تعجب ہے اور کبوتروں کے جوڑے پالتو ہونگے۔ پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہونگے دکھلا کر ٹکے لوٹتے ہونگے۔

سوال ۶۶۔ ہردوار بہشت کا دروازہ۔ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا ہے۔ دیوپریاگ گنگوتری میں گومکھ۔ اتر کاشی میں گپت کاشی۔ تریگی نارائن کے دیدار ہوتے ہیں۔ کیدار اور بدری نارائن کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں مہادیو کا منہ نیپال میں پشوپتی۔ چوتڑ (سرین) کیدار اور تنگ ناتھ میں زانو۔ پاؤں امرناتھ میں ان کے درشن سپرشن (چھونے) اور غسل کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ وہاں کیدار اور بدری نارائن سے بہشت میں جانا چاہیئے تو جا سکتا ہے اس قسم کی باتیں کیسی ہیں؟

ہردوار وغیرہ تیرتھوں کا مہاتم

جواب۔ ہردوار شمال سے پہاڑوں میں جانے کے ایک راستے کا شروع ہے۔ ہر کی پوڑی غسل کے لیے ایک کنڈ کی سیڑھیوں کو بنایا ہے۔ سچ پوچھو تو "ہاڑ پوڑی" ہے کیونکہ ملک ملک کے مردوں کی ہڈیاں اسمیں پڑا کرتی ہیں۔ گناہ کبھی بھی بغیر بھوگے نہیں چھوٹ سکتے۔ یعنی نہیں کٹتے۔ تپوبن جبھی ہوگا تب ہوگا۔ اب تو نھکشک بن (یعنی بھکاریوں کا جنگل) ہے تپوبن میں محض جانے اور رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا بلکہ ریاضت تو کرنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں بہت سے دکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں۔

پہاڑ کے اوپر سے پانی گرتا ہے۔ گئو کے منہ کی شکل لگا لینے والوں نے بنائی ہوگی۔ اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اُتر کاشی وغیرہ مقامات عابدوں کے لیے تو اچھے ہیں لیکن دکانداروں کے لئے وہاں بھی دوکانداری ہے۔ دیوپریاگ پران کے گپوڑوں کی لیلا ہے۔ یعنی جہاں الکھ نندا اور گنگا ملی ہے۔ اس سے وہاں دیوتا رہتے ہیں ایسی گپیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدتھ کاشی (ظاہرا کاشی) ہے تین یگوں کی دھونی تو نظر نہیں آتی لیکن

پوپونکی دس میں پشتونکی ہوگی جیسے خاکیوں کو دھونی اور بیار سیوں کا النکہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے
تپت کُنڈ (گرم چشمہ) چونکہ پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے (اس لئے) اس میں گرم
پانی آتا ہے۔ اس کے نزدیک دوسرے حوض میں اوپر کا پانی یا جہاں گرم نہیں وہاں آنکے
اس لئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہہ بہت اچھی ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے
پتھر پر پجاری یا ان کے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے وہاں مہنت پجاری اور پنڈے آنکھ کے
اندھے گانٹھ کے پوروں سے مال اڑا کر عیش و عشرت کرتے ہیں ویسے ہی بدری نارائن
میں ٹھگ ودیا والے بہت سے پجاری بیٹھے ہیں "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت
کی بجائے بہت سی کر بیٹھے ہیں۔ پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی بت کا نام رکھ چھوڑا ہے جب
کوئی نہ پوچھے تب ہی ایسی لیلا زور میں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز مال اڑانے
والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے۔ وہاں کی زمین پُر فضا اور پاک ہے۔

۶۷۔ سوال۔ وندھیاچل میں وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھجی ظاہرا موجود ہے۔ وندھیشوری

پریاگ۔ اجدھیا۔ متھرا بندرابن کورکھشیتر کی زیارت

تین وقتوں میں تین شکلیں بدلتی ہے اور اس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی
نہیں ہوتی۔ پریاگ۔ تیرتھ۔ راج وہاں سر منڈانے سے سِدّھی اور گنگا
جمنا کے ملنے کی جگہہ میں غسل کرنے سے مراد بر آتی ہے۔ ویسے ہی اجودھیا کئی دفعہ اڑ کر تمام
آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھ کر۔ بندرابن لیلا کا مقام اور گووردھن
برج یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سورج گرہن میں کورکھشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا
میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں؟

جواب۔ ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مورتیاں نظر آتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پتھر
کے بت ہیں مگر تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونیکا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے زیور
وغیرہ پہنانے کی چالاکی ہے اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں میں نے بچشم خود دیکھا ہے
پریاگ میں کسی حجام شلوک بنانے والے نے یا پوپ جی کو کچھ روپے دیکر سر منڈانے کا مہاتم۔
(بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا پریاگ میں غسل کر کے بہشت کو جاتا تو واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا
کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جو کوئی وہاں ڈوب مرتا ہے اسکا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کے ساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا
تیرتھ راج نام بھی ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے بے جان شے پر راجہ رعیت کی تمیز کبھی نہیں

ہو سکتی۔

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ایودھیا کا شہر آبادی مع گئے۔ گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور جاگ مزدور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا ہو۔ بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کا وہاں ہی ہے لیکن پوپ جی کے زبانی گپوڑوں میں اجودھیا بہشت کو اڑ گئی۔ یہ گپوڑہ واقعی لفظوں کی صورت میں اڑتا پھرتا ہے ایسے ہی نیمیش آرنیہ وغیرہ بھی انہی لوگوں کی لیلا جانو۔

"متھرا تین لوک سے نرالی" تو نہیں لیکن اس میں تین چار جاندار بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جن کے مارے تری خشکی اور ہوا میں کسی کو آرام ملنا مشکل ہے۔ ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے ہو کر بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ یجمان! بھانگ مرچ اور لڈو کھائیں پئیں اور یجمان کی جے جے منائیں دوسرے پانی میں کچھوے کاٹ ہی کھاتے ہیں جن کے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسرے آکاش میں اوپر لال منہ کے بندر پگڑی ٹوپی زیور اور جوتیاں تک بھی نہ چھوڑیں۔ کاٹ کھاویں دھکے دیں۔ گرا کر مار ڈالیں اور یہ تینوں پوپ جی اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں کچھوؤں کی منوں چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے گڑ وغیرہ سے اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں۔ اور برندابن[1] جب تھا تب تھا اب تو بیسوا بن کی مانند چھوکرا چھوکری اور گرو چیلی وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہے ویسے ہی دیپ مالی کا (دیوالی) کے میلے پر گوبردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے۔

کورکھشیتر میں بھی وہی روزی کی لیلا سمجھو۔ ان میں جو شخص دھارمک اور دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے۔

۶۸۔ سوال۔ یہ بت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں جھوٹے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

بت پرستی کا آغاز

جواب۔ تم قدیم کس کو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور برہمن وغیرہ رشی منی کی تصنیف کردہ کتابوں میں ان کا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے ادھر وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے۔ پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی

نوٹ [1] برندابن کے لفظی معنی پاک جنگل کے ہیں تب دوسرے مقام بس گیا ہوا باپ کاشی کے مقام میسا دور ہو جاتا ہے (مترجم)

اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے۔ جب جینیوں نے گرنار۔ پالی ٹانہ۔ شکھر۔ شترونجے اور آبو وغیرہ وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنائے تو ان کے مطابق ان لوگوں نے بھی بنا لئے جو کوئی ان کے شروع ہونے کی تحقیقات کرنا چاہے وہ پنڈوں کی پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھے تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانسو یا ایکہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہی ہیں۔

تیرتھ یاترا سے گناہ نہیں چھوٹتے

سوال ۶۹۔ جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے

"अन्यक्षेत्रे कृतं पापं काशी क्षेत्रे विनश्यति"

اس قسم کی جو باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہیں تو مفلسوں کو دولت بادشاہت اندھوں کو آنکھ ملجاتی۔ کوڑھیوں کے جذام وغیرہ امراض دور ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے گناہ یا ثواب کیکا نہیں چھوٹتا۔

گنگا گنگا کہنے سے گناہ دور نہیں ہوتے

سوال ۷۰۔

गङ्गागङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥ १ ॥

हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥ २ ॥

प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशिपापं विनश्यति ।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥ ३ ॥

اس قسم کے شلوک پوپ پران کے ہیں جو سینکڑوں ہزاروں کوس دور سے ہی گنگا گنگا کہے تو اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنت) کو جاتا ہے "ہری" ان دو لفظوں حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے ویسے ہی رام کرشن شیو۔ بھگوتی ناموں کا مہاتم ہے اور جو آدمی صبح کے وقت شیو یعنی لنگ یا اس کے بت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا۔ دوپہر میں درشن کرنے سے عمر بھر کا شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے۔ یہ درشن کا مہاتم ہے کیا جھوٹا ہو جائے گا۔؟

جواب۔ جھوٹ ہونے میں شک ہی کیا ہے؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہرے۔ رام کرشن۔ نارائن

شِو اور بھگوتی کا نام لینے سے گناہ کبھی نہیں چھوٹتے۔ اگر چھوٹیں تو دکھی کوئی نہ رہے اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے۔ جیسے کہ آجکل پوپ لیلا میں گناہ بڑھ کر ہو رہے ہیں۔ جاہلوں کو یقین ہے کہ ہم گناہ کر کے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کریں گے تو گناہ دور ہو جائیں گے اس یقین پر گناہ کر کے دنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں لیکن آخیر میں کیا ہوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے۔

۱۷۔ سوال۔ تو کوئی تیرتھ نام سمرن سچا ہے یا نہیں۔

سچے تیرتھ اور سچا نام سمرن

جواب۔ سچا ہے۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا دھارمک عالموں کی صحبت۔ سب کی بھلائی کرنا دھرم پر چلنا۔ یوگا بھیاس دشمنی اور فریب کا نہ کرنا۔ راست بازی سچائی کا اعتقاد۔ راست کرداری۔ برہمچریہ رکھنا۔ استاد۔ درویش ماں باپ کی خدمت کرنا۔ پرمیشور کی ستتی[1] پرارتھنا۔ اُپاسنا[2]۔ شانتی[3] نفس کشی۔ نیک سیرتی۔ نیک کوششیں علم اعلےٰ وغیرہ سچے اوصاف افعال دکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں اور جو تری یا خشکی والے ہیں وے تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ انسان جن کے ذریعہ دکھوں سے تر جاویں ان کا نام تیرتھ ہے۔ تری و خشکی تر لینے والے نہیں بلکہ ڈبا کر مارنے والے ہیں برخلاف اس کے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان سے سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں۔

समानतीर्थे वासी ॥ अ० ४। पा० ४। १०८॥ — پجر وید ادھیائے ۱۶

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः ॥ अ० १६। मं० ४२॥ — ۱۰۸-۴-۴

جو برہمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں۔ وے سب سیترتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی۔ فہیم جماعت ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور راستبازی وغیرہ دھرم کی صفات میں ساد ہو (تدابیر کرنے والا) ہو اس کو اناج وغیرہ اشیاء کا دینا اور ان سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے۔ نام سمرن اس کو کہتے ہیں کہ

यस्य नाम महद्यशः ॥ अ० ३२। मं० ३॥ — پجر وید ادھیائے ۳۲-۳

پرمیشور کا نام بڑے یش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے جیسے برہم۔ پرمیشور۔ ایشور۔ نیا کاری (عادل)، دیالو (رحیم)، سرب شکتیمان (قادر مطلق) وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں۔ مثلاً۔ برہم سب سے بڑا۔ پرمیشور مالکوں کا مالک۔ ایشور قدرت والا نیا کاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا دیالو جو سب پر نظر عنایت رکھتا ہے۔ سرب شکتی مان

---

[1] تعریف۔ [2] مناجات۔ [3] مترجم ۔ ستتی پرارتھنا۔ اپاسنا کی تشریح کے لئے دیکھو ساتواں باب۔

اپنی قدرت ہی سے سب دنیا کی پیدائش، قیام اور فنا کرنیوالا دکھائی نہیں دیتا۔ برہم طرح طرح کی دنیوی چیزوں کو بنانیوالا۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہوکر حفاظت کرتا ہے۔ مہادیو ولنکا دیو۔ رُدر ور برے (فنا) کرنیوالا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں دھارن (قبول) کرے۔ یعنی بڑے کاموں کے کرنے سے بڑا ہو طاقتور لائق ہو۔ طاقتور ہو قابلیتوں کو بڑھاتا جاوے اور بُرم کبھی نہ کرے سب پر رحم کرے۔ ہر قسم کے سادھنوں (ذرائع) سمرتھ (لائق و توانا) کرکے صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے۔ سب دنیا میں خاص اپنی طرح رنج و راحت محسوس کرے۔ سب کی حفاظت کرے۔ عالموں میں عالم ہو۔ بُرے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا دے اور شریفوں کی حفاظت کرے۔ اس طرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جان کر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق اپنے اوصاف۔ افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے۔

गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः ।

गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः ॥

سوال ۲۷ — گوروڈوم کی تردید

اس قسم کا گورو مہاتم تو سچا ہے۔ گورو کے پاؤں دھوکر پینا۔ جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گورو لالچی ہو تو وامن (اوتار) کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گورو کو جاننا چاہیے۔ خواہ گورو جی کیسا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بے اعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گورو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ یگیہ کا ثمرہ ملتا ہے یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پربرہم پرمیشور کے نام ہیں اس کے برابر گورو کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ گورو مہاتم۔ گورو گیتا بھی ایک بڑی لوپ لیلا ہے۔ گورو تو ماں باپ استاد اور اپدیشک ہوتے ہیں ان کی خدمت کرنی ان سے علم اور تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور استاد کا کام ہے۔ لیکن جو گورو لالچی غصہ ور محبت میں غلطاں اور شہوتی ہو تو اس کو بالکل ترک کر دینا۔ تنبیہ کرنی۔ معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی تاڑنا سزا دینا۔ جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑے نہیں ہیں جھوٹ موٹ کنٹھی تلک وید کے برخلاف منتر اپدیش کرنے والے ہیں وے گورو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریئے اپنی بھیڑ بکریوں

دودھ وغیرہ مطلب نکال لیتے ہیں ویسے ہی شاگردوں چیلوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا

لوبھی گورو لالچی چیلا دونوں کھیلیں داؤ
بھوساگر میں ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

گرو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دینگے ہی اور چیلے سمجھیں کہ چلو گرو جھوٹی قسم کھانے اور گناہ دور کرنے کو مل گئے۔ ایسے ایسے لالچ سے دونوں کپٹ منی بھوساگر کے عذاب میں ڈوبتے ہیں جیسے کہ پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں ایسے گورو اور چیلوں کے منہ پر خاک دھول پڑے۔ اس کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ بجر عذاب میں ڈوبے گا جیسی لیلا مجاری پورانیوں نے چلائی ہے ویسی ان گڈریئے گوروں نے بھی مچائی ہے۔ یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیر خواہ ہیں وے خود تکلیف اٹھا دیں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے۔ اور گورو مہاتم۔ نیز گورو گیتا وغیرہ بھی اپنی بدکردار گورو لوگوں نے بنا لی ہے

سوال ۰۷۳

अष्टादशपुराणानां कर्ता सत्यवतीसुतः ॥ १ ॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् ॥२॥

पुराणान्यखिलानि च ॥ ३ ॥ मनु० ॥

इतिहास पुराणं पंचमं वेदानां वेदः ॥ ४ ॥

दशमेऽहनि किंचित्पुराणमाचक्षीत ॥ ५ ॥

पुराणविद्या वेदः ॥ ६ ॥ सूत्रम् ॥

پران اور ان کا مصنف

مہابھارت چھاندوگیہ

۱۔۱

سوتر

(۱) اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہیئے۔ (۲) تواریخ مہابھارت اٹھارہ پورانوں سے ویدوں کے معنی پڑھیں پڑھا دیں کیونکہ تواریخ اور پوران ویدوں کے ہی معنوں کے مطابق ہیں (۳) پتری کرم میں پران اور ہری ونش کی کتھا سنیں (۴) اشومیدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پران کتھا سنیں (۵) پرانوں کا علم وید ہے یعنی جاننے ہی سے وید ہے (۶) تواریخ اور پران پانچواں وید کہاتے ہیں اس قسم کے حوالوں سے پرانوں کا مستند ہونا اور ان کے حوالوں سے بت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں۔ کیونکہ پرانوں میں بت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے۔

جواب - جو اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سوتر، یوگ شاستر کے بھاش وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم ۔ راستباز دھارمک۔ یوگی تھے وہ ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جن سمپردائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں ان میں ویاس جی کے اوصاف کی جھلک تک نہ تھی اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں بلکہ یہ کام مخالف خود غرض اور غیر فاضل لوگوں کا ہے۔ اتہاس و تواریخ اور پران شو پران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

(یہ برہمن اور سوتروں کا قول ہے)

ایترییہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس پران۔ کلپ۔ گاتھا۔ اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں۔

(اتہاس) جیسے جنک اور یاگیہ ولکیہ کا مباحثہ۔

(پران) دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان۔

(کلپ) وید الفاظ کے سامرتھ (وسعت) کا بیان اور معنوں کا ظاہر کرنا۔

(گاتھا) کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر اسے کتھا کی صورت میں بیان کرنا۔

(ناراشنسی) انسانوں کے قابل تعریف اور قابل مذمت افعال کا بیان کرنا۔

انہی سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ پتری کرم یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں کچھ سننا۔ اشومیدھ کے اختتام پر بھی انہی کا سننا لکھا ہے کیونکہ جو ویاس جی کی تصانیف ہیں ان کا سننا سنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے پیشتر نہیں جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب بھی وید ارتھ کو پڑھتے پڑھاتے سنتے سناتے تھے اسی سبب سے پرانے براہمن گرنتھوں ہی پر یہ سب باتیں صادق آسکتی ہیں ان جدید فرضی شریمد بھاگوت شو پران وغیرہ بناوٹی یا غلط اور نقائص کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں۔

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لیے انکا نام وید ویاس ہوا کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لیکر اتھر وید کے آخر تک چاروں وید پڑھے تھے اور شکدیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھاتے بھی تھے ورنہ انکا

جنم نام تو کرشن دویپاین تھا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا یہ بات جھوٹی ہے کیونکہ ویاس جی کے باپ۔ داوا۔ پرداوا۔ پراشر۔ شکتی۔ وششٹ اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

۴۷۔ سوال پرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں یا کوئی سچی بھی ہے؟

پرانوں میں بہت سی باتیں جھوٹی ہیں

جواب۔ بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھنا کھشر نیائے (گھن کے لگنے سے الفاظ بننے کے مسئلہ) سے سچی بھی ہے۔ جو سچی ہے وہ وید وغیرہ سچے شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وے ان پوپوں کے پران روپ گھر کی ہیں جیسے شیو پران میں شیووں نے شیو کو پرمیشور مان کر وشنو برہما۔ اندر۔ گنیش اور سوریہ وغیرہ کو اسکا غلام قرار دیا ہے وشنوؤں نے وشنو پران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شیو وغیرہ کو وشنو کا غلام قرار دیا ہے۔

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شیو وشنو وغیرہ کو اسکا غلام بنایا۔ گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان سمپردائی (فرقے والے) لوگوں کی نہیں تو کن کی ہے؟ جب ایک معمولی انسان کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اسمیں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری کو جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری کو جھوٹی اور اگر تیسری کو سچی مانیں تو باقی سب جھوٹی ہو جاتی ہیں شیو پران والے نے شیو سے وشنو پران والوں نے وشنو سے دیوی پران والوں نے دیوی سے۔ گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے۔ سورج پران والوں نے سورج سے اور وایو پران والوں نے وایو سے دنیا کی پیدائش اور پرلے لکھکر ہر ایک سے دنیا کے ایک ایک کے سبب یعنی علت کی پیدائش لکھی ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش قیام اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا ہو سکتا اور جو پیدا ہونیوالی چیز ہے وہ جہان کی علت کبھی ہو سکتی ہے تو صرف چپ رہنے کے بدون کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے اور ان سب کے جسم کی پیدائش بھی ضرور ہوئی ہوگی پھر وے خود مخلوق اور محدود ہو کر باعث دنیا کی پیدائش کرنیوالے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اور پیدائش بھی

نوٹ منجانب مترجم۔ لے جہاں لکڑی میں گھن لگ جائے وہاں اس کے اوپر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بنجاتی ہے اسے دیکھکر کوئی کہہ اٹھے کہ یہ کسی نے لکھا ہوا ہے۔

عجیب طور سے مانی ہے جو کہ بالکل ناممکن ہے جیسے :-

شو پران میں شیو نے خواہش کی کہ میں دنیا کو پیدا کردوں تو ایک نارائن نامی پانی ٹھہرنے کی جگہہ کو پیدا کرکے اس کے ناف سے کمل - کمل سے برہما پیدا کیا۔ اس نے دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہے اس نے ایک چلو پانی اُٹھا دیکھ پانی میں ٹپک دیا اس سے ایک بلبلا اُٹھا اور بلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا کہ اے بیٹے دنیا کو بنا برہما نے اسکو کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں تو میرا بیٹا ہے ان میں جھگڑا برپا ہوا۔ اور دو ہزار برس[1] تک دونوں پانی پر لڑتے رہے تب مہادیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وے دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں تب ان دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا۔ اس کو دیکھکر دونوں حیران رہ گئے سوچنے لگے کہ اس کا شروع اور آخیر معلوم کرنا چاہئے جو شروع اور آخیر معلوم کرکے جلد آوے وہی باپ اور جو پیچھے اور پتہ لیکر نہ آوے وہ بیٹا کہلائے وشنو کچھوے کی شکل اختیار کرکے نیچے کو چلا اور برہما ہنس کا جسم اختیار کرکے اوپر کو اُڑا دونوں من کی تیز رفتاری سے چلے یہ دو ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اس کی حد نہ پائی تب نیچے سے اوپر آنیوالے وشنو اور اوپر سے نیچے جانیوالے برہما نے سوچا کہ اگر وہ پتہ لے آیا ہوگا تو مجکو بیٹا بننا پڑے گا۔ ایسا سوچ رہا تھا کہ اسیوقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اتر آیا ان سے برہما نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہیں برہما نے پوچھا اس لنگ کی حد ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ نہیں۔ برہما نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ میں اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار برساتی تھی اور درخت کہے کہ میں پھول برساتا تھا۔ ایسی گواہی دوگے تو میں تمہیں منزل پر لے چلوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہیں دینگے تب برہما خفا ہوکر بولا کہ اگر گواہی نہیں دوگے تو میں تمکو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دینگے۔ تب تینوں نیچے کی طرف چلے وشنو پہلے ہی آگیا تھا۔ برہما بھی آپہونچا۔ اس نے وشنو سے سوال کیا کہ تو نے حد معلوم کی ہے یا نہیں تب وشنو بولا کہ مجکو اس کی حد نہیں ملی۔ برہما نے کہا کہ میں پتا لے آیا ہوں۔ وشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونوں لنگ کے سر پر تھے

[1] نوٹ - مترجم لے یہ دو ہزار برس برہم دن کا نام ہے اس کی تشریح آٹھویں باب میں ایک نوٹ میں کیگئی ہے دہاں

تب لنگ میں سے آواز آئی۔ اُس نے اول درخت کو بددعا دی کہ چونکہ تُو نے جھوٹ بولا ہے اسلئے تیرا پھول مجھ پر یا کسی اور دیوتا پر دنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا۔ اور جو کوئی چڑھا دے گا اسکا ستیاناس ہوگا۔ گائے کو بددعا دی کہ جس منہ سے تو جھوٹ بولی ہے اسی سے پاخانہ کھایا کرے گی تیرے منہ کی پرستش کوئی نہیں کرے گا لیکن دُم کی کریں گے اور برہما کو بددعا دی کہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دنیا میں کہیں نہیں ہوگی اور وشنو کو ور دیا کہ چونکہ تو نے سچ بولا ہے اس لئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی اس تعریف سے خوش ہوکر اس لنگ میں ایک جٹا جوٹ صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ تمکو میں نے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تم جھگڑے میں کیوں پڑ گئے۔ برہما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں گے۔ تب مہادیو نے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا اور کہا کہ جاؤ اس میں سے سب خلقت پیدا کرو وغیرہ وغیرہ۔ بھلا کوئی ان پرانوں کے بنانیوالوں سے پوچھے کہ جب خلقت اور پانچ مہابھوت (عناصر) بھی نہیں تھے تو برہما وشنو مہادیو کے جسم پانی کمل لنگ گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے باپ کے گھر میں سے آگرے۔

ویسا ہی بھاگوت میں لکھا ہے کہ وشنو کی ناف سے کنول (پھول) پیدا ہوا اور اس کنول سے برہما اور برہما کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوایمبھو اور بائیں انگوٹھے سے ست روپا رانی ماتھے سے رودرا اور مریچی وغیرہ دس لڑکے پیدا ہوئے ان میں دس پرجاپتی ہوئے اور ان کی تیرہ لڑکیوں کی بیاہ شادی کا کشیپ سے ہونا لکھا ہے ان میں سے دتی کے بطن سے دیت۔ دنو کے بطن سے دانو۔ ادتی کے بطن سے آدتیہ۔ ونتا کے بطن سے پرندے۔ کدرو کے بطن سے سانپ۔ سرما کے بطن سے کتّے گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی گھوڑے اونٹ۔ گدھے۔ بھینسے۔ گھاس۔ پھونس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے۔ واہ رے واہ بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کیا کہنا۔ تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی محض اندھا ہی بن گیا عورت مرد کے حیض اور منی کی آمیزش سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانون قدرت کے خلاف چارپائے۔ پرندے سانپ وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور ہاتھی اونٹ

نوٹ (از مترجم) [1] ور یعنی دعائے خیر

شیر کتے۔ گدھے۔ اور درخت وغیرہ عورت کے رحم میں ٹھیرنے کے لئے جگہہ کہاں ہو سکتی ہے۔ اور شیر وغیرہ پیدا ہو کر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے اور انسانی جسم سے حیوان پرندے درخت وغیرہ کا پیدا ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی بنائی ہوئی اس سخت ناممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطے میں ڈال رکھا ہے بھلا ان بڑے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!! ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانیوالے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضائع ہو گئے۔ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے۔ تاکہ وے ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت ان مصیبتوں سے بچ جاتا۔

سوال ۷۵ ان باتوں میں اختلاف نہیں آسکتا۔ کیونکہ ”جسکا بیاہ اُسی کے گیت“ جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور دوسروں کو غلام بنایا جب شو کے گن گانے لگے تب شو کو پرمیشور دوسروں کو غلام بنایا

مارکنڈے پران اور بھاگوت پران کی گپّیں۔

اور پرمیشور کی مایا (دھوکا) سے سب کچھ بن سکتا ہے۔ انسان سے پیدائش پرمیشور کر سکتا ہے دیکھو بغیر علت اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اس میں کونسی بات ناممکن ہے جو کرنا چاہے سو سب کر سکتا ہے۔

جواب۔ ارے بھولے لوگو بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اسکو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابل مذمت یا اس کو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے۔ کہو پوپ جی تم بھاٹ۔ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھ کر گپی (لاف زن) ہو یا نہیں کہ جس کے پیچھے لگو اسکو سب سے بڑا بناؤ اور جس سے مخالفت کرو اس کو سب سے ادنےٰ ٹھیراؤ۔ تم کو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب۔ بلکہ تمکو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے مایا (دھوکا) انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکے باز فریبی ہیں انہیں مایا والے کہتے ہیں۔ پرمیشور میں مکر و فریب وغیرہ عیب نہ ہونے سے اسکو مایا والا نہیں کہہ سکتے۔ اگر دنیا کی پیدائش کے شروع میں کیشپ اور کیشپ کی عورتوں سے چارپائے۔ پرندے۔ سانپ۔ درخت وغیرہ ہوئے ہوتے تو آجکل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی۔ پیدائش کا سلسلہ جو پہلے لکھ آئے ہیں وہی درست ہے اور قیاس پڑتا ہے کہ پوپ جی وہیں سے دھوکا کھا کر بہکے ہونگے

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ शत० ७ । ५ । १ । ५ ॥

ستپتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں۔

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति ॥ निरु० अ० २ । खं० २ ॥

دنیا کے بنانے والے پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی

पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः

جو غلطی سے پاک ہو کر ساکن اور متحرک عالم سب روحوں اور ان کے اعمال اور تمام علوم کو بخوبی دیکھتا یعنی جانتا ہے اور "आद्यन्तविपर्ययश्च" اس مہا بھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف آخیر میں اور آخیر کا حرف شروع میں لینے سے (لفظ) پشیک سے کشیپ بن گیا ہے۔ اس کے معنی نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائیگان کھو دی۔

جیسے مارکنڈے پران کے درگا پاٹھ میں۔ دیوتاؤں کے جسموں سے نور نکل کر ایک دیوی بنا اس نے ہی شنبھ نشنبھ کو مارا اور رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہان میں رکت بیج کا بھر جانا اور خون کی ندیوں کا بہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں۔ جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا تھا تو دیوی اور دیوی کا شیر اور اس کی فوج کہاں پر رہتی تھی۔ اگر کہو کہ دیوی سے دور دور رکت بیج تھے تو پھر تمام جہان رکت بیج سے نہیں بھرا ہو گا۔ اگر بھر جاتا تو چوپائے پرندے۔ انسان مینڈک نری خشکی مگر مچھ کچھوے۔ مچھلی وغیرہ نباتات وغیرہ درخت کہاں رہتے۔ یہاں یہی [illegible] جانو کہ درگا پاٹھ بنانیوالے کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہونگے۔ دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اڑا دیا جسکا کوئی حد و حساب نہیں۔

اب جس کو شری مد بھاگوت کہتے ہیں اس کی لیلا سنو۔ برہما جی کو نارائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اپدیش کیا۔

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञानसमन्वितम् ।

सरहस्यं तदङ्गं च गृहाण गदितं मया ॥

بھاگوت ۲۰۔۹۔۳۰

اے برہما جی تو میرا پریم گوہیہ (نہایت راز والا) گیان جو وگیان (علم حقیقی) اور رہسیہ یکت (راز سے پر) اور دھرم ارتھ کام موکش کا جزو ہے اسکو مجھ سے حاصل کر۔ جب وگیان یکت گیان کہا تو پریم یعنی گیان کی صفت رکھنی فضول ہے اور گوہیہ صفت ہونے سے

رہیہ بھی دوبارہ ہے۔ جب بے بنیادی شلوک بے معنی ہیں تو کتاب بے معنی کیوں نہیں برہماجی کو ور (نیک دعا) دیا کہ भवान् कल्पविकल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित्

भाग० स्कं० २ । अ० ९ । श्लोक ३६ ॥

آپ کلپ یعنی سرشٹی اور وکلپ یعنی پرلے میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہ پڑو گے ایسا لکھکر پھر دسویں سکندھ موہ بس ہوکر بچھڑ چرایا۔ ان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں ❊

جب بیکنٹھ (جنت) میں رغبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے۔ تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازے پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ نہیں۔ اسوقت جے وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ انہوں سے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا؟ اسپر بغیر قصور شاپ (بد دعا) ہی نہیں لگ سکتا جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں زمین نہ ہوگی آکاش ہوا۔ آگ اور پانی ہوگا تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے پھر جے وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے۔

انہوں نے ان سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو ساتویں جنم اور مخالفت عبادت کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اس میں سوچنا چاہیے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے ان کی حفاظت اور مدد کرنا نارائن کا فرض تھا۔ اگر کسی کے نوکروں کو کوئی بلا قصور تکلیف دے اور ان کو ان کا آقا سزا نہ دے تو اس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کرے گا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر کرتے اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے کیونکہ انہوں نے اندر آنے کے لئے اصرار کیوں کیا اور نوکروں سے کیوں لڑے شاپ دیا۔ ان کے بدلے سنک وغیرہ کو زمین پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا۔ جب اتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اس کے پیرووں کی جو ویشنو کہلاتے ہیں جسقدر ذلت ہو اتنی ہی تھوڑی ہے۔

پھر وے ہرنیاکش اور ہرنیاکشپ پیدا ہوئے ان میں سے ہرنیاکش کو براہ (سور) نے مارا اس کی کتھا اسطرح لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دہر سو گیا۔ وشنو نے سور کی شکل بنا کر اس کے سر کے نیچے سے زمین کو منہ میں رکھ لیا۔ وہ اٹھا دونوں کی لڑائی ہوئی۔ براہ نے ہرنیاکش کو مار ڈالا ان سے کوئی پوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی

تو کچھ نہ کہہ سکیں گے۔ کیونکہ پورانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہیں۔ بھلا جب لپیٹ کر سرہانے رکھ لی۔ تو آپ کس پر سو یا۔ اور براہ جی کس پر قدم رکھکر دوڑ گئے۔ زمین کو تو براہ جی نے منہ میں رکھا پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر لڑے۔ وہاں تو اور کوئی ٹھیرنے کی جگہہ نہیں تھی شاید بھاگوت وغیرہ پوران بنانیوالے پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے ہونگے۔ لیکن پوپ جی کس پر سوئے ہونگے؟ یہ بات جیسے گپّی کے گھر گپی آئے بولے گپی جی"! جب جھوٹ بولنے والوں کے گھر میں دوسرے گپی لوگ آتے ہیں پھر اس قسم کی گپ مارنے میں کیا کسر ہے؟ اب رہا ہرنیہ کشیپ اسکا جو لڑکا پرہلاد تھا وہ بھگت ہو گذرا ہے اسکا باپ جب اسکو پڑھانے کو پاٹھ شالہ (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ استادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی پر رام رام لکھدو جب اُسکے باپ نے سُنا۔ تو اسکو کہا۔ کہ تو ہمارے دشمن کا بھجن (عبادت) کیوں کرتا ہے؟ لڑکے نے نہ مانا تب اس کے باپ نے اس کو باندھکر پہاڑ سے گرایا۔ کنوئیں میں ڈالا لیکن اس کو کچھ نہ ہوا۔ تب اس نے ایک لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے اس سے کہا کہ اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو تو اس کو پکڑنے سے نہ جلے گا۔ پرہلاد پکڑنے لگا۔ دلمیں شک ہوا کہ جلنے سے بچوں گا یا نہیں؟ نارائن نے اس ستون پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلادی اُسکو یقین ہو گیا اور جھٹ ستون کو جا پکڑا وہ ستون پھٹ گیا اس میں سے نرسنگھہ (شیر کی شکل والا انسان) نکلا جس نے اس کے باپ کو پکڑ کر اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ بعد ازاں پرہلاد کو لاڈ سے چاٹنے لگا۔ پرہلاد سے کہا ور مانگ۔ اس نے اپنے باپ کی سدگتی (نجات) مانگی نرسنگھہ نے ور دیا کہ تیرے اکیس بزرگ سدگتی کو گئے۔ اب دیکھئے یہ بھی دوسرے گپوڑے کا بھائی گپوڑہ ہے۔ کسی بھاگوت سننے یا سنانے والے کو پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گرا وے تو کوئی نہ بچا وے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے۔ پرہلاد کو اسکا باپ پڑھنے کے لئے بھیجتا تھا تو کیا بُرا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی[1] ہونا چاہتا تھا۔ جلتے ہوئے ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور پرہلاد مس کرنے سے نہ جلا۔ اس بات کو جو شخص سچی مانے اسکو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا چاہئے۔ اگر یہ نہ جلے تو جانو کہ وہ بھی نہ جلا ہو گا۔ اور نرسنگھہ بھی کیوں جلا پہلے تیسرے جنم میں بیکنٹھ میں آنے کی دعا سنکادک کی تھی کیا اس کو تمہارا اناراسن بھول گیا؟ بھاگوت کے حساب سے برہما پرجاپتی۔ کشیپ۔

[1] نوٹ (مترجم) بیراگی اس فرقہ کو کہتے ہیں کہ جو رام نام کا جاپ ہی نجات کا وسیلہ سمجھتے اور نوشت خواند کے دشمن ہیں

ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ چوتھی پُشت میں ہوتا ہے۔ اکیس پُشت تو پرہلاد کی ہوئی بھی نہیں پھر اکیس بزرگ سدگتی (نجات) کو گئے۔ یہ کہدینا کتنی بے سمجھی کی بات ہے اور پھر وے ہی ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ۔ راون۔ کنبھ کرن۔ ششوپال۔ دنت وکر پیدا ہوئے تو نرسنگھ کا وردان کہاں اُڑ گیا؟ ایسی بے سمجھی کی باتیں بے سمجھ کرتے سنتے اور مانتے ہیں۔ عالم نہیں۔ پوتنا اور اکرور کے بارہ میں (دیکھو بھاگوت ۱۰-۳۹-۳۸) रथेन वायु वेगन ॥

जगाम गोकुलं प्रति ॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लो० ॥ ४० २

بھاگوت ۱۰-۳۸-۴

اکرور جی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھکر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور ۲۰ میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہونچے شاید گھوڑے بھاگوت بنانیوالے کا طواف کرتے رہے ہونگے۔ یا راستہ بھول بھاگوت بنانیوالے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سوئے ہونگے؟ پوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے متھرا اور گوکل کے درمیان میں اسکو مار کر سری کرشن جی نے ڈالدیا۔ اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا۔

اور اجامیل کی حکایت سراسر بے معنی لکھی ہے اس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام "نارائن" رکھا تھا۔ مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا۔ بیچ میں نارائن (خدا) کو وے پڑے کیا نارائن ان کے دل کے خیال کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھکو نہیں۔ اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن (یاد) کرنیوالوں کے دکھ چھوڑانیکو کیوں نہیں آتے اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کرکے کیوں نہیں چھوٹ جاتے؟ ایسا ہی جوتش شاستر کے خلاف سمیر وپہاڑ کا اندازہ لکھا ہے اور پریہ برت راجہ کے رتھ کے پہیئے کے خط سے سمندر ہوگئے انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جسکا کچھ حد و حساب نہیں یہ بھاگوت بوپ دیو کی تصنیف ہے جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا ہے۔ دیکھو اس نے یہ شلوک اپنی بنائی "ہماوری" نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شریمد بھاگوت پُران میں نے بنایا ہے اس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے انمیں سے ایک ورق گم ہوگیا ہے اس ورق کے شلوکوں

نوٹ (مترجم) قصہ ہے کہ اجامیل بڑا پاپی تھا اس کے بیٹے کا نام نارائن تھا۔ اس نے اس کو آواز دی نارائن نامی خدا دھوکے میں پڑگیا کہ مجھے پکارتا ہے ۲ے ایک یوجن چہار کوس کا ہوتا ہے۔

جو مطلب تھا۔ اس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ ہادری" کتاب میں دیکھ لے

हिमाद्रेः सचिवस्यार्थे सूचना क्रियतेऽधुना ।
स्कन्धाऽध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः ॥ १ ॥
श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम् ।
विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोन्वितम् ॥ २ ॥

اس قسم کے گم شدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر "ہادری" نے بوپ دیو پنڈت سے کہا کہ مجھکو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے مکمل سننے کی فرصت نہیں ہے۔ اس لئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو جس کو دیکھ کر میں شریمد بھاگوت کی کتھا کو مجملاً جان لوں۔ پس مندرجہ ذیل فہرست مضامین اس بوپ دیو نے بنائی اس میں سے اس گم شدہ ورق کے ساتھ دس شلوک گم ہو گئے۔ گیارہویں شلوک سے لکھتے ہیں یہ مندرجہ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں۔

बोधयन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः ।
पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु ॥ ११ ॥
प्रश्नावतारयोश्चैव व्यासस्य निर्वृतिः कृतात् ।
नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म ॥ १२ ॥
सुप्तघ्नं द्रौण्यभिभवस्तदस्त्रात्पाण्डवावनम् ।
भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३ ॥
श्रोतुः परीक्षितो जन्म धृतराष्ट्रस्य निर्गमः ।
कृष्णमर्त्यत्यागसूची ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥
इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायार्थः क्रमात् स्मृतः ।
स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५ ॥
इति वै राज्ञो दार्ढ्योक्तौ प्रोक्ता द्रौणिजयादयः ।

اسطرح بارہ سکندوں کی فہرست مضامین اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر ہادری وزیر

کو دیجو مفصل دیکھنا چاہے وہ بوپ دیو کی بنائی ہوئی ہماوری کتاب میں دیکھ لے اسی طرح
دیگر پورانوں کی لیلا سمجھنی چاہئے۔ تیئس انیس بیس اکیس یعنی ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔
دیکھو شری کرشن جی کی تواریخ مہا بھارت میں نہایت عمدہ ہے۔ ان کے اوصاف۔ عادات۔ اور
افعال و کام آپت[1] پرشوں کی مانند ہیں جن میں کوئی ان کی ادھرم کی کارروائی یعنی شری کرشن جی نے
پیدائش سے موت تک برا کام کچھ بھی کیا ہو۔ ایسا نہیں لکھا۔ اور اس بھاگوت کے مصنف نے
ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ۔ دہی۔ مکھن وغیرہ کی چوری کے الزام لگائے اور کبجا
لونڈی سے بدفعلی کرنا وغیرہ اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب
شری کرشن جی پر لگائے ہیں اسکو پڑھ پڑھا سن سنا کر دیگر مذاہب والے شری کرشن کی بہت سی
مذمت کرتے ہیں اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا تو شری کرشن جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیسے ہوتی
شو پران میں بارہ نورانی لنگوں کا ذکر ہے کہ جن میں روشنی کا شمہ بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے
لنگ بھی اندھیرے میں نظر نہیں آتے یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے۔

۷۶۔ سوال۔ جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب سمرتی۔ جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ رہی تب شاستر جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب	وید کے پڑھنے وغیرہ کا استحقاق

پوران بنائے گئے۔ صرف عورت اور شودروں کے لئے کیونکہ انکو وید پڑھنے سننے کا استحقاق نہیں ہے؟
جواب۔ یہ بات جھوٹی ہے کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے اور وید پڑھنے سننے کا
استحقاق سب کو ہے دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں کا حال (اور چھاندوگیہ) میں ذکر ہے (کہ) جان
شرُتی شودر نے بھی وید ریکیہ منی کے پاس پڑھا تھا اور یجر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے منتر
دوم میں صاف لکھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا حق کل نوع انسان کو ہے پھر جو لوگ
ایسی جھوٹی کتابیں بنا کر لوگوں کو سچی کتابوں سے ورغلا کر جال میں پھنسا اپنی مطلب براری
کرتے ہیں وے بھاری گنہگار کیوں نہیں؟

۷۷۔ دیکھو گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے کہ جس نے بے علم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے۔

(۱) سورج کا منتر (۲) چاند کا منتر (۳) منگل کا منتر (۴) بدھ کا منتر (۵) برہسپتی منتر (۶) شکر کا منتر (۷) شنیچر کا منتر (۸) راہو کا منتر۔ راس کو کیتو کی کنڈیکا کہتے ہیں	وید منتروں سے گرہوں کی لیلا

(ان میں سے پہلا منتر یہ سورج اور کشش ثقل کے بارے میں) ہے دوسرا راج[2] گن تیسرا اگ

[1] نوٹ مترجم آپت کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا باب [2] راج گن سے مراد راجا کے اوصاف کی ہے۔

چوتھا پہچان ہے۔ پانچواں عالم۔ چھٹا منی اور خوراک ساتواں پانی ہڑان اور پرمیشور آٹھواں دوست۔ ٹوان گیان کے حاصل کرنے کے بارے میں ہے۔ گرہوں کو ظاہر کرنیوالے (یہ منتر) نہیں (لوگ) معنی نہ جاننے کے باعث وہم کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔

گرہوں کا پھل | ۷۸ سوال - گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں

جواب - جیسا پوپ لیلا کا ہے ویسا نہیں بلکہ جیسے سورج۔ چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا گرہ اپنے اپنے وقت کی گردش مثل تبدیلی موسم وغیرہ کی وجہ سے انسان کے مزاجوں کے موافق یا برخلاف سکھ دکھ کے باعث ہوتے ہیں۔ لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ سنو مہاراج۔ سیٹھ جی یجمانو تمہارے آج آٹھواں چاند سورج وغیرہ منحوس گھر میں آئے ہیں اڑھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آیا ہے۔ تم کو بڑی مشکل سامنے آئے گی۔ گھر بار چھوڑا کر پردیس میں گھمائیگا۔ لیکن اگر تم گرہوں کا دان جپ پاٹھ پوجا کراؤ گے تو تکلیف سے بچ جاوگے۔ ان سے کہنا چاہیئے کہ سنو پوپ جی تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے؟ گرہ کیا چیز ہے؟ (پوپ جی) جواب دینگے

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवताः

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीनास्तस्माद् ब्राह्मणदैवतम् ॥

دیکھو کیسا حوالہ ہے۔ دیوتاؤں کے تابع سارا جہان۔ منتروں کے تابع سب دیوتا۔ اور وے منتر سب برہمنوں کے بس میں ہیں اس لئے برہمن دیوتا کہلاتے ہیں کیونکہ اگر چاہیں تو اس دیوتا کو منتر کے زور سے بلا کے خوش کر کے مطلب پورا کرانے کا ہمیں اختیار ہے اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تم جیسے ناستک (دہریے) ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے۔ (راستگو) - جو چور ڈاکو بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہونگے۔ دیوتا ہی ان سے برے کام کراتے ہوں گے اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور اکشاؤں میں کچھ فرق نہ رہے گا۔ جو منتر تمہارے بس میں ہیں ان سے تم جو چاہو سو کرا سکتے ہو تو ان منتروں سے دیوتاؤں کو قابو میں کر راجاؤں کے خزانے اٹھا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھے چین کیوں نہیں اڑاتے گھر گھر میں سنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایہ دان لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو

(سلہ نوٹ مترجم) پرانک لوگ ایک برتن میں گھی ڈالکر اسمیں اپنی شکل کو دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے عمر بڑھتی ہے وہ گھی جس میں منہ دیکھا گیا ہے چھایہ دان کہلاتا ہے دولت کے دیوتا کے لئے پرانک لوگ کو پرانے ہیں۔

اور جس کو تم گرہ مانتے ہو اس کو بس میں کرکے خواہ کتنی ہی دولت لے آیا کرو بچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو۔ اگر دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو تم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پر تسکین (ظاہرا) دکھلاؤ ایک کو آٹھویں سورج چاند اور دوسرے شخص کو تیسرا ہو۔ ان دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتے پہنے تپی ہوئی زمین پر چلاؤ جس پر خوش ہیں ان کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں ان کے جل جانے چاہئیں۔ نیز پوس کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر پورن ماشی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ منحوس اور فائدہ مند ہوتے ہیں کیا گرہ تمہارے رشتہ دار ہیں کیا تمہاری ڈاک یا تار ان کے پاس آتی جاتی ہے یا تم ان کے یا وہ تمہارے پاس آتے جاتے ہیں۔ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجہ یا دولتمند کیوں نہ بن جاؤ یا دشمنوں کو اپنے بس میں کیوں نہیں کر لیتے۔ ناستک وہ ہوتا ہے جو وید اور ایشور کے حکم وید کے خلاف پوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے اور جس پر گرہ ہے وہ خود گرہ دان کو بھوگے تو کیا حرج ہے۔ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اگر ٹھیکہ لے لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر بلا کر جل مرو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ گرہ بے جان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو کیونکہ گرہ لفظ کے معنی بھی تم میں ہی گھٹتے ہیں ये गृह्णन्ति ते ग्रहाः جو لیتے ہیں ان کا نام گرہ ہے جبتک تمہارے قدم راجا رئیس سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تبتک کسیکو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی جب تم ظاہر جسم سورج سنیچر وغیرہ ان پر جا چڑھتے ہو تب بغیر گرہن کئے ان کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو اس کی ندامت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو۔

۷۹ (پوپ جی) دیکھو جوتش کا ظاہری نتیجہ آکاش میں رہنے والے سورج چاند اور راہو کیتو کے اکٹھا ہونے یعنی گرہن کو پہلے ہی بتا دیتے ہیں جیسا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے ویسا گرہوں کا بھی ثمرہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ دیکھو امیر غریب راجا۔ کنگال سکھی دکھی گرہوں ہی سے ہوتے ہیں

جوتش اور گرہ کا پھل

(راست گو) جس کا یہ گرہن روپ ظاہرا نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے پھلت کا نہیں جو علم

مندسہ ہے وہ سچا اور پھلیت ودیا (یعنی گرہوں کے پھل بتانیوالی نجوم) قدرتی تعلقات کے
نتیجوں کو چھوڑ کر (باقی سب) جھوٹی ہے جیسے انولوم (حرکت مستقیم) پرتی لوم (حرکت معکوس)
گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت پر فلاں مقام میں
اور فلاں حصے میں سورج یا چاند گرہن ہوگا۔ جیسے छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभाः
یہ سدھانت شرومنی (گرہ لاگھو) کے ادھیائے ۴ کا چوتھا شلوک ہے اسی طرح سورج سدھانت
میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان چاند آجاتا ہے تب سورج گرہن اور جب
سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاتی ہے تب چاند گرہن واقع ہوتا ہے یعنی چاند کا سایہ
زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے سورج کے روشن ہونے سے اس کے سامنے سایہ
کبھی نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے روشن سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ اُلٹ جاتا ہے ویسے
ہی گرہن کی حالت میں سمجھو۔

(انسان) جو امیر، غریب، رعیت، راجا اور مفلس ہوتے ہیں وہ اپنے کرموں کے سبب ہوتے
ہیں۔ گرہوں کے سبب سے نہیں بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے
علم حساب کے مطابق کرتے پھر ان میں فساد (ہوتا) اور عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے
اگر پھل (راشی) سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا پھل سکھ
دکھ بھوگنے میں سبب نہیں (ہو سکتا)۔

بھلا گرہ آکاش میں اور زمین بھی آکاش میں (ایکدوسرے سے) بہت فاصلے پر ہیں ان کا
تعلق فاعل اور افعال سے ظاہر نہیں افعال اور ان کے ثمرے کا فاعل اور بھوگنے والا جیو
اور کرموں کے پھل بھگتانے والا پرمیشور ہے اگر تم گرہوں کا اثر مانو تو اسکا جواب دو کہ جس
لمحے میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے جسکو تم دھروا یا۔ تر۔ ٹی مانکر جنم پتر (زائچہ)
بناتے ہو میں اسیوقت کرۂ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں اگر کہو کہ نہیں
تو یہ کہنا جھوٹ ہے اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرۂ زمین پر دوسرا
شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا۔ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہمارے پیٹ بھرنے کی
ہے اس کو کوئی (نہ کوئی) مان سکتا ہے

۸۰ سوال۔ کیا گرڑ پران بھی جھوٹا ہے۔

(مترجم) لے انولوم یعنی حرکت دافع المرکز۔

جواب۔ ہاں جھوٹا ہے۔

گرُڑپران کی گپیں

سوال پھرے ہوئے جیو کی کیا گتی ہوتی ہے؟

جواب۔ جیسے اس کے کرم (اعمال) ہیں۔

سوال۔ جو یم راج راجہ۔ چتر گپت وزیر۔ اس کے بڑے خوفناک نوکر کاجل کے پہاڑ کی مانند جسم والے جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گناہ اور ثواب کے مطابق دوزخ و بہشت میں ڈالتے ہیں اس کے لئے دان پن۔ شرادھ۔ ترپن۔ گائے کا دان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے کرتے ہیں یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں۔

جواب۔ یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں ان کا دھرم راج چتر گپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں اگر یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ماننا چاہئے تاکہ وہاں کے منصف انکا انصاف کریں اور پہاڑ جیسے نوکروں کے بدن ہوں تو نظر کیوں نہیں آتے اور مرنے والے جیو کو لینے کے لئے (انسانی جسم کے) چھوٹے سے دروازہ میں ان کی ایک انگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک یا گلی میں کیوں نہیں رک جاتے۔ جو کہو کہ وہ لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ہاڑ پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے۔ جب جنگل میں آگ لگتی ہے تب ایک دم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں انکو پکڑنے کے لئے بیشمار یم کے نوکر آویں تو وہاں سایہ سے اندھیرا ہو جانا چاہئے۔ اور جب سب ملکر ان جیوؤں کو پکڑنے دوڑیں گے تب کبھی ان کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں جو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے ان کے بڑے بڑے ٹکڑے گرُڑپران کے سننے سنانے والوں کے صحن میں گر پڑیں گے تو وے دب مریں گے! گھر کا دروازہ یا سڑک رُک جائے گی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے۔

شرادھ۔ ترپن۔ پنڈ کا دینا ان مرے ہوئے جیوؤں کو تو نہیں پہنچتا البتہ مُردوں کے قائمقام پوپ جی کے گھر پیٹ اور ہاتھ میں ضرور پہنچتا ہے۔ جو ویترنی کے لئے گائے کا دان لیتے ہیں وہ پوپ جی کے گھر یا قصائی کے گھر پہنچتا ہے۔ ویترنی پر گائے نہیں جاتی پھر کسکی پونچھ پکڑ کر عبور کرے گا۔ اور ہاتھ تو یہاں ہی جلایا یا گاڑ دیا گیا۔ پھر پونچھ کو کیسے پکڑیگا یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے۔

ایک جاٹ تھا اس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی اور بیس سیر دودھ دینے والی تھی دودھ

اسکا بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے منہ میں بھی پڑتا تھا۔ اس کی بابت پروہت یہ خیال کر رہا تھا کہ جب جاٹ کا بوڑھا باپ مرنے لگے گا۔ تب اسی گائے کا (دان) کرا لونگا۔ تھوڑے دنوں میں قضا کار اس کے باپ کے مرنے کا وقت آگیا۔ زبان بند ہو گئی اور چارپائی سے زمین پر اتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آپہنچا۔ اسوقت جاٹ کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود تھے۔ تب پوپ جی نے پکار کر کہا جان! اب تو اس کے ہاتھ سے گائے دان کرا جاٹ نے دس روپے نکال کر باپ کے ہاتھ میں رکھ کر کہا۔ پڑھو سنکلپ۔ پوپ جی بولے۔ واہ واہ! کیا باپ بار بار مرتا ہے؟ اسوقت تو سچ مچ گائے کو لاؤ۔ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہ ہو سب طرح سے اچھی ہو ایسی گئے کا دان کرنا چاہئے۔

جاٹ۔ جی ہمارے پاس تو ایک ہی گئے ہے اس کے بغیر ہمارے بال بچوں کا گذارہ نہ ہو سکیگا اس لئے اسکو نہ دونگا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو اور ان روپیوں سے دوسری دودھ والی گا۔۔ بچہ ئے لینا۔

پوپ جی۔ واہ جی واہ! تم گائے کو اپنے باپ سے بھی زیادہ (عزیز) سمجھتے ہو۔ کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں ڈبو کر دکھ دینا چاہتے ہو؟ تم تو اچھے سعادتمند فرزند ہوئے۔ تب تو پوپ جی کے طرفدار تمام گھر والے ہو گئے۔ کیونکہ ان سب کو پہلے ہی پوپ جی نے ہکار کھا تھا اور اسوقت بھی اشارہ کر دیا۔ سب نے ملکر ضد سے اسی گائے کا دان پوپ جی کو دلا دیا اسوقت جاٹ کچھ نہ بولا۔ اسکا باپ مرگیا اور پوپ بچھڑے سمیت گائے اور دوہنے کے برتن کو اپنے گھر میں لایا اور گائے باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جاکر جلانے کا کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی۔ بعد ازاں دس گاتر سپنڈی کرانے وغیرہ میں بھی اسکو مونڈا۔ مہابراہمنوں نے بھی لوٹا اور بھوکوں نے بھی بہت سا مال پیٹ میں بھرا یعنی جب سب کام ہو چکے تب جاٹ جس نے ادہر ادہر سے دودھ مانگ کر گذارہ کیا تھا چودھویں دن علی الصبح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو گائے دوہ کر ٹبلوہی (برتن) بھر پوپ جی کے اٹھنے کی تیاری تھی اتنے ہی میں جاٹ جی پہنچے ان کو دیکھ پوپ جی بولا آئیے یجمان بیٹھئے۔ جاٹ جی ”ہم بھی پروہت جی آو“ پوپ جی ”اچھا دودھ دھر آؤں“ جاٹ ”نہیں نہیں دودھ کی ٹبلوہی ادہر لاؤ۔ پوپ جی بچارے جا بیٹھے اور ٹبلوہی سامنے رکھ دی جاٹ جی ”تم بڑے جھوٹے ہو“ پوپ جی ”کیا جھوٹ کیا“ جاٹ جی ”کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟“

پوپ جی "تمہارے باپ کے وتیرنی ندی پار کرنے کے لئے" جاٹ جی "اچھل تمنے وہاں وتیرنی ندی کے کنارے پر گائے کیوں نہیں پہنچائی۔ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر میں باندھ بیٹھے نہ جانے میرے باپ نے وتیرنی میں کتنے غوطے کھائے ہونگے۔

پوپ جی "نہیں نہیں وہاں اس دان کے ثواب کے طفیل دوسری گائے بنکر اسکو اتار دیا ہوگا" جاٹ جی "وتیرنی ندی یہاں سے کتنی دور ہے اور کس طرف ہے؟" پوپ جی "قیاساً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں وتیرنی ندی ہے" جاٹ جی "اتنی دور سے تمہارا خط یا تار خبر گیا ہو۔ اسکا جواب آیا ہو کہ وہاں پن (ثواب) کی گائے بن گئی فلاں شخص کے باپ کو پار اتار دیا۔ تو دکھلاؤ" پوپ جی "ہمارے پاس گرڑ پوران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں" جاٹ جی "اس گرڑ پران کو ہم سچا کیسے مانیں"؟ پوپ جی "جیسے سب مانتے ہیں" جاٹ جی "یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے لئے بنائی ہے۔ چونکہ باپ کو اپنے لڑکوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اس لئے جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجے گا تب ہی میں وتیرنی ندی کے کنارے گائے پہنچا دونگا اور ان کو پار اتار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بچے پیا کریں گے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔

پوپ جی "تم دان دیکر لیتے ہو۔ تمہارا ستیا ناس ہو جائیگا" جاٹ جی "چپ رہو ورنہ تیرہ دن دودھ کے بغیر جتنی تکلیف ہمنے پائی ہے اس کی سب کسر نکال دونگا تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں تو پوپ لیلا دنیا میں نہ پھیلے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ دس گاتر کے پنڈوں سے دس اعضا سپنڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہو کر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے تیرھویں دن کے بعد آنا چاہیئے۔ اگر جسم بنجاتا ہو تو اپنی عورت۔ اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا۔

۱۸ سوال۔ سوگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی ملتا ہے۔ اس لئے سب قسم کے دان کرنے چاہئیں۔

لڑکوں کا سوگ

جواب۔ اس تمہارے سوگ سے یہی جہان اچھا ہے جس میں دھرم شالا میں لوگ

دان دیتے ہیں۔ عزیز دوست اور ذات برادری میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایسے بے رحم۔ کنجوس کنگال سورگ میں پوپ جی جاکر خراب ہوں۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام۔

۸۲ سوال۔ جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مر کر جیو کہاں جاتا اور اس کا انصاف کون کرتا ہے۔

جیو اور یم لوک

جواب۔ تمہارے گرڑ پران کا کہا ہوا یم ہے تو ناقابل تسلیم ہے لیکن جو وید میں کہا ہے (وہ درست ہے)

...मेन वायुना सत्वरं जन ।

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ یم نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر جیو ہوا کے ساتھ انترکیش (خلا بالائے زمین) میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنیوالا طرفداری سے بری پرمیشور دھرم راج ہے وہی سب کا انصاف کرنیوالا ہے۔

۸۳ سوال۔ تمہارے کہنے کے مطابق گائے وغیرہ کا دان (خیرات) کسی کو نہ دینا اور نہ کچھ خیرات و ثواب کرنا چاہیئے ایسا ثابت ہوتا ہے۔

دان مستحق کو دینا

جواب۔ یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے کیونکہ مستحق آدمیوں کو سب کی بھلائی کی خاطر سونا چاندی ہیرے موتی یاقوت۔ اناج۔ پانی۔ مکان۔ کپڑے وغیرہ کا دان ضرور کر دینا چاہیئے۔ لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہیئے۔

۸۴ سوال۔ غیر مستحق اور مستحق کی کیا پہچان ہے

جواب۔ جو فریبی۔ مکار۔ خود غرض عیاش غضبناک۔ حریص دوسرے کو نقصان پہنچانے والے عیاشی کے پتلے۔ دروغگو جاہل۔ بدصحبت رکھنے والے سست الوجود جو کوئی سخی ہو اس سے بار بار مانگنا۔ دھرنا مارنا۔ انکاری جواب پا کر بھی اصرار سے مانگتے ہی رہنا صبر نہ ہونا۔ جو نہ دے اس کی مذمت کرنا۔ بد دعا اور گالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایک دفعہ نہ کرے تو اسکا دشمن بن جانا۔ اوپر سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے سب کو پھسلا کر اپنی مطلب براری کرنا۔ رات دن بھیک مانگنے ہی پر مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشے والی چیز کھا پی کر بہت سا بیگانہ مال کھا جانا۔ پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ سچائی کی مخالفت اور جھوٹے رستے کی مطلب براری کے لئے پیروی کرنا۔ اسیطرح اپنے چیلوں کو صرف اپنی

ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا۔ سچے علوم وغیرہ
کی اشاعت کے مخالف بننا اور دنیا کے کاروباری یعنی بیوی خاوند ماں باپ۔ اولاد۔
راجہ۔ رعیت۔ عزیزوں اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا۔ یہ کہکر کہ سب فانی ہیں اور دنیا
بھی جھوٹی ہے۔ اس قسم کے خراب اپدیش کرنا وغیرہ کپاتروں (غیر مستحق آدمیوں) کے
اوصاف ہیں۔

جو برہمچاری حواس پر غالب وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے نیک نیت۔ راستگو
سب کی بہتری کے خواہاں۔ باہمت۔ فیاض۔ علم و دہرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے دہرماتما
شانت۔ برائی و تعریف میں خوشی غمی سے بری۔ بے خوف۔ پرجوش یوگی۔ عالم۔ قانون
قدرت۔ وید کے احکام اور پرمیشور کے صفات افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنیوالے
انصاف پسند۔ غیر متعصب۔ سچے اپدیش اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانیوالے (امتحان لینے
والے) کسی کی خوشامد نہ کرنے والے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے
اپنی مانند دوسرے کا بھی راحت و رنج نفع نقصان سمجھنے والے۔ جہالت وغیرہ آزار
نفد۔ ہٹ دہرمی و غرور سے پاک۔ آب حیات کی مانند بے عزتی اور زہر کی مانند عزت
کو سمجھنے والے صبر کرنیوالے۔ جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اتنے ہی پر قناعت کرنیوالے
تنگدستی کی حالت میں مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا برا خیال نہ کر
وہاں سے فوراً لوٹ جانا۔ اس کی برائی نہ کرنا جو راحت میں ہوں ان کے ساتھ دوستی
جو مصیبت زدہ ہوں ان پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گنہگاروں سے نفرت نہ کرنا۔ راست
خیال۔ راست گو۔ راست باز۔ مکر۔ حسد۔ کینہ سے بری۔ عالی دماغ۔ نیکوکار۔ دہرم والے ان
بالکل بدچلنی سے پاک تن من دہن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے دوسروں
کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی دیدینے والے اس قسم کے نیک اوصاف والے سپاتر
(مستحق) ہوتے ہیں لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت میں اناج پانی کپڑا اور دوا
پتھ (غذا) وغیرہ اور مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں۔

۸۵ سوال۔ داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں۔

تین قسم کے سخی

جواب۔ تین قسم کے اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ۔ اعلیٰ سخی اس کو کہتے
ہیں کہ مقام وقت اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی اور دہرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی

کیلئے دے۔ درمیانہ وہ ہے جو تعریف یا خود غرضی کے لئے خیرات کرے ادنےٰ وہ ہے کہ اپنے
یا بیگانے کا کچھ بھی فائدہ نہ کرسکے بلکہ زناکاری میں یا بھانڈ بھالوؤں کو دے دیتے
وقت بے عزتی بے عزتی ناشائستہ حرکات کرے مستحق غیر مستحق میں کچھ تمیز نہ کرے بلکہ سب
اناج بارہ پنسیری بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی کرے۔ دوسرے نیک سیرتوں کو تکلیف
دیکر اپنی آسائش کے لئے خیرات کیا کرے وہ ادنےٰ قسم کا سخی ہے یعنی جو جانچ پڑتال کر
عالم دھرماتماؤں کی عزت کرے وہ اعلےٰ اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں
اپنی تعریف کا خیال ہو اس کو درمیانہ اور جو اندھا دھند بلا تمیز بیفائدہ دان دیا کرے وہ
ادنےٰ درجہ کا سخی کہلاتا ہے۔

خیرات کا پھل دینے والا

سوال ۸۶ - خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ہوتے ہیں یا عاقبت میں؟

جواب۔ سب جگہ ہوتے ہیں

سوال۔ خود بخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے؟

جواب۔ ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خود قید خانے میں جانا نہیں چاہتا
البتہ راجا اس کو ضرور بھیجتا ہے۔ دھرماتماؤں کے سکھ کی حفاظت کرتا بھگتاتا۔ رہزن
وغیرہ سے بچاکر ان کو آرام میں رکھتا ہے۔ ویسے ہی پرمیشور سب کو گناہ و ثواب کے دکھ روپ
پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگتاتا ہے۔

گرڑ پران وغیرہ سب وید کے برخلاف ہیں

سوال ۸۷ - جو یہ گرڑ پران وغیرہ کتابیں ہیں وید کے معنی یا وید کی تائید کرتی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ نہیں بلکہ وید کے مخالف اور برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں جیسے
کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پران اور تنتر کے ماننے
والا انسان ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے سے مخالفت کرنے والی یہ کتابیں ہیں ان کا ماننا
کسی عالم کا کام نہیں بلکہ ان کا ماننا جہالت ہے دیکھو شو پران کی رو سے۔ ترپودشی۔
سوموار۔ آدتیہ۔ پران کی رو سے اتوار۔ چندر۔ کھنڈ کی رو سے سوم گرہ والی منگل۔ بدھ۔ برہسپت
جمعہ۔ سنیچر۔ راہو۔ کیتو کی ویشنو۔ ایکادشی۔ وامن کی دوادشی۔ نرسنگھ یا اننت کی چودش
چاند کی پورنماشی۔ دگ پالوں کی دسویں درگا کی نوویں۔ وسوؤں کی اشٹمی۔ منیوں کی سپتمی
سوامی کارتک کی ششٹی۔ ناگ کی پنچمی۔ گنیش کی چوتھا۔ گوری کی ترتیا۔ اشونی کمار کی دتیا

آدیا دیوی کی پرپتی ہیدا اور پتروں کی آماوس ہیدا ان کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کو ہیں اور سب جگہہ یہی لکھا ہے کہ جو انسان ان دنوں اور تاریخوں میں کھائے پیئے گا وہ نرک دوزخ کو جائیگا۔ اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہیئے کہ کسی دن یا کسی تاریخ کو بھی کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہونگے۔ اب نرنے سندھو اور سندھو "برتارک" وغیرہ کتابیں جو کہ نشہ بازوں کی تصنیف کردہ ہیں ان میں ایک ایک برت روزہ کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے اکادشی کو شدھ وشمی ودھا۔ کوئی دوادشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں۔ یعنی کیا بڑی عجیب لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد کرتے ہیں جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اسمیں اپنی خودغرضی ہی ہے اور رحم کچھ بھی نہیں وہ کہتے ہیں کہ एकादश्यामन्ने पापानि वसन्ति جسقدر گناہ ہیں وہ سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں۔ اس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ ہیں تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھیریں تو ایکادشی کے دن کسیکو تکلیف نہ رہنی چاہیئے۔ ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوک وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے تکلیف گناہ کا پھل ہے۔ اس لیئے بھوکے مرنا گناہ ہے۔ اسکا بڑا مہاتم بتایا ہے جس کی کتھا سنکر بہت ٹھگے جاتے ہیں۔ اس میں ایک کتھا ہے کہ "برہم لوک میں ایک بیوا اپسرا تھی اُس نے کچھ گناہ کیا۔ اسکو بددعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا۔ اس نے التجا کی کہ میں پھر سورگ یعنی بہشت میں کیونکر آسکوں گی؟ اس نے کہا کہ جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل کوئی تجھے دیگا تب ہی تو سورگ میں آجائیگی۔ وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گرپڑی وہاں کے راجہ نے اُسے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تب اس نے سب ماجرا کہہ سنایا اور کہا کہ جو کوئی مجکو ایکادشی کا پھل دیئے تو پھر بھی سورگ کو جاسکتی ہوں۔ راجہ نے شہر میں تلاش کرائی کوئی بھی ایکادشی کا برت کرنیوالا نہ ملا۔ لیکن ایکدن کسی شودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی غصہ کے مارے عورت دنرات بھوکی رہی تھی اتفاق سے اُسدن ایکادشی ہی تھی اس نے

اسدن بھوکی رہ گئی تھی (اسے)

ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وہ اسکو راجہ کے سامنے لے آئے اسکو راجہ نے کہا کہ تو اس غبارے کو چھو اس نے چھوا تو اسیوقت غبارہ اوپر کو اڑ گیا یہ تو بغیر جانے ایکادشی برت کا پھل ہے۔ جو جان کر کرے تو اس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے؟

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سورگ میں نہیں ہوتا سب ایکادشی والے اپنا اپنا پھل دیدو جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجیں گے اور ہم بھی ایکادشی کیا کریں گے اور جو ایسا نہ ہوگا تو ہم لوگوں کو اس بھوکے مرنے کی مصیبت سے بچائیں گے

ان چوبیس ایکادشیوں کے نام جدا جدا رکھے ہیں کسیکا نام دھندا[1] کسیکا کامدا[2] کسیکا پتردا[3] کسیکا نرجلا[4]۔ بہت سے مفلس بہت مرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد ایکادشی کا برت رکھکر بوڑھے ہو گئے اور مر بھی گئے۔ لیکن دولت۔ مراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی اور جیٹھ مہینے کے شکل پکھش میں کہ جب وقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہو جاتا ہے اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خاصکر بنگال میں جہانکہ سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے اس بے رحم قصائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دلمیں رحم نہ آیا نہیں تو نرجلا کا نام سجلا (پانیوالی) اور پوس کے شکل پکھش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا تو بھی کچھ اچھا ہوتا۔ لیکن اس پوپ کو رحم سے کیا کام کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے۔ حاملہ یا نئی بیاہی ہوئی عورت لڑکوں یا جوان لوگوں کو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسیکو کرنا ہی ہو تو جسدن بدہضمی ہو بھوک نہ لگے اُسدن شربت یا دودھ پیکر رہنا چاہئے۔ جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بغیر بھوک کے کھانا کھاتے ہیں وہ دونوں بیماریوں کے سمندر میں غوطے کھا کر تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ ان بدحواسوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی درست نہ مانے

۹۸۔ اب گورو و چیلے کا منتر اُپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں

ویدکی گم شدہ شاخیں | مورتی پوجک۔ (بت پرست) فرقے والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ ویدلا انتہا ہیں۔ رگ وید کی ۲۱ یجروید کی ایکسو ایک۔ شام وید کی ایک ہزار اور اتھروید کی نو شاخیں ہیں انمیں سے تھوڑی سی ملتی ہیں بقیہ گم ہو گئی ہیں انہی میں بت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا۔ اگر نہ ہوتا تو پرانوں میں کہاں سے آتا۔ جب معلول کو دیکھکر علت کا قیاس ہوتا ہے۔ تب پرانوں کو دیکھکر بت پرستی میں کیا شبہ ہے۔

---

[1] دھندا بمعنی دولت دینے والی [2] کامدا بمعنی خواہش کے پورا کرنے والی۔ [3] پتردا بمعنی اولاد کے دینے والی۔ [4] نرجلا بمعنی بغیر پانی کے (مترجم)

جواب۔ جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں اسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں برخلاف نہیں، خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن ان میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں جب ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت والے تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا۔ تو ان گم شدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا۔ اور چاروید مکمل ملتے ہیں ان کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہو سکتیں اور جو برخلاف ہیں ان کو شاخیں کوئی بھی نہیں ثابت کر سکتا۔ جب یہ بات ہے تو پران ویدوں کی شاخیں نہیں بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں۔ ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولائن" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں ملتے ہو؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف ویدانگ۔ چاروں برہمن انگ اُپانگ اور اُپ وید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں اسی لئے ان کتابوں کو شاخیں مانا ہے۔ جو ویدوں کے خلاف ہے مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہو سکتا۔ جو تم نادیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کرو گے تو جب کوئی ایسا دعوے کرے گا کہ گم شاخوں میں ورن آشرم کا طریق اُلٹا ہے۔ یعنی دو غلہ اور شودر کا نام برہمن وغیرہ اور برہمن وغیرہ کا نام شودر دو غلہ وغیرہ عمل میں نہ لانیوالی چیز کو عمل میں لانا نہ کرنے لائق کام کو کرنا۔ دروغگوئی وغیرہ دھرم۔ راست گفتاری وغیرہ ادھرم وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اسکو وہی جواب دو گے جو کہ ہم نے دیا یعنی وید اور مشہور شاخوں میں جسطرح برہمن وغیرہ کا نام برہمن وغیرہ اور شودر وغیرہ کا نام شودر وغیرہ لکھا ہے ویسا ہی نادیدہ شاخوں میں بھی ماننا چاہیئے نہیں تو ورن آشرم بیوستھا وغیرہ سب اُلٹ پلٹ ہو جائیں گے۔

بھلا جیمنی۔ ویاس پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاخیں موجود تھیں۔ یا نہیں۔ اگر تھیں تو تم کبھی تردید نہ کر سکو گے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں۔ تو پھر شاخوں کے ہونیکا کیا ثبوت ہے! دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ۔ پتنجلی منی نے یوگ شاستر میں سب اُپاسنا کانڈ اور ویاس منی نے شاریرک سوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے مطابق لکھا ہے۔ ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی یا پریاگ وغیرہ تیرتھوں کا نام تک بھی نہیں لکھا۔ اور لکھتے کہاں سے جو کہیں ویدوں میں ہوتا تو لکھے بغیر کبھی نہ چھوڑتے۔ اس لئے گم شدہ شاخوں میں بھی

اس بت پرستی وغیرہ کا حوالہ نہیں تھا۔ یہ سب شاخیں وید نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی سرخی دیگر تشریح اور دنیاوی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لئے وید میں یہ باتیں کبھی نہیں ہو سکتیں۔ ویدوں میں تو صرف انسان کو علم کی ہدایت کی ہے کسی انسان کا نام تک بھی نہیں اس لئے بت پرستی کی قطعی تردید ہے۔

مورتی پوجا سے بزرگوں کی ہنسی

۸۹۔ دیکھو بت پرستی کے سبب سری رام چندر سری کرشن۔ نارائن اور شو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ بڑے مہاراجہ ادھیراج اور انکی عورتیں سیتا۔ رکمنی۔ لکشمی اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں لیکن جب ان کے بت مندر وغیرہ میں رکھکر پجاری (مجاور) لوگ انکے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی انکو بھکیاری بناتے ہیں آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکار درشن کیجئے۔ بیٹھئے چرن امرت لیجئے کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج سیتا۔ رام کرشن رکمنی یا رادھا کرشن۔ لکشمی نارائن اور مہادیو۔ پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے۔ آج ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ کی نتھنی رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجئے۔ اناج وغیرہ بھیجو تو رام کرشن وغیرہ کا بھوگ لگا دیں۔ کپڑے سب پھٹ گئے ہیں مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں اوپر سے ٹپکتا ہے جو کچھ تھا اس کو بدمعاش اور چور اٹھا کر لے گئے کچھ چوہوں نے کاٹ ڈالے دیکھئے چوہوں نے ایکدن ایسا غضب کیا کہ ان کی ایک آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لئے کوڑی کی لگا دی۔

رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہیں۔ سیتا رام رادھا کرشن ناچ رہے ہیں راجہ اور مہنت وغیرہ ان کے پیرو مرشد سے بیٹھے ہیں مندر میں سیتا رام وغیرہ کھڑے ہیں اور پجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں موسم گرما میں بھی قفل لگا کر اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں بہت سے پجاری اپنے نارائن کو ڈبیہ میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں جسطرح بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے ویسے پجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں جب کوئی بت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ بکتے ہیں کہ سیتا رام جی۔ رادھا کرشن جی اور شو پاربتی جی کو بدمعاشوں نے توڑ ڈالا اب دوسرا بت منگوا کر جو کہ اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم کر اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا۔ بہت نہیں تو تھوڑا سا ضرور بھیج دینا

اس قسم کی باتیں اُن کی بابت بکتے ہیں اور راس منڈل یا رام لیلا کے آخر میں سیتارام یا رادھا کرشن
سے بھیک منگواتے ہیں جہاں میلا وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی اچھے چھوٹے لڑکے کے پر مکٹ (تاج) اور
کنہیا بنا راستے میں بٹھا بھیک منگواتے ہیں اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجیے۔ کتنے
بڑے افسوس کی بات ہے بھلا کہو کہ کیا سیتارام وغیرہ ایسے مفلس اور گداگر تھے یہ انکی
ہنسی اور ندامت نہیں تو کیا ہے۔ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت ندامت ہوتی ہے بھلا
جس زمانے میں یہ موجود تھے اسوقت سیتا رکمنی لکشمی اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں
کھڑا کر پجاری کہتے کہ آؤ ان کے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پوجا دھرو تو سیتارام وغیرہ ان بے عقلوں
کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا مخول انکا اڑاتا کیا ان کو بدون
سزا دیے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب ان سے سزا نہ مل سکی تو ان کے کرموں نے پجاریوں کو بہت
سا بتوں کے مخالفوں سے انعام دلایا اور اب بھی ملتا ہے اور جبتک اس فعل بد کو نہ
چھوڑیں گے۔ تب تک نہ ملیگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روزمرہ سخت تنزلی اور
پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی کرموں کے باعث ہوتی ہے کیونکہ گناہ
کا پھل تکلیف ہے انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہو گیا۔ جو نہ چھوڑینگے
تو روزمرہ زیادہ زیادہ ہوتا جائیگا۔

وام مارگیوں کا نئے چیلے کو اپدیش

۹۰- ان میں وام مارگی بڑے بھاری قصوروار ہیں جب وہ چیلا بناتے ہیں۔ تب معمولی آدمی کو

दं दुर्गायै नमः । भं भैरवाय नमः ।
ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे

اس قسم کے منتروں کا اپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاصکر ایک اکھشری (ایک حرف والے) منتر کا اپدیش کرتے ہیں جیسے

ह्रीं, श्रीं, क्लीं ॥ शारदत० बं० प्रका० प्र० ४४ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کامل طور پر چیلہ بنایا کرتے ہیں ایسے ہی دس مہا ودیاؤں کے منتر

ह्रां ह्रीं ह्रूं बगलामुख्यै फट् स्वाहा ॥ शा०प्र०का०प्र० ४१ ॥

کہیں کہیں کام رتن تنتر بیج منتر

फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तंत्र बीज मंत्र ४

۹۱- اور مارن (مارنا)، موہن (بیہوش کرنا)، اُچاٹن تباہ کرنا، ودیشن (دشمنی ڈالنا)، وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن عمل سے

سب کچھ کرتے ہیں جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں۔ تب ادہر کرانے والے سے دہن لیکر آٹے یا مٹی کا پتلا جسکو مارنا چاہتے ہیں اسکا بنا لیتے ہیں اس کی چھاتی ناف اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ پاؤں میں کیلیں ٹھوک دیتے ہیں اس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بت بناہاتھ میں ترشول دے اس کے دل پر لگاتے ہیں ایک ویدی بناکر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور ادہر جاسوس وغیرہ بھیجکر اس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں جو اپنے پرسچرن اعمل کے بیچ میں اس کو مار ڈالا تو بھیرو دیوی کا سدھ بتلاتے ہیں۔

भैरवीं भूतनातश्च وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں اور

मारय २, उच्चाटय २, विद्वेषय २, छिन्धि २, भिन्धि २, वशीकुरु २, खादय २, भक्षय २, त्रोटय २, नाशय २, मम शत्रून् वशीकुरु २, हुं फट् स्वाहा ॥

کام رتن تنتر اچاٹن پرکرن منترہ لغایت ۷

وغیرہ منتر جپتے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے بھووں کے بیچ میں سیندور سے خط کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ ہوم کر کچھ کچھ اسکا گوشت کھاتے بھی ہیں جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پئے تو اس کو مار اس کا ہوم کر دیتے ہیں ان میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے لحری دجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں۔

چولی مارگی اور بیج مارگی

۹۲۔ ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں چولی مارگی والے ایک پوشیدہ جگہہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں وہاں سب کی عورتیں اور مرد لڑکا لڑکی بہن ماں بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ ملکر گوشت کھاتے شراب پیتے ہیں۔ سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کے اندام نہانی (بھگا) کی پرستش کرتے ہیں اور اسکا نام درگا دیوی رکھتے ہیں (اور) سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہیں۔ جب شراب پیکر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جس کو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھ دیتے ہیں ایک ایک مرد اس میں ہاتھ ڈالتا ہے جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی خواہ) اسکی ماں بہن لڑکی اور بہو کیوں نہ ہو اسوقت کے لئے اس کی عورت بنجاتی ہے آپسمیں بدفعلی

کرنے اور بہت نشہ چڑھنے کے باعث جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے ہیں یا جب علی الصباح کچھ رات ہونے پر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں لڑکی لڑکی بہن بہن اور بہو بہو ہو جاتی ہے اور بیج مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملا کر پی لیتے ہیں یہ پاجی ایسے کرموں کو نجات کا ذریعہ مانتے اور علم و چار شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

شومت کا طریق پرستش

۹۳۔ سوال۔ شومت والے تو اچھے ہوتے ہیں؟

جواب۔ اچھے کہاں سے ہوتے ہیں جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ جیسے وام مارگی منتر کے اپدیش وغیرہ سے انکا مال اڑاتے ہیں ویسے شو بھی (کرتے ہیں)

"ओं नमः शिवाय"

وغیرہ پانچ اکھشر (حروف) والے منتروں کا اپدیش کرتے رودر اکش بھسم لگاتے مٹی کا اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر بم بم اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ منہ سے آواز کرتے ہیں اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے کیونکہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور مسخری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں کیونکہ پاربتی کے باپ دکش پرجاپتی کا سر کاٹ آگ میں ڈال اس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا اسی نقل کو بکرے کی آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں۔ شوراتری کو شام تک فاقہ کرتے (اور) اس قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں اس لئے جیسے وام مارگی توہمات میں پھنسے ہیں ویسے شو بھی (ہیں)۔ انہیں خاصکر کن پھٹے ناتھ گرہی۔ پری۔ بن۔ ارنیہ۔ پربت اور ساگر اور بڑ گرہستی بھی شو ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی دونوں گھوڑوں پر چڑھتے ہیں یعنی وام اور شو دونوں متوں کو مانتے ہیں اور کچھ ویشنو بھی رہتے ہیں۔ انکا مقولہ ہے:۔

अन्तः शाक्ता बहिश्शैवाः सभामध्ये च वैष्णवाः ।

नानारूपधराः कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی (رہتے)، بیرونی طور پر شو یعنی رودر اکش بھسم دھارن کرتے ہیں اور مجلس میں ویشنو کہلاتے ہیں یعنی یہ کہ ہم وشنو کے اپاسک ہیں اسی طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دنیا میں پھرتے ہیں۔

۹۴۔ سوال۔ ویشنو تو اچھے ہیں؟

ویشنووں کی لیلا

جواب - کیا خاک اچھے ہیں جیسے وے ہیں، ویسے یہ ہیں دیکھئے ویشنووں کی لیلا اپنے کو ویشنو کا داس (خادم) مانتے ہیں انمیں سے شری ویشنو جو چکرانکت ہوتے ہیں وہ اپنے آپکو سب سے اعلیٰ مانتے ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں۔

سوال - کیوں کچھ بھی نہیں سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے چرنارونداپاؤں) کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جوکہ شری ہے لگاتے (اور) اس لئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں۔ ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے وہ شرمندہ ہوتی ہے آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے (اور) نارائن کی منتر کے ذریعے پرستش کرتے ہیں گوشت نہیں کھاتے شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں؟

جواب - اس تمہارے تلک کو ہری کے پاؤں کی شکل اور اس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے۔ کیونکہ یہ تو ہاتھ کی کاریگری اور ماتھے کا نقش ہے جسطرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش و نگار کئے جاتے ہیں تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا۔ کیا کوئی بیکنٹھ میں جاکر وشنو کے پاؤں کا نشان ماتھے پر کرا آیا ہے؟ (محقق) شری جاندار ہے یا بے جان (ویشنو) جاندار ہے (محقق) تو یہ خط بے جان ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری پیدا شدہ ہے یا غیر پیدا شدہ۔ اگر غیر پیدا شدہ ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اس کو تو تم ہمیشہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہو پھر یہ شری نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہارے ماتھے پر شری ہوتی (تو) کتنے ہی ویشنوؤں کا بُرا منہ یعنی خوشی سے خالی کیوں نظر آتا ماتھے پر شری اور در در بھیک مانگتے اور سدابرت (خیرات گاہ) سے لیکر پیٹ کیوں بھرتے پھرتے؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری رکھیں اور بھاری کنگلوں کے کام کریں۔ انمیں اُن میں ایک "پریکال" نامی ویشنو بھگت تھا۔ وہ چوری۔ ڈاکہ مار۔ دھوکہ فریب کر بیگانہ مال اُڑا ویشنو کے پاس رکھکر خوش ہوتا تھا ایک دفعہ اسکو چوری میں کوئی چیز نہ ملی کہ جسکو لوٹے۔ گھبراکر پھر رہا تھا۔ نارائن نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھ کر سامنے آئے۔ تب تو پریکال رتھ کے پاس گیا سیٹھ سے کہا کہ سب چیزیں جلدی اُتار دو نہیں تو مار ڈالوں گا۔ اتارتے اُتارتے انگوٹھی اُتارنے میں دیر لگی۔ پریکال نے نارائن کی اُنگلی کاٹ انگوٹھی لے لی نارائن نے بڑے خوش

ہو کر چتربھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت اڑا لوٹ
چوری کر ویشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اسلئے تو مبارک ہے پھر اس نے جاکر ویشنوؤں کے
پاس سب زیورات رکھ دئیے۔

ایک دفعہ پرایکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے
جہاز میں سپاری بھری پرایکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنئے سے کہا یہ میری
آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھ دو کہ جہاز میں آدھی سپاری پرایکال کی ہے بنئے نے
کہا کہ خواہ تجتنے ہزار سپاری لے لینی پرایکال نے کہا نہیں ہم ادھرمی نہیں ہیں جو ہم جھوٹ
موٹھ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اس نے لکھ دیا۔ جب اپنے
ملک میں جہاز بندر پر آیا اور سپاری اُتارنے کی تیاری ہوئی تب پرایکال نے کہا ہماری
آدھی سپاری دیدو بنیا وہی آدھی سپاری دینے لگا تب پرایکال جھگڑنے لگا۔ میری تو
جہاز میں آدھی سپاری ہے آدھا بانٹ لوں گا۔ حکام تک جھگڑا گیا پرایکال نے بنئے کی
تحریر دکھائی کہ اسنے آدھی سپاری دینی لکھی ہے بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اس نے نہ مانا
آدھی سپاری لیکر ویشنوؤں کی نذر کردیں۔ تب تو ویشنو بڑے خوش ہوئے۔ ابتک اس
ڈاکو چور پرایکال کے بت ... دوں میں رکھتے ہیں یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے صاحب عقل
دیکھ لیں کہ ویشنو ان کے پیرو اور نارائن تینوں چور منڈلی ہے یا نہیں اگرچہ مت متابعوں
کے معتقدوں میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اس مت میں رہ کر بالکل اچھا
نہیں ہو سکتا اب دیکھو ویشنوؤں میں نا اتفاقی کی باتیں یعنے مختلف قسم کے تلک
اور کنٹھی دھارن کرتے اور پہنتے ہیں (رامانندی آس پاس گوپی چندن بیچ میں لال نیامدت
دگر دکے) دونوں خط باریک کھینچتے۔ بیچ میں کالا نقطہ لگاتے) مادھو سیاہ خط اور گوڑ
بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد ... والے ہلال کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک
سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ لگاتے ہیں) اور ان کی بابت مختلف باتیں بتلاتے ہیں رامانند
لال خط کو لکھشمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں سری کرشن چندر جی کے
دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا سوتے سوتے
ہی مر گیا اوپر سے کوے نے بیٹ کر دی تھی وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں نمودار ہو گئی تھی

وہاں یم کے فرشتے اس کو لینے آئے اتنے میں وشنو کے فرشتے بھی پہونچ گئے دونوں جھگڑا کرتے تھے لا ایکطرف کے کہتے تھے، کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے ہم یم لوک میں لیجائیں گے وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے دیکھو اس کے ماتھے پر وشنوی تلک ہے تم کیسے لیجاؤگے تب تو یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے وشنو کے فرشتے آرام سے اسکو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اسکو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تلک بنجانیکا ایسا مہاتم ہے تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تلک لگاتے ہیں وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں جاویں تو اس میں کیا تعجب ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو منہ پر لیپ یا کالا منہ کرنے سے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں اس لئے یہ باتیں سب فضول ہیں۔

چھوٹے سادھوؤں کی لیلا

۹۵-انمیں بہت سے خاکی لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے جٹا بڑھاتے سدھ کا بھیس کر لیتے ہیں بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں گانجا بھنگ چرس کے دم لگاتے لال آنکھیں بنائے رکھتے سب سے چٹکی چٹکی اناج آٹا کوڑی پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ عموماً ان میں مزدور لوگ ہوتے ہیں کوئی علم پڑھتا ہو تو اس کو پڑھنے نہیں دیتے کہتے ہیں کہ

سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مرجاتے ہیں پھر دانت کٹا کٹ کیوں کرنا۔ سادھوؤں کو چاروں طرف پھرا آنا سنتوں کی خدمت کرنی اور رام جی کا بھجن کرنا چاہئے۔ اگر کسی نے بے عقلی اور جہالت کی شکل نہ دیکھی ہو تو خاکی جی کا درشن کرلیں ان کے پاس جو کوئی جاتا ہے انکو بچہ بچی کہتے ہیں خواہ وہ خاکی جی کے ماں باپ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رونکھڑ سونگھڑ۔ گودڑیے اور جماعت والے ستھرے شاہی اور اکالی۔ کان پھٹے جوگی۔ اوگھڑ وغیرہ (گویا) سب ایک سے ہیں۔

ایک خاکی کا چیلا "شری گنیشایہ نمہ" رٹتا رٹتا کوئیں پر پانی بھرنے کو گیا وہاں پنڈت بیٹھا ہوا تھا وہ اس کو "سری گنیشا جنمئے" رٹتے ہوئے دیکھ کر بولا۔ ارے سادھو! غلط پاٹھ کرتا ہے "شری گنیشایہ نمہ" ایسا کہو اس نے فوراً لوٹا بھر گورو جی کے پاس جاکر کہا کہ ایک بمن (یعنی برہمن) میرے تلفظ کو غلط کہتا ہے ایسا سنکر جھٹ خاکی جی اٹھا کنوئیں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے "تو گورو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟"

دیکھ تو ایک قسم کا تلفظ جانتا ہے۔ ہم تین قسم کے جانتے ہیں۔ سری گنیشا جنمے۔ سری گنے سائیں جی سری گنے سائے نمیں؟ پنڈت۔ سنو سادھوجی! علم کی بات بہت مشکل ہے (علم) بغیر پڑھے نہیں آتا۔ خاکی۔ چل بے سب عالم ہم نے رگڑ مارے۔ بھانگ میں گھونٹ ایک دم سب اڑا دیئے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ تو بابو را کیا جانے۔ پنڈت دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے خراب لفظ کیوں بولتے سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی خاکی ابے تو ہمارا گورو بنتا ہے۔ تیرا اُپدیش ہم نہیں سنتے پنڈت سنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش سننے سمجھنے کے لئے عقل چاہیئے خاکی جو شخص سب وید شاستر پڑھے اور سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا پنڈت ہاں ہم سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے جیسے ہڑدنگوں کی نہیں کرتے۔ کیونکہ سنت شریف۔ فاضل۔ دھارمک سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں خاکی دیکھ ہم رات دن ننگے رہتے ہیں۔ دھونی تاپتے گانجے چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ بھانگ دھتوروں کے پتوں کا ساگ بنا کر کھاتے سنکھیا اور افیون بھی جھٹ نگل جاتے۔ نشہ میں غرق رات دن بے غم رہتے ہیں۔ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر (ٹکڑ) موٹی چھوٹی روٹی بنا کھاتے ہیں رات بھر ایسی کھانسی اُٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اس کو بھی نیند کبھی نہ آوے اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن (شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں پھر تو ہماری برائی کیوں کرتا ہے ہا خبردار بابو جی جو ہم کو دق کرے گا تو ہم تم کو راکھ کر ڈالیں گے پنڈت یہ سب اوصاف غیر مہذب بے عقل اور گبر گنڈوں اُگپیوں کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں سنو!

جو دھرم یکت نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہ ہو عالم ہو ستیہ اُپدیش سب کی بھلائی کرے اسکو سادھو کہتے ہیں خاکی چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اٹھا کر مارے گا سر توڑ ڈالے گا پنڈت اچھا خاکی۔ اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہو جانتے ہو راج کیسا ہے کسیکو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے قید خانے کی سزا پاؤ گے۔ بیت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھے گا۔ پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں خاکی چل بے چیلے کس راکشس کا منہ دکھلایا! پنڈت تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی نہیں تو ایسے جاہل مطلق نہ رہتے خاکی۔ ہم آپ ہی مہاتما ہیں ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں۔

پنڈت۔ جن کی قسمت بد ہوتی ہے انکو تمہاری سی عقل اور غرور نصیب ہوتا ہے خاکی آسن پر چلا گیا اور پنڈت گھر کو لوٹے۔ جب سندھیا آرتی ہو گئی تب اس خاکی کو بوڑھا سمجھکر بہت سے خاکی ڈنڈوت۔ ڈنڈوت" کہکے ساشٹانگ کرکے بیٹھے۔ اس خاکی نے پوچھا "ابے رامداس تو کیا پڑھا ہے" رامداس مہاراج میں نے وشنو سہسر نام پڑھا ہے" ابے گوبنداس تو کیا پڑھا ہے" گوبنداس میں رام ستوراج" پڑھا ہوں فلاں خاکی جی کے پاس سے۔ تب رامداس بولا کہ مہاراج آپ کیا پڑھے ہیں؟ خاکی ہم گیتا پڑھے ہیں۔ رامداس کس سے؟ خاکی جی چل بے چھوکرے ہم کسی کو گرو نہیں بناتے دیکھ ہم پراگ راج میں رہتے تھے ہمکو اکھر (حرف) نہیں آتا تھا۔ جب کسی لمبی دھوتی والے پنڈت کو دیکھتا تھا تب گیتا کے گٹکے میں پوچھتا تھا کہ اس کلنگی والے اکھر کا کیا نام ہے؟ ایسے پوچھتے پوچھتے اٹھارہ ادھیائے گیتا رگڑ مارا۔ گرو ایک بھی نہیں کیا۔ بھلا ایسے علم کے دشمن کے پاس جہالت گھر کرکے نہ ٹھہرے تو اور کہاں جائے۔

یہ لوگ سوائے نشہ پینے غفلت میں مست رہنے۔ کھانے۔ سونے۔ جھانجھ پیٹنے گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے۔ دھونی چلا کر رکھنے نہانے دھونے سب طرفوں میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلا دے۔ لیکن ان خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے۔ کیونکہ اکثر وے شودروں کی اولاد ہوتے یا مزدور کسان کمہار وغیرہ اپنی مزدوری کو چھوڑ صرف خاک رما کر بیراگی۔ خاکی وغیرہ بنجاتے ہیں انکو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو۔

۹۶۔ ان میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شوائے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ" رام اوتاروں کا

ان کے منتر ذیل کا بیان

"شری رام چندرائے نمہ" یا "سیتارام بھیام نمہ" کرشن اپاسکوں کا "شری رادھا کرشنا بھیام نمہ" "اوم نمو بھگوتے واسودیوائے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" ان منتروں کو کان میں پڑھتے ہی سے چیلا بنا لیتے ہیں اور ایسی ہدایت کرتے ہیں کہ بیٹے تونبے کا منتر پڑھ لے۔

جل پوتر ستھل پوتر اور پوتر کوا

شو کہے سن پاربتی تونبا پوتر ہوا

بھلا ایسے لوگوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دنیا کی بہتری کرنے کی ہو سکتی ہے؟ خاکی رات دن لکڑی اور جنگلی اوپلے جلایا کرتے ہیں ایک مہینے میں کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک مہینے کی لکڑی کے دام سے کمبل وغیرہ کپڑا لے لیں تو سواں حصہ خرچ

لگانے سے چین میں رہیں مگر ان کو اتنی عقل کہاں سے آوے؟ اور اپنا نام بھی دھونی پنے
ہی سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے اگر اس طرح تپسوی اور یا محنت کش ہو سکیں تو جنگلی آدمی
ان سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے راکھ لگانے تلک کرنے سے تپسوی
ہو سکے تو سب کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں!

۹۷۔ سوال۔ کبیر پنتھی تو اچھے ہیں؟ جواب نہیں؛

کبیر پنتھ

سوال۔ کیوں اچھے نہیں؟ پتھر وغیرہ بت پرستی کی تردید کرتے ہیں کبیر صاحب
پھولوں سے پیدا ہوئے اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برہما۔ وشنو۔ مہادیو کا جنم جب نہیں تھا
تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت۔ ایسے کہ جس بات کو وید پران بھی نہیں جان
سکتا اسکو کبیر صاحب جانتے ہیں (جو) سچا راستہ ہے سو کبیر ہی نے دکھلایا ہے۔ ان کا منتر "ست
نام کبیر" وغیرہ ہے؛

جواب۔ پتھر وغیرہ کو چھوڑ۔ پلنگ۔ گدی۔ تکئے۔ کھڑاواں۔ جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش
کرنا پتھر کی بت سے کم نہیں۔ کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخر
پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے یہی سچی ہو گی۔ کہ کوئی جولاہا کاشی میں رہتا تھا اُسکے
بال بچے نہیں تھے ایک دفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچے میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک
کے کنارے ایک ٹوکری کے اندر پھولوں میں اسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا وہ اس کو اٹھا
لے گیا۔ اپنی عورت کو دیا۔ اس نے پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہوا تب جلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی
پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا۔ اس نے اس کی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جلاہے کو نہیں
پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا۔ لیکن کسی نے نہ پڑھایا تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر
جولاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورے لیکر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت
شاستر ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے جب مر گیا
تب لوگوں نے اسکو صاحب قدرت (سدھ) بنا لیا جو جو اس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا اُسکو
اس کے چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سنی جاتی ہے اس کو انحد شبد کہکر اصول
مقرر کیا۔ من کی ورتی کو "سُرتی" کہتے ہیں اس کو اس آواز سننے میں لگانا اسی کو سنت اور
پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں وہاں موت نہیں پہنچتی برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ
لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں بھلا وچار کر دیکھو کہ اس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا

ہے ؟ یہ محض لڑکوں کی مانند لیلا ہے۔

نانک پنتھ ۹۸ سوال ۔ ملک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے کیونکہ وہ بھی بت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچاتے۔ وہ سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ عیالدار بنے رہے۔ دیکھو انھوں نے یہ منتر اپدیش کیا ہے اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا مدعا اچھا تھا۔ " اوم ست نام کرتا پرکھ نربھو۔ نرویر۔ اکال مورت اجونی سہہ بھنگ گور پرساد جپ آدی سچ جگ آدی سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ " جپ جی پوڑی (۱)

(اوم) جسکا نام سچا ہے وہ کرتا پرش (خالق) خوف اور دشمنی سے مبرا۔ اکال مورتی۔ جو زناش اور رحم میں نہیں آتا۔ سنور ہے اسی کا جپ گورو کی مہربانی سے کر وہ پرمیشور آغاز میں سچ تھا۔ جگوں کے آغاز میں سچ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ :

جواب ۔ نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔ ہاں زبان اس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اسکو جانتے تھے وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہو۔ تے تو نربھے " لفظ کو " نربھو " کیوں لکھتے ؟ اور اس کی مثال اُن کا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے ؟ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنھوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرت بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے یہ بات اپنی بڑائی۔ عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت اور شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا اسی لئے ان کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو ان سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا۔ اسلئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں ویدوں کے بارے میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ انکو ناستک بتاتے جیسے۔

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے سکھمنی لوڑی ہر چوپائی ٨
نانک برہم گیانی آپ پرمیشور سکھمنی لوڈی ۸ ہر چوپائی ۶

۱۔ دونوں جگہہ پوڑی کی جگہہ اشٹ پدی اور چوپائی کی جگہہ پد چاہیے۔

کیا وید پڑھنے والے مر گئے اور نانک جی وغیرہ نے کو غیر فانی سمجھتے تھے۔ کیا وہ نہیں مر گئے۔ وید
تو سب علوم کا بھنڈار ہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اس کی سب باتیں کہانی
ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے تو وہ بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔
اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے تو ان کا فرقہ نہ چلتا نہ وہ گورو بن سکتے کیونکہ علم سنسکرت
تو پڑھے ہی نہیں تھے پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے۔

یہ سچ ہے کہ جسوقت نانک جی پنجاب میں پیدا ہوئے تھے اسوقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل
بے بہرہ اور مسلمانوں سے تکلیف پا رہا تھا۔ اسوقت انہوں نے کچھ لوگوں کو بچایا۔ نانک
جی کی زندگی میں انکا فرقہ بہت نہیں بڑھا یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے کیونکہ جاہلوں
میں یہ طریقہ ہے کہ مرنے کے بعد ان کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں پیچھے بہت سی بڑائی کر کے
پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں ہاں نانک جی بڑے دولتمند اور رئیس بھی نہیں تھے لیکن انکے
چیلوں نے نانک چندرادے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے سدھ (صاحب قدرت) اور بڑے
اقبال والے تھے۔ ایسا لکھا ہے نانک جی برہما وغیرہ سے ملے بہت بات چیت کی سب نے
ان کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے رتھ ہاتھی سونا چاندی موتی پنا
وغیرہ قیمتی اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد و حساب نہیں ایسا
لکھا ہے بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں مگر اس میں ان کے چیلوں کا قصور ہے نانک جی کا
نہیں دیگر ان کے پیچھے ان کے لڑکے ادواسی (سادھوؤں) کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور رام داس
وغیرہ سے نویں گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے ان کے
دسویں گورو گوبند سنگھ جی ہوئے ان کے بعد اس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی
بلکہ اسوقت تک کی جسقدر چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں ان سب کو یکجا کر کے جلد بندھوا
دی ہے ان لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت سی عبارت بنائی اکثروں نے تو طرح طرح کی
مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیوں کے بنا دی لیکن برہم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم
اُپاسنا ترک کرنے کی طرف ان کے چیلے مائل ہو گئے۔ اسبات نے بہت بگاڑ کر دیا
ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی و ستائش پرمیشور کی لکھی تھی اسے کرتے رہتے تو اچھا تھا اب
اُداسی کہتے ہیں ہم بڑے ہیں نرملے کہتے ہیں ہم بڑے ہیں۔ اکالی اور ستھرے شاہی سمجھتے ہیں کہ
سب سے بڑھ کر ہم ہیں۔ ان میں گورو گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں مسلمانوں نے ان کے بزرگوں کو

بہت ایذا پہنچائی تھی وہ ان سے بدلا لینا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس کچھ سامان نہ تھا اور اُدھر مسلمانوں کی بادشاہت عروج پر تھی انہوں نے ایک پرشچرن (ہون کا عمل) کرایا مشہور کیا کہ مجھکو دیوی نے دعا اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو تمہاری فتح ہوگی۔ بہت سے لوگ ان کے ساتھی ہو گئے اور انہوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار"، چکرانکتوں نے "پنچ سنسکار" جاری کئے تھے ویسے ہی "پنچ ککار" جاری کئے یعنی انکے پنچ ککار جنگ کے لئے مفید تھے ایک "کیش" یعنی جنکے رکھنے سے لڑائی میں لکڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو۔ دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں اور ہاتھ میں کڑا جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے۔ تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اوپر ایک جانگیا جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اسکو اسی لئے پہنا کرتے ہیں کہ اس سے جسم کا نرم مقام محفوظ ہے اور رکاوٹ نہ ہو چوتھا "کنگھا" کہ جس سے بال سنوارتے ہیں پانچویں "کاچو" چاقو یا چھری تاکہ جو دشمن سے مقابلہ ہونے پر لڑائی میں کام آوے۔ اسی سبب یہ طریق گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اس وقت کے لئے جاری کیا تھا۔ اب اس وقت ان کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے لیکن جو جنگ کے مطلب کے لئے باتیں ضروری تھیں ان کو اب دھرم پر شامل مان لیا ہے۔ بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے؟ کسی بے جان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اس کی پرستش کرنا تمام بت پرستی ہے۔ جیسے مورتی (بت) والوں نے اپنی دوکان جما کر روزی کی صورت نکالی ہے ویسے ان لوگوں نے کر لی ہے۔ جیسے پجاری لوگ بت کا درشن کراتے اور نذر بھینٹ لیتے ہیں ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں لیکن بت پرستی والے وید کی جتنی عزت کرتے ہیں اتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے وید کو نہ سنا نہ دیکھا کیا کریں اگر سننے اور دیکھنے میں آئیں تو تمام خود غرضوں کے عقلمند ہوں گے۔ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں وہ ہدایت قبول کر سکتے ہیں۔ ان سب نے شروع شروع پیچھے کا بکھیڑا بہت سا بنا دیا ہے جیسے اس کو بنایا ویسے بہت پرانی راور تنتر کو بھی بنا کر وید ست کی ترقی کریں تو بہت اچھی بات ہے۔

۹۹ سوال۔ دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے۔

دادو پنتھ

جواب۔ اچھا تو وید کا طریقہ ہے جو پکڑا جائے تو پکڑو نہیں تو ہمیشہ غوطے کھاتے رہو گے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں ہوئی تھی

پھرجے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے۔ تیلی کا کام کرتے تھے پرمیشور کی خلقت کا عجیب تماشا ہے کہ دادو جی کی بھی پرستش شروع ہوگئی۔ اب وید وغیرہ شاستروں کی تمام باتیں چھوڑ کر داد و رام دادو رام میں ہی مکتی مان لی ہے۔ جب سچے اپدیشک نہیں ملتے تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ تھوڑے دن ہوئے رام سنیہی مت شاہپورہ سے جاری ہوا ہے انھوں نے سب ویدوکت دہرم کو چھوڑ کر رام رام پکارنا اچھا مانا ہے اسی میں گیان دھیان

رام سنیہی پنتھ

مکتی مانتے ہیں لیکن جب بھوک لگتی ہے تب رام نام میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرہستیوں کے گھر ہی میں ملتی ہیں۔ یہ بت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود بت بن رہے ہیں۔ عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں کیونکہ رام جی کو رام کی کے بغیر چین نہیں مل سکتا۔

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاصکر شاہپورہ مقام میواڑ سے جاری ہوا ہے وہ رام رام کہنے ہی کو اعلیٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں ان کی ایک کتاب ہے کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں ایسا لکھا ہے انکا قول۔

بھرم روگ تب ہی مٹیا۔ رٹیا نرنجن رائے

تب جم کا کاگج پھٹیا۔ کٹیا کرم تب جائے ۔ ا ساکھی ۶

اب عقلمند لوگ غور کریں کہ رام رام کہنے سے بھرم جو کہ جہالت ہے یا یم راج اور میشور کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے افعال کبھی چھوٹ سکتے ہیں؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔

اب ان کا جو اعلیٰ گورو رام چرن ہوا ہے اس کے اقوال لکھتے ہیں،

مہا نام پرتاپ کی۔ سنو سرون چت لائی
رام چرن رسنا رٹو۔ کرم سکل جھڑ جائی
جن جن سمریا نام کوں۔ سو سب اتریا پار
رام چرن جو وسریا سو ہی جم کے دوار
رام بنا سب جھوٹ بتایو
رام بھجت چھٹیا سب کرما۔ چندار و سور دہی پرکرما

رام کہے تن کون بچھے ناہیں۔ تین لوک میں کیرتی گاہیں

رام رٹت جم جور نہ للگے

رام نام لکھ پتھر ترائی۔ بھگتی ہیتی اوتاری دھری

اونچ نیچ کل بھید بچارے۔ سو تو جنم آپنو ہارے

سنتا کی کل دی ستے ناہیں۔ رام رام کہہ رام سمہال ہیں

الیسو گن جو کیرتی گاوے۔ ہری ہری جن کو پار نہ پاوے

رام سنتان کا انت نہ آوے۔ آپ آپ کی بدہی سب گاوے

ان کی تردید اول تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گنوار ایک سیدھا سادہ سا آدمی تھا وہ کچھ پڑھا نہیں تھا ورنہ ایسی گپ چوت کیوں لکھتا یہ صرف ان کو وہم ہے کہ رام رام کہنے سے کرم (اعمال) ضائع ہو جائیں گے۔ یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے لیکن سرکاری سپاہی چور ڈاکو بھیڑیا۔ سانپ بچھو اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی دور نہیں ہوتا۔ خواہ رات دن رام رام کیا کریں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جیسے شکر شکر کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا ویسے راست گفتاری وغیرہ فعل کئے بغیر رام رام کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر رام رام ایک دفعہ کہنے سے الکا رام نہیں سنتا تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سنیگا۔ اور اگر سنتا ہے تو دوسری دفعہ بھی رام رام کہنا فضول ہے ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے سو یہ بڑا عجوبہ ہم سنتے اور دیکھتے ہیں کہ نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی۲۔ جہاں دیکھو وہاں رانڈ ہی رانڈ سنتوں کو گھیر رہی ہیں اگر ایسے پاکھنڈ نہ پھیلتے تو ملک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی۔

یہ لوگ اپنے چیلوں کو جھوٹھ کھلاتے ہیں اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں۔ تنہائی میں عورتیں اور سادھو اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں ان کی دوسری شاخ قصبہ کھیڑاپا۔ ملک مارواڑ سے جاری ہوئی ہے اسکا حال ایسے ہے، ایک شخص رامداس نامی ذات کا دھیڑ۱ بڑا چالاک تھا اس کی دو بیویاں تھیں وہ پہلے بہت دن تک ادھر ادھر ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا پھر وامی گونڈا پنتھی بنا۔ بعد ازاں رامدیو کا کامڑیا۲ بنا۔ اپنی دونوں بیویوں کے

۱۔ ہندوستان کے خاص دیہات میں دھیڑ بھنگی کو کہتے ہیں۲۔ راجپوتانہ میں جو چار لوگ بھگوے کپڑے

دیکھو صفحہ ۲۸۰ کا حاشیہ

ساتھ گاتا تھا۔ اس طرح گھومتا گھومتا سیتھل[1] "میں ڈھیر دل" کا گورو "رامداس" تھا اسکو جاکر ملا۔ اس نے اسکو رامدیو کا پنتھ بتاکر اپنا چیلا بنایا۔ اس رامداس نے کھیڑاپا گاؤں میں جگہ بنائی اور اسکا دھرم چلا۔ ادھر شاہ پورہ میں رام چرن کا۔ اسکا بھی حال ایسا سنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اس نے "دانتڑا" گاؤں میں ایک سادھو سے سنیاس لیا اور اسکو گورو کیا اور شاہ پور میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قائم ہو جاتی ہے (چنانچہ) قائم ہو گئی یہ تمام مذکورہ بالا رامچرن کے اقوال کی سند پر چلکر کے اونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں کرتے برہمن سے چنڈال تک انکے چیلے بنتے ہیں اب بھی کونڈا پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈوں میں کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں۔ بھگاکر وید دھرم والدین دنیاوی کاروبار چھڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں اور اسی کو چھچھم وید بھی کہتے ہیں۔ رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور اس کے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اسکو سچا گورو کہتے ہیں اور سچے گورو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اس کے بت کا دھیان کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں۔ جب گورو سے چیلا دور جاوے تو گورو کے ناخن اور داڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے اس کا چرنامرت روز لیتا ہے۔ رامداس اور ہر رامداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں اسکا طواف کرتے اور ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گورو نزدیک ہو تو گورو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں عورت اور مرد کو رام نام کا یکساں ہی منتر اپدیش کرتے ہیں اور رام سمرن ہی کو ہی مکتی مانتے ہیں مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں ان کی ساکھی یہ ہے:۔

> پنڈتائی پانے پڑی۔ اور پوربی لو پاپ
>
> رام رام سمریاں بنا۔ رہی گیو ریتو آپ
>
> وید پران پڑھنے پڑھ گیت رام بھجن بن رہی گئے ریتا

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں۔ عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گورو۔ سادھو

رنگ گرامدیو۔ دغیرہ کے گیت جنکو وے شبد کہتے ہیں۔ چمارں اور دیگر خاتوں کو سناتے وہ۔ کامڑیا کہلاتے ہیں۔

[1] سیتھل جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے۔ (مترجم) کونڈا یعنی مٹی کا برتن۔ [2] چھچھم سوکھشم کا بگاڑ ہے سوکشم یعنی لطیف (مترجم)

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے جو براہمن رام سنیہی نہ ہو۔ تو اس کو ادھم اور چنڈال رام سنیہی ہو تو اس کو افضل جانتے ہیں۔ (۱) ایشور کا اوتار نہیں مانتے۔ اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھری"
بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ (مکر و فریب) ان کا جتنا ہے۔ وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اتنے ہی کہنے سے عقلمند سب کچھ سمجھ لیں گے۔

۱۰۱۔ **سوال**۔ گوکلئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اٹھاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ہو سکتی ہے۔　　ولبھ سمپردا

جواب۔ یہ امیری گرہستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں:

سوال۔ واہ۔ واہ!! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں میسر نہیں ہوتی؟

جواب۔ دوسرے بھی اسی قسم کا مکر و فریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر ان سے بڑھ کر چالاکی کریں۔ تو زیادہ امیری ہو سکتی ہے۔

سوال واہ! جی واہ!! اس میں کیا چالاکی ہے۔ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے:

جواب۔ گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے۔ جو گولوک کی لیلا ہے گولوک بھی ایسا ہی ہوگا:

یہ مت "تیلنگ" دیش سے جاری ہوا ہے کیونکہ ایک تیلنگی لکشمن بھٹ نامی برہمن نے شادی کر کے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاسی میں جا کر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی اتفاق سے اس کے والدین اور عورت نے سنا کہ وہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا۔ اس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچ کر جس نے اسکو سنیاس دیا تھا اسکو کہا کہ اس کو سنیاسی کیوں کیا دیکھو اس کی جوان عورت ہے اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے۔ تب اس نے اسکو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ کر گرہستی بن کیونکہ تو جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے اس نے پھر ویسا ہی کیا یعنی سنیاس چھوڑ کر اس کے ساتھ ہو لیا۔ دیکھو اس مت کی بنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے جب ملک تیلنگ میں گئے اور اس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نکل کر گھومنے لگے چنار گڈھ جو

کاشی کے نزدیک ہے اس کے متصل چمپارنیہ نامی جنگل میں چلے جاتے تھے وہاں کوئی گنگی ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ۔ چاروں طرف دور دور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا لکشمن بھٹ اور اس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا پھر کاشی میں جا رہے جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا پھر اور کہیں جا کر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے پھر کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اس کی لڑکی نوجوان تھی اس نے اس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ کر میری لڑکی سے شادی کرے ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ویسی ہی اسکا بیٹا کیوں نہ کرے۔ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اول وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوا تھا شادی کرنے کے باعث ان کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جا کر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا۔ اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ سری کرشن مجکو ملے اور کہا جو گو لوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دار فانی) میں آئے ہیں انکو برہم سنبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک بھیجو۔ جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سنا کر تھوڑے سے لوگوں کو پھنسایا" یعنی چوراسی وشنو بنائے اور مندرجہ ذیل منتر بنا لئے اور ان میں بھی اختلاف رکھا جیسے

श्रीकृष्णः शरणं मम। क्लीं कृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा॥ गोपालसहस्रनाम॥

(گوپال سہسر نام) یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برہم سنبندھ اور سمرپن کرانیکا ہے۔

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजातकृष्णवियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तःकरणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपराण्या नमना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तथास्मि॥

اس منتر کا اپدیش کر کے پہلے چیلوں کو سمرپن کراتے ہیں "کلیم کرشن وغیرہ" یہ کلیم منتر کو

کلا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے اسی لئے عورتوں کی صحبت گسائیں لوگ عموماً کیا کرتے ہیں۔

کیا کرشن کو بیچارے گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسرے کو نہیں۔ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو ہیرن یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے۔

اس میں ہزاروں سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور ان کے چیلے کچھ ہمہ دان نہیں ہیں کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آجتک یعنی جبتک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کو نجات دینے کو کیوں نہ آیا۔ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں ان میں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں جیسے انت لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو انت لفظ رکھو تو سہسر لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیے اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو تو انت لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو انت (بیشمار) زمانہ تک "تروہت" یعنی پوشیدہ رہا ہے اس کی نجات کے لئے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ انت (لاانتہا) کا اورانت (انتہا) نہیں ہو سکتا۔ بھلا جسم۔ حواس پران انتہکرن اور ان کے دھرم عورت مکان لڑکا حاصل کردہ دولت کا ارپن (سپردگی) کرشن کو کیوں کرنا۔ کیونکہ کرشن پورن کام[1] ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ ناخن سے چوٹی تک جسم کہلاتا ہے اس میں جو کچھ اچھی بری اشیاء ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے کے ساتھ ہی ارپن کیا جائیں گی۔ (یعنی) بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکو گے اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں ان کو کرشن کے ارپن کیا جائے تو ان کے ثمر بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہونگے نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرن لپنے لئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول براز وغیرہ ہیں وہ بھی گسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے۔ کیا میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن کرنا چاہیئے غیر مت والے کے نہیں یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیاء لوٹنے اور ویدوکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے دیکھو یہ ولبھ کا پرپنچ

[1] جس کے جملہ مقاصد اور خواہشیں پوری ہو جائیں اسے پورن کام کہتے ہیں۔

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।

सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कथञ्चन ॥ ३ ॥

अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ॥

असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥

निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।

न मतं देवदेवस्य सामिभुक्तसमर्पणम् ॥ ५ ॥

तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥

न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिद्ध्यति ॥ ७ ॥

तथा कार्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गङ्गात्वं गुणदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اس قسم سے شبہ کہ گوسائیوں کے سدھانت رہسیہ وغیرہ کتب میں لکھے ہیں یہی گوسائیوں
کے مت کا بنیادی اصول ہے بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ سری کرشن کو فوت ہوئے تو
تقریباً پانچہزار برس گذرے سمت ۱۵۴۹ کے ساون مہینے کی آدھی رات کو کیسے مل سکے۔ جو
گوسائیں کا چیلا بنے وہ گوسائیں جی کو سب اشیاء سمرپن (خیرات) کرے تو اس کے
جسم اور روح کے جملہ عیوب دور ہو جاتے ہیں۔ یہی ولبھ کا پرپنچ ہے بے علم لوگوں کو بہکا کر
اپنے مت میں لانے کا۔ اگر گوسائیں جی کے چیلوں کے سب عیوب دور ہو جائیں تو پھر
بیماری مفلسی وغیرہ دکھ بھوگ میں کیوں مبتلا رہتے ہیں اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۱)
ایک سہج دوش یعنی عیب جو کہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں
دوسرے وہ جو کسی ملک یا زمانے میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں تیسرے وہ جو

دنیا میں حلال حرام کہتے ہیں اور نرویدو کستا یعنی دروغ گوئی وغیرہ چہارم سپنو گیہ جو کہ بد صحبت سے
ہوتے یعنی چوری یا زناکاری۔ ماں بہن۔ لڑکی۔ بہو۔ گرو پتنی وغیرہ سے ہمبستر ہونا۔ پنجم سپرش شیچ
نہ چھونے والی اشیاء کا چھونا۔ ان پانچ عیبوں کی گوسائیں لوگوں کے مت والے کبھی پرواہ
نہ کریں۔ یعنی من مانی کارروائی کریں۔ (۳) اور کوئی طریقہ عیبوں کے رفع کرنے کے لئے
بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے اس لئے بغیر سمرپن کئے کسی شے کو گوسائیں جی
کے چیلے نہ بھوگیں۔ اسی لئے اُنکے چیلے اپنی عورت لڑکی بہو اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو
بھی وقف کرتے ہیں اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے کہ جبتک گوسائیں جی کی چرن ہوا
میں سمرپت نہ ہو تب تک داسہ کا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے (۴) اس لئے گوسائیوں کے چیلے
سمرپن کرکے پھر اپنی اپنی شے کا بھوگ کریں کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہوتا
(۵) اس لئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں اول عورت وغیرہ گوسائیں جی
کے سمرپن کرکے پھر حاصل کریں ویسے ہی ہری کے تمام اشیاء سمرپن کرکے پھر حاصل کریں (۶) گوسائیں جی کے
مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتھا تک کو بھی گوسائیوں کے چیلے چیلیاں کبھی بھی نہ سنیں نہ اختیار کریں ایسی انکے
چیلوں کا عمل مشہور ہے (۷) ویسے ہی سب چیزوں کا سمرپن کرکے سب بیچ میں برہم کی لگاوٹ سے دیکھے
اس کے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا ملکر گنگا کی شکل کے ہو جاتے ہیں ویسے ہی اپنے مت کی
خوبیاں اور دوسرے مت کی برائیاں ہیں اس لئے اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸)
اب دیکھیے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھکر اپنی غرض پوری کرنیوالا ہے بھلا
ان گوسائیوں سے کوئی پوچھے کہ برہم (خدا) کا ایک وصف بھی تم نہیں جانتے تم چیلے چیلیوں کو
برہم سنبندھ کیسے کرا سکوگے؟ اگر کہو کہ ہم ہی برہم ہیں ہمارا ساتھ سنبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق
ہو جاتا ہے تو تم میں برہم کی صفات۔ افعال و خواص ایک بھی نہیں ہیں پھر کیا تم تعلق عیش و
عشرت کے لئے برہم جتانے بیٹھے ہو۔ بھلا چیلے اور چیلیوں کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کرکے
پاک کرتے ہو۔ لیکن تم اور تمہاری عورت لڑکی اور بہو وغیرہ سمرپت ہوئے بغیر ناپاک رہجاتی
ہیں یا نہیں؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو پھر ان سے پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں
اس لئے تمکو بھی مناسب ہے کہ اپنی عورت۔ لڑکی اور بہو کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا
کرو۔ اگر کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیاء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ دو
خیر ابتک جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر و فریب وغیرہ کو چھوڑ دو اور مقدس ایشوروکت وید

بتائے ہوئے سیدھے راستے ہیں۔ اگر اپنے منتری (دیوتا) کی ہم کو پھل (ہمراد) کر دیں۔ ارتھ۔ کام۔ موکش ان چاروں پھلوں کو حاصل کر کے آنند بھوگو۔ اور دیکھئے یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپرداے (فرقہ) کو پشٹی مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے پینے۔ تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت (دیا) صحبت کرنیکا پشٹی مارگ نام ہے۔ لیکن ان سے پوچھنا چاہیے کہ جب سخت تکلیف بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر ایسا کرنے والے ہلاک ہو کر مر جاتے ہیں کہ جس کو وہی جانتے ہیں تو پھر سچی بات یہ ہے کہ یہ پشٹی (توانائی) مارگ نہیں۔ بلکہ کشٹی (جزامی پن) مارگ ہے جذام جذامی کے جسم کی سب رطوبتیں پگھل کر خارج ہو جاتی ہیں اور گریہ و زاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اسیطرح کی لیلا ان کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ اس لئے نرک مارگ بھی اسکو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سورگ ہے۔

اس طرح پر جھوٹ کا جال بچھا کر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپ کو شری کرشن مان کر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اور اپنے آپکو شری کرشن مان کر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں انکے ابھار کیلئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہیں جبتک (وہ) ہمارا اپدیش حاصل نہ کریں تبتک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں وہاں ایک سری کرشن مرد اور باقی سب عورتیں ہیں۔ واہ جی واہ تمہارا عقیدہ خوب ہے! اگر یا گوسائیوں کے جتنے چیلے ہیں وہ سب عورتیں بنجائیں گی۔

اب غور کیجئے کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں۔ اسکو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور جہاں ایک مرد ہو۔ اور کروڑوں عورتیں اس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اس کے دکھ کا کیا شمار ہے؟ اگر کہو کہ شری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے۔ کہ جس سے وہ سب کو خوش کر لیتے ہیں تو جو اس کی عورت (ہے) جس کو کہ سوامی جی ہلکہ کہتے ہیں اس میں بھی شری کرشن کی مانند طاقت ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کی اردھانگی (نیم تن) ہے جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے۔ تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد اور بکھیڑا مچتا ہوگا۔ کیونکہ (عورت) کو سوکن کا خیال بہت (برا معلوم) ہوتا ہے۔ پھر تو گولوک سورگ کہاں رہا۔ نرک کی مانند ہو گیا ہوگا یا جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ ویسا ہی حال

گولوک میں بھی ہوگا۔ چھی چھی چھی!!! ایسے گولوک سے مرت لوک (یہ دنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے
دیکھو یہاں گوسائیں جی اپنے کو سری کرشن مانتے اور کئی عورتوں کے ساتھ لیلا کرنے سے
بھگندر، دھریان، منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر سخت عذاب جھیلتے ہیں اب کہیے
جنکا قائمقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے تو گولوک کا سوامی سری کرشن
ان امراض میں کیوں مبتلا نہ ہوتا ہوگا اور اگر نہیں ہوتا تو ان کے قائمقام گوسائیں
جی (یہاں) دکھ کیوں اٹھاتے ہیں؟

سوال۔ مرت لوک (دنیائے فانی) میں لیلا اوتار دھارن کرنے سے مرض ہو جاتے ہیں
گولوک میں نہیں کیونکہ وہاں مرض اور ان سے پیدا ہونے والے عیب ہی نہیں ہیں؟

جواب۔ "भोगे रोगभयम्" جہاں عیش و عشرت ہے وہاں مرض ضرور ہوتے ہیں
(کیا) سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے ہوتے ہیں یا نہیں اگر ہوتے ہیں تو لڑکے
ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں یا لڑکے لڑکیاں ملے جلے اگر کہو کہ لڑکیاں ہی
لڑکیاں ہوتی ہیں تو ان کی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہونگی۔ کیونکہ وہاں بغیر سری
کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے۔ اگر (کوئی) دوسرا ہے تو تمہارا دعویٰ باطل ہوا اگر کہو
کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا۔ یعنی ان کی بیاہ شادیاں کہاں
اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں یا اگر گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں
یا لڑکے ہیں اس حالت میں بھی تمہارا دعویٰ کہ گولوک میں ایک مرد سری کرشن ہی ہے قائم
نہیں رہیگا اور اگر کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں سری کرشن میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ پن
کا نقص عائد ہوگا۔ بھلا یہ گولوک کیا ہوا گویا دہلی کے بادشاہوں کی بیبیوں کی فوج ہو گئی
اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا لیتے ہیں وہ
بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ ہو
جاتا ہے پھر من بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ من ہی کے ساتھ تن کا بھی بھینٹ
کرنا بن سکتا ہے اور اگر کریں تو زناکار کہلائیں گے۔ اب رہا دھن۔ اس کی بھی یہی لیلا
سمجھ لو یعنی من کے بغیر کچھ بھینٹ بھی نہیں ہو سکتا۔ ان گوسائیوں کا مدعا یہ ہے کہ کماویں
تو چیلے اور عیش اڑاویں ہم۔"

بھٹنے ولبھ سمپردائی گسائیں لوگ ہیں وہ ابتک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو

کوئی اُنکو بھول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں یہ لوگ بے علمی کی حالت میں راتدن (خواب) غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور دیکھئے جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے تب گوسائیں اس کے گھر پر جاکر چپ چاپ کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی نہیں بولتا۔ بیچارہ بولے تو تب اگر جاہل نہ ہو

'मूर्खाणां बलं मौनम्'

کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے اگر بولے تو اسکا پول کھل جائے لیکن عورت کیطرف توجہ سے تکتا رہتا ہے اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو سمجھو اس کی بڑی خوش قسمتی ہے اور اسکا خاوند بھائی بہن ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں جسکو گوسائیں جی کا من چاہے یا جس عورت پر ان کی عنایت ہو اس کی انگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں وہ عورت اور اس کے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور اس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمتگذاری کیلئے جا اور جہاں کہیں اس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دوتی اور کٹنیوں سے مطلب پورا کرا لیتے ہیں سچ پوچھو تو ایسے کام کرنے والے ان کے مندروں میں اور ان کے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔

اب ان کی دکھشنا کی لیلا سنئے یعنی اسطرح مانگتے ہیں "لاؤ بھینٹ گوسائیں جی کی، بہو جی کی، لالا جی کی، بیٹی جی کی، کنہیا جی کی، ابریا جی کی، گوپا جی کی اور ٹھاکر جی کی" ان سات دکانوں کے ذریعے حسب دلخواہ مال مارتے ہیں۔

جب کوئی گوسائیں جی کا پیرو مرنے لگتا ہے تب اس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں اور جو کچھ ملتا ہے اس کو گوسائیں جی ہڑپ کر جاتے ہیں کیا یہ کام مہابرہمن اور کرٹیا اور مردہ دلی کی مانند نہیں ہے۔

کئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بلا کر اُن ہی سے لڑکے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں کئی چیلے کیسر سے اشنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر عورتیں کیسر کا ابٹنا ملکر پھر ایک بڑے برتن پر تختی رکھکر گوسائیں جی کو عورت مرد ملکر غسل کراتے ہیں لیکن خاصکر عورتیں غسل کراتی ہیں۔ پھر گوسائیں جی پیتامبر ازلشمی دھوتی اور کمرا اوپر پہنکر باہر نکلتے ہیں اور دھوتی اسی میں پٹک دیتے ہیں پھر اس کے مرید اس پانی کا

اچمن کرتے ہیں۔

خوب مسالحہ بھر کر پان بیڑا گوسائیں جی کو دیتے ہیں وہ چبا کر کچھ نگل جاتے ہیں اور باقیماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو ان کا چیلا منہ کے نزدیک کر دیتا ہے بطور پیک کے اُگل دیتے ہیں (اس پیک کی بھی پرسادی بنتی ہے جس کو خاص پرسادی کہتے ہیں دو) اب سوچئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں؟ اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھ کر کیا ہوگی؟ بہت سے سمرن لیتے ہیں ان میں سے کتنے ہی ویشنوؤں کے ہاتھ کا کھاتے ہیں دوسرے کے ہاتھ کا نہیں کتنے ہی ویشنوؤں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے۔ لکڑیاں دھو لیتے ہیں لیکن آٹا گڑ چینی وغیرہ نہیں کیونکہ ان کے دھونے سے ان کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ بیچارے کیا کریں اگر ان کو دھوئیں تو ٹشے ہی ہاتھ سے کھو بیٹھیں؟

وہ کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں یعنی ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں اور رس وکریہ جو برہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اسکو بھی کرتے ہیں۔

سوال۔ گوسائیں جی روٹی۔ دال۔ کڑھی۔ بھات۔ ساگ۔ مٹھڑی اور لڈو وغیرہ کو کھلے طور پر دوکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے۔ بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو پتلیں بانٹ دیتے ہیں وہ لوگ بیچتے ہیں۔ گوسائیں جی خود نہیں بیچتے۔

جواب۔ اگر گوسائیں جی انکو ماہواری روپے دیں تو وہ پتلیں کیوں لیں؟ گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے ہیں وے لیجا کر دوکان یا بازار میں بیچتے ہیں۔ اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو وہ نوکر جو برہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے۔ اول اس گناہ میں آپ ڈوبے پھر اوروں کو بھی ڈبویا۔ اور کہیں کہیں (مثلاً ناتھ دوارہ وغیرہ میں گوسائیں جی) خود بھی بیچتے ہیں۔ رس وکریہ کرنا رذیلوں کا کام ہے شریفوں کا نہیں ایسے ایسے لوگوں نے بھی اس آریہ ورت کی تنزلی کی ہے۔

لے (نوٹ مترجم) دودھ وغیرہ اشیاء کا بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے۔

۱۰۲ - سوال - سوامی نارائن کا مت کیسا ہے۔

سوامی نارائن کا مت

جواب - جیسی گوسائیں جی کے دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے دیکھیے! ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا وہ برہمچاری ہوکر گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ کچھ بھج وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا اس نے دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادے ہیں جس طرح سے ان کو اپنے مت میں جھکانا چاہیں ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں وہاں اس نے دو چار چیلے بنائے انہوں نے آپسمیں اتفاق کرکے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے اور بھگتوں کو چتر بھج کی شکل بنا کر ساکھشات درشن بھی دیتا ہے۔

ایک وقعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی بنام دادا کھاچر گڈھڑے کا زمیندار تھا اسکو چیلوں نے کہا کہ تم اگر چتر بھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس کریں وہ سادہ لوح تھا اس نے کہا کہ بہت اچھا۔

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر کٹ پہن شنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اٹھائے ہوئے رہا اور دوسرا آدمی اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ گدا پدم لیکے اپنے ہاتھ میں لیکر سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چتر بھج کی مانند بن ٹھن گئے۔ دادا کھاچر سے ان کے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اٹھا کر دیکھنا پھر آنکھ بند کر لینا اور فوراً ادہر کو چلے آنا جو زیادہ دیکھوگے تو نارائن خفا ہو جائینگے۔ کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے (چنانچہ) اسکو لیگئے وہی سہجانند کلابتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا اُسکے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی۔ دادا کھاچر نے دیکھا تو چتر بھج شکل نظر آئی پھر جھٹ چراغ کو آڑ میں کر دیا وہ سب نیچے گرے اور نمسکار کر دوسری طرف چلے آئے اور اسیوقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے اب تم مہاراج کے چیلے ہو جاؤ اس نے کہا بہت اچھی بات ہے پھر جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہہ پر پہنچے اتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا۔ تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو اب دوسری شکل بدل کر یہاں موجود ہیں۔

وہ دادا کھاچر ان کے جال میں پھنس گیا وہیں سے انکے مت کی بنیاد مضبوط ہوگئی۔ کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا۔

دسہاننداسنے وہاں ہی اپنی بنیاد مضبوط کی پھر ادھر ادھر گھومتا رہا سب کو اپدیش کرتا تھا کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا۔ کبھی کبھی کسی ادھو کے گلے کی ناڑی کو ملکر بیہوش بھی کر دیتا تھا اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے انکو سمادھی چڑھا دی ہے ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاواڑ کے سادہ لوح آدمی اس کے داؤ پیچ میں پھنس گئے۔ جب وہ مرگیا تب اس کے چیلوں نے بہت سا پاکھنڈ پھیلایا۔ ان کے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا حاکم نے اُسکا ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی۔ جب اس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا لوگوں نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے؟ اس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے۔ اس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے جو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے؟ اس نے کہا میرے سامنے ساکھشات چتربھج نارائن کھڑے ہیں میں دیکھکر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کر رہا ہوں لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا۔ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے ورنہ نہیں ان میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جائے تو جائے لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیے۔ اس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ لو مگر نارائن کو ضرور دکھلاؤ۔ اُس نے اس کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر نہیں تو میرا اور تیرا مخول اڑیگا۔ اس نے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس نے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے۔ تب تو وہ بھی اسی کی مانند ناچنے کودنے گانے بجانے۔ ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجکو بھی نارائن نظر آتا ہے۔ ویسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمی کا گروہ ہو گیا اور بڑا شور و شر برپا ہوا۔ اپنے سمپردائے (فرقہ) کا نام "نارائن درشی" رکھا یہ حال کسی جاہل راجہ نے سنا۔ ان کو بلایا۔ جب راجا ان کے پاس گیا تب تو وہ بہت ناچنے کودنے اور ہنسنے لگے تب راجہ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہم کو نظر آتا ہے۔

راجا۔ ہم کو کیوں نظر نہیں آتا؟

نارائن درشی۔ جبتک ناک ہے تبتک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹوا لوگے تب نارائن ظاہرا نظر آئیں گے اس راجہ نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے (راجہ نے کہا) کہ جوتشی (نجومی) جی! مہورت دیکھئے۔

جوتشی جی نے جواب دیا کہ جو حکم ہو آنند داتا (خداوند نعمت)! دشمی (دسویں تاریخ) کے

دن صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوانے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے؛
واہ رے پوپ جی!!! اپنی پوتھی میں ناک کٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھدیا۔ جب
راجانے (ایسی خواہش کی) اور ان ہزاروں نکٹوں کا روزینہ مقرر کردیا۔ تب تو وہ بڑے
ہی خوش ہوکر ناچنے۔ کودنے اور گانے لگے۔ یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقلمند
تھے اچھی معلوم نہ ہوئی راجہ کے ہاں ایک چار پُشت کا بوڑھا دیوان نوے برس کی عمر کا
تھا۔ اسکو جاکر اس کے پڑپوتے نے جو کہ اسوقت دیوان تھا وہ بات سنائی تب اس عمر
رسیدہ دیوان نے کہا کہ وہ لوگ مکار ہیں تو مجھ کو راجا کے پاس لے چل وہ بے کیا
بیٹھتے وقت راجانے بہت خوش ہوکر ان ناک کٹوں کی باتیں سنائیں دیوان نے کہا
کہ سنئے مہاراج! ایسی جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ بغیر آزمائش کئے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے؛

راجا۔ کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہیں۔

دیوان۔ جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں؟

راجا۔ تحقیق کس طور پر کرنی چاہیئے؟

دیوان۔ علم قانون قدرت اور پرتیکش آدی پرمانوں سے؛

راجا۔ جو شخص پڑھا ہوا نہ ہو وہ تحقیق کیسے کرے؛

دیوان۔ عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے

راجا۔ اگر عالم نہ ملے تو کیا کرے؟

دیوان۔ ہمت والے کے لئے کوئی بات بھی مشکل نہیں؛

راجا۔ تو آپ ہی کہئے کیسا کیا جائے؟

دیوان۔ میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن زندگانی
کے ہونگے۔ اس لئے اوّل میں تحقیق کرلوں بعد ازاں آپ جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے؛

راجا۔ بہت خوب! جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھیئے؟

جوتشی۔ جو حضور کا حکم ہو یہی شکل پچھمی دس بجے کا مہورت اچھا ہے۔
جب پچھمی ہوئی تب آٹھ بجے بوڑھے دیوان جی نے راجا کے پاس آکر کہا کہ ہزار دو ہزار
فوج لیکر چلنا چاہیئے۔

راجا۔ وہاں فوج کا کیا کام ہے؟

دیوان - آپ کو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے۔ جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے۔
راجا - اچھا بھائی! فوج تیار کرو۔ راجا ساڑھے نو بجے سوار ہو کر سب کو ساتھ لیکر گیا
انکو دیکھکر وہ ناچنے اور گانے لگے۔ بیٹھنے پر راجہ نے ان کے مہنت کو جس نے یہ سمپردائے (فرقہ)
چلایا تھا اور جس کی اول ناک کٹی تھی بلاکر کہا کہ آج ہمارے دیوان جی کو نارائن کا درشن کرائیے
اس نے کہا اچھا۔ جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے
پکڑ رکھی اس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھدی اور دیوان جی کی ناک سے خون
کی دھار بہنے لگی۔ دیوان جی کا منہ پژمردہ ہو گیا۔ پھر اس بدکار نے دیوان جی کے کان میں منتر
پھونکا کہ آپ بھی ہنس کر سب سے کہئے کہ مجھکو نارائن نظر آتا ہے۔ اب ناک کٹی ہوئی نہیں
آئے گی اگر ایسا نہ کہو گے تو تمہارا بڑا تمسخر اڑے گا سب لوگ ہنسی کریں گے وہ اتنا کہکر الگ
ہو گیا۔ اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لے کر ناک پر رکھ لیا۔

جب دیوان جی سے راجہ نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں تو دیوان جی
نے راجا کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا فضول اس بدکار نے ہزاروں آدمیوں کو
خراب کیا۔ راجہ نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ دیوان نے کہا ان کو پکڑ کر سخت
سزا دینی چاہئے جب تک زندہ رہیں تب تک قیدخانے میں رکھنا چاہئے اور اس بدکار
کو جس نے ان سب کو بگاڑا ہے۔ گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلت سے مارنا چاہئے جب
راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے تب انہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی لیکن
چاروں طرف فوج نے گھیرا کیا ہوا تھا۔ بھاگ نہ سکے۔ راجہ نے حکم دیا کہ سب کو پکڑ کر بیڑیاں
ڈالدو اور اس بدکار کا منہ کالا کر گدھے پر چڑھا اس کے گلے میں پھٹے ہوئے جوتوں کا
ہار پہنا سب جگہ پھرا کر لڑکوں سے دھول خاک اس پر پھنکواؤ۔ چوک در چوک جوتوں سے
پٹواؤ۔ کتوں سے نچوا مروا ڈالا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرتے
نہ ڈریں گے۔

جب ایسا ہوا تب ناک کٹوں کا فرقہ بند ہوا۔ اسیطرح تمام وید کے مخالفین دوسروں
کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ سمپردائے والوں کی لیلا اسی قسم کی ہے۔

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لٹیرے مکر و فریب سے کام کرتے ہیں۔ کتنے
ہی جاہلوں کے بہکانے کے لئے ان کے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر

سہجانندکتی وہاں کو لیجانے کے لئے آئے ہیں اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں جب میلا ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دوکان لگا رکھی ہے مندر میں سے دوکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دوکان میں پھینک دیا۔ یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں۔ جس ذات کا سادھو ہو اس سے ویسے ہی کام کراتے ہیں۔ اگر حجام ہو تو اس سے حجامت کا۔ کمہار سے کمہارپن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا۔ بنئے سے بنئے کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لیے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی بننے کے لئے شادی کرتا اور زیور پہنتا ہے۔ جہاں کہیں بدھراونی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی بھوجی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں اپنے کو ست سنگی اور دوسرے مت والوں کو کسنگی کہتے ہیں اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکر دیگر مت والوں کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن در پردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی۔ یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہوگئی ہے اور ان میں جو بزرگ ہوتے ہیں وہ جب مرتے ہیں تب ان کو پوشیدہ کنوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند جی آکر لے گئے ہمنے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج انکو نہ لیجائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب ان کی بیکنٹھ میں بڑی ضرورت ہے اس لئے لیجاتے ہیں ہمنے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور ویمان (غبارہ) کو دیکھا تھا۔ جو مرنیوالے تھے انکو ویمان میں بٹھلا دیا۔ اوپر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے۔

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے اور اس کو جینے کی امید نہیں رہتی تب کہتا ہے کہ میں کل رات بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ سنا ہے کہ اس رات اگر اس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے (تو بھی) کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اس رات نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں اسلئے ایسا کام کرتے ہونگے۔

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب ان کے چیلے کہتے ہیں کو گوسائیں جی لیلا وستار (پھیلا) کر گئے۔ جو ان گوسائیوں اور سوامی نارائن والو انکا اپدیش کرنیکا منتر ہے وہ ایک ہی ہے۔ اسکا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے۔ یعنی ہم سری کرشن کے سہارے ہوں لیکن اسکا ترجمہ "سری کرشن میری پناہ کو حاصل کرے" ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جتنے بھی یہ مت ہیں وہ بے معنی فضول شاستروں کے برخلاف کلام بناتے ہیں کیونکہ انکو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے۔

۱۰۳۔ سوال۔ مادھومت تو اچھا ہے؟

مادھومت

جواب۔ جیسے دیگر مت والے ہیں ویسے ہی مادھو بھی ہے کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں ان میں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ رامانجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادھو کالا خط کھینچتے ہیں۔ ایک مادھو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا۔

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور ہلال کی شکل کا تلک کیوں لگایا؟

(شاستری) اس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائیں گے اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا اس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں۔

(مہاتما) جو کالے خط اور ہلال نما تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام منہ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے۔ کیا بیکنٹھ سے بھی پار اتر جاؤ گے اور جیسا کرشن کا تمام بدن سیاہ تھا ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو۔ تب سری کرشن کی مانند ہو سکتے ہو۔

انکو بھی مذکورہ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہیئے۔

۱۰۴۔ سوال۔ لنگانکت کا مت کیسا ہے؟

لنگانکت مت

جواب۔ جیسے چکرانکت کا مت ہے، جیسے چکرانکت چکر آگ (گول نشان) سے داغے جاتے ہیں اور نارائن کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لنگانکت لنگ کے نشان سے داغے جاتے ہیں اور بغیر مہادیو کسی غیر کو نہیں مانتے ان میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لنگانکت پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی میں منڈھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں جب پانی بھی پیتے ہیں تب اس کو دکھا کر پیتے ہیں۔ ان کا منتر بھی شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے۔

۱۰۵ سوال۔ برہمو سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے؟ یا نہیں۔

برہمو سماج اور پرارتھنا سماج

جواب۔ کچھ کچھ باتیں اچھی ہیں اور بہت سی بری ہیں۔

سوال۔ برہمو اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں۔

جواب۔ اصول تمام اچھے نہیں کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل سچے کیونکر ہو سکتے ہیں جو کچھ برہمو سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ مورتی پرستش، یعنی بت پرستی کو ہٹایا اور دیگر بناوٹی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے یہ باتیں اچھی ہیں لیکن ان لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل دیئے ہیں۔

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اس کے عوض میں پیٹ بھر برائی کرتے ہیں۔ لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھول کر کرتے ہیں۔ برہما وغیرہ مہرشیوں کے نام (تک) بھی نہیں لیتے برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دنیا میں کوئی بھی آج تک عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آئے ہیں ان کی ترقی کبھی نہیں ہوئی۔

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا برائی کرنے سے بھی باز نہیں رہتے برہمو سماج کے مقاصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسیٰ۔ موسیٰ۔ محمد۔ نانک اور چیتنیہ لکھے نام ہیں لیکن کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے۔

اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جن کا نام لکھا ہے انہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے ہیں اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا اور اب بھی کھاتے پیتے ہیں تو اپنے باپ دادا کے رستے کو چھوڑ کر دیگر غیر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا (اور) برہمو سماج اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں ہو کر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا انگریزی زبان پڑھ کر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کے لئے راغب ہو جانا یہ انسانوں کے لئے پائدار اور انکی ترقی کرنیوالا کام کیونکر ہو سکتا ہے۔

(۴) انگریز مسلمان چنڈال وغیرہ کے ساتھ بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے پینے اور ذات کی تمیز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن

ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کجا الٹا بگاڑ ہوتا ہے۔

۵۔ سوال - ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا

جواب - ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا۔

سوال - کونسا ایشور کا اور کونسا انسان کا کیا ہوا ہے؟

جواب انسان۔ حیوان۔ پرند۔ درخت۔ آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں جس طرح حیوانوں میں گائے۔ گھوڑا۔ ہاتھی وغیرہ ذاتیں۔ درختوں میں پیپل۔ بڑ۔ آم وغیرہ پرندوں میں ہنس۔ کوا۔ بگلا وغیرہ آبی جانداروں میں مچھلی۔ کیکڑا وغیرہ ذاتیں جدا جدا ہیں۔ اسی طرح انسانوں میں براہمن کھشتری۔ ویش۔ شودر۔ چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کیطرف سے ہیں۔ لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) (بلحاظ جسم) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیش آتمک جاتی (عام) بلحاظ جسم اور خاص بلحاظ روحانیت شمار کرتے ہیں جسطرح کہ پہلے ورن آشرم ویوستھا (دیکھو چوتھا باب) میں لکھ آئے ہیں۔ ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن ویوستھا ماننی ضرور چاہئے۔ اس انسانی فعل کے لحاظ سے انکے وصف۔ عمل۔ فطرت کے مطابق سابقہ بیان کئے ہوئے طریق سے برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ ورنوں کی پڑتال کرکے درجے قائم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے۔

کھانے کا فرق بھی ایشور اور انسان کا کیا ہوا ہے۔ جیسے شیر گوشت خور ہے اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں اسکو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو اور مکان زمانہ چیزوں کے لحاظ سے کھانے میں فرق انسان کی وجہ سے (ہوتا) ہے۔

سوال - دیکھو یوروپین (فرنگی) لوگ بوٹ۔ کوٹ۔ پتلون پہنتے۔ ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں۔

جواب - یہ تمہاری غلطی ہے۔ کیونکہ مسلمان۔ چانڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں پھر ان کی ترقی کیوں نہیں ہوتی؟

یوروپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا۔ لڑکے لڑکی کو تعلیم و تربیت یافتہ بنانا اور سوئمبر بیاہ (کا طریق جاری) ہے۔ اپنے برے لوگوں کا اپدیش اثر پذیر نہیں ہوتا اسلئے وہ عالم ہوکر ہر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے۔ جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی شورہ

اور پنچوں سے فیصلہ کرتے ہیں اپنی قوم کی ترقی کیلئے تن من دھن صرف کرتے ہیں اور سستی کو چھوڑ کر ہمت کر کے کیا کرتے ہیں
دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں یہاں کے دیسی جوتے
کو نہیں۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جتنی قدر اور تعظیم کرتے ہیں
اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے۔ دیکھئے سو برس سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس
ملک میں یوروپین لوگ آئے اور آجتک وہ لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک
میں پہنتے تھے انہوں نے اپنے ملک کا چالچلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے
اُن کی نقل کر لی اسوجہ سے تم بے عقل اور وہ عقلمند ثابت ہوتے ہیں نقل کرنا کسی عقلمند
کا کام نہیں۔ ان لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے (وہ) اس کو بخوبی پورا کرتا
ہے۔ حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں اس قسم
کی خوبیوں اور عمدہ کاموں کی بدولت ان کی ترقی ہے۔ نہ کہ بوٹ کوٹ۔ پتلون ہوٹل میں
کھانے پینے وغیرہ معمولی اور برے کاموں سے۔

اِن میں ذات کا امتیاز بھی ہے۔ دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز اور بڑے
عہدے پر ممتاز کیوں نہ ہو کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کر لیتا) یا یوروپین
کی لڑکی غیر ملک والوں سے شادی کر لیتی ہے تب اسیوقت اس کی دعوت کرنا اسکے
ساتھ ملکر کھانا اور شادی وغیرہ کرنے کو دیگر لوگ بند کر دیتے ہیں یہ ذات کا امتیاز نہیں تو
کیا ہے؟ اور تم سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہو کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے تم اپنی
جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہٰذا جو کچھ کرنا ہو وہ سوچ سمجھکر کرنا چاہیئے تاکہ پھر
افسوس سے ہاتھ نہ ملنا پڑے۔

دیکھو حکیم اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے۔ تندرست کے لئے نہیں۔ عالم شخص
تندرست کی مانند ہے اور جاہل (کو سمجھو کہ) مرض جہالت میں مبتلا رہتا ہے اس مرض کے
دور کرنے کے لئے سچا علم اور سچا اپدیش درکار ہے۔ جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے
کہ کھانے پینے ہی میں دہرم رہتا اور جاتا ہے جب بھی وہ کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے
ہوئے پاتے ہیں۔ تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دہرم سے گر گیا ہے۔ نہ اس کی بات سنتے اور
نہ اس کے پاس بیٹھتے اور نہ اسکو اپنے پاس بیٹھنے دیتے ہیں اب کہیے کہ تمہارا علم خود غرضی کے
لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارا علم کی

بدولت ان بے علم لوگوں کو فیض پہنچتا۔ اور اگر کہو کہ وے (فیض) حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا نقص ہے انکا نہیں کیونکہ تم اگر اپنا چال چلن اچھا رکھتے تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیضیاب ہوتے۔ لیکن تم نے ہزاروں کی بھلائی برباد کرکے اپنا ہی آرام ڈھونڈا لہذا یہ تمسے بڑا قصور ہوا۔ کیونکہ دوسروں کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسروں کو نقصان پہنچانا ادھرم کہلاتا ہے اس لئے عالم شخص کو مناسب برتاؤ کرکے جاہلوں کو دکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ جہاز کے بننا چاہیئے بالکل جاہلوں کی مانند کام نہ کرنے چاہیئیں۔ بلکہ جس میں انکی اور اپنی دن بدن محبت اور ترقی ہو ویسے کام کرنے مناسب ہیں۔

سوال۔ ہم کوئی کتاب الہامی یا کسی کو ہر ایک پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی عقل غلطی سے پاک نہیں ہوتی۔ اسلئے ان کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی ہیں۔ لہذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ سچائی وید یا بائبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے لائق ہے جھوٹ کسیکا نہیں ہے۔

جواب۔ جس بات سے تم سچائی قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اسی بات سے جھوٹ کے قبول کرنیوالے بھی ٹھیرتے ہو۔ کیونکہ جب تمام انسان غلطی سے پاک نہیں ہوسکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے پاک نہیں ہو۔ جب غلطی کرنے والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہوسکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہوسکتا۔ پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ جب یہ حالت ہے تو تمہارا کہنا زہر آلودہ اناج کی مانند قابل ترک ہے لہذا تمہاری تصنیف شدہ (کتابیں) "دیاکھیان لیتک" (کسی شخص) کو بھی نہیں ماننی چاہیئے۔ "چلے تو چوبے جی چھبے جی بننے کو۔ گانٹھ کے دو کھو کر دوبے جی بن گئے" جیسے کہ دیگر انسان ہمہ دان ہمہ دان نہیں ہیں (ویسے ہی) تم (بھی) کچھ ہمہ دان نہیں ہو شاید تم (غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہوگے لہذا ہمہ دان پرمیشور کی کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہیئے۔ جیساکہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں ویسا تمکو ضرور ماننا چاہیئے ورنہ यतोभ्रष्टस्ततो भ्रष्टः ابتر سے بدتر ہوتا ہے جب کل سچائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو ان کے تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے۔ اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث

بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ تم دردر کے بھیکھاری بنے ہو۔ تم نے سمجھا ہے کہ اسبات سے ہم لوگ
اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکیں گے سو نہیں کر سکو گے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں لڑکا
کل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے البتہ ایسا
کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے۔

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آریہ ورت
کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ ملک کو جو بیماری ہوئی ہے اس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے
یورپین لوگ تمہاری پروا نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تمکو دیگر مذاہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں
اب بھی سمجھکر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے۔ جب تم یہ کہتے
ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو پھر رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر
کئے گئے ستیارتھ (سچے معنی) ویدوں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہاں یہی وجہ ہے کہ تم لوگ وید
نہیں پڑھے ہو اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو۔ کیونکہ تمکو وید وکت (وید میں فرمودہ) علم حاصل ہو سکتا؟

دویم۔ دنیا کی علت مادی کے بغیر دنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے
عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں اسکا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو ایشور کی تشریح کے
مضمون) میں دیکھ لیجئے۔ (باب آٹھواں) علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا
شدہ چیز کا فنا نہ ہونا ویسا ہی ناممکن ہے (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ (توبہ) اور پرارتھنا (دعا) سے گناہوں کا دفعیہ مانتے
ہو اسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ پورانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے
جینی لوگ۔ نوکار منتر جپ اور تیرتھ وغیرہ سے۔ عیسائی لوگ عیسیٰ کے بھروسے پر اور مسلمان لوگ
توبہ کرنے سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ کرنے
میں) بہت رغبت ہو گئی ہے۔ اسبات میں برہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پورانی وغیرہ (لوگوں) کی
مانند ہیں اگر تم) ویدوں کو سنتے تو معلوم ہوتا) کہ بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں
ہو سکتا (یہ جانکر) گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے۔ اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا)
دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھہرتا ہے (۸) جو تم روح کی لاانتہا ترقی مانتے ہو سو کبھی نہیں ہو سکتی
کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل۔ فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے۔

سوال۔ پرمیشور رحیم ہے۔ محدود کرموں کا پھل لاانتہا دے دیگا؟

جواب - ایسا کرے۔ تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے۔ اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے۔ کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لاانتہا ثمرہ پرمیشور دیگا۔ اور پشچاتاپ یا پرارتھنا سے گناہ خواہ کسیقدر ہوں چھوٹ جائیں گے۔ ایسی باتوں سے دہرم کی تنزلی اور بداعمالی کی ترقی ہوتی ہے۔

سوال - ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ خارجی کو نہیں کیونکہ جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے اس لئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے۔

جواب - یہ تمہاری بات فضول ہے کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلی) گیان (علم) ہوتا ہے اور اسکو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم (موجود) ہے تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے۔ دیکھو تم ہم لڑکپن میں افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کچھ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں جانتے تھے جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی افعال کردنی ناکردنی اور دہرم ادہرم کو سمجھنے لگے اس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے (۹)

جو آپ لوگوں نے پورو (پچھلا) اور پنر جنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے۔ وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اسکا بھی جواب پنر جنم کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) شاشوت (ازلی) یعنی قدیمی ہے۔ اور اس کے اعمال بھی پرواہ روپ (دور تسلسل) سے نت (ازلی) ہیں۔ فعل اور فاعل کا ہمیشہ تعلق ہوتا ہے کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہا تھا یا رہیگا اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھیرتا ہے۔ پورو اپر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی اور اکرتابھیاگم۔ نیر گھرنیہ (بیرحم) اور وشیمہ ورش بھی ایشور میں آتے ہیں کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ و ثواب کے ثمرہ کو بھوگنا جاتا رہے کیونکہ جسطرح دوسرے کو سکھ دکھ یا نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اسیطرح اسکا ثمرہ بغیر جسم کے حاصل کرے نہیں مل سکتا۔ دوسرا پورو جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا ملنا اس جنم میں کیونکر ہووے اگر پورو جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق (رنج و راحت) نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھیرے اور نہ بھوگنے (کی حالت میں) نہ ہونیکے برابر اعمال کا ثمرہ ہو جائیگا۔ اس لئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں (۱۰)

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو اعلیٰ صفات والی اشیا اور عالموں کو بھی دیو نہیں مانتا ہے (۱) ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہا دیو ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوں کا سوامی (مالک) ہونے کے باعث مہادیو کیوں کہلاتا ہے (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ رفاہ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسیٰ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں (۱۳)

ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن ہے (۱۴)

علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اسکو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا یہ بھی فضول ہے۔ جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور "تمغوں" کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہو گیا تھا؟ (۱۵)

برہما سے لیکر اس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گزرے انکی تعریف نہ کر کے یوروپین ہی کی تعریف کے پل باندھنا اسکو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)

تخم اور اس کے انکر کی طرح جیو اور بے جان کے ملاپ سے روح کی پیدائش کا ماننا پیدائش سے پہلے روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیدا شدہ کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی یہ اجتماع ضدین ہے اگر پیدائش کے پہلے جاندار اور بے جان چیزیں نہ تھیں تو روح کہاں سے آگئی اور ملاپ کس کا ہوا۔ اگر ان دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک ہے لیکن پیدائش دنیا سے پیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شے کو نہ ماننا یہ آپکا دعویٰ فضول ہو جائیگا۔

اس لئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کیساتھ ملکر اس کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگیگا۔ کیونکہ ہمارا اور آپ کا عین فرض ہے کہ جس ملک کی چیزوں سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہو اور آئندہ پائیگا۔ اس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ فکر و محبت سے کریں۔ اس لئے جیسا کہ آریہ سماج ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے ویسا اور کوئی نہیں ہو سکتا اگر اس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کی خوشحالی کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں ٭

۱۰۶۔ سوال۔ آپ سب کی تردید ہی کرتے آتے ہو لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب اچھے

لے کئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے ملے کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا۔ اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے ۳۔ نیر گھرنیہ یعنی بیرحمی ۴۔ ویشمیہ یعنی عدم مساوات۔

سچائی کا متلاشی اور مالنگ سچے دہرم کی تحقیق

ہیں۔ تردید کسی کی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ ان سے بڑھ کر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص نہ تھا اور نہ ہے ایسا غرور کرنا آپکو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک سے ایک زیادہ برابر اور کم بھی ہیں کسیکو غرور کرنا مناسب نہیں

جواب۔ دہرم سب ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ؟ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایکدوسرے کے مخالف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بعد دوسرا دہرم نہیں ہو سکتا اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے اس لیئے دہرم اور ادہرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں اور یہی بات ہم خصوصیت سے کہتے ہیں مثلاً سب فرقوں کے اُپدیشکوں کو کوئی راجا اکٹھا کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہونگے۔ لیکن ان میں بڑے فرقے دیکھو تو پورانی۔ کرانی۔ جینی اور قرآنی چار ہیں کیونکہ ان چاروں کے اندر سب فرقے آجاتے ہیں کوئی راجا انکی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہو کر پہلے وام مارگی سے پوچھے کہ اے صاحب! میں نے آجتک کوئی گورو استاد نہیں بنایا اور نہ کسی دہرم کو قبول کیا ہے کہیئے سب مذاہب میں افضل دہرم کسکا ہے جسکو میں اختیار کروں؟

وام مارگی "ہمارا ہے"۔ محقق: "یہ نو سو ننانوے کیسے ہیں"۔ وام مارگی "سب جھوٹے اور دوزخی ہیں" کیونکہ कौलात्परतरं नास्ति اس مقولہ کے حوالہ سے ہمارے دہرم سے بڑھ کر کوئی دہرم نہیں ہے۔ محقق: "آپکا کیا دہرم ہے؟"

وام مارگی "بھگوتی کو ماننا۔ شراب۔ گوشت وغیرہ پانچ مکاروں کا استعمال۔ اور رودریامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلا ہو جا"

محقق "اچھا۔ لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن کر انسے دریافت کر آؤں پھر جس پر میرا اعتقاد اور محبت ہو گی اسکا چیلہ ہو جاؤنگا"۔ وام مارگی "ارے کیوں شک کرتا ہے یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا لیں گے۔ کسی کے پاس مت جاؤ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جاؤ۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ دیکھ ہمارے مت میں عیش اور نجات دونوں ہیں"

محقق "اچھا دیکھ تو آؤں"۔

آگے چلکر شیو کے پاس جاکر پوچھا تو ایسا ہی جواب اسنے دیا۔ اسقدر زیادہ کہا کہ بغیر اشو۔ رودراکھش۔ بھسم رمانے اور لنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اسکو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

محقق "کہو مہاراج آپکا دہرم کیا ہے؟"

ویدانتی " ہم دہرم ادہرم کچھ بھی نہیں مانتے۔ ہم ظاہرا برہم (خدا) ہیں۔ ہم میں دہرم ادہرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شدھ چیتن[1] ہونا چاہے تو اپنے کو برہم مان۔ جیو بھاؤ[2] کو چھوڑ دے نت[3] مکت ہو جائیگا ❊ محقق " اگر تم نت مکت برہم ہو تو برہم کے اوصاف۔ عمل اور خواص تم میں کیوں نہیں اور جسم میں کیوں قید ہو؟"

ویدانتی " تجھ کو جسم نظر آتا ہے۔ اس لئے تو بھولا ہوا ہے۔ ہم کو سوائے برہم کے کچھ نظر نہیں آتا"

محقق " تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو؟" ویدانتی " دیکھنے والا برہم اور برہم کو برہم دیکھتا ہے ❊ محقق " کیا دو برہم ہیں " ؟ ویدانتی " نہیں اپنے آپکو دیکھتا ہے"

محقق " کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے۔ تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں"

اس نے آگے جینیوں کے پاس جا کر پوچھا۔ انہوں نے بھی ویسا ہی کہا۔ لیکن اتنا زیادہ کہا کہ " جین دہرم کے سوائے سب دہرم خراب ہیں دنیا کا بنانیوالا ازلی ایشور کوئی نہیں دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہے گی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہو جا کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں نیک باتوں کو مانتے ہیں۔ جین مارگ سے علاوہ سب جھوٹے ہیں ❊ آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اس نے وام مارگی کی مانند سب سوال و جواب کئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ سب انسان گنہگار ہیں اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا بغیر عیسےٰ پر ایمان لائے پاک ہو کر نجات کو نہیں پا سکتا عیسیٰ نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان کھو کر رحم ظاہر کیا ہے۔ تو ہمارا ہی چیلہ ہو جا ❊

محقق یہ سنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ ان سے بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوئے۔ اتنا زیادہ کہا کہ " لاشریک خدا۔ اس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ جو اس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے۔ واجب القتل ہے"

محقق یہ سنکر ویشنو کے پاس گیا ویسی ہی گفتگو ہوئی۔ اتنا زیادہ کہا کہ " ہمارے تلک چھاپ دیکھ کر یم[4] راج ڈرتا ہے ❊

[1] پاک روح مراد خدا سے ہے [2] جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے [3] جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو (مترجم)

[4] (مترجم) پورانک لوگ مثل مسلمانوں کے مانے ہوئے ہیں کہ میزان عدل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا ایشور یا خدا اوپر کہیں تخت پر بیٹھا ہوا ہے جسکو وہ یمراج کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

محقق نے دلمیں سمجھا کہ جب بھیڑ یکھی۔ پولیس کے سپاہی چور۔ ڈاکو اور دشمن نہیں ڈرتے۔ تو یم راج کے نوکر کیوں ڈریں گے۔

پھر آگے چلا تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی کہنے لگا کہ ہمارا کبیر سچا کوئی نانک۔ کوئی دادو۔ کوئی دلبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو ماد ہو وغیرہ کو بڑا اوراوتار بتلاتے سنا۔ ہزاروں سے پوچھا ان کے ایک دوسرے کے باہمی نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کر لیا کہ ان میں کوئی گورو بنانے کے لائق نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بنانے کے لیے نوسو ننانوے گواہ ہو گئے اور جسطرح جھوٹے دوکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی بُرائی کرتے ہیں اسیطرح اُن کو جانو۔ بقول

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् । समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥१॥ तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक्प्रशान्तचित्ताय शमान्विताय । येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तांतत्त्वतो ब्रह्मविद्याम् ॥२॥ मुण्डक १ । खं० २ । मं० १२ । १३ ॥

سچائی کو کامل طور پر جاننے کے لیے وہ ہاتھ جوڑا رکت ہست (ہاتھ میں کچھ لیے ہوئے) ہو کر وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اس کو جاننے والے گورو کے پاس جاوے۔ ان پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے (۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جائے (تو عالم) شانت چت غالب الحواس پاس آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف۔ اعمال اور خواص کا اپدیش کرے اور جس جس ذریعے سے وہ سننے والا دہرم ارتھ۔ کام۔ موکش۔ اور پرمیشور کو جان سکے ویسی ہدایت کیا کرے (منڈک ۱۔۲۔۱۲و۱۳)

جب وہ ایسے شخص کے پاس جاکر بولا کہ مہاراج! اب ان فرقہ والوں کے بکھیڑوں سے میرے دلمیں شک ہو گیا ہے۔ کیونکہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا چیلا ہو جاؤں گا تو نوسو ننانوے کا مخالف ہونا پڑے گا جس کے نوسو ننانوے دشمن اور ایک دوست ہے اسکو سکھ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ مجھ کو اُپدیش کیجئے جس کو میں قبول کروں۔

(آپت وِدوانے) یہ سب مذہب بے علمی سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل کمینے اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ وہ بیچارے اپنے منش جنم کے پھل سے بے بہرہ ہو کر اپنی انسانی زندگی کو ضائع کرتے ہیں۔ دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کر سکیں وہ ویدمت قابل تسلیم ہے اور جس میں باہم اختلاف ہو۔ وہ فرضی جھوٹا۔ ادہرم۔ ناقابل تسلیم ہے۔

محقق: اس کی آزمایش کیسے ہو؟ آپت وِدوانؑ تو جا کر ان باتوں کو پوچھ۔ سب کی ایک رائے ہو جائے گی۔

تب وہ ان ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہو کر بولا۔ کہ سنو سب لوگو! راست گفتاری میں دہرم ہے یا دروغگوئی میں؟ سب یک زبان ہو کر بولے۔ کہ راست گفتاری میں دہرم ہے۔ اور دروغگوئی میں ادہرم ہے۔ ویسے ہی علم پڑھنے۔ برہمچریہ رکھنے اور پوری جوانی میں شادی۔ نیک صحبت۔ ہمت اور سچے کاروبار وغیرہ (کے کرنے) میں دہرم اور جاہل رہنے۔ برہمچریہ نہ کرنے۔ زناکاری۔ بد صحبت۔ جھوٹے کاروبار۔ مکر و فریب۔ ایذارسانی۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہو کر یہ کہا۔ کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دہرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادہرم ہے۔ تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہو کر سچے دہرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟۔

وہ سب بولے اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے۔ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں۔ روزی جاتی رہے۔ پھر جو ہم عیش اڑا رہے ہیں وہ سب ہاتھ سے چلا جائے اسلئے ہم جانتے ہیں تو بھی اپنا اپنے مذہب کا اپدیش اور اسکا ہٹ کرتے ہی جاتے ہیں کیونکہ دنیا ٹھگنے مکر سے روٹی کھائے مکر سے" ایسی بات ہے۔

دیکھو! دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے۔ جو کچھ ڈھونگ بازی اور فریب کرتا ہے۔ وہی مال پاتا ہے۔

محقق: جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو۔ تمکو راجہ سزا کیوں نہیں دیتا

مت والے: ہمنے راجہ کو بھی اپنا چیلا بنا لیا ہے۔ ہمنے پختہ انتظام کیا ہے۔ چھوٹیگا نہیں

لہ جو پورا عالم خدا پرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنیوالا اور خود اس پر عامل ہو اسکو آپت وِدوان کہتے ہیں۔

محقق "جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ ان کا نقصان کرتے ہو تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دوگے؟ اور گھور نرک میں پڑوگے۔ تھوڑی زندگی کے لیے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے؟ مت والے "جب جیسا ہوگا۔ تب دیکھا جائیگا نرک اور پرمیشور کی طرف سے سزا جب ہوگی تب ہوگی اب تو عیش کرتے ہیں ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں کچھ جبراً نہیں لیتے۔ پھر راجا سزا کیوں دے؟
محقق "جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیاء چھین لیتا ہے۔ جیسے انکو سزا ملتی ہے۔ ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ"

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मंत्रदः ॥ मनु०

अ० २। श्लोक ५३॥

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے۔ جو علم کا دینے والا ہے۔ وہ بزرگ کہلاتا ہے۔ جو عقلمند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستا۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند ہیں۔ ان کو ٹھگتے ہیں تمکو راجا کی طرف سے ضرور سزا ہونی چاہیے۔
مت والے "جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے جب ایسا انتظام ہوگا۔ تب ان باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کریں گے۔
محقق "جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو سو علم پڑھ کر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں کو پڑھاؤ۔ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے" مت والے "جب ہم بچپن سے لیکر موت تک کے سکھوں کو چھوڑیں بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں ہیں پھر پڑھانے میں اور اپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں ہم کو کیا مطلب ہے۔ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے ملجاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں اس کو کیوں چھوڑیں۔
محقق "اسکا نتیجہ تو برا ہے۔ دیکھو تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جلد مر جاتے ہو۔ عقلمندوں کے نزدیک برے ٹھہرتے ہو۔ پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟" مت والے "ارے بھائی!

टका धर्मष्टका कर्म टका हि परमं पदम्।
यस्य गृहे टका नास्ति हा! टका टकटकायते॥ १॥

आना अंशकलाः प्रोक्ता रूप्योऽसौ भगवान् स्वयम्।
अतस्तं सर्व इच्छन्ति रूप्यं हि गुणवत्तमम्॥ २॥

تو لڑکا ہے۔ دنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھ ٹکے کے بغیر دہرم۔ ٹکے کے بغیر کرم۔ ٹکے کے بغیر اعلیٰ رتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے ٹکا ہائے ٹکا کرتا اچھی اشیاء کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے میرے پاس ٹکا ہوتا تو اس عمدہ شے کا میں لطف اڑاتا کیونکہ سب کوئی سولہ[1] کلا والے۔ نہ نظر آنیوالے بھگوان (خدا) کی بابت سنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سولہ آنے اور پیسے کوڑی جزوں کی شکل والا یعنی کلا والا جو روپیہ ہے وہی ظاہرا بھگوان ہے۔ اسی لئے سب کوئی روپیوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپیوں سے پورے ہوتے ہیں ۲ ؛

محقق "ٹھیک ہے تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی تمنے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سکھ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اس میں دنیا کی بربادی ہوتی ہے کیونکہ جیسا ستا اپدیش سے دنیا کو فیض پہونچتا ہے ویسے ہی جھوٹے اپدیش سے نقصان ہوتا ہے۔ جب تمکو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کر کے دولت کو اکٹھا کیوں نہیں کر لیتے ہو؟"

مست والے "اس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے دیکھو تلسی کے پتے دیا گلے چرنامرت دے کنٹھی باندھ دیتے ہیں۔ چیلہ مونڈ لئے وہ چیلہ عمر بھر کے لئے مثل حیوان کے ہوجاتا ہے۔ پھر جسطرح چلاویں چل سکتا ہے۔"

محقق "یہ لوگ تمکو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں"

مست والے "دہرم سورگ اور مکتی کے لئے"

محقق "جب تم ہی مکت نہیں اور نہ مکتی کی ماہیت یا اس کے حاصل کرنے کے ذرائع جانتے تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملے گا۔"

مست والے "کیا اس جہان میں ملتا ہے؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب ان لوگوں کو آخرت میں مل جاتا ہے۔"

محقق "انکو تو دیا ہوا ملجاتا ہے یا نہیں مگر تم لینے والوں کو کیا ملیگا۔ جہنم یا اور کچھ"

مست والے "ہم بھجن کیا کرتے ہیں اسکا سکھ ہمکو ملیگا"

محقق "تمہارا بھجن تو ٹکا ہی کے لئے ہے وہ سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہیں گے اور جس گوشت دار جسم کو یہاں پال لیتے ہو وہ بھی خاکستر ہو کر یہاں ہی رہجائیگا جو تم پرمیشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی۔"

---

[1] سوایشوریتا ایزدی کا نام سولہ کلا ہے اس کی تشریح سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے ہم

مت والے۔ "کیا ہم ناپاک ہیں" محقق "اندر سے بڑے ناپاک ہو" مت والے "تم نے کیسے جانا" محقق "تمہارے چال چلن (اور) کاروبار سے" مت والے۔

"دینداروں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے، جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں ویسے ہی اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر سے صرف لیلا کرتے ہیں۔" محقق "جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے اس لئے اندر سے بھی ناپاک ہو"

مت والے۔ "ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں" محقق "جیسے تم گورو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہونگے" مت والے "ایک مت کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انسانوں کے اوصاف اعمال اور خواص مختلف ہیں" محقق "جو بچپن میں ایک سی تعلیم دیجائے راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار کریں اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہو جائے اور دو مت یعنی دھرماتما اور ادھرماتما ہمیشہ رہتے ہیں وہ تو رہیں لیکن دھرماتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں تب دکھ (بڑھتا ہے) جب سب عالم یکساں اپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو۔"

مت والے "آجکل کلی یگ ہے ست یگ کی بات مت چاہو"

محقق "کلی یگ نام کال (زمانہ) کا ہے زمانہ حرکت کے ناقابل ہونے کی وجہ سے کچھ دھرم ادھرم کے کرنے میں مددگار یا مخالف نہیں بلکہ تم ہی کلی یگ کی تصویر بن رہے ہو۔ اگر انسان ہی ست یگ کلی یگ نہ ہو تو کوئی بھی دنیا میں دھرماتما نہ ہوتا یہ تمام صحبت کے بھلے برے پھل ہیں فطرت کے نہیں۔"

اتنا کہکر آریہ ستے پاس گیا ان سے کہا کہ مہاراج تم نے مجھے بچایا نہیں تو میں بھی کسی کے جال میں پھنسکر تباہ و برباد ہو جاتا۔ اب میں بھی ان پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے بتلائے ہوئے ست مت کی تائید کیا کروں گا۔

آیت "یہی تمام انسانوں کا (عام) اور عالم وسنیاسیوں کا خاص کام ہے کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سنا کر سچے اپدیش سے فیض پہنچائیں۔

نقلی برہمچاری اور سنیاسی

۱۰۷ سوال - جو برہمچاری سنیاسی ہیں وہ تو ٹھیک ہیں؟

جواب - یہ آشرم تو ٹھیک لیکن آجکل ان میں بھی گڑبڑ ہے۔ کئی (برہمچاری) نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر کمال کا دعوے کرتے اور جپ پرشچرن (عمل) وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام تک نہیں لیتے کہ جس وجہ سے برہمچاری نام ہوتا ہے۔ برہم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے وہ برہمچاری بکری کی گردن کے پستان کی مانند فضول (غیر مفید) ہیں۔[ط]

ویسے ہی سنیاسی بھی بے علم ہو کر، دنڈ (عصا) کمنڈل (کاسہ) لے کر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر میں سنیاس لیکر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں وہ برہمچاری اور سنیاسی جو ادھر ادھر تری خشکی کی (سیر) پتھر وغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے رہتے۔ علم حاصل کرکے بھی خاموش ہو بیٹھتے۔ مہا جگہ میں جب تنخواہ کھا پی کر سوتے اور حسد و کینہ میں پھنسکر برائی بد فعلی کرکے گذران کرتے۔ بھگوے کپڑے اور ڈنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے ہی اپنے آپکو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلیٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں۔ وہ سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں۔ اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وہ اچھے ہیں۔

آوارہ گرد گوسائیں

۱۰۸ سوال - گری، پوری، بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ منڈلی بنا کر ادھر ادھر گھومتے رہتے ہیں۔ سینکڑوں سادھوؤں کو تعلیم کراتے ہیں اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اپدیش کرتے ہیں اور کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں اس لئے وہ اچھے ہونگے۔

جواب - یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنا لئے گئے ہیں۔ قدیمی نہیں۔ ان کی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں۔ بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں۔ دمبھی بھی ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں شام کے وقت وہ مہنت جوانیں بڑا ہوتا ہے۔ مسند پر بیٹھ جاتا ہے اور سب برہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لیکر

नारायणं पद्मभवं वसिष्ठं शक्तिं च तत्पुत्रपराशरं च।

व्यासं शुकं गौडपदं महान्तम्॥

[ط] بکری کی گردن کے نیچے جو کھال لٹکتی ہے اس سے مراد ہے۔

اس قسم کے شلوک پڑھکر ہر ہر بول ان کے اوپر پھولوں کی بارش کر لیے پڑ کر منڈکار کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا نہ کرے اسکو وہاں رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ دمبھ دنیا کو دکھلانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ دنیا میں عزت ہو اور مال ملے۔

۱۰۹۔ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہو کر بھی سنیاس کا محض گھمنڈ کرتے ہیں۔ کام کچھ نہیں کرتے ؛؛ | مٹھ دھاریوں کی لیلا

سنیاسی کے وہی کام ہیں جو پانچویں باب میں لکھ آئے ہیں انکو نہ کرکے وقت رائیگان کھوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا اپدیش کرے اس کے بھی مخالف ہو جاتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ بھسم رودراکش پہنتے اور کئی شیو (فرقہ میں) ہونیکا گھمنڈ کرتے ہیں جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر اچاریہ کے کہے ہوئے کی تائید اور جگر انکمت وغیرہ کی تردید میں راغب ہو جاتے ہیں مگر وید کے طریق کی ترقی اور جتنے پاکھنڈ کے طریق ہیں انکی تردید میں راغب نہیں ہوتے ؛؛

۱۱۰۔ یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تائید و تردید سے کیا مطلب؟ ہم تو مہاتما ہیں۔ ایسے لوگ بھی دنیا میں بوجھ ثابت ہو رہے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت ہے تب ہی تو وید مارگ کے مخالف وام مارگ وغیرہ فرقے والے۔ عیسائی مسلمان جینی وغیرہ بڑھ گئے اور اب بھی بڑھتے جاتے ہیں ان کی بربادی ہو رہی ہے۔ تو بھی ان کی آنکھ نہیں کھلتی کھلے کہاں سے کاش کہ ان کے دلمیں رفاہ عام کا خیال اور فرض کے پورا کرنے کا شوق ہو

۱۱۱۔ البتہ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے اور دنیا کی مذمت سے بہت ڈرتے ہیں (لوک ایشنا) دنیا کی عزت (وتیشنا) | ان سنیاسیوں کی کمزوریاں

دولت بڑھانے میں مصروف ہو کر عیش اُڑانا (پترایشنا)۔ اولاد کی مانند چیلوں سے محبت رکھنا۔ ان تین ایشناؤں (دنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب ہے جب دنیوی خواہش ہی نہیں چھوٹی تو پھر سنیاس کیونکر ہو سکتا ہے اور دور رہایت سے پاک ہو کر وید مارگ کے اپدیش سے دنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات مشغول رہنا سنیاسیوں کا فرض اولین ہے جب اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتے تو پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھنا فضول ہے جیسے گرہستی کاروبار اور اپنی بہتری کے لئے محنت کرتے ہیں۔ اگر سنیاسی لوگ ان سے بھی زیادہ

غیر کی بھلائی کرنے کے لئے محنت کرنے میں مستعد رہو تب ہی سب آشرم ترقی کر سکیں گے۔

۱۱۲۔ دیکھو تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں عیسائی مسلمان تک ہوتے

عیسائی مسلمان وغیرہ کو ویدک دھرمی بنانا

جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو اپنے میں ملا لینا نہیں ہو سکتا۔ ہولو تب۔ جب تم کرنا چاہو۔ جبتک موجودہ زمانے اور آئندہ زمانے میں تمہارے اندر ترقی کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی تبتک آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے باشندوں کی ترقی نہیں ہوتی۔ جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اپدیش ہوں تب ہی ملک کی ترقی ہوتی ہے۔

۱۱۳۔ خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تمکو سچ سچ دکھائی دیتی ہیں مثلاً کوئی

لڑکے دینے والے سادھو

سادھو یا دوکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سدھیاں بتلاتا ہے اس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں اور ہاتھ جوڑ کے لڑکا مانگتی ہیں۔ باباجی سب کو لڑکا ہونے کی دعا خیر کہدیتا ہے۔ انہیں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتی ہیں کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اس سے کوئی پوچھے کہ سوری۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کے کلام کی برکت سے ہوتے ہیں تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے۔ اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو وہ آپ ہی کیوں مر جاتا ہے؟

۱۱۴۔ کتنے ہی دغا باز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکا کھا جاتے

دھن ساری کے ٹھگ

ہیں مثلاً دھن ساری کے ٹھگ۔ یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اسکو پیر یا کامل بنا لیتے ہیں۔ جس شہر میں یا گاؤں میں دولتمند لوگ ہوتے ہیں اس کے نزدیک جنگل میں اس سادھو کو بٹھا دیتے ہیں اس کے ساتھی مرید شہر میں جاکر اجنبی بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں وہ ایسا سنکر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے مرید کہتا ہے کہ بڑا سدھ ہے کہ دل کی باتیں بتلا دیتا ہے جو منہ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے اس کے دیدار کے لیے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں میں نے کسی سے سنا تھا کہ وہ مہاتما اسطرف کو آئے ہیں۔ گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہمکو بھی بتلانا۔ انکے دیدار کرینگے اور دل کی باتیں پوچھیں گے اسطرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اس ہیر

کی بات تبلاکر رات کو پیرو مرید ملکر کھاتے پیتے اور سورہتے ہیں پھر علی الصبح شہر یا گاؤں میں جاکر اسیطرح دو تین دن ٹھہکر پھر چاروں مرید علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما ہل گئے تمکو انکا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو وجب تیار ہوتے ہیں تب مرید ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو ہم سے کہو۔ کوئی اولاد کی خواہش کرتا ہے کوئی دولت کی کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی۔

انکو وہ مرید لے جاتے ہیں پیروں مریدوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے ہیں (انسے کام لیتے ہیں) یعنی جسکو دولت کی خواہش ہو اسکو داہنی طرف جسکو اولاد کی خواہش ہو اسکو مقابل کی طرف اور جس کو بیماری کے دور کرنے کی خواہش ہو اسکو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنیکی خواہش ہو اسکو پیچھے سے لیجا کر مقابل والے کے درمیان بٹھا دیتے ہیں جب نمسکار کرتے ہیں اسیوقت وہ پیر اپنی پیری کی جھیٹ میں باواز بلند بولتا ہے "کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کرکے یہاں آیا ہے؟"

اسیطرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں" جو تو دولت کی خواہش کرکے آیا ہے۔ فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے"؟ مریض سے "کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دور کرنیکی خواہش سے آیا؟ ہم طبیب نہیں ہیں جو تیرا مرض دور کردیں کسی طبیب کے پاس جا"۔ لیکن جب اسکا باپ بیمار ہو تو اسکو مرید انگوٹھا۔ اگر ماں بیمار ہو تو انگوٹھے کے پاس کی انگلی اگر بھائی بیمار ہو تو درمیانی انگلی اگر عورت بیمار ہو تو تیسری اگر لڑکی بیمار ہو تو چھوٹی انگلی دکھا دیتا ہے اس کو دیکھ کر وہ سدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ تیری ماں۔ تیرا بھائی تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے تب تو وہ چاروں ہی فدا ہو جاتے ہیں صادق لوگ انسے کہتے ہیں دیکھو جیسے ہمنے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں؟

گرہست کہتے ہیں ہاں جیسا تمنے کہا تھا ویسے ہی ہیں تمنے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوش قسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کرکے ہم خوش ہوگئے مرید کہتا ہے سنو بھائی! یہ مہاتما عارف آزاد ہیں یہاں بہت دن نہیں ٹھیریں گے۔ اگر انکی دعا لئے خیر لینی ہو تو اپنی اپنی توفیق کے مطابق ان کی تن من دھن سے خدمت کرو کیونکہ "سیوا سے میوا ملتا ہے" اگر کسی پر نظر عنایت ہوگئی تو نہ معلوم کیا دعا دے ہنوں کی کیفیت عجیب ہے۔ گرہستی ایسی للّو پتو کی باتیں سنکر بڑی خوشی سے ان کی تعریف کرتے

ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مرید بھی ان کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں۔ اسلئے کہ کوئی ان کی قلعی نہ کھول دے وہ دولتمند اپنے جس دوست سے ملیں اس کے سامنے اُسکی تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح جو جو مریدوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ ان ان کا حال سب بتلا دیتے ہیں۔ شہر میں یہ غل مچتا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سدھ پُرکھ ہیں۔ ان کے پاس چلیں۔ جب جوق درجوق لوگ جاتے ہیں اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب میرے دل کی بات کہیئے تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چپ چاپ ہو کر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اس کے مرید بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر تم انکو بہت ستاؤ گے تو وہ یہاں سے چلے جائیں گے اور جو کوئی بڑا دولتمند ہوتا ہے تو وہ مرید کو الگ لیجا کر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں۔ مرید نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ دولتمند نے اسکو بتا دی۔ تب اس کو اسی قسم کے طریق سے لیجا کر بٹھا دیتا ہے۔ اُسسے سدھ نے سمجھ کر جھٹ کہدیا۔ تب تو میلا بھر نے سن لیا کہ اچھا! بڑے ہی سدھ ہیں۔ کوئی مٹھائی کوئی پیسہ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا۔ کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے۔ پھر جبتک بھینٹ چڑھتی رہی تب تک خوب دلخواہ لوٹتے رہے اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا سے خیر باد ایک بھسم اُٹھا کر دے دیتا ہے اور ان سے ہزاروں روپے لے کر کہدیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائے گا۔

اس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم لوگ ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں اسلئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہئے تاکہ انسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا۔ جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وہ ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں جو بد صحبت میں رہتے ہیں وہ بدکار گنہگار۔ پرلے درجہ کے جاہل ہو کر بڑی تکلیفات اُٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کہی گئی ہے کہ جو جانتا ہے۔ وہی مانتا ہے۔

न वेत्ति यो यस्य गणप्रकर्षं स तस्य निंदां सततं क . . . ोति ।
यथा किराती करिकुम्भजाता मुक्ताः परित्यज्य बिभर्ति गुञ्जाः ॥
(برہت)

یہ چانکیہ کا شلوک ہے کہ جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اُسکی مذمت ہمیشہ کرتا ہے جیسے جنگلی بھیل گنج[1] مکتا[2] وغیرہ کو چھوڑ گنجا[3] کا ہار پہن لیتا ہے۔ ویسے ہی جو شخص عالم۔ گیانی دھرم پر چلنے والا۔ نیک۔ آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا یوگی تپسوی۔ نفس کُش۔ نیک سیرت ہوتا ہے۔ وہی دھرم ارتھ کام اور موکش کو حاصل کرکے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ راحت بھوگتا ہے۔

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تاریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لیے ظاہر کی جاتی ہے

۱۱۵۔ اب مختصر آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراجہ

یدھشٹر سے یش پال تک کا مختصر شجرہ نسب

یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یش پال تک (راجا ہوئے ہیں) درج کرتے ہیں شریمان مہاراجہ سوائمبھو منوجی سے لیکر مہاراجہ یدھشٹر تک کی تواریخ مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے شریف لوگوں کو اس زمانہ کی تاریخ کا کچھ حال معلوم ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ مضمون (رسالہ ”وویارتھی سنملت ہرلش چندرکا اور موہن چندرکا“ ہیں جو کہ مہینے میں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ متصل چتوڑ گڈھ ریاست اودے پور میواڑ ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے۔

اسی طرح سے اگر ہمارے آریہ سجن تواریخی اور علمی کتب کی تحقیقات کرکے لوگوں پر نتیجہ ظاہر کریں گے۔ تو ملک کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

مذکورہ بالا رسالہ کے ایڈیٹر کو اپنے ایک دوست کے ایک پرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی میں لکھی ہوئی تھی دستیاب ہوئی۔ اور ان میں سے (اس سے) اخذ کرکے رسالہ نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت ماہ مگھر سمت ۱۹۳۹ میں مندرجہ ذیل شجرہ نسب شائع کیا ہے۔

---

[1] شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے۔ اسکو گج مکتا کہتے ہیں۔
[3] گنجا مجیٹھی مونگا (مترجم)

ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی یعنی شجرۂ نسب

اندر پرستھ میں آریہ لوگوں نے شریمان مہاراجہ یشپال تک سلطنت کی۔ شریمان مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یشپال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دن تک سلطنت کی اس کی تفصیل یوں ہے:-

راجہ	تعداد	برس	ماہ	دن
آریہ راجہ	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراجہ یدھشٹر وغیرہ کی قریباً ۳۰ پشتیں ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن	نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵	۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲	راجہ پرکھشت	۶۰	۰	۰	۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳	۲۱	بھیسم دیو	۴۷	۹	۲۰
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲	۲۲	نری ہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳
۵	دوتیہ راما	۸۸	۲	۸	۲۳	پورن مل	۴۴	۸	۷
۶	چھتر مل	۸۱	۱۱	۲۷	۲۴	کرودی	۴۴	۱۰	۸
۷	چتر رتھ	۷۵	۳	۱۸	۲۵	الم ک	۵۰	۱۱	۸
۸	دشٹ شلیہ	۷۵	۱۰	۲۴	۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۰
۹	راجہ اگرسین	۷۸	۷	۲۱	۲۷	دون مل	۴۰	۱۰	۲۶
۱۰	،، شورسین	۷۸	۷	۲۱	۲۸	دمات	۳۲	۰	۰
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۵	۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴	۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱
۱۳	ریہشک	۶۴	۷	۴		میزان	۱۷۷۰	۱۱	۱۰
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴					
۱۵	نرہری دیو	۵۱	۱۰	۲					
۱۶	سچی رتھ	۴۲	۱۱	۲					
۱۷	شورسین (دوئم)	۵۸	۱۰	۸					
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰					

راجہ کشیمک کے وزیر اعظم وشروا نے راجہ کشیمک کو مار کر راج کیا اس کی چودہ پشتوں نے پانچ

سو سال ۳ ماہ اور ۱۷ دن تک راج کیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	روز
۱	دسٹروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پورسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسینی	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ شائی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جیت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سکھ پاتال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرت	۴۲	۹	۲۴
۹	سج	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امرچوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	دشرتھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	۰	۱۴
	میزان	۵۰۰	۳	۱۷

راجہ ویرسال سین کو ویر مہا پردھان نے مار کر سلطنت کی اور اس کے بعد ۱۶ پشتیں ۴۴۵ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجہ ویرمہا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجیت سنگھ	۲۷	۷	۹
۳	سرودت	۲۸	۳	۱۰
۴	بھون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۳۰
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شترو شال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترو مردن	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راؤ	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین دوم	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدتیہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳
	میزان	۴۴۵	۵	۳

راجا آدتیہ کیتو مگدھ کے راجا کو پریاگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی اور ۹ پشتیں ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۷	۲۴
۲	مہرشی	۴۱	۲	۲۹
۳	سن رچی	۵۰	۱۰	۱۹
۴	مہایدھ	۳۰	۳	۸
۵	درناتھ	۲۸	۵	۲۵
۶	جیون راج	۴۵	۲	۵

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۷	رُدرسین	۴۷	۴	۲۸
۸	آرہی لک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۶	۰	۰
	میزان	۴۷۴	۱۱	۲۶

راجا راج پال کو اس کے باج گذار مہاں پال نے مار کر سلطنت کی اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی اس کی تفصیل نہیں ہے

راجا مہا پال کی سلطنت پر راجہ وکرم آدتیہ نے راجہ اذتیکا (اُجین) سے فوج کشی کی اور راجہ مہاں پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی ان کی تفصیل نہیں ہے ؛

راجا وکرم ادتیہ کو شالی واہن کے امرا سُمدر پال یوگی پیٹھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	سمدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دلیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سیس پال[1]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳
	میزان	۳۷۲	۴	۲۷

راجہ وکرم پال نے مغربی سمت کے راجا (ملکھ چند بوہرا) پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی اس لڑائی میں ملکھ چند نے وکرم پال کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کی اور دس پشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	مُلکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند[2]	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۲	۹
۸	لوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند[3]	۳۱	۷	۱۲

[1] کسی تاریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے [2] انکا نام کہیں مانک چند بھی لکھا ہے [3] یہ پدماوتی گوبند چند کی رانی تھی

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱۰	رانی پدماوتی لے	۱	۰	۰
	میزان	۱۹۱	۱	۱۶

رانی پدماوتی لاولد مرگئی اس لئے تمام درباریوں نے مشورہ کرکے ہری پریم ویراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے ۴ پشتیں ۵۰ سال اور ۲۱ دن تک حکمران رہیں - انکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گوند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہا باہو	۶	۸	۲۹
	میزان	۵۰	۰	۲۱

راجا مہا باہو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں تپسیا (ریاضت) کرنے چلے گئے یہ بات بنگال کے راجہ ادہی سین نے سنتے ہی اندر پرستھ میں آکر خود سلطنت کرنی شروع کردی اور ۱۲ پشتیں ۱۵۱ سال ۱۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱	راجا ادھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	ولاول سین	۱۲	۴	۲
۳	کیشو سین	۱۵	۷	۱۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۲
۵	میور سین	۲۰	۱۱	۲۷
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹

نمبر شمار	آریہ راجا	سال	ماہ	دن
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۲	۲۹
۱۱	لکشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	دامودر سین	۱۱	۵	۱۹
	میزان	۱۵۱	۱۱	۲

راجا دامودر سین نے اپنے اُمراء کو بہت ستایا۔ اس لئے راجا کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ ملکر راجا سے لڑائی کی اور اس لڑائی میں راجا کو مارکر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۶ پشتیں ۱۰۷ سال ۶ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رن سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نرسنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱
	میزان	۱۰۷	۱۶	۲۲

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیجدی یہ خبر پاکر پرتھوی راج چوہان ویراٹ کے راجا نے جیون سنگھ پر

چڑہائی کی۔ اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کرنے لگا پانچ پشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	آریہ راجا	سال	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	ابھے پال	۱۴	۵	۱۶
۳	درجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۲
۵	یش پال	۳۶	۴	۱۷
	میزان	۸۶	۰	۲۰

راجا یش پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڈھ غزنی سے چڑہائی کرکے آیا اور راجہ یش پال کو پریاگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا اور خود اندر پرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا اور ۵۳ پشتیں ۷۵۴ سال ایک ماہ اور ۱۷ دن تک حکمران رہیں اس کی تفصیل بہت سی تاریخوں میں لکھی ہے اس لئے یہاں نہیں لکھی۔

اس کے آگے بدھ اور جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا

شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا گیارہواں باب دربارہ تائید و تردید مذاہب آریہ ورت ختم ہوا

نوٹ پیڑہی کا ترجمہ پشت کیا گیا ہے اور پشت سے مراد جانشین کی سمجھنی چاہئے (مترجم) اس کے بعد ان تاریخوں میں اسطرح درج ہے کہ مہاراج پرتھوی راج پر سلطان شہاب الدین غوری چڑھکر آیا اور کئی بار ہار کر لوٹ گیا۔ آخر مرتبہ سمت ۱۲۴۹ میں آپس کی پھوٹ سے مہاراج پرتھوی راج کو شکست دیکر اور قید کرکے اپنے ملک کو لے گیا بعد ازاں دہلی یعنی اندر پرستھ کا راج خود کرنے لگا۔ مسلمانوں کا راج ۴۵ پشت اور ۶۱۳ برس رہا۔

بارھواں باب

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن (تردید و تائید) کا مضمون شروع کرتے ہیں۔

۱۔ ایک شخص برہسپتی نامی گذرا ہے۔ جو وید۔ ایشور اور یگیہ وغیرہ اچھے کاموں کو بھی نہیں مانتا تھا۔ اُسکا اعتقاد ملاحظہ کیجئے

برہسپتی کے عقائد

यावज्जीवेत् सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

(جب تک جیوے۔ سُکھ سے جیوے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں۔ جسم کے خاکستر ہونے کے بعد پھر آواگون کیسے ہو سکتا ہے (مترجم)

۲۔ کوئی انسان وغیرہ ذی روح موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ یعنی سب کو مرنا ہے۔ اس لئے جب تک جسم میں جان رہے۔ تب تک سُکھ سے رہنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دھرم کو چھوڑیں۔ تو دوسرے جنم میں بڑا دکھ ملے (تو اُس صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟) اس کو چارواک جواب دیتا ہے۔ کہ اے بھولے بھائی! مرنے کے بعد۔ وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا بھسم ہو جاتا ہے۔ وہ پھر دُنیا میں نہیں آئیگا۔ اس لئے جس طرح ہو سکے آنند میں رہو۔ دُنیا میں حکمت عملی سے رہو۔ جسمانی مسرت بڑھاؤ۔ اور اُس سے حسب مرضی لطف اُٹھاؤ۔ اسی دُنیا کو سمجھو۔ پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

اندریہ ارتھ عیاشی ہے

دیکھو مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ ان چار عناصر کی تبدیل ہیئت سے یہ جسم بنا ہے۔ اور اُنہیں کی ملاوٹ سے چیتنیہ (اور اک) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشہ دار چیزوں کے کھانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پُن کا پھل کس کو ملیگا۔

۲۔ جسم ہی جیو ہے

तच्चैतन्यविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात ॥

اس لئے سمجھنے کی صفت والا جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیٰحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں (مترجم)

اس جسم میں چاروں عناصر کی ملاوٹ سے جیو آتما پیدا ہوکر اُن کے جُدا جُدا ہونے سے فنا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی "پرتیکش" محسوس نہیں ہوتا۔ ہم صرف پرتیکش ہی کو مانتے ہیں۔ کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں۔ اس لئے پرتیکش (احساس) جو مقدم ہے۔ اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ غیر مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے۔

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پرشارتھ (مقصدِ انسانی) حاصل کرنے کے لئے جو فعل کیا جائے) کا پھل ہے۔

۳ - مباشرت پرشارتھ کا پھل ہے

۳ - جواب - یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (بے جان) ہیں۔ اُن سے چیتن (ذی علم) کی پیدائش کبھی نہیں ہوسکتی۔ جس طرح اب ماں باپ کی صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے۔ اسی طرح پیدائش دُنیا کی شروع میں انسان وغیرہ کے جسم کی بناوٹ پیدا کرنے والے پرمیشور کے بنا نہیں ہوسکتی۔ چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی۔ کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے۔ جڑ کو نہیں۔

ان عقائد کی تردید

اشیا نشٹ یعنی نظر سے غائب ہوجاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نابود نہیں ہوتی۔ اسی طرح نظر سے غائب ہوجانے سے جیو کا نابود ہونا بھی نہ ماننا چاہئیے۔ جب جیو آتما جسم والا ہوتا ہے۔ تب ہی اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب یہ جسم جس کی موت ہوئی ہے۔ ویسا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ چیتن کے ساتھ ملا ہوا پہلے تھا۔ یہی بات بر ہدارنیک میں بھی کہی گئی ہے۔

یعنی یاگیہ۔ ولکیہ کہتے ہیں۔ کہ اے میتری! میں موہ (دل لبستگی) سے یہ بات نہیں کہتا۔ بلکہ دراصل، آتما غیر فانی ہے جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے جیسا جیو جسم سے الگ ہوجاتا ہے۔ تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ

ہو۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ) اس کے ساتھ ملنے سے چیتنا (علم) اور جدا ہونے سے جڑتا (علم کا نہ رہنا) ہوتی ہے (پس) وہ جسم سے الگ ہے*

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے۔ مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اسی طرح پرتیکش (احساس کرنے والا اپنے تئیں حواس کے ذریعے (محسوس) نہیں کر سکتا جس طرح (انسان) اپنی آنکھ سے گھڑے کپڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ آنکھ کو اپنے علم کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ جو ناظر (دیکھنے والا) ہے۔ وہ ناظر ہی رہتا ہے۔ دکھائی دینے والا (منظور) کبھی نہیں ہوتا جس طرح سہارے کے بغیر سہارا چاہنے والا علت کے بغیر معلول۔ کل کے بغیر جزو۔ اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پرتیکش (محسوس) کرنے والے کے بغیر پرتیکش (احساس) کس طرح ہو سکتا ہے*

اگر خوبصورت عورت کے ساتھ محبت کرنے ہی کو پرشارتھ کا پھل مانیں۔

۲- مباشرت پرشارتھ کا پھل نہیں

تو وہ لمحہ بھر کا سکھ ہے۔ اور اس سے دکھ بھی ہوتا ہے۔ تب وہ (دکھ) بھی پرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے۔ تو سورگ کے مٹ جانے سے دکھ بھوگنا پڑیگا۔ اگر کہو۔ کہ دکھ کے دور کرنے اور سکھ کے بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ تو اس سے مکتی کے سکھ کی تردید ہوتی ہے[1]۔ اس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں ہے*

۴- چارواک

چارواک کہتا ہے۔ جو دکھ سے ملے ہوئے سکھ کو ترک کرتے ہیں۔ وہ جاہل ہیں جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ سکھ کو لے لیں۔ اور دکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اس جہان کے موجودہ سکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سورگ کے سکھ کی خواہش کر پرلوک (دوسرے لوک) کے لئے دھورتوں (مکاروں) کے بنائے ہوئے ویدوکت اگنی ہوتر

---

[1] یعنی اگر اصلی سکھ اسی کا نام ہے۔ کہ جہاں دکھ ہوا۔ تو فوراً اس کے دکھ دور کرنے کی فکر کی تو سکھ یا صحت قائم رکھنے کے لئے ہر وقت کا فکر لگا رہنا سکھ کس طرح ہو سکتا ہے۔ فکر و تشویش مکتی میں شامل نہیں ہیں مکتی دراصل ایسے مسلسل سکھ کا نام ہے۔ جس کے اثنا میں کسی قسم کا دکھ واقع نہیں ہوتا۔ گویا دکھ سکھ کے متواتر سلسلے کا نام مکتی ہے (مترجم)

وغیرہ کرم اُپاسنا اور گیان کانڈ پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ پرلوک (دوسرا لوک) ہی نہیں ہے۔ تو اس کی امید رکھنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ

नाहं मोहं करोमि ...

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम्।

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے۔ کہ اگنی ہوتر تینوں وید تروِنڈ اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہ اصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ اُسی کا نام نرک ہے۔ دُنیا میں جس کو راجہ مان لیا۔ وہی پرمیشور ہے۔ اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں +

جواب- محض نفسانی لذت کے سُکھ کو پُرشارتھ کا پھل مان کر صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصول مراد اور سورگ ماننا جہالت ہے + اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہو کر تندرستی ہوتی ہے۔ اور اس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جانکر وید۔ ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی بُرائی کرنا دھورتوں (مکاروں) کا کام ہے +

غلط خیالات

جو تروِنڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے۔ وہ ٹھیک ہے +

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو اس سے بڑھ کر جو سخت (مہلک) مرض وغیرہ ہیں۔ وہ نرک کیوں نہیں +

اگر راجا کو صاحبِ حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں۔ تو درست ہے لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجہ ہے۔ اگر اس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو۔ تو تم جیسا کوئی بھی جاہل نہیں۔ اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے۔ تو گدھے کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا۔ فقط شکل ہی مختلف رہی +

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथानिलः।
केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः॥ २॥

تروِنڈ سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں۔ جو آج کل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں +

चारواک کے مذہبی عقائد

न स्वर्गो नापवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः।
नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायिकाः॥ २॥
पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते॥ ३॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम्।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम्॥ ४॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः।
प्रासादस्योपरिस्थानामत्र कस्मान्न दीयते॥ ५॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत्।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः॥ ६॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः॥ ७॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित्॥ ८॥
त्रयो वेदस्य कर्तारो भण्डधूर्तनिशाचराः।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम्॥ ९॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नं तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्तितम्।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्तितम्॥ १०॥
मांसानां खादनं तद्वन्निशाचरसमीरितम्॥ ११॥

چارواک، بودھ اور جین بھی جہان کی پیدائش از خود طبعی (خاصہ سے) مانتے ہیں+

لا کوئی خالق نہیں

(۱) جو جو طبعی خواص ہیں۔ اُن کے ذریعہ "درویہ" (جوہر) باہم ترکیب پا کر سب چیزیں بنتی ہیں۔ جہان کا بنانے والا کوئی نہیں+

(جو چار مذہب اوپر بیان کئے گئے ہیں ان میں سے چارواک حسب ذیل

اعتقاد رکھتا ہے۔ پرلوک (دُوسرا لوک) اور جیو آتما کو بودھ اور جین مانتے ہیں۔ چارواک نہیں۔ اُن تینوں کے باقی عقیدے بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں*

۲۔ جیو۔ سُورگ۔ نرگ وغیرہ

۲۔ نہ کوئی سورگ ہے۔ نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے اور نہ ورن آشرم کے قائم کرنے سے کچھ فائدہ ہے*

۳۔ اگر یجنہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سُورگ کو جاتا ہے۔ تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کر کے اُنہیں سُورگ میں کیوں نہیں بھیجتا*

۴۔ اگر مرے ہوئے جیوؤں کی شرادھ اور ترپن کرنے سے سیری ہو جاتی ہے۔ تو پردیش میں جانے والے سفر میں زادِ راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں۔ تو پردیش میں جانے والوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن کے نام سے دے کر دُوسرے مقام میں پہنچا دیویں۔ اگر یہ نہیں پہنچتا تو وہ سوُرگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے*

۵۔ اگر اس جہانِ فانی میں دان کرنے سے سوُرگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہُوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا*

۶۔ اس لئے جب تک زندہ رہے۔ تب تک سُکھ سے زندگی بسر کرے۔ اگر گھر میں چیز نہ ہو۔ تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑے گا۔ کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے۔ وہ دونوں جسم و جیو پھر واپس نہیں آئینگے۔ پھر کون کس سے مانگے گا۔ اور کون دیگا*

۷۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو کُنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہُوا جیو پھر واپس کیوں نہیں آ جاتا*

۸۔ اس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا کرم مُردہ کے کرتے ہیں۔ یہ سب لیلا اُن کے روزگار کی ہے*

۹- وید کے بنانے والے بھانڈ دھورت (مکار) اور نشاچر یعنی راکشس یہ تین طرح کے آدمی ہیں۔ "جرپھری" "ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں +

وید کی مذمت

۱۰- دیکھو! دھورتوں کی کارروائی کہ گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے! یجمان کی عورت کا اُس کے ساتھ ہم صحبت کرانا اور لڑکی سے ٹھٹھہ کرنا وغیرہ جو لکھا ہے۔ وہ دھورتوں کے سوائے اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا +

۱۱- اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے۔ وہ وید کا حصہ کسی راکشس کا بنایا ہوا ہے +

۶- جواب (۱) چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں باترتیب مل کر خود بخود طبعاً پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر طبعاً بن سکتیں۔ تو دوسرے سورج۔ چاند۔ زمین اور ستارے وغیرہ لوک کیوں بن جاتے +

مندرجہ بالا عقائد کا کھنڈن منڈن

۲- سورگ سکھ بھوگنے اور نرک دکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو۔ تو سکھ دکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکیگا جس طرح اس وقت سکھ دکھ کا بھوگنے والا جیو ہے۔ اسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے۔ کیا ورن آشرمیوں کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں +

۳- جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کسی جگہ نہیں لکھا اور مرے ہوئے کا شرادھ ترپن کرنا من مانی گھڑنت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث یہ بھاگوت وغیرہ پوران کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اس بات کا رد تردید کے لائق نہیں ہے۔ (یعنی اسکی تردید واجب ہے۔ مترجم)

۴- جو چیز ہست ہے۔ وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا جسم جل کر راکھ ہو جاتا ہے جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص قرضہ وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اس جسم میں بھوگ (عیش) کرتا ہے۔ اور اسے ادا نہیں کرتا۔ وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جسم میں نرگ یعنی دکھ بھوگتا

ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے ؛

۵۔ جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اور اس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آسکتا ؛

۶۔ ہاں براہمنوں نے مُردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں۔ اس لئے بے شک قابل تردید ہے۔ اب کہئیے۔ اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سُنے پڑھے ہوتے۔ تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے۔ کہ وید بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نکالتے البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر تھے۔ یہاں کی مکاری ہے۔ ویدوں کا (قصور) نہیں۔ لیکن چارواک آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے۔ کہ اُنہوں نے چاروں ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی۔ اور وہ بے سروپا ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ بدچلن وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے۔ اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے ؛

۸۔ جائے غور ہے۔ کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اس سے صحبت کرانا اور جیمان کی لڑکی سے ہنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوائے اور کسی کا کام نہیں۔ واہیات اور منشائے وید کے خلاف اور غلط شرح ان مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے۔ کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے۔ مگر بیچارے کرتے کیا۔ اُن میں اتنا علم ہی نہیں تھا۔ کہ حق و باطل پر غور کر کے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے ؛

۹۔ گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شرح کرنے والوں کی کارروائی ہے۔ اس لئے انہیں کو راکشس کہنا بجا ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا

کھانا نہیں لکھا۔ اس لئے بلاشک وشبہ ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ اُن شرح کرنے والوں اور نیز اُن کو جنہوں نے ویدوں کے جانچے سُننے کے بغیر ہی من مانی مذمت کی ہے۔ لگیگا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جنہوں نے ویدوں کی مخالفت کی۔ اور کرتے ہیں۔ یا کرینگے۔ وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سُکھ کے عوض جتنا سخت دُکھ پاویں۔ اُتنا ہی تھوڑا ہے۔ اس لئے کل نوع انسان کو وید کے مطابق چلنا عین واجب ہے +

۷۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب پورا کر لئے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی۔ گوشت خوری اور بیگانی عورت سے صحبت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبہ لگایا۔ تو انہیں باتوں کو دیکھ کر چارواک بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر یعنی دہریہ مذہب کھڑا کر لیا۔ اگر یہ چارواک وغیرہ ویدوں کے اصلی معنوں پر غور کرتے۔ تو جھوٹی شرحوں کو دیکھ کر ویدمیں بیان کئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے۔ مگر بیچارے کیا کریں؟

> چارواک وغیرہ کی ایجاد +

۸۔ جب بربادی کا وقت آتا ہے۔ تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے۔ اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے۔ وہ لکھا جاتا ہے یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں۔ لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اُس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہو جانا مانتا ہے۔ دوبارہ پیدائش اور دوسرے جنم کو نہیں مانتا۔ ایک پرتکش پرمان کے سوائے انومان (قیاس) وغیرہ پرمانوں کو بھی نہیں مانتا +

> چارواک کی گمراہ کن تعلیم

لفظ چارواک کے معنی "جو بولنے میں تیز طرار ہو"۔ اور معنی میں زیادہ چمتکار لگانے بودھ اور جین پرتکش وغیرہ چاروں پرمان قدیم جیو۔ پُنرجنم (تناسخ) پرلوک (عاقبت) اور مکتی کو بھی مانتے ہیں۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے +

لیکن ناستکپن وید و ایشور کی مذمت غیر مذہب سے دشمنی چھ تیرتھ (یعنی آگے بیان کئے ہوئے چھ فعل) اور جہان کے پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب ایک

ہیں۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔ اب بودھ دھرم کے متعلق لکھتے ہیں +

بودھ دھرم

कार्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

۹۔ معلول اور علت کا تعلق ہونے سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت

بودھ دھرم کا جنم

اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین اور پرتیکش حصہ سے باقی ہیں انومان (قیاس) ہوتا ہے۔ اس کے بغیر تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے ایسی ایسی تعریفوں سے انومان (قیاس) کی فوقیت (اعلیٰ درجہ) مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی +

۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اول "مادھیمک" دوم "یوگاچار" سوم "سوترانتک"

بودھوں کی قسمیں

چہارم "ویبھاشک" +

۱۱۔ बुद्ध्या निर्वर्त्तते स बौद्धः جو عقل پر انحصار رکھے

بودھ کی وجہ تسمیہ

وہ بودھ ہے۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے۔ اُس کو مانے۔ اور جو عقل میں نہ آوے۔ اُسکو نہ مانے +

۱۲۔ ان میں سے اول یعنی "مادھیمک" "سروشونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں یعنی جس

(۱) مادھیمک

قدر اشیا ہیں۔ وہ سب "شونیہ" نیست ہیں۔ یعنی ابتدا میں نہیں تھیں۔ اور آخر میں بھی نہیں رہینگی۔ اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک ہے۔ بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان[۱] کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب دوسری چیزوں میں گیان جاتا ہے۔ تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا۔ اس لئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے

(۲) یوگاچار

۱۳۔ دوم یوگاچار جو "باہیہ شونیہ" (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔

[۱] یعنی جب تک گیان رہتا ہے (مترجم)

چیزیں باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ باہر نہیں ہیں مثلاً جب گھڑے کا گیان آتما کے اندر رہتے۔ تب ہی آدمی کہتا ہے۔ کہ یہ گھڑا ہے۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو۔ تو نہیں کہہ سکتا۔ یہ فرقہ ایسا ہی مانتا ہے +

(۳) سوتر انتک

۱۴- سوم "سوتر انتک" جو خارجی اشیاء کو قیاساً مانتا ہے۔ کیونکہ خارجی طور پر کوئی شے مکمل طور پر پرتیکش نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک جزو کے پرتیکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے۔ انکا یہی اعتقاد ہے +

(۴) دی بھاشک

۱۵- چہارم "وئی بھاشک" اُسکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اشیاء باہر پرتیکش ہوتی ہیں۔ باطن میں نہیں۔ مثلاً یہ نیلا گھڑا ہے۔ اس اظہار حالت میں گھڑے کی نیلی ہیئت خارج میں معلوم ہوتی ہے۔ یہ اسی طرح مانتا ہے +

وجہ اختلاف

۱۶- اگرچہ اُن کا آچاریہ (بانی) بُدھ ایک ہے۔ تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہوگئی ہیں۔ جیسے سُوریہ کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے۔ اور صاحب علم لوگ راستگوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وقت ایک ہوتا ہے۔ لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں

ہر ایک شاخ کے جُدا جُدا اعقائد

۱۷- اب ان (ان) مذکورہ بالا چاروں میں سے "مادھیمک" سب کو کشنک (عارضی) مانتا ہے۔ یعنی ہر ایک کشن (لمحہ) میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی۔ اسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی۔ اس لئے سب کو "کشنک" ماننا چاہیئے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے +

دوم۔ یوگا چار" جو جو پرورتی و حرکت یا شغل ہے۔ وہ سب دُکھ ہی ہے۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی بھی قناعت نہیں کرتا۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دُوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے +

سوم سوترانتک" سب اشیاء اپنے اپنے لکشنوں (نشانات) یا ذریعہ شناخت سے پہچانی جاتی ہیں جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح لکشن (نشان) یا ذریعہ شناخت لکشیہ (اہل نشان) یا شناخت طلب شے کے اندر ہمیشہ رہتے ہیں۔ یہ ایسا کہتا ہے +

چہارم۔ "وے بھاشک" شونیہ (ہنستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے۔ اوّل

مادھیمک سب کو "شونیہ" مانتا تھا۔ وہی دعوے "ویبھاشک" کا بھی ہے۔
بودھوں میں ایسی ایسی بہت سی بحث کی باتیں ہیں۔ اس طرح پر وہ چار قسم کی بھاونا (عقائد) مانتے ہیں۔

۱۸ جواب۔ اگر سب نیست ہو۔ تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہو سکتا

ہر ایک کی جدا جدا تردید

اور سب نیست ہو وے تو نیست کو نیست نہ جان سکے۔ اس لئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔ اور "یوگا چار" جو بدعم خارجی مانتا ہے۔ تو پہاڑ اُس کے باطن میں ہونا چاہیئے۔ اگر کہتے۔ کہ پہاڑ باطن میں ہے۔ تو اُس کے دل میں پہاڑ کے برابر جگہ کہاں ہے۔ اس لئے پہاڑ تو باہر ہے۔ اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

"سوترانتک" کسی شے کو پرتیکش (عین یقین) نہیں مانتا۔ تو وہ آپ بذاتہ اور اسکا قول بھی "انومیہ" قیاس کرنے کے لائق شے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ پرتیکش اور جب پرتیکش نہ ہوا۔ تو یہ صادق نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ گھڑا ہے۔ بلکہ یہ گھڑے کا ایک جزو ہے۔ حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں۔ بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے۔ پس یہ گھڑا ہے۔ یہ پرتیکش ہے۔ انومیہ نہیں۔ کیونکہ سب اجزا کے اندر کل ایک ہے۔ اس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزا بھی پرتیکش ہوتے ہیں یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔

چوتھا۔ "ویبھاشک" خارجی اشیاء کو پرتیکش مانتا ہے۔ وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنے والا اور علم ہوتا ہے۔ وہیں پرتیکش ہوتا ہے۔ اگرچہ پرتیکش ہونے والی شے باہر ہوتی ہے۔ مگر اُسی کے مطابق علم آتما کو ہوتا ہے۔

۱۹ (۲) اسی طرح اگر اشیا کشنک (عارضی) اور اُن کا علم بھی کشنک (عارضی)

چار قسم کی بھاونا کی تردید

ہو۔ تو پرتی ابھگیا (حافظہ) یعنی میں نے یہ بات کی تھی ایسی یادداشت نہیں چاہیئے۔ مگر پہلے دیکھی اور سُنی بات یاد رہتی ہے۔ اس لئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں۔

(۲) اگر سب دُکھ ہی ہو۔ اور سُکھ کچھ بھی نہ ہو۔ تو سُکھ کے مقابلہ کے بغیر دُکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے۔ اس لئے سب دُکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

(۳) اگر صرف "سولکشن" (ہر شے کو نشانوں یا ذریعہ شناخت سے موصوف) مانیں تو آنکھ شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) ہے۔ اور شکل "لکشیہ" ہے مثلاً گھڑے کی شکل لکشیہ (شے قابل شناخت) ہے گھڑے کی شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) آنکھ علیحدہ ہے۔ اور "بو" پرتھوی کا (ذریعہ شناخت) سے علیحدہ نہیں ہے۔ اس لئے "لکشن" "لکشیہ" کو علیحدہ شامل ماننا چاہیئے ✢

(۴) "شونیہ" کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے۔ وہی ہے۔ یعنی

सर्वस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थंकरसंमतम् ॥

سب تیر تھنکروں کا اعتقاد ہے۔ کہ تمام دنیا دکھ ہی دکھ ہے (مترجم)

نوٹ - جین کو بودھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ انہیں کو جین بھی مانتے ہیں۔ اسی واسطے اس بات میں دونوں ایک ہیں ✢

> بودھ اور جین ایک ہیں

اور بودھ مذکورہ بالا "بھاونا چتشٹیہ" یعنی چار بھاوناؤں کے ذریعے سے تمام خیالات کو رفع کر کے نیست ہو جانے کو نروان یعنی "مکتی" مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو "یوگ" (حصول اشیاء) اور "آچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں یعنی گورو کے قول کو مستند سمجھنا ✢

> عقل کیوں مختلف دکھائی دیتی ہے

(۵) عقل میں قدیم سے واسنا (خیالات) چلے آنے کے باعث خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھلائی دیتی ہے ✢

بدھی کی پانچ حالتیں

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारसंज्ञकः ॥

اوّل - مادی حالت - حواس کے ذریعہ سے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم ہوتا ہے۔ وہ "روپ سکندھ" (حالت مادی) ✢

دوئم - حالت احساس - دوران شغل علم میں علم کے جاری رہنے کو "وگیان سکندھ" (حالت احساس) ✢

سوئم - حالت ادراک - "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہوئے ہوئے سکھ دکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رکھنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک) ✢

چہارم - حالت تصدیق - گائے وغیرہ اسم (نام) کا موسوم (نام والے) کے

ساتھ تعلق کو ماننے کو "ونجیاسکندھ" (حالت تصدیق)+

پنجم۔ حالت تعقل۔ ویدناسکندھ سے پیدا ہوئی۔ اُلفت۔ نفرت وغیرہ کلیش (تکلیف) اور بھوک۔ پیاس وغیرہ "اُپ کلیش" (ادنےٰ تکلیف) مستی غفلت غرور۔ دھرم۔ ادھرم کو "سنسکار سکندھ" حالت تعقل مانتے ہیں+

۲۳۔ بودھ لوگ تمام دُنیا کو محض دُکھ کا گھر اور دُکھ کا ذریعہ مان کر دُنیا سے مخلصی پانا اور چارواکوں میں ان سے زیادہ خاص بات مکتی الونان اور جیو کو نہ ماننا ہے۔ جو بودھ مانتے ہیں[1]+

> دونوں کا اختلاف رائے

देशना लोकनाथानां सत्त्वाशयवशानुगाः ।

भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥

गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणा ।।
भिन्ना हि देशना भिन्ना शून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।

परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितैः ॥ ३ ॥

ज्ञानेन्द्रियाणि पञ्चैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।

मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

۲۴۔ (۱) یعنی جوگیانی۔ تارک الدنیا جیون مکت لوگ ناتھوں (یعنی اُدھو) وغیرہ تیرتھنکروں کا اشیاء کے خواص کو جاننے والا (یعنی اشیاء) کا جدا جدا اُپدیش ہے۔ جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے۔ اُس کو ماننا چاہیئے+

> تیرتھنکروں کی بے جا عزت

(۲) بڑے دقیق اور عام فہم طریق سے اور کہیں کہیں مخفی اور کہیں کہیں ظاہر بابا کے متعلق گوروؤں کے جدا جدا اُپدیش جو شونیہ[2] (نیستی کو ثابت کرنے) والے

---

[1] یعنی چارواک مکتی۔ جیو اور الونان کو نہیں مانتے۔ لیکن بودھ اُن کو بھی مانتے ہیں+ (مترجم)

[2] یہاں چھاپے کی غلطی سے لفظ شونیہ کی بجائے تیوتن لکھا گیا ہے۔ دراصل سوامی جی کی مراد شونیہ سے ہے۔ کیونکہ آگے وہ اسی امر پر بحث کرتے ہیں+ (مترجم)

پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اُن کو ماننا چاہیئے ÷

(دوادش آیتن پوجا) ۲۵ - (۳) جو دوادش آیتن پوجا بارہ مقام کی پُوجا ہے۔ وہی موکش کرنے والی ہے ÷

اُس پُوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ چیزوں کو حاصل کرکے "دوادش آیتن" یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہیئے۔ کسی اور کی پُوجا کرنے سے کیا مطلب ؟

(۴) اِن کی دوادش آیتن پوجا یہ ہے :-

پانچ گیان اندریاں یعنی کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک۔ پانچ کرم اندریاں یعنی زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا اور پیشاب گاہ۔ یہ دس حواس اور من اور بُدھی انہیں کی تعظیم یعنی ان کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے ÷

۲۶ - جواب - اگر تمام دُنیا دُکھ ہی دُکھ ہوتی۔ تو کسی جیو کی پرورتی (رغبت) (تردید عقائد بالا) نہیں ہونی چاہیئے۔ دُنیا میں جیوؤں کی رغبت ظاہر طور پر دکھلائی دیتی ہے۔ اس لئے تمام دُنیا محض دُکھ نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس میں سُکھ دُکھ دونو ہیں۔ اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ تو کھانے پینے کی چیزیں اور پرہیز اور ادویات وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سُکھ مانتے ہیں۔ اگر کہیں کہ ہم مشغول تو ہوتے ہیں۔ مگر اس کو دُکھ ہی مانتے ہیں۔ تو یہ بات ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ جیو سُکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے۔ اور دُکھ جان کر باز رہتا ہے۔ دُنیا میں دھرم کے کام وِدیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سُکھ دینے والے ہیں۔ اُن کو کوئی صاحب علم بھی سوائے بودھوں کے دُکھ کا لنگ (باعث) نہیں مان سکتا ÷

(۲) جو پانچ "سکندھ" (حالتیں) ہیں۔ وہ بھی بالکل نامکمل ہیں۔ کیونکہ اگر ایسے ایسے "سکندھ" خیال میں لائے جاویں۔ تو ایک ایک کی بہت قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(۳) اگر تیرتھنکروں کو اُپدیشک اور لوک ناتھ مانتے ہیں۔ اور جو ناتھوں کا بھی ناتھ قدیم پرماتما ہے۔ اُس کو نہیں مانتے۔ تو ان تیرتھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا۔ اگر کہیں کہ خود بخود حاصل ہوا۔ تو یہ بات ناممکن ہے۔ کیونکہ بغیر علت کے معلول

نہیں ہو سکتا۔ یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا۔ تو اب بھی اُن میں پڑھنے، پڑھانے، سُننے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے۔ نہیں ہوتے تو یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اس مریض کے بکواس کی مانند ہے۔ جو سن پات (فسادِ خلط) کے مرض میں مبتلا ہو ⁂

(۴) اگر محض نیستی ہی کی بابت بودھوں کا اکیلا اُپدیش (قول) ہے۔ تو موجود شے کی محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالت علت میں چلی جاتی ہے۔ اس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے ⁂

(۵) اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا دو آوش "آیتن پوجا" ہوتی ہے۔ جس (کو مکتی) کا وسیلہ مانتے ہیں۔ تو دس "پران" اور گیارہویں جیو آتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے؟ جب حواس اور آتما کی پوجا بھی مکتی کے دینے والی ہے۔ تو ان بودھوں اور نفس پرست لوگوں میں کیا فرق رہا۔ بلکہ یہ بودھ لوگ ان سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مکتی بھی کہاں رہی؟ جس جگہ ایسی باتیں ہوں۔ وہاں مکتی کا کیا کام ہے؟

۲۷۔ اُنہوں نے کس درجہ تک اپنی اودیا (بے علمی) کی ترقی کی ہے؟ اس کی نظیر اُن کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دُنیا کو محض دُکھ تصور کیا۔ پھر بیچ میں دو آدش آیتن پوجا لگا دی۔ کیا اُن کی دو آدش آیتن پوجا دُنیا کی چیزوں سے خارج ہے؟ کہ یہ مکتی دینے والی ہو سکے۔ تو بھلا آنکھ بند کر کے کوئی شخص اگر جواہرات ڈھونڈھنا چاہے۔ یا ڈھونڈھے۔ تو کبھی پا سکتا ہے؟ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سُکھ چاہیں۔ تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں ⁂

"بودھ کیوں گمراہ ہوئے"

"وویک ولاس" کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے:۔

نوٹ ۱؎ کیونکہ حواس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور اس کا نفسانی خواہشوں کی سیری میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ مترجم

۲؎ کیونکہ اگر دُنیا کی اشیا میں بھی شامل ہے۔ تو بھی دُکھ رُوپ ہوئی۔ اور دُکھ روپ ہونے سے مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभङ्गुरम् ।
आर्य्यसत्त्वाख्यया तत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात् ॥ १ ॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः ।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः ॥ २ ॥
दुःखं संसारिणः स्कन्धास्ते च पञ्च प्रकीर्त्तिताः ।
विज्ञानं वेदना संज्ञा संस्कारो रूपमेव च ॥ ३ ॥
पञ्चेन्द्रियाणि शब्दाद्या विषयाः पञ्च मानसम् ।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु ॥ ४ ॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि ।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः ॥ ५ ॥
क्षणिकाः सर्वसंस्कारा इति या वासना स्थिरा ।
स मार्ग इति विज्ञेयः स च मोक्षोऽभिधीयते ॥ ६ ॥
प्रत्यक्षानुमानं च प्रमाणं द्वितयं तथा ।
चतुःप्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः ॥ ७ ॥
अर्थो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते ।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः ॥ ८ ॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता ।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः ॥ ९ ॥
रागादिज्ञानसन्तानवासनाच्छेदसम्भवा ।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्त्तिता ॥ १० ॥
कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम् ।
संघो रक्ताम्बरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः ॥ ११ ॥

۲۸ — (۱) حضرت بدھ (ملقب بہ) سگت دیوتا بدھوں کا لائق پرستش دیوتا۔
بدھ مذہب کے عقائد دنیا کا لمحہ بھر رہنے والا ہونا۔ مرد و عورت کا آریہ (پاکیزہ) رہنا نیز تتوں (عناصر) کا شمار یا نام وغیرہ کا جاننا یہ چار تتو اصولی باتیں بدھوں میں قابل تسلیم پدارتھ

(چیزیں) ہیں +

(۲) اِس دُنیا کو دُکھ کا گھر جاننے۔ اس کے بعد "سمدیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کی تشریح سلسلہ وار سنو!

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے۔ جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اُن کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات اور من۔ بدھی (یعنی انتہ کرن) یہ بارہ دھرم کے قیام گاہ ہیں +

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا مجمع پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمدیہ (کہلاتا ہے) جو آتما کی اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں بھی پھر سمدیہ ہی کہتے ہیں +

(۶) تمام سنسکار (تاثرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال قائم ہوتا ہے وہ بودھوں کا مارگ (طریقہ) ہے۔ اور اسی کا "شونیہ تتو" (عناصر نیستی) یعنی محض نیست ہو جانا مکتی ہے +

(۷) بودھ لوگ پرتکیش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں +

۲۹ - ان کے چار فرقے ہیں "وَی بھاشک" "سوترانتک" "یوگا چار" "مادھیمک"

بودھ مذہب کے چار طریقے (۸) ان میں "وَی بھاشک" اُن چیزوں کو جو گیان میں ہیں۔ ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے اُس کی ہستی سِدھ پُرش (شخص کمال رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور سوترانتک "پرتکیش اشیاء کو باطن میں موجود مانتا ہے۔ ظاہر میں نہیں +

(۹) "یوگا چار" بدھی کو جسم اور علم سے مرکب مانتا ہے۔ اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیاء کا محض علم مانتا ہے۔ اشیاء کو نہیں مانتا +

(۱۰) اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلے کے خیال یا اثر کے نیست ہونے کے ذریعہ پیدا ہونے والی مکتی چاروں بودھوں کی یکساں ہے) +

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑا۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی ۹ بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سُرخ کپڑے پہننا۔ یہ بودھوں

کے سادھوؤں کا بھیس ہے۔

۳۰۔ جواب۔ اگر بدھوں کا سگت بدھ ہی دیوتا ہے۔ تو اس کا گورو کون تھا اور اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہو۔ تو مدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اس طرح نہیں چاہیے۔ کہ یہ وہی ہے۔ اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہوتی۔ تو وہ چیز ہی نہ رہتی۔ پھر یاد کس کو رہتی۔

اور ان کی تردید

اگر بودھوں کا مارگ (طریقت) "کشنک واد" (مسئلہ عارضی) ہی ہے۔ تو انکی مکتی بھی لمحہ بھر رہنے والی ہوگی۔

اگر "دروّیہ" (جوہر) علم سے مرکب ہوئی ہوئی چیز ہو۔ تو جڑھ (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہیئے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے۔

بھلا جو رُوبرو دکھلائی دیتا ہے۔ وہ جھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔

اگر بدھی مجسم ہو۔ تو دکھلائی دینی چاہیئے۔

اگر صرف گیان ہی باطن میں آتما میں قائم ہو۔ اور اشیاء خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے۔ تو جاننے کے لائق اشیاء کے بغیر گیان ہی نہیں ہو سکتا۔

اگر "واسنا" (خیال یا اثر) کا دور ہو جانا ہی مکتی ہے۔ تو گہری نیند میں بھی مکتی ماننی چاہیئے۔

ایسا ماننا علم کے خلاف ہونے کے باعث قابل نفرت ہے۔

یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب دور اندیش عقلمند اسے دیکھکر خود سمجھ جاوینگے۔ کہ ان کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں۔ اس سے آگے جین دھرم کا بیان شروع کرینگے۔

جین دھرم

پرکرن رتناکر حصہ اول نئے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں:-

جینیوں کے چھ استی کایہ یعنی جوہر

۳۱۔ بودھ لوگ وقتاً فوقتاً نئے پن (تجدید) کے ساتھ (۱) آکاش (۲) کال (۳) جیو (آتما) (۴) پدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں۔ اور جینی لوگ دھرم استی

کایہ"۔ اَدہرم آستی کایا"۔ اکاش آستی کایا"۔ پدگل آستی کایہ"۔ جیو آستی کایہ" اور کال۔ ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ (ہستی) نہیں مانتے۔ بلکہ ایسا کہتے ہیں۔ کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں ✦

ان میں سے دہرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر تبدل کی وجہ سے جیو اور ذرّات مختلف تبدیلیاں حاصل کرتے ہیں۔ انکے اکٹھا ہونے سے جو حرکتیں ہوتی ہیں۔ ان کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ وہ "دھرم آستی کایہ" ہے۔ یہ بیشمار مقامات مقدار اور لوگوں میں ہوتا ہے دوسرا "ادھرم آستی کایہ" ہے۔ وہ ہے۔ کہ جو سکون (یعنی حرکت نہ کرنے) کے باعث بدلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے۔ اور جو آنے جانے ٹھہرنے وغیرہ حرکات کرنے والے جیوؤں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا۔ پدگل آستی کایہ" وہ ہے۔ جو بصورت علتِ لطیف نتیہ (دائم) ہے ✦

ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بُو والا۔ لمس والا ہے معلول کی شکل میں آنا جس کی علامت اور ہے۔ اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے۔ پانچواں "جیو آستی کایہ" جو "چیتنا" (ادراک) کی علامت رکھتا ہے۔ درشن (علم مشاہدہ) کی صفت رکھتا ہے۔ لاانتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے۔ اور چھٹا "کال" وہ ہے۔ کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے نزدیک حدوث و قدامت کی علامت سے موصوف۔ معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کی تبدیلی جس کے متعلق ہے۔ اُسے کال کہتے ہیں ✦

۳۲ - محقق - بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو (ذراتِ مادی) نئے یا پرانے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں۔ پھر نیا اور پرانا پن کس طرح صادق آسکتا ہے ✦

بودھوں اور جینیوں کے چھ دروبیہ

اور جینیوں کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ کیونکہ دہرم" اور ادہرم" جوہر نہیں ہیں۔ بلکہ عرض ہیں۔ یہ دونو "جیو آستی کایہ" میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آکاش۔ پرمانو۔ جیو اور کال مانتے۔ تو ٹھیک تھا۔ جو نو جوہر ویشیشک میں مانے گئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ

خاک وغیرہ پانچ عناصر زمان سمت آتما اور من بالتحقیق یہ نو جُدا جُدا جوہر ہیں ۔
ایک جیو کو چیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جین اور بودھوں کی جھوٹی اور تعصب آمیز بات ہے ۔

۴۳ ۔ اب جو بودھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" (ہفتگانہ تردید) اور "سیا دواد" مسئلہ کو مانتے ہیں ۔ وہ یہ ہے :۔

سات قسم کا بھنگ

"سن گھٹ" (گھڑا ہے) اس کو پہلا بھنگ کہتے ہیں ۔ کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے البتہ ہے یعنی "گھڑا ہے" ۔ اس نے نیستی کی تردید کی ہے ۔

دُوسرا بھنگ "اسن گھٹ" "گھڑا نہیں ہے" ۔ پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اس گھڑے کی عدم موجودگی کی وجہ سے دُوسرا بھنگ (تردید) ہے ۔

تیسرا بھنگ یہ ہے ۔ کہ سن اسن گھٹ (گھڑا ہے ۔ نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے پر کپڑا نہیں ۔ کیونکہ ان دونوں سے علیحدہ ہو گیا ۔

چوتھا بھنگ "گھٹو اگھٹہ" (گھڑا غیر از گھڑا) مثلاً غیر از گھڑا (کپڑا) اپنے اندر دُوسری یعنی کپڑے کی نیستی کے لحاظ سے گھڑا ہی (کپڑے میں) غیر از گھڑا کہلاتا ہے ۔ گویا ایک وقت میں اس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر از گھڑا بھی ہو جاتی ہیں ۔

پانچواں بھنگ یہ ہے ۔ کہ گھڑے کو کپڑا کہنا درست ہے ۔ یعنی اُس میں گھڑا پن کہنا درست ہے ۔ اور کپڑا پن کہنا نادرست ہے ۔

چھٹا بھنگ یہ ہے ۔ کہ اگر گھڑا نہیں ہے ۔ تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے ۔ اور جو ہے ۔ وہ ہے ۔ اور کہنے کے قابل بھی ہے ۔

اور ساتواں بھنگ یہ ہے ۔ کہ جس کا کہنا مطلوب ہے ۔ مگر وہ نہیں ہے ۔ اور کہنے کے قابل بھی گھڑا نہیں ۔ یہ "سپت بھنگ" کہلاتے ہیں ۔ اسی طرح

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥
स्यान्नास्ति जीवो द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥
स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥

स्यादस्ति नास्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥

स्यादस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥ ५ ॥

स्यान्नास्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भंगः ॥ ६ ॥

स्यादस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भंगः ॥ ७ ॥

جیو کی سپت بھنگی

۳۴ - یعنی "جیو ہے" ایسا کہا جاوے - تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ (غیر ذی شعور) اشیاء کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے +

دوسرا بھنگ یہ ہے - کہ "جیو نہیں ہے" جڑ کی نسبت ایسا ہی کہا جاتا ہے اسی وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے +

جیو ہے - مگر بیان کے قابل نہیں" یہ تیسرا بھنگ +

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے - تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے - تو ناپدید رہتا ہے - یعنی جیو ہے - اور نہیں ہے - ایسا کہا جاوے - تو اس کو چوتھا کہتے ہیں +

جیو پرتکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا - اس لئے آنکھوں کے پرتکیس نہیں ہے - ایسی بات ہو - تو اس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں +

ایک وقت میں جیو کا فیاساً ہونا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا یکساں نہ رہنا - بلکہ ہر لمحہ میں تبدیلی پاتا ہے "اور نہیں ہے" نہ ہو - اور نہیں ہے اور ہے بھی اطلاق نہ ہو تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے +

دیگر سپت بھنگیاں

۳۵ - اسی طرح ہمیشگی کی سپت بھنگی آمد غیر ہمیشگی کی سپت بھنگی نیز عام اور خاصئہ خاص صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں سپت بھنگی ہوتی ہے - اسی طرح جوہر عرض عادات اور تغیرات کے لا انتہا ہونے کی وجہ سپت بھنگی بھی لا انتہا ہوتی ہے +

یہی بدھ اور جینیوں کا سیا دواد" اور سپت بھنگی" منطق کہلاتا ہے +

سپت بھنگی اور سیا دواد کی تردید

۳۶ - محقق - یہ بات صرف ایک "اینونیا بھاؤ" (عدم موجودیت غیر النفس) میں یا "سادھرمیہ" (صفات موجبہ) وے دھرمیہ (صفات سالبہ) شامل ہو سکتی ہے - اس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض نادانوں کے پھنسانے کے لئے ہوتا ہے - دیکھو جیو کی غیر از جیو میں اور غیر از جیو جیو میں نیستی ہی رہتی ہے - مثلاً جیو اور جڑ ہست ہونے کی وجہ سے "سادھرمیہ" اور

ذی شعور اور غیر ذی شعور ہونے کی وجہ سے "وِی دھرمیہ" یعنی جیو میں "چیتنتا" (ادراک) ہے اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسی طرح جڑ میں جڑتا ہے۔ اور چیتنتا نہیں ہے اس لئے صفات فعل اور عادات کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا "سپت بھنگی" اور "سیادواد" آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر اس قدر جال پھیلانا فضول ہے۔ اس بارے میں بودھ اور جینیوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہوجاتا ہے ÷

चिदचिद्‌ द्वे परे तत्त्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेयमुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृरागादि तत् कार्य्यमविवेकिनः ।
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

۳۷ (۱) جین لوگ "چت" اور "اچت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی عناصر اولین مانتے ہیں۔ ان دونوں میں تمیز کرنے کا نام "وویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے۔ اُس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے۔ اس کو ترک کرنیوالا "وویکی" کہلاتا ہے ÷

جینیوں کے ذاتی عقائد

(۲) جہان کا بنانے والا اور دل لستگی وغیرہ جیسے ایشور نے جہان بنایا ہے ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جو نور مطلق جیو ہے۔ اُس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔ یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن وجود ایشور کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جین اور بودھ لوگوں کا عقیدہ ہے ÷

۳۸ - اس بارہ میں راجہ شیو پرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس تمر ناشک" میں لکھتے ہیں۔ کہ اُن کے دو نام ہیں۔ ایک جین دوسرا بودھ۔ یہ مترادف الفاظ ہیں۔ لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شرابی بودھ بھی ہیں۔ اُن کے ساتھ جینیوں کا اختلاف ہے۔ مگر جو مہاویر اور گوتم گن دھر ہیں۔ اُن کا نام بودھوں نے بدھ رکھا ہے۔ اور جینیوں نے گن دھر اور جن ور۔ اس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو اپنے بزرگوں کے وقت سے جین مذہب کے پیرو چلے آتے ہیں اپنی کتاب اتہاس تمر ناشک کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے۔ کہ سوامی شنکر اچاریہ

جین اور بدھ کا ایک ہونا

سے پہلے جن کو ہوئے کل ہزار برس کے قریب گذرے ہیں۔ تمام بھارت ورش میں بودھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا"۔ اور اس پر یہ نوٹ دیا۔ کہ بودھ کہنے سے ہماری مراد اس مذہب سے ہے۔ جو مہابیر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو اشوک اور اس زمانہ کے مہاراجہ نے قبول کیا۔ اس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے"۔ "جن" جس سے جین نکلا۔ اور بُدھ جس سے بودھ نکلا۔ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بودھوں کی پرانی کتب دیپ دنش وغیرہ میں "شاکی منی گوتم بُدھ" کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے۔ پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا۔ ہم نے جو جین نہ لکھ کر گوتم کے مذہب والوں کو بُدھ لکھا۔ اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے۔ کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بودھ ہی کے نام سے لکھا ہے"۔ امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے +

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।

समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥

षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।

मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥२॥

स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धश्शौद्धोदनिश्च सः ।

गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ॥ ३ ॥

امرکوش۔ ۱۔ ۱۔ ۸۔ ۱۰

اب دیکھئے۔ بُدھ۔ جن اور بودھ۔ جین ایک ہی نام ہیں یا نہیں؟ کیا امرسنگھ بھی بُدھ اور جن کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں۔ وہ نہ تو اپنا جانتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کا۔ فقط ہٹ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں لیکن جو جینوں میں صاحب علم ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں۔ کہ بُدھ اور جن نیز بودھ اور جین مترادف ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں +

تیرتھنکروں کو پرمیشور ماننا | ۳۹ ۔ جین لوگ کہتے ہیں۔ کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے

تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں۔ قدیم پرمیشور کو کوئی نہیں مانتے سروگیہ۔ دیت راگ۔ اریہن۔ کیولی۔ تیرتھنکر۔ جن۔ یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں۔ آدمی دیو کی تعریف چندر سوری نے آپت نشچہ النکار کتاب میں اسطرح لکھی ہے۔ کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रैलोक्यपूजितः ।

यथास्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح تو تاتنوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।

दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥

न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।

न च तत्रार्थवादानां तात्पर्यमपि कल्पते ॥ ३ ॥

न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।

न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراض

(جواب) ۱۰۰ (۱) جو رغبت وغیرہ عیبوں سے بری تینوں لوکوں میں لائق پرستش اشیاء کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا ہمہ دان اریہن دیو ہے۔ وہی پرمیشور ہے

(۲) چونکہ ہم اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے۔ اس لئے کوئی ہمہ دان۔ قدیم۔ پرمیشور پرتیکش نہیں۔ جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں۔ تو انومان بھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک جزو پرتیکش ہونے کے بغیر انومان نہیں ہو سکتا +

(۳) جب پرتیکش انومان نہیں۔ تو "آگم" یعنی ابدی۔ قدیم ہمہ دان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تینوں پرمان نہیں۔ تو "ارتھ واد" (یعنی تعریف ومذمت) "پرکرتی" (یعنی دوسروں کے کارنمایاں کا بیان کرنا) اور "پرا کلپ" (یعنی تواریخ) کی منشا بھی پوری نہیں ہو سکتی +

(۴) اور "بہو بر بہی سماس" کی مانند بھی جس میں غیر شے کو مقدم رکھا جاتا ہے "پروکش" (غائب) پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر ایشور کے بیان کرنے والوں سے سننے کے بغیر انوواد (مکرر بیان) بھی نہیں ہو سکتا۔

اس کی تردید

۴۱ - (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا۔ تو "ارہن دیو" کے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا سانچہ کون بناتا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضا سے مکمل مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا۔ اور جن اشیاء سے جسم بنا ہے۔ وہ جڑ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ اس قسم کی اعلےٰ صنعت سے پر جسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ ان میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے۔ اور جو غفلت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے۔ وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ غفلت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اس وجہ کے دور ہو جانے پر اس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی فانی ہوگی +

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۴۲ - جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے۔ وہ محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جیو کا وجود محدود المقام اور محدود صفات فعل اور عادات والا ہوتا ہے۔ اس میں تمام علوم کو ہر طرح سے کامل طور پر بیان کرنے کی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے +

پرماتما پرتکیش ہے

۴۳ - (۱) کیا تم انہیں اشیاء کو مانتے ہو۔ جو پرتکیش ہیں۔ غیر از پرتکیش کو نہیں۔ جس طرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعہ پاک "انتہ کرن"۔ ودیا اور یوگ ابھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتکیش دیکھتا ہے۔ جس طرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے اغراض حاصل نہیں ہوتے۔ اسی طرح یوگ ابھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر صفات کے ساتھ براہ راست تعلق ہونے کی وجہ سے پرتھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتکیش ہوتا ہے +

۴۴ - اور جو پاپ کرنے کی خواہش کے وقت خوف۔ شک۔ اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ وہ انتریامی (ضابطہ القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی پرماتما پرتکیش ہوتا ہے۔ پس انومان کے ہونے میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے +

۴۵ (۳) اور پرتکیش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی قدیم۔ ابدی اور علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے +

۴۶ - جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جیو جان سکتا ہے۔ تب "ارتھ واد" یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی بخوبی موزوں ہے۔ کیونکہ جو اشیا ابدی ہیں۔ اُن کے صفات فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں۔ اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے +

ارتھ واد

۴۷ - (۱۸) جس طرح انسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس کارِ عظیم (دُنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر ناممکن ہے جب یہ بات ہے۔ تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہو سکتا +

دُنیا بغیر ایشور کے نہیں بن سکتی +

۴۸ - اور جب پرماتما کے اُپدیش کرنے والوں سے (اُس کی ذات کا بیان) سُنیں گے۔ تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا سہل ہوگا + اس لئے جینیوں کے پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے +

ایشور کے ثبوت میں انوواد مکرر بیان

سوال

अनादेरागमस्यार्थो न च सर्वज्ञ आदिमान् ।
कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥
अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रतीयते ।
प्रकल्पेत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ २ ॥
सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता ।
कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तरादृते ॥ ३ ॥

۴۹ - (جو) درمیان میں عالم کل ہوا ہو (قدیم شاستر کا مضمون نہیں ہو سکتا کیونکہ حادث - غیر حقیقی کلام سے اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے +

ایشور کی ہستی پر اعتراضات

(۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔ تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت "انیونیہ آشرے دوش" (اعتراضِ دور[1]) عائد ہوتا ہے +

[1] علم منطق میں تسلسل امور نامتناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں۔ اور دور اُسے کہتے ہیں۔ کہ جب ایک علم کا موقوف ہو۔ دوسرے علم پر۔ اور علم ثانی پھر موقوف ہو علم اول پر۔ جو خود مجہول ہے۔ دور تسلسل بھی باطل ہے۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو "ان اوستھا دوش" (ان اوستھا) اور دور کو "انیونیہ آشرے دوش" کہتے ہیں (مترجم)

۵۰- جواب - ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیا ہیں "اینوانیہ آشرے دوش" (دور) عائد نہیں ہو سکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "ان اوستھا دوش" (تسلسل) عائد نہیں ہوتا۔ اور ہم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو۔ یہ کبھی موزوں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے۔ پھر وہ تپش چریا (ریاضت) گیان اور مکتی کو کس طرح پا سکتے ہیں +

ان کی تردید

اسی طرح ترکیب کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ تفریق و تقسیم کے بغیر ترکیب ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو! خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو۔ تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو پورے طور پر نہیں جان سکتا +

جب "سِدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اُسکو کچھ بھی ادراک نہیں ہوگا +

جب جیو دُکھ پاتا ہے۔ تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے +

ایسی محدود طاقت والے اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں مان سکتا +

اگر تم کہو۔ کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے۔ تو وہ کن سے اور اُن کے ماں باپ کن سے اور پھر اُن کے بھی ماں باپ کن سے پیدا ہوئے۔ علیٰ ہذا القیاس "ان اوستھا" (تسلسل) عائد ہوگی +

"آستک" اور "ناستک"

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال و جواب لکھتے ہیں۔ جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے +

ناستک۔ ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ کرم (فعل) سے ہی ہوتا ہے +

کرم ہی کرتا نہیں بن سکتا

۵۱۔ آستک۔ اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے۔ تو کرم کس سے ہوتا ہے۔ اگر کہو۔ کہ جیو وغیرہ سے ہوتا ہے۔ تو جن وسائل کان وغیرہ سے جیو کرم کرتا ہے وہ کن سے ہوئے۔ اگر کہو۔ کہ ازلی اور طبعی ہوتے ہیں۔ تو ازلی کا دُور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی معدوم ہو جائے گی +

اگر کہو۔ کہ "پراگ ابھاؤ" (عدم ماقبل) کی مانند ابتدا نہیں۔ مگر انتہا ہے۔ تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کرم (فعل) ختم ہو جاوینگے۔ اگر نتیجہ کا دینے والا ایشور نہ ہو۔ تو پاپ کے نتیجہ میں جیو کبھی اپنی خوشی سے دُکھ نہیں بھوگیگا۔ جس طرح چور وغیرہ چوری کا نتیجہ (سزا) اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے۔ بلکہ شاہی قانون سے بھوگتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے حکم سے جیو پاپ اور پن کے نتائج بھوگتے ہیں۔ بصورت دیگر کرم خلط ملط ہو جاوینگے۔ اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑینگے +

ناستک۔ ایشور کرم کرنے والا نہیں ہے۔ اگر کرم کرنے والا ہوتا۔ تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا۔ اس لئے جس طرح ہم "کیولی" مکتی پائے ہوؤں کو فعل سے آزاد مانتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی جانو +

ایشور بے فعل نہیں

۵۲۔ آستک۔ ایشور بے فعل نہیں ہے۔ بلکہ بافعل ہے۔ اگر چیتن (ذی شعور) ہے۔ تو بافعل کیوں نہیں۔ اور اگر فاعل ہے۔ تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا۔ جس طرح اپنے مصنوعی بیتر ٹھنکر کو جیو سے بناوٹی ایشور بنا ہوا مانتے ہو۔ اس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحب علم نہیں مان سکتا۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور بنے۔ تو عارضی اور محتاج بالغیر ہو جاوے۔ کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا۔ تو پھر آخیر میں جیو ہی ہو جاویگا۔ اپنے جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ بے حد زمانہ سے جیو ہے۔ اور بے حد زمانہ تک رہیگا۔ اس لئے اس قدیم سے ثابت بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے دیکھو جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پن کرتا۔ سُکھ دُکھ بھوگتا ہے۔ ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا (یعنی نہ پاپ پن کرتا ہے۔ نہ بھوگتا ہے) اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہو۔

تو اس جہان کو کس طرح بنا سکتا ہے۔ اگر کرموں کو "پراگ ابھاؤ" کے مانند غیر ازلی مگر منتہی (ختم ہونے والا) مانتے ہو۔ تو کرم کے ساتھ "سمواۓ" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہیگا اور جب سموائی تعلق نہیں رہا۔ تو وہ ترکیب سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائیگا اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے۔ تو وہ مکت جیو گیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں۔ تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کی مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں۔ اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے۔ تو مکتی کیا ہوئی۔ تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک۔ ایشور محیط (موجود کل) نہیں ہے۔ اگر موجود کل ہوتا۔ تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں۔ اور برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ اعلےٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور موجود ہے۔ پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہیئے۔

۵۳۔ آستک۔ محاط (ویاپیہ) اور ویاپک (محیط) ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ (محاط) ویاپیہ محدود المقام اور ویاپک محیط موجود کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں موجود ہے۔ اور کرہ زمین و گھڑا کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں۔ اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے و کپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے۔ اور گھڑا کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے۔ مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحب علم اور بے علم۔ دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے۔ اسی طرح (ودیا وغیرہ اوصاف نیک اور راستگوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ خصلتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں۔ ورنوں کی تشریح جس طرح چوتھے باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہاں دیکھ لو۔

ایشور محیط اور بے لوث ہے

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" ہوتی۔ تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

۵۴۔ آستک۔ "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں۔ ان کو ایشور نہیں کرتا۔ بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے۔ اناج وغیرہ ایشور نے پیدا

سرشٹی دو قسم کی ہے

کئے ہیں۔ اس کو لے کر جیو پیس کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیاء نہ بنا دیں۔ اور نہ کھاویں۔ تو اس کے بدلے ان کاموں کو کبھی ایشور کرنے لگا ہے اگر (ان کاموں کو جیو خود) نہ کرے تو جیو کا زندہ رہنا (جسم میں رہنا) بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کے تابع ہے۔ بعد میں ان سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے +

ناستک۔ جب پرماتما قدیم ۔ شعور بالذات ۔ راحت بالذات ہے۔ تو جہان کے بکھیڑے اور دکھ میں کیوں پڑا۔ کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا۔ ایشور نے کیوں کیا؟

۵۵۔ آستک۔ پرماتما کسی بکھیڑے اور دکھ میں نہیں گرتا۔ نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جو مختص المقام ہو۔ اس کا بکھیڑے میں اور دکھ میں گرنا ممکن ہے ۔ ہمہ جا موجود کا نہیں۔ اگر قدیم عقل کل۔ راحت کل۔ عالم کل پرماتما جہان کو نہ بناوے۔ تو اور کون بناوے۔ جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے۔ اور جڑ (بے جان) میں بھی خود بخود بننے کی طاقت نہیں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے۔ اسی طرح علت فاعلی یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدائش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے +

دنیا کا انتظام اور ایشور

ناستک۔ ایشور مکتی کے سکھ کو چھوڑ کر جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

۵۶۔ آستک۔ ایشور سدا (دائماً) مکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے بندھن کے بعد مکت ہوئے نیز بھکتوں کی مانند نہیں ہے۔ جو بے انتہا صفات فعل اور عادت والا پرماتما ہے۔ وہ محض اس ناچیز جہان کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہُوا بھی قید میں نہیں پڑتا۔ کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتاً ہیں۔ مثلاً مکتی کے مقابلہ میں بندھن اور بندھن کے مقابلہ میں مکتی ہوتی ہے۔ جو کبھی بندھن میں نہیں تھا۔ وہ مکت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مقامی جیو ہیں۔ وہی بندھن میں آیا۔ اور

ایشور سدا مکت ہے

مکت ہوا کرتے ہیں۔ لاانتہا ہمہ جا موجود اور محیط کُل ایشور تمہارے تیرتھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے +

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اُسی طرح بھوگ سکتا ہے جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے +

۵۷۔ آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو، شہوت پرست، چور وغیرہ بدکار

کرم خود بخود نتیجہ نہیں دے سکتے

آدمی خود بخود پھانسی یا قید خانہ نہیں جاتے۔ اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں۔ بلکہ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجہ ان کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے انصاف کے قاعدوں سے اُن کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا۔ اس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے +

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں۔ بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں۔ وہ سب ایشور ہیں +

۵۸۔ آستک۔ یہ بات بالکل فضول ہے۔ کیونکہ جو اوّل بندھن میں پڑ کر

مکت جیو ایشور نہیں ہیں

مکت ہو۔ وہ پھر بھی بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مکت ہوئے پھر بھی ضرور بندھن میں گرینگے۔ اور جبکہ بہت سے ایشور ہیں۔ تو جس طرح جیو بوجہ بہت ہونے کے لڑتے بھڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایشور بھی لڑا بھڑا کرینگے +

ناستک۔ ارے کم عقل! جہان کے بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے +

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

کوئی فعل۔ اور فعل کے بغیر کوئی "نتیجہ فعل" جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے؟ یہ اس قسم کی بات ہے۔ کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پِس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی، سوت، کپڑا، انگرکھا، دوپٹہ، دھوتی، پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ جب ایسا نہیں ہے۔ تو

فاعل (حقیقی) ایشور کے بغیر یہ طرح طرح کا عالم اور بیشمار جسموں کی بناوٹ کس طرح ہو سکتی ہے اگر ہٹھ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہُوا مانو۔ تو مذکورہ بالا کپڑے وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ۔ جب ایسا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو تمہاری دلیل سے خالی بات کو کون عقلمند مان سکتا ہے +

ناستک۔ "ایشور" "وِرکت" (تارک ہے) یا "موہت" (پابند) اگر "وِرکت" ہے تو دُنیا کے بکھیڑے میں کیوں پڑا۔ اگر "موہت" ہے۔ تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہو سکے گا +

۶۰۔ آستک۔ پرمیشور میں "ویراگ" (ترک) یا موہ (دل بستگی) کبھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محیط کل ہے۔ وہ کس کو چھوڑے۔ اور کس کو اختیار کرے۔ ایشور سے افضل یا اس کو غیر حاصل کوئی شے نہیں ہے۔ اس لئے اُسے کسی میں بھی موہ "نہیں ہوتا"۔ "ویراگ" اور "موہ" جیو پر عائد ہو سکتے ہیں۔

ایشور میں نہ ویراگ ہے۔ نہ موہ

ایشور پر نہیں +

ناستک۔ اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیوؤں کے کرموں کا نتیجہ دینے والا مانو گے۔ تو ایشور پابند دُنیا ہو کر دُکھی ہو جاویگا +

۶۱۔ آستک۔ بھلا جب قسم قسم کے کاموں کا کرنے والا اور جانداروں کو کرموں کی سزا دینے والا دھارمک صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دُنیا ہوتا ہے۔ تو پھر لا انتہا طاقت والا پرمیشور دُنیا کا پابند اور دُکھی کیونکر ہو گا۔ ہاں! تم اپنی بے علمی کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو۔ تو یہ تمہاری بے علمی کا زبردست ثبوت ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو وید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو۔ کیوں مغالطہ میں پڑ کر ٹھوکریں کھاتے ہو +

ایشور پابند دنیا ہے۔

اب ہم جس طرح جین لوگ جہان کو مانتے ہیں۔ اس طرح اُن کے "سوتروں" کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اور اختصار کے ساتھ اصلی حوالہ کے معنی کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کر کے دکھاتے ہیں:-

मूल —सामिस्सरियाइ असन्ते च मूगइ संसार घोरकान्तारे ।

मोहाइ कम्मगुरु ठिइ विवाग वसउ भमइ जीवो ।

प्रकरणरत्नाकर भाग दूसरा २ । षष्ठीशतक ६० । सूत्र २ ।

یہ رتن سار بھاگ نامی کتاب کے اندر "سمیکتو پرکاش" کے مضمون میں گوتم اور مہاویر کا مباحثہ ہے +

دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہو سکتی

۶۲- اس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے۔ نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی۔ اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے۔ یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں۔ ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں (کہا) ہے۔ کہ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ یہ نہ کبھی بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے +

محقق (۱) جو ترکیب سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ ازلی اور ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ وہ سب ترکیب سے پیدا ہونے والی ہیں۔ اور وہ پیدا اور فنا ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ پھر دنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر ان کو کامل علم ہوتا۔ تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے :-

(۲) جیسے تمہارے گورو ہیں۔ ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو۔ تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبیعات کبھی نہیں ہو سکتا۔ بھلا جو اشیاء صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے۔ بات یہ ہے۔ کہ جینیوں یا اُن کے آچاریہ کو کرۂ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا۔ اور نہ اس وقت اُن میں یہ علم ہے۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیونکر مانتے۔ اور کہتے۔ دیکھئے! (یہ لکھتے ہیں۔ کہ) :-

جینیوں کی بیہودہ فلاسفی

۶۳- اس دُنیا میں "پرتھوی کایہ" یعنی "پرتھوی (زمین) بھی جیو کا جسم ہے۔ اور "جل کایہ" وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں۔ اُس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا ان کی اور بے معنی باتیں بھی دیکھو۔ جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ "سمیگ گیانی" (عالم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں۔ ان کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں :-

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں۔ اور جس کو بتاریخ ۲۸ اپریل سنہ ۱۸۷۹ نانک چند جینی نے مطبع جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شائع کیا ہے صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے :-

کال کی تشریح

۶۴- یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں۔ اور "اسنکھیات" (بیشمار) سمیوں کو "آدلی" کہتے ہیں۔ ایک کروڑ سرسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ آدلیوں

کا ایک مہورت ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن۔ ایسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش"۔ اور ایسے دو "پکھشوں" کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے ستر لاکھ کروڑ چھپن ہزار کروڑ۔

(۷۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰ × ۵۶۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰)

پوروا اور پلیوپم کال — برسوں کا ایک "پوروہ" ہوتا ہے۔ ایسے اسنکھیات "پورووں" کو ایک "پلیوپم" کال کہتے ہیں۔

"اسنکھیات" اس کو کہتے ہیں۔ کہ ایک چار کوس مربع اور اتنا ہی گہرا کنواں

اسنکھیات کال — کھود کر اُس کو جنگلی آدمی کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔ واضح رہے۔ کہ آج کل کے انسانوں کے بال سے "جنگلی" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصّہ پتلا ہوتا ہے۔ یعنی اگر جنگلی آدمی کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں۔ تو زمانۂ حال کے آدمیوں کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جنگلی آدمی کے ایک انگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے کرنے سے بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پس ایسے ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب سب ٹکڑے نکل جاویں۔ اور کنواں خالی ہو جاوے۔ تب بھی وہ وقت سنکھیات (قابل شمار) ہے اور جب اُن میں سے ایک ایک ٹکڑے کے اسنکھیات ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں سے اس کنوئیں کو ایسا ٹھوس کر بھریں۔ کہ اس کے اوپر سے کرۂ زمین کے راجا کا لشکر گذر جاوے۔ تو بھی نہ دبے۔ اُن ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں جب وہ کنواں خالی ہو جاوے۔ اور پھر اسنکھیات "پوروہ" گذر جاویں۔ تب ایک "پلیوپم کال" ہوتا ہے۔ "پلیوپم کال" کو کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (۱۰۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰) پلیوپم کال گذر جاوے۔ تب ایک اُت سرپنی کال ہوتا ہے۔ اور جب ایک اُت سرپنی" اور ایک "اوسرپنی" کال گذر جاوے۔ تب ایک کال چکر ہوتا ہے۔ جب اننت کال چکر" گذر جاویں۔ تب ایک "پُدگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال — اب اننت کال کس کو کہتے ہیں۔ سدھانت کی کتابوں میں نو تمثیلوں سے،

کال کا شمار کیا گیا ہے۔ اس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے اننت 'پدگل پراورت' کے زمانے جیو کو بھرمتے ہوئے گذرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ +

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

۶۵- سُنو بھائی! علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتاب کے موجب وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں؟ دیکھئے۔ ان تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا۔ ان کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں۔ جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں۔ اور بھی ان کا اندھیر سُنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ بوٹا بول یا جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لُبِ لباب ہے +

بے حس جیووں کی عمر

۶۶- رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے۔ کہ "پرتھوی کایہ" یعنی مٹی پتھر وغیرہ جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں۔ اُن میں رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک انگُل اسنکھیا تواں (بے شمار واں حصہ) سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں +

ایک حس والے جیووں کی عمر

۶۷- رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لاانتہا جیو ہوتے ہیں وہ معمولی نباتات کے جیو کہلاتے ہیں۔ جو کند مُول وغیرہ اور "اننت کایہ" وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہیئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ "انتر مہورت" ہوتا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر اُن کا "مہورت" حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہیئے۔ اور چونکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حسِ لامسہ (چھونے کی شکتی) ہوتی ہے۔ اور اس (جسم) میں ایک جیو رہتا ہے۔ اس لئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں اس کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن ہوتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ پُرانیوں کا یوجن چار کوس کا۔ مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے +

دو حس والے جیو اور اُنکی عمر

۶۸- اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں۔ اُن کا جسم اور ایک مُنہ (ہوتا ہے) اور وہ سنکھ۔ کوڑی اور جُوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے

جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے۔ اور ان کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بہت بھول گیا۔ کیونکہ اس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھنا۔ اور اڑتالیس کوس کی جوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی۔ اور انہوں نے ہی دیکھی ہوگی۔ اور کا ایسا نصیب کہاں۔ کہ اس قدر بڑی جوں دیکھے +

۶۹۔ رتن سار صفحہ ۱۵۰۔ اور دیکھو ان کا اندھا دھند بھبو۔ بچائی۔ کساری

حیرت ناک جانور

اور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں۔ ان کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اگر بروئے جین مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں تو ایسے بچھو اور مکھی انہیں کے گھر میں رہتے ہونگے۔ اور انہیں نے دیکھے ہونگے۔ دنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہونگے۔ اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں۔ تو اس کا کیا حشر ہوتا ہوگا +

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کا ہوتا ہے۔ ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار سالوں کی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے بڑے جسم والے جیو بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہونگے۔ وہی ایسی جھوٹی باتیں مان سکتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا +

رتن سار صفحہ ۱۵۱۔ آبی گربھج رحم سے پیدا ہونے والے جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی (۱۰۰۰۰۰۰) ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پورو" سالوں کا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی انہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہونگے۔ کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے۔ کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے

۷۰۔ اب زمین کی پیدائش سنئے رتن سار صفحہ ۱۵۲ (اس ترچھی دنیا میں

جینیوں کا جغرافیہ

اسنکھیات ۲ "دویپ" اور "اسنکھیات" ۳ سمندر رہیں ۴ اسنکھیات"

لہ چار کوس بلحاظ حساب پرانیوں کے ہوتے ہیں۔ ورنہ جینیوں کے لحاظ سے (۲۰۰۰) کوس ہوتے ہیں

کا اندازہ یہ ہے ۔ کہ جس قدر "سمۂ" اڑھائی" ساگر دیم کال" میں ہوتے ہیں ۔ اُتنے دویپ اور سمندر جاننے چاہئیں ۔ اب اس زمین میں اول ایک "جمبو دیپ" ہے سب دویپوں کے درمیان میں ہے ۔ اس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی ایک ارب کوس کا ہے ۔ اور اس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے ۔ اس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی دو ارب کوس کا ہے ۔ اس جمبو دیپ کے چاروں طرف جو "دہات کی کھنڈ" نام دویپ ہے اس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی چار ارب کوس کا ہے ۔ اور اس کے باہر "کالو ودھی" سمندر ہے ۔ اُس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی ۱۶[1] ارب کوس کا ہے ۔ اس دویپ کے اندر منطقہ ہیں ۔ اُس کے نصف میں انسان رہتے ہیں ۔ اور اس کے باہر "اسنکھیات" دویپ اور سمندر ہیں ۔ اُن میں "تریگ یونی" (ترچھے چلنے والے) جانور رہتے ہیں (رتن سار صفحہ ۱۵۳) جمبو دویپ میں ایک ہمونت ۔ ایک ائی رنڈونت ۔ ایک ہری ورش" ایک "رمیک" ۔ ایک "دیوکرو" ۔ ایک "اُترکرو" یہ چھ[2] براعظم ہیں ۔

(محقق) - کرہ ارضی کے جاننے والے لوگو! سنو! کرہ زمین کی پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی ۔ یا جینیوں نے ۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی تو تم اُن کو سمجھاؤ ۔ اگر تم نے غلطی کھائی ۔ تو اُن سے سمجھ لو ۔ تھوڑا سا غور کرنے سے پتہ لگتا ہے ۔ کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرہ زمین و ہئیت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا ۔ اگر پڑھے ہوتے ۔ تو سرا پا گپوڑے کیوں مارتے ۔ پس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں ۔ اور ایشور کو نہ مانیں ۔ تو کیا تعجب ہے ؟

اور اسکی بیہودگی

[1] ہندی ستیارتھ پرکاش میں ۱۶ کے آگے یہ حرف رہ گئے ہیں ۔ لاکھ یوجن ارتھات سولہ ارب +

[2] جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل محروم ہونے کے ثبوت میں ہم اس موقعہ پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "اڑھی دویپوں کسو" یعنی اڑھائی دویپ کا نقشہ ہے ۔ اس نقشے سے جینیوں کی بے علمی کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے ۔ اصلی کرہ ارضی کے موجودہ نقشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کے نقشے اور جغرافیہ کی لغویت خود بخود ظاہر ہو جاویگی ۔ اس لئے ہمارے حاشیہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔ واضح رہے ۔ کہ یہ نقشہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی نے ایک جینی سادھو لیکھراج نامی سے حاصل کیا تھا ۔ سادھو مذکور کے پاس چھپا ہوا نقشہ تھا جس کی نقل عکسی کپڑے پر کی گئی تھی (مترجم) +

۷۲ - اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے۔

جینیوں کا پوشیدہ لٹریچر

کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کی تصنیف کی ہوئی سدہانت کی کتب مانتے ہیں۔ اُن میں اس قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے۔ اگر (دیکھنے کو) دیویں۔ تو پول کھل جاوے۔ ان کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا۔ ہرگز اس گپوڑوں سے بھرے مضمون کو سچ نہیں مان سکیگا۔

۷۳ - یہ سارا ڈھکوسلہ جینیوں نے جہان کو "انادی" ازلی ماننے کے لئے

اس سارے ڈھکوسلے کی علت غائی

بنا رکھا ہے۔ مگر یہ محض جھوٹ ہے۔ البتہ جہان کی علت "انادی" ہے۔ کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرّے) وغیرہ بحالت علتِ اولیٰ ترکیب سے بری ہیں۔ لیکن ان میں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب "مفرد پرمانو" کسی وجود کا نام ہے۔ اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں۔ تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے اُن کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے۔ اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے۔ دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ابدی ازلی اور چیتن پرماتما کا کام ہے۔ یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے۔ انادی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے۔ تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی۔ بلکہ علت معلول دونوں وہی ہو جائیگا۔ اگر ایسا کہوگے۔ تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "اینوانیہ آشریہ" (دور) اور "آتم آشریہ" (اپنے سہارے آپ ہونے کا نقص عائد ہوگا) جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بن جانا ناممکن ہے۔ ایسے ہی جہان کا فاعل ماننا بھی ضروری ہے۔

۷۴ سوال - اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو۔ تو پھر ایشور

ایشور کا فاعل کوئی نہیں

کا فاعل کون ہے؟

جواب - فاعل (اولین) کا فاعل اور علت (اولےٰ) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ فاعل اولین اور علت اولےٰ کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں ترکیب اور تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اس امر کی مفصل تشریح آٹھویں باب میں پیدائش

عالم کے مضمون میں کی گئی ہے۔ وہاں دیکھنا چاہیئے ؎

جبکہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی حقیقی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم جیسے نہایت باریک مسئلہ کے سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس لئے جینی لوگ جو دنیا کو ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں۔ جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اوّل میں لکھا ہے۔ اُن کی یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے، اُن کے تمام متعلقین بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بیشمار مراد لیتے ہو۔ تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے بارے میں یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے اپنے ایک ایک معلول اور علت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے جبکہ ایک مفرد ریا نو جوہر کی حد ہے۔ تو اُس میں لا انتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک جوہر میں لا انتہا عرض اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لا انتہا تغیرات کو بھی لا انتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے۔ تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی باتیں لکھی ہیں ؎

۷۵۔ "جیو" اور "غیر از جیو" ان دو اشیاء کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے ؎

جڑ میں پُن پاپ

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तद [illegible]

सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य वि[illegible]ः ॥

یہ جن دت سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اول کے "نئے چکر سار" میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکھشن" (ادراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پدگل" (پرمانو یعنی ذرات مادی) پُن اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ

کہلاتے ہیں +

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن پُدگل ہا جو جڑ ہیں۔ اُن میں پاپ پُن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پُن کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیا ہیں۔ وہ سب پاپ وپُن سے خالی ہیں۔ جو جیوؤں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے۔ اُس کی طاقت بھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی +

۷۶۔ جینی لوگ دُنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور بندھ کو انادی مانتے ہیں۔

دُنیا و جیو کو نتیہ ماننا

یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پائے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گذرتا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور نیز بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو۔ تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیونکہ جو شئے انادی ہے۔ وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانوگے۔ تو تمہارے تمام انادی اشیا کا فنا ہونا لازم آویگا۔ اور اگر انادی کو مدامی مانوگے۔ تو کرم اور بندھ بھی مدامی ہونگے۔ اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو۔ تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہُوا۔ پس مکتی نیمتکی (عارضی) ہوگی۔ اس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکے گی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی مدامی مانی ہے۔ وہ قائم نہ رہ سکے گی +

۷۷۔ **سوال**۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اُتار لینے یا آگ میں بھُن جانے پر پھر نہیں اُگتا۔ اسی طرح مکتی میں پہنچا ہُوا جیو پھر پیدائش اور موت سے بندھا ہُوا جہان میں نہیں آتا +

جیو کی مکتی عارضی

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق سمواۓ (لازم وملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنیکی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود

ہونا نہ مانوگے۔ تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاوینگے۔ اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہے گی جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہونا ہے تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا مکت ہونا مانتے ہو۔ اسی طرح دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑے گا۔ وسیلوں کے ذریعہ سے حاصل کی ہوئی شے ہرگز دائمی نہیں ہو سکتی۔ اگر وسیلوں کے بغیر مکتی کا حاصل ہونا مانوگے۔ تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑوں میں میل لگتی ہے۔ اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے۔ اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعہ[1] سے جیو میں کرم بصورت پھل لگتا ہے۔ اور وہ کامل علم مشاہدہ اور نیک اعمال سے نرمل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو۔ تو مکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مکت ہونا ضرور ماننا پڑیگا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر یا سبب سے میل چھوٹتی ہے۔ اسی طرح سبب سے میل لگ بھی جاویگی۔ اس لئے جیو کا بندھ اور مکت ہونا پرواہ (بلحاظ تواتر) سے انادی مانو۔ مسلسل انادی نہیں ہے *

<table><tr><td>جیو پاک ہے</td></tr></table>

۷۸۔ سوال۔ جیو کبھی نرمل (ناپاکی) سے بری نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک ہے

جواب۔ اگر کبھی نرمل نہ تھا۔ تو نرمل کبھی ہو بھی نہ سکیگا۔ جس طرح صاف[3] میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اس کے ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مکتی میں بھی ہوگا *

---

[1] یعنی جیو کو درخت مانیں تو رغبت و نفرت روپ پانی اور مٹی کے ذریعہ سے اسمیں اعمال روپ پھل لگتے ہیں (مترجم)

[2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہو۔ اور ان سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہو۔ تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میں پھنسنا بھی ماننا پڑیگا۔ اور اسی طرح اس میں پھنس کر پھر اس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے۔ تو بندھن کے بعد مکتی بھی ماننی پڑیگی۔ علے ہذا القیاس (مترجم)

[3] یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جاوے۔ تو اس میں میل کا لگنا ضروری ہے۔ اور پھر اس میل کے اتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آویگی۔ اس طرح مکتی کو ملنے اور چھوٹنے والی چیز سمجھنا چاہیئے (مترجم)

۷۹۔ سوال ۔جو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے جسم میں آجاتا ہے۔

کرم سے جنم کا ماننا ایشور کا ماننا فضول ہے +

جواب۔ اگر محض کرم ہی جسم اختیار کرنے کا باعث ہوں۔ اور ایشور باعث نہ ہو۔ تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو۔ کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو۔ کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود آکر قید خانہ میں نہیں پڑتا۔ اور نہ خود بخود پھانسی پاتا ہے۔ بلکہ راجہ دیتا ہے۔ اُسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے ایشور کو تم بھی مانو +

۸۰۔ سوال ۔نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے۔ پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت نہیں +

کرم خود بخود پھل نہیں دیتے

جواب۔ اگر ایسا ہو۔ تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جسے عادت نہیں ہوتی۔ اُسے بہت چڑھتا ہے۔ اسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پُن کرنے والوں کو کم اور گاہے گاہے تھوڑا تھوڑا پاپ پُن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کریگا +

۸۱۔ سوال جیسی جس کی عادت ہوتی ہے۔ اس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے +

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

جواب۔ عادت پر دارومدار ہے۔ تو اس کا چھوٹنا اور ملنا نہیں ہو سکتا البتہ جس طرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے۔ اور اُس کے دور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے۔ ایسا ماننا ٹھیک ہے +

۸۲۔ سوال ۔ترکیب کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا جیسے دودھ اور کھٹائی کے ملاپ سے دہی بنتا ہے۔ اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے +

جیو اور کرم پھل خود بخود اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

جواب جس طرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیوؤں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جڑ اشیا خود بخود باقاعدہ ترکیب نہیں پاتیں۔ اور جیو بھی محدود العلم

ہونے کی وجہ سے خودبخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ایشور کے باندھے ہوئے "قانونِ قدرت" کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہو سکتی ✦

جیو کرم سے مکتی نہیں پا سکتا

۸۳ - سوال - جو کرموں سے مکتی پاتا ہے۔ وہی ایشور کہلاتا ہے ✦

جواب جبکہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگتے ہیں۔ تو جیو اُن سے ہرگز مکتی نہیں پا سکتا ✦

بندھن نیا نہیں

۸۴ - سوال - کرم کے ذریعہ سے پیدا ہونے والا بندھن نیا ہونے والا ہے ✦

جواب - اگر آغاز والا ہے - تو کرموں کا یوگ (تعلّق) انادی نہیں رہا۔ اور انادی تعلّق ہونے سے پیشتر جیو "نشکرم" (فعل سے خالی) ہوگا - اور اگر "نشکرم" کو کرم لگ گیا۔ تو مکتوں کو بھی لگ جاویگا۔ اور کرم کرم کرنے والے کے درمیان دوامی یعنی لازم و ملزوم کا تعلق ہوتا ہے کبھی نہیں چھوٹتا۔ اس لئے جس طرح نویں باب میں لکھ آئے ہیں۔ اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے ✦

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۸۵ - جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے۔ بڑھا وے - پھر بھی اس میں محدود علم اور محدود طاقت رہیگی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے - اُس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے ✦

جیو موٹا تپلا نہیں ہو سکتا

۸۶ - جینیوں میں جو "ارہنت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق مانتے ہیں - اُن سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر یہی بات ہے۔ تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکیگا۔ پس یہ بھی ایک بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ جیو ایک لطیف شے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے لیکن اُس کے قواء جسم کے اندر پران۔ بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے۔ اور اچھی صحبت سے اچھا اور بُری صحبت سے بُرا ہو جاتا ہے ✦



جینیوں کا دھرم

मूल-रे जीव भव दुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमय धम्म
इयराणं पणमंतो सुहकय्ये मूढ मुसिओसि ॥

प्रकरणरत्नाकर भाग २ । षष्ठी शतक ६० । सूत्राङ्क २ ॥

۸۷ - ارے جیو! محض ایک جین مت یعنی شری دیت راگ کا بیان کیا
ہؤا دھرم دُنیوی دُکھ پیدائش بوڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا
ہے۔ اسی طرح جین مت والے کو "سدیو" (اچھا دیوتا) اور سگرو (اچھا گرو) بھی
جاننا چاہیئے۔ دیگر یعنی دیت راگ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک جو دل لگی سے چھوٹے
ہوئے دیوتا ہیں۔ اُن کے علاوہ باقی ہری ہر۔ برہما وغیرہ کدیو (بُرے دیوتا) ہیں۔
جو اُن کی پوجا بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں۔ وہ سب لوگ دھوکا کھا رہے ہیں
مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ جین مت کے "سدیو" "سگرو" "سدھرم" (اچھے دھرم)
چھوڑ کر دوسرے "کدیو" "کگرو" اور "کدھرم" کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی
نہیں ہوتی +

محقق - اب عالموں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کی دھرم کی کتابیں کہاں تک
نفرت سے بھری ہوئی ہیں +

मूल-अरिहं देवो सुगुरु सुद्धं धम्मं च पंच नवकारो
धम्माणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हियय्यम्मि ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० ६० । सू० १ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰-۱

۸۸ - جو "اری ہن" (یعنی) بڑے بڑے دیوتاؤں سے پوجا وغیرہ کئے
جانے کے لائق ایسا کہ (جس کے برابر) کوئی دوسرا وجود
افضل نہیں۔ جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو۔
صاحب علم و عمل شاستروں کا اپدیش کرنے والا اعلیٰ گرو

جینیوں کی چار سرشٹھ چیزیں
(۱) ارہنت دیو (۲) سوگرو
(۳) سو دھرم (۴) پانچ قسم کے نمسکار

شدھ یعنی تعلقات دنیوی کی ناپاکی سے "بری سمیکتو" یعنی اخلاق و رحم مجسم جو تشریح کر رہا ہے۔ اس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم جو ہے۔ بری حالت میں گرنے والے جیوؤں کو بچانے والا ہے۔ اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا سے نجات بخشنے والا نہیں۔ ارہنت وغیرہ (یعنی) پرمیشٹھی (ہادی) اور جو اس کے متعلقین ہیں۔ اُن کو پانچ قسم کی سند یہ چار چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں +

واضح رہے۔ کہ "دیا" (رحم) "کشما" (حلم) "سمیکتو" (کمال) "گیان" (علم) "درشن" (معرفت) اور "چارتر" (ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے +

محقق - جبکہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے۔ تو وہ نہ دیا ہے۔ اور نہ کشما۔ گیان کی جگہ اگیان۔ درشن کی جگہ اندھیرا اور چارتر کی جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے +

جینیوں کا پچھلاوہ

मूल-जइन कुणसि तव चरणं न पढसि न गुणेसि देसि नो दाणम्। ता इत्तियं न सक्किसि जं देवो इक्क अरिहन्तो ॥

प्रकरण० भा० २। षष्ठी० सू० २॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰-۲

۸۹ - اے انسان! اگرچہ تو تپ چارتر (نیک رویہ) نہیں کر سکتا۔ نہ سوتر پڑھ سکتا ہے۔ نہ پرکرن وغیرہ کو بچار سکتا ہے۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے۔ تب بھی تو اگر صرف "ارہنت" یعنی ہماری عبادت کے لائق دیوتا سچے گرو اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے۔ تو وہی سب سے افضل اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے +

محقق - اگر دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے۔ تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) اَدیا (بے رحمی) اور اکشما (نابردباری) ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی جیو کو دُکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کرنا واجب ہے۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جاوے۔ تو ہزاروں

کو دُکھ ملیگا۔ اسی لئے وہ دیا۔ اَدیا۔ اور کشما۔ اکشما ہو جاوینگی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سب جاندار وں کے دکھ دور کر دے اور سُکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے۔ صرف پانی چھان کر پینا۔ اور چھوٹے چھوٹے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے۔ کیونکہ وہ اس پر عمل کچھ نہیں کرتے۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں۔ رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کے عالموں کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے ؟

۹۰- اگر اُن کی دیا سچی ہوتی۔ تو کتاب دویک سار کے صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو

جینیوں کی دیا کی پڑتال

کیا لکھا ہے۔ اوّل۔ غیر مذہب والے کی سُتتی۔ یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوم۔ اُن کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوم۔ الاپن۔ یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم۔ سن لپن یعنی اُن سے بار بار نہ بولنا۔ پنجم۔ اُن کو روٹی کپڑے وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی اُن کو کھانے پینے کی چیز بھی نہ دینی۔ ششم۔ خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا۔ یہ چھ تنّنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں ؛

محقق۔ اب عقلمندوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے رحمی حقارت اور کینہ ہے۔ جبکہ غیر مذہب والوں پر اس قدر بے رحمی ہے۔ تو پھر جینیوں کو بے رحم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا۔ اُن کے مذہب والے آدمی ان کے گھر کے برابر ہیں۔ اس لئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے۔ پھر اُن کو کون عقل والا یا دیا دان کہہ سکتا ہے ؛

۹۱- کتاب دویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے۔ کہ متھرا کے راجہ کے

جینیوں کی بیرحمی کی مثال

دیوان مستی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا۔ اور آلوینا (پرائسچت) کر کے شدھ ہو گیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کشما کو نابود کرنے والا نہیں ہے۔ جب دیگر مذہب والوں سے وہ جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اُن کو دیا کرنے کے بجائے ہنسا کرنیوالا کہنا ہی بجا ہے ؛

۹۲ - اب سمیکتو۔ درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "اربہت پرو چن سنگرہ پرم اگم سار" میں بیان کی گئی ہے۔ "سمیک شردہان" (کامل اعتقاد) "سمیک درشن" "گیان اور چارتر (کامل معرفت۔ علم اور ریاضت) یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔ ان کی تشریح یوگ دیوتے کی ہے۔ جس ہیئت سے جیو وغیرہ "درویہ" قائم ہیں۔ اسی ہیئت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور ابھینویش (خوف مرگ) وغیر مخالف (خیالات) سے آزاد شردھا (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور سمیک درشن" ہے +

جینیوں کے وسائل مکتی

سمیک شردہان اور سمیک درشن

रुचिर्जिनोक्ततत्त्वेषु सम्यक् श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتوں" میں اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں +

यथावस्थिततत्त्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।

यो बोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں۔ اُن کا جو کچھ مختصر یا مفصل علم ہوتا ہے عقلمند لوگ اسی کو سمیک گیان کہتے ہیں +

(۳) سمیک گیان کی تعریف

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।

कीर्तितं तदहिंसादि व्रतभेदेन पञ्चधा ।

अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहाः ।

دیگر بُرے مذہبوں سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اوّل اہنسا کسی جاندار کو نہ مارنا۔ دوم "سونرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "آستیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہمچریہ" "اعضائے تناسل کو قابو میں رکھنا۔ اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیا کا ترک کرنا +

(۴) چارتر کی تعریف

ان میں بہت سی باتیں اچھی ہیں۔ یعنی اہنسا اور بُرے کام مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ

سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں ⁘

۹۳ - مثلاً پہلے سوتر میں لکھا ہے ۔ کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں اُدھار (بہبودی) کرنے والا نہیں ہے ۔ کیا یہ تھوڑی مذمت ہے

جینیوں کی مذمت کرنے کی عادت

جین کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل عالم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے ۔ اُن کو بُرا کہنا اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں ۔ جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں ۔ تعریف کرنا محض ہٹھ کی بات ہے ⁘

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے ۔ اور نہ پڑھ سکے ۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو ۔ تو کیا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے ۔ وہ افضل ہو جاویگا ۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جاوینگے ۔ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے ۔ تو کیا کہا جاوے ۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان کے آچاریہ خود غرض تھے ۔ عالم کامل نہیں تھے ۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے ۔ تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا ۔ اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا ⁘

دیکھو ۔ یہ تو ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جینیوں کا مذہب ڈبانیوالا اور وید مذہب سب کا اُدھار کرنے والا ہے ۔ اگر دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیوؤں کو سُدیو اور ان کے رِشبھ دیو وغیرہ سب دیوؤں کو کُدیو کہیں ۔ تو کیا اُن کو ویسا ہی بُرا نہ لگے گا ؟

मूल-जिणवर आणा भंग उमग्ग उस्सुत्त लेस देसणाउ ।
आणा भंगे पावं ता जिणमय दुक्करं धम्मं ॥

प्रकर० भाग २ । षष्ठी श० ६ । सू० ११ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ ۔ ۶۰ ۔ ۱۱

۹۴ - مخالف مذہب اور مخالف سوتر کے دکھا دینے سے جو جن ور یعنی (ویت راگ دبے لوث) تیرتھنکروں کی ہدایت کی حکم عدولی ہوتی

جینیوں کی تنگ خیالی

ہ واضح رہے ۔ کہ جینیوں کی سنسکرت کی پرانی کتابوں کی ضد پراکرتی کتابیں الگ لکھی ہیں ۔ مثلاً انکے سوتر اور پُران ان ناموں کی عام کتابوں سے مختلف ہیں ⁘ (مترجم)

ہے۔ وہ دُکھ کا باعث یعنی پاپ ہے۔ جن ایشور (جینیوں کے ایشور) کے فرمائے ہوئے "سمیاتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقے سے "جن" کی ہدایت کی حکم عدولی نہ ہو۔ ویسا ہی کرنا چاہئیے +

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسروں کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اسی کی ہے۔ جس کی تعریف دیگر عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ تو اپنی تعریف چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں +

मूल-बहुगुणविज्जा निलओ उस्सुत्त भासी तहा विमुत्तव्वो ।
जहवरमणिजुत्तोवि हु विग्घकरो विसहरो लोए ॥
प्रक० भा० २ षष्ठी० सू० १८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۸

۹۵۔ جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے۔ اسی طرح جو جین مذہب میں نہیں۔ وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھارمک پنڈت ہو۔ جینیوں کو اسے ترک کر دینا ہی واجب ہے +

جینیوں کا حسد اور تعصب

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے۔ اگر اُن کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں سے محبت رکھتے۔ جب وہ اور اُن کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں۔ پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی پھینک دیتا ہے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہونگے۔ جو اُن کے برابر متعصب۔ ہٹھ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں +

मूल-अइसय पाविय पावा धम्मिअ पव्वेसु तोवि पावरया ।
न चलन्ति सुद्धधम्मा धन्ना किवि पाव पव्वेसु ॥
प्रकर० भा० २ । षष्ठी० सू० २६ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۹

"انیہ درشنی" (غیر مذہب) "ٹھیک نہ مانے جانے والے" "کلنگی" (گمراہ برہمچاری سنیاسی سادھو یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن بھی جینی لوگ نہ کریں +

محقق ۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے ۔ کہ یہ بات کتنی کمینہ پن کی ہے ۔ سچ تو یہ ہے ۔ کہ جس کا مذہب سچا ہو ۔ اُس کو کسی سے ڈر نہیں ہونا ۔ اُن کے آچاریہ جانتے تھے ۔ کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول کا پول ہے ۔ اگر کسی دوسرے کو سُنا دینگے ۔ تو رد ہو جاویگا ۔ اس لئے سب کی مذمت کرو ۔ اور جاہل لوگوں کو اپنے جال میں پھنساؤ ٭

तामपि तस्स असुहं जेण निद्दिट्ठाइं मिच्छ पव्वाइं ।

जेसि अणुसंगाउ धम्मीणवि होइ पावमई ॥

प्रकर० भा० २ । षष्ठी० ६ । सू० २७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۲۷

۹۶ ۔ جو مذہب جین دھرم سے مخالفت رکھتے ہیں ۔ وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں ۔ اس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی ماننا افضل ہے ٭

جین مذہب کی خود ستائی

محقق ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے مخالفت رکھنے مذمت کرنے ۔ حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بُرے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے ۔ جینی لوگ جیسے سب کی مذمت کرنے والے ہیں ۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی دنیا سخت مذمت کرنے والا اور ادھرمی نہیں ہوگا ۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی بالتعریف بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں ۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں ۔ اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہتے ہیں ٭

हाहा गुरुअ अकज्जं सामी नहु अत्थि कस्स पुक्करिमो ।

कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कहइय अकज्ज ॥

प्रकर० भा० २ । षष्ठी सू० ३५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۳۵

کہاں "سروجنیہ" (علیم کُل) جن کے کہے ہوئے بچن جینی "سگرو" اور جین مذہب اور کہاں اُن سے مخالف کُگرو دوسرے مذہب کے اُپدیشک ؟ یعنی ہمارے گرو دیو اور دھرم اچھے ہیں ۔ غیر مذہب کے دیو ۔ گرو اور دھرم بُرے ہیں ٭

۹۷ ۔ محقق ۔ یہ بات بیر بیچنے والی کنجڑی کی مانند ہے ۔ جس طرح وہ اپنے

کس نگوید کہ دوغ من ترش است | کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسرے کے میٹھے بیروں کو کھٹا

تلما بتاتی ہے۔ یہی حال جینیوں کا بھی ہے۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی مذمت کرنے کو سخت ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں ۔

...ओ इक्कं मरणं कुगुरु अणंताइ देइ मरणाइं । तो वरं
...सप्पं गहियुं मा कुगुरु सेवणं भद्दं ॥ प्रक० भा० २ सू० ३७॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۔

۹۸ ۔ جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں ۔ کہ سانپ کی منی بھی قابل پرہیز ہے۔ اسی طرح

دوسروں کی سخت مذمت | غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتما لوگوں کو بھی ترک کر دینا

چاہیئے۔ یہ لوگ دیگر مذہب والوں کی مذمت اس سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ جین مذہب سے غیر سب گُرو یعنی وہ سانپ سے بھی بُرے ہیں۔ اُن کی زیارت ۔ خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر خیال مذہب کے گُرؤں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گوروؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کریگا ۔ تو دُکھ میں پڑیگا ۔

محقق ۔ دیکھئے۔ جینیوں کی مانند سنگدل ۔ گمراہ ۔ کینہ ور ۔ مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا ۔ اُنہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے ۔ کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف نہ کریں گے ۔ تو ہماری خدمت اور تعظیم نہیں ہوگی ۔ لیکن اُن کے لئے سخت بدنصیبی کی بات ہے ۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے ۔ تب تک اُن کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا ۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے ۔ کہ اپنی جھوٹی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ اُن کے لئے یہ بڑی بیہودہ سی بات ہے ۔

किं भणामो किं करिमो ताण हयासाण धिट्ठदुट्ठाणं ।
जे दंसऊण लिंगं खिवंति न रयम्मि मुद्ध जणम् ॥

...کرن رتنا کر بھاگ ۲ - ۶ - ۰۰ ۵

۹۹ - جس کی بہبودی کی اُمید کی جاتی رہے۔ ڈھیٹھ۔ بڑے کام کرنے ہیں
...نیوں کی بدحواسی اور کمینہ پن
بڑا چالاک - بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے
...ں ۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جو اُس کا اُپکار کریگا - وہ اُلٹا اُس کی جڑ کاٹیگا۔
...لا کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی دُرست کرنے) جاوے۔ تو وہ
...ی کو کھا لیوے گا - اسی طرح کگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے
...ن اُن سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہیئے ۔

محقق - جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر اسی طرح دوسرے مذہب والے بھی
...جن ہیں۔ تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو۔ اور اگر کوئی شخص اُن کا اُپکار کسی قسم کا کرے۔ تو
...ت اور ...ی کے بہت سے کام بگڑ جانے سے اُن کو کتنا دُکھ پہنچیگا - پس جینی لوگ دُوسروں کی نسبت
...ے۔ بگر دیگر خیال کیوں نہیں رکھتے ۔

जह जह तुट्टइ धम्मो जह जह दुट्टण होइ अइ उदओ ।

समदिट्ठि जियाणं तह तह उल्लसइ समत्तं ॥

...ن رتنا کر بھاگ ۲ - ۶ - ۵۶

۱۰۰ - جتنا جتنا ' درشن بھرشٹ[۱] ' نہنو[۲] - پاستنا[۳] - اُسنا[۴] اور کوسلیا وغیرہ
...یوں کا حسد
اور غیر درشنوں کے ماننے والے - تری ڈنڈی[۵] - پریوراجک[۶] اور
...و وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت - عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہووے - اُتنا ہی
...ک درشٹی جیووں کا سمیکتو " زیادہ زیادہ ظاہر ہووے - یہ بڑا تعجب ہے ۔

محقق - اب دیکھئے - کیا جینیوں سے بڑھ کر حسد - کینہ اور تعصب رکھنے والا
...ی دوسرا ہو گا ؟ ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے - لیکن جس قدر ان

...من کا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث ضرر ہے [۱] قابل پرہیز دلفریب [۲] قابل پلیت
...مستوجب سزا [۳] بدچلن [۴] سنیاس کے بیرونی علامت کے طور پر تین ڈنڈ (لکڑیاں)
...نے والے [۵] سنیاسی [۶] برہمن وغیرہ [۷] جینی سادھوؤں سے مراد ہے (مترجم)

جینیوں میں ہے۔ اُتنا کسی میں نہیں۔ اور دُشمنی ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیوں
پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں؟

संसारिअ जाणा अहिअो तेसिं अकम्माइ जे पकुव्वंति ।
मुत्तणा चोरसंगे करंति ते चोरियं पावा ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ७५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۷۵

۱۰۱- اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے۔ کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت
رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ سزا سے خوف نہیں کرتے۔ اسی طرح جین مذہب
مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنی نقصان و ذلت کا خوف نہیں کرتے

محقق - ہر ایک آدمی جیسا ہوتا ہے۔ وہ عموماً اپنے ہی مانند دوسروں کو
ہے۔ کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے۔ کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب
جب تک انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے
تک وہ دوسروں کے ساتھ از حد کینہ وغیرہ بُرائی کرنا نہیں چھوڑتا۔ جس طرح جین
مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے۔ ایسا اور کوئی نہیں +

जंजह पडुमाहिस लरका पव्वं होमंति पाहि नवमीअ ।
पुआति तंपि सहूा हा हालाचाियराय ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ७६ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۷۶

۱۰۲- پہلے سوتر میں متھیا توی یعنی جین مذہب کے علاوہ وہ سب جو
جینیوں کا غلط خیال

اور آپ سمیکتوی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب
نیکوکار دیان ہوئے ہیں۔ اس لئے جو کوئی متھیا توی کے مذہب کو روا رکھے
دیگا۔ وہ پاپی ہے +

محقق - جس طرح اوروں کے بجائے چامُنڈ۔ کالیکا اور جوالا وغیرہ کے
سامنے نومی کا برت پاپ ہے یعنی دُرگا نومی تھتی وغیرہ سب بُرے ہیں۔ اسی
کیا تمہارے "پجوسن" وغیرہ برت بُرے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہو

ب۔ اس موقعہ پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو شاسن دیوی اور مت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں۔ اُن کا بھی کھنڈن کرتے۔ تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں۔ کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں۔ تو اُن کا یہ قول جھوٹ ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکششی اور درگا و کالکا کی سگی بہن کیوں نہیں۔ اور اپنے برت پچکھان وغیرہ کو بہت ہی نفل اور لونی وغیرہ کو بڑا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسروں کے اُپواسوں فاقوں کی مذمت اور اپنے اُپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہاں جو لوگ رات منگولی وغیرہ کا برت رکھتے (عہد کرتے) ہیں۔ وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں یا کسی دوسرے (مذہب) کا اُپواس ٹھیک نہیں۔

चेसाणु कुदेवाणाय माइरा हुंा।दा नरकाणिपणाणं।

मत्तामिदक्कुहाया निमाया मनिकुणदा ॥

प्रक० भा० २। षष्ठि० सू० ८७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۲

۴۰ م۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ بھویا۔ چارن۔ بھاٹ وغیرہ لوگوں۔ برہمن یکش۔ گنیش وغیرہ متھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا معتقد ہے۔ یعنی جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ سب ڈوبانے اور ڈوبنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو اُنہیں کے قبضہ میں مانتے ہیں۔ اور ویت راگ (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں ؞

دوسروں کے دیوی دیوتا بھی جینیوں کو زہر معلوم ہوتے ہیں

محقق۔ دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا۔ اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے۔ اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی دیوتاؤں کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن شراددھ دن کرتیہ نامی کتاب کے صفحہ ۳۶ میں جو لکھا ہے۔ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کا کھانا کھا لینے کے قصور میں تھپڑ مار کر اُس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اور بجائے اُس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اس شخص کے

* جن کی زیارت نشپھل (بے سود) ہے ؞

لگادی۔ پھر اس دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے رتن سار بھاگ اول صفحہ
۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے۔ کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی
تھی۔ اس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے ؟

किं सोपि जणणि जाओ जाणो जणणीइ किं गओ

विद्धिं । जइ मिच्छरओ जाओ गुणेसु तह मच्छरं वहइ

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۱

۱۰۴۔ جو جین مذہب کے مخالف "متھیاتوی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں
دوسروں کی زندگی بھی ناگوار ہے۔ وہ کیوں پیدا ہوئے۔ تو بڑے کیوں ہوئے یعنی اگر جلد
نیست و نابود ہو جاتے۔ تو اچھا تھا ✦

محقق۔ ان کے ویت راگ کا ہدایت کیا ہوا دیا کا دھرم دیکھو۔ دوسرے
مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ ان کا دیا دھرم "محض رائے نام" ہے
اور جس قدر ہے بھی وہ محض ادنےٰ جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے
باہر والے انسانوں کے لئے نہیں ✦

सुद्ध मग्गे जाया सुहेण गच्छंति सुद्धमग्गम्मि ।

जेपुण अमग्गजाया मग्गेगच्छंति तं चुप्पं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८३ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۳

۱۰۵۔ (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ اگر جین مذہب میں جنم لے
دوسروں کی مکتی نہیں ہو سکتی کر مکتی پاوے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے
باہر جنم لئے ہوئے "متھیاتوی" دیگر مذہب والے مکتی پاویں۔ تو بڑی حیرت کی بات
ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں
جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ وہ نرک میں جانے والے ہیں ✦

محقق۔ کیا جین مذہب میں کوئی برا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے
سب ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں پاتا۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے

بھولے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے +

।तिङ्खयराणं पूआ सम्मत्तगुणाण कारिणी भणिया।

साविय मिच्छत्तयरी जिण समये देखिया पूआ ॥

प्रक० भाग २। षष्ठी० सू० ६० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۶۰

۱۰۶ - (مختصر) - صرف جن کی مورتیوں کی پوجا کرنا سود مند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ عارف ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا۔ وہ عارف نہیں +

غیروں کی مورتیاں جھوٹی ہیں

محقق۔ واہ جی! کیا کہنا ہے! کیا تمہاری مورتی وشنوؤں وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے؟ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے اسی طرح وشنوؤں وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو۔ اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے +

जिण आणाए धम्मो आणा रहिआए फुडं अहम्मुत्ति।

इय मुणि ऊणय तत्तं जिण आणाए कुणाहु धम्मं ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ६२॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۶۲

۱۰۷ - (مختصر) - جس دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری۔ دیا (رحم) اور کشما (عفو) ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب بد اینتی دھرم ہیں +

جین دھرم کی فرمانبرداری کے بغیر ادھرم

محقق۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرم آتما نہیں ہے۔ لیکن کسی دوسرے دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیئے؟ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے۔ تو یہ بات ٹھیک ہو سکتی تھی۔ الغرض یہ لوگ

اپنے مذہب کی کتابوں۔ مقولوں اور سادہوؤں وغیرہ کی ایسی ڈینگیں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھانڈوں کے بڑے بھائی ہیں ✣

वंभाद्ये कायबरवि अविरुद्धकाइ संसर नाग्रु ।

अन्नाणं जयणं हारइ मिच्छ आसकोवि रङ्गोरव ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ९० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۹۰

۱۰۸ - (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ جو ہری ہر وغیرہ دیوتوں

اوروں کی ترقی نرک کا ذریعہ

کی دولت وحشمت ہے - وہ نرک کا باعث ہے۔ اس کو دیکھ کر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - جس طرح راجہ کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزائے قتل کا دکھ پاتا ہے۔ اُسی طرح "جین اندر" (جینیوں کے دیوتا کی) ہدایات کی حکم عدولی کرکے جنم مرن کا دُکھ کیوں نہیں پاویگا ✣

محقق جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلانِ طبع دیکھئے یعنی بیرونی مکر وفریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھُل گئی (یہ لوگ) ہری ہر وغیرہ اور اُن کے پیرووں کے اقبال اور ترقی کو نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے رونگٹے اس لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ دُوسرے کی ترقی کیوں ہوئی - یہ عموماً ایسا چاہتے ہونگے - کہ اُن کی ساری حشمت ہم کو مل جاوے۔ اور یہ مفلس ہو جاویں۔ تو اچھا ہے۔ اور راجا کے حکم کی تمثیل اس لئے دیتے ہیں۔ کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجہ کی جھوٹی بات بھی مان لینی چاہیئے؟ اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہو۔ تاہم جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا ✣

जो देइ सुद्ध धम्मं सो परमप्पा जयम्मि न हु अन्नो ।

किं कप्पद्दुम्म सरिसो इयर तरू होइ कइयावि ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۰۱ ✣

۱۰۹ - (مختصر معنی) وہ لوگ جاہل ہیں۔ جو جین مذہب کے مخالف ہیں۔ اپنے ہی اُپدیشکوں کی بڑائی | اور جو "جین اندر" کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک

سادھو یا گرہستھی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ وہ تیرتھنکروں کے برابر ہیں۔ اُن کے برابر کوئی بھی نہیں +

محقق۔ کیوں نہ ہو۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوا اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اسی طرح یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے +

जे अमुणिअगुणदोसा, ते कह अबुहाण हुंति मज्झत्था ।
अह तेवि हु मज्झत्था ता विस अमिआण तुल्लत्तं ॥
प्रक० भा० २ षष्ठी० सू० १०२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۲

اپنے مذہب کی پابندی

۱۱۰۔ (مختصر معنی) جن اندر دیو اس کے کہے ہوئے مسائل اور جین مذہب کے اُپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے +

محقق۔ یہ بات جینیوں کے ہٹھ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کیونکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب باتیں ترک کرنے کے قابل ہیں۔ جس کو ذرہ بھر بھی کچھ عقل ہوگی۔ وہ جینیوں کے دیوؤں۔ کتب مسائل اور اُپدیشکوں کو دیکھ کر اور غور کرکے بلا شک فوراً چھوڑ دے گا +

वयणे वि सुगुरु जिणवल्लहस्स केसिं न उल्लसइ सम्मं ।
अह कह दिणमणितेअं उलुआणं हरइ अंधत्तं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०८ ॥

پرکرن رتناکر ۲-۶-۱۰۸

غیروں کے گوروؤں کو نہ ماننا

۱۱۱۔ (مختصر معنی) جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پُوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں۔ جینیوں کے گوروؤں کو ماننا۔ اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہیے +

محقق۔ اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے۔ تو وہ انکے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لاتے۔ اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر کوئی تمکو کمار[1]

[1] بُرے راستہ پر چلنے والا (مترجم)

ریڑے مذہب والا) "لگدوو" "متھیا توی" اور کو اپدیشٹا" کہیں۔ تو تم کو کس قدر رنج پہنچے گا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو۔ اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بے سود باتیں بھری ہیں +

तिहुअण जणं मरंत दट्ठूण नियंति जे न अप्पाणं ।

विरमंति न पावाओ धिद्धी धिट्ठत्तणं ताणं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०९ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۰۹ +

۱۱۲ (مختصر معنی) اگرچہ مرنے تک کا بھی دکھ ہو۔ تو بھی کھیتی بیوپار وغیرہ کا کام جینی لوگ نہ کریں۔ کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں +

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت

محقق۔ اب کوئی جینیوں سے پوچھے۔ کہ تم بیوپار وغیرہ کیوں کرتے ہو۔ ان کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ اور اگر چھوڑ دو۔ تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی۔ اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیویں۔ تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے۔ ایسی کجروی کا اپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ تم بیچارے کریں کیا۔ بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا۔ کہہ دیا +

गहया हमारा ब्रह्मा कारण रहिया अनाणगंत्रेण ।

जे जंपंति उसुत्तं तेसिं दिद्धिच्छ पंडिच्च ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۲۱ +

۱۱۳ (مختصر معنی) جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں۔ وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں۔ خواہ کچھ ہی مطلب پورا ہو۔ تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے۔ اور نہ مانے۔ خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو۔ تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے +

جینیوں کا کوسنا

؎ برا گرو۔ ؎۲ جھوٹے مذہب کا ماننے والا ؎۳ برے اپدیش کرنے والا مت ہم۔

محقق ۔ تمہارے بانی مُبانی سے لے کر آج تک جس قدر ہو گذرے ہیں یا آگے ہونگے۔ انہوں نے دوسرے مذاہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا۔ اور نہ کرینگے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب براری دیکھتے ہیں۔ وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی +

जंबीरजियासस जिभो मिरुइ उस्सुरा लेस रेसलभो ॥

सागर कोडिहिंमइइ भीम भवरणे ॥ प्रक०

भा० २ । षष्ठी० सू० १२२ ॥

پرکرن رتنا کر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۲۲

۱۱۴ ۔ (مختصر معنی) اگر کوئی ایسا کہے۔ کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے۔ اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں طبعی دھرم ہے۔ تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے +

دوسروں کی زبان سینا

محقق واہ جی واہ!! علم کے دشمنو! تم نے یہی سمجھا ہو گا۔ کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کریگا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھتے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ اب تم کو کہاں تک سمجھاویں۔ تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمربستہ ہو کر اپنی مطلب براری کرنے میں حلوہ کھانے کے برابر (لذت) سمجھتے ہو +

दूरे करणं दूरम्मि साहणं तहपभावणा दूरे ॥

जिणधम्म सद्दहाणं पि तिरक दुरकाइ निद्दवइ ॥ प्रक०

भा० २ । षष्ठी० सू० १२७ ॥

پرکرن رتنا کر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۲۷

۱۱۵ ۔ (مختصر معنی) جس آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے۔ تو بھی محض اس اعتقاد سے کہ جین مذہب سچا ہے۔ اور کوئی نہیں دکھوں سے تر جاتا ہے +

جینیوں کی سستی مکتی

محقق ۔ بھلا جاہلوں کو اپنے پھندے میں پھنسائینگی اس سے بڑھ کر دوسری

کونسی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل نہ کرنا پڑے۔ اور مکتی ہو جاوے۔ ایسا بے سمجھ مذہب کونسا ہوگا +

मूल-कइया होही दिवसो जइया सुगुरुहण पायमूलम्मि ।
उस्सुत्त लस विसलव रहिओ। निसुणसु जिणधम्मं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२८ ॥

پرکرن رتناکر ۲-۶-۱۲۸

۱۱۶ - مختصر معنی :-

مکتی پانے کا آسان نسخہ

اتنی خواہش رکھے۔ کہ جین آگم "جینوں کے شاستروں کو سنونگا" ملکت سوتر یعنی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سنونگا۔ وہ محض اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے +

تحقیق - یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اس جگہ کے دکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے بدلے میں دکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلاف علم بات نہ لکھتے۔ تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سُن کر اور سچ و جھوٹ کی تمیز حاصل کر کے اُن کی بے علمی سے بھری ہوئی لغو باتوں کو چھوڑ دیتے۔ لیکن ان بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے۔ کہ اس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے۔ تو ممکن ہے۔ مگر باقی موٹی عقل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے +

मूल-जहा जेणहिं भणियं सुय ववहारं विसोहियं तस्स ।
जायइ विसुद्ध बोही जिण आणाराहगत्ताओ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १३८ ॥

پرکرن رتن کر بھاگ ۲-۶-۱۳۸

۱۱۷ - مختصر معنی "جو جین آچاریوں" کے تصنیف کیئے ہوئے سُوتر[۱] نرکتی[۲] ورتی[۳] بھاشیہ[۴] چُورنی کو مانتے ہیں۔ وہی لوگ نیک اور مشکل کاموں کے کرنیسے چارترو والے

جینیوں کی اندھی عقل

[۱] لغت [۲] ترجمہ [۳] تفسیر [۴] شرح [۵] صاحب عمل یا نیک چلن

ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دُوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں +

محقق۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو "چارتر" (نیک چلنی) کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی "چارتر" ہے۔ تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں۔ وہ پاک ہو کر نیک نتیجہ کو پہنچنے چاہئیں مگر وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ آپ بیغرا وغیرہ کی کمی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہو کر جا بجا دُکھ پاتے ہیں دھرم تو مصفانہ فعل۔ برہمچریہ ستیا گونی وغیرہ ہیں۔ اور دروغگوئی ظالمانہ فعل وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کی بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ رکھنا "سبھ چرتر" (نیک چلنی) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ ان سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پا کر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں +

मूल-जइ जाणसि जिए नाहो [illegible]। [illegible]।

तो तं तं मग्गंतो कह मग्गसि [illegible] ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १४८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲- ۶- ۱۴۸ -

۱۱۸۔ مختصر معنی (جو آدمی اچھی پراربدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ اُن کا نصیب پھوٹ گیا + (جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں)

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دُوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے۔ اور جو یہ کہا ہے۔ کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچاویں۔ بلکہ محبت سے برتیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ جین لوگ دُوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرا نہیں سمجھتے ہونگے۔ اُن کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور بُروں کو تربیت دے کر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں۔ اور یہ جو لکھا ہے۔ کہ برہمن "تردنڈی" "پری وراجک آچاریہ" یعنی سنیاسی۔ اور "تاپسی" وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اس

سے ظاہر ہے۔ کہ یہ سب کو دشمنی کی نظروں سے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کھشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کھشما" کو زائل کرنے والا ہے۔ اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پر ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہونگے۔ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو اگر راگی (رنجش فاسد رکھنے والا) دویشی (کینہ ور) اور متھیا توی" (جھوٹی باتیں ماننے والا) کہیں اور جین مذہب کے ماننے والوں کو ستی پات نپ (غلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئے) میں پھنسا ہوا مانیں۔ اور ان کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں تو جینیوں کو کتنا برا لگیگا۔ اس لئے جینی لوگ مذمت اور غیر مذاہب سے کینہ رکھنے کے نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اس بات کو چھوڑ دیویں۔ تو بہت اچھا ہو +

मूल-एगो [illegible] गुरू एगोवि सावगो चेइयाणि विवहाणि ।

तत्थय जं जिणदव्वं परुप्परं तं न विच्चंति ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १५० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۵۰ -

۱۱۹ - (مختصر معنی) سب سراوکوں[1] کا دیو۔ گورو۔ دہرم ایک ہے۔ چیتیہ دندن یعنی جن کی تصویر یا مورتی کے دیول[2] (مندر) اور جن کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے +

مورتی پوجا کے بانی مبانی جینی ہیں +

تحقیق - اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے۔ وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے۔ اور وہموں کی جڑ ہی جین مذہب ہے +

سرادھ دن کرتیہ کتاب کے صفحہ ۱ میں مورتی پوجا کے حوالے

[1] یہ لفظ آج کل بگڑ کر سرادگی ہو گیا ہے سراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں [2] دیول کے لفظی معنی دیوگرہ کے ہیں۔ مگر اکثر اسے دیو آلیہ کی بجائے مندر کیلئے بولا جاتا ہے۔ یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

नवकारेण विबोहो ॥ १ ॥ अनुसरणं सावउ ॥ २ ॥
वयाइं इमे ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ चिय वन्दणगो ॥ ५ ॥
पच्चक्खाणं तु विहिं पुव्वं ॥ ६ ॥
وغیرہ وغیرہ

(۱) شراکوں (کو مندر کے) پہلے دوار (دروازہ) میں "نوکار" (نمسکار) کا جپ کرنا چاہیئے +

(۲) دوسرے (دروازہ میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں -

(۳) تیسرے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) کہ ہمارے انوبرت کتنے ہیں +

(۴) چوتھے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) "چار واک" چار مقاصد زندگی (یعنی دھرم - ارتھ - کام - موکھش) میں موکھش مقدم ہے - اسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں - وہ یوگ ہے - اس کے سب "اتی چارہ" عیبوں سے نرمل (پاک) بنانے کے چھ ضروری وسائل ہیں - وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے - ایسے یوگ کا بیان کرینگے +

(۵) پانچویں "چیتیہ وند" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "درویہ پوجا" (بھینٹ چڑھانے اور) "بھاؤ پوجا" (دل کی پوجا) کرنے کا ذکر کرینگے +

(۶) چھٹا "پرتیا کھیان دوار" یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کرونگا - وغیرہ وغیرہ +

اور اسی کتاب میں آگے چل کر بہت سے طریقے لکھتے ہیں - مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "جن بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجائیں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں - مندر بنانے کے قواعد لکھے ہیں - اور لکھا ہے - کہ پرانے مندروں کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے - مندر میں اس طرح سے جاکر بیٹھے - بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے - नमो जिनेन्द्रेभ्यः وغیرہ منتروں سے (مورتی کو) سنان وغیرہ کرائیں - اور जलचन्दनपुष्पधूपदीपैः وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھائیں +

۱۲۰ - رتن سار بھاگ کتاب کے بارہویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے - کہ پوجاری کو راجا یا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے

مورتی پوجا کا پھل

محقق - یہ سب بناوٹی باتیں ہیں۔ کیونکہ راجہ لوگ بہت سے جین پوجاریوں کو روکتے ہیں +

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے۔ کہ مورتی پوجا سے بیماری دور اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں۔ کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا۔ اُسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی۔ اس کا نام کمارپال ہو گیا تھا۔ ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھسلانے کی ہیں کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں۔ اور تھ وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگھہ کی بھی حکومت نہیں ملتی۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے۔ تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے۔ اور حاکموں کی سزائیں کیوں بھوگتے ہیں اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سمندر سے پار ہو جاتے ہوں۔ تو پھر گیان "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو؟

(۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ ملتا ہے +

(۳) امر ہونا

محقق - اگر ایسا ہو۔ تو سب جینی لوگ امر (لافانی) ہو جانے چاہئیں۔ مگر نہیں ہوتے۔ اس لئے اُن کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں +

مورتی پوجا کا طریقہ ایجاد کردہ جین مذہب

۱۲۱ - رتن سار کے صفحہ ۵۲ میں اُن کی پوجا کرنے کا شلوک لکھا ہے :-

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः ।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे ॥

ہم جل۔ چندن۔ چاول۔ پھول۔ دھوپ۔ دیپ۔ "نے ویدیہ" (میوہ) وستر (کپڑے)، اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے +

۱۲۲ - وویک سار کے صفحہ ۲۱ جینیوں کے مندر میں موہ نہیں آتا۔ اور

دُنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے +

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینوں کے بموجب

دویک سار صفحہ ۵۱-۵۲ - مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے اور جینوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں - جو شخص جل (پانی) چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے - وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا +

دویک سار صفحہ ۵۵ - جینی مندر میں رشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم - ارتھ - کام اور موکھش حاصل ہوتے ہیں +

دویک سار صفحہ ۱۴۱ - "جن" کی مورتیوں کی پوجا کرے - تو تمام جہان کے دُکھ چھوٹ جاویں +

تحقیق - اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں - اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں - "موہ" نہ آوے - دُنیا کے سمندر سے پار اتر جاویں نیک اوصاف پیدا ہو جاویں - نرک کو چھوڑ سورگ میں چلے جاویں - دھرم - ارتھ کام - موکھش کو حاصل کر لیں - اور سب دُکھ چھوٹ جاتے ہوں - تو سب جینی لوگ سُکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے - اسی دویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے - کہ جنہوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے انہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے +

شو وغیرہ کی مورتی پوجنے سے نرک

۱۳۲ - دویک سار صفحہ ۲۲۵ - شو - وشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے - یعنی نرک کا ذریعہ ہے +

تحقیق - بھلا جب شو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں - تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں - اگر کہیں - کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ) اور فیض بخش ہیں - اس لئے اچھی ہیں - اور شو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں - اس لئے بُری ہیں - تو اُن کو کہنا چاہئے - کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں - اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے - یہ کس طرح تیاگی ہیں - اور شو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں - وہ کیوں تیاگی نہیں اور شانت کہو - تو سب جڑ اشیاء بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ)

ہیں۔ پس سب مذہبوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے ؞

مورتی کا فرضی اثر

۱۲۴ - **سوال** - ہماری مورتیاں کپڑا - زیور وغیرہ نہیں پہنتیں اس لئے اچھی ہیں ؞

جواب - مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے ؞

سوال جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے - اسی طرح سادہو اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں ؞

جواب - اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو۔ تو اس کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آجاوینگے۔ جب عقل پتھر ہو جاویگی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلےٰ درجہ کے صاحب علم ہیں۔ ان کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہ سب پتھر وغیرہ کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے اُسی طرح اُن کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اُن کا منتر یہ ہے۔ جو رتن سار صفحہ نمبر ۱ میں لکھا ہے ؞

नमो अरिहन्ताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पञ्च नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मङ्गलाचरणं च सव्वे सिपढमं हवइ मङ्गलं ॥ १ ॥

جینیوں کا گرو منتر

۱۲۵ - اس منتر کا بڑا اہاتم (عظمت) لکھا ہے - یہ سب جینیوں کا گرو منتر ہے - اس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے - کہ تنتر پُران اور بھاٹوں کی باتوں کو بھی مات کر دیا - چنانچہ شرادھ دن کرت صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہے - کہ :-

नमुक्कार तउपढे ॥ ६ ॥

जउ कवलं । मन्तााणमन्तो परमो इमुत्ति धेयाणधेयं परमं इमुत्ति

इमुत्ति ।
तत्थाणेक्क परमं पवित्तं संसारसत्ताणदुक्खाहयाणं ॥ १० ॥
ताणं अवरं [illegible] णत्थि । जीवाणं भव सायरे ।
बुड्डंताणं इमं मुत्तुं । न मुक्कारं सुपोययम् ॥ ११ ॥
अणेगजम्मंतरसंचियाणं । दुक्खाणंसारीरिअमा-
णुसाणं । कत्तोय भव्वाणभविज्जनासो न जावपत्तो
नवकारमन्तो ॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے۔ وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلےٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلےٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دُکھوں سے تنگ آئے ہوئے دنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے۔ کہ جیسے سمندر کے پار اُتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔ اور یہ جو "نوکار" کا منتر ہے۔ وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ دُنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور جو اُس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ دُکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیوں کو دُکھوں سے الگ رکھنے والا سب پاپوں کو دُور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اس منتر کے اور کوئی نہیں ہے +

دُنیاوی جیوں کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے جسمانی دُکھوں یعنی دُنیا کے سمندر سے پار کرنیوالا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں لیتا۔ تب تک جیو دُنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سوتر میں بیان کیا گیا ہے اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر وید و یہ نامی منی حاصل ہو جاوے۔ یا دُشمن سے خوف کے وقت دغانہ دینے والا ہتھیار مل جاوے۔ اسی طرح شرت کیولی منتر سکھلانے والے گورو کے ملنے کو سمجھنا چاہیئے +

بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی راز ہے +

جینیوں کے گرو منتر کے معنی

۱۲۶ - اس منتر کے معنی یہ ہیں:-

(۱) سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے

(۲) جین مت کے سب سدّھوں کو نمسکار ہے +
(۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے +
(۴) جین مت کے سب اُپادھیوں (اُستادوں) کو نمسکار ہے +
(۵) جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں ان سب کو نمسکار ہے +

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا۔ تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں +

۱۲۷۔ تتو وویک صفحہ ۱۶۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کر کے پوجا کرتا ہے۔ وہ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے + | لکڑی پتھر کی مورتی کو پوجنا |

تحقیق اگر ایسا ہو۔ تو درشن کرنے سے سب لوگ سکھ کے نتیجہ کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۰۔

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں | پارشوناتھ کی مورتی | کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے۔ کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی غلطی بِدّ القیاس۔ مورتی پوجا کے بارے میں اُن کی بہت سی تحریریں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے +

| جین بدچلن سادھو | ۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا دیکھئے

وویک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو مسمات کوشا بیسوا سے مباشرت کر کے بعد ازاں تارک ہو کر سورگ کو گیا +

وویک سار صفحہ ۱۰۔ ارنک منی نیک چلنی سے گر اور کئی سالوں تک دتّا سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا۔ اور بعد ازاں دیولوک کو گیا +

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن مُنی کو سیالیا اُٹھا لے گیا۔ اور پھر دیوتا ہو گیا

۱۳۰۔ وویک سار صفحہ ۱۵۶۔ جین مذہب کا سادھو لنگ دھاری | سادھوؤں کی بے جا تعظیم | یعنی محض بھیس ہی رکھتا ہو۔ تو بھی شرادک لوگ اس کی

تعظیم کریں۔ سادھو خواہ نیک چلن ہوں۔ یا بدچلن ہوں۔ سب پوجا کرنے کے لائق ہیں
دوویک سار صفحہ ۱۶۸ جین مذہب کا سادھو چلن سے گرا ہؤا ہو۔ تو بھی دوسرے مذہب کے سادھوؤں سے افضل ہے +

دوویک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگرچہ شراوک لوگ جین مذہب کے سادھوؤں کو چلن سے گرا ہؤا اور بدچلن دیکھیں۔ تو بھی انہیں اُن کی خدمت کرنی چاہیئے

دوویک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بال لونچ "چارترا" اختیار کیا سخت تکلیف اُٹھائی۔ اور پچھتایا۔ اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کر کے سدّھ ہو گیا +

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستھیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت سے بد اعمال سادھو بھی مکتی پا گئے +

۱۳۱۔ اور دوویک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے۔ کہ سری کرشن تیسرے نرک میں گیا

جینیوں کے حساب میں کرشن جی نرک میں

دوویک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے۔ کہ دھنونتری نرک میں گیا +
دوویک سار صفحہ ۴۸ کے گتنے ہی جوگی جنگم۔ قاضی مُلّاں۔ اگیان کے باعث تپ کی تکلیف اُٹھا اُٹھا کر بھی بُری گتی کو پاتے ہیں +

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ کہ نو واسدیو یعنی تندپرشٹھ واسدیو۔ ودھی پرشٹھ واسدیو۔ شوئمبھو واسدیو۔ پرشوتم واسدیو۔ سنگھ پُرش واسدیو پرشن۔ پنڈر یک واسدیو۔ دت واسدیو لکھشمن واسدیو اور سری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارہویں بارہویں۔ چودہویں۔ پندرھویں۔ اٹھارہویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے۔ اور نو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو مودک پرتی واسدیو۔ مدھو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو اور جرہ سندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے۔ اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکر سب مُکتی کو پہنچے +

ئ جو نیک ہوگا۔ وہ جین مت میں کبھی نہ رہیگا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے۔ وہ دوسری بات ہے۔

تحقیق - بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے - کہ ان کے سادھو گرہستھی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے - جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے - اور سری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے - یہ کتنی بڑی بات ہے - دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا اُن کو دیکھنا ہی بُرا ہے - کیونکہ اگر ان کی صحبت میں رہیں - تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں اُن کے دل میں بھی قائم ہو جائینگی - کیونکہ ایسے سخت ہٹھ کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ پلے نہیں پڑیگا - البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ ہیں - اُن کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں ؞

۱۳۲ - وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے - کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (اعلیٰ مدعا) حاصل نہیں ہوتا - اور اپنے گرنار - پالی ٹانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں ؞

> تیرتھوں کی نسبت فتوے

تحقیق - یہاں غور کرنا چاہیئے - کہ جس طرح شیووں - ویشنوؤں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر بشکل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں - اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں - ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے ؞

جینیوں کی مُکتی کا بیان

۱۳۳ - رتن سار صفحہ ۲۳ - مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں - کہ عالم بالا میں ایک مقام سدھ شلا ہے - سورگ پوری کے اوپر ۴۵ لاکھ یوجن لمبی ہے - اور اُتنی ہی پولی (مجوّف یا جسیم) ہے - اور ۸ یوجن موٹی ہے - جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے - اُس سے بھی اُجلی ہے - سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفاف - وہ سدھ شلا چودہویں لوک کی چوٹی پر ہے - اور اس سدھ شلا کے اوپر شو پور کا مقام ہے - اس میں بھی مکت آدھی معلق رہتے ہیں -

> مُکتی کا پُرمبالغہ بیان

اس جگہ جنم لینے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ (دوش) نہیں ہے۔ اور آنند کرتے رہتے ہیں۔ دوبارہ جنم نہیں لیتے۔ اور نہ مرتے ہیں۔ سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مُکتی ہے۔

محقق۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں وی کنٹھ کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے بموجب ساتویں آسمان پر مُکتی کا مقام لکھا ہے۔ ویسی ہی جینیوں کی سدھ شلا اور شوپور بھی ہے کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ اُن کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے۔ اونچا نیچا بجائے خود کوئی شے نہیں۔ جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں۔ اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے اُونچا مانتے ہیں۔ چاہے وہ شلا پینتالیس لاکھ سے دو چند یعنی نوّے لاکھ کوس بھی ہوتی۔ تو بھی وہ مکت بندھن میں ہیں۔ کیونکہ اُس شلا یا شوپور کے باہر نکلنے سے اُن کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی۔ اور ہمیشہ اُسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے رنج بھی ہوتا ہوگا۔ جس جگہ روکاوٹ خواہش اور رنج ہے۔ اُس کو مُکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ مُکتی اسی طرح ماننی ٹھیک ہے۔ جس طرح ہم نویں باب میں بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ جینیوں کی مُکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے۔ جینی لوگ مُکتی کے بارے میں بھی غلطی میں پڑے ہیں۔ سچ یوں ہے۔ کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ لوگ مُکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے۔

اب ان کی تھوڑی سی اور ناممکن باتیں سنو

مبالغہ وغیرہ کے اور نمونے

۱۳۴۔ دویک سار صفحہ ۷۸۔ مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے سنان کرایا۔

دویک سار صفحہ ۱۳۶۔ وشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا۔ وہاں کچھ غرور کیا۔ اُس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۰ اندر ۰۰۰۰۰۰۰۰۲۸۵۷۰۳۳۲۱۔ اندرانیاں وہاں آئی تھیں۔ راجا

دیکھ کر حیران ہو گیا ۔

محقق ۔ اب غور کرنا چاہیئے ۔ کہ اندر اور اندرانیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے کتنے ہی کُرہ زمین چاہیئیں ۔

۱۳۵ ۔ شرادھ دن کرت آدم تند ابھاونا کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے ۔ کہ باوڑی کنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہیئے ۔

تالاب کنواں وغیرہ بنانا پاپ ہے

محقق ۔ بھلا اگر سب آدمی جین مذہب میں آجاویں ۔ اور کنواں ۔ تالاب ۔ باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنوائے ۔ تو لوگ پانی کہاں سے پیویں گے ۔

سوال ۔ تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں ۔ اس لئے اُن کے بنوانے والے کو پاپ لگتا ہے ۔ پس ہم جینی لوگ اس کام کو نہیں کرتے ۔

جواب ۔ تمہاری عقل کیوں جاتی رہی ۔ کیونکہ جس طرح ادنے ادنے جیووں کے مرنے سے پاپ گنتے ہو ۔ تو بڑے بڑے گائے وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ جانداروں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوگا ۔ اُس کو کیوں نہیں گنتے ؟

۱۳۶ ۔ تتو وویک صفحہ ۱۹۶ ۔ اس شہر میں ایک جوہری سیٹھ منی نند نے باوڑی بنوائی ۔ اس وجہ سے دھرم بھرشٹ ہو کر اس کو سولہ مہا روگ (مرض عظیم) ہوئے ۔ اور مرنے کے بعد وہ اس باوڑی میں مینڈک بنا ۔ مہاویر کے درشن کرنے سے اس کو اپنی ذات یاد آگئی ۔ مہاویر کہتے ہیں ۔ کہ میرا آنا سُنا اور مجھ کو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ (گرو) جان کر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا راستہ میں شرینک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آکر مر گیا ۔ اور شُبھ کا دھیان کرنے سے دردرانک نامی اعلےٰ درجہ کا دیوتا بنا ۔ اور اودھی گیان (انتہائے علم) کے ذریعہ سے اس جگہ میرا آنا سُن کر نمسکار کر کے اپنی ترقی اور کمالیت کے درجہ پر پہنچنا دکھلا کر واپس گیا ۔

باوڑی وغیرہ بنانے کی سزا

محقق ۔ ایسی ایسی خلاف علم ۔ ناممکن اور جھوٹی باتیں کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے ۔

۱۳۷ ۔ شرادھ دن کرتیہ صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے ۔ کہ سادھو مُردہ کے کپڑے لے لیویں ۔

سادھو کفن کھسوٹ ہیں

محقق ۔ دیکھئے۔ ان کے سادھو بھی تمہارے ہیں کے مانند ہو گئے۔ کپڑے تو سادھو۔ ے لیویں لیکن مُردہ کا زیور کون لیگا۔ اُسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھر میں رکھ لیتے ہونگے۔ تو پھر آپ کون ہوئے +

۱۳۸ - رتن سار صفحہ ۱۰۵ - بھونئے۔ کوٹنے۔ پیسنے اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہے +

(حاشیہ: پیسنے۔ کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ)

محقق ۔ اب ان کی بے علمی دیکھئے۔ بھلا اگر یہ کام نہ کئے جاویں۔ تو انسان وغیرہ جاندار کس طرح زندہ رہ سکیں۔ اور جینی لوگ بھی دُکھی ہو کر مر جاویں +

۱۳۹ - رتن سار صفحہ ۱۰۴ - باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ لگتا ہے +

(حاشیہ: باغیچہ لگانا پاپ ہے)

محقق ۔ اگر مالی کو پاپ لگتا ہے۔ تو پتے۔ پھل۔ پھول۔ سایہ سے بہت سے جیو سُکھ پاتے ہیں۔ پس کروڑوں گنا پُن بھی ضرور ہوتا ہے۔ اس پر ذرا بھی غور نہ کیا۔ یہ کتنا اندھیر ہے +

۱۴۰ - تتو وویک صفحہ ۲۰۲ - ایک دن لبدھی نامی سادھو بھول کر بیسوا کے گھر میں چلا گیا۔ اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی۔ بیسوا نے جواب دیا۔ اس جگہ دہرم کا کام نہیں۔ بلکہ دولت کا کام ہے۔ تو اُسی لبدھی سادھو نے ساڑھے بارہ لاکھ اشرفی اُس کے گھر میں برسا دی +

(حاشیہ: اشرفیوں کی برسات)

محقق ۔ اس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون سچ مانے گا؟

۱۴۱ - رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے۔ کہ ایک پتھر کی مورتی گھوڑے پر سوار ہے۔ جہاں اس کو یاد کیا جاوے۔ وہیں حاضر ہو کر حفاظت کرتی ہے

(حاشیہ: گھوڑ چڑھی دیوی)

محقق ۔ کہو جینی جی! آج کل چوری۔ ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے خوف ہوتا ہی ہے۔ تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے۔ کیوں جا بجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو

اب ان سادھوؤں کی علامتیں لکھتے ہیں

सरजोहरणा भैक्ष्यभुजो लुञ्चितमूर्धजाः ।

श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसङ्गा जैनसाधवः ॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिकाहस्ताः पाणिपात्रा दिगम्बराः ।

ऊर्ध्वाशिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥

भुङ्क्ते न केवली न स्त्री मोक्षमेति दिगम्बरः ।

प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

سوئتیامبر سادھوؤں کے لکچھن

۱۴۲ - جن دت سُوری نے جینیوں کے سادھوؤں کے لکچھن (علامات) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک لکھے ہیں "سرجوہرن" یعنی جھاڑو رکھنا۔ بھیک مانگ کر کھانا۔ سر کے بال نوچ ڈالنا۔ سفید کپڑے پہننا۔ کھشما والا (صاحبِ عفو) رہنا۔ کسی کی سنگت نہ کرنا جینیوں کے شوئتیامبر جن کو "یتی" کہتے ہیں۔ وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں - (۱) +

دگمبر سادھو

۱۴۳ - دوسرے دگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا۔ سر کے بال اکھاڑ ڈالنا۔ پچھیکا یعنی ایک اون کے سوتوں کا جھاڑو دینے کا آلہ بغل میں رکھنا۔ جو کوئی بھکشا دیوے۔ تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا۔ یہ دوسرے قسم کے سادھو یعنی دگمبر ہوتے ہیں +

جن رشی سادھو

۱۴۴ - اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے۔ اس کے بعد جو کھانا کھاویں۔ وہ "جن رشی" یعنی تیسرے قسم کے سادھو ہیں +

دگمبروں و شوئتیامبروں میں اختلاف

۱۴۵ - دگمبروں کا شوئتیامبروں سے صرف اتنا فرق ہے۔ کہ دگمبر لوگ عورتوں کا مکتی پانا نہیں مانتے۔ اور شوئتیامبر مانتے ہیں +

غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں - (۳) یہ ان کے سادھوؤں کی قسمیں ہیں +

۱۴۶ - جینی لوگوں کا "کیش لنچن" (بال اکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے۔ اور

سادھوؤں کا اپنا بال اکھاڑنا

پانچ مٹھی اکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے +

دویک سار صفحہ ۲۱٦ میں لکھا ہے۔ کہ پانچ مٹھی لوچکر چاریتر" اختیار کیا یعنی پانچ مٹھی سر کے بال اکھاڑ کر سادھو بننا کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ "کیش لنچن" کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے +

محقق۔ جین لوگو اب کہئے۔ تمہارا دیا دھرم کہاں رہا؟ کیا یہ ہنسا نہیں یعنی چاہے اپنے ہاتھ سے بال اکھاڑے۔ چاہے اس کا گرو اکھاڑے یا کوئی دیگر شخص۔ لیکن اس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے۔

۱۴۷۔ دویک سار سمت ۱٦۳۳ کے سال میں شویتامبروں میں سے

ڈھونڈیے اور ان کی تقسیم در تقسیم

ڈھونڈھیئے اور ڈھونڈیوں میں تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی رہناوئی (فرقے) نکلے ہیں۔ ڈھونڈھیئے لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے۔ اور سوائے کھانا کھانے اور سنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ منہ پر پٹی باندھے رہتے ہیں۔ اور جینی وغیرہ کتاب سناتے وقت اور کسی وقت نہیں +

۱۴۸۔ **سوال**۔ منہ پر پٹی باندھنی چاہیئے۔ کیونکہ وایو کا یہ یعنی جو سوکھشم

منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی

شریر لطیف جسم والے جیو ہوا میں رہتے ہیں۔ وہ منہ کی بھاپ کی گرمی سے مر جاتے ہیں۔ اور اس کا پاپ منہ پر پٹی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے۔ اس لئے ہم لوگ منہ پر پٹی باندھنے کو اچھا سمجھتے ہیں +

جواب۔ یہ بات علم اور پرتیکش وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے کیونکہ جیو اجر اور امر (بوڑھا نہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں۔ پس وہ منہ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے۔ ان کو تم بھی "اجر" "امر" مانتے ہو +

سوال۔ جیو تو نہیں مرتا۔ لیکن چونکہ منہ کی گرم ہوا سے ان کو دکھ پہنچتا ہے اس دکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے +

جواب۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا ذرا بھی گذارا نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب منہ کی ہوا سے جیوؤں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو چلنے پھرنے۔ بیٹھنے۔ ہاتھ اٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی ضرور تکلیف پہنچتی ہوگی۔ اس لئے تم بھی جیوؤں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے +

۱۴۹- سوال۔ ہاں جہاں تک بن سکے۔ وہاں تک جیوؤں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے۔ وہاں لاچار ہیں کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوئے ہیں۔ اگر ہم مُنہ پر کپڑا نہ باندھیں۔ تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں +

پٹی باندھنے سے بجائے بچنے کے بجائے جیو زیادہ مرتے ہیں

جواب۔ تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے۔ کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے۔ جب کوئی منہ پر کپڑا باندھے۔ تو اُس کے مُنہ کی ہوا رُک کر نیچے یا ایک طرف کو اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ اس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی +

دیکھو۔ جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں۔ یا پردے ڈال دئے جاویں۔ تو اس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھُلا رہنے سے اس قدر نہیں ہوتی۔ اس طرح مُنہ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور کھُلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب مُنہ بند کیا جاتا ہے۔ تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رُک کر ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ پس وہ جیوؤں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی +

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو منہ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے۔ تو مُنہ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اُسی طرح مُنہ پر پٹی باندھنے سے ہوا رُک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکل کر جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اسی وجہ سے مُنہ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں۔ اور مُنہ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنے اپنے مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نرا نوناسک (غیر غنّہ) حروف کو "انوناسک" (غنّہ) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے +

۱۵۰- اور مُنہ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے۔

پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ

وہ صریحاً بدبودار ہے - اگر اُسے روکا جاوے - تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے - جیس طرح کہ بند ہوا . . . . . زیادہ بدبودار اور کھلی ہوا کم بدبودار ہوتی ہے - اُسی طرح مُنہ پر پٹی باندھنے - دانتوں کو صاف نہ کرنے - مُنہ نہ دہونے اور سنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی - پس دُنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیوؤں کو جس قدر تکلیف پہنچاتے ہو - اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے - مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے کے باعث وشوچیکا یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیوؤں کو دُکھ پہنچاتے ہیں - اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیوؤں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی - اس لئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو - اور جو مُنہ پر پٹی نہیں باندھتے دانت صاف کرتے - منہ دھوتے - سنان کرتے - اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں - وہ تم سے بہت اچھے ہیں ٭

جس طرح چانڈالوں کی بدبو سے قریب رہنے والوں سے دُور رہنے والے بہت اچھے ہیں - اور جس طرح بدبو کی نزدیکی کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی - اسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی - جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے - اسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی -

١٥١ - سوال - جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکل کر باہر کے جیوؤں کو دُکھ نہیں پہنچا سکتا - اسی طرح ہم مُنہ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیوؤں کو کم دُکھ پہنچانے والے ہیں - منہ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیوؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی - مثلاً سامنے آگ جلتی ہو - اُس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے - تو آنچ کم لگتی ہے پس بوجہ اس کے - کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں - اُن کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے

پٹی سے حرارت دوگنا زور کرتی ہے

جواب - تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے - اوّل تو دیکھو - کہ جہاں سوراخ نہ ہو - اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو - تو اُس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی - اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو - تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ

بند کرکے دیکھو۔ فوراً چراغ بجھ جاویگا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ
جاندار باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح آگ بھی نہیں جل
سکتی۔ جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے۔ تو دوسری طرف سے زیادہ
زور کے ساتھ نکلیگی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے مُنہ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ
آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے +

سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ

۱۵۲۔ سوال۔ اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں۔ کہ جب کسی بڑے آدمی
سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہوکر بات کہتا ہے۔ تو
مُنہ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ تاکہ مُنہ سے تھوک اُڑ کر یا بدبو اس کو نہ لگے۔ اور
جب کوئی کتاب پڑھتا ہے۔ تو ضرور اُس پر تھوک اُڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہونے
سے بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے +

جواب۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جیووں کی حفاظت کے خیال سے مُنہ
پر پٹی باندھنا فضول ہے۔ اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب مُنہ پر ہاتھ
یا پلا اس لئے رکھتا ہے۔ کہ اُس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سُن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی
شخص علانیہ بات کرتا ہے۔ تو مُنہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا ہے۔
کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے +

دانتن وغیرہ نہ کرنے کے باعث تمہارے مُنہ وغیرہ اعضاء سے نہایت ہی
بدبو نکلتی ہے۔ اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا۔ تو بدبو
کے سوائے اور کیا آتا ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس مُنہ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور
بہت سے مطلب ہیں۔ مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ
یا پلا نہ دیا جاوے۔ تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل
جاویگی۔ مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں۔ تب مُنہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے
کیونکہ اُس جگہ تیسرا کوئی شخص سُننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ
گرے۔ تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرانا چاہئیے۔ اور اُس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا
کیونکہ اگر ہم دُور سے بات کریں۔ اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی
ہو۔ تو لطیف ذرّے ہوا کیساتھ اُڑ کر اُس کے جسم پر ضرور گرینگے۔ اس کو عیب

کتنا بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر منہ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں۔ یا اُن کو تکلیف
پہنچتی ہو۔ تو وہ بیساکھ یا جیٹھ کے مہینے میں سورج کی گرمی کے باعث "والوکایہ"
جیووں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکیگا۔ پس اس گرمی سے بھی جیو نہیں مر سکتے
اس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے*

والوکایہ وغیرہ جیو دُکھ محسوس نہیں کرتے

۱۵۳۔ کیونکہ تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے۔ تو ایسی فضول باتیں کیوں
کرتے۔ دیکھو دُکھ اُنہیں جیووں کو پہنچتا ہے۔ جن کے من کی حرکت
سب اعضاء کے ساتھ قائم ہو۔ اس کا ثبوت

पञ्चावयव योगात्सुखसंवित्तिः ॥ सांख्य० अ० ५ । सू० २७ ॥

سانکھیہ ۵-۲۷

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تب ہی جیو
کو سُکھ یا دُکھ پہنچتا ہے۔ مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے
سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گزرنا۔ شونیہ بہری (حس کی لمس (حس) جاتی رہے
اُس) کو چھونا۔ "پینس روگ" (زکام وغیرہ) والے کو بُو اور حس کی زبان نہ ہو۔
اُس کو ذائقہ محسوس نہیں ہو سکتا۔ ان حیوانوں کی بھی اسی طرح کی حالت ہے*

دُکھ محسوس نہ ہونے کی مثال

۱۵۴۔ دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے۔ تب اُس کو سُکھ
یا دُکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے۔
مگر اس وقت بیرونی اعضاء کے ساتھ اُس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سُکھ دُکھ
نہیں پا سکتا۔ اور جس طرح وید یا آج کل کے ڈاکٹر ڈوگ نشہ کی چیز کھلا یا سُونگھا
کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضاء کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اُس وقت اس کو کچھ
بھی دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح "والوکایہ" خواہ دوسرے ستھاور* جسم والے جیووں
کو بھی سُکھ یا دُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح بیہوش جاندار سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں
کرسکتا۔ اسی طرح دور "والوکایہ" وغیرہ کے جیو بھی سخت بیہوشی کی حالت میں ہونے
کی وجہ سے سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کرسکتے۔ پھر اُن کو دُکھ سے بچانے کا سوال

* نباتات یعنی درخت وغیرہ مترجم

کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا تو اس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں ✦

سوال - جبکہ وہ جیو ہیں۔ تو اُن کو سُکھ دُکھ کیوں نہیں ہوتا ✦

جواب - سُنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو۔ تب تم کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سُکھ دُکھ محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے اس بات کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں۔ کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضاء کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیووں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے ✦

۱۵۵ - سوال - دیکھو "نلوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ ہیں۔ ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے۔ کیونکہ "نلوتی" میں بہت اور کند مول میں لاانتہا جیو ہیں۔ اگر ہم اُن کو کھاویں۔ تو اُن جیووں کو مارنے اور تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جاوینگے ✦

ساگ آدمی کھانے سے جیووں کو دُکھ

جواب - تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیووں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو اُنہیں تکلیف ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی۔ اور اگر دکھلائی دیتی ہے۔ تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکو گے۔ اور نہ ہم کو دکھلا سکو گے۔ جب پرتیکش نہیں ہے۔ تو انومان۔ اُپمان اور شبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں۔ وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی رُبے علمی سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا۔ ماننا تمہارے پیر ٹھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے تم کو ایسی عقل اور دلیل سے خالی اپدیش کیا ہے بھلا جب گھر کی تمہیں ہے۔ تو اس میں رہنے والے جیو لاانتہا کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ہم گندگی انتہا و سمجھتے ہیں۔ تو اس میں رہنے والے جیووں کی انتہا کیوں نہیں۔ اس لئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے ✦

۱۵۶ - سوال - دیکھو تم لوگ گرم کئے بغیر کچا پانی پیتے ہو۔ وہ

گرم پانی پینا

بڑا پاپ کرتے ہو۔ جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں۔ اُسی طرح تم بھی پیا کرو +

جواب۔ یہ بات بھی تمہاری گمراہی کی ہے۔ کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سبب جیو مرتے ہونگے۔ اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے۔ اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہو جانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا ایترا اب پیتے ہو۔ نہیں تم بڑے پاپی ہو۔ اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ وہ نہیں۔ کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے۔ تب پیٹ کے اندر جا کر خفیف گرمی پا کر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاوینگے۔ "جل کا یہ" جیوؤں کو سکھ دُکھ بموجب قاعدہ مذکورہ بالا کے خصوصیں نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں کسی کو پاپ نہیں ہوگا +

سوال۔ جس طرح معدہ کی حرارت سے۔ اُسی طرح گرمی پا کر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاوینگے +

جواب۔ ہاں نکل تو جاتے ہیں۔ لیکن جب تم مُنہ کی ہوا کی حرکت سے جیو کا مرنا مانتے ہو۔ تو پانی کے گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے۔ یا زیادہ تکلیف پا کر نکلیں گے۔ اور اُن کے جسم اُس پانی میں جوش کھاویں گے۔ اس سے تم پاپی ہوگے۔ یا نہیں +

سوال۔ ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے۔ اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو پاپ نہیں +

جواب۔ اگر تم گرم پانی نہ لیتے۔ پیتے۔ تو گرہستی کیوں گرم کرتے۔ اس لئے اس پاپ کے ذمہ وار تم ہی ہو۔ بلکہ زیادہ پاپی ہو۔ کیونکہ اگر تم کسی ایک گرہستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے۔ تو ایک ہی موقعہ پہ گرم ہوتا۔ جب وہ گرہستی اس شک میں رہتے ہیں۔ کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آئیں گے۔ اس لئے سب گرہستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم رکھتے ہیں۔ اس پاپ کے خاص کر ذمہ وار تم ہی ہو +

دوم۔ زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجہ بالا کے بموجب کھانا پکانے کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔ علاوہ ازیں جب پانی گرم کرانے کے موجب باعث تم

بھی ہو۔ اور گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً پاپ کے ذمہ وار ہو۔ اور جو تمہارا اُپدیش مان کر ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی پاپی ہیں۔ اب دیکھو۔ کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو۔ یا نہیں۔ کیا چھوٹے چھوٹے جیووں پر رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا۔ تو دُنیا میں اس قدر بارش دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہونگے جس وقت وہ موجود تھے۔ جن کو کہ تم ایشور مانتے ہو۔ تو انہوں نے رحم کھا کر سورج کی تپش اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا دلیل کے بموجب ودیمان پرانیوں (ذی عقل و ہوش جانداروں) کے سوائے کند مول وغیرہ چیزوں میں رہنے والے جیووں[1] کو سُکھ دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۷۔ جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ **سب جگہ رحم واجب نہیں** اگر سب آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جاویں۔ تو چور ڈاکوؤں کو کوئی سزا نہ دے گا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جاویگا۔ اس لئے بُروں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے

---

[1] یعنی نباتات میں جیو سمپورن پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک جز و یعنی پھل پھول پات وغیرہ کے کاٹ لینے پر اس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں چلا آتا۔ اس طرح درختوں کے اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں پایا ہوا ہونے کی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا۔ جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جز و یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے انہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے پکنے پر اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر جیو خود ہی نکل جاتا ہے اور بیج والے نکلتے ہیں۔ اُن میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن میں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ سُکھ دکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں۔ جو ذی عقل و ہوش ہوں۔ اور جن میں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵۔ سوتر ۲۷ میں لکھا ہے (مہاتما ستنگھ)

برعکس کرنے میں دیا اور کھشما کا دھرم فوت ہو جاتا ہے +

۱۵۸ - کتنے ہی جینی لوگ دوکان کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے بیگانہ مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ فریب وغیرہ بڑے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اُپدیش نہیں کرتے اور منہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو +

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے

جب تم چیلہ چیلی بناتے ہو۔ تب بال اُکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دے کر اور تکلیف پا کر دوسروں کو دُکھ دینے والے آتم ہتیا، لینی اپنے تئیں بھی دُکھ دینے والے ہو کر کیوں ہنسک بنتے ہو +

جب ہاتھی گھوڑے بیل۔ اونٹ پر سوار ہوتے ہیں۔ اور آدمیوں سے مزدور کا کام لیتے ہیں۔ تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اوٹ پٹانگ باتوں کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو تمہارے تیرتھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ جب تم کتھا باچتے ہو۔ تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں چلنے والوں سے جیو مرتے ہی ہونگے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اعلےٰ کیوں بنتے ہو؟

اس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہیئے۔ یعنی کہ اُن تری خشکی ہوا کے ستھاور ناجسام والے سخت بیہوش جیووں کو دُکھ یا سُکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا +

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

۱۵۹ - سُننا چاہیئے۔ اور یہ بھی دھیان میں رکھنا کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[*] ہوتا ہے۔ اور وقت کا شمار جس طرح

جیکروں کے قدر عمریں

[*] ایک پیمانے کا نام ہے۔ لفظی معنی کمان ہیں +

پہلے لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح سمبھنارتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ میں لکھا ہے

(۱)	رشبھ دیو کا جسم	۵۰۰	دھنش لمبا	۸۴۰۰۰۰۰	لاکھ پورو سال کی عمر
(۲)	اجیت ناتھ کا جسم	۴۵۰	" "	۷۲۰۰۰۰۰	" " " "
(۳)	سنبھوناتھ " "	۴۰۰	" "	۶۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۴)	ابھینندن " "	۳۵۰	" "	۵۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۵)	سومتی ناتھ " "	۳۰۰	" "	۴۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۶)	پدم پربھ " "	۲۵۰	" "	۳۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۷)	پارس ناتھ " "	۲۰۰	" "	۲۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۸)	چندر پربھا " "	۱۵۰	" "	۱۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۹)	سودھی ناتھ " "	۱۰۰	" "	۲۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۰)	شیتل ناتھ " "	۹۰	" "	۱۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۱)	شرے یانس ناتھ " "	۸۰	" "	۸۴۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۲)	واسوپوجیہ سوامی " "	۷۰	" "	۷۲۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۳)	ومل ناتھ " "	۶۰	" "	۶۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۴)	اننت ناتھ " "	۵۰	" "	۳۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۵)	دھرم ناتھ " "	۴۷	" "	۱۰۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۶)	شانتی ناتھ " "	۴۰	" "	۱۰۰۰۰۰	" " " "
(۱۷)	کنتھوناتھ " "	۳۵	" "	۹۵۰۰۰	ہزار " "
(۱۸)	امرناتھ کا جسم	۳۰	" "	۸۴۰۰۰	" " " "
(۱۹)	ملی ناتھ " "	۲۵	" "	۵۵۰۰۰	" " " "
(۲۰)	منی سودرت " "	۲۰	" "	۳۰۰۰۰	" " " "
(۲۱)	نمی ناتھ " "	۱۴	" "	۱۰۰۰۰	" " " "
(۲۲)	نیمی ناتھ " "	۱۰	" "	۱۰۰۰	" " " "
(۲۳)	پارس ناتھ " "	۹	ہاتھ	۱۰۰	سال کی عمر
(۲۴)	مہابیر سوامی " "	۷	"	۷۲	" "

یہ چوبیس تیرتھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گورو ہیں۔ اُن کو ہی جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو پائے ہوئے ہیں۔ اس میں عقلمند لوگ وچار لیویں۔ کہ جسم انسانی کا اتنا بڑا قالب اور اتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اس کُرہ زمین میں ایسے ایسے بہت ہی تھوڑے آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔ اُنہیں جینیوں کے گپوڑے لے کر جو پورانکوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور ایک ہزار سال کی عمر لکھی ہے۔ وہ بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

اب اور بھی سُنو!

۱۶۰۔ کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک سِلا کو انگلی پر اُٹھا لیا۔ | جینیوں کی گپ اور بے سروپا باتیں |

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر کو سانپ نے کاٹا۔ خون کی بجائے دودھ نکلا۔ اور وہ سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۷۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی۔ اور پاؤں نہ جلے۔

" " ۱۶۔ چھوٹے سے برتن میں اونٹ بلایا۔

رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۴۔ جسم کی میل کو نہ اُتارے اور نہ کھجلاوے۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو "دمسار" نامی نے غصے ہو کر اودیگ جنک اُسو تر پڑھا۔ اور ایک شہر میں آگ لگا دی۔ اور مہاویر تیرتھنکر کا بہت پیارا تھا۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۲۷۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہیئے۔

" " " ۔ ایک کوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی۔ اور اس کے اوپر پھول۔ ... سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کر کے

اس پر اچھی طرح ناچی۔ لیکن سوئی پاؤں میں چبھنے نہ پائی۔ اور نہ سرسوں کی ڈھیری بکھری ⁂ دویک صفحہ ۲۲۸۔ اسی کوشا بیسوا کے ساتھ ایک ستھول نامی منی نے گیارہ برس تک بھوگ کیا۔ اور پھر دیکشا لے کر "ست گتی" (موکش) کو پہنچا اور کوشا بیسوا بھی جین دھرم کی پیروی کر کے "ست گتی" کو گئی +

دویک سار بھاگ اول ۲۲۸۔ طاقتور آدمی کے حکم۔ دیو کے حکم۔ خوفناک جنگل میں تکلیف میں اوقات بسری کرنی۔ گرو کے روکنے۔ ماتا پتا و کل اچاریہ رشتہ داروں اور دھرم کے اُپدیش کرنے والوں کے روکنے سے یعنی ان چھ کے روکنے سے دھرم میں کمی ہو جاوے۔ تو دھرم میں نقص نہیں آتا +

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۸۵۔ ایک سدھ کی کنتھا (جھولی) جو گلے میں پہنی جاتی ہے۔ ایک ویش کو ہمیشہ پانچ سو اشرفی دیتی رہی +

تحقیق (۱ لغایت ۴) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھیے۔ ایک آدمی گاؤں کے برابر پتھر کی سِلا کو کبھی اُنگلی پر اُٹھا سکتا ہے۔ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین دب سکتی ہے؟ اور جب شیش ناگ ہے ہی نہیں۔ تو کانپے گا کون؟ (۵) خوب جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں لکھا۔ یہ اندر جال کے سوائے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اس کو کاٹنے والا سانپ تو سورگ میں گیا اور مہاتما سری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے۔ یہ بات کس قدر جھوٹی ہے۔ (۶) جب مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی۔ تب اُس کے پاؤں کیوں نہ جل گئے۔ بھلا چھوٹے سے برتن میں کبھی اونٹ آ سکتا ہے۔ جو جسم کا میل نہ اُتارتے اور نہ کھجلاتے ہونگے۔ وہ بدبو کے مہا نرک کو بھوگتے ہونگے۔ (۷) جس سادھو نے شہر جلایا۔ اس کا رحم اور عفو کہاں گیا۔ جب مہاویر کی صحبت سے بھی اُس کا آتما پوتر نہ ہوا۔ اُس وقت مہاویر کے مرے پیچھے اُس کے سہارے جین لوگ کبھی پوتر نہ ہونگے۔ (۹) راجہ کا حکم ماننا چاہیئے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں۔ اس لئے راجا سے ڈر کر یہ بات لکھ دی ہوگی۔ (۱۰) کوشا بیسوا کا جسم چاہے کتنا ہی ہلکا ہو۔ تو بھی سرسوں کی ڈھیری پر سوئی کھڑی کر کے اُس پر ناچنا۔ سوئی کا نہ چبھنا۔ اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت جھوٹ نہیں تو کیا ہے (۱۱) کسی کو کسی

حالت میں بھی دہرم نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ (۱۲) ابھلا بھوبی کپڑے کی ہوتی ہے۔ وہ ہرروز پانچ سو اشرفی کس طرح دے سکتی ہے +

(۱۴) – اب اُن کی اگر ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں۔ تو پوتھے پوتھول کی طرح بہت بڑھ جاوے۔ اس لیئے زیادہ نہیں لکھتے

کرہ زمین وغیرہ کی نسبت جینیوں کا اعتقاد

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ جینیوں کی تھوڑی سی باتیں چھوڑ کر اُن کے ہاں باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے۔ دیکھیئے:–

दोससधि दोरवि पढमे । दुगुणा लवणं गिधाय ईसं मे ।

बारससलि बारसरवि । तप्पभिइ दिठ ससि रविणो ॥

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے۔ یہ اُن میں (باقی دویپوں میں) سے پہلا دویپ کہلاتا ہے۔ اس میں دو چاند اور دو سورج ہیں۔ اسی طرح لون سمندر میں اس سے دوگنے یعنی چار چندرماں اور چار سوریہ ہیں۔ نیز دہات کی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سوریہ ہیں (پر کرن کھاگ ۴۔ سنگرہ ۔ سُوتر نمبر ۷۷) اور اُن کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ دو جمبو دویپ کے اور چار لون سمندر کے مل کر بیالیس چاند اور بیالیس سوریہ کالودھی سمندر میں ہیں اسی طرح اگلے اگلے دویپ اور سمندروں میں مذکورہ بالا بیالیس کو تگنا کرنے سے ایک سو چھبیس چاند اور اتنے ہی سورج ہوتے ہیں۔ ان میں دہات کی کھنڈ کے بارہ لون سمندر کے چار اور جمبو دویپ کے دو اسی طرح سے ملا کر ایک سو چوالیس چاند اور ایک سو چوالیس سوریہ پشکر دویپ میں ہیں۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے۔ جس میں انسان آباد ہیں۔ لیکن جہاں انسان نہیں رہتے۔ وہاں بہت سے سوریہ اور بہت سے چاند ہیں۔ اور جو پچھلے نصف پشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سوریہ ہیں۔ وہ ساکن ہیں۔ مذکورہ بالا ایک سو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲ اور اُن میں جمبو دویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سوریہ چار چار لون سمندر کے اور بارہ بارہ دہات کی کھنڈ کے اور بیالیس کالودھی کے ملانے سے ۴۹۲ چاند اور ۴۹۲[۲] سوریہ پشکر سمندر میں ہیں

[۲] یعنی پچھلی میزان ۱۲۶ + ۱۲ دہات کی + ۴ لون سمندر + ۲ جمبو دویپ = ۱۴۴ + ۵ = ۴۳۲ + ۲ + ۴ + ۱۲ + ۴۲ = ۴۹۲ + مترجم

یہ سب باتیں شری جن بھدر گنی "اکشماشرمن" نے "سنگھینی" کلاں اور بونین کرنڈک پنا" اور "چندر پنتی" اور "سُوریہ پنتی" وغیرہ سدہانت (مسائل) (جین مذہب) کی کتابوں میں اسی طرح بیان کی ہیں۔

محقق - کُرّہ ارضی اور کُرّہ سماوی کے علم جاننے والو اب سنو۔ اس ایک کُرّہ زمین میں جینی لوگ ایک طرح ۱۳۲ - اور دوسری طرح بےشمار چاند اور سورج مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ویدمت کے پیرووں کی تصنیف سوریہ سدہانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کُرّہ ارضی وسماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہوگئے۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے۔ تو ساری عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے۔ جس طرح کہ آج کل جینی لوگ پڑے ہیں۔ ان بےعلموں کو یہ شک ہے۔ کہ جمبودویپ میں ایک سوریہ اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا۔ کیونکہ اتنی بڑی زمینوں کے آگے تیس گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آسکیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ یہ بھی اُن کی بڑی بھول ہے۔

दो ससि दो रवि पंती एगंतरिआ छसट्ठि संखाया

मेरुं पयाहिणंता । माणुसखित्ते परिअडंति ॥

प्रकरण० भा० ४ । संग्रहसू० ७९ ॥ پرکرن رتناکر بھاگ ۴ - ۷۹

انسانی دُنیا میں چاند اور سُوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلہ سے چلتے ہیں جس طرح سُوریہ کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے۔ اسی طرح چاندوں کی قطار کے درمیان سورجوں کی قطار ہے۔ اسی طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اس ایک ایک چاند کی قطاریں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطاریں ۶۶ سوریہ ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبودویپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبودویپ کے میرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گشت کرتا ہے۔ اسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اسی طرح لون سمندر کے ایک ایک سمت میں

دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دہات کی کھنڈ کے ۶۔ کالو ودھی کے ۱۲ پشکر کے نصف حصّہ کے چھتیس اس طرح سب مل کر ۶۶ سوریہ سمت جنوب اور ۶۶ سمت شمال میں اپنے اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں سمتوں کے سب سوریہ ملائے جائیں تو ۱۳۲ سوریہ اور ایسے ہی دونوں سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چاندوں کی قطاریں ملائی جاویں۔ تو ۱۳۲ چاند انسانی دُنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اسی طرح چاند کے ساتھ کواکب وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھ لو+

محقق۔ اب دیکھو بھائی اس کرّہ زمین میں ۱۳۲ سُوریہ اور ۱۳۲ چاند جینیوں کے گھر پر تپتے ہونگے۔ بھلا اگر یہ سب تپتے ہونگے۔ تو جینی کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہونگے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم کرّہ ارضی و کرّہ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ اب ایک ہی سوریہ اس کرّہ زمین جیسے بہت سے دیگر کرّوں کو روشنی دیتا ہے۔ پھر اس چھوٹے سے کرہ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور اگر نہ زمین [۱] اپنے مرکز پر) گھومے اور نہ سُوریہ کے گرد زمین گھومے۔ تو دن اور رات کتنے ایک سالوں کا ہوگا۔ اور سمیر ہمالہ کے سوائے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ سُوریہ کے سامنے ایسا ہے۔ کہ جیسے گھڑے کے سامنے رائی کا دانہ بھی نہیں۔ جینی لوگ جب تک اس مت میں رہینگے۔ تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہینگے+

समसत्तरसा साहियाललखलोग फुसे लिरक्सेसं ।

१ सयत्त उद्दसभाए पंचयसुपले लाविरइ ॥

प्रकरण० भा० ४ । संग्र० सू० १३५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۱۳۵

[۱] یہاں ہندی ستیارتھ پرکاش میں الفاظ غلط ہیں۔ جو کاتب کا سہو معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی کا منشا یہی ہے۔ جو میں نے درج کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۸۔ زمین وغیرہ کی گردش کا بیان اور دیکھو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مضمون گردش سیارگان۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بھومکا اس کتاب سے پہلے شائع ہو چکی ہے (مترجم)

۱۶۲ - "سمیک[1] چارتر" والے کیولی[2] محض سمدگھات اوستھا[3] سے تمام چودہ راجیہ لوکوں (سلطنتوں) کے اندر اپنے آتم پردیش (جائے آتما) کے ذریعہ سے پھرینگے +

جینیوں کا شوپور لوک

محقق - جینی لوگ چودہ راجیہ (سلطنتیں) مانتے ہیں - اُن میں سے چودھویں کی چوٹی پر "سروارتھ" "سدھی ومان" کے جھنڈے سے تھوڑی دور اوپر "سدھ سلا" اور "دویہ آکاش" کو شوپور کہتے ہیں - "کیولی" یعنی جن کو کامل علم - ہمہ دانی اور کامل پاکیزگی حاصل ہوگئی ہے - وہ اُس لوک میں جاتے ہیں - اور اپنے آتم پردیش (مقام آتما) سے علیم کل رہتے ہیں - جس کا مقام ہوتا ہے - وہ محیط نہیں - جو محیط نہیں - وہ علیم کُل یعنی کامل علم والا کبھی نہیں ہو سکتا - کیونکہ جس کا آتما ایک مقام پر محدود ہے - وہ جاتا آتا ہے - اور بدّھ (پابستہ) اور مُکت (آزاد) گیانی (عالم) اور اگیانی (جاہل) ہوتا ہے - محیط کل اور علیم کل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا - جینیوں کے تیرتھنکر چونکہ محض جیو یعنی محدود المقام اور محدود العلم ہو کر قائم تھے - وہ محیط کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتے - لیکن جو پرماتما ابتدا اور انتہا نہ رکھنے والا - محیط کُل علیم کُل پاک اور عین علم ہے - اس کو جینی لوگ نہیں جانتے - کہ جس میں علیم کُل وغیرہ صفات کما حقہٗ ثابت ہو سکتی ہیں +

गब्भनरतिपल्लियाऊ । तिगाउ उक्कोसते जहन्नेणं ।
मुच्छिम दुहावि अन्तमुहु । अङ्गुल असंख भागतणू ॥२४

۱۶۳ - (معنی) یہاں انسان دو قسم کے ہیں - ایک گربھج (رحم سے پیدا ہونے والے) اور دوسرے رحم کے بغیر پیدا ہونے والے - ان میں سے گربھج انسانوں کی عمر تین پلیوپم حیثیت کی سمجھنا اور جسم تین کوس کا +

انسان کے عمر و قد

محقق - خوب! اس کُرہ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے - اور پھر تین پلیوپم کی عمر یعنی جیسا کہ پہلے لکھ آئے

[1] سمیک چار تر والے نیک چلن
[2] "کیولی" نجات یافتہ جن - جن کو جینی ایشور مانتے ہیں + (مترجم)
[3] سب مراد دل کو پورا کرنے والا بیمان یا لوان العقول عام اُڑن کھٹولا) (مترجم)

ہیں۔ اُتنے ہی عرصہ تک جیویں۔ اُن کی اولاد بھی اسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہیئے
ان جیسے بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آباد رہ سکتے ہیں۔
اگر ایسا ہو۔ تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں۔ اُن کے رہنے
کا شہر لاکھوں کوس کا چاہیئے۔ پھر تمام کرّہ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہوسکیگا +

पणया सलरकयोयण । विरकंभा सिद्धिशिलफलि इविमला ।

सद्धवारि मजोयणांते लोमश्रो तच्छ सिद्धठिई ॥ २५८ ॥

جینیوں کی مکتی کا مقام

۱۶۴۔ جو سرو ارتھ سدھی ومان" کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن "سدھ
شلا" ہے۔ وہ چوڑائی۔ لمبائی اور جوف یا جسامت میں پینتالیس
لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے۔ اس "سدھ شلا" کی سدھ بھومی تمام سفید، چمکدار سنہری
بلّور کی مانند شفاف ہے۔ اس کو کوئی "الیشت" "پراگ بھرا" کے نام سے پکارتے
ہیں۔ اس سرو ارتھ سدھ "شلا ومان" سے بارہ یوجن "آلوک" (غیر محسوس مقام)
بھی ہے۔ اس حقیقت کو "کیولی" "سَرت" جانتا ہے۔ یہ "سرو ارتھ سدھ شلا"
درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے۔ وہاں سے چار سمت اور چار گوشوں میں گھٹتے
گھٹتے مکھی کے پر کے برابر کی پتلی اوپر کی طرف کھلی ہوئی چھتری کی شکل میں سدھ
شلا قائم ہے۔ اس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلے پر لوک کی انتہا ہے۔ وہاں
سدھوں (کمال رسیدہ لوگوں) کا قیام ہے +

محقق۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ جینیوں کی مکتی کا مقام "سرو ارتھ سدھ ومان" کے
جھنڈے کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو
تاہم اس میں رہنے والے مکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں۔ کیونکہ اس شلا سے باہر نکلنے پر
مکتی کے سکھ سے چھوٹ جاتے ہونگے۔ اور اگر اندر رہتے ہونگے۔ تو اُن کو ہوا بھی نہیں
لگتی ہوگی۔ یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کے لئے محض بناوٹی دھوکے کی ٹٹی ہے

वितिचउरिं दिस सरीरं । धार-सजोयणाति कोसत्र सभोसं

जोयणसहस पणिंदिय । उहे वुकळन्ति विसेसंतु ॥ प्रकरण०

भा० ४ । संग्रह सू० २६७ ॥

پرکرن رتناکر ۴۔ ۲۶۷۔

کثافت جانوروں کے قد

۱۶۵ - ایک حس والوں کا جسم عموماً بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہیئے اور دو حس والے یعنی شنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہیئے۔ اور چار حس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہیئے +

محقق - اگر چار ہزار کوس کے پیمانہ کے جسم والے ہوں - تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے سے آدمی رہ سکیں) یعنی چند سو آدمیوں سے کرۂ زمین ٹھس کر بھر جاوے کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں - اور جب اُنہی نے ایسا لکھا ہے - تو یہی خود ان کو اپنے گھر میں رکھ لیں مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے تیس ہزار کوس کا گھر تو چاہیئے - ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے۔ تو بھی گھر نہ بن سکے۔ اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیریاں کہاں سے لاویں گے۔ اور اگر اُن میں ستون لگادیں - تو وہ اندر داخل بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے سب ایسی باتیں جھوٹ ہوا کرتی ہیں +

ते धूला पञ्चे विहुरां खिजाचे बहुलि सव्वेवि ।

लेहकिक्क असंखे । सुहुमे खमसे पकव्वेह ॥

प्रकरण० भा० ४ लघुक्षेत्र । समासप्रकरण सूत्र ४ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴۔ لگھو کھشیتر سماس پرکرن ۴۔

عجیب وغریب گنتی

۱۶۶ - مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چوڑس اور اتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ (۳۳۰۷۶۲۱۰۴ و ۲۴۶۵۶۲۵ و ۴۲۱۹۹۶۰ و ۹۷۵۳۶۰۰۰۰۰۰۰) تینتیس کروڑ سات لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ چوبیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ بیالیس لاکھ اُنیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ۔ ستانوے لاکھ ترپن ہزار چھ سو کروڑ اتنے کر یوجن وسعت کے پلیو پم میں تمام کثیف بالوں کے ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے - یہ بھی اسنکھیات کال ہوتا ہے - مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے

اسنکھیات (بے شمار) لطیف جزو دل سے خیال کرے۔ تب اسنکھیات (بے شمار) سوکشم رومالو (لطیف بالوں کے ذرّے) ہوویں ⁺

محقق۔ اب دیکھئے ان کی گنتی کا طریقہ۔ ایک انگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کیئے۔ یہ کبھی کسی کی گنتی میں آسکتے ہیں؟ اور پھر اس سے آگے اسنکھیات (بیشمار) ٹکڑے دل سے خیال کرتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ٹکڑے ہاتھ سے کئے ہونگے۔ جب ہاتھ سے نہ ہوسکے۔ تب دل سے کئے بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے۔ کہ ایک انگل بال کے بیشمار ٹکڑے ہوسکیں؟

जंबुदीपपमाणं गुलजोयाणसरक वट्टवित्थरं भो

लवणाईयासेसा। बलय। भादुगुणदुगुणाय ॥

प्रकरण० भा० ४ लघुसंघसमा० सू० १२ ॥

پرکرن رتناکر ۴ – ۱۲

۱۶۷ – پہلے جمبو دویپ کا پیمانہ چار لاکھ یوجن اور پولا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دویپ۔ جمبو دویپ کے پیمانہ سے دوچند ہیں۔ اس زمین میں جمبو دویپ وغیرہ سات دویپ اور سات سمندر ہیں۔ جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں ⁺ | تقسیم کُرّہ زمین

محقق۔ اب جمبو دویپ سے دوسرا دویپ دولاکھ یوجن۔ تیسرا چار لاکھ یوجن۔ چوتھا آٹھ لاکھ یوجن۔ پانچواں سولہ لاکھ یوجن۔ چھٹا بتیس لاکھ یوجن اور ساتواں چوسٹھ لاکھ یوجن۔ اسی قدر یا اس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر اس پندرہ ہزار محیط والے کُرّہ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بھی جھوٹ ہے ⁺

कुरुनइचुलसी सहसा। छच्चेवन्तनईउ पयइ विजयं।

दोदो महानईउ। चनुदस सहसा उपसेयं ॥

प्रकरणरत्ना० भा० ४। लघुक्षेत्रसमा० सू० ६१ ॥

پرکرن رتناکر ۴ – ۶۳

۱۶۸ – کورکشیتر میں چوراسی ہزار دریا ہیں ⁺ | کورکشیتر میں ۸۴ ہزار دریا ہیں

ف بھاسکر آچاریہ جی زمین کا گھیر ۱۵۸۱ یوجن فرماتے ہیں جس کے ۲۲۱۲۸ میل بنتے ہیں (باقی صفحہ آئندہ پر)

محقق - بھلا کو رو کشیتر ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے - اس کو نہ دیکھ کر ایک جھوٹی بات لکھنے میں اُن کو شرم بھی نہ آئی

यामुत्तरा उताउ । इक्केक सिंहासणाउ अइपुव्वं ।

चउ सु वितासु निअसण, दिसिभव जिण मज्जणं होई ॥

प्रकरणरत्नाकर भा० ४ । लघुक्षेत्रसमास सू० ६३ ॥

پرکرن رتناکر ہم - ۱۱۹

۱۶۹ - اس شِلا کے خاصکر جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک تخت (سنگھاسن) جاننا چاہیئے - ان شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "اتی پانڈ کمبلا" شمالی سمت میں "اتی رکت کمبلا شلا" ہے - اُن سنگھاسنوں پر تیرتھنکر بیٹھتے ہیں *

تیرتھنکروں کا سنگھاسن

محقق - دیکھئے انکے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنیکی شلا کو ایسی ہی مکتی کی سدھ شلا ہے

۱۷۰ - ان کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں - کہاں تک لکھیں، لیکن پانی چھان کر پینا - چھوٹے چھوٹے جانوروں پر رحم کرنا - رات کو کھانا نہ کھانا - یہ تین باتیں اچھی ہیں

تحریر بالا صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ جینیوں کی لایعنی باتوں کا انتہا نہیں

باقی جس قدر اُن کا بیان ہے - وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے - اتنی تحریر سے عقلمند لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے - یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے - اگر اُن کی تمام ناممکن باتیں لکھیں - تو اتنی کتابیں بھر جاویں - کہ ایک آدمی عمر میں بھی نہ پڑھ سکے - پس جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے - کہ آیا سب چاول پک گئے ہیں یا کچے ہیں - اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے - عقلمندوں کے لئے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے - کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں *

اس کے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارے میں لکھا جاویگا *

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹۵. پس زمین کا محیط ۲۴۹۰۲ میل یا ۱۲۴۵۱ کوس یا ۳۴۰۰۷ بالتقریباً ۵ ہزار یوجن ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ سوامی جی یا تو ۵ ہزار یوجن کی بجائے پندرہ ہزار یوجن محیط لکھ گئے ہیں - یا پندرہ سو یوجن سال و قطر لکھنے سے مراد تھی (رنہال سنگھ)

دِیباچۂ ضمنی

متعلقہ

تیرہواں باب

جو یہ بائبل کا مذہب ہے۔ وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرہویں باب میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اس واسطے لکھا ہے۔ کہ آج کل بائبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں اور یہودی وغیرہ بمثل فروعات ہیں۔ اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے یہودیوں کو ان کے اندر شامل سمجھ لیجئے۔ ان کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے۔ وہ صرف بائبل پر مبنی ہے۔ کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے۔ اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں۔

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں۔ جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند ایک اعتراض اس تیرہویں باب میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے کسی کو تکلیف دینے نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی گئی (چنانچہ) یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا (کہ آیا) یہ کتاب کیسی ہے اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے کہ کل نوع

انسان کو دیکھنے سننے لکھنے وغیرہ میں سہولیت ہو۔ اور معتقد اور معترض بن کر
لوگ غور کرکے عیسائی مذہب کی تفتیش کرسکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پورا ہو
کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھے گی۔ اور انہیں سچے اور جھوٹے مذہب اور ا
نہی (اجازت و ممانعت) کے متعلق بخوبی علم ہو جائے گا۔ اور پھر انکو سچائی
اور کرنے کے قابل کاموں کو اختیار کرنا۔ اور جھوٹ اور ناکردنی کا ترک کرنا آسان
ہو جائیگا۔ سب انسانوں کو واجب ہے۔ کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ
کرکے تحریر یا تقریر کے ذریعہ موافق یا مخالف رائے کا اظہار کریں۔ اور اگر
مطالعہ نہ کرسکیں، تو دوسروں سے سنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی
پنڈت ہوتا ہے۔ ویسے سننے سے "بہوشرت" ہوتا ہے۔ اگر سننے والا دوسرے
کو سمجھا نہ سکے۔ تو خود تو سمجھ ہی جاتا ہے۔ جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے
ہیں۔ ان کو اپنا اور دوسروں کے حسن و قبح نظر آتے ہیں۔ انسان کی روح
پڑھا ہوا یا سنا ہوا علم ہوتا ہے۔ وہ اسیقدر علمی تحقیقات کرسکتی ہے۔
پڑھا ہوا یا سنا ہوا (علم ہوتا) ہے۔ وہ اسیقدر علمی تحقیقات کرسکتی ہے۔
ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں۔ اور دوسرے
جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غاریں گرجاتے
ہیں۔ ایسی بات پیش نہ آئے۔ اس لئے اس کتاب میں تمام مروجہ مذہبوں
بارہ میں مختصراً لکھا ہے۔ اسی سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ
وہ سچی ہیں۔ یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں۔ وہ تو سب مذاہب
میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور
دوسرا جھوٹا ہو تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ
جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث کریں۔ تو ضرور فیصلہ ہو جائے ٭
اب میں اس تیرہویں باب میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا
لکھکر سب کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ غور کرکے نتیجہ نکالیں ٭
عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں ٭

تیرھواں باب

دینِ عیسوی کی تحقیق

اب دینِ عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ آیا یہ مذہب بلا نقص اور ان کی بائبل کلامِ الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے

پیدائش کی کتاب

(۱) "ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین بے ڈول اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی"۔
(پیدائش باب اول آیت ۱ و ۲)

محقق - ابتدا کسے کہتے ہیں؟
عیسائی - دنیا کی پہلی پیدائش کو۔
محقق - کیا یہی پہلی پیدائش ہے - اور اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی؟
عیسائی - ہم نہیں جانتے کہ ہوئی یا نہیں - خدا جانے۔
محقق - اگر نہیں جانتے تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے - اس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کر کے پُر از شکوک مذہب میں کیوں پھنساتے ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک - سب شکوک کے رفع کرنے والے ویدمت کو قبول کیوں نہیں کرتے؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے - تو خدا کو کیسے جانتے ہو گے؟ اور (بتاؤ تو سہی کہ) آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو؟
عیسائی - خلا اور اوپر کو۔

محقق - خلاء کی پیدائش کیسے ہوئی؟ کیونکہ یہ شئے ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور نہایت لطیف ہے۔ اور اوپر نیچے یکساں ہے۔ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا۔ تب پول یا خلا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا تو خدا جہان کی علّت مادی اور جیو روح کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کوئی شئے ٹھیر نہیں سکتی۔ اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں۔ (کیا) خدا بے ڈول (ہے) اور (کیا) اس کا علم اور افعال (بھی) بیڈول یا سب ڈول والے ہیں؟

عیسائی - ڈول والے ہیں۔

محقق - تو یہاں ایسا کیوں لکھا کہ خدا کی بنائی ہوئی زمین بیڈول تھی؟

عیسائی - بیڈول سے مُراد یہ ہے۔ کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی۔

محقق - پھر ہموار کس نے کی۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے؟ خدا کا کام بیڈول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ علیم کل ہے۔ اس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اور چونکہ بائبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے۔ اس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں (بھلا بتلاؤ تو سہی کہ) خدا کی رُوح کیا شئے ہے؟

عیسائی - ذی شعور۔

محقق - وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور ہر جگہ موجود ہے یا ایک جگہ پر؟

عیسائی - بے شکل۔ ذی شعور اور ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن کوہ سِینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خاص کر رہتا ہے۔

محقق - اگر بے شکل ہے۔ تو اس کو کیسے دیکھا[1]؟ اور محیط کُل کا پانی پر جنبش کرنا بھی ممکن نہیں۔ بھلا جب خدا کی رُوح پانی پر جُنبش کرتی تھی۔ تب خدا کہاں تھا؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا۔ یا اُس نے اپنے رُوح کے ایک حصّہ کو پانی پر جُنبش دی ہوگی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو (خدا) محیط کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر محیطِ کُل نہیں ہے۔ تو وہ جہاں کی پیدائش قیام پرورش اور جیووں کے اعمال کا سلسلہ انتظام نہیں رکھ سکتا۔ یا دُنیا کو فنا کبھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس شئے کا وجود محدود مقام ہو تو اُس شئے کی وصف

[1] ہندی کتاب میں لفظ کس نے چھپا ہوا ہے۔ جو ہمو زدان معلوم ہوتا ہے

فعل اور فطرت بھی محدود المقام ہوتے ہیں۔ اگر محدود ہے۔ تو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کُل۔ بیحد وصف۔ فعل اور فطرت لا انتہا مُطلق۔ علم مطلق۔ راحتِ مُطلق۔ دائم پاک۔ علیم۔ آزاد بالخاصہ۔ قدیم۔ غیر محدود وغیرہ اوصاف والا وید وں میں کہا گیا ہے۔ اُسی کو مانو۔ تب ہی تمہارا بھلا ہوگا۔ اور طرح نہیں ؟ (۱)

(۲) اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے۔ (باب اول آیت ۳ و ۴)۔

مُحقق۔ کیا خدا کی بات غیر ذی شعور اُجالے نے سُن لی ؟ اور اگر سُن لی۔ تو اس وقت بھی آفتاب۔ چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی ؟ روشنی غیر ذی شعور ہے وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی۔ کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے پہلے نہیں جانتا تھا۔ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا ؟ اگر نہیں جانتا تھا۔ تو وہ خدا ہی نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بائیبل کلام الٰہی نہیں۔ اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کل نہیں ہے! (۲)

(۳) اور خدا نے کہا۔ کہ پانیوں کے بیچ میں فضا (خلا) ہووے۔ اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو فضا کے اُوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا اور خدا نے آکاش (آسمان) کو بہشت کہا۔ سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا (باب اول آیت ۶۔ ۷ و ۸)

مُحقق۔ (کیا) آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی ؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا۔ تو پانی رہتا ہی کہاں ؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا۔ پھر آکاش کا بنانا فضول ہے۔ اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اسلئے بہشت سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے کہ بہشت اوپر کیطرف کو ہے۔ جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو دن رات کہاں سے ہو گئے ؟ ایسی ہی نامکمل باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں (۳)

(۴) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند بناویں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اُس نے خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر و ناری ان کو پیدا کیا۔ اور خدا نے اُن کو برکت دی (باب اول آیت ۲۶، ۲۷ و ۲۸)

مُحقق۔ اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ تو خدا کی ذات پاک ہے۔ علیم مطلق۔ راحتِ کل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اُس کی مانند آدم کیوں نہ ہوا ؟

اگر نہیں ہوا تو ظاہر ہے کہ اُس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر آدم کو (اپنی صورت ہی پر) پیدا کیا۔ تو گویا خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا ہونیوالی بنایا۔ پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ اور آدمی کہاں سے پیدا کیا؟

عیسائی - خاک سے بنایا۔ **محقق** - خاک کہاں سے بنائی +؟

عیسائی - اپنی قدرت سے۔ **محقق** - خدا کی قدرت قدیم ہے یا جدید؟

عیسائی - قدیم ہے +

محقق - جب قدیم ہے تو دنیا کی علت مادی قدیم ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟

عیسائی - پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شئے نہ تھی +

محقق - اگر نہ تھی۔ تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے یا عرض؟ اگر جوہر ہے۔ تو خدا کے علاوہ دوسری شئے کا ہونا ثابت ہوگیا۔ اگر عرض ہے۔ تو عرض سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی بھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دنیا بنی ہوئی ہوتی۔ تو خدا کی مانند وصف عمل اور فطرت والی ہوتی۔ اس کے وصف عمل فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے۔ کہ خدا سے نہیں بنی۔ بلکہ دنیا علت مادی (ذرات وغیرہ بے جان چیزوں) سے بنی ہے۔ دنیا کی پیدائش (کا حال) جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے وہی قابل تسلیم ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایشور دنیا کی علت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت روح کی ہے۔ اور بیرونی انسان کی۔ تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا۔ تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہیئے ۲۴+

(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا۔ اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کیطرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا۔ وہاں رکھا اور باغ کے بیچوں بیچ زندگی کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا ﴿ (باب دوسرا آیت ۷۔ ۸ و ۹)

محقق - جب خدا نے عدن میں باغ بنا کر اُس میں آدم کو رکھا۔ تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اُسکو پھر یہاں سے نکالنا پڑے گا۔ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو خدا کی صورت پر تو نہ ہوا۔ اور اگر ہوا ہے۔ تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب

اس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھونکا۔ تو وہ سانس خدا کی صورت تھا۔ یا اس سے الگ۔ اگر الگ تھا۔ تو آدم خدا کی صورت پر نہیں بنا۔ اگر الگ نہیں۔ تو آدم اور خدا یکساں ہو گئے۔ اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدائش۔ موت۔ ترقی۔ زوال بھوک پیاس وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئینگی۔ پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں — اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ (۵)

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی۔ کہ وہ سو گیا۔ اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی۔ اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا نے اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ (پیدائش باب ۲۔ آیت ۲۱ و ۲۲)۔

محقق۔ اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو اسکی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا۔ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا۔ تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر میں سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام ناری رکھا گیا۔ تو ناری سے نر کا نام بھی ہو سکتا ہے اور چاہیئے کہ اُن میں باہمی محبّت بھی رہے۔ جس طرح عورت کیساتھ مرد محبّت کرے۔ ویسے ہی مرد کے ساتھ عورت بھی محبّت کرے۔ صاحبان علم! دیکھئے خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے۔ اگر آدم کی ایک پسلی نکالکر عورت بنائی۔ تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک پسلی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دنیا کو بنایا۔ اسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اس سے ظاہر ہے کہ بائبل کی پیدائش کا حال قانون قدرت کے خلاف ہے (۶)

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا اور اس نے عورت سے کہا۔ کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا۔ کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا۔

سلہ یہاں اعتراض یہ ہے۔ کہ اول آدم کیوں پیدا کیا گیا؟ اس کا کیا ثبوت ہے۔ اگر جواب میں کہا جائے کہ عورت کا نام ناری ہونا بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کیونکہ لفظ نر سے ناری بنتا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ لفظ ناری سے بھی نر بنتا ہے۔ اور عورت کے پیدا کرنیکی وجہ بائبل میں چونکہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ آدم کی تنہائی دور کرنے اور دلبستگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تو اس مدعا میں بھی کوئی ہرج نہ آئے گا۔ کیونکہ عورت کی محبّت اور الفت کے لئے مرد پیدا کیا جا سکتا ہے پس اصل وجہ پیدائش آدم کی معلوم ہونی چاہیئے۔

اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے اور درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں مگر اُس درخت کے پھل جو باغ کے بیچوں بیچ ہے۔ خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا۔ ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تُم ہرگز نہ مروگے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جسدن تم اُسے کھاؤگے تمہاری آنکھیں کھل جائینگی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہوگے اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے کیلئے اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے۔ تو اُسکے پھل میں سے لیا اور کھایا۔ اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لُنگیاں بنائیں۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا کہ چونکہ تو نے یہ کیا ہے۔ اس لئے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے زیادہ ملعون ہوگا تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا۔ اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کُچلیگی اور تو اُسکی ایڑی کاٹیگا۔ اُس نے عورت سے کہا۔ کہ میں تیرے حمل اور اس میں تیرے دکھ کو بہت بڑھاؤنگا اور تو درد سے بچے جنیگی۔ اور اپنے خاوند کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا اور آدم سے کہا۔ چونکہ تُو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اس درخت سے کھایا۔ جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا۔ کہ اس سے مت کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگاویگی۔ اور تو کھیت کا ساگ پات کھائیگا۔ (۶) پیدائش باب ۳ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ ٭

محقق۔ عیسائیوں کا خدا علیم کُل ہوتا۔ تو اس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بناتا؟ اب چونکہ اس نے پیدا کر دیا۔ اس لئے وہ خدا ہی قصوروار ہے کیونکہ اگر وہ اُس کو موذی کر نہ بناتا۔ تو وہ ایذا نہ پہنچاتا اور وہ پچھلا جنم نہیں رکھتا تھا۔ پھر بلا قصور اسکو گنہگار کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پوچھو تو وہ سانپ نہیں تھا۔ بلکہ انسان تھا۔ کیونکہ انسان نہ ہوتا تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ میں چلائے۔ اُسکو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان سچا تھا اور اسی وجہ سے اُس نے اس عورت کو نہیں بہکایا۔ بلکہ سچ سچ کہہ دیا اور خدا نے آدم اور حوّا سے جھوٹ کہا۔ کہ اسکے کھانے سے تم مر جاؤ گے۔

جب وہ درخت عقل کے دینے اور دائمی زندگی بخشنے والا تھا۔ تو اُسکے پھل کھانے سے کیوں منع کیا؟ اور اگر منع کیا تو خدا جھوٹا اور بہکانیوالا ٹھیرا۔ کیونکہ اس درخت کے پھل انسان کو علم اور سُکھ کے دینے والے تھے۔ لاعلمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا۔ تو اُس درخت کو کیوں پیدا کیا تھا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ لاعلم اور موت کی خاصیّت رکھنے والا تھا؟ اگر دوسروں کے لئے پیدا کیا۔ تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آجکل کوئی بھی درخت علم دینے اور موت سے بچانیوالا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اس کا تخم بھی ملیست و نابود کر دیا ہے۔ (۵۵) اگر کوئی دوسرے سے مکّاری کریگا۔ تو وہ فریبی مکّار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے۔ تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ اس نے جھوٹ بولا اور اُن کو بہکایا۔ یہ فلاسفی تو دیکھو۔ کیا بغیر درد کے حمل وضع ہو سکتا اور بچّہ پیدا ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے اور جبکہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کیواسطے نباتات کا کھانا لازم ہے۔ تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے۔ وہ (تحریر) جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ (تحریر) سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا۔ تو عیسائی لوگ کیوں کل بنی نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونیکی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟ بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں؟

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور زندگی کے درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکالدیا اور باغ عدن کے پورب کیطرف کروبیوں کو چمکتی تلوار کیساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا۔ کہ زندگی کے درخت کی راہ کی نگہبانی کریں +

(پیدائش باب ۳۔ آیت ۲۲ و ۲۴)

محقق۔ بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا؟ اور ایسا شک کیوں گذرا۔ کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا؟ کیا یہ بُری بات ہوئی؟ یہ شک ہی کیوں گزرا؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا نہیں تھا۔ بلکہ کوئی خاص آدمی تھا۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے اب دیکھئے آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دُکھ (رنج) ہوا۔ مزید برآں دائمی زندگی کے

درخت کے پھل کھانے پر (خدا نے) کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اُسکو باغ میں رکھا تب اُس کو
آئندہ کا علم نہیں تھا۔ کہ اُس کو پھر نکالنا پڑیگا۔ اس لئے بائبلی خدا علیم کل نہیں تھا۔ اور جو
چمکتی ہوئی تلوار کا پہرہ مقرر کیا۔ یہ بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں ۔ (۸)

(۹) چند روز کے بعد یوں ہُوا کہ قائن اپنے کھیت کی پیداوار میں سے خداوند کیواسطے نذر لایا اور
ہابل بھی اپنی پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکی نذر کو قبول
کیا۔ پر قائن اور اُسکی نذر کو قبول نہ کیا۔ اسلئے قائن نہایت غصہ اور ترش رو ہُوا اور خداوند
نے قائن سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور تیرا منہ کیوں بگاڑا؟ (پیدائش باب ۴ آیت ۳-۴-۵-۶)

محقق ۔ اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کی نذر نہ لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اُس
کی نذر کی بیقدری کیوں کرتا؟ اور ایسا جھگڑا برپا کرنیکا موجب اور ہابل کی موت کا باعث
بھی خدا ہی ہُوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں۔ ویسے ہی
انجیلی خدا کرتا ہے۔ باغ میں آنا جانا اور اُس کا بنانا بھی آدمیوں ہی کا کام ہے۔ اس سے
ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ بائبل انسان کی بنائی ہوئی ہے خدا کی نہیں۔ (۹)

(۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا۔ کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ وہ بولا میں نہیں
جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں؟ پھر اُس نے کہا کہ تُو نے کیا کیا۔ تیرے بھائی کا
خون زمین سے مجھکو پکارتا ہے اور اب تو زمین سے لعنتی ہُوا (پیدائش باب ۴۔ آیت ۹-۱۰-۱۱)

محقق ۔ کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا؟ اور
کیا کبھی خون زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ اس لئے
یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے ۔ (۱۰)

(۱۱) اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا (پیدائش باب ۵ آیت ۲۲)

محقق ۔ بھلا اگر بائبلی خدا انسان نہ ہوتا۔ تو حنوک کے ساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اسلئے
جو وید میں کہا گیا ہے کہ ایشور غیر مجسم و بیشکل ہے۔ اسی کو عیسائی لوگ مانیں تو انکی بہتری ہو (۱۱)

(۱۲) اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔ کہ وہ
خوبصورت ہیں۔ اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورواں لیں اُن
دنوں میں زمین پر (دیو اور جن) جبار تھے۔ اور بعد اُسکے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں
کے پاس گئے۔ تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے۔ یہ وہ زبردست تھے۔ جو قدیم سے نامور اشخاص

تھے اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی۔ اور اُسکے دلی فکر و خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کی پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کو بھی۔ کیونکہ میں اُنکے بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷)

محقق – عیسائیوں سے پوچھنا چاہیئے کہ خدا کے بیٹے۔ خدا کی جورو۔ ساس سسرا۔ سالا اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا اُن کا سمبندھی بن گیا۔ اور اُن سے جو پیدا ہوئے ہیں وہ بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا کی اور خدا کے کلام کی ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُن جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے۔ خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو اور نہ آئندہ کی بات جانے وہ انسان ہے۔ کیا جب دُنیا پیدا کی تھی۔ تب ایسا نہیں جانتا تھا کہ آئندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا۔ بھول سے کام کر کے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں انجیلی خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں۔ انجیلی خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا۔ ورنہ شانتی اور وگیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے علیحدہ ہو سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند پرند بھی بدکار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا تو ایسا دکھی کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جیسا ویدوں میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایشور سب گناہ۔ رنج۔ تکلیف۔ غم وغیرہ سے بَرا اور ست مطلق علم مطلق۔ راحت مطلق ہے اُسکو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں۔

(۱۳) اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اسکی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو تو کشتی میں جائیگا۔ تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے۔ کہ وہ بچ رہیں۔ چاہیے کہ وے نر اور مادہ ہوں اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والے جانوروں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو۔ اُن سب میں سے تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آویں اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لیکر اپنے پاس جمع کرے۔ وہ تیری اور انکی خوراک ہوگی اور نوح نے ایسا ہی کیا۔ (پیدائش باب ششم۔ آیت ۱۵ سے ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲)

محقق۔ بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے کیونکر اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی ہتھنی اونٹ۔ اونٹنی وغیرہ کروڑہا جاندار اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بمعہ کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں وہ عالم بھی نہ تھا + (۱۲) ‫‪‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬‬

(۱۳) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک ویدی[۱] بنائی اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے خوشنودی کی بُو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا۔ کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کیا ہے یہ سارے جانداروں کو نہ مارونگا۔ (باب ہشتم آئت ۲۰ و ۲۱)

محقق۔ قربانگاہ (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل[۲] میں گئی ہیں۔ کیا خدا کی ناک بھی ہے کہ جس سے اُس نے خوشبو سونگھی؟ کیا انجیلی خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے کہ کبھی لعنت کرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کرونگا (جب) پہلے لعنت کی تھی۔ تو پھر بھی کریگا۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا۔ یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی۔ کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے (۱۴)

(۱۵) اور خدا نے نوح اور اسکے بیٹوں کو برکت دی اور اُنہیں کہا۔ سب جیتے چلتے جانور تمہارے کھانے کیواسطے ہیں۔ میں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا مگر تم گوشت کو لہو کیساتھ کہ اُسکی جان ہے مت کھانا۔ (پیدائش باب ۹ آئت ۱-۳ و ۴)

محقق۔ کیا ایک کی جانکو تکلیف دیکر دوسرے کو آرام پہنچانے سے بائبل کا خدا بیرحم ثابت نہیں ہوتا؟ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دوسرے کو کھلا دیویں۔ تو کیا وہ سخت گنہگار نہ ہونگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اُس کے بیٹوں کی مانند ہیں ایسا نہ ہونے سے انجیلی خدا تعصب کے کام کرتا ہے اور اگر سب انسان انکو ایذا رسا

[۱] مذبح۔ [۲] مگر بائبل میں ان باتوں کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ وید والے میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنا نہیں لکھا۔ بلکہ طاقت وخوشبو دینے والی بیماریوں کو رفع کرنے والی چیزوں سے ہوم کرنا لکھا ہے۔ (مترجم)

بھی اُسی نے بنایا ہے۔ تو پھر انجیلی خدا بیرحم ہونیکی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں ؟ (۱۵)

(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایکسا ہی بولی تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بنادیں۔ اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں۔ اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے نیچے اترا۔ اور خداوند نے کہا۔ دیکھو یہ لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وے یہ کرنے لگے۔ سو یہ جس کام کا ارادہ رکھینگے۔ اس سے نہ رک سکیں گے۔ آؤ ہم اتریں اور اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ تاکہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں۔ تب خدا نے اُن کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وے اُس شہر کے بنانے سے باز رہے ۔ (باب ۱۱۔ آئت ۱ و ۴ تا ۸) ۔

محقق ۔ جب تمام روئے زمین پر ایک ہی بولی بولی جاتی ہوگی۔ تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن کیا کیا جائے کہ انجیلی حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اُس نے یہ بڑا گناہ کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بُرا کام نہیں ہے ؟ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انجیلی خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسانوں کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا۔ بیعلم کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے۔ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے (۱۶)

(۱۷) تو اس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا۔ کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے۔ کہ یہ اُسکی جورو ہے۔ سو مجھکو مار ڈالیں گے اور تجھ کو جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میری بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلہ سے سلامت رہے (باب ۱۲۔ آئت ۱۱ و ۱۲ و ۱۳) ۔

محقق ۔ دیکھئے ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے کیا اسکے اعمال دروغگوئی وغیرہ بُرے نہیں ؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں اُنکو علم اور بہبودی کا رستہ کیونکر ملسکتا ہے ؟ (۱۷)

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو۔ سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک بیٹے کا ختنہ کیا جاوے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا۔ خواہ گھر کا پیدا ہوا ہو۔ خواہ پردیسی سے خریدا ہو

جو تیری نسل کا نہیں ۔ لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں ہمیشہ کے لئے عہد ہوگا ۔ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا ۔ وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا ۔ (باب ۱۷ آیت ۹ تا ۱۴) ؛

محقق ۔ دیکھئے خدا کا الٹا حکم ۔ اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا ۔ تو ابتدائے عالم میں اس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا ۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے ۔ چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اسلئے اگر اس پر چمڑہ نہ ہو تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور قدرے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو ۔ اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی بوند کپڑوں پر نہ لگے ان باتوں کے لحاظ سے یہ ختنہ کرنا برا ہے اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے اسکی تعمیل نہ کرنے سے عیسیٰ کی یہ شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی جھوٹا نہیں جھوٹی ہوگئی ۔ اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے ؛ (۱۸)

(۱۹) اور جب خدا ابراہیم سے باتیں کرچکا ۔ تب خدا اُسکے پاس سے اوپر گیا (باب ۱۷ آیت ۲۲)

محقق ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ خدا مثل انسان یا پرند کے تھا ۔ کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آتا جاتا تھا ۔ یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا ؛ (۱۹)

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا ۔ اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا ۔ اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اُس کے پاس کھڑے ہیں ۔ وہ انہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُنکے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اُن کے آگے جھکا ۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندہ کے پاس سے چلے نہ جائیے ۔ خواہش ہو تو تھوڑا سا پانی لایا جاوے ۔ اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے ۔ میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں ۔ تازہ دم ہوجئے بعد اس کے آگے جایئے گا ۔ کیونکہ آپ اس لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں ۔ تب اُنہوں نے کہا ۔ کہ یونہی کر ۔ جیسا تو نے کہا اور ابراہام خیمہ میں سارہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا تین پیمانہ عمدہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا ۔ اور ابراہام گلہ کیطرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا ۔ اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا ۔ پھر اُس نے گھی اور دودھ اور اُس بچھڑا کو جو اُس نے پکوایا تھا لیکے اُن کے سامنے رکھا اور آپ اُن کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا اور اُنہوں نے کھایا ۔ (باب ۱۸ ۔ آیت ۱ سے ۸ تک) ؛

محقق - صاحبان! دیکھئے جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے تو وہ خدا اسکی پرستش کرنیوالے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جس کو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کیلئے بیچین رہے اور وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ اور خدا کیساتھ دو آدمی نامعلوم کہ کون تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا۔ اور جو اُن کا سردار تھا اُس کا نام بائبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ انکی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے خدا کو سچا سمجھتے ہیں + (۲۰)

(۲۱) پھر خداوند نے ابراہام سے کہا کہ سرہ یہ کہکر کیوں ہنسی کہ میں تو بوڑھیا ہوگئی ہوں کیا سچ مچ اولاد جنونگی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸- آیت ۱۳ و ۱۴)

محقق - اب دیکھئے انجیلی خدا کا تماشا کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑاتا یا طعن دیتا ہے (۲۱)

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کیطرف سے آسمان پر سے برسائی اور اس نے اُن شہروں کو اور اس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور جو کچھ زمین پر اُگتا تھا۔ اُلٹا دیا (باب ۱۹ آیت $\frac{۲۴}{۲۵}$)

محقق - اب یہ بھی تماشہ بائبل کے خدا کا دیکھئے کہ جسکو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا کیا وے سب ہی گنہگار تھے۔ کہ انہیں زمین اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم اور دانائی سے بعید ہے جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اسکے عابد کیوں نہ کرینگے؟ (۲۲)

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو مے (شراب) پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اُنھوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی۔ اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی ۔۔۔۔ ہم آج رات بھی اسکو شراب پلادیں اور تو بھی اس سے جاکر ہمبستر ہو ۔۔۔۔ سو لوط کی دونو بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔

(پیدائش باب ۱۹- آیت ۳۲- ۳۳- ۳۴- ۳۶)

محقق - دیکھئے باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے۔ اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں۔ تو اُنکی خرابی کا کیا ٹھکانا ہے۔ اس لئے شریف آدمیوں کو شرابنوشی کا نام بھی نہ لینا چاہئے (۲۳)

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا۔ چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی ۔۔ (باب ۲۱- آیت ۱ و ۲)

محقق - غور کیجئے کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہوگئی ؟ اس میں کچھ راز ہے کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھیرنے کا ذریعہ موجود تھا ؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ اُس خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی (۲۴) ۞

(۲۵) تب ابراہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کاندھے پر اس کو دھر دیا۔ اور لڑکے کو بھی اسکو سونپ کر اُسے رخصت کیا۔ وہ روانہ ہوئی ... تب اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ اور آپ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کر روئی۔ تب خداوند نے اُس لڑکے کی آواز سنی (باب ۲۱- آئت ۱۴- ۱۵- ۱۶- ۱۷) ۞

محقق - اب دیکھئے! انجیلی خدا کا تماشا کہ پہلے تو سرّہ کی طرف داری کرکے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ اور وہ چلّا چلّا کر روئی۔ اور پھر ہاجرہ اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں۔ خدا کو شک گذرا ہوگا۔ کہ یہ بچّہ ہی روتا ہے۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا اور خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے ؟ اس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام غلط باتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ (۲۵) ۞

(۲۶) اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا۔ اور اُسے کہا اے ابراہام! ... تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے جسے تو پیار کرتا ہے۔ اضحاق کو لے...! اُسے سوختنی قربانی کے لئے چڑھا ..... اور اُس نے اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا۔ اور اُسے قربانگاہ میں لکڑی کے اُوپر دھر دیا اور ابراہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ وہیں خداوند کے فرشتے نے اسے آسمان سے پکارا کہ اے ابراہام! اے ابراہام! وہ بولا میں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا۔ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اُسے کچھ مت کر۔ کہ اب میں نے جانا۔ کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ (باب ۲۲ آئت ۱ و ۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲)

محقق - اب یہ صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ بائبل کا خدا محدود العقل ہے۔ علیم کل نہیں اور ابراہام بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا۔ نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائبل کا خدا علیم کل ہوتا۔ تو اس کے آئندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا۔ اس سے تحقیق ہوتا ہے۔ کہ بائبلی خدا ہمہ دان نہیں ہے (۲۶) ۞

(۲۷) ہمارے قبرگاہوں میں سے سب سے اچھے قبرگاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ (باب ۲۳- آئت ۶) ۞

محقق - مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ سڑ کر ہوا کو بدبودار کر دیتے ہیں۔ اور اس بدبُو سے بیماری پھیلتی ہے ؛

سوال - دیکھو۔ جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں۔ اور دفنانا تو گویا اس کو سُلا دینا ہے۔ اِس لئے مردے دفن کرنے چاہئیں ؛

جواب - اگر مُردے سے محبت کرتے ہو تو اسے گھر ہی میں کیوں نہیں رکھ لیتے اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس رُوح سے محبت تھی۔ وہ تو نکل گئی۔ اب بدبودار مٹی سے کیا محبت۔ اور اگر محبت کرتے ہو تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں تو وہ سُن کر ہرگز خوش نہ ہوگا۔ اُسکے منہ آنکھ اور جسم پر خاک۔ ڈھول۔ پتھر۔ اینٹ۔ چُونہ ڈالنا۔ چھاتی پر پتھر رکھنا کونسی محبت کی بات ہے؟ اور صندوق میں ڈالکر دفن کرنے سے زیادہ بدبُو پیدا ہوتی ہے۔ جو زمین سے نکل کر ہوا کو گندہ اور کثیف کر کے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے ؛

دوم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے۔ اس حساب سے سو ہزار لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کیلئے کسقدر زمین بیفائدہ رُک جاتی ہے۔ نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام میں آ سکتی ہے۔ اس لئے سب سے بُرا دفن کرنا سب سے بُرا ہے۔ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اُسکی نسبت کچھ کم بُرا ہے کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ مگر جو ہڈی یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے وہ سڑ کر جہان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مُردہ کو جنگل میں چھوڑ آنا اُسکی نسبت کچھ کم خراب ہے۔ کیونکہ اُسکو گوشت خور حیوان وغیرہ نوچ کر کھا جائینگے تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت و غلاظت سڑ کر جسقدر بدبُو پھیلائیگی۔ اُسی قدر دنیا کو نقصان پہنچیگا۔ اور مُردہ جلا دینا تو سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ سب اشیاء ذرہ ذرہ ہو کر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ؛

سوال - جلانے سے بھی بدبُو پھیلتی ہے ؛

جواب - اگر بے قاعدہ جلاویں۔ تو تھوڑی سی پھیلتی ہے لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم۔ اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے کہ مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں۔ یعنی مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری اور ساڑھے تین ہاتھ چوڑی۔ پانچ ہاتھ لمبی

ویدی جسکی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہیئے۔ اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہیئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے۔ زیادہ چاہے جس قدر ہو۔ اگر تگر کافور وغیرہ اور پلاش (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں جمانی چاہیئیں۔ اور اس پر مردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر سینہ کیطرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر مردہ کو گھی وغیرہ کی آہوتی دیکر جلانا چاہیئے۔ اگر اسطرح مردہ جلایا جاوے۔ تو بالکل بدبو نہ پھیلے ؛

اسی (عمل) کا نام انتیشٹی۔ نرمیدھ اور پرش میدھ یگیہ ہے۔ اگر کوئی شخص مفلس ہو تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے۔ خواہ وہ گھی بھیک مانگ یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہیئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے۔ تو بھی دفن کرنے (پانی میں بہادینے یا جنگل میں چھوڑ آنے) کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مردہ کو جلائے (استحالت میں) یہی بہتر ہے۔ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ ایک بسوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے۔ اتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابراہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی + (باب ۲۴- آیت ۲۷) ؛

محقق - کیا وہ ابراہام ہی کا خدا تھا اور جسطرح آجکل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں۔ ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہو گا۔ لیکن آجکل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں ؛ (۲۸)

(۲۹) یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں ...... اسمعیل کا پلوٹھا

نوٹ :- صاحب مترجم! بعض لوگ اکثر مردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں یہ بیجا رسم ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہیئے +

نبیت اور قیدار اور ادبیل اور جیسام اور مسماع اور دُومہ اور مسّا حدد اور
تیمہ اور اطور اور نفیس اور قدمہ .... (باب ۲۵ - آئت ۱۳ تا ۱۵) ؛

محقق - یہ اسمٰعیل ابراہام کا بیٹا اُسکی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا (۲۹)

(۳۰) میں تیرے باپ کے لئے ان سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی اور تو اپنے باپ کے آگے لے جائیو - تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اس کے پاس تھیں لیں اور اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں - اور بکری کے بچوں کی کھال اس کے ہاتھوں اور اسکی گردن پر جہاں بال نہ تھے - لپیٹی یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا - جیسا تو نے مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا - اٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے - تاکہ تو دل سے مجھے برکت بخشے (باب ۲۷ آئت ۹-۱۰-۱۵-۱۶ و ۱۹)

محقق - تعجب ہے کہ کس جھوٹ اور مکر و فریب کی برکت لے لیا اور پیغمبر بنجاتے ہیں جب ایسے عیسائیوں کے پیشوا ہادیء دین ہوں تو انکے مذہب میں کیوں نہ گڑبڑ مچے ؟ (۳۰)

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا - لیکر ستون کھڑا کیا - اور اس کے سر پر تیل ڈالا - اس مقام کا نام بیت ایل رکھا ... اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا .... (باب ۲۸ - آئت ۱۸ و ۱۹)

محقق - دیکھئے جنگلیوں کے کام ! انہوں نے پتھر پوجے اور پجوائے اسی مقام کو مسلمان لوگ بیت المقدس کہتے ہیں - کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے - صرف اسی پتھر میں خدا رہتا تھا ؟ واہ ! جی واہ ! کیا کہنا ؟ عیسائی لوگو ! سب سے بڑے بت پرست تو تم ہی ہو (۳۱)

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا اور خدا نے اُسکی سُن کے اسکے رحم کو کھولا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے ندامت کو دور کیا (باب ۳۰ آئت ۲۲ و ۲۳)

محقق - واہ ! انجیلی خدا ! تو تو عجیب ڈاکٹر ہے - عورتوں کے رحم کو کھولنے کے کونسے اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا - کہ جن سے کھولا - یہ تمام باتیں اندھادھند ہیں (۳۲)

(۳۳) پر خدا لابن آرامی کے خواب میں رات کو آیا - اور اسے کہا کہ خبردار - تو یعقوب کو برا بھلا مت کہہ - کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا بہت مشتاق ہے لیکن کس واسطے تو میرے معبود کو چرا لایا ہے (باب ۳۱ - آئت ۲۴ ...)

محقق - یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کی خواب میں آیا۔ اُن کے ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں ہم پہلو ملا۔ کھاتا پیتا آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا اور یہ بھی واضح ہو کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بت کو معبود مانکر پرستش کرتے تھے صرف یہی نہیں۔ بلکہ انجیلی خدا بھی پتھر کو ہی معبود مانتا ہے ورنہ معبودوں کو چرانا کیوں کہا۔ (۳۳)

(۴۳) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا۔ اور خدا کے فرشتے اُسے آملے۔ اور یعقوب نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے ...... (باب ۳۲ آیت ا۔۲)

محقق - اب انجیلی خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر بھی رکھتا ہے۔ جب لشکر ہوا تو ہتھیار بھی ہونگے۔ اور اِدھر اُدھر چڑھائی کرکے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کے لئے رکھتا ہے؟ (۳۴)

(۳۵) اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا جب اُس نے دیکھا۔ کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا۔ تو اُس نے ران کو بھیتر سے چھوا۔ تب یعقوب کی ران کی نس اُس کے ساتھ کشتی لڑنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا جب تک تو مجھے برکت نہ دیوے تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا کے سامنے اور مخلوق کے سامنے راجہ کی طرح کشتی کا جنگ کیا اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ میرا نام کیوں پوچھتا ہے اور اس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گذرتا تھا۔ تو آفتاب اُس پر طلوع ہوا۔ اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں چڑھ گئی تھی۔ آج تک نہیں کھاتے۔ کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو چڑھ گئی تھی چھوا تھا۔ (باب ۳۲۔ آیت ۲۴ تا ۳۲)

محقق - جب بائیبلی خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے۔ تب ہی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشا دیکھئے

کہ ایک شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام ہی نہ بتلاوے - اور خدا نے اس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی - لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا - تو ران کی نس کو اچھا بھی کر دیتا - اور ایسے خدا کی عبادت سے جیسا کہ یعقوب لنگڑاتا رہا - ویسے ہی اور عابد بھی لنگڑاتے ہونگے جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو - تب تک وہ کیونکر ظاہر النظر آ سکتا اور کُشتی لڑ سکتا ہے ؟ یہ صرف لڑکوں کا کھیل ہے ۔ (۳۵) ۔

(۳۶) اور یہودا کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا سو خداوند نے اُسے مار ڈالا - تب یہودا نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کیلئے نسل چلا - لیکن اونان نے جانا - کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی - اور یوں ہوا - کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جاتا تھا - تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا - اور اس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت بُرا تھا - اس لئے اس نے اس کو بھی ہلاک کیا (باب ۳۸ - آئت ۷ تا ۱۰) ۔

محقق - اب دیکھ لیجئے - یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے - جب اُسکے ساتھ نیوگ ہوا تو اُسکو کیوں مار ڈالا - اس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا ؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے وید و کت نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا ۔

خروج کی کتاب

(۳۷) .... جب موسیٰ بڑا ہوا ..... اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُسکے بھائیوں میں سے تھا مار رہا ہے - پھر اُس نے ادھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں - تب اس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا - جب وہ دوسرے دن باہر گیا - تو کیا دیکھتا ہے کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں - تب اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا - کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے ؟ وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا - آیا تو چاہتا ہے - کہ جس طرح تو نے اس مصری کو مار ڈالا - مجھے بھی مار ڈالے - تب موسیٰ ڈرا اور بھاگا ..... (باب ۲ - آئت ۱۱ تا ۱۵) ۔

محقق - اب دیکھئے بائبل کے اعلیٰ ہادی مذہب موسیٰ کی خصلتیں - اس کا چال چلن - غصہ وغیرہ - بد صفتوں والا اور انسانوں کو مار دینے والا اور چور کی مانند

قانون سلطنت سے کرانے والا تھا۔ کیونکہ جب بات کو چھپاتا تھا۔ تو دروغگو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا۔ اور وہ پیغمبر بنا۔ اس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسیٰ آپ تھا۔ ویسا اُس کا مذہب تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے تمام ہادیانِ مذہب موسیٰ سے لے کر جنگلی حالت میں تھے۔ تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے وغیرہ ؛ (۳۷) ؛

(۳۸) یہ فسخ کا برّہ ذبح کرو اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو۔ اور اُسے اس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دیکے اوپر کے چوکھٹ اور دونو بازو وروازے کے اس سے چھاپو۔ اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے اسلئے کہ خدا گذر کریگا۔ تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کے چوکھٹ پر اور دونو بازوؤں پر لہو کو دیکھیگا۔ تو خداوند دروازے سے گذرے گا۔ اور ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا۔ کہ تمہارے گھروں میں آکر تمہیں مارے (باب ۱۲۔ آئت ۲۱ تا ۲۳)

محقق۔ بھلا یہ جو جادُو ٹونہ کرنیوالے شخص کی مانند ہے۔ وہ خدا کبھی ہمہ دان ہو سکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھے۔ تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے۔ ورنہ نہیں یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں (۳۸)

(۳۹) اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پہلوٹھے سے لے کر جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس قیدی کے پہلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا۔ چار پایوں کے پہلوٹھوں سمیت ہلاک کئے۔ اور فرعون رات کو اٹھا۔ وہ اور اس کے سب نوکر اور مصری اُٹھے۔ اور مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ تھا۔ جس میں ایک نہ مرا۔ (باب ۱۲۔ آئت ۲۹ و ۳۰) ؛

محقق۔ خوب! آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر انجیلی خدا نے لڑکے بالے بوڑھے اور چوپایوں تک کو بلا قصور مار ڈالا۔ اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا۔ تو بھی انجیلی خدا کے دل سے بیرحمی دُور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا۔ بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔ मांसाहारिणः कुतो दया۞ جب بائبلی خدا گوشت خور ہے۔ تو اُسے رحم سے کیا کام؟ (۳۹)

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا.... بنی اسرائیل سے کہو۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ تو اپنا عصا اُٹھا اور سمندر پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اُسے دو حصہ کر۔ بنی اسرائیل سمندر کے

۞ منجانب مترجم۔ گوشت خوروں میں رحم کہاں ؛

بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائیں گے (باب ۱۴ آیت ۱۴ تا ۱۶)۔

محقق۔ کیوں جی! پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اس طرح پھرا کرتا تھا۔ جیسے گڈریا بھیڑیوں کے پیچھے۔ اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہو گیا؟ ورنہ سمندر کے بیچ میں سے چاروں طرف ریل گاڑی کی (اس سے) سڑک بنوا لیتے۔ جس سے ساری دُنیا کو فائدہ پہنچتا۔ اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ملتی۔ مگر کیا کیا جاوے۔ انجیلی خدا تو نہ جانے کہاں چھپ رہا۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن تماشے بائبل کے خدا نے موسیٰ کے ساتھ کئے۔ یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ جیسا انجیلی خدا ہے ویسے ہی اس کے عابد ہیں اور ویسی اُسکی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دُور رہے تب ہی اچھا ہے (۴۰)۔

(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا پُر جلال و قادر مطلق خدا ہوں۔ اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُنکی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ تیسری اور چوتھی پُشت تک پہنچاتا ہوں (باب ۲۰۔ آیت ۵)۔

محقق۔ بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے۔ کہ باپ کے قصور سے اولاد کو چار پشت تک سزا دینا۔ کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پشت تک سزا کیوں کر دے سکیگا؟ اور اگر پانچویں پُشت کے بعد کوئی بُرا ہوگا۔ تو اُسے سزا نہیں دے سکیگا۔ بلا قصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے (۴۱)۔

(۴۲) سبت (آرام) کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر۔۔۔۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔۔۔۔۔ خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی۔۔۔۔۔ (باب ۲۰۔ آیت ۸ تا ۱۱)۔

محقق۔ کیا صرف اتوار ہی پاک ہے۔ اور باقی چھ دن ناپاک ہیں؟ اور کیا خدا نے چھ دن تک بڑی محنت کی تھی؟ کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا۔ اور اگر اتوار کو برکت دی تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بددُعا دی ہوگی۔ ایسا کام تو ایک عالم شخص کا بھی نہیں۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا بُرائی کی تھی؟ کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کر دیا (۴۲)۔

(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اس کے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے

پڑوسی کی ہے۔ لالچ مت کر + (باب ۲۰۔ آئت ۱۶ و ۱۷) ؂

محقق - واہ! اب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں کہ جیسے پیاسا پانی پر۔ بھوکا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے۔ ویسا ہی بائیبل کا خدا ضرور ہوگا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں۔ کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں۔ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں۔ خدا کی نہیں (۴۳)

(۴۴) سو تم ان بچوں میں سے ہر ایک لڑکے کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی ساتھ صحبت کر چکی ہے۔ جان سے مارو۔ لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوئیں۔ اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو + (باب ۳۱۔ آئت ۱۷ و ۱۸) ؂

محقق - دھن ہو موسیٰ پیغمبر۔ اور دھن ہے تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ زناکار تھا۔ اگر زناکار نہ ہوتا۔ تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا (۴۴) ؂

(۴۵) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے تو وہ البتہ قتل کیا جائے۔ اور اگر اس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا۔ اور خدا نے اُس کے ہاتھ میں اُسے گرفتار کروا دیا۔ تو میں تجھے بھاگنے کی جگہ بتا دونگا + (باب ۲۱۔ آئت ۱۲ و ۱۳) ؂

محقق - اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا۔ تو اس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسیٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا۔ تو خدا طرفدار ٹھیرتا ہے۔ کیونکہ اس کا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا (۴۵)

(۴۶) ۔۔۔۔ اور سلامتی کے ذبیحے بیلوں سے خداوند کے لئے ذبح کئے۔ اور موسیٰ نے آدھا خون لے کر برتنوں میں رکھا اور آدھا قربان گاہ پر چھڑکا۔ اور موسیٰ نے اس لہو کو لے کر لوگوں پر چھڑکا۔ اور کہا یہ لہو اُس عہد کا ہے۔ جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ اور میں تجھے پتھر کی تختیاں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں۔ دونگا (باب ۲۴۔ آئت ۵ - ۶ - ۸ - ۱۲) ؂

محقق - اب دیکھئے - یہ سب جنگلیوں کی باتیں ہیں یا نہیں؟ اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربان گاہ پر لہو چھڑکنا - یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب انجیلی خدا بیلوں کی قربانی لیتا ہے - تو اس کے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بُری باتیں بائبل میں بھری پڑی ہیں - انجیل کے ہی بُرے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ[1]) ایسا جھوٹ بہتان لگانا چاہتے ہیں - مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں - اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا - کہ انجیلی خدا ایک پہاڑی آدمی تھا - پہاڑ پر رہتا ہوگا - چونکہ نہ خدا سیاہی قلم کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا - اور نہ اس کو یہ چیزیں میسر تھیں - اس لئے پتھر کی تختیوں پر لکھ کر دیتا ہوگا - اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا ÷ (۴۶) ÷

(۴۷) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا - اسلئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے - اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے - اور تو اس چٹان پر کھڑا رہ - اور یوں ہوگا - کہ جب میرے جلال کا گذر ہوگا - تو میں اس چٹان کے دراڑ میں رکھوں گا - اور جب تک نہ گذر دوں - تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا - اور میں اپنی ہتھیلی اٹھا لونگا - تو میرا پیچھا دیکھیگا - لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا (باب ۳۳ - آیت ۲۰ تا ۲۳) ÷

محقق - دیکھئے انجیلی خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے اور موسیٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بنجاتا - (اور یہ کہتا) کہ پیچھا دیکھیگا - چہرہ نہ دیکھیگا - (اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا - جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ کو ڈھانپا ہوگا - تب کیا اس نے اس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی ÷ (۴۷)

---

[1] (منجانب مترجم) چنانچہ رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۲ کے منتروں کا میکس مولر نے من مانا ترجمہ کرکے اپنی بائبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی حیوانوں کی قربانی کی تائید کی ہے - میکس مولر اور اس سریکھے دیگر متعصب عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی نہایت زبردست اور عالمانہ تردید مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے سچے شش پنڈت گورودت جی ودیارتھی ایم اے نے رسالہ بنام "ویدک میگزین" نمبر سوم میں کی ہے - ہر ایک حق پسند کو پنڈت گورودت جی کی ان تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئیے ÷

احبار کی کتاب

(٤٨) اور خداوند نے مُوسیٰ کو بلایا اور جماعت کے خیمہ میں سے اُس سے ہمکلام ہوکے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر اور اُن کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی قربانی مویشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ (باب آئت ۱-۲)۔

محقق۔ غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے۔ اور وہ اپنے لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (ہتا ہے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو گوشت کا بھوکا پیاسا ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہ ایک گوشت خور۔ نمائش پسند و متلفی آدمی کی مانند ہے + (٤٨)

(٤٩) اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے۔ اور کاہن جو بنی ہارون ہیں لہو کو لاویں۔ اور لہو کو اس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمے کے دروازے پر ہے چھڑکیں تب وہ اس سوختنی قربانی کی کھال کھینچے۔ اور اس کے عضو عضو کو جدا کرے۔ پھر ہارون کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں۔ اور اس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور بنی ہارون جو کاہن ہیں اس کے اعضا کو اور چربی کو ان لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھ دیویں.... تاکہ سوختنی قربانی یعنی خوشبو دار آگ سے خداوند کے لئے ہدیہ ہے (باب ۱۔ آئت ۵ تا ۹)

محقق۔ ذرا غور کیجئے۔ کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں اور وہ مارنے کی ترغیب دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں۔ آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے۔ بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم لیلا ہے؟ اس لئے نہ بائبل خدا کی کتاب ہے اور نہ ایسا وحشی آدمی کی مانند بھروپیا خدا ہو سکتا ہے (٤٩)

(٥٠) اور خداوند نے مُوسیٰ سے خطاب کرکے فرمایا۔ کہ اگر کاہن (قربانی کرنیوالا) جو ممسوح لوگوں کی طرح خطا کرے۔ تو وہ اپنی خطا کے واسطے جو اُس نے کی ہے ایک بے عیب بچھڑا۔ کہ خطا کی قربانی ہو۔ خداوند کے لئے لاوے ...... اور بچھڑے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے۔ اور بچھڑے کو خداوند کے آگے ذبح کرے۔ (باب ۴۔ آئت ۱-۳-۴)

محقق۔ دیکھئے گناہوں کا کفارہ خود تو گناہ کریں۔ یعنی گائے وغیرہ مفید جانداروں کو ذبح کریں۔ اور خدا (ایسا) کرا دے۔ شاباش ہے۔ عیسائی لوگوں پر کو

کہ ایسی باتوں کے کرانیوالے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں ۵۰۔

(۵۱) .... جب کوئی سردار .... خطاکار ہووے .... تب وہ ایک بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے .... اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔ (باب ۴ آئت ۲۲-۲۳-۲۴) ٭

محقق۔ واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے۔ تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے۔ آپ تو دل کھولکر گناہ کریں۔ اور کفارہ کے طور پر گائے۔ بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی لوگ کسی چرند پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے۔ اے عیسائیو! سنو! اب تو اس ناشائستہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دہرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو (۵۱)

(۵۲) اگر اُسے بھیڑ بکری لانیکا مقدور نہ ہو۔ تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطاکار ہوا ہے۔ دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے خداوند کے لئے لاوے۔ اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے۔ مگر جُدا نہ کرے ... اور اُس خطا کا جو اُس نے کی ہے کفارہ دیوے۔ تو وہ بخشا جائیگا۔ اور اگر اُسے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے لانے کا مقدور نہ ہو۔ تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر مہین آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کے لئے لاوے۔ اُس پر تیل نہ ڈالے ..... بخشا جائیگا (باب ۵ آئت ۷-۸-۱۰ و ۱۱ و ۱۳) ٭

محقق۔ اب سُنئے! عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا کیونکہ ان کے خدا نے گناہوں کا کفارہ سہل کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل

---

۵ اُس خدا کو شاباش ہے۔ جس نے بچھڑا۔ بھیڑی۔ بکری کا بچہ۔ کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ کبوتر کے بچے "گردن مروڑ" کے لیتا تھا تاکہ گردن توڑنے کی محنت نہ کرنی پڑے۔ ان باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ جو پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپکو خدا مشہور کر دیا اور جو وحشی جاہل تھے۔ اُنہوں نے اُسکو خدا مان لیا۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند پرند اناج وغیرہ منگوالیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا۔ اُس کے قاصد اُس کا کام کیا کرتے تھے۔ شریف لوگوں کے لئے جائے غور ہے کہ کہاں یہ بائبل کا بچھڑا اور بھیڑ بکری کا بچہ کبوتر اور "آٹے کا کھانیوالا خدا" اور کہاں محیط کل ہمہ دان نہ پیدا ہونیوالا بیشکل قادر مطلق اور عادل وغیرہ عمدہ صفات سے موصوف ویدوں کا بتلایا ہوا ایشور (مترجم)

بس بڑی عجیب ہے۔ کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جائے۔ یعنی ایک تو گناہ کیا اور دوسرے جانداروں کی جان لے لی۔ اور بڑے مزے سے گوشت کھایا اور گناہ بھی چھوٹ گیا۔ کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانے کے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا۔ تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں آتا (مگر) رحم کیونکر آوے۔ اُن کے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے۔ اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے۔ تو پھر عیسیٰ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہونے کا بکھیڑا کیوں مچا رکھا ہے؟ (۵۲)

(۵۳) .... تو کھال اُسکی جس نے اُسے قربان کیا۔ اسی کاہن کی ہوگی اور ہر ایک قربانی جو تنور میں پکائی جاوے۔ یا ہانڈی میں۔ یا توے پر۔ وہ اُس کاہن کی ہوگی (باب ۷ آیت ۸ و ۹)

محقق۔ ہم تو جانتے تھے۔ کہ یہاں کی دیوی کے مجاوروں اور مندروں کے پجاریوں کی پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔ لیکن انجیلی خدا اور اس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام اور عمدہ چیزیں کھانے کو ملیں۔ تو پھر عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑائے ہونگے اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔ کیا یہ بات ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں۔ خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہ یہ بائبل خدا کا کلام ہے اور نہ اسکا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے۔ اُسکے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے ایسی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ کہاں تک شمار کریں (۵۳)

گنتی کی کتاب

(۵۴) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا۔ کہ راہ میں کھڑا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے منہ موڑا اور میدان کو چلی۔ تب بلعام نے گدھی کو مارا۔ تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا منہ کھولا اور اُس نے بلعام سے کہا کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تو نے یہ تین بار مجھے مارا؟ (باب ۲۲ آیت ۲۳ و ۲۸)

محقق۔ پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے۔ اور آج کل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالائق لوگوں کو بھی خدا یا اُس کے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آجکل خدا اور اسکے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں۔ تو کیا گہری نیند سوتے ہیں یا بیمار ہیں؟ یا دوسرے کرہ زمین پر

...چلے گئے۔ یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے۔ یا اب عیسائیوں سے ناراض ہو گئے یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو گیا قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں۔ اور نہ نظر آتے ہیں۔ تو تب بھی نہیں تھے۔ اور نہ نظر آتے ہونگے یہ صرف فرضی گھوڑے ہانکے ہوئے ہیں (۵۴)

سموایل کی دوسری کتاب

(۵۵) اور اسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ۔ کہ خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں میں رہوں۔ بنایا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن تک کسی کے گھر میں نہیں رہا۔ بلکہ خیمے میں یا ڈیرے میں پھرتا رہا (باب ۷ آئت ۴۔ ۵۔ ۶)

تنقیق۔ اب کچھ شک نہیں رہا۔ کہ انجیلی خدا انسان کی مانند مجسم ہے۔ اور شکایت کرتا ہے کہ میں نے بہت محنت کی۔ اودھر اودھر ڈولتا پھرا۔ اب داؤد گھر بنا دے۔ تو اس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی ہے لیکن کیا کریں۔ بیچارے پھنس ہی گئے۔ اب چھوٹنے کے واسطے بڑی ہمت درکار ہے (۵۵)

سلاطین کی دوسری کتاب

(۵۶) اور شاہ بابل بنوخدنضر کی سلطنت کے انیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم بنوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا یروشلم میں آیا۔ اس نے خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا۔ اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا۔ ان دیواروں کو جو یروشلم کے گرداگرد تھیں گرا دیا + (باب ۲۵۔ آئت ۸۔ ۹۔ ۱۰) +

تنقیق۔ کیا کیا جاوے۔ انجیلی خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا۔ اس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن بنوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا۔ اور خدا یا خدا کے فرشتوں کا لشکر بھی کچھ نہ کر سکا۔ پہلے تو اُن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلوا بیٹھا۔ نا معلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نا معلوم اس کے فرشتے کدھر بھاگ گئے۔ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا۔ خدا کی طاقت بھی نا معلوم کہاں کافور ہو...

ہو گئیں - اگر یہ باتیں سچی ہیں - تو جو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں - وے سب فضول ہو گئیں کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا - اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا - یہ تو انجیلی خدا نے اپنی ہجو اور بےعزتی کرائی - ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں - (۵۶) ॥

تواریخ کی پہلی کتاب

(۵۷) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے (باب ۲۱ آیت ۱۴)

محقق - دیکھئے اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشا - جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں - اور رات دن جن کی پرورش میں پھرتا تھا - اب فوراً غضبناک ہو کر مری ڈال کر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا - یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ :-

क्षणे रुष्ट क्षणे तुष्टो रुष्टस्तुष्टः क्षणे क्षणे ॥
अत्य वस्थितचित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरा: ॥

جس طرح کوئی آدمی لمحہ بھر میں خوش اور لمحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے - تو اس کی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے - اسی طرح کی کرتوت انجیلی خدا کی ہے ॥ (۵۷)

ایوب کی کتاب

(۵۸) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بنی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہو کے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو - سو خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے؟ شیطان نے جواب دے کے خداوند سے کہا کہ زمین کے ادھر اُدھر سے پھر کے اور اُس میں سیر کر کے آتا ہوں - خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا کہ زمین پر اس کی مانند کوئی شخص نہیں ہے - کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھکو اُبھارا ہے - کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں - تو بھی وہ اپنی دیانت کو تھامے رہا .. شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ جو انسان کی ملکیت ہے - اپنی جان پر نثار کریگا - لیکن اب اپنا ہاتھ بڑھا - اور اُس کی ہڈی اور ماس کو چھو - تو وہ

الا کلام بیتر سے مو تیرہ بر سبب تجھ سے ملاقات کریگا - خداوند نے شیطان سے کہا ہے کہ دیکھو وہ ..

تیرے تابع ہیں ہے۔ مگر فقط اُس کی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا۔ اور ایوب کو سر سے تلوے تک بُرے پھوڑوں سے مارا ۔ (باب ۲۔ آئت ا تا ۷)

محقق۔ اب دیکھئے انجیلی خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے۔ اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ انجیلی خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے۔ اگر ہمہ دان ہوتا تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ (۵۸)

واعظ کی کتاب

(۵۹) .... ہاں میرا دل عقل اور دانش میں بڑا کاردان ہوا لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بھی ہوا پر جھپٹنا ہے کیونکہ بہت حکمت میں بہت وقت ہوتی ہے۔ اور جس کا عرفان فراوان ہوتا ہے اُس کا دکھ زیادہ ہوتا ہے (باب ا آئت ۱۶ تا ۱۸)

محقق۔ دیکھئے! عقل اور دانش دو تو مترادف الفاظ ہیں (عیسائی ان کو جدا جدا مانتے ہیں) اور جہلاء کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دُکھ کون مان سکتا ہے؟ اس لئے بائیبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے (۵۹)

یہ قدرے توریت و زبور کی بابت تحریر کیا گیا۔ اس کے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جس کا نام نیا عہدنامہ رکھا ہوا ہے۔

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی۔ تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی ... دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اُس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا۔ اے یوسف ابن داؤد! اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُس کے رحم میں ہے۔ وہ روح القدس سے ہے۔ (باب ا۔ آئت ۱۸۔ ۲۰)

محقق۔ ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ کہ جو پرتیکش وغیرہ پرمانوں اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ ان باتوں کا ماننا بے علم غیر مہذب آدمیوں کا کام ہے۔ شائستہ اور

عالموں کا نہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے۔ اُسکو کوئی توڑ سکتا ہے؟ اگر خدا ہی قانون کو رد و بدل کرے۔ تو اس کا کوئی حکم نہ مانے اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے۔ اور غلطی سے مبرا ہے۔ تو ایسا کیوں کرے گا۔ اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھہر جائے۔ اسکی بابت یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے۔ اور کوئی جھوٹ کہدے کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے۔ کہ یہ حمل روح القدس کی طرف سے ہے جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے۔ ویسا ہی آفتاب سے کنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں یہ بات اسطرح ہوئی ہوگی۔ کہ کسی آدمی کیساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہو گئی ہوگی۔ اُس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی ہوگی کہ اُسکا حمل روح القدس کیطرف سے ہے (۶۰)

(۶۱) تب یسوع روح کے وسیلے بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اُسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا۔ آخر بھوکا ہوا۔ تب آزمائش کرنے والے نے اسکے پاس آکے کہا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو کہدے۔ کہ پتھر روٹی بن جائے (باب ۴ آیت ۱-۲-۳)

محقق۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انجیلی خدا ہمہ دان نہیں ہے کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اُس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا۔ خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آج کل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں۔ تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اور نہ کچھ اس میں کرامات تھی۔ ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنا دیں اور آپ بھوکا کیوں رہا؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اُس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اسکے تمام کام غلطی سے پاک ہیں (۶۱)

(۶۲) اور انہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ تاکہ میں تمہیں آدمیوں کے پکڑنے والا بناؤں وے اسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لیے (باب ۴ آیت ۱۹ و ۲۰)

محقق۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰی نے توریت کے دس احکام میں سے اس حکم کو کہ ماں باپ کی خدمت و عزت کرے جس سے اُنکی عمر بڑھے توڑا۔ کیونکہ عیسٰی نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی۔ بلکہ دوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اسی گناہ کے بدلے (شاید) درازی عمر کو نہ پہنچا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ عیسٰی نے مچھلی کی مانند آدمیوں کے

پھنسانے کیلئے ایک مذہب کا جال پھیلایا۔ تاکہ اُن کو پھسلا کر اپنا مطلب پورا کیا جائے۔ جب خود عیسیٰ ہی ایسا تھا۔ تو آجکل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنسا دیں تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے اسیطرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لے۔ اُسکی بھی زیادہ عزت ہوتی اور وہ دولت کماتا ہے۔ اسی لالچ سے یہ لوگ جنھوں نے وید شاستر نہ پڑھا نہ سنا بیچارے سادہ لوح آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے اُنکے ماں باپ خاندان وغیرہ سے اُنکو جدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے تمام عالم آریوں کو واجب ہے۔ کہ خود اُنکے توہمات کے جال سے بچیں اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں۔ (۶۲)

(۶۳) اور یسوع گلیل میں پھرتا ہوا اُنکے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دکھ اور بیماری رفع کرتا تھا۔۔۔۔ سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری کے عذاب میں مبتلا تھے۔ اور اُنہیں جن پر جن دیو چڑھے تھے اور مرگی اور جھولے کے مارے ہوؤں (مفلوج) کو اُسکے پاس لائے اور اُس نے اُنکو چنگا کیا۔ (باب ۴ آیت ۲۳-۲۴)

محقق - اگر آجکل کی پوپ لیلا یعنی منتر پرشچرن (عمل) آشیرباد (دعا) تعویذ اور خاک کی چٹکی دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچ ہو۔ دراصل سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کے لئے یہ باتیں ہیں اگر عیسائی لوگ عیسیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں۔ تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے؟ کیونکہ یہ باتیں بھی اُنہیں کی مانند ہیں (۶۳)

(۶۴) مبارک ہیں وے جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو دل کے غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک شوشہ یا ایک نکتہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی اِن حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے۔ اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا۔۔۔۔ (باب ۵ آیت ۳-۴-۱۸-۱۹)

محقق - اگر آسمان یا بہشت ایک ہے۔ تو اس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہیے اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں۔ اگر وے سب بہشت کو جاویں گے۔ تو بہشت میں

سلطنت کا حق کس کا ہوگا۔ وہ باہم لڑائی جھگڑا کریں گے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہو جائیگا اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لو گے تو درست نہیں۔ اگر اس سے مراد حلیم لو گے تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے۔ اس کو صبر کبھی نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹلجائینگے تب توریت بھی ٹلجائیگی۔ ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہیں۔ ہمہ دان خدا کی نہیں یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا۔ وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا ٭ (۶۴) ٭

(۶۵) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو... (باب ۶ آیت ۱۱-۱۹)

محقق - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسیٰ پیدا ہوا تھا۔ اُس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے اور عیسیٰ بھی ویسا ہی تھا۔ تبھی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنے کی خدا سے دعا مانگتا ہے اور دوسروں کو یہی تعلیم دیتا ہے اگر مال جمع کرنا نا روا ہے۔ تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں؟ انکو چاہئے۔ کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کر کے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں (۶۵)

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا (باب ۷ آیت ۲۱)

محقق - غور کیجئے! اگر بڑے بڑے بشپ پادری اور کرسچین لوگ عیسیٰ کا یہ قول سچا سمجھتے ہوں تو عیسیٰ کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں۔ اگر اس بات کو نہ مانیں گے۔ تو گناہ سے کبھی نہ بچ سکیں گے (۶۶)

(۶۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہینگے۔ اُس وقت میں اُن سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا۔ اے بدکارو! میرے پاس سے دُور ہو (باب ۷ آیت ۲۲-۲۳)

محقق - دیکھئے عیسیٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانے کے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا صرف سادہ لوح آدمیوں کو لبھانے کی بات ہے (۶۷) ٭

(۶۸) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند! اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ تُو پاک صاف ہو۔ اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا (باب ۸ آیت ۲-۳)

محقق - یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں۔ اگر عیسائی لوگ ان باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں۔ تو شکر آچاریہ دھنونتری کیشب وغیرہ کی باتیں جو کہ پرانوں اور مہا بھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہیں۔ سچ

کیوں نہیں مانتے؟ مثلاً لکھا ہے۔ کہ بہت دیوتوں کی مری ہوئی فوج زندہ کردی گئی۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا۔ اُسے شکر آچاریہ نے زندہ کر دیا۔ بعد ازاں کچ کو مار کر شکر آچاریہ کو کھلا دیا۔ پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا۔ آپ مر گیا۔ اُسکو کچ نے زندہ کر دیا۔ کشیپ رشی نے اس آدمی اور درخت کو جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا۔ صحیح و سالم کر دیا۔ دھنونتری نے لاکھوں مُردے زندہ کر دیئے۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کر دیا۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دیئے۔ اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹ کہتے ہو؟ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں۔ تو عیسیٰ کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو سچی کہتے ہیں۔ وے ہٹ دھرمی کیوں نہیں سمجھے جائیں۔ اس لئے عیسائیوں کی باتیں ہٹ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں ÷ (۶۸)

(۶۹) وہ شخص جن پر دیو چڑھے تھے۔ قبروں سے نکلکر اُسے ملے۔ وے ایسے تُند تھے کہ کوئی اُس راستہ سے نہ چل سکتا تھا۔ اور دیکھو اُنھوں نے چلّا کے کہا اے یسوع خدا کے بیٹے! ہمیں تجھ سے کیا کام۔ کیا تُو اس لئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھ دے ... سو دیووں نے اُسکی منت کر کے کہا۔ کہ اگر تو ہم کو نکالتا ہے۔ تو ہمیں ان سوروں کے غول میں جانے دے۔ تب اُس نے انہیں کہا جاؤ اور وے نکلکر اُن سوروں کے غول میں گئے اور دیکھو سوروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا (باب آیت ۲۸ تا ۳۲)

محقق - بھلا ذرا یہاں غور کیجئے۔ کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مردہ قبر گاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ وے کسی کے پاس نہ جاتے۔ نہ بات چیت کرتے ہیں یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ جو کہ بالکل جنگلی ہیں۔ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں۔ پھر اُن سوروں کا خون کرا دیا۔ سور والوں کے نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنے والا مانتے ہیں تو اُن دیووں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں بھر دیا؟ کیا آج کل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوڑوں کو بھی مانتے ہونگے۔ اگر مانتے ہیں۔ تو توہمات کے جال میں گرفتار ہیں۔ (۶۹) ÷

(۷۰) اور دیکھو ایک مفلوج جھولے کے مارے کو جو کہ چارپائی پر پڑا تھا۔ اس کے پاس لاتے۔ یسوع نے اس کا ایمان دیکھ کے اُس جھولے کے مارے سے کہا۔ اے بیٹے! خاطر جمع رکھ۔ تیرے گناہ معاف ہوئے ... میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں (باب ۹ آیت ۲۔ ۱۳) ÷

محقق۔ یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے۔ جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں اور جو گناہ معاف کرنے کی بات ہے۔ وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لالچ کے جال میں گرفتار کرنا ہے۔ جیسی دوسرے کی پی ہوئی شراب بھانگ یا کھائی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا۔ ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔ اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں۔ یا کرنیوالوں ہی کو خدا جزا سزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنیوالا ہے۔ یسوع یا اور کوئی نہیں اور نہ دھرماتماؤں کیواسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ گنہگاروں کے لئے کیونکہ گناہ کسی کا چھوٹ نہیں سکتا (۱۰)

(۱۷) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کر انہیں نجس روحوں پر قدرت بخشی کہ ان کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دُکھ درد کو دُور کریں۔ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اس کے باپ اور بیٹی کو اسکی ماں اور بہو کو اُس کی ساس سے جُدا کروں اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے (باب ۱۰ آیت $\frac{۱-۲-۲۴}{۳۴-۳۵-۳۶}$)

محقق۔ یہ وے ہی شاگرد ہیں۔ جن میں سے ایک تیس روپے کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگیں گے۔ دیو وغیرہ کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف ہیں اور بلا دوائی یا پرہیز کے بیماریوں کا چھوٹنا قانون قدرت کے خلاف ہونے سے ناممکن ہے تو ایسی ایسی باتوں کا ماننا بے علموں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور خدا بولنے والا ہے تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ سچائی یا دروغگوئی کا ثمرہ سکھ یا دُکھ خدا ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانے کو آیا تھا۔ وہی آجکل جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے۔ یہ کیسی بُری بات ہے۔ کیونکہ پھوٹ کرانے سے ہمیشہ آدمیوں کو دُکھ ہوتا ہے۔ عیسائیوں نے اسی کو گورمنتر سمجھ لیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک دوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھا مانتا تھا۔ تو یہ کیوں نہیں مانتے ہونگے یہ مسیح ہی کا کام ہوگا کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا۔ یہ شریف آدمیوں کا کام نہیں ہے (۱۱)

(۲۷) تب یسوع نے انہیں کہا۔ کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلیاں۔ تب اس نے جماعتوں کو حکم دیا۔ کہ زمین پر بیٹھ جاویں۔ پھر ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو اور سب

کھا کے آسودہ ہوئے۔ اور ٹکڑوں سے جو بچ رہے تھے۔ اُنھوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اٹھائیں۔ اور کھانیوالے سوائے عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے ؛ باب ۱۵ آیت ۳۴ تا ۳۸ (۷۱) ؛

محقق۔ دیکھئے کیا یہ آجکل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کیطرح فریب کی بات نہیں ہے ؟ اُن روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آگئیں ؟ اگر یسوع میں ایسی کراماتیں ہوتیں۔ تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانیکو کیوں بھٹکا پھرتا۔ اپنے واسطے مٹی پانی اور پتھر وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنا لیں ؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں جسطرح کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کر کے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں۔ اسیطرح کی یہ باتیں ہیں (۷۲)

(۷۳) اور تب ہر ایک کو اس کے اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ (باب ۱۶۔ آیت ۲۷) ؛

محقق۔ اگر اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ تو پھر عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونیکی تعلیم دینا بیسود ہے اور اگر وہ بات سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنیکے لائق ہونگے۔ وہی معاف کئے جائینگے۔ اور ناقابل معافی معاف نہ کئے جائیں۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے (۷۳)

(۷۴) اے بے اعتقاد اور ضدی قوم ! میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمھیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمھارے لئے ناممکن نہ ہوتی (باب ۱۷۔ آیت ۱۷ و ۲۰) ؛

محقق۔ جو عیسائی لوگ اُپدیش کرتے پھرتے ہیں کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کراؤ۔ نجات پاؤ وغیرہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسیٰ میں گناہ کے دور کرنے۔ ایمان کے قائم اور پاک کرنیکی طاقت ہوتی۔ تو اپنے شاگردوں کا ایمان قائم کر کے اُنکے گناہ کو دور کر کے اُنکو پاک کیوں نہ کر دیتا ؟ جو یسوع کیساتھ ساتھ گھومتے تھے جب اُنکو وہ پاک۔ ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا۔ اُس وقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا۔ جب یسوع کے شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اور اُنھوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے۔ پھر یہ کتاب کیوں کر مستند ہو سکتی ہے ؟ کیونکہ جو بے اعتقاد۔ ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے۔ اس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنیوالے آدمیوں کا کام نہیں اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے۔ تو اس کو کہنا چاہئے۔ کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں اگر

انکے ہٹانے سے ہٹ جائے۔ تو بھی ثابت ہوگا کہ اُن میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے۔ اور جو نہ ہٹا سکے۔ تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں غرور وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے۔ تو بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو مُردے اندھے کوڑھی دیو چڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سُست جاہل ہنرانی اور گمراہ لوگونکو خبردار کرکے تندرست کرنا مُراد ہوگی۔ تو یہ بھی تسلیم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے شاگردونکو کیوں نہ سُدھار لیتا۔ اس لئے یہ ناممکن باتیں یسوع کی بے علمی کا اظہار کرتی ہیں۔ اگر اس کو کچھ بھی علم ہوتا تو ایسی سادہ لوحی کی باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते ॥

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے ایسے ہی نشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسیٰ کا ہونا بھی غنیمت تھا لیکن آجکل یسوع کس گنتی میں ہے؟ ۴۲

(۷۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ اگر تم لوگ توبہ کرو۔ اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ ہو۔ تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ د باب ۱۸۔ آیت ۳)

محقق۔ جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہوجانے کی تعلیم دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا کہ لوگ میری باتوں کو بچوں کی مانند مان لیں اور بلا تحقیق کئے آنکھ بند کرکے مان لیں۔ علی العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچوں کی سی نہ ہوتی۔ تو وہ ایسی بعید از قیاس اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے؟ مزید برآں یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر یسوع آپ خود علم سے محروم اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا۔ تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ (۷۵)

(۷۶) .... میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مُشکل ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اُونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا اس سے آسان ہے کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ د باب ۱۹۔ آیت ۲۳-۲۴)

محقق۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ غریب تھا۔ اور دولت مند اُسکی عزت نہ کرتے ہونگے۔ اس لئے ایسا لکھ دیا ہوگا۔ لیکن یہ بات سچ نہیں ہے۔ کیونکہ دولت مند اور مفلسوں

میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے وہ اچھا اور جو بُرا کرے وہ بُرا ثمر پاتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا۔ ہر جگہ نہیں۔ جو ایک مقام میں محدود ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اُس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف بے علمی کی بات ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جسقدر عیسائی دولت مند ہیں وے صرف دوزخ میں ہی جائینگے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے۔ بھلا ذرا تو عیسیٰ غور کرتا۔ کہ جس قدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اس قدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں اُسے صرف کریں۔ تو وہ مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں بآسانی اعلیٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں (٧٦)

(٧٧) یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہوئے جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اسرائیل کے بارہ گروہوں کی عدالت کروگے اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سو گنا پاویگا۔ اور ہمیشہ کی زندگی کا مستحق یا حقدار ہوگا۔ (باب ١٩ آیت ٢٨ و ٢٩)

محقق۔ دیکھئے یسوع کی اندرونی لیلا۔ اُس نے یہ خیال کر کے کہ بعد موت بھی میرے سپھندے سے لوگ نکل نہ جائیں۔ یہ باتیں گھڑ لیں جس شخص نے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے اپنے ہادی کو پکڑوا کر مروا دیا۔ ویسے گنہگار بھی اسکے پاس تخت پر بیٹھیں گے۔ اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جاویگا۔ بلکہ اُنکے سب گناہ معاف ہو جاوینگے۔ اور وہ اور خاندانوں کا انصاف کرینگے۔ اسی وجہ سے تمام عیسائی عیسائیوں کی طرفداری بہت کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورہ کسی کالے کو مار ڈالے۔ تو بھی طرفداری کر کے عموماً مجرم کو بقصور ٹھیرا کر بری کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا اور دوسرے کا انصاف اسی وقت ہو جائیگا۔ دیکھئے یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا۔ وہ لاانتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگے گا۔ اور جو بہشت میں جائیگا وہ ہمیشہ راحت بھوگیگا یہ کسقدر بے انصافی ہے کیونکہ محدود تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہیئے۔ دو روحوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں

کے بہت سے بہشت اور دوزخ ہوں۔ تب ہی تو روحیں سُکھ دُکھ بھوگ سکتی ہیں۔ ساتوں آسمان کا ذکر
کہیں بھی عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے
کسی شخص کے ماں باپ سو سو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے۔ کیونکہ ایک
شخص کی ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے۔ ایک شخص کو
بہتر (۷۲) حوریں بہشت میں ملینگی۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا۔ اُسے بھوک لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے
دیکھ کر اُس پاس گیا۔ اور جب پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا۔ تو کہا۔ اب سے تجھ میں کبھی
پھل نہ لگے۔ سو ہی انجیر کا درخت سوکھ گیا۔ (زباب ۲۱۔ آئت ۱۸۔۱۹) ٭

محقق۔ تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ بڑا حلیم الطبع۔ بردبار اور غصہ وغیرہ
سے مبرا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ غصہ ور تھا اور اُسے موسموں
کا بھی علم نہ تھا۔ اور اُس کی بےعلم آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا
قصور تھا کہ اس کو بد دعا دی اور وہ سوکھ گیا۔ درخت اُس کی بد دعا سے نہ سوکھا ہوگا
بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سوکھ گیا ہو تو تعجب نہیں ٭ (۷۸) ٭

(۷۹) اُن دنوں کی مصیبت کے بعد معاً یا فوراً اسطرح اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی
نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی فوجیں ہلجائیں گی (باب ۲۴ آئت ۲۹)

محقق۔ واہ! عیسیٰ صاحب! آپنے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑینگے اور آسمان کی کونسی
فوج ہے کہ جو گر جائیگی؟ اگر عیسیٰ تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ یہ ستارے سب
دُنیا میں ہیں اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ عیسیٰ بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا۔ ہمیشہ لکڑی چیرنے
چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا ہوگا۔ اُسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق
پیدا ہوا تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اُسکے منہ سے اچھی بھی نکلیں اور بہت سی بُری
بھی۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے۔ اُسکی باتوں پر یقین کر بیٹھے جیسا آجکل یورپ ترقی کر رہا ہے
اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا۔ تو اس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر علم ہونے
کے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردی مذہب سے
کنارہ کش ہوکر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے وید مارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُن میں نقص ہے (۷۹)

(۸۰) آسمان اور زمین ٹل جائینگے۔ پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی (باب ۲۴ آئت ۳۵) ٭

محقق - یہ بات بھی بےعلمی اور سادہ لوحی کی ہے۔ بھلا آسمان ہلکر کہاں جائیگا؟ جب آسمان نہایت لطیف ہونے کی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا۔ تو اس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں (۸۰)*

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو شیطان اور اُسکے فرشتوں کے لئے تیار کیگئی ہے (باب ۲۵۔ آیت ۴۱)*

محقق - بھلا یہ کتنی طرفداری کی بات ہے۔ کہ جو اپنے شاگرد ہیں اُنکو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے۔ لیکن جب لکھا ہے۔ کہ آسمان ہی ٹل جائیگا۔ تو ہمیشہ کی آگ دوزخ اور بہشت کہاں رہینگے؟ اگر شیطان اور فرشتوں کو خدا نہ بناتا۔ تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا۔ تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہوکر باغی ہوگیا تھا۔ خدا اُسے نہ تو گرفتار کر کے قید کر سکا اور نہ جان سے مار سکا۔ تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھئے۔ شیطان نے عیسیٰ کو بھی چالیس دن دُکھ دیا اور عیسیٰ بھی اُس کا کچھ نہ کر سکا۔ تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ بس ثابت ہُوا کہ نہ تو عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور نہ بائبل کا خدا سچا خدا ہے (۸۱)

(۸۲) تب اُن بارہ شاگردوں میں سے ایک نے جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا۔ جو میں یسوع کو پکڑوا دوں تو مجھے کیا دو گے؟ تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپے کا اقرار کیا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۱۴-۱۵)*

محقق - اب عیسیٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی کیونکہ جو اُس کا شاگرد رشید تھا۔ وہ بھی اُسکی صحبت سے پاک نہ بن سکا۔ تو بتائیے اور وں کو وہ موت کے بعد کسطرح پاک بنا سکیگا؟ عیسیٰ پر ایمان لانیوالے اس پر یقین لانیوالے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں۔ کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا بھی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا۔ وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا بہتری کر سکتا ہے؟ (۸۲)

(۸۳) اُن کے کھانیکے وقت یسوع نے روٹی لی۔ اور برکت مانگ کے توڑی۔ پھر شاگردوں کو دیکے کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے پھر پیالہ لیکر شکر کیا۔ اور اُنہیں دیکر کہا۔ تم سب اِس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے۔ یعنی نئے عہد کا لہو۔ (باب ۲۶ آیت ۲۶ تا ۲۸)*

محقق - بھلا ایسی بات بجز بےعلم اور سادہ لوح کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے

کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے؟ عیسیٰ کی اس بات کو آج کل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کرکے نہ چھوڑا۔ وہ اور دل کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ (۸۳) ؛

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا۔ کہ میرا دل نہایت غمگین ہے۔ کیونکہ میری موت قریب ہے۔ . . . اور کچھ آگے بڑھکر منہ کے بل گرا۔ اور دعا مانگتے ہوئے کہا۔ کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے (باب ۲۶ آیت ۳۷ تا ۳۹)

محقق۔ دیکھئے عیسیٰ ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کا جاننے والا اور عالم شخص ہوتا۔ تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا۔ ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنیوالا ہے۔ اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے گھڑی کی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف سیدھا سادہ معمولی آدمی تھا۔ نہ کہ عالم یوگی اور سِدّھ (صاحب کرامات)۔ (۸۴)

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ دیکھو یہوداہ جو اُن بارہوں میں سے ایک تھا۔ آیا اور اُس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کے پتہ دیا تھا۔ کہ جسے میں چوموں وہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ اُس نے وہیں یسوع پاس آکر کہا اے ربی سلام! اور چوم لیا۔ تب اُنہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا . . . . تب سب شاگرد اُس کو چھوڑ کر بھاگ گئے . . . . آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا۔ کہ اُس نے کہا ہے۔ کہ میں خدا کا گھر ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اُس سے اُٹھکر کہا۔ تو کچھ جواب نہیں دیتا۔ یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ پر یسوع چُپ رہا۔ تب سردار کاہن نے اُسے کہا۔ میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ تو ہم سے کہہ۔ یسوع نے اُس سے کہا ہاں تو ہی جو تُو کہتا ہے . . . تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا۔ کہ یہ کفر کہہ چکا ہے۔ اب ہمیں گواہوں کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے آپ اس کا کفر سُنا۔ اب تمہاری

کیا صلاح ہے؟ اُنہوں نے جواب میں کہا۔ وہ قتل کے لائق ہے۔ تب اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسے مارے۔ اور دُوسروں نے اُسے طمانچہ مار کے کہا۔ اے مسیح ہمیں گذشتہ بات بتا۔ کہ کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں تھا۔ ایک لونڈی نے اُس پاس آ کے کہا۔ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اُس نے سب کے سامنے انکار کر کے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ اُسارے کی طرف باہر چلا۔ ایک دوسری لونڈی نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا۔ کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ تب اُس نے قسم کھا کے پھر انکار کیا۔ کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیج کر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔

(باب ۲۶۔ آیت ۴۷ تا ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۶۔ ۶۷ تا ۷۲۔ ۷۴) ؛

محقق۔ دیکھئے! عیسیٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکے۔ تا کہ وہ ایسے ہو جاتے۔ کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا۔ تو بھی اپنے ربّی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے۔ نہ مُنکر ہوتے۔ نہ جھوٹ بولتے۔ نہ جھوٹی قسم کھاتے۔ عیسیٰ میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا۔ مثلاً توریت میں لکھا ہے۔ کہ لُوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خُدا کے دو فرشتے تھے۔ اُنہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن تھی۔ تاہم یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ عیسیٰ کرامات میں لُوط کے برابر بھی نہ تھا۔ آجکل عیسائیوں نے اسقدر شور عیسیٰ کے نام سے کیوں مچا رکھا ہے۔ بجائے ایسی ذلّت سے مرنے کے اگر وہ خود ٹشک کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا۔ تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟ (۸۵) ؛

وہ عیسیٰ یہ بھی کہتا ہے کہ :-

(۸۶) .... میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں۔ اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۵۳) ؛

محقق۔ خُوب! دھمکاتا بھی جاتا ہے۔ اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے لیکن کر کُچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پُوچھا۔ کہ

یہ لوگ تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں۔ اس کا جواب دے۔ تو عیسیٰ خاموش رہا۔ یہ عیسیٰ نے اچھا نہ کیا۔ سچ سچ کہہ دینا چاہئے تھا۔ اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے عیسیٰ پر جھوٹا الزام لگا کر اُسے مارا اُنہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا۔ کیونکہ عیسیٰ کا کوئی ایسا سنگین جرم نہ تھا۔ جو اس پر لگایا گیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے۔ انصاف کرنا کیا جانیں اگر عیسیٰ جھوٹ موٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا۔ اور وے اُسکے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے۔ تو دونوں کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اسقدر علم۔ دھرماتما پن اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟ (۸۶)

(۸۷) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا۔ اور حاکم نے اُس سے پوچھا۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اُس سے کہا۔ ہاں تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر فریاد کر رہے تھے۔ پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا۔ کہ تو نہیں سنتا۔ کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ پر اُس نے اُنکی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ پلاطس نے اُن سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں؟ اُن سبھوں نے اُس سے کہا اُسے صلیب دے....

اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالے کر دیا کہ صلیب پر کھینچا جاوے تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لیجا کر ساری پلٹن اُسکے گرد جمع کی۔ اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا۔ اور اُسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا۔ اے یہودیوں کے بادشاہ سلام! اور اُس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُسکے سر پر مارا۔ جب وے اُس سے ٹھٹھا کر چکے۔ تو اُس پیراہن کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچ کے پت ملا ہوا سرکہ اُسے پینے کو دیا۔ اُس نے چکھ کے نہ چاہا کہ پیئے۔ اور انہوں نے اُسے صلیب پر کھینچکر اور اُسکے قتل کا سبب لکھکر اُسکے سر سے اونچا ٹانگ دیا....

اور اُس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے۔ ایک دائیں۔ دوسرا بائیں۔ اور جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے ملامت کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اے خدا کے گھر کو ڈھانے والے! اب اپنے آپکو بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔ یونہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا! اُس نے اوروں

کو بچایا۔ پر آپ کو نہیں بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُس پر ایمان لاوینگے۔ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اگر وہ اُسکو چاہتا ہے تو وہ اب اُس کو چھڑا دے۔ کیونکہ وہ کہتا تھا۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اِسیطرح وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ اُسے طعنے مارتے تھے۔ تب چھٹویں گھنٹے سے لیکر نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے یسوع نے چلّا کر کہا "ایلی ایلی لما سبقتنی" (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟) اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے۔ سُن کر کہا۔ کہ وہ الیاس کو پُکارتا ہے۔ وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسپنج) لیا۔ اور سرکے میں بھگویا اور نل پر رکھکر چوسایا اور یسوع نے پھر بڑے زور سے چلّا کر جان دی (باب ۲۷ آیت ۱ تا ۱۴ و ۲۲-۲۶ تا ۳۱ و ۳۳-۳۴-۴۳ تا ۵۰)۔

محقق۔ ہر موقع پر عیسٰی کے ساتھ اُن بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی۔ لیکن اِن میں عیسٰی کا بھی قصور ہے کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سُسر سالا اور رشتہ دار بھی ہو۔ جب حاکم نے پوچھا تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر عیسٰی کے پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ اب بھی صلیب پر سے اُتر کر سب کو اپنا پیرو بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اُسکو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں زمانوں کے جاننے والا ہوتا تو پتہ ملا کر کہ مجھکو کیوں چھوڑا؟ کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اگر وہ صاحب کرامات ہوتا تو چلّا چلّا کر کیوں جان دیتا۔ اس لئے جاننا چاہئے۔ کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن آخر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے اس سے یہی ثابت ہوا کہ عیسٰی اُس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ اچھا تھا۔ نہ وہ کراماتی نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا؟ (۸۷)

(۸۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ جی اُٹھا ہے۔۔۔۔ جب وے اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں۔ دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے انہیں کہا مت ڈرو۔ پر جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل جاویں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ

کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے۔ اور اُسے دیکھ کر انہوں نے اُس کو سجدہ کیا پر بعضے شک میں رہے۔ اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا.... اور دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں..... (باب ۲۸۔ آیت ۲-۶-۹-۱۰-۱۶ تا ۱۸-۲۰)؛

محقق - یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے۔ اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا۔ اُن کو جابجا بھیجنا۔ اُن کا اوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اٹھا۔ کیا اسی جسم کے قدم پکڑ کر ان عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ (جسم) تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا اور اپنے منہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ (نمود) کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا۔ اُن سے باتیں کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں تو آج کل مردے کیوں نہیں جی اُٹھتے اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے؟ (۸۸)

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے۔ اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے

مرقس کی انجیل

(۸۹) یہ کیا بڑھئی نہیں....... (باب ۶ آیت ۳)؛

محقق - دراصل یوسف بڑھئی تھا۔ اس لئے عیسیٰ بھی بڑھئی تھا۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعدہ پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا۔ اور ایسا ہی جنگلی لوگ اسے ماننے لگ گئے۔ تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی۔ کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے (۸۹)

لوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُس کو کہا تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک یعنی خدا۔ (باب ۱۸ آیت ۱۹)؛

محقق - جب خود عیسیٰ ہی خدا کو لاشریک بتاتا ہے۔ تو عیسائیوں نے روح القدس باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے؟ (۹۰)

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا... اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے

بہت خوش ہوا - کیونکہ مدت سے چاہتا تھا - کہ اُسے دیکھے - اس لئے کہ اس کی بابت بہت کچھ سنا تھا - اور اُس کی کوئی کرامات دیکھنے کی اُمید تھی - اور اُس نے اُس سے بہتیری باتیں پوچھیں - پر اُس نے کچھ جواب نہ دیا - (باب ۲۳ - آئت ۸ تا ۹) ؛

محقق - یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے - اِس لئے شہادت میں فرق آگیا - کیونکہ سارے گواہ متفق الرائے نہیں ہیں - اگر عیسیٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو (ہیرودیس کی باتوں کا) ضرور جواب دیتا اور کرامات بھی دکھلاتا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی (۹۱)

یوحنّا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا - اور کلام خدا کے ساتھ تھا - اور کلام خدا تھا - یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا - سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں - اور کوئی چیز موجود نہ تھی - جو بغیر اس کے ہوئی ہو - زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی ÷ (باب ۱ - آئت ۱ تا ۴) ؛

محقق - ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے ہو نہیں سکتا - اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا - تو ایسا کہنا ہی فضول ہے اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا - کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا - یا خدا ؟ اور کلام کے ذریعے خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی - جب تک اُسکی علت مادی نہ ہو کلام کے بغیر بھی چُپ چاپ رہکر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے - زندگی کس میں تھی - اور کیسی تھی ؟ اِن الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے - اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا - اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے - حیوانات وغیرہ کا نہیں ؟ (۹۲) ÷

(۹۳) جب شام کا کھانا چنا گیا - شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوطی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوائے - (باب ۱۳ - آئت ۲) ÷

محقق - یہ بات درست نہیں کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہیے - کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے - تو شیطان کو کون بہکاتا ہے ؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے - پھر شیطان کا کیا کام ؟ اگر شیطان کا پیدا کرنیوالا اور بہکانیوالا خدا ہے - تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھیرا - اور خدا ہی نے سب کو اس کے ذریعہ سے بہکایا ہے - بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں ؟ سچ تو یہ ہی ہے کہ عیسائیوں کی

اس کتاب کو (الہامی) اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں تو ہوں۔ خدا کی طرف سے کتاب نہیں۔ اور نہ اس میں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے (۹۳)

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبراوے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو۔ مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ طیار کروں اور جب جا کر میں کہیں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا اور پھر آؤنگا۔ اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے۔ تو میرے باپ کو بھی جانتے ۔ (باب ۱۴ آئت ۱ تا ۴ و ۶ و ۷)۔

محقق۔ بتائیے! عیسیٰ کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ بچھاتا۔ تو اسکے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسیٰ نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسیٰ کے بس میں ہے تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سنتا کیا عیسیٰ کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا کہ عیسیٰ جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے؟ جو اپنے منہ سے راہ حق اور زندگی بنتا ہے وہ ہر طرح سے متفنی ہے۔ اسلئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہو سکتیں (۹۴)۔

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ ایسے کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ اور ان سے بھی بڑے کام کرے گا۔ ...... (باب ۱۴ آئت ۱۲)۔

محقق۔ دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اُسکی مانند مُردوں کو زندہ کرنیکا کام کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے۔ کہ عیسیٰ نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسیٰ ہی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے۔ لیکن آجکل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اسلئے جس کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں۔ وہ عیسیٰ کو مُردوں کے زندہ کرنیوالا مان لے (۹۵)۔

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے (باب ۱۷۔ آئت ۳)۔

محقق۔ جب لاشریک واحد خدا ہے۔ تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسیطرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں + (۹۶)

یوحنا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنا کی عجیب و غریب باتیں سنو:۔

(۹۷) .... اور اُنکے سروں پر سونیکے تاج تھے ... اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں اور تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے (باب ۴ آیت ۵ تا ۶)

محقق۔ دیکھئے عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے۔ اور انکا خدا بھی چراغ کی مانند آگ ہے۔ اور سنہری تاج زیور پہننا اور آنکھوں کا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد شیر وغیرہ چار جانداروں کا ہونا بعید از قیاس ہے۔ ان باتوں کو کون مان سکتا ہے؟ (۹۷)

(۹۸) اور میں نے اسکے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا۔ ایک کتاب دیکھی۔ جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے بند تھی .... کہ کون اس لائق ہے کہ اس کتاب کو کھولے اور اسکی مہریں توڑے اور کسی کو مقدور نہ ہوا۔ نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اس کتاب کو کھولے اور اسے دیکھے اور میں بہت رویا کہ کوئی اس لائق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اسے دیکھے (باب ۵ آیت ۱ تا ۴)

محقق۔ غور کیجئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کتنی مہروں سے بند کتاب جسکو کھولنے یا دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہ ملا۔ یوحنا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ وہی عیسیٰ اس کتاب کو کھولنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا بیاہ اسی کے گیت دیکھئے عیسیٰ ہی کو سب سے بڑا بنایا جاتا ہے لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں + (۹۸)

(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برہ گویا ذبح کیا ہوا کھڑا ہے۔ کہ گویا ذبح کیا گیا ہے۔ جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں (باب ۵ آیت ۶)

محقق۔ دیکھئے یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسیٰ بھی ہے اور کوئی نہیں۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسیٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان نہ تھا لیکن بہشت میں جاکر سات سینگ اور سات آنکھیں لگ گئیں اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسیٰ کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں۔ افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے (۹۹)

(۱۰۰) اور جب اس نے کتاب لی تھی۔ تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برہ کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں (باب ۵ آیت ۸) +

محقق۔ بھلا جب عیسیٰ بہشت میں نہ ہوگا۔ تب یہ بیچارے بخور۔ چراغ۔ نیبرگ۔ آرتی وغیرہ

کس کی پرستش کرتے ہونگے ؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن اُن کا بہشت بُت پرستی کا گھر بن رہا ہے۔ (۱۰۰)

(۱۰۱) اور جب برّے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا۔ تب میں نے دیکھا اور اُن چار جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی۔ جو بولا۔ آ اور دیکھ اور میں نے نظر کی اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا۔ اور جب اُس نے دوسری مہر توڑی۔ تب دوسرا گھوڑا سرخ رنگ نکلا۔ اس کے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور جب اُس نے تیسری مہر توڑی دیکھو ایک مشکی گھوڑا ہے۔ اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی اور دیکھو ایک پیلے رنگ کا گھوڑا ہے اور ایک اُس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے ... وغیرہ وغیرہ (باب ۶ آیت ۱ تا ۸)

محقق۔ دیکھئے یہ تو پُرانوں سے بھی بڑھکر لغویات ہیں یا نہیں؟ بھلا کتابوں کی مہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ اِن خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے۔ اُنکی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ (۱۰۱)

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلّا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا۔ اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا۔ اور اُنہیں کہا گیا۔ کہ تھوڑی مدت صبر کرو۔ جب تک تمہارے ساتھی خدمتگار اور تمہارے بھائی جو تمہاری طرح مارے جانیوالے ہیں۔ تمام نہ ہوں (باب ۶ آیت ۱۰، ۱۱)

محقق۔ جو عیسائی ہونگے وہ دورہ سپرد ہو کر ایسا انصاف کرانے کے لئے پڑے رویا کریں گے جو شخص ویدمارگ کو قبول کرے گا۔ اُس کے انصاف ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے۔ کہ خدا کی کچہری آجکل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب بالکل خاطر خواہ نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے۔ کیونکہ اُن کے کہنے پر فوراً اُن کے دشمن سے بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں۔ کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلہ لیتے ہیں اِن میں امن کا خیال تک نہیں۔ اور جہاں امن نہیں وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی (۱۰۲)

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے۔ جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے۔ اور آسمان

طومار کی طرح جو لپیٹا جاتا ہے۔ دو حصّے ہو گیا۔ (باب ۶ آیت ۱۳ و ۱۴) ؛
محقق۔ دیکھئے یوحنّا کی پیشینگوئی کی باتیں۔ اُسے علم نہیں تھا۔ تب ہی تو ایسی اُوٹ پٹانگ باتیں گھڑ لیں۔ ستارے تو سب کُرے ہیں۔ اسی کرّہ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُنکو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی۔ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ آکاش (آسمان) شکل والی شئے نہیں۔ جسکو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کرے۔ پس معلوم ہوا کہ یوحنّا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اُن کو ان علمی باتوں کی کیا خبر؟ (۱۰۳) ؛

(۱۰۴) میں۔ اُن کا شمار جن پر مہر کیگئی تھی سُنتا۔ کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کیگئی۔ یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کیگئی (باب آیت ۴ و ۵)
محقق۔ کیا بائبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا تو صرف ان جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور اُنہیں کی مدد کرتا رہا۔ دوسرے کا نام بھی نہیں لیتا۔ اس لئے وہ خدا نہیں۔ اور بتلائیے کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مہر لگانا کم علمی ہے۔ یا یوحنّا کی گھڑنت ہے (۱۰۴)
(۱۰۵) اسی واسطے وہ خُدا کے تخت کے آگے ہیں۔ اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُسکی بندگی کرتے ہیں۔ (باب ۷، آیت ۱۵) ؛
محقق۔ کیا یہ اول درجہ کی بُت پرستی نہیں ہے۔ اور کیا ان کا خدا انسان کی مانند مجسم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا بھی ہے؟ اگر سوتا ہے۔ تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی دُور ہو جاتی ہو گی اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہو گا۔ تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہو گا۔ (۱۰۵) ؛
(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا۔ اور سونے کا بخوردان لئے ہوئے قربانگاہ کے اُوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا..... اور اس بخور کا دُھواں مقدسوں کی دُعاؤں میں مل کے فرشتوں کے ہاتھ سے خدا کے پاس اُوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قربانگاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی۔ تب آوازیں پیدا ہوئیں۔ اور گرج اور بجلی اور بھونچال ہوا۔ (باب ۸ آیت ۳-۴-۵) ؛
محقق۔ دیکھئے بہشت تک قربان گاہ۔ بخور (دُھوپ) چراغ اور تبرک ہیں۔ اور سنکھ کی آواز ہوتی ہے۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے؟

دہوم دہام تو کچھ زیادہ ہی ہے * (۱۰۶) *

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی۔ اور تہائی زمین جل گئی۔ (باب ۸ آیت ۷) *

محقق۔ واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا! خدا کے فرشتے۔ نرسنگھے کی آواز اور قیامت کی لیلا۔ محض لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ (۱۰۷) *

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کنوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دی گئی۔ اور اُس نے اس کنوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا۔ اور اُس کنوئیں میں سے بڑے تنور کا سا دھوآں اٹھا.... اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور انہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور انہیں یہ کہا گیا.... اُن آدمیوں کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں.... پانچ مہینوں تک اذیت اُٹھاویں۔ (باب ۹ آیت ۱ تا ۵) *

محقق۔ کیا نرسنگے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اور اسی بہشت ہی پر گرے ہونگے۔ یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنواں اور ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی۔ کہ مہر والوں کو نہ کاٹیں یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ جو عیسائی نہ ہونگے۔ اُنہیں ٹڈیاں کاٹیں گی۔ ایسی باتیں جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ (۱۰۸) *

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے.... (باب ۹ آیت ۱۶)

محقق۔ بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے۔ کہاں چرتے۔ کہاں رہتے اور کسقدر لید کرتے تھے اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی؟ ایسے بہشت ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم آریوں کا دور ہی سے سلام ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جاوے تو بہت اچھا ہے (۱۰۹)

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا۔ جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اُس کے سر پر میگھ دھنش تھا۔ اور اُسکا چہرہ آفتاب سا اور اسکے پاؤں آگ کے ستھونوں کی مانند تھے۔ اور اُس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا (باب ۱۰ آیت ۱ تا ۳) *

محقق - ان فرشتوں کی کہانی سنئے - کہ پُرانوں اور بھاٹوں سے بھی بڑھکر ہے (۱۱۰) ۞

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈہ جریب کی مانند مجھے دیا گیا - اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا کہ اُٹھ اور خدا کے ہیکل اور قربان گاہ اور اُن کا جو اُس میں عبادت کرتے ہیں - اندازہ کر (باب ۱۱ آیت ۱)

محقق - یہاں تو کیا - بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بناتے اور پیمائش کئے جاتے ہیں - خوب جیسا بہشت ویسی ہی باتیں - یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں عیسیٰ کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب کا تصوّر باندھ کر کھاتے پیتے ہیں - اور گرجا میں بھی صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بت پرستی کی جاتی ہے (۱۱۱) ۞

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی - اور اس کی ہیکل میں اس کے عہد کا صندوق نظر میں آیا ..... (باب ۱۱ - آیت ۱۹) ۞

محقق - آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا - کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا - پرمیشور کا بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے؟ جو ویدوکت پرمیشور محیط کل ہے - اس کا کوئی بھی مندر وغیرہ نہیں - ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے اور جیسی زبان ہی ہے - اُنٹوں پٹوں" کی یہاں ہوتی ہے - ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی اور ایسا ہی صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے - اور نہ معلوم اس سے کیا مطلب نکالتے ہونگے؟ سچ تو یہ ہے - کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں - (۱۱۲)

(۱۱۳) پھر آسمان پر نظر آیا - ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں کے نیچے ہے اور بارہ ستاروں کا تاج سر پر - اور وہ حاملہ تھی - اور درد سے چلاتی تھی - ... اور ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا - جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ظاہر ہوا اور اُسکی دُم نے آسمان کے تہائی ستاروں کو کھینچا اور اُنہیں زمین پر ڈالا - (باب ۱۲ آیت ۱ تا ۴) ۞

محقق - اب دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے - اِن کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے اس کا دکھ کوئی نہیں سنتا - نہ دور کر سکتا ہے - اور اژدہا کی دُم بھی بہت بڑی تھی کہ تہائی ستاروں کو زمین پر ڈالا - زمین تو چھوٹی ہے - ایک ستارہ بھی زمین پر نہیں سما سکتا - یہاں کی ایسی باتیں سن کر ایسا خیال کرنا چاہئے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص بیان کئے جانے کے ڈر ہوگی

دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے ؂ (۱۰۶) ؂

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی۔ اور تہائی زمین جل گئی۔ (باب ۸ آئت ۷) ؂

محقق۔ واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا! خدا کے فرشتے۔ نرسنگھے کی آواز اور قیامت کی لیلا۔ محض لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ (۱۰۷) ؂

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کنوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دی گئی اور اُس نے اس کنوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا۔ اور اُس کنوئیں میں سے بڑے تنور کا سا دھواں اٹھا ..... اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اُنہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا۔ اور اُنہیں یہ کہا گیا ..... اُن آدمیوں کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں ..... پانچ مہینوں تک اذیت اٹھاویں۔ (باب ۹ آئت ۱ تا ۵) ؂

محقق۔ کیا نرسنگے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اور اسی بہشت میں گرے ہونگے۔ یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنواں اور ٹڈیاں بھی قیامت تک والی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی۔ کہ مہر والوں کو ... بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہوگا ... ہونگے۔ اُنہیں ٹڈیاں کاٹیں گی۔ ایسی باتیں جاہلوں ... آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال ... ور ...

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے ...

محقق۔ بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ... اور کسقدر لید کرتے تھے اور لید کی بدبو بھی بہشت ...
خدا اور ایسے مذہب کو ہم آریوں کا دور ہی ...
سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنائت سے ...

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آ... اور اُس کے سر پر میگھ دھنش تھا۔ اور اُسکا ... مانند تھے۔ اور اُس نے اپنا داہنا پاؤں سمند...

محقق - ان فرشتوں کی کہانی سنئے - کہ پرانوں اور بھاٹوں سے بھی بڑھکر ہے (۱۱۰) ٭

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈہ جریب کی مانند مجھے دیا گیا - اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا کہ اٹھ اور خدا کے ہیکل اور قربان گاہ اور اُن کا جو اُس میں عبادت کرتے ہیں - اندازہ کر (باب ۱۱ آیت ۱)

محقق - یہاں تو کیا - بلکہ عیسائیوں کے بہشت بھی ہیکل (مندر) بنائے اور پیمائش کئے جاتے ہیں - خوب جیسا بہشت ویسی ہی باتیں - یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں عیسیٰ کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب کا تصوّر باندھ کر کھاتے پیتے ہیں - اور گرجا میں بھی صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بُت پرستی کی جاتی ہے (۱۱۱) ٭

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی - اور اس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا ۔۔۔۔ (باب ۱۱ - آیت ۱۹) ٭

محقق - آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا - کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا - کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے؟ جو وید کُتب پرمیشور مجید کُل ہے - اس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا - ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے اور جیسی لیلا رن ٹن - پوں پوں " کی یہاں ہوتی ہے - ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے - اور نہ معلوم اس سے کیا مطلب براری کرتے ہونگے - سچ تو یہ ہے - کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں - (۱۱۲)

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا - ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُسکے پاؤں تلے اور اُسکے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا - اور وہ حاملہ تھی - اور درد سے چلاتی تھی - اور جننے کو اینٹھتی تھی - پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سُرخ اژدہا جسکے سات سر اور دس سینگ اور اُسکے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اُسکی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور اُنہیں زمین پر ڈالا - (باب ۱۲ آیت ۱ تا ۴) ٭

محقق - دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے - اُنکے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے اس کی گریہ وزاری کوئی نہیں سُنتا - اور نہ کوئی اُسکی تکلیف دور کر سکتا ہے - اور اژدہا کی دُم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی - کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا - زمین تو چھوٹی ہے - اور ستارے بڑے بڑے کُرّے ہیں - اس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا - یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہئے - کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی

اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی۔ کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر
زمین پر گرادی تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا + (۱۱۳)

(۱۱۴) پھر بہشت میں لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑے
اور اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے + (باب ۱۲- آیت ۷) +

محقق۔ جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا۔ وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا
ہوگا۔ ایسے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ
ہو اور جنگ و جدل ہوتا رہے۔ وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے + (۱۱۴)

(۱۱۵) سو بڑا اژدہا نکالا گیا۔ وہی پُرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے
جہان کو دغا دیتا ہے۔ وہ زمین پر گرایا گیا ...... باب ۱۱- آیت ۹) +

محقق۔ کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا۔ تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اُس کو عمر بھر
کے لئے قید کیوں نہ کردیا۔ مار کیوں نہ ڈالا؟ اُسکو زمین پر کیوں گرادیا؟ اگر سب جہان کا بہکانے
والا شیطان ہے۔ تو شیطان کا بہکانیوالا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو شیطان
کے بغیر ہی بگڑ جانیوالے خود بخود بگڑ جائیں گے۔ اور اگر اس کو بہکانیوالا خدا ہے تو وہ خدا
ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا کیونکہ
اگر شیطان سے طاقتور ہے تو خدا نے اُسکو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی۔ دُنیا میں
جسقدر حکومت شیطان کی ہے۔ اس کا ہزارواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں۔
اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو بدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اس سے یہ ثابت
ہوا۔ کہ جیسے اس زمانے کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی سزا دیتے ہیں
ویسا ہی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بے عقل آدمی ہے۔ کہ ویدک مت
کو چھوڑ کر لچر عیسائی مذہب قبول کرے؟ (۱۱۵) +

(۱۱۶) افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں۔ کیونکہ ابلیس بڑے غصہ
سے تم پر اُترا ہے ...... (باب ۱۲- آیت ۱۲) +

محقق۔ کیا وہ خدا وہیں کا مالک اور محافظ ہے؟ زمین اور آسمان وغیرہ جانداروں کا
محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے تو شیطان کو کیوں نہ مار
سکا۔ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے۔ پھر وہ اُسکو روک نہیں سکتا۔

ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک اچھا خدا ہے۔ اور دوسرا بُرا یا افتراء + (۱۱۶)

(۱۱۷) ...... اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنیکو اُسے اختیار بخشا گیا۔ اور اس نے خدا کی بابت کفر کہنے میں اپنا منہ کھولا۔ کہ اُس کے نام اور اُسکے خیمے اور اُن کو جو آسمان پر رہتے ہیں۔ کفر بکے۔ اور اُسے یہ دیا گیا۔ کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے۔ اور اُن پر غالب ہووے۔ اور سب فرقوں اور اہل زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار عنائت ہوا۔ (باب ۱۳۔ آئت ۵-۶-۷) +

محقق۔ کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کے لئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بنانا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کراتا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں؟ یہ کام خدا کے عابدوں کا نہیں ہو سکتا (۱۱۷) +

(۱۱۸) پھر جو میں نے نگاہ کی۔ تو دیکھو۔ کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمی تھے۔ جن کے ماتھوں پر اُن کا اور اُن کے باپ کا نام لکھا تھا (باب ۱۴۔ آئت ۱) +

محقق۔ دیکھئے جہاں عیسیٰ کا باپ رہتا تھا۔ وہیں۔ اسی صیہون پہاڑ پر اُس کا لڑکا بھی رہتا تھا۔ لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیوں کر کیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے ہوئے۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مہر نہ لگی۔ کیا وہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہئے۔ کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھیں۔ کہ عیسیٰ کا باپ اور اُسکی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا۔ تو بتلائیے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ۔ کہ وہ پرندہ ہے۔ کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اوپر سے نیچے اُڑ کر آجایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسیطرح آمد و رفت رکھتا ہے۔ تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں۔ کہ وہ ایک دو یا تین ہیں۔ تو ایسا کہنا صادق نہیں آسکتا۔ کیونکہ کم از کم ایک ایک کرہ میں ایک ایک خدا تو چاہئے۔ کیونکہ ایک دو یا تین خدا بہت سے کرّوں کا انصاف کرنے اور سب جگہ یکدم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے (۱۱۸) +

(۱۱۹) ...... رُوح کہتی ہے۔ کہ ہاں۔ تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور

اُن کے اعمال اُن کے پیچھے چلے آتے ہیں۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۳) ٭

محقق۔ دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے۔ کہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ رہیں گے۔ یعنی اعمال کے مطابق سب کو سزا جزا دی جاویگی۔ پر عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ سب کے گناہ اپنے اوپر لیگا۔ اور گناہ معاف بھی کئے جاوینگے۔ صاحب عقل غور کریں کہ خدا کا قول سچا ہے یا عیسائیوں کا؟ دونو تو سچے ہو نہیں سکتے۔ ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ ہمیں کیا۔ خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو خواہ عیسائی (۱۱۹)

(۱۲۰) ۰۰۰ اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا۔ اور وہ کولھو شہر کے باہر ٹیرا گیا۔ اور اُس کولھو سے سو کوس[1] تک لہو ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۹ و ۲۰) ٭

محقق۔ بتائیے ان کے گپوڑے پورانوں سے بھی بڑھکر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت غمگین دکھی ہوتا ہوگا۔ اور اگر اس کے غضب سے کولھو بھرے ہوئے ہیں۔ تو کیا اُس کا غضب بہنے والا ہے یا ٹھوس چیز؟ اور سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے۔ پھر کیونکر بہہ سکتا ہے؟ اس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں ٭ (۱۲۰)

(۱۲۱) ۰۰۰ دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی (باب ۱۵ آیت ۵)

محقق۔ اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا۔ تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُن کا خدا ہمہ دان نہیں بلکہ انسان کی مانند کم علم ہے۔ وہ خدائی کا کیا کام کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اسی مسلسل بیان میں پاک فرشتوں کی عجیب و غریب ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا۔ کہاں تک لکھیں۔ اس باب میں تو ایسے ہی گپوڑے بھر رہے ہیں (۱۲۱) ٭

(۱۲۲) ۰۰۰ اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں۔ جیسا کہ اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا تم بھی اُس سے سلوک کرو۔ اور اُسکو اُسکے کاموں کے موافق دوچند دو (باب ۱۸ آیت ۵ و ۶)

محقق۔ دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے۔ کہ جس قدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو۔ اس کو ویسا اور اسیقدر پھل دیا جاوے۔

[1] اصل انجیل میں ۱۹۹۶ ہے ٭

اس سے کم یا بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں وہ خود غیر منصف کیوں نہ ہوں؟ (۱۲۲) ؏

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آپہنچا۔ اور اسکی دلھن نے اپنے آپ کو سنوارا ہے (باب ۱۹ آیت ۷)

محقق۔ اور تماشا دیکھئے عیسائیوں کے بہشت میں بیاہ بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ عیسیٰ کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس کا سسر ساس سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اس سے کتنے بال بچے ہوئے اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت عقل قوت وغیرہ بھی کم ہو گئی ہوگی۔ اور اب تک عیسیٰ مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شے کے اجزا ضرور جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آجکل عیسائیوں نے اُنکو ان کر مغالطہ کھایا۔ اور نہ جانے کب تک مغالطہ میں رہینگے (۱۲۳)

(۱۲۴) اور اس نے اُس اژدہے کو جو پرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان تھی پکڑا۔ اور ہزار برس تک جکڑ رکھا۔ اور اُس کو اتھاہ کنوئیں میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اس پر مہر کی۔ تاکہ وہ آگے کو نہ بھکاوے ؏ (باب ۲۰۔ آیت ۲-۳) ؏

محقق۔ دیکھئے بصد مشکل شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک قید رکھا۔ پر وہ پھر بھی رہا ہو گیا۔ کیا اب لوگوں کو بھکایا نہ کریگا؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا یا مار ڈالنا چاہیئے تھا۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے۔ دراصل شیطان کوئی نہیں ہے۔ صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دام فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے۔ ایک تمثیل ہے۔ کہ کسی چالاک آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں۔ اُس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جگہ میں لے جا کر چتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بنا کر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا۔ اور جب لوگ وہاں گئے تو کہا کہ آنکھیں بند کر لو۔ جب کہوں تب کھولنا۔ اور جب کہوں تب بند کر لینا۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا۔ وہ اندھا ہو جائیگا۔ جب چتر بھج سامنے آیا۔ تب وہ بولا دیکھو اور جھٹ پٹ کہہ دیا کہ آنکھیں بند کر لو۔ اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا۔ تب کہا کھولدو۔ جب سب نے آنکھیں کھولیں تو کہا، دیکھا نارائن کا سب نے درشن کر لیا۔ ویسی ہی ان مذاہب والوں کی باتیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ، جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا۔ اسلئے اُنکے دام فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہیئے (۱۲۴)

(۱۲۵) ۔۔۔۔ جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی

پھر میں نے دیکھا۔ کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں۔ اور ایک دُوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی۔ اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا۔ اُن کے اعمال کے مُطابق کی گئی (باب ۲۰ آئت ۱۱ و ۱۲)

محقق - یہ دیکھئے لڑکپن کی بات - بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں؟ جن کے سامنے وہ بھاگے وہ کس پر ٹھہرے ہونگے؟ خدا اور اُس کا تخت کہاں رہا ہوگا؟ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا۔ کیا یہاں کی کچہری اور دوکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر کے ہوتے ہیں؟ اور سارے جانداروں کے اعمال خدا نے خود لکھے یا اُس کے گماشتوں نے؟ ایسی ایسی باتوں سے عیسائی وغیرہ مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے اُسے خدا اور جو ایشور ہے اُسے غیر خدا بنا دیا ہے (۱۲۵)

(۱۲۶) . . . . . اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا۔ اور مجھ سے یُوں کہہ کے بولا۔ کہ ادھر آ میں تجھے دُلھن یعنی برّے کی جورو دکھاؤں گا ٭ (باب ۲۱ - آئت ۱۹) ٭

محقق - خُوب! عیسٰی نے بہشت میں عمدہ دُلھن پائی - چین اڑاتا ہوگا - اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے - اُن کو بھی جورُوئیں ملتی ہونگی - اور اُن کے بال بچے بھی ہوتے ہونگے - اور بہت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی - لوگ مرا بھی کرتے ہونگے - ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ ہی جوڑنا اچھا ہے (۱۲۶) ٭

(۱۲۷) . . . . اور اُس نے اس شہر کو جریب سے ناپا - کہ ساڑھے سات سو کوس ہے - اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہے - پھر اُس نے دیوار کو ناپا - تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا - ایک سو چوالیس ہاتھ پایا - اور اُسکی دیوار ریشم کی بنی تھی - اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا - اور اس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں - پہلی نیو پشم کی تھی - دوسری نیلم کی - تیسری شبچراغ کی - چوتھی زمرّد کی - پانچویں عقیق کی اور چھٹی لعل کی - ساتویں سُنہری پتھر کی - آٹھویں فیروزے کی - نویں زبرجد کی - دسویں یمنی کی - گیارہویں سنگ سنبلی کی - بارہویں یاقوت کی - اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے - ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی - (باب ۲۱ - آئت ۱۶ تا ۲۱) ٭

محقق - عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے۔ اگر عیسائی مرتے جاتے ہیں۔ اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکینگے؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے۔ اور نکاس نہیں ہے۔ اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کو بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں۔ جو لمبائی چوڑائی اس شہر کی لکھی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے۔ لیکن اونچائی ساڑھے سات سو کوس کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے۔ اتنے بڑے موتی اس تحریر کرنیوالے کے گھر کے گڑھوں میں سے آئے ہونگے۔ یہ گپوڑا پُرانوں کے گپوڑوں کا بھی باپ ہے (۱۲۷)

(۱۲۸) کوئی ناپاک چیز یا نفرت انگیز کام کرنے والا یا جھوٹ پر چلنے والا اس میں کسی طرح داخل نہ ہوگا .... (باب ۲۱ - آیت ۲۷) *

محقق - اگر یہی بات ہے۔ تو عیسائی کیوں کہتے ہیں۔ کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو یوحنا خواب وخیال کی جھوٹی باتیں کرنے والا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا۔ اور عیسیٰ بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کر سکتا۔ تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے بار سے لدا ہوا ہے۔ وہ کیونکر بہشت میں جا سکتا ہے؟ (۱۲۸) *

(۱۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی۔ اور خدا اور برّے کا تخت اُس میں ہوگا۔ اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے۔ ...... اُس کا منہ دیکھیں گے۔ اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا۔ اور وہاں رات نہ ہوگی۔ اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں۔ کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے۔ اور وے ابد الآباد بادشاہت کریں گے (باب ۲۲ آیت ۳ تا ۵) *

محقق - عیسائیوں کے بہشت کی رہائش پر غور کیجئے۔ کیا خدا اور عیسیٰ تخت پر ہمیشہ بیٹھے رہیں گے۔ اور اُن کے بندے اُن کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کریں گے؟ اب یہ تو کہئے۔ کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے؟ یوروپین سا گورا یا افریقہ والوں کا سا سیاہ۔ یا کسی اور ملک کے باشندوں کی مانند؟ تمہارا

بہشت بھی قید خانہ ہے۔ کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے۔ اور جس ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو۔ تو وہاں دکھ کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اگر خدا کا منہ ہے۔ تو وہ ہمہ داں مالک کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ (۱۲۹) ؛

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں۔ اور میرا اجر میرے ساتھ ہے۔ تاکہ ہر ایک کو اس کے کام کے موافق بدلہ دوں۔ (باب ۲۲ - آیت ۱۲) ؛

محقق - اگر یہ بات درست ہے۔ کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں۔ تو گناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ تو انجیل کی یہ بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے۔ تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس بائبل غلط ثابت ہو گئی۔ اس کا ماننا چھوڑ دو ؛

اب کہاں تک لکھیں۔ ان کی بائبل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو تھوڑے سے نمونہ کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب باتیں جھوٹی بھری پڑی ہیں۔ اور جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اسی لئے بائبل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ (۱۳۰) +

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ
ستیارتھ پرکاش کا تیرھواں باب
درباره مذہب عیسائیاں ختم ہوا

دیباچہ ضمنی

مُتعلقہ باب (۱۴)

جو یہ چودہواں باب مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے وہ صرف قرآن کے
اس کلا... ہے کسی اور کتاب کے اعتقاد کی رُو سے نہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن ہی
بلکہ شروع ... اور رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے
بھی درست ... اختلاف رکھیں۔ تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ قرآن عربی
نام بھی بدنام ہو ... کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے۔ اُس ترجمہ کو بحروف دیوناگری
دوسرے جانداروں کو ... دہلی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے
وہ ذی روح بیگناہ خدا ... ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ مولوی صاحبان سے
خراب ہونا کا نہیں۔ یہ الفاظ ... پہلے تردید کرے۔ بعد ازاں اس مضمون پر قلم اٹھائے
خدا کے نام پر کیا جائے؟ اس وجہ ... کہ انسانوں کی ترقی ہو۔ اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے
بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں ... ان کا کسی قدر علم حاصل ہو۔ تاکہ انسانوں کو باہم سوچنے
مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں ... کے عیبوں کی تردید کر کے خوبیوں کو اختیار کر
حیوانات ... لئے نہیں ہے۔ اور اگر اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص
ہونا بیفائدہ ہے۔ اگر مسلمان لوگ ...
ہے) جو خوبی ہے۔ وہ خوبی۔ اور جو نقص ہے
(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار ... ی کسی پر بہتان لگا کے اور نہ ہی سچائی
(منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ ... نے یہ بھی جس کا جی چاہے وہ مانے یا
محقق۔ اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ... اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے
۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱) ... یہاں جان کر خوبیوں

کو اختیار اور برائیوں کو ترک کریں۔ اور ہٹھ دھرمیوں کے ہٹھ و تعصب کو کم کریں کرادیں۔ کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دنیا میں نہیں ہوئیں۔ اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس ناقابل اعتماد چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پہنچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دوسرے کو رکھنا انسانیت [illegible] بعید ہے ٭

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو تو شریف آدمی ظاہر کردیں۔ اسکے بعد اگر مناسب ہوگا۔ تو وہ مانا جائیگا۔ یہ تحریر جھگڑا۔ تعصب۔ حسد [illegible] جھگڑا فساد اور مخالفت گھٹانے کے لئے کی گئی ہے۔ نہ کہ ان کو بڑھانے کے لئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے ٭

اس چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر یہ شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ غور کر کے قابل تسلیم ہی سے اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے۔ اعلےٰ دانش باقی سب آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں ٭

(دیباچہ ضمنی ختم ہوا)

[illegible] آراستہ

[illegible] ہوا

چودہواں باب

دربارہ تحقیق مذہب اسلام

سورۂ فاتحہ۔ (۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔

(منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۱) ۞

محقق۔ مسلمان لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس کا بنانیوالا کوئی دوسرا ہے۔ کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا۔ تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا۔ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئیگا اور اُس کا نام بھی بدنام ہو جائیگا۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنیوالا ہے۔ تو اُس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کیواسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی (انسانوں کو) اجازت کیوں دی؟ کیا وہ ذی روح بیگناہ اور خدا کے بنائے نہیں ہیں؟ پس یہ کہنا تھا کہ "خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع" خراب باتوں کا نہیں۔ یہ الفاظ دگول مول) مبہم ہیں۔ کیا چوری۔ زناکاری۔ دروغگوئی اور ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے؟ اس وجہ سے دیکھ لو۔ کہ قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی "بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں۔ جب یہی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے۔ تب ہی تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کا رحم ان حیوانات کے لئے نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان لوگ اس کا مطلب نہیں جانتے تو اس کلام کا نازل ہونا بیفائدہ ہے اگر مسلمان لوگ اسکے معنی اور کچھ کرتے ہیں تو پھر اصل مطلب کیا ہے؟ وغیرہ (۱)

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالمین کا بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔

(منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۲-۳) ۞

محقق۔ اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذاہب

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (۲) الحمد للہ رب العالمین ۞ (۳) الرحمن الرحیم ۞

والوں اور حیوانات وغیرہ کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنیوالا ہے تو گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کرے گا۔ تو آگے ذکر آئے گا کہ "کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وہ کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اسلئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا (۲)

(۳) مالک دن انصاف کا تجھ ہی کی عبادت کرتے ہیں ہم۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔ (منزل اول پارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۴۔۵)

محقق۔ کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے اسی کی عبادت کرنا اور اسی سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا درست ہے۔ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے۔ یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کی طرف کا تو نہیں چاہتے؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں۔ تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی۔ اور دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں (۳)

(۴) راہ اُن لوگوں کی جن پر فضل کیا تُو نے۔ اُن کا راہ مت دکھا کہ جنکے اوپر تُو نے غصہ کیا اور نہ گمراہوں کا راستہ دکھا۔ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ الفاتحہ آیت ۶۔۷)

محقق۔ جب مسلمان لوگ پہلا جنم اور گذشتہ کئے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا قطعی بے انصافی کی بات ہے۔ اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اُس کی فطرت سے بعید ہے (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کرسکتا۔ اور جب ان کے سابقہ (سنچت) گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔ اور اس صورت کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں" (درج ہیں)، اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا نے ہی پڑھائے ہوں گے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے) کیا حلق سے ہی بلائے اور بولتے گئے۔ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں۔ تو وہ کتاب خدا کی

---

۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

۴ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

بناکی ہوئی نہیں ہوسکتی ہے مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر بنظر انصاف سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کے لئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے۔ ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو نازل کرتا۔ تو یہ نقص عائد نہ ہوتا۔ (۴۲) ۔

سورۃ البقر (۵) یہ کتاب کہ جسمیں شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھلاتی ہے جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ جو ہم نے دی اُن کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وے لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اُتاری گئی تیری طرف یا تجھ سے پہلے اُتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں اور وے ہی چھٹکارا پانیوالے ہیں۔ تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے۔ اُن پر برابر ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔ وے ایمان نہ لاویں گے۔ مہر کی اللہ نے اُنکے دلوں پر اور کانوں پر۔ اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُنکے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آیت ۲-۳- تا ۶) [۵]

محقق ۔ کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دمبھ (خودنمائی) کی بات نہیں؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں۔ وے تو خود راہ راست پر ہیں۔ اور جو جھوٹی راہ پر ہیں اُنکو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا۔ کیا گناہ و ثواب و محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانے سے خرچ کرنے کو دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا۔ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں؟ اگر انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے۔ تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں۔ تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا؟ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا

---

[۵] الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

لاحاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اور قرآن کی شاذ و نادر باتیں نہ ملتی ہونگی۔ ورنہ سب ملتی ہیں ایک ہی دمکمل کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی؟ کیا قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہئے اور کسی چیز پر نہیں؟ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر چلنے والے ہیں۔ اور ان میں کوئی گنہگار نہیں ہے۔ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو بدکار ہیں وے تو نجات پاوینگے اور دوسرے جو بدکار نہیں ہیں وے نہ پاوینگے۔ یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے۔ انہیں کو کافر کہنا یکطرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے انکے دل اور کانوں پر مہر لگائی ہے۔ اور اسی وجہ سے وے گناہ کرتے ہیں۔ تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں۔ یہ قصور خدا کا ہی ہے ایسی صورت میں ان کو سکھ دکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا؟ پھر خدا اُنکو سزا جزا کیوں دیتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے گناہ یا ثواب خودمختاری سے نہیں کیا۔ (۵)

(۶) اُنکے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے انکی بیماری بڑھا دی (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۱۰)[1]

محقق۔ بھلا بلاقصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ اُن بیچاروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔ کیا یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ (۶)

(۷) جس نے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی۔ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۲)[2]

محقق۔ بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے آسمان کو چھت کی مانند ماننا تمسخر کی بات ہے۔ اگر کسی اور کرہ زمین کو آسمان مانتے ہوں۔ تو ان کے گھر کی بات ہے۔ (۷)

(۸) اگر تم اس کلام سے شک میں ہو۔ جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اوپر اُتاری تو اسکی سی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور شاہدوں اپنے کو پکارو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے۔ پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کر سکو گے۔ اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن ہیں آدمی[3] اور پتھر جو تیار کئے

---

[1] فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ۔ [2] الذی جعل لکم الارض فراشا و السماء بناء ۔ [3] ترجمہ غلط چھپ گیا تھا اب درست کیا گیا ہے۔

گئے ہیں واسطے کافروں کے۔ (منزل ا سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۲۴ و ۲۵)[1]

محقق۔ بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اُس کے مانند کوئی سورۃ نہ بنے؟ کیا اکبر بادشاہ کے زمانے میں مولوی فیضی نے بے نُقط قرآن نہیں بنایا تھا؟ وہ کونسی دوزخ کی آگ ہے؟ کیا اس دُنیا کی آگ سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اس کا ایندھن ہے۔ جیسے قرآن میں لکھا ہے۔ کہ کافروں کیواسطے دوزخ کی آگ تیار کیگئی ہے ویسے پرانوں میں لکھا ہے۔ کہ ملیچھوں کیواسطے گھور نرک بنا ہے۔ اب کہئے کس کی بات سچی مانی جائے؟ اپنے اپنے قول سے تو دونو بہشت میں جانیوالے اور ایک دوسرے کے مذہب کی رُو سے دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں وے سکھ اور جو پاپی ہیں۔ وے سب مذہبوں میں دُکھ ہی پاویں گے۔

(۹) اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے اُن کے بہشتیں ہیں۔ چلتی ہیں نیچے انکے نہریں۔ جب دیئے جاویں گے۔ اس میں سے میوہ کی رزق۔ کہیں گے یہ چیزیں ہیں۔ جو ہم کو پہلے دیگئی تھیں اور واسطے اُن کے بیوبالیں ہیں سُتھری اور ہمیشہ ہے اُن کا وہاں رہنا۔ (منزل ا پارہ اول سورۃ البقر آیت ۲۶)[2]

محقق۔ بھلا اس قرآن کی بہشت میں دُنیا سے بڑھکر کونسی عمدہ شئے ہے؟ جو چیزیں دُنیا میں ہیں۔ وہی مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں۔ اسطرح بہشت میں نہیں مگر یہاں کی عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں بیبیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جبتک قیامت کی رات نہ آویگی تب تک اُن بیچاریوں کے دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہاں اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا کے ہی سہارے وقت گذارتی ہونگی تو ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہشت گو کلئے کے سائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا

---

[1] وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ [illegible] پھر شلط چھپا تھا اب درستی کی گئی ہے

[2] وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

جہانتک عورتوں کی عزت بہت ہے۔ مردوں کی نہیں۔ اسیطرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے اور اُن سے خدا کی محبت بھی مردوں کی نسبت زیادہ تر ہے۔ کیونکہ خدا نے بیبیوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لیے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو۔ وہ بیبیاں بلا خدا کی مرضی کے بہشت میں کیونکر ٹھیر سکتی ہیں۔ اگر یہ بات ایسی ہی ہے۔ تو خدا بھی عورتوں میں غلطان ہے (۹)۔

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھائے پھر فرشتوں کے سامنے کر کے کہا جو تم سچے ہو مجھے انکے نام بتاؤ۔ کہا اے آدم بتا دے اُنکو نام اُن کے۔ پس جب بتا دیئے اُنکے نام (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا۔ کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۳۱ تا ۳۳)[۱]۔

محقق۔ بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دیکر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک دمبھ (نمونہ) کی بات ہے۔ اس کو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ اور نہ ایسا غرور کر سکتا ہے۔ کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جمانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا لیوے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں (۱۰)۔

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا سجدہ کرو آدم کو۔ پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا۔ کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا[۳] (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۳۴)۔

محقق۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی حال مستقبل کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا۔ اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا؟ اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا۔ اور خدا اس کا کچھ بھی نہ کر سکا۔ اور دیکھئے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیئے۔ پس مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری

۱؎ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ ۲؎ یہاں بھی ترجمہ کی غلطی تھی صحیح ترجمہ اب کر دیا گیا ہے۔ ۳؎ درست وہ کافروں میں سے تھا۔ ۴؎ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

بڑھا دیتا ہے۔ اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یعنی شیطان سے سیکھی ہونگی اور شیطان نے
سیکھی ہونگی اور شیطان سے خدا نے کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا استاد اور کوئی نہیں ہو سکتا (۱۱)

(۱۲) اور ہم نے کہا اے آدم! تو اور تیری جورو بہشت میں رہکر کھاؤ۔ تم بافراغت جہاں
چاہو مگر مت نزدیک جاؤ اس درخت کے کہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ شیطان نے
اُن کو گمراہ کیا۔ اور انکو بہشت کے عیش سے کھو دیا۔ تب ہم نے کہا کہ اُترو بعضے
تمہارے میں بعض کے دشمن ہیں۔ اور تمہارا ٹھکانا زمین پر ہے اور ایک وقت
فائدہ ہے۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں۔ پس وہ زمین
پر آ گیا (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۵-۳۶-۳۷)۔

محقق - دیکھئے خدا کی کم علمی۔ ابھی تو بہشت میں رہنے کا اعزاز بخشا اور ابھی کہا کہ نکلو
اگر آئندہ کی بات کو جانتا ہوتا تو بہشت میں رہنے کا عطیہ ہی کیوں دیتا؟ اور معلوم
ہے - کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا) قاصر بھی ہے۔ وہ درخت
کس لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اپنے لئے یا دوسرے کیلئے۔ اگر دوسروں کے لئے تو کیوں
روکا؟ اسلئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اسکی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہیں۔
آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آئے تھے۔ اور جب زمین پر آدم صاحب بہشت
کس طرح سے آئے؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر؟ اس سے کیونکر اتر آئے کیا پرند کی
مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر؟ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو ان کے
بہشت میں بھی خاک ہوگی۔ اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک کے ہونگے کیونکہ خاک
کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئیگا۔ اگر وہاں
موت ہوتی ہے۔ تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں؟ اگر موت نہیں ہوتی۔ تو انکی پیدائش
بھی نہیں ہونی چاہئے۔ جب پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے۔ ایسی صورت میں
قرآن کا یہ لکھنا کہ بیبیاں ہمیشہ بہشت میں رہتی ہیں جھوٹا ہو جائیگا۔ کیونکہ انکو بھی مرنا

[1] وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَ
جَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ۝ فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمٰتٍ

ہوگا۔ جب یہ حالت ہے۔ تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضرور ہوگی (۱۴۲)۔

(۱۴۳) اُس دن سے ڈرو کہ جب کوئی رُوح کسی رُوح پر بھروسہ نہ رکھیگی اور نہ اُسکی سفارش قبول کیجاویگی۔ نہ اُس سے بدلہ لیا جاویگا اور نہ وہ مدد پاوینگے۔ (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۴۸)

محقق۔ کیا موجودہ دنوں میں نہ ڈریں؟ بُرائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی۔ تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا۔ کیونکر سچ ہو سکے گی؟ کیا خدا بہشت والوں ہی کا مددگار ہے۔ دوزخ والوں کا نہیں؟ اگر ایسا ہے۔ تو خدا طرفدار ہے۔ (۱۴۳)

(۱۴۴) ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے دئیے ..... ہم نے اُنکو کہا۔ کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہ ایک ڈر دکھایا۔ جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمان داروں کو (منزل اول پارہ اول سُورۃ البقر آیت ۵۳-۶۵)۔

محقق۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ تو قرآن کا ہونا فضول ہے۔ یہ بات جو انجیل اور قرآن میں لکھی ہے کہ اُسکو معجزے کرنیکی طاقت دی تھی۔ قابل تسلیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خود غرض لوگ آجکل بھی بے علموں کے درمیان عالم بنجاتے ہیں۔ ویسے ہی اس زمانہ میں بھی مکر کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اُسکی پرستش کرنیوالے اب بھی موجود ہیں۔ تو اس وقت خدا معجزے کرنیکی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کر سکتے ہیں۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ تو دوبارہ قرآن دینے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اگر بھلائی برائی کرنے نہ کرنیکا اُپدیش سب جگہ یکساں ہے۔ تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے تکرار لازم آتا ہے۔ کیا خدا اس کتاب میں جو کہ موسیٰ کو دی تھی۔ کچھ بھول گیا تھا۔ اگر خدا نے ذلیل بندر ہو جانا محض ڈرانے کے لئے کہا۔ تو اُس کا کہنا جھوٹا ہوا یا اُس نے دھوکا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ خدا نہیں۔ اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی (۱۴۴)۔

لہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

لہ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ ..... فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○

(۱۵) اس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ کہ تم سمجھو۔ (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۶۷) ؏

محقق۔ اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا۔ تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات تک قبروں میں پڑے رہینگے۔ کیا آج کل دورہ سپرد ہیں۔ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناگوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے۔ یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ (۱۵)

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں (منزل ۱ پ ۱ البقر آیت ۸۱)

محقق۔ چونکہ جیو (روح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنیکی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ ظالم اور لاعلم ٹھہرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا۔ تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں۔ تو ان کا ثمرہ غیر متناہی کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اور (مسلمان لوگ) دنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں۔ کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہیگا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق ہی اس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہٰذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے (۱۶)

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ بہانا تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکال دو کسی کو گھروں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو۔ پھر تم وہ لوگ ہو۔ کہ مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں ان کے سے (منزل ۱ پ ۱ البقر آیت ۸۴-۸۵) ؏

محقق۔ بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دنیا داروں کی مانند کیوں کرتا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے مذہب ہو

---

۱۵ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۶ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۱۷ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ....

کو گھر سے نکالنا۔ اور دوسرے مذہب کے لوگوں کا خون بہانا اور گھر سے انہیں نکال دینا بھلا کونسی اچھی بات ہے؟ یہ تو بے علمی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول باتیں ہیں۔ کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا کہ یہ اقرار کے خلاف کریں گے؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کے خدا کی بہت صفات رکھتا ہے۔ یہ قرآن مستغنی عن الغیر نہیں۔ کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائبل کی ہیں (۱۷)

(۱۸) یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا دنیا کی زندگی کو بدلے آخرت کے۔ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ مدد کئے جاویں گے (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۸۶)[1]

محقق۔ بھلا ایسی نفرت اور حسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں؟ جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جاویں گے یا جن کو مدد دی جاویگی وہ کون ہیں؟ اگر وہ گنہگار ہیں اور گناہ ہونگے سزا دیئے بغیر ہلکے کئے جاوینگے۔ تو بے انصافی ہوگی جو سزا دیکر ہلکے کئے جاوینگے۔ تو جن کا بیان اس آیت میں ہے وہ بھی سزا پا کے ہلکے ہو سکتے ہیں اور سزا دیکر بھی ہلکے نہ کئے جاوینگے تو بھی بے انصافی ہوگی۔ اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانیوالوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے۔ تو ان کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں۔ خدا کیا کریگا؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تحریر کسی عالم کی نہیں۔ اور واقعی دھرماتماؤں کو سکھ اور ادھرمیوں کو دکھ ان کے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہئے (۱۸)

(۱۹) اور بالتحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبروں کو لائے اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور یعنی خدائی طاقت اور قوت دی ہم نے اسکو ساتھ روح پاک کے پھر کیا جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے۔ تکبر کیا تم نے۔ پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے۔ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۸۷)[2]

محقق۔ جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسیٰ کو کتاب دی تو اس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازم آیا۔ اور جو جو اس کتاب میں نقص ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کے مذہب میں آ گئے اور معجزے کی باتیں سب

---

[1] أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ○

[2] وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَأَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰى أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ○

فضول ہیں اور سادہ لوح آدمیوں کے بہکانے کے واسطے گھڑی گئی ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اُس وقت معجزے تھے۔ تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اس وقت نہیں ہوتے۔ اس وقت بھی نہیں ہوتے تھے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں (۱۹)

(۲۰) اور اس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے۔ جو کچھ پہنچانا تھا۔ جب انکے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہوگئے۔ کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آئت ۸۹)

محقق۔ جسطرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو۔ اسیطرح کیا وے تمکو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے تم کو لعنت دیتے ہیں۔ پھر کہو۔ کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ جب غور سے دیکھتے ہیں۔ تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے۔ وہ سب میں یکساں ہے۔ یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں۔ (۲۰)

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو۔ اللہ فرشتوں۔ پیغمبروں جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آئت ۹۷)

محقق۔ جب مسلمان کہتے ہیں۔ کہ خدا لاشریک ہے۔ پھر یہ فوج کی فوج شریک کہاں سے کردی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے۔ وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہوسکتا (۲۱)

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں۔ ہم معاف کریں گے تمہارے گناہ۔ اور زیادہ دینگے۔ نیکی کرنے والوں کو (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آئت ۵۸)

محقق۔ بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانیوالی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے۔ تب گناہ سے کوئی بھی نہیں ڈرتا۔ اسواسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی کتاب نہیں ہوسکتی۔ وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا۔ اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہوجاتا ہے۔ (۲۲)

(۲۳) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا۔ ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مار

---

۱ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا ج فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ○ ۲ وبشری للمؤمنین ○ من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین ○ ۳ وقولوا حطۃ نغفر لکم خطیکم وسنزید المحسنین ○

اُس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آیت ۵۹)[1] ۔

محقق - دیکھئے اِن ناممکن باتوں کے برابر کوئی دوسرا شخص کیا کہیگا - ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے - ہاں اس پتھر کو اندر سے پولا کرکے اس میں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے ورنہ نہیں (۲۳)

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (م ۱ پ ۱ - بقر آ ۸۶)[2]

محقق - کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانیکے لائق نہیں - اسکو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اُس پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانیوالا ہے - پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور برے کام کون چھوڑیگا؟ کیونکہ (ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کرینگے اور اعمال کے نتائج پر نہیں اس گڑبڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے (۲۴)

(۲۵) ایسا[3] نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کرکے تم کو ایمان سے منحرف کر دیویں - کیونکہ اُن میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۱۰۱)[4] ۔

محقق - اب دیکھئے خدا ہی آنکھ یاد دلاتا ہے کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرا دیویں - کیا وہ ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں (۲۵)

(۲۶) تم جدھر منہ کرو - اُدھر ہی منہ اللہ کا ہے (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۱۲۹)[5] ۔

محقق - اگر یہ بات سچی ہے - تو مسلمان قبلہ کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلہ کیطرف منہ کرنیکا حکم ہے - تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جسطرف کو منہ کرو - کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اگر اللہ کا منہ ہے - تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا - سب طرف کیونکر رہیگا - اسواسطے یہ موزوں نہیں (۲۶)

(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے تو دیہ نہیں کہ اسکو

---

۱ ہ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۔ ۲ ہ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۔ ۳ ہ شاہ عبدالحق وغیرہ مفسرین نے اس آیت کا ترجمہ دیا ہے "دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا" ۔ ۴ ہ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۔ ۵ ہ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ "کہ کسی طرح تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کردیں - حسد کرکے اپنے اندر سے بعد اس کے کہ کھل چکا اُن پر حق" ۔

کرنا پڑتا ہے بلکہ اُسے کہتا ہے۔ کہ ہو جا۔ بس ہو جاتا ہے۔ (منزل اول پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت[1] ۱۱۶)۔

محقق۔ بھلا جب خدا نے حکم دیا۔ کہ ہو جا۔ تو یہ حکم کس نے سُنا اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس علّت سے بنایا گیا۔ جب یہ لکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی۔ تو یہ دُنیا کہاں سے ہوئی؟ علّت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اتنا بڑا جہان علّت کے بغیر کہاں سے ہو گیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے۔

پوربپکشی یعنی مسلمان۔ نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

محقق یا اُترپکشی۔ کیا تمہاری مرضی سے مکھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو۔ کہ خدا کی مرضی سے یہ ساری دُنیا بن گئی؟

مسلمان۔ خدا قادر مطلق ہے اسی واسطے جو چاہے کر لیتا ہے۔

محقق۔ قادر مطلق کے کیا معنے ہیں؟

مسلمان۔ جو چاہے سو کر سکے۔

محقق۔ کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور ظالم بھی بن سکتا ہے؟

مسلمان۔ ایسا کبھی نہیں بن سکتا۔

محقق۔ اس لئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف عمل فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں تین اشیاء پہلے ضروری ہوتی ہیں ایک فاعل جیسے کمہار۔ دوسرا بننے والا مثلاً گھڑا مٹی اور تیسرا اس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے جسطرح کمہار مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بناتا ہے اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علّت مادی یعنی پرکرتی تھی اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں۔ اسلئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے۔ (۲۷)

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کیلئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی۔ تم نماز کیواسطے ابراہیم کی جگہ کو پکڑو۔ (منزل ۱ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت[2] ۱۲۴)

محقق۔ کیا کعبہ کے پہلے خدا نے مقدس جگہ کوئی بھی نہیں بنائی تھی؟ اگر بنائی تو کعبہ کے

---

۱ بدیع السمٰوات والارض واذا قضٰی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ۰

۲ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی

بنانیکی کچھ بھی ضرورت نہ تھی - اگر نہیں بنائی تھی - تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی رکھا تھا ؟ پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانیکی یاد نہ رہی ہوگی (۲۸)

(۲۹) وے کون آدمی ہیں - جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں مگر وہ جس نے اپنی روح کو جاہل بنایا - اور تحقیق ہم نے دنیا میں اس کو پسند کیا - اور حقیقت میں آخرت میں وہ ہی نیک ہے - منزل ا - سیپارہ ا سورۃ البقر آیت ۱۲۹[1]

محقق - یہ کیونکر ممکن ہے - کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے - وے سب جاہل ہیں ؟ ابراہیم کو ہی خدا نے پسند کیا - اس کا کیا سبب ہے ؟ اور اگر دیندار ہونے کے سبب کیا تو دیندار اور بھی بہت سے ہو سکتے ہیں ؟ اور اگر بلا دیندار ہونے کے پسند کیا - تو بے انصافی ہوئی ہاں یہ تو ٹھیک ہے - کہ جو دھرماتما ہے وہ خدا کو عزیز ہوتا ہے ادھرمی نہیں ؟ (۲۹)

(۳۰) تحقیق ہم تیرے منہ کو آسمان کی طرف پھرتا دیکھتے ہیں - ضرور ہم تجھے اس قبلے کی طرف پھیریں گے - کہ پسند کرے تو جس کو - پس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر - جہاں کہیں تم ہو اپنا منہ اُس کی طرف پھیر لو - (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۴۴)[2] ؎

محقق - کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے - نہیں نہیں بڑی ہے ؎

مسلمان - ہم مسلمان لوگ بُت پرست نہیں ہیں - بلکہ بُت شکن (بتوں کو توڑنے والے) ہیں - کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے ؎

محقق - جن کو تم بُت پرست سمجھتے ہو - وہ بھی اُن بتوں کو خدا نہیں سمجھتے - بلکہ اُن کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں - اگر تم بُت شکن ہو - تو تم نے بڑے بُت یعنی اس مسجد قبلہ کو کیوں نہ توڑا ؟

مسلمان - واہ صاحب ! ہمارے لئے قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے - اور اُن کے لئے وید میں نہیں ہے - پھر وے بُت پرست کیوں نہیں ؟ اور ہم کیوں ہیں ؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے ؎

محقق - جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے - ویسے ہی اُن کے لئے پرانوں میں حکم ہے

[1] وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ج وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ○

[2] قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط

جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو ویسے ہی پورانی بھی پرانوں کو خدا کے اوتار ویاس جی کا کلام سمجھتے ہیں
بُت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پورانکوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بُت پرست ہو اور وہ
چھوٹے بُت پرست ہیں۔ تمہاری تو اُس آدمی کی سی حالت ہے۔ جو اپنے گھر سے گھسی ہوئی
بلی کو نکالنے لگا اور اُسکے گھر میں اونٹ گھس جائے۔ ویسے ہی محمد صاحب نے چھوٹے بُت کو
مسلمانوں کے مذہب سے نکالا۔ لیکن بڑا بُت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کے
مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے
اور اُس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ۔ تو بُت پرستی وغیرہ برائیوں
سے بچ سکوگے ورنہ نہیں۔ جب تک اپنی بڑی بُت پرستی دُور نہ کرو۔ تب تک نہیں دوسرے چھوٹے
بُت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہئے۔ اور اپنے کو بُت
پرستی سے باز رکھ کر پاک کرنا چاہئے (۱۳۰)

(۱۳۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں
بلکہ وہ زندہ ہیں۔ (منزل اول پارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۵۵)[۱]

محقق۔ بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے ہو کہ یہ بات
اپنے مطلب پورا کرنے کے لئے ہے (یعنی) یہ لالچ دینگے۔ تو خوب لڑینگے۔ اپنی فتح ہوگی۔ مارنے
سے نہ ڈرینگے۔ لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اڑائینگے
اپنی مطلب براری کے لئے اس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑی ہیں (۱۳۱)

(۱۳۲) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے۔ شیطان کے پیچھے مت چلو۔ تحقیق وہ
پرتیکش تمہارا دشمن ہے۔ اسکے سوائے اور کچھ نہیں کہ برائی اور بیشرمی کی اجازت دیوے
اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آیت ۱۶۸ و ۱۶۹)[۲]

محقق۔ کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنیوالا ہے یا مسلمانوں پر
رحم کرنیوالا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ مؤخر الذکر صورت میں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا اگر
خدا طرفدار نہیں ہے۔ تو جو آدمی جیسے گا دھرم کریگا۔ خدا اُس پر رحم اور جو ادھرم کریگا۔ اُسکو سزا

[۱] ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ۞ [۲] وان الله شديد العذاب ○ ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين ○ انما يأمركم بالسوء والفحشاء وان تقولوا على الله ما لا تعلمون ○

دیگا۔ ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا ضروری نہ رہا۔ اور جب سب کو برائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔ اُسکو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا۔ لیکن آزمائش کے لئے بنایا۔ تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمائش کرنا محدود العقل کا کام ہے۔ ہمہ دان خدا سب روحوں کے اچھے برے اعمال کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے۔ تو اور بھی خود بخود بہکائے جا سکتے ہیں۔ درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا۔ تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھیریگا۔ ایسی بات خدا کی نہیں ہو سکتی اور جو کوئی بھی کسی کو بہکاتا ہے وہ بدصحبت اور بے علمی کے باعث خود گمراہ ہوتا ہے (۳۲)

(۳۳) تم پر مردار۔ لہو اور گوشت سور کا حرام ہے۔ اور سوائے اللہ کے جس پر کچھ پکارا جاوے۔ (منزل اول پارہ دوم سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۴)[1]

محقق ۔ یہاں پر سوچنا چاہئے۔ کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو۔ یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مردار ہے۔ ہاں اُن میں کچھ فرق بھی ہے۔ تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں۔ اور جب صرف سور کی ممانعت ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہو سکتی ہے۔ کہ خدا کے نام سے دشمن وغیرہ کو عذاب دیکر اُسکی جان لیجاوے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے۔ ہاں خدا نے بلا قصور جنم یعنی زندگی سابقہ گناہوں کے مسلمانوں کے ہاتھ سے جانداروں کو عذاب کیوں دلایا؟ کیا اُن پر رحم نہیں کرتا؟ اُن کو اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جاندار سے زیادہ فائدہ پہنچے مثلاً گائے وغیرہ۔ اُن کے مارنے کی ممانعت نہ کرنے سے خدا دُنیا کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے اور عام طور پر ایذا رسانی کے گناہ سے (خدا) بدنام بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی باتیں خدا اور خدائی کتاب کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ (۳۳)

(۳۴) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بیویوں سے۔ وہ تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم اُن کے لئے پردہ ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے ہو۔ پھر اللہ نے معاف کیا تم کو۔ بس اُن سے ملو اور ڈھونڈو۔ جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھ دیا ہے یعنی اولاد۔ کھاؤ پیو۔ یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے تمہارے واسطے کالے دھاگے سے سفید دھاگا یا راستہ دن نکلنے (م ۱ پ ۲ سورہ بقر آیت ۱۸۷)[2]

[1] إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله ج ۔ [2] أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم هن لباس لكم وأنتم لباس لهن علم الله أنكم

دیکھو صفحہ آئندہ

محقق - یہ تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا۔ تب یا اس سے پہلے کسی نے کسی پورانک سے پوچھا ہوگا کہ چاندراین برت جو ایک مہینہ بھر کا ہوتا ہے اس کا طریق بیان کردہ شاستر کا طریق یہ ہے۔ کہ چاند کی کلا کے گھٹنے بڑھنے کے مطابق لقموں کا گھٹانا بڑھانا اور دوپہر کے وقت کھانا کھانا چاہیئے اس (چاندراین برت) کو مسلمانوں نے اس قسم کا بنا لیا۔ لیکن برت میں مجامعت منع ہے۔ پر ایک بات (ان کے خدا نے بڑھکر کہدی کہ) تم روزے کی رات کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ۔ بھلا یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھایا۔ رات کو کھاتے رہے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ کہ دن میں نہ کھانا اور رات کو کھانا + (۳۴) +

(۳۵) اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو انکو تم جہاں پاؤ۔ قتل سے کفر بُرا ہے۔ یہانتک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہووے دین اللہ کا۔ اُنہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر۔ اُتنی ہی تم اُن کیساتھ کرو (منزل ۱ پارہ ۲ سورۃ البقر آیت ۱۹۱ تا ۱۹۳)

محقق - اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذاہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے۔ اُنکے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا جانتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ جو ہمارے دین کو نہ مانیگا۔ اس کو ہم قتل کریں گے چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں اور مذہب کیخاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے۔ انکا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے اُن سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی اُن کا چوری سے کریں؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے۔ تو ہم بھی اسکو گالیاں دیں؟ یہ بات نہ خدا کی۔ نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدائی کتاب کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو صرف خود غرض لاعلم آدمی کی ہے (۳۵)

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا زیادتی کو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ داخل ہو

بقیہ صفحہ گذشتہ - کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم ج فالئن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ۔ ۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ۔۔۔۔ واقتلوھم حیث ثقفتموھم ۔۔۔ والفتنۃ اشد من القتل ۔۔۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ۔۔۔ فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم ۔۔۔۔

بیچ اسلام کے ۔ منزل اول سیپارہ دوم ۔ سورۃ البقر آئت (۲۰۶) ؀۱ ؂

محقق ۔ اگر خدا فساد نہیں چاہتا ۔ تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے ؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے ؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے ۔ تو وہ مسلمانوں ہی کا طرفدار ہے ۔ سب دنیا کا خدا نہیں ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ نہ قرآن خدا کا بنایا ہے اور نہ اس میں کہا ہوا (سچا) خدا ہو سکتا ہے ۔ (۳۶) ؂

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے بے شمار دم اپ ۲ سورۃ البقر آئت (۲۱۲) ؀۲ ؂

محقق ۔ کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے ؟ تو پھر برائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے ۔ کیونکہ سکھ و راحت کا حاصل ہونا اس کی مرضی پر ہے ۔ اس لئے دھرم سے منحرف ہو کر مسلمان لوگ اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد نہ رکھ کر دھرما تما بھی ہوتے ہیں ۔ (۳۷)

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض کی بابت ۔ جواب دے کہ وہ ناپاکی ہے ۔ پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے ۔ اور مت نزدیک جاؤ ان کے ۔ یہاں تک کہ پاک ہوں ۔ پس جب نہا لیں ۔ پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے ۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو ۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا ۔ منزل اول سیپارہ ۲ ۔ سورۃ البقر آئت ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ (؀۳) ؂

محقق ۔ ایام حیض میں مجامعت نہ کرنے کا حکم تو اچھا ہے ۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو ان کے پاس جاؤ ۔ انسانوں کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا ۔ تو سب جھوٹ بولیں گے ۔ قسم توڑیں گے ۔ اس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا ۔ (۳۸)

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو ۔ اچھا ۔ پس وہ دگنا کرے اس کو واسطے اس کے بہت ۔ منزل اول پارہ دوم سورۃ البقر آئت (۲۳۹) ؂

؀۱ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ؀۲ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ ؀۳ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰہُ ..... نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ..... لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ ؀۴ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ

٭ اس آئت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے ۔ کہ ایک آدمی محمد صاحب (دیکھو صفحہ آئندہ)

محقق - بھلا خدا کو قرض[1] لینے سے کیا مطلب؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا وہ انسان سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے۔ کیا اُس کا خزانہ خالی ہو گیا تھا؟ کیا اس کو ہُنڈی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا۔ جو قرض لینے لگا؟ ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا کام تو دیوالیوں یا فضول خرچوں یا کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے۔ خدا کو نہیں + (۳۹) ؛

(۴۰) اِن میں سے کوئی ایمان لایا۔ اور کوئی کافر ہوا۔ جو اللہ چاہتا نہ لڑتے۔ جو چاہتا ہے اللہ کرتا ہے۔ (منزل اول پارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۴۷[1]) ؛

محقق - کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں؟ کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے۔ تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں۔ کہ صلح توڑ کر لڑائی کراویں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دیندار عالم کا بنایا ہُوا ہے ؛ (۴۰) ؛

(۴۱) جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے۔ سب اُسی کے لئے ہے[2]۔ اُسکی کرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے۔ (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۵۰[3]) ؛

محقق - جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں۔ وے سب انسانوں کیواسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں۔ کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں جب اسکی کرسی ہے تو محدود المکان ہُوا۔ جو محدود المکان ہے۔ وہ خدا نہیں کہاتا۔ کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی ہمہ جا موجود ہستی ہے (۴۱)

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے پس تو مغرب سے لے آ۔ تب وہ کافر حیران رہ گیا تحقیق اللہ گنہگاروں کو راہ نہیں دکھلاتا (منزل اول پارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۵۴[4]) ؛

بقیہ صفحہ گذشتہ ۲۔ کے پاس آیا اور اُس نے کہا اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لے جانے کے واسطے۔ اُس نے کہا کہ جو آپ ضمانت دیں۔ تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اُس کو ضمانت دی۔ خوب! خدا کا اعتبار نہ ہُوا۔ اُسکے پیغمبر کا ہُوا۔ ۱۔ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ ۲۔ نقطہ چاہیے کتاب اصل میں غلط تھا۔ اسلئے وہ چھوڑ دیا گیا ۳۔ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ ... وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ ... ۴۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

محقق - دیکھئے یہ لاعلمی کی بات ہے۔ آفتاب مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے۔ وہ اپنے محور پر گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے مصنّف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتلاتا۔ تو پرہیزگاروں کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں جو گمراہ ہیں۔ اُن کو راستہ بتانا چاہیئے۔ اس لئے اس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنّف کی بڑی غلطی ہے (۴۲)

(۴۳) کہا پرندوں میں سے چار پرندے لے۔ اُن کی صورت پہچان رکھ۔ پھر ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑہ رکھ دے۔ پھر اُن کو بلا۔ دوڑتے تیرے پاس چلے آویں گے۔
(منزل اول پارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۶۶)[1]

محقق - واہ واہ! دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے۔ اور جاہل لوگ پھنسیں گے۔ اس بھلائی کے عوض بُرائی اُسکے پلے پڑیگی (۴۳)

(۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے (منزل اول پارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۶۹)[2]

محقق - اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے۔ تو جس کو نہیں چاہتا۔ اس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں۔ بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے وہی خدا اور سچا واعظ ہو سکتا ہے دوسرا نہیں (۴۴)

(۴۵) پھر جس کو چاہیگا معاف کریگا۔ جس کو چاہیگا عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب چیزوں پر قادر ہے۔ (منزل اول پارہ سوم سورۃ البقر آئت ۲۸۰)[3]

محقق - کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف (اگبر گنڈ) بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے۔ گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے۔ تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنیوالا نہ کہنا چاہیئے۔ جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا۔ تو انسان کو تکلیف اور راحت بھی نہ ہونی چاہیئے۔ جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا یا کسی کی رکھشا کی تو اُس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وے بھی نہیں (۴۵)

[1] قال فخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزءا ثم ادعهن يأتينك سعيا ۔ [2] يؤتي الحكمة من يشاء ۔ [3] فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء ۔ والله على كل شيء قدير ۝

سُورۃ العمران - (۴۶) کہ دیں دُوں اس سے بہتر خبر پرہیزگاروں کو کہ اللہ کے پاس بہشتیں
ہیں - جن میں نہریں چلتی ہیں - اُن میں ہمیشہ رہنے والی پاک بیبیاں ہیں - اللہ کی خوشی ہے
اللہ دیکھتا ہے - اپنے بندوں کو (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ العمران آئت ۱۵)[1]

محقق - بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ؟ اسکو خدا کہیں یا ستریں (عورتوں) کا دلدادہ؟ کیا کوئی
بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں - اُسکو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرف
داری کیوں کرتا ہے؟ جو بیبیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں - کیا وے یہاں سے پیدا ہو کر
وہاں گئی ہیں - یا وہیں پیدا ہوئی ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات
سے پہلے ہی بیبیوں کو بُلا لیا - تو اُنکے خاوندوں کو کیوں نہ بلا لیا؟ اور قیامت کی رات میں سب
کا انصاف ہوگا - اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں - تو قیامت تک وے
کیونکر گذارہ کرتی ہیں؟ اگر اُن کے واسطے آدمی بھی ہیں - تو یہاں سے بہشت میں جانے
والے مسلمانوں کو خدا بیبیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بیبیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے
والی بنائیں - ویسے مردوں کو ہمیشہ رہنے والے کیوں نہیں بنایا؟ اس واسطے مسلمانوں
کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے - (۴۶)

(۴۷) تحقیق اللہ کی طرف سے دین اسلام ہے (منزل ا پارہ ۳ - عمران آئت ۱۹)[2]

محقق - کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے - اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برس سے پہلے خدا کا
مذہب تھا ہی نہیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن خدا کا بنایا تو نہیں بلکہ کسی متعصب کا بنایا ہوا ہے (۴۷)

(۴۸) ہر ایک رُوح کو پورا دیا جاویگا جو کچھ اس نے کمایا اور وے نہ ظلم کئے جاوینگے کہہ یا اللہ تو ہی
ملک کا مالک ہے - جسکو چاہے دیتا ہے - جس سے چاہے چھینتا ہے - جسکو چاہے عزت دیتا ہے
جسکو چاہے ذلت دیتا ہے سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے - ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے رات
کو دن میں اور دن کو رات میں پیٹھاتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور
جسکو چاہے بیشمار رزق دیتا ہے - مسلمانوں کو چاہئے - کہ کافروں کو دوست نہ بنادیں -
سوائے مسلمانوں کے - جو کوئی یہ کرے بس وہ اللہ کی طرف سے نہیں - کہ جو تم چاہتے

---

[1] قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

[2] إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ہو۔ اللہ کو تو پیروی کرو میری۔ اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کرے گا تحقیق بخشنے والا مہربان ہے۔ (منزل ا پارہ ۳۔ سورۃ العمران آیت ۲۱-۲۲ تا ۲۷-۲۹)[1]

محقق۔ جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جاویگا۔ تو (گناہ) معاف نہیں ہو سکینگے۔ اور اگر معاف ہونگے۔ تو پورا ثمرہ نہیں دیا جاویگا۔ اور بے انصافی ہوگی۔ اگر بلا نیک اعمال کے سلطنت دیگا۔ تو بھی غیر منصف ہو جاویگا۔ بھلا زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کبھی ہو سکتا ہے؟ خدا کا انتظام مکمل اور لازوال ہے۔ کبھی اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے تعصب کی باتیں جو دین اسلام میں نہیں ہیں۔ اُن کو کافر قرار دیا گیا ہے غیر مذہب کے نیکو کاروں سے بھی دوستی نہ رکھنا اور بد مسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایان نہیں۔ اس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب اور بے علمی سے پُر ہیں اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں۔ اور دیکھئے محمد صاحب کی لیلا۔ کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب کا گناہ کروگے تو اس کی معافی بھی کریگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب براری کے لئے قرآن بنوایا یا بنایا ہے (۴۸)

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم۔ تجھکو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پاک کیا اوپر دُنیا کی عورتوں کے۔ (منزل اول پارہ سوئم سُورۃ العمران آیت ۳۹)[2]

محقق۔ بھلا جب آجکل کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے۔ تو پہلے کیونکر آتے ہونگے۔ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار تھے۔ آجکل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے جب

---

[1] ووفیت کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون ۝ قل اللهم ملك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير ۝ تولج اليل في النهار وتولج النهار في اليل وتخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من تشاء بغير حساب ۝ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم ۝

[2] واذ قالت الملئكة يمريم ان الله اصطفك وطهرك واصطفك على نساء العلمين ۝

عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا۔ اس وقت اُن ملکوں میں جنگلی اور بےعلم آدمی زیادہ تھے۔ اسیواسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے۔ اب عالم و فاضل زیادہ ہیں اسوجہ سے ایسا مذہب اب چل نہیں سکتا۔ بلکہ جو جو ایسے ردّی مذہب ہیں وہ معدوم ہوتے جاتے ہیں۔ اُنکے ترقی پانیکا تو ذکر ہی کیا ہے۔ (۴۹)

(۵۰) اُسکو کہنا ہے کہ ہو بس ہو جاتا ہے اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنیوالا ہے۔ (منزل اول۔ پارہ سوم سورۂ العمران آئت ۴۴۔ ۵۰)[1] ٭

محقق ۔ جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری (کوئی) چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا؟ اور کس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم بھی نہیں دے سکیں گے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علت کے معلول کا کہنا ایسی بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ بلا اپنے والدین کے میرا جسم ہو گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے یا مکر و فریب کرتا ہے۔ وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے (۵۰)

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تم کو کہ مدد کرے تم کو اللہ ساتھ تین ہزار فرشتوں کے۔ (منزل اول پارہ چہارم سورۂ العمران۔ آئت ۱۱۸)[2] ٭

محقق ۔ اگر مسلمانوں کو تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیا تھا۔ اور اب جبکہ اُن کی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دے کر پھنسانے کا ڈھکوسلہ ہے (۵۱) ٭

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم۔ البتہ بخشش طرف اللہ کے ہے (منزل ا پارہ ۴۔ سورۂ العمران آئت ۱۴۲۔ ۱۴۵ و ۱۵۱)[3] ٭

محقق ۔ دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں انکے مارنے کیواسطے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کیا خدا سادہ لوح ہے جو انکی بات مان لیگا۔ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا نظر آتا

---

[1] فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنَ ○ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ○

[2] اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ ○

[3] ...انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰکُمْ ۚ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ○ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ ......

ہے۔ اگر خدا ایسا طرفدار ہے۔ تو دیندار آدمیوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا (۵۲)

(۵۳) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے۔ لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے۔ پس ایمان لاؤ اوپر اللہ کے اور اُس کے رسولوں کے۔ (منزل اول پارہ چہارم۔ سورہ العمران آئت ۱۷۹)

محقق۔ جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا کا شریک مانتے ہیں۔ تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے اسلئے پیغمبر بھی شریک ہو گیا۔ پھر لاشریک کہنا ٹھیک نہ ہوا۔ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہیئے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بغیر پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کر سکتا۔ تو ضرور خالی از قدرت ہوا (۵۳)

(۵۴) اے ایمان والو صبر کرو۔ باہم مضبوطی و استقلال رکھو۔ اور لڑائی میں لگے رہو اور اللہ سے ڈرو۔ کہ تم چھٹکارا پاؤ (منزل اول پارہ چہارم سورۃ العمران آئت ۲۰۰)

محقق۔ یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونو لڑائی باز تھے۔ جو جنگ کا حکم دیتا ہے۔ وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے۔ کیا برائے نام خدا سے ڈرنے پر رہائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے۔ اگر پہلی بات درست ہے۔ تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے اگر دوسری بات درست ہے۔ تو ٹھیک ہے (۵۴)

سورۃ النسا۔ (۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ اور رسول اُس کے کا داخل کریگا۔ اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں۔ نیچے اُن کے نہریں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیگا اور سب سے بڑی کامیابی یہی ہے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور رسول اس کے کی اور گذر جائے حدوں اس کی سے۔ داخل کریگا اسکو آگ میں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیگا اور واسطے اسکے عذاب ہے ذلیل کرنیوالا۔ (منزل اول پارہ چہارم سورۃ النسا آئت ۱۲ و ۱۳)

---

۵۳ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۵۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۵۵ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

محقق۔ خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنالیا ہے۔ اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھ دی ہے۔ اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے۔ کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کرلی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود تنہا نہیں۔ تو لاشریک کہنا بے معنی ہے۔ ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہوسکتیں (۵۵)

(۵۶) اور ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا۔ اور جو نیکی ہو اُس کو دوگنا کردیتا ہے۔ (منزل اول سیپارہ پنجم۔ سورۃ النسا۔ آئت ۳۸)[1]

محقق۔ اگر ایک ذرہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا۔ تو نیکی کا ثواب دوگنا کیوں دیتا ہے؟ اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ واقعی اعمال کا دُگنا یا کم ثمرہ دیوے تو خدا غیر منصف ہو جاتا ہے (۵۶)

(۵۷) جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مشورت کرتے ہیں بعض بعض اِن میں سے سوائے (خلاف) تیری بات کے اور اللہ لکھتا ہے۔ جو وہ پھیر لاتے ہیں۔ اور اللہ کے اُلٹا کیا انکو بسبب اُن کاموں کے جو کیے اُنھوں نے۔ کیا تم چاہتے ہو یہ کہ راہ پر لاؤ اس کو گمراہ کیا۔ جس کو اللہ نے اور جسکو گمراہ کرے اللہ۔ بس ہرگز نہ پاویگا تو اسکے واسطے راہ .... (منزل ۱ پارہ ۵۔ النسا آئت ۷۹، ۸۰، ۸۷)[2]

محقق۔ اگر خدا ایسی باتوں کا روزنامچہ رکھتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے اگر ہمہ دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے؟ اور مسلمان کہتے ہیں۔ کہ شیطان ہی سب کو بہکانیکی وجہ سے ملعون ہوا ہے۔ تو جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا؟ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان۔ کیونکہ مسلمانوں ہی کا قول ہے۔ کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے۔ تو اس اصول نے خدا کو بھی شیطان بنادیا ۔ (۵۷)

(۵۸) اور نہ روکیں اپنے ہاتھوں کو۔ پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ اور مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں۔ مگر انجانے سے جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو۔ پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا پہنچانا اُسکے گھر والوں کو۔ مگر یہ کہ خیرات کردیویں۔ پس اگر ہو وے اس قوم سے کہ دشمن ہیں تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جانکر مار ڈالے۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور غصہ اللہ

---

[1] اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ ۚ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا

[2] فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ بَیَّتَ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ..... وَاللّٰہُ اَرْکَسَھُمْ بِمَا کَسَبُوْا ۭ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَھْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ ۭ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا ۝

کافر پر اُس کے اور لعنت ہے (منزل ۱۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۸۹-۹۰-۹۱) ۵۱
محقق۔ اب دیکھئے پرلے درجہ کی تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو اُسکو جہاں پاؤ مار ڈالو۔
اور مسلمانوں کو نہ مارو۔ بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے سے دوزخ اور غیروں کے مارنے سے
بہشت ملیگا۔ ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہئے۔ ایسی کتاب۔ ایسے پیغمبر۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے
سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ ایسے غلط عقیدوں سے عقلمندوں
کو علیحدہ رہکر ویدوکت احکام کو تسلیم کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (اگر کہتے
ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اسکو دوزخ ملیگا۔ اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں۔ کہ جو مسلمان کو
مارے اُس کو بہشت ملیگا۔ اب بتلاؤ ان دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک
کریں۔ کیونکہ ایسے بے علم لوگوں کے خیالی عقیدوں کو چھوڑ کر ویدوکت مت ہی سب انسانوں کے
قبول کرنے کے لائق ہے۔ جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا اور بدوں
کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور وہی سب سے افضل ہے (۵۸)؛

(۵۹) اور جو کوئی برخلاف رسول کے پیچھے اسکے ظاہر ہووے واسطے اس کے ہدایت
اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے۔ ضرور ہم اس کو دوزخ میں داخل کرینگے
(منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۱۱۳) ۵۲؛
محقق۔ اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں۔ محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے۔ کہ
اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھینگے۔ تو اپنا مذہب ترقی نہ پاویگا اور مال نہ ملیگا۔
عیش و عشرت نصیب نہ ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی مطلب براری۔ اور
دوسروں کے کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے۔ اسی وجہ سے دانا پن اکامل راستباز نہ
نہ ہونگے۔ نیک عالم اُن کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے ؛ (۵۹)؛

۵۱ ویکفوا ایدیہم فخذوہم واقتلوہم حیث ثقفتموہم وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الی اهله الا ان یصدقوا فان کان من قوم عدو لکم .... ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها وغضب الله علیه ولعنه ۵۲ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدى ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولى ونصله جهنم ....

(۶۰) جو اللہ فرشتوں ۔ کتابوں ۔ رسول اور قیامت سے انکار کرے تحقیق وہ گمراہ ہے تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے ۔ پھر زیادتی کی کفر میں ۔ ہرگز اللہ اُن کو نہیں بخشیگا اور نہ راہ دکھلاویگا (منزل ۱ پارہ ۵ سورۃ النسا آئت ۱۳۴ ۔ ۱۳۵)[۱]

محقق ۔ کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے ؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اُس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا ۔ اجتماع ضدین نہیں ؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا ؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے ۔ اور چوتھی بار آگے نہیں دکھلاتا ۔ اگر تمام آدمی چار چار بار کفر کریں ۔ تو کفر بہت ہی بڑھ جائے ۔ (۶۰)

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے ۔ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ۔ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دیتا ہے اُن کو ۔ اے لوگو ! ایمان والو ! مسلمان کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ (منزل اول پارہ پنجم ۔ سورۃ النسا آئت ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰)[۲]

محقق ۔ مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانیکا کیا ثبوت ہے ؟ واہ جی واہ ! اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور وہ سرولوں کو فریب دیتا ہے ۔ تو ایسا خدا ہم سے دُور رہے ۔ وہ دھوکے بازوں سے جا کر ملے اور دھوکے باز اُس سے ملیں کیونکہ

या दृशी शीतला देवी ता दृशी खर वाहनः ॥

ترجمہ ۔ جیسی شیتلا دیوی ۔ ایسے اُس کی سواری کا گدھا ۔ (مترجم)

جیسے کو تیسا ملے ۔ تب ہی گذارہ ہوتا ہے ۔ جن کا خدا دھوکے باز ہے ۔ اس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں ؟ کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دُشمنی کرنا کسی کو واجب ہے ؟ (۶۱)

(۶۲) اے لوگو ! تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ۔ بات لے کر تمہارے رب کے پاس سے ۔ پس لاؤ ایمان .... اللہ معبود اکیلا ہے (منزل اول

---

[۱] وَمَن يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۞

[۲] اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۞ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط

سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۶۶-۱۶۷ (۵) ؛

محقق - کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا - تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے - محیط کل نہیں - تب ہی تو اس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں - ایسا تو خدا نہیں ہو سکتا - کہیں محیط کل لکھتے ہیں - کہیں محدود المکان اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ بہت لوگوں کا بنایا ہوا ہے (۶۲)

سورۃ مائدہ ۵ - (۶۳) تم پر حرام کیا گیا - مردار - لہو - سور کا گوشت - جس پر اللہ کے سوائے اور کچھ پڑھا جائے اور جو مر گیا گھٹ کر - اور جو لاٹھی یا پتھر کی ضرب سے - یا اوپر سے گر کر اور جو سینگ مارنے سے اور جسکو کھایا ہو درندوں نے (منزل ۲ پارہ ۶ مائدہ آیت ۳)

محقق - کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں - اور بہت سے حیوان اور حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں؟ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں - خدا کی نہیں - اس لئے مستند بھی نہیں ہیں (۶۳) ؛

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا البتہ میں تمہاری برائی دور کرونگا اور تمہیں بہشت میں داخل کرونگا - (منزل دوم سیپارہ ششم سورہ پنجم آیت ۱۱) ؛

محقق - واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں رہی ہوگی اگر ہوتی - تو قرض کیوں مانگتا؟ اور اُن کو کیوں بہکاتا - یہ کہکر تمہاری برائی دُور کر کے تم کو بہشت میں بھیجونگا - اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے (۶۴)

(۶۵) بخشتا ہے - جس کو چاہتا ہے - اور عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو نہ دیا کسی کو (منزل دوم - سیپارہ ششم - سورہ پنجم آیت ۱۷-۱۸) ؛

محقق - جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے - گنہگار بناتا ہے - ویسے ہی مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جاوے

۱؎ یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا ..... انما اللہ الٰہ واحد ۔ ۲؎ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع ۳؎ واقرضتم اللہ قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاتکم ولادخلنکم جنات ..... ۴؎ یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ..... واتٰکم ما لم یؤت احدا .....

کیونکہ وہ گناہ اور ثواب کا کرانیوالا ہے۔ رُوحیں محتاج بالغیر ہیں۔ جس طرح کہ فوج اپنے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور (اُس کے حکم سے) کسی کو مارتی ہے (تو اس حالت میں نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے۔ فوج کو نہیں (۶۵)۔

(۶۶) اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۹۰)۔

محقق۔ دیکھئے یہ بات خدا کے شریک ہونے کی ہے۔ پھر خدا کو "لاشریک" ماننا فضول ہے۔ (۶۶)۔

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اُس چیز سے جو ہو چکا۔ اور جو کوئی پھر کریگا۔ پس بدلا لیگا۔ اللہ اُس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم آیت ۹۴)۔

محقق۔ کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا۔ گویا گناہوں کو کرنیکا حکم دیکر بڑھانا ہے گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے۔ ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے کسی دعا اور خود چھوڑنے کے لئے توبہ و کوشش کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے چھوڑے نہیں تو بھی کچھ نہیں ہو سکتا (۶۷)۔

(۶۸) اور اس آدمی سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میری طرف وحی کی گئی۔ لیکن وحی اُس کی جانب نہیں کی گئی اور کہتا ہے کہ میں بھی اُتارتا ہوں۔ مثل اس کے جو اللہ نے اُتارا (منزل ۲ پارہ ۷ سورہ ششم آیت ۹۸)

محقق۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب کہتے تھے۔ کہ مجھپر خدا کیطرف سے وحی اُترتی ہے تو کسی دوسرے نے محمد صاحب کیطرح لیلا رچی ہوگی کہ میرے پاس بھی آیتیں اترتی ہیں۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو۔ اسکو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی (۶۸)

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری اور کہا ہم نے واسطے

---

۱ وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ ..... ۲ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ..... ۳ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ۔

فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس اُنہوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نہ تھا سجدہ کرنیوالوں میں
کہا جب میں نے تجھے حکم دیا۔ پھر کس نے روکا کہ تُو نے سجدہ نہ کیا۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں
تُو نے مجھکو آگ سے اور اُسکو مٹی سے پیدا کیا۔ کہا بس اُتر یہاں سے۔ پس نہیں لائق واسطے
تیرے کہ تکبر کرے تو یہاں (پس نکل) تو بالتحقیق ذلیلوں سے ہے کہا مہلت دے مجھ کو۔
اُس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں قبروں سے۔ کہا تحقیق تو ہوا مہلت پانیوالوں سے۔ بولا
بسبب اسکے کہ تُو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے۔ البتہ بیٹھونگا میں واسطے اُنکے تیرے سیدھے
راہ پر۔ اور اکثر تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پائیگا۔ کہا نکل یہاں سے بُرے حال سے راندہ
ہوا۔ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اُن میں سے۔ البتہ بھرونگا۔ میں دوزخ کو تم سب سے۔
(منزل دوم سیپارہ ہشتم۔ سورہ ہفتم۔ آئت ۹ و ۱۵)[1] ٭

محقق۔ غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنئے! ایک فرشتہ جیساکہ چپڑاسی ہوتا ہوگا
وہ بھی خدا سے نہ دبا۔ اور خدا اس کی رُوح کو پاک بھی نہ کر سکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو
گنہگار بنا کر غدر کرنیوالا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے
والا اور خدا شیطان کو بہکانیوالا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے
کیونکہ شیطان مُنہ پر کہتا ہے۔ کہ تو نے مجھے گمراہ کیا۔ اس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی
اور سب بُرائیوں کا موجد و باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں کا ہی ہو سکتا ہے دوسرے
شریف عالموں کا نہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسّم
محدود العقل بے انصاف ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے (۶۹)
(۷۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ چھ

[1] وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا ... قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

دن میں۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل دوم سیپارہ ہشتم۔ سورہ ہفتم آئت ۵۲۔ ۵۳)[۵۱]

محقق۔ بھلا جو چھ دن میں دُنیا کو بنا وے۔ عرش میں تخت پر آرام کرے۔ وہ خدا قادر مطلق ہمہ جا موجود بذاتہ کبھی ہو سکتا ہے؟ ان صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیا تمہارا خدا بہرہ ہے۔ جو پکارنے سے سُنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اسی سے قرآن خدا کی طرف سے بنایا نہیں ہو سکتا۔ اگر چھ دن میں جہان بنایا۔ اور ساتویں دن عرش پر آرام فرمایا۔ تو تھک بھی گیا ہوگا۔ اور اب تک سوتا ہے۔ یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے؟ (۷۰)

(۷۱) مت فساد کرو زمین پر (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورہ ہفتم آئت ۵۴)[۵۲]

محقق۔ یہ بات تو اچھی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے۔ اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہونگے تب اُنہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے تب جھگڑا مچایا ہوگا۔ اسلئے اجتماع ضدین کیوجہ سے دونوں باتیں درست نہیں ہیں (۷۱)

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا۔ ناگہاں وہ اژدہا ظاہر تھا (منزل ۲ پارہ ۹ سورہ ۷ آئت ۱۰۷)[۵۳]

محقق۔ اسکے لکھنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے۔ اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے۔ جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے عمل کو کوئی خلاف نہیں کر سکتا ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں (۷۲)

(۷۳) پھر بھیجا ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈے۔ چچڑے مینڈک اور لہو۔ پس اُن سے ہم نے بدلہ لیا۔ اور اُن کو ڈبو دیا دریا میں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اُتار دیا۔ تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں وے ہیں اور اُن کا کام بھی جھوٹا ہے (منزل ۲ پارہ ۹ سورہ ۷ آئت ۱۱۹۔ ۱۲۲۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵)[۵۴]

[۵۱] إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ... ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا ... [۵۲] وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ... [۵۳] فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝ [۵۴] فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ .... فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ .... وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ .... إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

محقق ۔ دیکھئے جیسے کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈرائے ۔ کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑینگے ۔ ویسے ہی یہ بات ہے ۔ بھلا جو ایسا متعصب ہے ۔ کہ ایک قوم کو غرق کردے اور دوسری کو پار اُتار دے ۔ وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں ۔ جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے ۔ اُس سے بڑھکر جھوٹا اور مذہب کونسا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی بُرے اور بھلے نہیں ہو سکتے ۔ یک طرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے ۔ کیا توریت زبور کا دین جو کہ اُن کا تھا جھوٹا ہو گیا؟ یا اُن کا کوئی اور مذہب تھا ۔ کہ جس کو جھوٹا کہا ۔ اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا ۔ تو کونسا تھا؟ بتلاؤ اگر اُس کا نام قرآن میں (موجود) ہو؟ (۷۳) ۔

(۷۴) پس البتہ دیکھیگا تو مجھ کو ۔ پس جب تجلّی کی اُسکے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا ریزہ ریزہ اُس کو اور گر پڑا موسیٰ بیہوش (منزل ۲ ۔ پارہ ۹ سورہ ۷ ۔ آیت ۱۲۹)[1]

محقق ۔ جو دیکھنے میں آتا ہے وہ چھپ کل نہیں ہو سکتا ۔ اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا تو خدا اس وقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھلاتا؟ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں (۷۴)

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو (منزل دوم سیپارہ نہم ۔ سورہ ہفتم ۔ آیت ۱۸۹)[2] ۔

محقق ۔ کہیں تو قرآن میں لکھا ہے ۔ کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو اور کہیں لکھا ہے ۔ کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو ۔ اب کہئے ۔ کونسی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے ۔ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں ۔ اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے تو چنداں مضائقہ نہیں (۷۵)

سورۃ انفال

(۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ سے بابت لوٹے ہوئے مال کے کہہ مال لوٹ کا اللہ کا ہے ۔ اور رسول کا اور ڈرو اللہ سے (منزل ۲ پارہ نہم سورہ ۸ آیت ۱)[3]

محقق ۔ تعجب ہے کہ جو لوٹ مچادیں ۔ ڈاکو کے کام کریں کرادیں ۔ وہ خدا پیغمبر اور

[1] فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا ...۔ ۳ ۔ لن ترانی ...
[2] واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ......
[3] یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ ...

ایمان دار کہلاویں۔ ساتھ ہی اللہ کا ڈر بتلاتے ہیں۔ اور ڈاکہ مارتے جاتے ہیں پھر یہ کہتے
شرم نہیں آتی۔ کہ ہمارا مذہب اچھا ہے۔ اس سے بڑھکر اور کیا بُری بات ہو سکتی ہے؟
کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو مسلمان قبول نہیں کرتے (۷۶)

(۷۷) اور کاٹے جڑھ کافروں کی۔۔۔۔ میں مدد دونگا تم کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے پیچھے
آنے والے۔ البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالونگا۔ پس مارو اوپر گردنوں کے۔
اور کاٹو اُن کے پور پور (منزل ۲۔ سیپارہ ۹۔ سورہ ہشتم آیت ۷۔ ۹۔ ۱۲)

محقق — واہ جی واہ! خدا اور پیغمبر خوب رحمدل ہیں۔ جو لوگ مذہب اسلام میں نہیں اُن
کافروں کی جڑھ کاٹنے اُنکی گردن مارنے اور اُن کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے اور اس کام
میں اُن کا ممد اور معاون بنتا ہے۔ کیا یہ خدا راون سے کچھ کم ہے؟ یہ سب لیلا قرآن کے مصنف
کی ہے۔ خدا کی نہیں۔ اگر خدا کی ہو تو ایسا خدا ہم سے دُور رہے اور ہم اس سے دُور رہیں (۷۷)

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ۔۔۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ پکار نا قبول کرو اللہ
اور رسول کا (جس وقت تمکو بلایا جائے) اے لوگو! ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو۔
اللہ کی اور رسول کی۔ اور مت خیانت کرو۔ آپس کی امانتوں میں اور مکر کرتا تھا اللہ اور
اللہ سب سے اعلیٰ مکر کرنیوالوں میں سے ہے (منزل ۲ پارہ ۹ سورہ ۸ آیت ۱۹۔ ۲۳۔ ۲۶۔ ۲۹)

محقق — کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری
مخلوق کا مالک ہے۔ کیا خدا پکارے بغیر نہیں سن سکتا؟ بہرہ ہے۔ اُس کے ساتھ
رسول کو شریک کرنا بہت برا ہے۔ اللہ کا کونسا خزانہ بھرا ہے۔ جو چُرایا جا سکے؟
کیا رسول کی اور اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس
قسم کی تعلیم بے علم اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے۔ بھلا اگر خدا مکر کرتا اور مکار دل کا
ساتھی ہے۔ تو پھر وہ خدا مکار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس لئے یہ

---

۷۶ فیقطع دابر الکفرین ۞ انی ممدکم بالف من الملٓئکۃ مردفین ۞
سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا
منھم کل بنان ۞ ۷۷ وان اللہ مع المؤمنین ۞ یا ایھا الذین امنوا
استجیبوا للہ وللرسول ۔۔۔ یا ایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول
وتخونوا امنتکم ۔۔۔ ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۞

قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکّار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔ نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں (۷۸)؎

(۷۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفّار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ میں لاؤ کسی چیز سے پس واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اُس کا اور واسطے رسول کے ؎ (منزل دوم سیپارہ نہم سورۃ الانفال یعنی ہشتم آیت ۳۸-۳۹؎)

محقق۔ ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا اسلامیوں کے خدا کے سوائے امن میں مخل دوسرا کون ہوگا؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہاں کو لوٹنا لٹوانا غارت گروں کا کام نہیں ہے۔ اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے۔ کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنیگا؟ ایسے غارت گروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ جدل کرانے اور امن عامہ میں خلل ڈالکر لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے کہاں سے آگئے؟ ایسے مذہب دنیا میں جاری نہ ہوتے۔ تو ساری دُنیا خوش و خرّم رہتی ؎ (۷۹)

(۸۰) اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے فرشتے مارتے ہیں اُن کے مُنہ پر اور پیٹھوں پر اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے انکو ساتھ انکے گُناہوں کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تیاری کرو واسطے اُن کے جو کچھ تم کر سکو (منزل دوم پارہ دہم سورہ ہشتم آیت ۴۸-۵۲-۵۸)؎

محقق۔ کیوں جی! آجکل تو رُوس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب درگت بنائی ہے۔ اب فرشتے کہاں سو گئے؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا ڈبوتا تھا اگر یہ بات سچی ہو تو آج کل بھی ایسا کرے۔ چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اس لئے یہ بات ماننے لائق نہیں۔ دیکھئے! یہ کیسا بُرا حکم ہے۔ کہ جو حتی الوسع غیر مذہب والوں کے لئے تکلیف وہ کام کیا کرو۔ ایسا حکم عالم و بیدار رحم کا نہیں ہو سکتا۔ پھر لکھتے

۱؎ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔۔۔۔ وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُولِ ۔۔۔۔

۲؎ وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۔۔۔ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ ۔

ہیں۔ کہ خدا رحیم اور عادل ہے۔ ایسی باتوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ (۸۰) ✿

(۸۱) اے نبی! کفایت ہے تجھ کو اللہ اور اُن کو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے۔ اے نبی! رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے۔ اگر ہو دیں۔ تم میں سے بیس صبر کرنیوالے۔ غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے (منزل ۲ سیپارہ ۱۰ سورہ ۸ آئت ۶۲-۶۳-۶۵-۶۹ لـه)

محقق۔ بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے۔ جو اپنی پیروی کرے اور خواہ بے انصافی ہی کیوں نہ ہو۔ اُسکی طرفداری کریں۔ اور فائدہ پہنچاویں ۹ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کراوے۔ اور لوٹ کے مال کو حلال بناوے۔ اُسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا۔ بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا (۸۱)

سورۃ توبہ۔ (۸۲) ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے۔ تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں اپنے کو۔ دوست کو جو دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے .... پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی۔ اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے ان کو۔ اور عذاب کیا۔ اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر رحمت کریگا اللہ اُس کے بعد جس پر وہ چاہے اور لڑائی کرو۔ اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورۃ التوبہ آئت ۲۰-۲۱-۲۴-۲۵-۲۷ ۲ـه)

ــه ۔ اَشِدَّہٖ وَلَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم .... يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ط اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ نِكْلُوْ

ــه ۲ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط .... ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ○ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ....

محقق - بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے - تو محیط کل کیونکر ہو سکتا ہے؟ اگر محیطِ کل نہیں تو دنیا کا بنانیوالا اور عادل نہیں ہو سکتا - اور لوگوں کو اپنے باپ - بھائی اور دوست سے جدا کرانا صرف بے انصافی کی بات ہے - ہاں اگر وہ بری تعلیم دیں - تو نہ ماننی چاہئے - لیکن اُن کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہئے - پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا - اور اُن کی مدد کے لئے لشکر اتارتا تھا - اگر یہ بات سچ ہوتی - تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا - اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا اور پھر اُن پر رحمت کرتا تھا - تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا الڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کر سکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے - خدا کیا ہے - ایک تماشہ گر ہے؟ (۸۲) ؎

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم - سپارہ دہم - سورۂ نہم - آیت ۹ ۵۲)[1] ؎

محقق - کیا مسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں - کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے - کیا دوسرے کروڑوں آدمی خدا کو نا پسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گنہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے - تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال صادق آئیگی - تعجب ہے - کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بنیاد اور غلط مذہب کے قائل ہیں (۸۳) ؎

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں سے اور ایمان والیوں سے بہشتوں کا چلتی ہیں - نیچے اُن کے سے نہریں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے - اور گھر اُن کا پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی ہے - یہی ہے مراد ملنی بڑی - پس ٹھٹھا کرتے ہیں - اُن پر ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے ..... (منزل دوم پارہ ۱۰ سورہ ۹ التوبہ آیت ۷۹-۷۲)[2]

محقق - یہ خدا کے نام سے مرد و زن کو اپنے مطلب کے لئے لالچ دینا ہے - کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے - تو کوئی محمد صاحب کے دام میں نہ پھنستا - ایسے ہی اور مذہب والے بھی کیا کرتے

---

[1] وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ

[2] وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ .....

ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے یہ قرآن کیا ہے۔ بڑا کھیل ہے۔ (۸۴)۔

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اُس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں .... اور مہر رکھی اللہ نے دلوں اُنکے۔ پس وے نہیں جانتے (منزل ۲ پارہ ۱۰ سورہ ۹ آیت ۸۸-۸۹)

محقق۔ اب دیکھئے خود غرضی کی بات کہ وہ ہی اچھے ہیں۔ کہ جو محمد صاحب پر ایمان لائے اور جو نہیں لائے وہ بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور بےعلمی سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ جب خدا نے مہر ہی لگا دی۔ تو اُن کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں۔ بلکہ خدا ہی کا قصور ہے کیونکہ ان بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مہر لگا کے روک دیا یہ کتنی بڑی بےانصافی ہے (۸۵)

(۸۶) لے اُن کے مال میں سے خیرات کہ پاک کرے تو اُنکو (یعنی ظاہر میں) اور پاکیزہ کرے تو اُنکو ساتھ اسکے (یعنی باطن میں) تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں اُنکی اور مال اس قیمت پر کہ اُن کے لئے بہشت ہے۔ لڑینگے بیچ راہ اللہ کے۔ پس ماریںگے اور مارے جاوینگے (منزل دوم سیپارہ یازدہم۔ سورہ نہم آیت ۱۰۳-۱۱۰)

محقق۔ واہ جی واہ محمد صاحب! آپ نے تو گوکلئے گسائیوں کی ہمسری کرلی۔ کیونکہ جن کا مال لینا اُنہیں کو پاک کرنا تو گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں! آپنے اچھی سوداگری جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے۔ اور یتیموں کو مروانے اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بیرحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے۔ (۸۶)

(۸۷) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی .... کیا نہیں دیکھتے۔ کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے

ٹ۸۵ لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

ٹ۸۶ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ○

ہیں۔ بیچ ہر برس کے ایک بار یا دوبار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں (منزل دوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورہ نہم۔ آئت ۱۱۹ [لہ]-۱۲۲) ؛

محقق۔ دیکھئے محسن کشی کی تعلیم خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے۔ کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقعہ پا کر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اسی قرآن کی تحریر ہے۔ اب تو مسلمان سمجھ کر ان برائیوں کو چھوڑ دیں۔ تو بہت اچھا ہے۔ (۸۷) ؛

سورۂ یونس۔ (۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو بیچ چھ دن کے اور پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ تدبیر کرتا ہے۔ کام کی۔ (منزل سوم سیپارہ یازدہم۔ سورہ دہم آئت [۲ے]۳) ؛

محقق۔ آسمان یعنی آکاش ایک اور غیر مرکب یعنی ازلی شئے ہے۔ اُسکی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنفِ قرآن علمِ طبیعات کو بھی نہیں جانتا تھا کہ خدا کو دنیا چھ دن تک بنانی پڑتی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہوجا اور اتنا کہنے سے دنیا ہوگئی۔ تو پھر چھ دن لگنا غلط ہے۔ اگر وہ محیطِ کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا خدا تمہارا مثل انسان کے ہے۔ کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے بے علم لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی + (۸۸) ؛

(۸۹) اور ہدائت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے (منزل ۳ پارہ ۱۱۔ سورہ ۱۰ آئت [۳ے]۵۵)

محقق۔ کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے دوسروں کا نہیں؟ اور کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے۔ اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایمان دار ہیں۔ تو اُن کے لئے ہدائت کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر مسلمانوں کے سوائے دوسروں کو ہدائت نہیں کرتا۔ تو خدا کا علم بے فائدہ ہے (۸۹) ؛

[لہ] یا ایّھا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ ولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون ○

[۲ے] ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش یدبر الامر ط

[۳ے] و ھدی و رحمۃ للمؤمنین

سورۂ ہود (۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں - اور اگر کہے تو البتہ اُٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے (منزل ۳ پارہ دوازدہم سورہ ۱۱ آئت ۷)[1] ۔

محقق - جب خدا عملوں کی آزمائش کرتا ہے - تو وہ ہمہ دان نہیں ہے اور اگر وہ موت کے بعد اٹھاتا ہے - تو وہ دورہ سپرد کرتا ہے؟ اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اُس کے قاعدہ کے خلاف ہے - اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپکو بٹہ لگا سکتا ہے؟ (۹۰) ۔

(۹۱) اور کہا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہوگیا اور اے قوم! یہ ہے - اُونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین کے اللہ کی - (منزل سوم سیپارہ دوازدہم - سورہ یازدہم - آئت ۴۴ - ۶۴)[2] ۔

محقق - کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سُن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اُونٹ بھی ہوگا - پھر ہاتھی گھوڑے گدھے وغیرہ بھی ہونگے؟ اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں - تو نوابی کی گھسڑ پسڑ خدا کے گھر میں بھی ہے (۹۱) ۔

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہیں - پس بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے جب تک رہیں آسمان اور زمین (منزل ۳ پارہ ۱۲ - سورہ ۱۱ آئت ۱۰۶ - ۱۰۷)[3] ۔

محقق - جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد لوگ جائینگے - تو پھر آسمان اور زمین کس لئے قائم رہیں گے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی معیاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی - تو بہشت اور دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے یہ بات جھوٹی ہوگئی - ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں - خدا اور عالموں کی نہیں (۹۲) ۔

سورۂ یوسف - (۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ!

---

[1] لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ط وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ .....

[2] وَقِیْلَ یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ وَیٰسَمَاءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَاءُ ..... وَیٰقَوْمِ ہٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَۃً فَذَرُوْہَا تَاْکُلْ فِیْ اَرْضِ اللّٰہِ .....

[3] خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ... وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ .....

میں نے ایک خواب دیکھا (منزل سوم سیپارہ دوازدہم - سورۂ دوازدہم - آیت ۴)[1]

محقق - اس سورت میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورت میں قصہ کہانی درج ہے اسلئے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے - کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھدی ہے (۹۳)

سورۂ رعد - (۹۴) اللہ ہے وہ کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بلا ستونوں کے - دیکھتے ہو تم اس کو - پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو .... اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو .... اُتارا ہے اُس نے آسمان سے پانی - پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے اپنے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور تنگ کرتا ہے (منزل ۳ سیپارہ ۱۳ سیزدہم - آیت ۲ - ۳ - ۱۵ - ۲۶)[2]

محقق - مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جسمیں کہ وزن نہیں ہے ستون لگانے کا ذکر نہ لکھتا - اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہو سکتا - اور خدا بادلوں کا علم جانتا - تو آسمان سے پانی اُتارا اُسکے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا - کہ زمین سے پانی اوپر چڑھایا - اُس سے تحقیق ہوا کہ قرآن کا مُصنّف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا - اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت دیتا ہے - تو وہ طرفدار غیر منصف اور قطعی بے علم ہے (۹۴)

(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے - اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے (منزل سوم سیپارہ ۱۳ سورۂ سیزدہم آیت ۲۳)[3]

محقق - جب خدا گمراہ کرتا ہے تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دُوسروں کو گمراہ کرنے سے بُرا کہلاتا ہے - تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بُرا یعنی شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اسکو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ (۹۵)

(۹۶) اسیطرح اُتارا ہے ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اور اگر پیروی کریگا - تو اُن کی خواہشوں کے بعد اس علم کے کہ جو تیرے پاس پہنچا .... پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام

[1] وَاِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيْهِ يَااَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ .... [2] اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْاَرْضَ ... اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا ... اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط [3] قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ○

پہنچانا ہے اور اوپر ہمارے حساب لینا (منزل ۳ پارہ ۱۳۔ سورہ ۱۳ آیت ۳۳ و ۴۳ سو ۵) ٭

محقق - قرآن کس طرف سے اُتارا؟ کیا خدا اوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے۔ تو وہ محدودُ المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیطِ کل ہے پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اسکو ہوتی ہے جو مثل انسان محدود المکان ہو۔ اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے۔ خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے۔ کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے (۹۶) ٭

سورۃ ابراہیم (۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنیوالے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے اور کفر کرنے والا (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ چہاردہم آیت ۲۶-۲۷ سو ۵) ٭

محقق - کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں اور زمین نہیں گھومتی؟ اگر زمین نہ گھومے تو دن اور رات کئی برس کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر کرنیوالا ہے تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے کیونکہ جن کی فطرت گناہ کرنیکی ہے۔ تو وہ ثواب کرنیکی کبھی نہ ہو سکیگی۔ لیکن دنیا میں نیک بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں۔ اسلئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکیتں (۹۷) ٭

سورۃ الحجر - (۹۸) پس جب درست کرلوں میں اُس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے روح اپنے سے۔ پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا اے رب میرے بہ سبب اسکے کہ گمراہ کیا تُو نے مجھ کو البتہ زینت دُونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے۔ اور گمراہ کرونگا (منزل سوم سیپارہ چہاردہم۔ سورۃ پانزدہم آیت ۲۷، ۳۷ لغایت ۴۶ سو ۳) ٭

محقق - اگر خدا نے اپنی رُوح آدم صاحب میں ڈالی۔ تو وہ بھی خدا ہوا۔ اور اگر وہ خدا نہ تھا۔ تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنے والا خدا ہی ہے تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی۔ اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانیوالے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا اور مُنہ پر شیطان نے کہا۔ کہ میں گمراہ کرونگا پھر اُس کو سزا دے کر قید کیوں نہ کیا اور مار کیوں نہ ڈالا؟ (۹۸) ٭

لہ وکذٰلک انزلنٰہ حکماً عربیاً ط ولئن اتبعت اھوآءھم بعد ما جاءک من العلم ... وانما علیک البلٰغ وعلینا الحساب ۝ ۲ وسخّر لکم الشمس والقمر دآئبین ... ان الانسان لظلوم کفّار ۝ ۳ فاذا سوّیتہٗ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہٗ سٰجدین ۝ قال رب بما اغویتنی لازیّنن لھم فی الارض ولاغوینّھم ......

سورۃ النحل

(۹۹) اور تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمت کے پیغمبر۔ جب ارادہ کرتے ہیں ہم۔ نہیں رہے قول ہمارا کسی چیز کے واسطے۔ مگر یہ کہتے ہیں ہم اُس کو بس ہو جاتی ہے ؎[1] (منزل ۳ سیپارہ ۱۴ سورہ ۱۶۔ آیت ۳۶۔۳۸)

محقق۔ اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں۔ وے کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں؟ یہ بالکل طرفداری کی بات ہے۔ اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے زمین! ہو جا تو وہ بیجان کیسے سُن سکتی ہے؟ خدا کا (محض) حکم کیونکر دنیا کو بنا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دوسری چیز نہیں مانتے۔ تو کس نے سُنا اور کون ہو گیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں (۹۹)

(۱۰۰) اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکیزگی ہے اُسکو.... اور مقرر کرتے ہیں واسطے اپنے دیکھنا جو کچھ کہ چاہیں۔ قسم ہے اللہ کی۔ تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورہ شانزدہم آیت ۵۳ ۔ ۵۹)[2]

محقق۔ اللہ بیٹوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اِس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے راستگو قسم کیوں کھاویں؟ (۱۰۰)

(۱۰۱) یہ لوگ وے ہیں۔ کہ مہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے اور آنکھوں اُنکی کے۔ اور یہ لوگ وہی ہیں بیخبر اور پورا دیا جاویگا ہر روح کو جو کچھ کہ کیا اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورہ ۱۶۔ آیت ۱۰۳۔۱۰۶)[3]

محقق۔ جب خدا ہی نے مہر لگادی۔ تو وہ بیچارے بیقصور ہی مارے گئے۔ کیونکہ اُن کو

---

[1] ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا... انما قولنا لشیء اذا اردنٰہ ان نقول لہ کن فیکون ○

[2] ویجعلون للہ البنٰت سبحنہ ولھم ما یشتھون ○ تاللہ لقد ارسلنا...

[3] اولٰئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولٰئک ھم الغٰفلون ○ توفی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون ○

محتاج بالغیر کردیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے۔ اتنا ہی اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب اُنہوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں؟ بلکہ خدا کے کرانے سے کئے۔ تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہئے۔ اس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہئے۔ اور اگر ثمرۂ اعمال پورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے اگر بخشش کی جاتی ہے۔ تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے؟ ایسی اندھا دھند کاروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے؟ البتہ بے عقل چھوکروں کی ہوا کرتی ہے (۱۰۱)؂

سورۃ بنی اسرائیل (۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کے لئے لگا دیا ہم نے عمل نامہ اس کا بیچ گردن اُس کی کے اور نکالینگے ہم واسطے اس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھیگا اس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے آدمیوں کے طبقے بیچ سے پیچھے نوح کے (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفتدہم۔ آیت ۷۔ ۱۲۔ ۱۶)[1]؂

محقق۔ اگر کافر وہی ہیں کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے۔ اور اُنہیں کے واسطے دوزخ ہے۔ تو یہ بات محض طرفداری کی ہے۔ کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے ہیں اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے۔ کہ ہر ایک کی گردن میں عملنامہ ہو ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اس سے مراد اعمال کا بدلہ دینا ہے تو پھر انسانوں کے دلوں۔ آنکھوں وغیرہ پر مہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرانا۔ کیا کھیل کی باتیں ہیں۔ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آج کل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا دکانداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے؟ یہاں پر یہ غور کرنا چاہئے۔ کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے۔ تو روحوں کے اعمال کہاں سے آگئے۔ اور اعمال نامہ کیونکر بن سکیگا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا۔ تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک و بد اعمال کے بغیر اُن کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو خدا کی مرضی۔ تو بھی اُس نے ظلم کیا۔ بے انصافی اسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا

[1] وجعلنا جهنم للكفرين حصيرا ۝ وكل انسان الزمنه طٓئره فی عنقه ونخرج له يوم القيمة كتبا يلقه منشورا ۝ وكم اهلكنا من القرون من بعد نوح

کم و بیش دینا۔ اور کیا اُس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا۔ یا کوئی رشتہ دار سنا دیگا ؟ اگر خدا ہی نے مدت کی پڑی ہوئی روحوں کو بلا قصور ہلاک کر دیا۔ تو وہ ظالم ہو گیا۔ جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا ۔ (۱۰۲) ؛

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل اور بہکا جس کو بہکا سکے ... جس دن بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُن کے کے۔ پس جس کو دیا گیا اعمالنامہ اسکا بیچ دہنے ہاتھ اُس کے کے (منزل ۴ پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۷ آئت ۵۷-۶۲-۶۸-۷۱) ؛

محقق۔ واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں۔ اُن میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے کی دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے تو خدا ہی شیطان کا سردار اور سب گناہ کرانیوالا ہوا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیوں کی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے انصاف کے لئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی۔ تب تک کیا سب دورہ سپرد رہینگے ؟ چاہیئے تو یہ کہ اُن کو دورہ سپرد کر کے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے۔ اور یہی منصف کا اعلےٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپاں بائی کا انصاف ہو گیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہونگے۔ تب تک اُن کو سزا جزا نہ دی جائیگی۔ یہ کس قسم کا انصاف ہے۔ کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہو جائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہو سکتا انصاف کے لئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو۔ کہ جن میں لکھا ہے کہ لمحہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا اور (جیو) اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں۔ اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنیوالا خدا کبھی ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں (۱۰۳)

سورہ کہف (۱۰۴) یہ لوگ واسطے ان کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں۔ نیچے اُن کے سے نہریں۔ زیور پہنائے جاوینگے وہاں کنگن سونے کے اور پہنیں گے کپڑے سبز۔ پتلے اور گاڑھے ریشم کے۔ وہاں تکیے لگا کر تختوں پر بیٹھیں گے۔ اچھا ہے ثواب اور اچھی آرام گاہ ہے۔ (منزل چہارم سیپارہ

وآتینا ثمود الناقۃ مبصرۃ ... یوم ندعوا کل اناس بامامہم فمن اوتی کتابہ بیمینہ

پانزدہم سورہ ہشتدہم آئت ۳۰-۳۱ ؎

محقق - واہ جی واہ! کیا قرآن کی بہشت ہے۔ جس میں باغ زیور۔ کپڑے گدیلے
تکئے آرام کے واسطے ہیں۔ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے (تو معلوم ہوگا) کہ یہاں سے وہاں
یعنی مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بے انصافی کے۔ اور
وہ یہ ہے۔ کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں۔ اور ثمرہ اُنکا لامحدود۔ اگر میٹھا ہی روز کھایا جاوے
تو تھوڑے دن میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب وے ہمیشہ سُکھ بھوگیں گے
تو اُن کے لئے سُکھ ہی بشکل دُکھ ہو جائے گا۔ اس لئے مہاکلپ تک مکتی (نجات)
سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے۔ (۱۰۴) ؎

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو جب ظلم کیا اُنہوں نے اور ہم نے
انکی ہلاکت کا وعدہ مقرر کیا تھا... (منزل ۴ پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۸ آئت ۵۸) ؎

محقق - بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے
وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا
تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا۔ ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا (۱۰۵)

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا تھا۔ تھے ماں باپ اُس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم
یہ لڑکا غالب آئے اُن پر سرکشی اور کفر ہیں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج کے
ڈوبنے کی جگہ پر اُس نے سورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا۔ کہا اُنہوں
نے اسے ذوالقرنین! تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین
پر (منزل ۴۔ سیپارہ شانزدہم سورہ ہژدہم آئت ۷۹-۸۰-۸۴-۹۱) ؎

محقق - بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے۔ اُسے یہ شک ہوا۔ کہ کہیں لڑکوں کے

۵ اولئك لهم جنت عدن تجري من تحتهم الانهر يحلون فيها
من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من سندس واستبرق
متكئين فيها على الارائك نعم الثواب وحسنت مرتفقا ۝ ۵۲ و
تلك القرى اهلكنهم لما ظلموا وجعلنا لمهلكهم موعدا ۝ ۵۳ واما
الغلم فكان ابوه مؤمنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا ۝ حتى اذا بلغ مغرب
الشمس وجدها تغرب في عين حمئة قالوا يذا القرنين ان ياجوج وماجوج مفسدون
في الارض ......

ماں باپ مجھ سے باغی کر دئیے جائیں ؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہوسکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنّف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ صبح کو پھر نکل آتا ہے۔ سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے ؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مُصنّف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا۔ اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا۔ اِس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ اگر صاحب علم ہوتے۔ تو ایسی غلط باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے ؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف۔ خود ہی زمین کا بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے۔ اور خود ہی یاجوج ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اس کی خدائی کے شایاں نہیں۔ ایسی کتاب کو غیر مہذب لوگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے ÷ (۱۰۶) ٭

سُورۃ مریم (۱۰۷) ذکر کر کتاب میں مریم کا۔ جب الگ ہو بیٹھی لوگوں اپنے سے مکان مشرقی میں۔ پس ڈال لیا۔ اُن سے ادھر پردہ۔ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کے رُوح اپنی کو۔ پس صورت اختیار کی۔ واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی۔ تحقیق میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ رحمٰن کی تجھ سے۔ اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا۔ بجز اس کے نہیں۔ کہ میں بھیجا ہوا ہوں۔ پروردگار تیرے کا۔ تاکہ بخش جاؤں۔ تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا۔ واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہو گئی ساتھ اُس کے۔ پس جا پڑی ساتھ اُس کے مکان دُور میں یعنی جنگل میں۔ (منزل چہارم سیپارہ ۱۶۔ سورۃ مریم آیت ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷) ٭

محقق۔ عقلمند غور کریں۔ کہ اگر سب فرشتے۔ خدا کی رُوح ہیں۔ تو وہ خدا سے

لہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝

الگ وجود نہیں ہو سکتے۔ اور یہ ظلم کہ اُس کنواری مریم کے ہاں لڑکا ہونا۔ جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی لیکن خدا کے حکم سے فرشتے نے اس کو حاملہ کیا۔ یہ خلاف از انصاف ہے۔ یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا (۱۰۷)۔

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں۔ اُن کو اُبھار کر۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ مریم یعنی نوزدہم آیت ۸۳)۔

محقق۔ جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کے لئے بھیجتا ہے۔ تو بہک جانے والوں کا کچھ قصور نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اُن کو سزا ہو سکتی ہے۔ اور نہ شیطانوں کو کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہئے۔ اگر سچا عادل ہے۔ تو اُس کا ثمرہ (یعنی دوزخ) آپ ہی بھوگے۔ اور اگر عدل کو ترک کرکے بے انصافی کرتا ہے۔ تو وہ طرفدار ہو گیا۔ اور طرفدار ہی کو گنہگار کہتے ہیں (۱۰۸)۔

سورۃ طٰحٰی (۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور عمل کئے اچھے۔ پھر ہدایت پائی (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ بستم آیت ۸۲)۔

محقق۔ توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے۔ وہ سب کو گنہگار بنانیوالی ہے۔ کیونکہ گنہگاروں کو اُس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے اس لئے یہ کتاب اور اُس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتا ہے۔ پس یہ کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہو سکتا (۱۰۹)

سورۃ الانبیاء۔ (۱۱۰) اور کئے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جائے (منزل چہارم۔ سیپارہ ہفدہم سورہ ۲۱۔ آیت ۲۹)۔

محقق۔ اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا۔ تو یہ بات کبھی نہ کہتا کہ

لے الم تر انا ارسلنا الشیطین علی الکفرین تؤزھم ازا ○ ۸۳ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اھتدی ○ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم ○

پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا۔ کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا۔ تو ہل جاتی۔ پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کے وقت کیوں ہل جاتی ہے ؟ (۱۱۰)

(۱۱۱) شہادی ہم نے اُس عورت کو اور محافظت کی اُس نے شرمگاہ اپنی کی پس پھونک دیا۔ ہم نے بیچ اُس کے روح اپنی کو (منزل ۴ پارہ ۱۷ سورہ ۲۱۔ آیت ۸۹)

محقق۔ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب ہیں۔ خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے۔ تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا ہے ؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے۔ اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں۔ تو اسکی بہت تعریف ہوتی۔ جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے (۱۱۱)

سورۂ الحج۔ (۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو رہتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں اور سورج چاند ستارے پہاڑ درخت اور جانور پہنائے جاوینگے وہاں ان کو کنگن سونے کے اور موتی اور لباس اُن کا وہاں ریشمی ہوگا اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے پھر چاہیئے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے اور یاد کریں نام اللہ کے ....

(منزل چہارم سیپارہ ہفتدہم۔ سورہ بست و دوم آیت ۱۷۔ ۲۱۔ ۲۴۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۳۲)

محقق۔ جو غیر ذی روح اشیاء ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں۔ پھر وے اُس کی عبادت کیونکر کر سکتی ہیں ؟ اسلئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ واہ ! بڑی اچھی بہشت ہے۔ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں۔ یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے بڑھکر معلوم نہیں ہوتی۔ اور جب خدا کا گھر ہے۔ تو وہ اس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بت پرستی کیوں نہ ہوئی ؟ اور دوسرے بت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو جب

---

۱ والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا ۲ الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب۔ یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا ولباسہم فیہا حریر ○ وطہر بیتی للطائفین والقائمین لیذکروا اسم اللہ ثم لیقضوا تفثہم ولیوفوا نذورہم ولیطوفوا بالبیت العتیق ○

خدا اندر لیتا ہے اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا ہے اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیروں۔ دُرگا کی مانند ہُوا۔ اور سخت بُت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بُتوں سے مسجد بڑا بُت ہے۔ اس لئے خدا اور مسلمان بڑے بُت پرست اور پُرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں (۱۱۲) ۞

سورۃ المؤمنون۔ (۱۱۳) پھر بالتحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاؤ گے (منزل چہارم سیپارہ ہشتدہم سورہ بست وسوم آیت ۱۶)

محقق۔ کیا قیامت تک مردے قبروں میں رہیں گے۔ یا کسی اور جگہ؟ اور اگر اُن میں رہینگے تو سڑے ہوئے بدبودار جسموں میں رہکر نیک آدمی بھی تکلیف اُٹھائینگے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے اور بدبو اور عفونت پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہونگے ۞ (۱۱۳)

سورۂ نور۔ (۱۱۴) جس دن گواہی دینگی اُن پر اُن کی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے کہ جن سے وہ عمل کرتے تھے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثل اس کے کہ مسلمانوں کے دل میں یہ ہے مانند اُس طاق کی۔ کہ اس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ شیشہ میں ہو اور وہ قندیل شیشہ کا گویا ایک تارہ ہے جو چمکتا ہُوا روشن ہوتا ہے۔ ایک درخت کے تیل سے جو کہ متبرک زیتوں کا ہے۔ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اُس کا کہ روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اُس کو آگ۔ روشنی پر روشنی ہے۔ راہ دکھلاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے (منزل چہارم پارہ ۱۸ سورۃ النور بست وچہارم آیت ۲۴-۳۵)

محقق۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ بیجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے۔ یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے۔ یا بجلی ہے۔ جیسا کہ

لے ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون ۞ ۲ے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون ۞ اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبٰرکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٓء ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشآء

(چراغ وغیرہ سے) اُسے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے (۱۱۴)

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے۔ پس بعض اُن میں سے وہ ہے۔ کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے ... اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی... کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی۔ اور فرمانبرداری کرو رسول کی۔ شاید تم رحم کئے جاؤ (منزل ۴ پارہ ۱۸۔ سورہ ۲۴۔ آیت ۴۵۔ ۵۱۔ ۵۳۔ ۵۵) [۱]

محقق۔ یہ کونسی فلاسفی ہے کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں۔ اُن کی بابت کہنا۔ کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے۔ جب خدا ایسا تھا پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے۔ تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا ہے۔ تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے؟ (۱۱۵)

سورۃ الفرقان۔ (۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جائیگا آسمان بدلی سے اور اُتارے جاویںگے فرشتے۔ پس مت کہا مان کافروں کا اور جہاد کر اُن کے ساتھ بحکم خدا۔ بڑا جہاد اور بدل ڈالتا ہے اللہ بُرائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے۔ پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے۔ طرف اللہ کے (منزل چہارم سیپارہ نوزدہم سورۃ الفرقان آیت ۲۳۔ ۵۰۔ ۶۸۔ ۶۹) [۲]

محقق۔ یہ بات کبھی درست نہیں ہوسکتی۔ کہ آسمان بادلوں کیساتھ پھٹ جاوے۔ اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شئے ہو تو پھٹ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا قرآن عمل میں خلل انداز ہوکر غدر اور جھگڑا کرانیوالا ہے۔ اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے۔ یہ خوب انصاف ہے۔ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہوجائیگا۔ کیا یہ تل اور اُڑد ہیں کہ اُن کا تبادلہ ہوسکے۔ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے۔ تو کوئی بھی گناہ

---

[۱] وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

[۲] وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝

کرنے سے کیوں ڈریگا؟ اس لیئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں (۱۱۶)؎

سورۃ الشعرا (۱۱۷) اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے یہ کہ رات کو لے نکل بندوں میرے کو تحقیق تمہارے پیچھے لگیں گے۔ پس بھیجے فرعون نے شہروں میں نقیب ...۔ کہ جس نے پیدا کیا مجھکو۔ پس وہی راہ دکھلاتا ہے۔ اور جو وہ کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔ اور وہ کہ امید رکھتا ہوں میں کہ بخشیگا میری خطا قیامت کے دن۔ منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم سورۃ ۲۶ آئت ۵۰-۵۱-۶۱-۷۷-۸۰ سے

محقق۔ جب خدا نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی۔ تو پھر داؤد۔ عیسیٰ اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی؟ کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں اور اس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا ظاہر کرتا ہے کہ پہلی کتاب نامکمل اور غلطیوں سے پُر تھی۔ اگر یہ تین کتابیں سچی ہیں۔ تو قرآن جھوٹا ہوگا۔ چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں اور وہ بالکل صحیح نہیں ہو سکتیں۔ اگر خدا نے رُوح پیدا کی ہیں۔ تو وے مر بھی جاینگی۔ یعنی اُن کا کبھی عدم بھی ہوگا۔ جو خدا ہی انسان وغیرہ ذی رُوحوں کو کھلاتا پلاتا ہے۔ تو کسی کو بیماری نہ ہونی چاہیئے۔ اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہیئے۔ اور رعایت سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ بادشاہ کو عمدہ اور غریب کو خراب خوراک ملتی ہے نہ ملنی چاہیئے۔ جب خدا ہی کھلانے پلانے اور پرہیز کرانیوالا ہے۔ تو بیماری نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں۔ اگر خدا ہی بیماری دُور کر کے آرام کر دینے والا ہے۔ تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہیئے۔ اگر رہتی ہے۔ تو خدا پورا طبیب نہیں ہے اگر طبیب حاذق ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے؟ اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ تو پھر اُسی خدا کے ذمہ گناہ و ثواب ہونا چاہیئے۔ اگر جنم جنمانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے۔ تو وہ کچھ بھی گناہ کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اگر وہ گناہ بخشتا اور انصاف قیامت کی

سے وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوسٰی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِی اِنَّکُمْ مُتَّبَعُونَ ○ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ○ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ○ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ○

رات کو کرتا ہے۔ تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا۔ اگر بخشش نہیں کرتا۔ تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے۔ (۱۱۷)

(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے۔ پس لے آ کچھ نشانی۔ اگر ہے تو سچا۔ کہا یہ اونٹنی ہے واسطے اُس کے پانی پینا ہے ایک بار (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورہ بست وششم۔ آئت ۱۵۰ و ۱۵۱)[1]

محقق ۔ بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے۔ کہ پتھر[2] سے اونٹنی نکال دے۔ لوگ بیعلم تھے۔ کہ جنہوں نے اس بات کو مان لیا۔ اور اونٹنی کی نشانی دینا صرف بے علموں کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کا۔ اگر یہ کلام الٰہی ہوتی۔ تو ایسی بے معنی باتیں اس میں نہ ہوتیں (۱۱۸)

سُورۃ النمل ۔ (۱۱۹) اے موسیٰ بیشک میں ہوں اللہ غالب حکیم اور ڈال دے عصا اپنا۔ پس جس وقت کہ دیکھا اُس کو ہلتا جاتا ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے... اے موسیٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ ہے کوئی معبود نہیں مگر وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ یہ کہ مت سرکشی کرو میرے سے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر (منزل پنجم۔ سیپارہ ۱۹ سورہ ۲۷ یعنی نمل آئت ۹-۱۰-۱۱-۳۲)[2]

محقق ۔ اور دیکھئے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے۔ اپنے ہی منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے ایسی بات خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلیٰ یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے۔ تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا برا ہے تو

---

[1] مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

[2] پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا مفسرین قرآن دہلوی اس آئت کا ترجمہ دیتے ہوتے حاشیہ پر اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ پہلی آئتوں سے یہ واقعہ پہاڑ کا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور اگلی آئتوں میں اس اونٹنی کو معجزہ بتایا گیا ہے۔

[2] يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ ۔ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ۝

خدا اور محمد صاحب نے اپنی حمد و مدح سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا۔ کیا اس سے سرکشی ہوئی یا نہیں؟ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے (۱۱۹)

(۲۰) اور دیکھیگا تو پہاڑوں کو گمان کریگا تو اُنکو جمے ہوئے اور وہ چلینگے مانند بادلوں کے۔ کاریگری اللہ کی جس نے قائم کیا ہر چیز کو۔ تحقیق وہ خبردار ہے ہر ایک کام سے جو تم کرتے ہو (منزل ۵۔ پارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۷)[1]

محقق ۔ بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا۔ اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے ایک باغی کو ابتک نہ پکڑا اور نہ سزا دی۔ اس سے زیادہ بےخبری کیا ہوگی؟ (۱۲۰)

سورۃ القصص (۱۲۱) پس مکّہ مارا اس کو موسیٰ نے۔ پس تمام کی زندگی اس کی۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر۔ پس بخش مجھ کو۔ پس بخش دیا اس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے۔ اور پسند کرتا ہے (منزل ۵ سیپارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۸ القصص، آئت ۱۴۔۱۵۔۲۶)[2]

محقق ۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحمدلی کا حال دیکھئے موسیٰ پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے۔ کیا یہ دونو ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی ہی سے جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اُس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب۔ ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونیکے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے (۱۲۱)

سورۃ العنکبوت (۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونو یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ جس کا تجھے علم نہیں۔ پس مت کہا مان اُن دونوں کا۔ تم کو پھر میری طرف آنا ہے۔ اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اُس کی کے۔ پس رہا بیچ اُس کے ہزار برس۔ مگر پچاس برس کم۔ منزل پنجم سیپارہ ۲۰ و ۲۱۔ سورۃ العنکبوت (۲۹)، آئت ۷۔ ۱۳[3]

---

[1] وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب صنع الله الذي أتقن كل شيء إنه خبير بما تفعلون ○

[2] فوكزه موسى فقضى عليه قال رب إني ظلمت نفسي فاغفر لي فغفر له إنه هو الغفور الرحيم ○ وربك يخلق ما يشاء

[3] ووصينا الإنسان بوالديه حسنا وإن جاهداك لتشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما إلي مرجعكم ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه فلبث فيهم ألف سنة إلا خمسين عاما

محقق - ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے - اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں تو اُن کا کہا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے - لیکن اگر ماں باپ دروغگوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیں - تو کیا مان لینا چاہئے؟ اس لئے یہ بات نصف اچھی ہے اور نصف بُری ہے - اگر نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دُنیا میں بھیجتا ہے - تو اور دوسروں کو کون بھیجتا ہے - اگر سب کو وہی بھیجتا ہے - تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی - تو اب کیوں نہیں ہوتی - اس لئے یہ بات صحیح نہیں (۱۲۲)

سورۃ روم - (۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے - پھر دوبارہ کریگا اُس کو - پھر طرف اُسکی پھیرے جاؤ گے - اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار - پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے - پس وہ بہشت میں سنگارے جاوینگے - اور اگر بھیجدیں ہم ہوا - پس دیکھیں اس کھیتی کو زرد ہوئی ۰۰۰ اس طرح مہر رکھتا ہے اللہ اُن کے دلوں پر جو نہیں جانتے (منزل پنجم - سیپارہ ۲۱ - سورہ ۳۰ - آیت ۱۰ - ۱۱ - ۱۴ - ۵۰ - ۵۸)

محقق - اگر اللہ دوبارہ پیدائش کرتا ہے - اور تیسری بار نہیں کرتا - تو پیدائش کی پہلی اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا؟ اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اُسکی قدرت یعنی طاقت بھی اور زائل ہو جاتی ہوگی - اگر روز عدل میں گنہگار ناامید ہونگے - تو اچھی بات ہے - مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب کو گنہگار سمجھ کر ناامید کئے جاوینگے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی ہے - اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے - تو اس دُنیا کی مانند ہی ہے - اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے - یا خدا ہی باغبان اور زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے؟ اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا - تو چوری بھی ہوتی ہوگی - اور وہ بہشت میں سے نکالکر چوری کرنیوالوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا - اگر ایسا ہوگا - تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے - جھوٹ ہو جاویگی - اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے - تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا؟

---

۱ اللّٰہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہٗ ثم الیہ ترجعون ۝ ویوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون ۝ فاما الذین آمنوا وعملوا الصلحت فھم فی روضۃ یحبرون ۝ ولئن ارسلنا ریحًا فراوہ مصفرًا کذالک یطبع اللّٰہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۝

ور اگر فرض کیا جائے۔ کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں۔ تو ایسا ڈر
کھانے سے وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے۔ اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مہر لگا کر گناہ
رایا ہے۔ تو اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا۔ روح نہیں ہوسکتی۔ جس طرح کہ فتح
کست کا ذمہ وار سپہ سالار ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے (۱۲۳)

سورۃ لقمان۔ (۱۲۴) یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو
بر ستونوں کے۔ دیکھتے ہو تم اُن کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ جھک
وے۔ کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے
ن کو رات میں اور کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں۔ دریا میں بفضل خدا۔
دکھلاوے تم کو بعض نشان اپنے۔ (منزل پنجم سیپارہ ۲۱۔ سورہ ۳۱
ت ۱۔ ۹۔ ۲۸۔ ۳۰) ٭

محقق۔ شاہ صاحب واہ! حکمت والی کتاب خوب ہے۔ کہ جس میں بالکل علم سے
آکاش کی پیدائش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کیواسطے
رکھنے (کا ذکر ہے)۔ تھوڑے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کر سکتا۔ اور نہ آدمی
ان سکتا ہے اور حکمت کی بات دیکھئے۔ کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں۔ جہاں
ہے۔ وہاں دن نہیں۔ اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرانا لکھا ہے یہ تو
بے عقلوں کی بات ہے۔ اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ
از علم بات نہیں ہے۔ کہ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں یا
مہربانی سے۔ اگر لوہے یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جاوے۔ تو خدا کا نشان
تو نہ جائیگا۔ اس لئے یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوسکتی ہے (۱۲۴)

ورہ سجدہ۔ (۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھتا
ے۔ طرف اس کے ایک دن میں۔ کہ ہے مقدار اسکی ہزار برس تمہارے حساب سے
جاننے والا غیب کا اور حاضر کا غالب مہربان پھر تندرست کیا اسکو اور پھونکی

تلک ایت الکتب الحکیم ○ خلق السموات بغیر عمد ترونہا و القی
...زر وسی ان تمید بکم۔ الم تر ان اللہ یولج الیل فی النہار و یولج النہار
... الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من ایتہ ○

اُس میں روح اپنی ہے ..... کہو قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا ۔ وہ جو مقرر کیا گیا ہے تم پر اور
اگر چاہتے ہم ۔ البتہ دیتے ہم ہر ایک رُوح کو ہدایت اُس کی ۔ لیکن ثابت ہے وعدہ میری
طرف سے ۔ کہ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے ۔ منزل ۵
سیپارہ ۲۱ ۔ سورہ ۳۲ ۔ آیت ۴ ۔ ۵ ۔ ۸ ۔ ۱۰ ۔ ۱۲)[۱]

محقق ۔ اب تو ٹھیک ثابت ہو گیا ۔ کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان
ہے ۔ کیونکہ اگر محیط کل ہوتا ۔ تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اُترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں
اگر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے ۔ تو خود بھی محدود المکان ہوا ۔ کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے
اور فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے ۔ اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں ۔ یا کسی
کو چھوڑ جائیں ۔ تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے ؟ معلوم تو اس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط
کل ہو ۔ سو وہ تو ہے ہی نہیں ۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف
آزمائش لینے کا کیا کام تھا ۔ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام
کرنا یہ باتیں بتلاتی ہیں ۔ کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے ۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اس فرشتہ
مارنیوالا کونسا ملک ہے ؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے ۔ تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک
ہو گیا ۔ ایک فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہ
کر سکتا ۔ اور اگر اُن کو بلا گناہ کئے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے اُن کو تکلیف دے
تماشہ دیکھتا ہے ۔ تو خدا گنہگار ۔ ظالم ۔ اور بیرحم ہوگا ۔ ایسی باتیں جس کتاب میں
نہ وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہیں ۔ اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا ۔ وہ ہرگز
نہیں ہو سکتا ۔ (۱۲۵)

سورۃ احزاب ۔ (۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا ۔ اگر بھاگو گے
سے یا قتل سے ۔ اے بی بیو نبی کی ۔ جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بیحیائی ظاہر
دو چند کیا جاویگا ۔ واسطے اُن کے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان ۔ (منزل

[۱] یدبر الامر من السمآء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف
سنۃ مما تعدون ۝ ذالک عالم الغیب والشہادۃ العزیز الرحیم ۝ ثم سوّٰہ
ونفخ فیہ من روحہ ۔ قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ۔ ولو شئنا لاٰتینا
کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین

سیپارہ ۲۱ - سورۃ ۳۳ - آئت ۱۶ - ۳۰ ۵۱) ٭

محقق - یہ محمد صاحب نے اس واسطے لکھا یا لکھوایا ہوگا - کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے - اپنی فتح ہو - اور مرنے سے نہ ڈریں - شان وحشمت کے سامان بڑھیں - مذہب کی اشاعت ہو - اور اگر بی بی بیحیائی سے نہ آوے تو کیا پیغمبر صاحب بیحیا ہوکر آویں ؟ بیبیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو - یہ کس گھر کا انصاف ہے ؟ (۱۲۶) ٭

(۱۲۷) اور اٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے - اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی ... سوائے اس کے نہیں ۵۲ - پس جب ادا کرلی زید نے اُس سے حاجت - بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اُسکو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے گناہ - نکاح کرلینا ساتھ بی بیوں پسر خواندہ اپنوں کے - جب ادا کرلیں - اُن سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا - نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی - اس میں جو حلال کیا اللہ نے - نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مرد کا تمہارے سے میں سے اور حلال کی عورت ایمان والی - جو بخش دیوے بغیر مہر کے نفس اپنا واسطے اُس کے ... ڈھیل میں ڈال دیوے تو جس کو چاہے - اُن میں سے اور جگہ دیوے پاس اپنے جس کو چاہے - پس نہیں گناہ اوپر تیرے - اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے (منزل ۵ - سیپارہ ۲۲ - سورۃ ۳۳ - آئت ۲ - ۳۲ - ۳۷ - ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ ۵۳) ٭

۵۱ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ - یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝ ۵۲ پوری عبارت حسب ذیل ہے : - "سوائے اس کے نہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کریں - تم سے گندی باتیں - اے اس گھر والو!" ۵۳ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ ... یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ - مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ - مَعَانِی منه وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ ، تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ، فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ ٭

محقق - یہ بڑے ظلم کی بات ہے - کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے - اور آدمی کھلے رہیں - کیا عورتوں کا دل صاف ہوا - صاف جگہ میں سیر کرنے اور دنیا کی بے شمار اشیاء دیکھنے کو نہیں چاہتا ہوگا؟ اسی واسطے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور عیاش ہوتے ہیں - کیا اللہ اور رسول کے احکام ایکدوسرے کے موافق ہیں - یا مخالف؟ اگر موافق ہیں - تو یہ کہنا کہ "دونوں کا حکم مانو" فضول ہے - اگر مخالف ہیں - تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا - ان دونوں میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان[1] ہو جائیگا - اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا - واہ! قرآن کے خدا اور پیغمبر! آپ نے ایسے قرآن کو جس کے رُو سے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کی عادت بنایا اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے - کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے - اگر نہ ہوتے تو (لے پالک) بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے؟ اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنیوالے کا خدا بھی طرفدار بن گیا - اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دے دیا - انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے - اور یہ کیسا سخت غضب ہے - کہ نبی کو شہوت رانی میں بھی کچھ روکاوٹ نہیں ہوتی - اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا تو زید (لے پالک) بیٹا کس کا تھا؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈال لینے سے پیغمبر صاحب نہ رُک سکے - تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے؟ ایسی چالاکی سے بھی بُری بات کرنیوالے کی بدنامی ہونے سے نہیں رُک سکتی - کیا اگر غیر عورت (دوسرے شخص کی بیوی) اپنی خوشی سے نبی سے خوش ہو کر تعلق کرنا چاہے - تو بھی حلال ہوگی - اور یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے - کہ نبی جس عورت کو چاہے چھوڑے - اور محمد صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار ہونے پر بھی اُس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں - اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی زناکاری کی نیت سے داخل ہو - تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہئے - کیا نبی جس کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکے - اور معزز بھی بنا رہے - بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا - جو اس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے؟ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے غیر مدلل خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کیا ۔ (۱۲۷) ۔

[1] چونکہ خدا کے مخالف حکم والے کو قرآن کی اصطلاح میں شیطان کہا گیا ہے - اسلئے یہ لفظ اس جگہ استعمال کیا گیا ہے ۔

(۱۲۸) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے اور نہ یہ کہ نکاح میں لاؤ
بی بیوں اُس کی کو پیچھے اُس کے کبھی۔ تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ۔ تحقیق جو لوگ
ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اُس کے کو۔ لعنت کی ہے اُن پر اللہ نے .... اور وہ لوگ کہ
ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو۔ بغیر اس کے کہ بُرا کیا ہو۔ اُنہوں نے پس
تحقیق اُٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنتی لوگ جہاں پائے جاویں۔ پکڑے
جائیں اور قتل کئے جائیں خوب۔ اے رب ہمارے! دے اُن کو دوگنا عذاب اور
لعنت کر اُن کو سخت (منزل پنجم۔ سیپارہ ۲۲۔ سورۃ الاحزاب (۳۳)۔ آیت
۵۳ کا جزو۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۶۲۔ ۶۸)؛

محقق۔ واہ! کیا خدا اپنی خدائی کو وہم کے ساتھ دکھلا رہا ہے۔ رسول کو ایذا رسانی
سے منع کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے رسول کو بھی روکنا مناسب
نہ تھا۔ تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دُکھی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا
ہے۔ تو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ اور رسول کو ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے
یہ نہیں ثابت ہوتا۔ کہ اللہ اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیویں؟ سوائے اُنکے اور بھی جن
کو چاہیں ایذا دیں۔ جیسا مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا بُرا ہے۔ ویسا ہی غیر مذہب والوں
کو بھی ایذا دینا بہت بُرا ہے۔ اور جو اُسے نہ مانے تو اُن کو متعصب سمجھو۔ واہ! اے
غدر مچانے والے خدا! اور نبی۔ تم جیسے تو بیرحم دُنیا میں بہت تھوڑے ہونگے
جو یہ لکھا ہے۔ کہ غیر لوگ جہاں ملیں۔ اُن کو پکڑو اور مارو۔ ویسا ہی اگر مسلمانوں سے
غیر مذہب والے برتاؤ کریں۔ تو اُن کو یہ بات بُری لگیگی یا نہیں؟ واہ! کیسے تکلیف دہ
پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دُکھ دینے کی دُعا مانگتے ہیں۔ ان سے اُن کی
طرفداری مطلب براری اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی وجہ سے اب تک بھی مسلمان

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ـ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○
رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○

لوگوں میں سے بہت سے بیوقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے (۱۲۸)

سورۃ فاطر (۱۲۹) اور اللہ وہ ہے کہ جس نے بھیجا ہے ہواؤں کو۔ پھر اٹھایا اُن بادلوں کو۔ پھر ہانک لاتے ہیں۔ ہم اُسکو طرف شہر مردے کے۔ پس زندہ کیا۔ ہم نے اُس سے زمین کو پیچھے موت اُس کی کے۔ اسیطرح مردے اٹھائے جاوینگے ۔۔۔ جس نے اتارا ہم کو گھر ہمیشہ رہنے والے میں۔ مہربانی اپنی سے۔ نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے ماندگی۔ (منزل ۵۔ پارہ ۲۲۔ سورہ ۳۵ آئت ۹۔ ۳۵)

محقق - واہ! کیا فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے۔ اور خدا اُس سے مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں کیونکہ خدا کا کام متواتر ایک سا ہوتا رہتا ہے۔ جو گھر ہونگے وہ بنا بناوٹ کے نہیں ہو سکتے اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے۔ وہ بلا محنت کیسے دکھی ہوتا ہے اور بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچ سکتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے۔ تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے۔ اسکی کیا ہی بُری حالت ہوتی ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کا بہشت میں رہنا ہمیشہ آرام وہ نہیں ہو سکتا (۱۲۹)

سورۃ یٰس (۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی۔ تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے اوپر راہ سیدھے کے اتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل ۵ پارہ ۲۲ سورہ ۳۶۔ آئت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵)

محقق - اب دیکھئے۔ اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا۔ تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا۔ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا۔ تو (لے پالک) بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے کی ہی بات ہے۔ کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں۔ کیونکہ سیدھی راہ وہ ہوتی ہے جسمیں سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ سچ کرنا۔ تعصب چھوڑ کر انصاف دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہیں۔ اور اُن سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے۔ سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ انکے خدا میں ایسی نیک عادات ہیں

---

۱۲۹ وَاللّٰہُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ ○ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْہَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْہَا لُغُوْبٌ ○ ۱۳۰ یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○

اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے؟ اس لئے جسطرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے۔ ایسی ہی بات سمجھنی چاہئے (۱۳۰)۔ (۱۳۱) اور پھونکا جاویگا نرسنگا۔ پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے.... اور گواہی دینگے پاؤں انکے جو کچھ وہ کماتے تھے... سوائے اسکے نہیں ہے حکم اُس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے۔ واسطے اُس کے کہ ہو۔ پس ہو جاتی ہے۔[1]

(منزل پنجم سیپارہ ۲۳۔ سورہ ۳۶۔ آئت ۵۰۔ ۶۳۔ ۸۰)

محقق۔ سنئیے اوٹ پٹانگ باتیں کیا پاؤں کبھی گواہی دیسکتے ہیں۔ خدا کے سوائے اُس وقت کون تھا۔ جس کو حکم دیا؟ کس نے سُنا؟ اور کون بن گیا؟ اگر کوئی چیز نہ تھی۔ تو یہ بات جھوٹی ہے اور اگر تھی۔ تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا۔ جھوٹی ہوگی (۱۳۱)

سورہ صافات (۱۳۲) بھرا یا جائیگا اُوپر اُن کے پیالہ شراب لطیف کا سفید رنگ مزا دینے والی واسطے پینے والوں کے.... اُن کے پاس ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں خوب صورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں۔ چھپائے ہوئے۔ کیا پس ہم نہیں مریں گے... اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں میں سے تھا۔ جس وقت ہم نے نجات دی اس کو اور سب اسکے گھر والوں کو۔ مگر ایک بڑھیا رہنے والوں میں سے تھی۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو۔[2]

(منزل ۶ سیپارہ ۲۳۔ سورہ ۳۷۔ آئت ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۵۷۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵ و ۱۳۶)

محقق۔ کیوں جی؟ یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو بُرا بتلاتے ہیں۔ لیکن اُن کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں؟ اتنا اچھا ہے۔ کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب نوشی چھڑائی۔ لیکن یہاں کے بدلے وہاں اُن کے بہشت میں بڑی خرابی ہے۔ عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا۔ اور بڑی بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی۔ اگر (وہاں کے آدمی) جسم والے ہونگے۔ تو ضرور مرینگے اور اگر جسم والے

---

[1] ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون ○ وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون ○ انما امرہٗ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ○

[2] یطاف علیھم بکاس من معین ○ بیضاء لذۃ للشاربین ○ عندھم قاصرات الطرف عین ○ کانھن بیض مکنون ○ افما نحن بمیتین ○ وان لوطا لمن المرسلین ○ اذ نجینٰہ واھلہ اجمعین ○ الا عجوزا فی الغابرین ○ ثم دمرنا الاخرین ○

نہ ہونگے۔ تو عیش و عشرت ہی نہ کر سکیں گے۔ پھر اُن کو بہشت میں لے جانا بے فائدہ ہے
اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو تو جو بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ اُس سے اس کی لڑکیوں نے
مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کیے۔ اس بات کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو۔
تو ایسے پیغمبر کو ماننا فضول ہے۔ اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے۔ تو وہ
خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک
کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایسا خدا مسلمانوں کے گھر ہی رہ سکتا ہے اور جگہ
نہیں (۱۳۲)۔

سورہ ص (۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ کھلی رہنے کی۔ کھلے ہونگے واسطے اُن کے دروازے
تکیے لگائے ہونگے۔ اُن میں منگوائیں گے بیچ اُن کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں
اور نزدیک اُن کے ہونگی نیچی نگاہ والیاں اور ہم عمر۔ پس سجدہ کیا سب فرشتوں نے
اکٹھے۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا۔ اور تھا کافروں سے کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا
تجھ کو سجدہ کرنے سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں
ہاتھوں سے آیا۔ تکبر کیا تو نے۔ یا تھا تو بلند رتبے والوں سے کہا۔ کہ میں بہتر ہوں۔ اُس
سے۔ پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اس کو مٹی سے ۔۔۔۔ کہا پس نکل ان
آسمانوں سے۔ پس تحقیق تو راندہ گیا ہے۔ اور تحقیق اُوپر تیرے لعنت ہے میری
جزا کے دن تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اس دن تک کہ
اٹھائے جاوینگے مردے۔ کہا پس تحقیق تو ڈھیل دیے گیوں میں سے ہے۔ اُس معلوم دن تک
کہا پس قسم ہے عزت تیری کی۔ البتہ میں گمراہ کرونگا ان کو اکٹھے۔ (منزل ۶ پارہ ۲۳۔ سورہ ۳۸
آیت ۴۹-۵۰-۵۱-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸)

لہ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۝ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّ
شَرَابٍ ۝ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ۝ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ۝
اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ
لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ خَلَقۡتَنِىۡ
مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۝ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ
اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ
لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ

محقق۔ اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ باغیچہ نہریں مکان وغیرہ لکھے ہیں۔ ویسے ہی ہیں۔ تو وے نہ ہمیشہ سے تھے۔ اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جو اتصال سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ مرکب ہونے سے پہلے نہ تھیں۔ انفصال کے بعد ضرور نہ رہینگی جب وہ بہشت میں نہ رہینگی۔ تو اس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں کیونکہ لکھا ہے۔ کہ گدّے تکیئے میوے اور پینے کی اشیاء وہاں ملینگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا۔ اُس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سُنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لیا اور جہاں عورتیں ہیں۔ وہاں کا حل کہاں۔ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئی ہیں؟ کیا بہشت کی رہنیوالی ہیں؟ اگر آئی ہیں تو جائینگی۔ اگر وہیں کی رہنے والی ہیں۔ تو قیامت سے پہلے کیا کرتی ہونگی۔ کیا نکمی اپنی عمر کو گذار رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا۔ لیکن شیطان نے نہ مانا۔ اس کا سبب پوچھا۔ تو کہا کہ میں نے اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تو تکبّر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کل اور قادر مطلق خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور شیطان نے سچ کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں۔ اس پر خدا نے غصہ کیوں کیا۔ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا ہے۔ بھلا خدا اپنی خلقت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے؟ کیا ہر ایک جگہ خدا کی نہیں؟ اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ شیطان کو خدا نے لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا۔ اے پروردگار مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا۔ جب شیطان چھوٹا۔ تو خدا سے کہتا ہے۔ کہ اب خوب بہکاؤنگا اور غدر مچاؤنگا تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکاویگا۔ میں اُن کو دوزخ میں ڈال دونگا۔ اور تجھ کو بھی۔ ناظرین! غور کریں۔ کہ شیطان کو بہکانیوالا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا۔ اگر خدا نے بہکایا۔ تو وہ شیطان کا شیطان ٹھیرا۔ اگر شیطان خود گمراہ ہوا۔ تو انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی ادھرم کرنیوالا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے۔ اگر خدا خود چوری

کرنیکی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے۔ تو ایسی صورت میں اس سے بڑھکر غیر منصف کون ہوسکتا ہے؟ (۱۳۳) ؁

سورۂ زمر۔ (۱۳۴) تحقیق اللہ بخشتا ہے۔ سب گناہ۔ وہی ہے بخشنے والا۔ مہربان اور زمین ساری قبضہ میں ہے اُس کے۔ دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے جائیں گے۔ بیچ دہنے ہاتھ اُس کے کے۔ اور چمک جاویگی زمین اپنے پروردگار کے نُور سے اور رکھے جاوینگے اعمال نامے اور لایا جاویگا۔ پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جاویگا۔ اُن میں انصاف سے (منزل ۶ پارہ ۲۴۔ سورہ ۳۹۔ آئت ۵۳-۵-۶۹-۶۸ ؁)

محقق۔ اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے۔ تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے اور بیرحم ہے۔ کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کیجائے۔ تو وہ زیادہ گناہ کریگا۔ اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جاوے۔ تو گناہ ہی گناہ جہاں میں پھیل جاوے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے۔ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے۔ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے۔ اگر وہ بے انصافی نہیں کرتا اور انصاف ہی کرتا ہے۔ تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا۔ وہ اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہوسکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مہر لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد کرنا۔ یہ سب باتیں اس کے انصاف سے بعید ہیں ؁ (۱۳۴) ؁

سُورہ مومن۔ (۱۳۵) اُتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کیطرف سے بخشنیوالا گناہ کا اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے (منزل ۶ پارہ ۲۴۔ سورہ ۴۰۔ آئت ۱ و ۲ ؁)

محقق۔ یہ بات اس واسطے کی ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کرلیویں۔ کہ جسمیں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی

؁ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِہٖ ۝ وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا وَوُضِعَ الۡکِتٰبُ وَجِایۡٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّہَدَآءِ وَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ بِالۡحَقِّ

؁ حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ

بھی جھوٹ کیساتھ مل کرخراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ بخشنا بھاری ادھرم ہے۔ اسیواسطے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں (۱۳۵)

سورۃ حمٓ السجدۃ۔ (۱۳۶) پھر بنائے سات آسمان دو دن میں اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُن کا۔ یہانتک کہ جب جاوینگے اُس کے پاس گواہی دیں گے اُن پر کان اُنکے اور آنکھیں اُن کی اور چمڑے اُن کے بسبب اس کے کہ جو کچھ وہ کرتے تھے اور کہیں گے وے اپنے چمڑوں سے۔ کہ کیوں گواہی دی تم نے اُوپر ہمارے۔ کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے۔ جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنیوالا ہے مُردوں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ ۲۴۔ سورۃ ۴۱ آیت ۱۲۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱)؛

محقق۔ واہ جی واہ! مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا۔ اور جو قادر مطلق ہے۔ وہ تو لمحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بیجان بنایا ہے۔ وے گواہی کیوں کر دے سکیں گے؟ اگر گواہی دلاویگا۔ تو اس سے پہلے بیجان کیوں بنائے؟ (اگر کوئی کہے کہ وہ اُس وقت طاقت عطا کریگا) تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑیگا؟ ایک اس سے بڑھکر بھی جھوٹی بات یہ ہے۔ کہ جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں۔ کہ تو نے ہمارے اُوپر گواہی کیوں دی؟ جیسے کوئی کہے کہ بانجھ کے بیٹے کا مُنہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے۔ تو بانجھ کیونکر ہوئی؟ اگر بانجھ ہے۔ تو اسکے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹی بات ہے۔ اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ تو پہلے مارا ہی کیوں۔ کیا آپ بھی مُردہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا تو مُردے پن کو کیوں بُرا سمجھتا ہے۔ اور قیامت کی رات تک مردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہینگی۔ اور اُن کو خدا نے دورہ سپرد بلا قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا؟ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹہ لگتا ہے (۱۳۶)

لہ فقضٰهن سبع سمٰوات فی یومین واوحی فی کل سماء امرها۔ حتی اذا ما جاءوها شهد علیهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بما کانوا یعملون ○ وقالوا لجلودهم لم شهدتم علینا ط قالوا انطقنا الله الذی انطق کل شیء۔ لمحی الموتی ط

سورۃ الشوریٰ (ے ۱۱) واسطے اُس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی۔ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہتا ہے۔ اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جسکو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے۔ جسکو چاہے بیٹے اکٹھے دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جسکو چاہے بانجھ.... اور نہیں ہے کسی آدمی کو کہ بات کرے اُس سے۔ اللہ اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانیوالا[1] (منزل ۶۔ سیپارہ ۲۵۔ سورۃ ۴۲۔ آیت ۱۱۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹) ٭

محقق۔ خدا کے پاس کنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا۔ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہونگے۔ یہ لڑکپن کی بات ہے کہ جس کے لئے چاہتا ہے۔ اُس کے لئے نیک و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو وہ غیر منصف ہے۔ اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی۔ کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا۔ تو کامل طاقت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے۔ لیکن مرغ مچھلی سور وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں۔ اُن کو کون دیتا ہے؟ اور مرد و عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھکر دکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ خدا کیسے جلال والا ہے۔ کہ اُس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن اس نے پہلے کہا کہ

[1] لہٗ مقالید السمٰوات والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ط یخلق ما یشاء ط یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور ○ او یزوجھم ذکرانا و اناثا ج و یجعل من یشاء عقیما۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراءی حجاب او یرسل رسولا ٭۔ نوٹ۔ اس آیت کے متعلق "تفسیر حسینی" میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے۔ اور خدا کی آواز سُنی۔ ایک پردہ زری تھا۔ اور دوسرا سفید موتیوں کا۔ اور دونوں پردوں کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا۔ کہ جو ستر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ میں بات کرنیوالی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا کی ہی مٹی پلید کر دی۔ کہاں وید اور اُپنشد وغیرہ سچی کتابوں میں بیان کیا گیا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنیوالا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے

پردہ ڈال کر بات کر سکتا ہے اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب اپنا مطلب نکالتے ہونگے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ خدا ہمہ دان محیط کل ہے۔ تو پردہ ڈال کر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھیرتا ہے۔ اور اگر ایسا ہے۔ تو خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ اس واسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ (۱۳۷) ۔

سورۂ زخرف (۱۳۸) اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے (منزل ۶۔ سیپارہ ۲۵۔ سورہ ۴۳۔ آیت ۵۹)[1] ۔

محقق۔ اگر عیسیٰ بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے۔ اسلئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں (۱۳۸)

سورہ دخان۔ (۱۳۹) پکڑو اس کو پس گھسیٹو اسکو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ یہی ہوگا۔ اور بیاہ دوینگے ہم ان کو ساتھ جوروں اچھی آنکھوں والیوں کے ۔ (منزل ششم۔ سیپارہ ۲۵۔ سورہ ۴۴۔ آیت ۴۳-۵۰)[2] ۔

محقق۔ واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے۔ جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے۔ تو اس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اس میں کیا تعجب ہے؟ اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے (۱۳۹) ۔

سورہ محمد۔ (۱۴۰) پس جب مقابل ہو تم کافروں کے۔ پس مارو گردنیں ان کی۔ یہاں تک کہ جب چور کردو ان کو۔ پس مضبوط کرو قید کرنا۔ اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے۔ جس نے نکال دیا تجھ کو۔ ہلاک کیا ہم نے ان کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے ان کے صفت اس بہشت کی۔ کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے بیچ اس کے نہریں ہیں پانی کی۔ کہ نہیں بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا ہے مزہ اس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزا دینے والی واسطے پینے والوں

[1] وَلَمَّا جَاءَ عِیسیٰ بِالْبَیِّنٰتِ ۰
[2] خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ اِلٰی سَوَاءِ الْجَحِیْمِ ۰ کَذٰلِکَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۰

کے اور نہریں ہیں۔ شہد صاف کئے ہوئے کی واسطے اُن کے ہیں وہاں ہر طرح کے میوے، اور معافی ہے پروردگار اُن کے کی (منزل ۶ پارہ ۲۶ سورہ ۴۷ آیت ۴-۱۳-۱۵)

تحقیق۔ اِسی لئے یہ قرآن۔ خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے بےرحم ہیں۔ جیسا یہاں لکھا ہے۔ ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا مسلمانوں پر کرے۔ تو مسلمانوں کو ویسا ہی دُکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں ہوا یا نہیں؟ اور خدا کی طرفداری دیکھئے۔ کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکال دیا۔ اور اُن کو خدا نے ہلاک کر ڈالا۔ بھلا جس میں پاک پانی دُودھ شراب اور شہد کی نہریں ہیں۔ وہ دُنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے۔ اور دُودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے۔ اِن سب باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے۔ (۱۴۰)

سورۃ واقعہ۔ (۱۴۱) جس وقت ہلائی جاویگی زمین خوب اور ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ کر اور پھر اُڑتے پھریں مثل غبار کے۔ پس داہنی طرف کے کیسے ہیں صاحب داہنی طرف اور بائیں طرف کے کیسے ہیں صاحب بائیں طرف کے اوپر جڑاؤ تختوں کے بیٹھے ہیں تکیہ لگائے ہمیشہ رہنے والے ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے اور ایسی صاف شراب کے پیالوں کے اور نہ دُکھے سر اور نہ لگے بکنا اُن کو۔۔۔ اور میوے اس قسم کے کہ پسند کریں۔ اور گوشت پرندوں کا اس قسم سے کہ چاہیئے اور واسطے اُن کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوؤں کے اور بچھونے بلند۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے۔ اُن عورتوں کو ایک قسم پر۔ پس کیا ہم نے اُن کو باکرہ خاوند والیاں ہم عمر واسطے دہنے طرف والوں کے۔ پس بھرو گے اس سے پیٹوں کو۔ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے والے تاروں کے۔ (منزل ۷ سیپارہ ۲۷ سورہ ۵۶ آیت ۴-۵-۶-۸-۹-۱۵-۱۶-۱۷-

---

۱۔ فَاِذَا لَقِيتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۵۴-۵۵) ‏؂

محقق - اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے اُس وقت بھی ہلتی رہیگی۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرند کے اُڑا دیگا؟ اگر بھُنگے ہو جائیں گے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے۔ تو پھر اُن کا دوسرا جنم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا۔ تو اُس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کی تاروں سے بُنے ہوئے ہیں۔ تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے اور کھٹمل کاٹتے ہونگے۔ اور اُن کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکیہ لگا کر نکمّے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے۔ تو اُن کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں۔ ویسے ہی وہاں محنت کر کے گزر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو اُن کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے۔ تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول وبراز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکہ جب میوے کھاوینگے۔ گلاسوں میں پانی پیوینگے۔ اور پیالوں سے شراب پیویں گے۔ تو کیا اُن کا سر نہ دکھیگا اور کیا کوئی بیجا نہ بکیگا؟ خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاوینگے تب تو طرح طرح کی تکلیفات ہونگی۔ اور جب وہاں پر مرد اور حوریں ہونگی۔ تو خون

۱؎ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ○ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ○ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○

ریزی بھی ہوتی ہوگی۔ اور ہڈیاں جہاں تہاں بکھری پڑی ہونگی اور قصابوں کی دکانیں بھی ہونگی۔ واہ! کیا کہنا۔ اُن کے بہشت کی تعریف کہ وہ ملکِ عرب سے بھی بڑھکر نظر آتی ہے۔ اور اگر شراب کباب پی کھاکر مست ہوتے ہیں۔ تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جاویں گے۔ بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کے لئے ضروری بچھونے بڑے بڑے چاہئیں۔ خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے۔ تبھی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا تو بیاہ جو یہاں سے اُمیدوار ہو کر گئے ہیں اُن کیساتھ خدا نے لکھا۔ لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا۔ تو کیا وے بھی اُنہیں اُمیدواروں کیساتھ مثل باکرہ عورتوں کے دیئے جاویں گے؟ اس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہو گئی؟ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو پاکر بہشت میں رہتی ہیں۔ تو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عورتوں سے مرد کی عمر دوگنی اڑھائی گنا چاہیے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے۔ اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھریں گے۔ تو خار دار درخت بھی دوزخ میں ہونگے۔ اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پاویں گے۔ قسم کا کھانا اکثر جھوٹوں کا کام ہے۔ سچوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا۔ (۱۴۱)

سورۃ الصّف (۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے۔ اُن لوگوں کو جو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُس کی کے۔ (منزل ۷ سیپارہ ۲۸ سورہ ۶۱ آیت ۴)

محقق۔ واہ! ٹھیک ہے۔ ایسی ایسی باتوں کی حمایت کرکے ملکِ عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا کے دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی۔ اور مذہب کا جھنڈا بلند کرکے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھا دے۔ وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے۔ (۱۴۲)

سورۃ تحریم۔ (۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے۔ چاہتا ہے تو رضامندی بی بیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نزدیک

۱ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ

ہے پروردگار۔ اگر طلاق دے تمکو پیغمبر۔ یہ کہ بدلے میں دے اُسکو بیبیاں بہتر تم سے مُسلمان عورتیں ایمان والیاں۔ فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں۔ عبادت کرنیوالیاں۔ روزہ رکھنے والیاں۔ خاوند دیکھی ہوئیں اور بن دیکھی ہوئیں۔ منزل ۷ پارہ ۲۸ سورہ تحریم آئت ۱-۵)[1]

محقق - غور سے سوچنا چاہئے۔ کہ خدا کیا ہُوا۔ محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنیوالا ملازم ٹھیرا۔ پہلی آئت پر دو کہانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور اُسکی کئی بیبیاں تھیں۔ اُنہیں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی۔ تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گذری۔ اُن کے کہنے سُننے کے بعد محمد صاحب قسم کھا گئے۔ کہ ہم نہ پیوینگے۔ دُوسری یہ کہ اُنکی کئی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی۔ اس کے یہاں رات کو گئے۔ تو وہ وہاں نہ تھی۔ اپنے باپ کے یہاں گئی تھی محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیز کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اس کی خبر ملی۔ تو وہ ناراض ہو گئی۔ تب محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی سے بھی کہہ دیا۔ کہ تم کسی سے یہ بات مت کہنا۔ بیوی نے منظور کیا۔ کہ نہ کہونگی۔ پھر اُنہوں نے دوسری بیوی سے جا کر کہا۔ اِس پر یہ آئت خدا نے اُتاری۔ کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اُوپر حلال کیا اُس کو حرام تو کیوں کرتا ہے؟ عقلمند لوگ غور کریں۔ کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا فیصلہ کرتا پھرتا ہے؟ اور محمد صاحب کا چالچلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دُوسری کی عزت کرے۔ تو وہ طرفدار ہو کر گنہگار کیوں نہیں ہوگا؟ اور جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پا کر کنیزکوں کے ساتھ پھنسے اُسکے نزدیک شرم۔ خوف اور دھرم کیونکر پھٹک سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے کہ

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥ یعنی جو زانی آدمی ہیں اُن کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی۔ ان کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا (سرپنچ) ثالث بنا ہے۔ اب صاحبان عقل غور

---

[1] یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِی مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِیمٌ ۝ عَسٰی رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ یُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَیْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَیِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝

کریں۔ کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہوا ہے یا کسی بے علم مطلبی کا اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب سے اُس کی کوئی بیوی ناراض ہو گئی ہوگی۔ اُس پر خدا نے یہ آیت اُتار کر اُس کو دھمکایا ہوگا۔ کہ اگر تو گڑبڑ کریگی اور محمد صاحب تجھے طلاق دیدینگے۔ تو اُن کو اُن کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دیگا۔ کہ جو خاوند سے نہ ملی ہوں جس آدمی کو کہ ذرا سی عقل ہے۔ وہ غور کر سکتا ہے۔ کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ یا اپنی مطلب براری کے۔ ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کچھ نہیں کہتا تھا۔ صرف موقعہ محل دیکھ کر اپنی مطلب براری کے واسطے خدا کی طرف سے محمد صاحب کہہ دیتے تھے۔ جو لوگ خدا ہی کی طرف سے لگاتے ہیں اُن کو ہم تو کیا سب عقلمند آدمی یہی کہیں گے۔ کہ خدا کیا ٹھہرا گویا محمد صاحب کے واسطے بیویاں لانے والا نائی ٹھیرا ۔ (۱۴۳)

(۱۴۴) اے نبی! جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُن کے (منزل ۷۔ سیپارہ ۲۸۔ سورۃ التحریم آیت ۹)۔

محقق۔ دیکھئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی سو دوسرے مذاہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمر بستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر رحم کرے۔ کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں ۔ (۱۴۴)

سورہ حاقہ۔ (۱۴۵) پھٹ جائیگا آسمان۔ پس وہ اُس دن سست ہوگا۔ اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں اُس کے۔ اور اُٹھاوینگے عرش رب تیرے کا۔ اوپر اپنے۔ اُس دن آٹھ شخص روبرو لائے جاؤ گے تم نہ چھپا رہیگا تم میں سے کوئی چھپنے والا۔ پس جس کو دیا گیا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں۔ پس کہیگا لیجئے پڑھو۔ اعمالنامہ میرا اور جس کو ملا عمل نامہ بائیں ہاتھ میں پس کہیگا اے کاش کہ نہ ملتا میرا عمل نامہ میرے ہاتھ میں (منزل ہفتم سیپارہ ۲۹۔ سورہ حاقہ (۶۹) آیت ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۵)۔

---

۱ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ○ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ ○ وَّالْمَلَکُ عَلٰی اَرْجَآئِهَا

دیکھو صفحہ آئندہ

محقق - واہ! کیا فلاسفی اور انصاف کی بات ہے۔ بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی پھٹ سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے۔ کہ پھٹ جاوے؟ اگر اجرامِ فلکی کو آسمان کہتے ہیں۔ تو یہ بات علم کے خلاف ہے۔ اب قرآن کے خدا کے مجسّم ہونے میں کچھ شک نہیں رہا۔ کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اٹھوانا بغیر مجسّم کے کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور سامنے یا پیچھے بھی آنا جانا مجسّم ہی کا ہو سکتا ہے۔ جب وہ مجسّم ہے تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان محیطِ کُل قادرِ مطلق نہیں ہو سکتا۔ اور سب روحوں کے اعمال کبھی نہیں جان سکتا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینا۔ پڑھوانا۔ بہشت میں بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ کا دینا۔ دوزخ میں بھیجنا اور اعمال نامہ پڑھکر انصاف کرنا بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ سب کارروائی لڑکپن کی ہے ۞ (۱۴۵)

سورہ معارج - (۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اُس کی۔ اُس دن میں کہ جس کا مقدار ہے پچاس ہزار برس۔ جس دن نکلینگے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے جیسے کسی نشانی پر دوڑتے ہیں۔ (منزل ۷، پارہ ۲۹۔ سورہ ۷۰ آیت ۴۔ ۴۳[۱])

محقق - اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے۔ تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے۔ تو اتنا بڑا دن کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیا پچاس ہزار برسوں تک خدا فرشتے اور اعمالنامے والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہیں گے؟ اگر ایسا ہے۔ تو بیمار ہو کر مر بھی جاوینگے۔ کیا قبروں سے نکلکر خدا کی کچہری کی طرف دوڑینگے؟ اُن کے پاس سمن قبروں میں کیونکر پہنچیں گے؟ اور ان بیچاروں کو جو کہ نیک کردار یا بدکار ہیں۔ اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد کیوں رکھا؟

بقیہ صفحہ گذشتہ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ○ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○

[۱] تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ○ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ○

اور آج کل خدا کی کچہری بند ہوگی۔ اور خدا اور فرشتے نکمّے بیٹھے ہونگے یا کچھ کام کرتے ہونگے؟
اپنے اپنے مکانوں میں ادھر ادھر بیٹھے۔ گھومتے۔ سوتے۔ ناچ تماشہ دیکھتے اور عیش و
عشرت کرتے ہونگے۔ ایسا اندھیر کسی سلطنت میں نہ ہوگا۔ ایسی ایسی باتوں کو سوا
غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے دوسرا کون مانیگا؟ (۱۴۶)

سورۂ نوح۔ (۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے۔ کیا نہیں دیکھا تم نے
کیونکہ پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے۔ اور کیا چاند کو بیچ اُن کے روشن
اور کیا سورج کو چراغ۔ (منزل ۷، پارہ ۲۹۔ سورہ ۷۱ آئت ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶)[۱]

محقق۔ اگر روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ تو وہ ازلی غیر فانی نہیں رہ سکتیں پھر
بہشت میں ہمیشہ کیونکر رہ سکینگی؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ ضرور فنا ہونیوالی ہے
آسمان (آکاش) کو اوپر نیچے کیونکر بنا سکتا ہے؟ کیونکہ وہ بے شکل اور محیط شے
ہے۔ اگر دوسری چیز کا نام آسمان (آکاش) رکھتے۔ تو بھی اُس کا آسمان نام رکھنا بیمعنی
ہے۔ اگر اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے۔ تو ان سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں
رہ سکتے۔ اگر بیچ میں رکھا جاتے۔ تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن
رہیگی۔ دوسرے سے لیکر (باقی) سب میں تاریکی رہنی چاہئے۔ ایسا نہیں معلوم ہوتا
اس واسطے یہ بات بالکل جھوٹی ہے (۱۴۷)

سورۂ جن (۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں۔ پس مت پکارو ساتھ
اللہ کے کسی کو۔ (منزل ۷۔ پارہ ۲۹۔ سورہ ۷۲۔ آئت ۱۸)[۲]

محقق۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو مسلمان لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اس کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف
ہے۔ اور جو خلاف نہیں کرتے۔ تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھیراتے ہیں؟ جب مسجدیں
خدا کے گھر ہیں۔ تو مسلمان بڑے بت پرست ہوئے۔ کیونکہ جیسے پورانی۔ جینی چھوٹے
سے بت کو خدا کا گھر ماننے سے بت پرست ٹھیرتے ہیں تو یہ لوگ کیوں نہیں (۱۴۸)

[۱] وقد خلقکم اطوارا ○ الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا ○ وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا ○ [۲] وان المسجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ○

سورۂ قیامت - (۱۴۹) اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند - (منزل ۷ - سیپارہ ۲۹ - سورہ ۷۵ - آیت ۹[1]) ؎

محقق - بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہوسکتے ہیں؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے - اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے میں کیا مطلب تھا اور دیگر سب اجرامِ فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی بنائی ہوئی کبھی ہوسکتی ہیں؟ سوائے بیعلموں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہوسکتیں (۱۴۹)

سورہ دہر (۱۵۰) اور پھرتے ہیں لڑکے پاس اُن کے سدا رہنے والے.... جس وقت دیکھیگا - تو اُن کو - گمان کریگا - تو اُن کو موتی بکھرے ہوئے اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی کے اُن کو - اور پلاویگا اُن کو ربّ اُن کا شراب پاکیزہ - منزل ۷ - سیپارہ ۲۹ - سورۃ ۷۶ - آیت ۱۹ و ۲۱[2]) ؎

محقق - کیوں جی! موتی کے رنگ والے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں؟ کیا جوان لوگ اُن کی خدمت یا عورتیں اُن کی سیری نہیں کرسکتیں؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے بُرا فعل لڑکوں کیساتھ بدفعلی کا کرتا ہے - اُسکی بُنیاد یہی قرآن کا قول ہو - اور بہشت میں خادم مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دُکھ اور طرفداری کیوں پائی جاتی ہے؟ اور جب خدا ہی شراب پلاویگا - تو وہ بھی اُن کے خدمتگار کی مانند ٹھیریگا - پھر خدا کی عظمت کیوں کر رہ سکیگی؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتے - تو اُن کی ہمبستری کرنا بیفائدہ ہوا - اور اگر ہوتے ہیں - تو وے روحیں کہاں سے آئیں اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں؟ اگر پیدا ہوئیں - تو اُن کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے کے بہشت کیونکر مُفت ملیگا؟ بعض بیچاروں کو ایمان لانے کے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے کے سُکھ ملجاوے - اِس سے بڑھکر بے انصافی اور کون سی ہوگی؟ (۱۵۰) ؎

---

[1] وجمع الشمس والقمر ۝ ۹

[2] ویطوف علیھم ولدان مخلدون ج اذا رایتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا ۝ وحلوا اساور من فضۃ وسقٰھم .....

سورۃ النباء - (۱۵۱) بدلے دیئے جاویں گے موافق اعمال کے .... اور پیالے بھرے ہوئے ہیں - اُس دن کھڑی ہونگی رُوحیں اور فرشتے صف باندھ کر (منزل ہفتم - سیپارہ ۳۰ - سورہ ۷۸ - آیت ۲۵ - ۳۲ - ۳۶)[۱] ٭

محقق - اگر اعمال کے مُطابق ثمرہ دیا جاتا - تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوروں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت مِلا؟ جب پیالے بھر بھر شراب پیوینگے - تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے - یہاں رُوح ایک فرشتے کا نام ہے - جو سب فرشتوں سے بڑا ہے - کیا خدا رُوح یا فرشتوں کو صف باندھکر کھڑے کر کے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب رُوحوں کو سزا دلاویگا - اور خدا اُس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کر کے شیطان کو پکڑ لے - تو اُسکی سلطنت بیخوف و خطر ہو جاوے - (کیا) اِس کا نام خدائی ہے؟ (۱۵۱) ٭

سُورہ تکویر - (۱۵۲) جس وقت کہ سُورج لپیٹا جاوے - اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جاویں اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اُتاری جاوے (منزل ہفتم سیپارہ ۳۰ - سُورہ ۸۱ - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۱۱)[۲] ٭

محقق - یہ بڑی نادانی کی بات ہے - کہ گول سورج کا کرّہ لپیٹا جاویگا اور تارے گدلے کیونکر ہو سکینگے؟ اور پہاڑ بیجان ہونے سے کیونکر چلینگے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اُس کی کھال نکالی جاویگی؟ یہ بڑی نادانی اور بے علمی کی بات ہے (۱۵۲)

سُورہ انفطار - (۱۵۳) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے اور جس وقت تارے جھڑ جاویں اور جس وقت کہ دریا چیرے جاویں - اور جس وقت کہ قبریں زندہ کر کے اُٹھائی جاویں - (منزل ۷ - پارہ ۳۰ - سورہ ۸۲ - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۴)[۳] ٭

محقق - واہ جی! قرآن کے مصنّف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا - اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے جو چیر ڈالیگا؟

---

[۱] جَزَاءً وِّفَاقًا ○ وَكَأْسًا دِهَاقًا ○ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۔ ق

[۲] إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ○ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ○

[۳] إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ○ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ○ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ○

اور قبروں کیا مُردے ہیں جو زندہ کر سکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی باتوں) کی مانند ہیں۔ (۱۵۳) ✣

سُورۃ البروج۔ (۱۵۴) قسم ہے آسمان بُرجوں والے کی۔ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے (منزل ۷۔ سیپارہ ۳۰۔ سورہ ۸۵ آیت ۱-۲۱-۲۲)[1]

محقق۔ اس مُصنّف قرآن نے جغرافیہ اور علم ہیئت کچھ بھی نہیں پڑھا تھا نہیں تو آسمان کو قلعہ کی مانند برجوں والا کیوں کہتا؟ اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے۔ (اور برج کیوں نہیں ہیں؟) اس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارہ لوک یعنی کُرّہ ہیں۔ کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے۔ اگر یہ قرآن اس کا تصنیف شدہ ہے۔ تو خدا بھی علم و دلیل سے خلاف عقل والا ہوگا ✣ (۱۵۴) ✣

سُورۃ طارق۔ (۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر۔ (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورہ ۸۶۔ آیت ۱۵-۱۶)[2] ✣

محقق۔ مکر کہتے ہیں ٹھگ پنے کو۔ کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے۔ تو بھلے آدمی کو بھی چاہیئے۔ کہ اُس کے گھر میں جا کر چوری کرے؟ واہ! واہ! قرآن کے مُصنّف (۱۵۵)

سُورہ فجر۔ (۱۵۶) اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لایا جائیگا اُس دن دوزخ۔ (منزل ۷۔ سیپارہ ۳۰۔ سورہ ۸۹۔ آیت ۲۱-۲۲)[3] ✣

محقق۔ کہو جی! جیسے کہ کوتوال اور سپہ سالار اپنی فوج کو لیکر صف باندھ کر پھرتے ہیں۔ ویسا ہی اُن کا خدا آکرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گٹھڑے کی مانند سمجھا ہے۔ کہ جس کو اُٹھا کر جہاں چاہیں۔ وہاں لے جائیں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے۔ تو بیشمار قیدی اس میں کیسے سما سکیں گے؟ (۱۵۶) ✣

سُورۃ الشمس۔ (۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو

---

[1] وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

[2] اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝

[3] وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ ....

اُونٹنی خدا کی ہے اور اُسکے پینے کی باری ہے۔ پس جھٹلایا اُس کو۔ پس پاؤں کاٹے اُسکے پس ہلاکی ڈالی اُوپر اُن کے رب اُنکے نے (منزل ۷ پارہ ۳۰۔ سورہ ۹۱۔ آیت ۱۳-۱۴) [۱]

محقق۔ کیا خدا بھی اُونٹنی پر چڑھکر سیر کرتا ہے؟ نہیں توکس واسطے رکھی ہے؟ اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑکر اُن پر وبا کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی۔ تو اُنکو سزادی۔ پھر قیامت کی رات میں انصاف (کا کرنا) اور اُس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا؟ اس اُونٹنی کے ذکر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اُونٹ اُونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے (۱۵۷)

سُورۂ علق۔ (۱۵۸) اگر باز نہ آئیگا۔ البتہ گھسیٹیں گے۔ ہم اُس کی ساتھ پیشانی کے بالوں وچوٹی کے وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار .... ہم بلا دینگے فرشتوں دوزخ کے کو (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۳۰۔ سورہ ۹۶۔ آیت ۱۵-۱۶-۱۸) [۲]

محقق۔ اس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا۔ بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور قصوروار ہوسکتی ہے؟ سوائے (کسی) رُوح کے۔ یہ کبھی خدا ہوسکتا ہے۔ کہ جو جیلخانہ کے داروغہ کو طلب کرے؟ (۱۵۸)

سُورۂ قدر۔ (۱۵۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے۔ رات قدر کی۔ اُترتے ہیں فرشتے اور رُوح اُس میں ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے۔ (منزل ۷ سیپارہ ۳۰ سورۃ ۹۷۔ آیت ۱-۲-۳-۴) [۳]

محقق۔ اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا۔ تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت میں اُتری کیسوں کر درست ہوسکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے۔ اُس کے متعلق کیا پوچھنا ہے۔ ہم لکھ آئے ہیں۔ کہ اوپر نیچے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور رُوح خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ اس سے

[۱] فقال لھم رسول اللّٰہ ناقۃ اللّٰہ وسقیٰھا ○ فکذبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ○ [۲] کلّا لئن لم ینتہ لنسفعًا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ ○ [۳] انّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ○ وما ادرٰئک ما لیلۃ القدر ○ تنزّل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر ○ [۴] ایک بات کو کئی بار دہرانا (مترجم) ؎

صاف ہو گیا۔ کہ خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے۔ اب تک معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا۔ فرشتے اور پیغمبر تین کی کہانی ہے۔ اب ایک روح چوتھی نکل پڑی۔ اب نہ جانے یہ چوتھی روح کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں کے مذہب یعنی باپ بیٹا اور روح القدس تین کے ماننے کے علاوہ چوتھی شے نکل آئی۔ اگر کہو کہ ہم تینوں کو خدا نہیں مانتے۔ ایسا ہی ہو لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے۔ تو خدا فرشتے اور پیغمبر کو روح کہنا درست ہے یا نہیں؟ اگر یہ بھی پاک روح ہیں۔ تو پھر کسی خاص وجود کو روح کیوں کہتے ہو؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ حیوانوں رات دن اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے۔ قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں (۱۵۹)

قرآن کے متعلق محقق کی رائے

(۱۶۰) اب یہ قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے روبرو پیش نظر کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے ہیں۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بیفائدہ نہ ضائع کریں۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے۔ وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے۔ ویسے اور بھی مذہب کے ضد تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اس کے سوائے جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور وہم ہے۔ اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا اس میں غلطی ڈال کر فساد مچا انسانوں میں نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانیوالا مضمون ہے اور پنرکت[1] دوش کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے۔ پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے۔ کہ سب کے سب باہمی محبت اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں۔ جیسے میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں اسی طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں۔ تو کیا مشکل ہے۔ کہ آپس کی نا اتفاقی چھوٹ اتفاق ہو کر خوشی سے ایک مذہب ہو کر راستی حاصل ہو سکے۔ یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے۔ اس کو عقلمند و مذہب لوگ مصنف کے منشا کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھاویں۔ اگر کہیں غلط فہمی سے کچھ لکھا گیا ہو تو اس کو صحیح کر لیویں (۱۶۰)*

[1] ایک بات کو کئی بار دہرانا۔ (مترجم)

اتھرو ید پنشد اب ایک بات باقی ہے۔ کہ اکثر مسلمان ایسا کہا کرتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب کی بات اتھروو ید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھرو وید میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ سوال۔ کیا تم نے سب اتھرو وید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے۔ تو الوپ نشد دیکھو۔ دیکھو یہ صاف اس میں لکھا ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ اتھرو وید میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہیں ہے؟

अस्माल्लां इल्ले मित्रा वरुणा दिव्यानि धत्ते॥ इल्लल्लेवरुणोराजा पुनर्द्दुः॥ हया मित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः॥१॥ होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महा सुरिन्द्राः अल्लोज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम॥२॥ अल्लोरसूल महामदरकबरस्य अल्लो अल्लाम्॥३॥ आदल्लाबूकमेककम्॥ अल्लाबूकं निखातकम्॥ ४ ॥ अल्लो यज्ञेन हुतहुत्वा॥ अल्लासूर्य्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः॥५॥ अल्ला ऋषीणां सर्वदिव्यां इन्द्राय पूर्वं माया परममन्तरिक्षाः॥६॥ अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम्॥७॥ इल्लांकबर इल्लांकबर इल्लां इल्लल्लेति इल्लल्लाः॥८॥ ओम् अल्लाइल्लल्ला अनादिस्वरूपाय अथर्वणा श्यामा हुं ह्रीं जनानपशूनसिद्धान् जलचरान् अदृष्टं कुरु कुरु फट्॥९॥ असुर संहारिणी हुं ह्रीं अल्लोरसूल महमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्लाः॥१०॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے۔

جواب ۔ اگر تم نے اتھرو وید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو یا کسی اتھرو وید کے جاننے والے کے پاس رجا کر بیس کانڈوالی منتر سنگھتا اتھرو وید کو دیکھ لو (اس میں) کہیں اپنے پیغمبر صاحب کا نام یا (مسلمانی) مذہب کا نشان نہ دیکھو گے اور جو الوپ اُنشد ہے۔ وہ نہ تو اتھرو وید میں نہ اس کے گوپتھ برہمن اور اُس کی کسی شاخ میں ہے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اسکو تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اس کا مصنف

کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت دونو
کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو (اسمّلّام رالے مِتّرا وَرُنا دِویانی دھتّے) یہ سنسکرت
کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس
کو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے ۔

اگر اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھیں۔ تو یہ بناوٹی بے دلیل اور وید اور صرف و نحو
کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے۔ جیسی یہ اُپنشد بنائی ہے۔ ویسے ہی بہت
سی اُپنشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنادی ہیں۔ مثلاً سوروپ
اُپنشد۔ نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ ۔

سوال ۔ آج تک کسی نے ایسا نہیں کہا اب تم کہتے ہو ہم تمہاری بات کیسے مانیں

جواب ۔ تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے
جس طرح سے ہم نے اُس کو غیر مدلل ٹھیرایا ہے۔ ویسے ہی جب تم اتھروید۔ گوپتھ یا اس
کی شاخوں سے (یا) زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہو بہو تحریر دکھلا دو اور ٹھیک
معنوں کے رُو سے بھی ثابت کرو۔ تب تو (تمہاری بات) قابل تسلیم ہو سکتی ہے

سوال ۔ دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے

جواب ۔ ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے
باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے سوائے دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہو سکتی
اب ہم تمہاری بات کو سچی مانیں یا اُنکی ہم تو یہی مانتے ہیں کہ راست گفتاری۔
کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ صفات سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا۔ بکھیڑا۔
حسد۔ نفرت۔ دروغگوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا
دھرم قبول کرنے کی خواہش ہو تو

ویدک دھرم کو قبول کرو۔ فقط

اس سے آگے اپنے عقیدوں کا خلاصہ لکھیں گے ۔

شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے
آراستہ ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب دربارہ عقائد اسلام
ختم ہوا ۔

ओ३म्

اپنے منتویہ (مسلمہ عقیدوں) امنتویہ (غیر مسلمہ باتوں) کا بیان

منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

۱- عام مسلمہ اصول یعنی ساری دنیا پر حاوی ہر فرد بشر کے لئے مفید دھرم وہی ہے، جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں۔ مانتے ہیں، نیز مانیں گے جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں۔ کہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہو سکتا گو بےعلم یا کسی مت[1] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں۔ مگر اس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا۔ مگر ہاں جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بےرو رعایت عالم مانتے ہیں۔ وہی سب کو منتویہ (قابل تسلیم) اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (غیر مسلمہ) ہونے کی وجہ سے سند کے لائق نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کا اصلی مدعا

۲- پس وید وغیرہ ست شاستروں کے ملنے ہوئے اور برہما سے لیکر جیمنی تک درشی منیوں کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ[2] ہیں۔ کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں۔ اُن سب کو نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اسی کو مانتا ہوں۔ کہ جو تینوں زمانوں میں سب کے لئے یکساں ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے "خیال یا مت" کو جاری کرنے کا ذرہ بھی منشا نہیں ہے۔ بلکہ جو سچ ہے اسکو ماننا منوانا اور جو جھوٹ ہے۔ اُسکو چھوڑنا چھڑانا مد نظر ہے اگر میں رو رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروجہ متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی سے لیکن میں اس چال چلن کو جو آریہ ورت یا دوسرے ملکوں میں ادھرم کے مطابق ہے قبول کرتا اور دھرم کے متعلق باتوں کو کبھی ترک نہیں کرتا۔ اور نہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایسا کرنا منش

نوٹ[1] مت والے سے مراد ایسے شخص سے ہے۔ جس کے عقائد کسی کی ہٹ دھرمیوں یا باہمی مخالفانہ جھگڑوں اور اُن کی پاسداریوں پر مبنی ہوں۔ اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقائد کو مت سے نامزد کیا ہے۔ [2] پدارتھ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن کے لئے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں جوہر عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں۔ جن پر تصور باندھا جا سکتا ہے۔ اور جن کا شمار مختلف درشن کاروں نے مختلف طریقہ پر کیا ہے۔ (مترجم)

سچی انسانیت کا تقاضا

۳۔ "منش" اُسکو کہنا چاہیئے۔ جو منن شیل" (صاحب غور و فکر) ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ نا انصافی کرنیوالے سے اُس کے طاقتور ہونے پر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اُس سے ڈرتا رہے اسی قدر نہیں بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بے کس کمزور اور بے ہنر کیوں نہ ہوں اپنی ساری طاقت سے اُن کی حفاظت۔ ترقی اور ان کے خوش کُن برتاؤ کے لئے کوشش کرے اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھکر صاحب و سلطنت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اس کی بربادی۔ تنزّل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک بے انصافی کرنیوالوں کی طاقت کو گھٹاتے اور انصاف کرنیوالوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اس کام میں چاہے اس کو کیسی ہی سخت تکلیف پہنچے۔ خواہ جان بھی چلی جاوے۔ تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اِس کے متعلق شریمان مہاراجہ بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک (اشعار) کہے ہیں۔ اُن کا لکھنا مناسب ہو تو سمجھ کر لکھتا ہوں:۔

निन्दन्तु नीतिनिपुणा, यदि वा स्तुवन्तु, लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम् । अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा, न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ॥१॥ भर्तृहरि । न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्, धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः धर्मो नित्यः सुख दुःखे त्वनित्ये जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः॥२। महाभारते एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः । शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥३॥ मनुः॥ सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम् ॥४॥ नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम्। नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत ।५।

(۱) مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں خواہ تعریف - دھن آوے - خواہ چلا جاوے خواہ آج ہی موت ہو - خواہ کسی یُگ میں مریں - صاحبان استقلال کسی صورت میں، نیائے (انصاف) کے راہ سے قدم بھر بھی ادھر اُدھر نہیں ہوتے (از اقوال شریمان بھرتری ہری)

(۲) دھرم کو کبھی ترک نہ کرے نہ تو کسی آرزو پر - نہ خوف پر نہ لالچ پر اور نہ زندگی کی خاطر دھرم ہمیشہ ہے - سکھ دکھ چند روزہ ہے - رُوح غیر فانی ہے مگر موجب زندگی فانی ہے (از مہابھارت) ÷

(۳) دھرم یکتا اور فرزانہ دوست ہے - جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا - (شرط رفاقت بجا لاتا ہے) - دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں ÷ (از منو) ÷

(۴) راستی ہی فتحیاب ہوتی ہے نہ کہ ناراستی - عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ حقانیت ہی ہے - جس سے رِشی اور راست مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں جو عظیم مسکن سچائی کا ہے ÷

(۵) راستی سے بڑھکر دھرم اور ناراستی سے بڑھکر کوئی پاپ نہیں اور سچائی سے بہتر فی الحقیقت کوئی علم نہیں - اس لئے (انسان کو) سچائی کا اختیار کرنا چاہئے (اُپ نشد مترجم) ÷

ان اصحاب کے اشعار کے منشاء کے مطابق سب کو یقین رکھنا واجب ہے

بیان منتویہ امنتویہ اُم - اب جن جن پدارتھوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں اُن کا بیان اس جگہ مختصراً کرتا ہوں - کہ جن کی مفصل تشریح اس کتاب میں اپنے اپنے موقعہ پر کر دی ہے ÷

(۱) ایشور (۱) اوّل ایشور کہ جس کے نام برہم - پرماتما وغیرہ ہیں - جو سچدانند (ہست مطلق - علیم مطلق اور راحت مطلق) وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے - جس کے صفات فعل و ذات پاک ہیں - جو ہمہ دان - بے شکل - ہمہ گیر - کل - جسم نہ لینے والا - لا انتہا - قادر مطلق - رحیم - عادل - تمام دنیا کو پیدا کرنے والا - قائم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے - تمام جیووں کو اُن کے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش وغیرہ

ہونے کی صفات سے موصوف ہے۔ اسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں ٭

وید مستند بالذات دوسرے گرنتھ مستند بالغیر

(۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو مفروضہ من الخطا۔ سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذاتہ خود مستند ہیں۔ کہ جن کے مستند ٹھہرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنیوالے اور زمین وغیرہ کے بھی مشاہدہ میں آنے کا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح چاروں وید ہیں۔ چاروں ویدوں کے براہمن۔ چھ انگ چھ اُپانگ۔ چار اُپ وید اور ۱۱۲۷ (گیارہ سو ستائیس) ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ رشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں۔ اُن کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر) یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں۔ اور جو اُن میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا) ٭

دھرم اور ادھرم

(۳) جو بے رو رعایت انصاف کا رویہ۔ راستگوئی وغیرہ سے موصوف (یعنی) ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہے۔ اُس کو "دھرم" اور جو رو رعایت سے پر بے انصافی کا رویہ۔ دروغ گوئی وغیرہ۔ ایشور کی حکم عدولی (یعنی ویدوں کے خلاف ہے) اس کو ادھرم مانتا ہوں ٭

جیو

(۴) جو اچھا (خواہش) دویش (نفرت) سکھ (راحت) دکھ (رنج) اور گیان (علم) وغیرہ صفات (محسوسات) والا محدود العلم۔ ابدی ہے۔ اسی کو جیو مانتا ہوں ٭

جیو اور ایشور میں فرق اور تعلق

(۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات اساسی کے لحاظ سے جدا اور بلحاظ و محیط اور صفات موجبہ کے لحاظ سے غیر جدا ہیں۔ یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر کبھی الگ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ اور نہ کبھی ایک تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ اسی طرح پرمیشور اور جیو میں بلحاظ و محیط۔ معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا تعلق مانتا ہوں ٭

اناوی پدارتھ

(۶) اناوی پدارتھ (غیر حادث اشیاء) تین ہیں۔ ایک "ایشور" اور دوسرا جیو تیسرا پرکرتی یعنی جہان کی علت مادی۔ کو نتیہ (ابدی) کہتے ہیں۔ جو نتیہ پدارتھ ہیں اُن کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں ٭

پرواہ سے انادی

(۷) "پرواہ سے انادی" (ازروئے سلسلہ کے بے آغاز ہونا) جو جوہر و صفات و حرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے۔ وہ اُن میں انادی ہے۔ اور اس سے پھر بھی ترکیب ہوگی اور تفریق بھی۔ اُن تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں ۔

سرشٹی (پیدائش دنیا)

(۸) سرشٹی (پیدائش) اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو علم اور موزونیت کیساتھ ملکر الگ الگ ذرات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے

پیدائش دنیا کا مدعا

(۹) "سرشٹی کا پریوجن" (پیدائش کا مدعا) یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات و فعل و عادات ہیں۔ اُن کا باثر ہونا۔ مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا۔ کہ آنکھیں کس واسطے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ دیکھنے کے واسطے۔ اسیطرح ایشور کی پیدا کرنے کی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ نیز جیووں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی (اسی پر منحصر ہیں) ۔

دنیا فاعل رکھتی ہے

(۱۰) "سرشٹی سکرتک" (فاعل والی) ہے۔ اُس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے۔ کیونکہ "سرشٹی" کی ساخت دیکھنے اور جڑ (غیر متعقل) اشیاء میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنیکی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے ۔

بندھن

(۱۱) "بندھ" نیمتک (عارضی یعنی بہ باعث نمت (عارضی) اودیا کے ہے (یعنی) جو جو پاپ کے کام ہیں (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بے علمی وغیرہ (وہ) سب دُکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ "بندھ" (قید یا ناگوار طبع امر) ہے۔ کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی۔ مگر بھوگنا پڑتا ہے ۔

مکتی

(۱۲) یعنی تمام دُکھوں سے مخلصی پاکر لامقید موجود کل پرمیشور اور اسکی سرشٹی میں اپنی خواہش سے بچرنا۔ مقررہ وقت تک مکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دنیا میں آنا ۔

ف آریہ اُدیش رتن مالا میں اس کو اس طرح بیان کیا ہے۔ "جو کاریہ جگت"، "جیو کے کرم" اور جو ان کا سنیوگ ویوگ ہے یہ تینوں پرواہ سے انادی ہیں۔ پس اس موقعہ پر ان تینوں کا الفاظ سے مراد ترکیب پاتے ہوئے جوہر صفات اور حرکات سے ہے ۔ (مترجم) ؎ جو حرکت (سکون) کہ نیمن سرشٹی کے مطابق ہو اُسے بچرنا کہتے ہیں ۔

مکتی کے وسائل

(۱۳) "مکتی کے سادھن" (نجات کے وسائل) ایشور کی پرستش یعنی یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق کرنا) دھرم پر عمل کرنا۔ برہمچریہ سے علم کا حاصل کرنا۔ راستبازعالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین غور اور کوشش وغیرہ ہیں ؛

ارتھ

(۱۴) "ارتھ" (سامان حصول مقاصد) وہ ہے۔ جو دھرم ہی سے حاصل کیا جائے اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ انرتھ (سامان کے مناسب اوصاف سے عاری) ہے

کام

(۱۵) "کام" (مقصد) وہ ہے۔ جو دھرم اور "ارتھ" کے ذریعہ حاصل کیا جاوے ؛

ورن آشرم

(۱۶) "ورن آشرم[1]" اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں ؛

راجا

(۱۷) "راجا" اسی کو کہتے ہیں۔ جو اوصاف حمیدہ۔ افعال نیک اور اعلیٰ عادتیں رکھتا ہو۔ بے رو رعایت۔ فرض انصاف کا ادا کرنے والا۔ رعایا کے ساتھ مثل والدین کے برتے اور ان کو مثل اولاد کے سمجھ کر ان کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے ؛

پرجا

(۱۸) "پرجا" (رعایا) اس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔ افعال اور عادتوں کو اختیار کر کے بے رو رعایت ہو کر راستی انصاف کے عمل سے راجا اور پرجا کی بہتری چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجا کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے ؛

نیائے کاری

(۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے بے انصافی کرنیوالوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھائے اپنی مانند سب کے لئے راحت چاہے وہ "نیائے کاری" (منصف و عادل) ہے ؛

دیو۔ آسر۔ راکشس و پشاچ

(۲۰) عالموں کو "دیو" اور بے علموں کو "آسر" پاپیوں کو "راکشس" اور بدچلنوں کو "پشاچ" مانتا ہوں ؛

دیو پوجا ادیو پوجا

(۲۱) انہیں عالموں۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ (اتالیق)، اتتھی۔ نیائے کاری راجا اور دھرماتما انسان۔ پتی برتا استری۔

---

[1] برہمن کشتری ویش[2] شودر[3] کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں۔ اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ[4] گرہستھ[5] بان پرستھ سنیاس کو آشرم کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ (مترجم)

(پاک دامن بیوی) استری برت پتی (پاک نہاد شوہر) کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیو پوجا" کہتے ہیں۔ اس کے برعکس ادیو پوجا۔ ان زندہ مورتیوں یعنی بزرگوں کو قابل پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ "جڑ" مورتیوں وغیرہ ادنیٰ عقل انتصاویر کو ہر طرح سے ناقابل پرستش سمجھتا ہوں ؛

شکشا

(۲۲) "شکشا" جس سے علم شائستگی - دھرماتما پن، جتیندریہ وغیرہ کی ترقی ہو اور بے علمی وغیرہ نقص چھوٹیں اس کو شکشا (تربیت) کہتے ہیں ؛

پُران

(۲۳) "پُران" جو برہما وغیرہ کی تصانیف ایتریہ وغیرہ برہمن گرنتھ ہیں۔ انہیں کو پُران - اتہاس - کلپ - گاتھا اور ناراشنسی نام سے مانتا ہوں - بھاگوت وغیرہ دیگر (کتب) کو نہیں ؛

تیرتھ

(۲۴) "تیرتھ" جس سے تکلیف کے سمندر سے پار اُتریں یعنی جو سچ بولنا - علم - نیک صحبت - یم وغیرہ - یوگ ابھیاس - ہمت علم کا پڑھانا وغیرہ نیک کام ہیں - اسی کو تیرتھ سمجھتا ہوں - خشکی و تری وغیرہ دیگر (مقامات) کو نہیں ؛

پُرشارتھ کی فضیلت

(۲۵) "پُرشارتھ" (تدبیر) پراربدھ (تقدیر) سے بڑا اس لئے ہے - کہ اس سے تقدیر آئندہ بنتی ہے - اس کے سُدھرنے سے سب سُدھرتے ہیں اور اس کے بگڑنے سے سب بگڑتے ہیں - اسی وجہ سے پراربدھ کی نسبت پُرشارتھ بڑا ہے ؛

دوسروں سے برتاؤ

(۲۶) انسان کو راحت و رنج اور نفع نقصان میں سب کے ساتھ مناسب طریقہ یعنی بمثل اپنے آتما کے برتاؤ رکھنا اچھا اور اس کے برعکس برتاؤ رکھنا برا سمجھتا ہوں ؛

سنسکار

(۲۷) سنسکار اس کو کہتے ہیں - کہ جس سے جسم - من اور آتما کی اصلاح ہو - وہ نشیک (گربھادھان) سے لے کر شمشان تک سولہ قسم کا ہے اس کا کرنا فرض سمجھتا ہوں اور جلانے کے بعد مُردہ کے لئے کچھ بھی نہ کرنا چاہئے ؛

یگیہ

(۲۸) "یگیہ" اس کو کہتے ہیں - کہ جس میں عالموں کی تعظیم حسب مناسب ہو حرکت سواری یعنی رساین جو علم خواص الاشیاء ہے - اس سے استفادہ ہونے علم وغیرہ اوصاف نیک کی بخشش ہو - اگنی ہوتر وغیرہ سے ہوا - مینہ کے پانی اور

نباتات کی صفائی کر کے سب متنفسوں کو آرام پہنچایا جاتے ہیں اسکو اچھا سمجھتا ہوں ❊

"آریہ" اور "دسیو"

جیسے نیکوکاروں کو "آریہ" اور بدکردار آدمیوں کو "دسیو" کہا جاتا ہے۔ ویسے ہی میں بھی مانتا ہوں ❊

آریہ ورت کے حدود اربعہ

(۳۰) اس قطعہ کا نام ملک "آریہ ورت" اس لئے ہے کہ اس میں ابتدائے پیدائش سے آریہ لوگ سکونت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے حدود شمالاً "ہمالیہ" جنوباً "وندھیاچل" غرباً "اٹک" اور شرقاً دریائے "برہمپترا" ہیں۔ ان چاروں کے درمیان جس قدر ملک ہے۔ اس کو "آریہ ورت" کہتے ہیں۔ اور جو ان میں ہمیشہ سے رہتے ہیں۔ ان کو بھی "آریہ" کہتے ہیں ❊

آچاریہ

(۳۱) جو سانگ اپانگ وید ودیاؤں (علوم ویدیہ معہ انگ اور اپانگ) کا تعلیم دینے والا ہو۔ راستبازانہ چال چلن کو قبول اور طریق باطل کو ترک کراوے۔ وہ آچاریہ (اتالیق) کہلاتا ہے ❊

شش (شاگرد)

(۳۲) ششیہ (شاگرد) اس کو کہتے ہیں۔ جو سچی تربیت اور علم کو حاصل کرنے کے لائق۔ دھرماتما۔ حصول علم کا خواہاں اور "آچاریہ" کے دلپسند کام کرنے والا ہے ❊

گرو

(۳۳) "گرو" ماتا پتا۔ نیز جو لوگ کہ سچائی کو اختیار کراویں۔ اور جھوٹ کو چھڑاویں۔ وہ "گرو" کہلاتے ہیں ❊

پروہت

(۳۴) "پروہت" "جو یجمان" (یگیہ کرانے والوں) کی بھلائی کرانے والا اور سچائی کا واعظ ہو ❊

اپادھیائے

(۳۵) "اپادھیائے" (مدرس)۔ جو ویدوں کے ایک جزو یا انگوں کو پڑھاتا ہو ❊

شِشٹ آچار

(۳۶) "شِشٹ آچار" جو دھرم کے مطابق عمل کرتے ہوئے برہمچریہ سے علم کو حاصل کرنا اور پریکش وغیرہ پرمانوں سے

ا؎ آریہ اودیش رتن مالا میں سوامی جی نے لکھا کر جہاں تک ان چاروں کا دستار ہے اور انکے درمیان میں جو ملک ہے۔ اس کا نام "آریہ ورت" ہے مطلب ہے کہ ان دونو دریاؤں کے پھیلاؤ میں جو لوگ رہتے ہیں۔ یا جو ہمالیہ اور وندھیاچل پہاڑوں میں ہمیشہ سے آباد ہیں۔ وہ بھی آریہ شمار ہوتے ہیں ❊

سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دینا ہے یہی شِشٹ آچار (نیک چلنی) ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ شِشٹ (نیک چلن) کہلاتا ہے ؛

آٹھ پرمان (۳۷) پرتیکش (علم الیقین) وغیرہ آٹھ پرمانوں (ثبوتوں) کو بھی مانتا ہوں؛

آپت (۳۸) "آپت" (صالح) جو سچ بولنے والا دھرماتما ہے۔ اور سب کے سکھ کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اسی کو "آپت" کہتا ہوں ؛

"پریکھشا" (۳۹) "پریکھشا" (معیار) پانچ قسم کی ہے۔ اول جو ایشور اور اس کی صفات فعل اور اقتضائے طبعی اور وید ودّیا ہے۔ دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان۔ سوم سلسلۂ کائنات۔ چہارم "آپت" لوگوں کا رویہ اور پنجم اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم ان پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہئے ؛

پروپکار (۴۰) "پراپکار" جس سے سب انسانوں کے بد اعمال اور دکھ چھوٹیں نیک اعمال اور سکھ بڑھیں۔ اس کے کرنے کو پراپکار کہتا ہوں ؛

"سوتنتر" "پرتنتر" (۴۱) "سوتنتر" (خود مختار) "پرتنتر" (تابع) جیو اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کے نتیجہ پانے میں بموجب آئین ایشور کے "پرتنتر" ہے۔ ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کے کاموں کے کرنے میں "سوتنتر" ہے۔

"سورگ" (۴۲) "سورگ" نام معمول سے زیادہ سکھ بھوگنے اور اسکے سامان ملنے کا ہے

"نرک" (۴۳) "نرک" جو غیر معمولی دکھ بھوگنا اور اس کا سامان ملنا ہے ؛

جنم کے تین قسم (۴۴) "جنم" جو جسم اختیار کر کے نمودار ہوتا ہے اسکو گذشتہ آئندہ و موجود کی تفریق سے تینوں قسم کا مانتا ہوں ؛

"جنم" اور "مرن" کی تعریف (۴۵) جسم کے ملنے کا نام "جنم" اور محض جدا ہونے کو "موت" کہتے ہیں ؛

؎ آریہ اُدیشیہ رتن مالا میں لکھا ہے۔ کہ جن میں کسی جسم کے ساتھ مل کر "جیو" کرم کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کو "جنم" کہتے ہیں۔ اور جب جسم اور جیو کی علیحدگی ہوتی ہے۔ اُس کو "مرن" کہتے ہیں۔ پس دفعہ ۴۵ میں ملنے اور جدا ہونے کے الفاظ سے مراد جیو کے جسم سے ملنے اور علیحدہ ہونے سے ہے ؛ (مترجم)

"ودواہ" (۴۶) "ودواہ" جو باقاعدہ ظاہرا طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" ہتھ لیوا (دست گرفت) کا عمل ہے۔ وہ "ودواہ" کہلاتا ہے۔

"نیوگ" (۴۷) "نیوگ" "ودواہ" کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ظہور میں آنے پر خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا اپنے ورن کے یا اپنے سے اعلیٰ ورن کے مرد سے یا مرد کا بوقت لاچاری جو اولاد کا حاصل کرنا ہے (وہ نیوگ کہلاتا ہے)۔

"ستتی" (۴۸) "استتی" (حمد و ثنا) اوصاف کی ستائش کرنا۔ سننا اور ان کا جاننا ہے۔ اس کا پھل محبت وغیرہ ہوتے ہیں۔

"پرارتھنا" (۴۹) "پرارتھنا" (مناجات) ایشور کے تعلقات سے جو علم وغیرہ کا حصول ہوتا ہے۔ اُس کے واسطے اپنی کوشش کے بعد ایشور سے التجا کرنا ہے۔ اور اس کا پھل خود بینی کا دور ہونا وغیرہ ہوتا ہے۔

"اپاسنا" (۵۰) "اپاسنا" (قرب ایزدی) جس طرح ایشور کے صفات فعل انتقضائے طبیعت پاک ہیں۔ اسی طرح اپنے کرنا۔ ایشور کو محیط کل اور اپنے کو محاط جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے نزدیک ایشور ہے اس طرح کا علم الیقین بذریعہ یوگ ابھیاس کرنا یہ اپاسنا کہلاتی ہے۔ اس کا پھل گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

"سگن" "نرگن" (۵۱) "سگن" (موجبہ) "نرگن" (سالبہ) ستتی "پرارتھنا" "اپاسنا" جو جو صفات ایشور میں ہیں۔ اُن سے موصوف اور جو جو صفات نہیں ہیں۔ اُن سے اس کو الگ مان کر تعریف کرنا "سگن نرگن" "ستتی" ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی ایشور سے خواہش کرنا اور عیب چھوڑانے کے لئے پرماتما کی مدد چاہنا سگن نرگن پرارتھنا ہے۔ اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے مبرا پرمیشور کو مان کر اپنے آتما کو اس کے اور اس کے احکام کے تابع کر دینا۔ سگن نرگن اپاسنا کہلاتی ہے۔

یہ اپنے اصول مختصراً دکھلاتے ہیں۔ ان کی مزید تشریح بھی ستیارتھ پرکاش میں اپنے اپنے موقع پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں (کتاب موسومہ) رگوید آدی

بھاشیہ بھومکا وغیرہ کتابوں میں بھی لکھی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو جو بات
سب کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اُس کو مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ
بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ ایسے اصولوں کو قبول کرتا
ہوں۔ اور جو مختلف متوں کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں۔ اُن کو میں پسند
نہیں کرتا۔ کیونکہ اُنہیں مت والوں نے اپنے متوں کا پرچار کرکے اور لوگوں کو
اس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا رکھا ہے۔ اس بات کی تردید سے اور ستیہ کا یعنی سچائی
کے پرچار سے سب کو ہر طرح یکانگت پیدا کر۔ دشمنی چھڑا کر آپس میں قوی
تعلق محبت سے بہرہ مند کرا کر سب کو سب سے آرام پہنچانے
کے لئے میری کوشش اور میرا مدعا ہے۔ قادر مطلق پرماتما کی عنایت اور مدد سے اور
آپت لوگوں کی دلی ہمدردی سے یہ اصول تمام روئے زمین پر جلدی پھیل جائے
جس کے ذریعہ سب لوگ آسانی سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل کرکے
ہمیشہ ترقی کرتے جاویں۔ اور راحت پاویں۔ یہی میرا مقدم مدعا ہے۔ عقل
مندوں کے آگے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ۔

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा।
शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः। शन्नो विष्णुरुरुक्रमः॥
नमो ब्रह्मणे। नमस्ते वायो। त्वमेव प्रत्यक्षं ब्र-
ह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वादिषम्। ऋतमवा-
दिषम्। सत्यमवादिषम्। तन्मामावीत्। तद्व-
क्तारमावीत् आवीन्माम्। आविद्वक्तारम्। ओ३म्
शान्तिः शान्तिः शान्तिः॥

کتاب ستیارتھ پرکاش ختم ہوئی

ویدک دھرم سمبندھی پستکیں

آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم انارکلی لاہور پنجاب میں ویدک دھرم سمبندھی کتابوں کا عظیم الشان پستکالیہ ہے۔ آپ کو جب کبھی ویدک دھرم سمبندھی کسی بھی پستک کی ضرورت ہو تو آریہ پستکالیہ لاہور کو آرڈر دیں۔ آریہ سماج کے متعلق کوئی بھی پستک خواہ وہ کسی بھی پرتی ندھی سبھا یا پبلیشر کی طرف سے چھپے اس پستکالیہ میں فروخت کے لیئے آ جاتی ہے علاوہ ازیں پرتی ندھی سبھا کے منظور کردہ آریہ سماجوں کے رجسٹر۔ رسید بک۔ شدھی کے پرمان پتر۔ پرویش پتر۔ وید منتر۔ تصاویر۔ ہون سامگری غرضیکہ آریہ سماجوں کی تمام چیزیں اس پستکالیہ سے بکفایت مل سکتی ہیں۔

اس پستکالیہ کی طرف سے اس وقت تک قریباً ایک سو اچھی اچھی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں سے چند ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

دھرم سمبندھی پستکیں آریہ بھاشا (ہندی) میں

شری نارائن سوامی کی تصانیف

آتم درشن - آتما کیا ہے۔ اس کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں و سائنسدانوں کا کیا مت ہے؟ ویدشاستروں کی رائے ہے کس طرح ہم آتما کی ماہیت کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور کس طرح پرماتما کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سب باتیں اس کتاب میں درج ہیں۔ آریہ سماج کے ساہتیہ میں اس سے پہلے ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی قیمت عہ

پرانایام ودھی - شری سوامی جی نے برسوں کے تجربہ کے بعد اس چھوٹی سی پستک میں پرانایام اور یوگ سادھن کا طریقہ اور اس کے فوائد درج کیے ہیں۔ ہر ایک منش کو اس کا پاٹھ کرنا چاہیئے قیمت ہندی دو آنے اردو ایک آنہ

آریہ سماج کیا ہے۔ (ہندی) سوامی جی نے یہ کتاب اس غرض کے لیئے تصنیف کی ہے کہ عبارت ورش کی آریہ

سماجیں اسکی سینکڑوں کاپیاں منگواکر عوام میں تقسیم کریں۔ اس میں آریہ سماج سے پہلے اس دیش کی حالت کا ورنن کرکے بتلایا ہے کہ آریہ سماج کن سدھانتوں کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ خود پڑھیں اور اپنے واقفکاروں میں تقسیم کریں بہت شاندار کتاب ہے قیمت ۵ر

رشی دیانند کے سدھانتوں پر تکنا تمک وچار۔ اس میں اُن معترضین کا دندان شکن جواب ہے۔ جو کہتے ہیں کہ رشی کے سدھانت من گھڑت ہیں اس میں رشی دیانند کے سدھانتوں کا پراچین رشی مادھو آچاریہ کے سدھانتوں سے مقابلہ کیا گیا ہے آخری حصہ میں مہرشی کے سدھانتوں کی ویدوں۔ شاستروں۔ اور اُپنشدوں کے پرمانوں سے پُشٹی کی گئی ہے۔ آپ سوچئے کہ اس کا مطالعہ اور پرچار کتنا ضروری ہے قیمت ۸ر

مُکتی سوپان۔ برسوں کے سوادھیائے کے بعد پوجیہ پاد شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے یہ پُستک آریوں کے روزانہ سوادھیائے کے لئے لکھی ہے سوکھشم سے سوکھشم وشیوں کو بہت سرل زبان میں ادا کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

گورودت لیکھاولی۔ یعنی در پنڈت گورودت جی ایم اے ودیارتھی کرت تمام انگریزی کتابوں کا آریہ بھاشا میں انوواد یہ وہی مشہور کتاب ہے۔ جس نے ولائت کے بڑے بڑے فلاسفروں اور سائنس دانوں کے دلوں پر ویدک دھرم کی عظمت کا سکہ بٹھایا تھا۔ اور یورپ کے ودوانوں کو اُن کی کشنکاؤں کا جو انہوں نے ویدک دھرم پر کیں دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا تھا۔ اس بہومولیہ رتن کو جو مدت سے انگریزی نہ جاننے والے آریہ پُرشوں کے لئے غیر مفید تھا۔ زرکثیر خرچ کر آریہ سماج کے مشہور ودوانوں سے ترجمہ کراکر بمعہ پنڈت جی کے جیون چرتر اور خوبصورت فوٹو کے بھینٹ کیا ہے۔ قیمت مجلد دو روپے (عا)

آریہ بھولے دوسرا بھاگ

اگر آپ نے مہرشی دیانند کا آریہ بھولے یعنی پراتھنا پُستک پڑھی ہے۔ تو یہ دُوسرا حصہ بھی ضرور مطالعہ کریں۔ یہ بڑی مُفید پراتھنا پُستک ہے۔ جو سوامی اچھُتانند جی نے بڑی محنت سے تیار کی ہے قیمت ۴ر مجلد ۵ر

ایش اُپنشد کا سوادھیائے

پنڈت ساتولیکر جی نے اس میں نہ صرف ایش اُپنشد کی سرل ویاکھیا ہی کی ہے بلکہ سب اُپنشدوں کا سار دیدیا ہے۔

غرضیکہ سب اُپنشدوں کی سبھا اور سار سمجھنے کے لئے اس کا پڑھنا ضروری ہے ۴ا ر

بھگتی درپن - جنم شتابدی سنسکرن خوبصورت سنہری جلد، پاکٹ سائز اس میں بھگتی مارگ کے تمام سادھن ویدوں شاستروں کے متعلق واقفیت کرم کانڈ کا ددھان - گیان، دھیان کی باتیں درج ہیں قیمت ۸ ر

ویدک درشن - از پنڈت چموپتی جی ایم اے) یہ وہ عالمانہ کتاب ہے جو سارے آریہ سماج کی طرف سے پنڈت جی نے رشی جنم شتابدی پر منترا ہیں پڑھی تھی۔ اس میں آریہ سماج کے تمام بڑے بڑے سدھانت ویدوں سے ثابت کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف (۱۲ر)

پنچ پردیپ - بھارت کے پرسدھ ودوان فنسٹر ٹی ایل وسوانی نے جنم شتابدی کے موقع پر سوامی دیانند کے جیون اور ان کے کام پر ایک انگریزی کتاب "ٹارچ بیریرز" کے نام سے لکھی ہے یہ کتاب اس کا ہندی انوداد ہے جو پروفیسر دھرمیندر ناتھ ایم اے نے کیا ہے مصنف اور مترجم کا نام ہی اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ کتاب کتنی عالمانہ اور مفید ہے قیمت ایک روپیہ

شری سوامی ستیہ نند جی کی تصانیف

شری مد دیانند پرکاش دجنم شتابدی ایڈیشن ہندی میں بالتصویر سوامی دیانند سرسوتی جی کا یہ جیون چرتر بہت ہی مقبول عام ہوا ہے - اس کو پڑھکر رشی دیانند اور آریہ سماج کے لئے گہری شردھا اور بھگتی کے بھاو اُتپن ہو جاتے ہیں - خوبصورت مجلد (۲ر)

ستیہ اُپدیش مالا - اس میں بھگتی یوگ - کرم یوگ راج یوگ - گیان یوگ اور مکتی کے سب سادھن درج ہیں روحانی آنند کے لئے یہ ایک قابل مطالعہ کتاب ہے قیمت ہندی ۱۰ر - اردو ۱۲ر

سندھیا یوگ - سندھیا منتروں کی ویاکھیا - سندھیا سمبندھی کریاؤں مثلاً آچمن انگ سپرش - مارجن پرانایام وغیرہ کی فلاسفی اور منتروں کا ارتھ ایسی یوگیتا کے ساتھ کیا ہے کہ سندھیا کی مہانتا کا سکہ خود بخود دل پر بیٹھ جاتا ہے - خوبصورت جلد ۵ر - اردو میں ۴ر

اونکار اُپاسنا - اوم کی مہما اور مہاتم ویدوں سے ثابت کیا گیا ہے ۳ر اردو ۳ر

آریہ سماج کا دھرم - آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا قیمت ۸ر

(دیانند وچن امرت قیمت) ۱۰ر

بھائی پرمانند جی کی تصنیفات

بیراگی - بہادر بابندہ کی بہادری اور شجاعت کے کارنامے۔ قوموں کی خودغرضی اور تعصب کی وجہ سے روشنی میں نہیں آسکے اس مہان آتما نے ہندو جاتی کی ہستی اور شان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کی مصیبت برداشت کی۔ اپنا انگ انگ کٹوانا منظور کیا۔ مگر اپنی قوم کی بزرگی کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر جما دیا۔ بیراگی کا آج تک کوئی ایسا جیون چرتر طیار نہیں ہوا تھا۔ جس سے اُن کی اصلی مہانتا اور بزرگی کا پتہ چلتا۔ شریمان بھائی پرمانند جی نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے اس جیون چرتر کو مکمل کر کے آریہ جاتی کے دامن پر احسان فراموشی کا جو دھبہ تھا۔ اس کو دھو دیا ہے۔ یہ جیون چرتر اس قابل ہے۔ کہ بھارت کا ہر ایک استری پرش۔ بچہ اور بوڑھا اسے پڑھے۔ اور اپنے اندر قومی جوش۔ جاتی گورو۔ دیش ابھیمان اور دھرم کے جذبہ کو دہارن کرے قیمت [illegible]

گیتا امرت - پھانسی کی سزا سننے کے بعد بھائی جی نے مرتیو کے ساکھشات درشن کئے اور اس اوستھا میں کالے پانی میں رہ کر پوتر پستک گیتا کی ایک ایسی ادبھت ویاکھیا کی جو اب تک کسی نے نہیں لکھی تھی۔ اٹھارہ ادھیایوں کے شلوک ارتھ سمیت دیئے گئے ہیں۔ گیتا امرت کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے بھاشیہ کی ضرورت نہیں رہتی قیمت [illegible]

دیش پوجا میں آتم بلیدان

[illegible] تصویر، بھارت کی دیویوں اور پرشوں نے دیش سیوا کے یگیہ میں جو پران آہوتیاں دی ہیں۔ اس پستک میں بھائی جی نے اُن کا ورنن بڑے دلچسپ لفظوں میں کیا ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی استری پرش اس پستک کو پڑھے اور اُس کے دل میں دیش سیوا کی اگنی پرجولت نہ ہو۔ قیمت ہندی [illegible]

کالے پانی کی کاراواس کہانی

اس پستک میں لاہور کی حوالات سے لے کر پھانسی کی سزا پانے اور اس کے بعد کالے پانی جانے اور وہاں کی مصیبتوں کے کل حالات بھائی جی نے وستار پورک لکھے ہیں۔ کالے پانی میں ہندوستانی اور خاصکر پولیٹکل قیدیوں کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کا ورنن کیا ہے [illegible]

بھارت ماتا کا سندیش - کالے پانی سے واپس آتے ہی سب سے پہلی کتاب بھائی جی نے یہ لکھی تھی۔ بھارت ماتا اپنے بچوں سے اس وقت کیا چاہتی ہے۔ اور یہ ملک کس طرح آزاد ہو سکتا ہے۔ یہ سندیش اس پستک میں درج ہے۔ قیمت نصف [illegible]

سوامی سرودانند جی کی پستکیں

آنند سنگرہ نامی پستک میں سوامی جی
کے اُپدیش جو ایک طرح پر اُپنشدوں اور
شاستروں کی ویاکھیا ہوتے ہیں جمع کئے
گئے ہیں قیمت ہندی ۱۲ اردو ۱۲ ار

سندھیا رہسیہ پنڈت چموپتی جی
ایم اے کرت - اگر سندھیا میں من نہ لگتا
ہو - اور پرارتھنا ایک خشک کام معلوم پڑتا
ہو تو اس کو منگوا کر پڑھو - منورنجک ایسی کہ
ایک بار شروع کرکے چھوڑنے کو جی نہیں
چاہتا قیمت صرف ۶ ر

استریوں اور کنیاؤں کے لئے

(ہندی پستکیں)

آدرش پتنی (باتصویر) مصنفہ لالہ سنت رام
جی بی اے - ایک آدرش پتنی بننے کے لئے
کن کن گنوں کی ضرورت ہے - اس کو دلچسپ
الفاظ میں درج کیا گیا ہے قیمت ۱۲ آنہ

ویرانگنا - (باتصویر) استریوں کے لئے
پتی برت دھرم - ویرتا اور پرتاپ کا سچا
آدرش - پاٹھشالاؤں میں انعام کے لئے
منظور ہو چکی ہے - صرف ۸ ر

سیتا بن باس - (باتصویر ہندی)
پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر کی مشہور کتاب
کا ہندی ترجمہ پروفیسر رام سروپ کوشل

ودیا بھوشن نے کیا ہے اور یہ اس قدر پسند
کیا گیا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے
سکولوں کی لائبریریوں کے لئے اس کی بہت
سی کاپیاں خریدی ہیں قیمت ۱۲ ار

پارس (ہندی میں باتصویر) لڑکے لڑکیوں کے
لئے سبق آموز دلچسپ کہانیوں کی کتاب ۱۰ ار

ہمارے سوامی (باتصویر) مصنفہ
پنڈت چموپتی جی ایم اے - اس میں رشی
دیانند کے جیون کی شکشا دائیک
گھٹنائیں منورنجک پیرایہ میں بیان کرکے
بتایا گیا ہے کہ بچے اُن سے کیا شکشا
گرہن کر سکتے ہیں قیمت صرف ۶ ر

سکھی سندھیا - سنسکرت سیکھنے والوں
کے لئے وید منتروں کے چھوٹے چھوٹے
آسان ٹکڑے مع ترجمہ جن سے خود بخود
ابھیاس کرنا آ جائے - صرف دو آنے

شری کرشن سداما - بھگوان کرشن
اور اُن کے مِتر سداما کی دوستی کا نظارہ
ہر ایک بچے بوڑھے استری پرش کے لئے
قابل دید ہے ہندی ۸ ر اردو ۵ ر

سنسکرت [illegible]
جو استری پرش اور بچے سادھارن طور پر
آریہ بھاشا جانتے ہیں - وہ صرف ایک
گھنٹہ روزانہ لگا کر بغیر کسی کی مدد کے تین ماہ
میں سنسکرت میں بات چیت کرنے کی لیاقت

پیدا کر سکتے ہیں۔ اور جو صرف اردو ہی جانتے ہیں۔ ان کے لئے سنسکرت سوئم شکشک سچا گورو ہے۔ وہ اس سے آریہ بھاشا اور سنسکرت دونوں ہی سیکھ سکتے ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی۔ شری مہاراجہ بڑودہ شری مہاتما گاندھی اور دیش کے بڑے بڑے ودوانوں نے اس پستک کے پڑھنے کی سفارش کی ہے۔ قیمت پہلا حصہ ۸؍ دوسرا حصہ ۸؍۔ تیسرا حصہ ۸؍

GLIMPSES OF SWAMI DAYANANDA

انگریزی میں باتصویر۔ خوبصورت جلد قیمت صرف ایک روپیہ۔ آریہ سماج کے متعلق انگریزی لٹریچر میں بہت کم کتابیں ایسی ہیں۔ جو کسی انگریز یا دوسرے اعلیٰ درجہ کے انگریزی خواندہ اصحاب کو دی جائیں۔ پنڈت چموپتی ایم اے نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے۔ بلحاظ خیالات۔ زبان اور شان کے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ممالک غیر میں پرچار کے لئے بھیجی جائے یا اپنے کسی افسر کو نذر کی جائے۔

ویدک دھرم سمبندھی اردو کتابیں

سوامی دیانند کا مکمل جیون چرتر ۳؍
سنسکار ودھی کا اردو ترجمہ ۱۲؍ مجلد ۱۴؍
رشی دیانند کے ویاکھیان ۱۰؍ ہندی ۱۲؍
مرتک شرادھ سمیکشا ... ۱۲؍
دیش درشن مجلد ... ۱۴؍
کلیات سوامی یوگیندر پال

بچوں کے لئے دلچسپ سبق آموز کتابیں

ہمارے رشی کی پیاری باتیں قیمت ۶؍
امرت باتصویر ... ۸؍
بچوں کے لئے رامائن باتصویر ۱۲؍
" مہابھارت " ۱۴؍
دنیا کے عجائبات " ۸؍
نپولین بونا پارٹ " ۱۲؍
سیتا بن باس " ۹؍
ترقی و اقبال کے اشارے ۵؍
سمجھ کر کے دکھا کچھ بن کے دکھا ۴؍
ہندوستان ۱۸۵۷ء غدر کے سچے حالات جاننے کا شوق ہو تو اس کا مطالعہ کریں۔ قیمت ... ۳؍

ان کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں

راجپال منیجر سرسوتی آشرم انارکلی لاہور

زیر طبع کتابیں

(۱) ویدک کرتویہ شاستر۔ ویدک دھرم منشوں کے کرتویہ کرم پر کیا پرکاش ڈالتا ہے جو سنہا دیتا ہے۔ اس مضمون پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ جس میں وید شاستر اور اُپنشدوں کے آدھار پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے لیکھک پرسدھ ودوان پنڈت دھرم دیو سدھانت النکار ویدک مشنری مدراس ہیں ؛

(۲) آدرش پتی (باتصویر) لیکھک پنڈت سنت رام جی بی اے۔ آدرش پتی بننے کے لئے جن گنوں کی آوشیکتا ہے۔ اُن کا ورنن بڑے منورنجک شبدوں میں کیا گیا ہے۔ جہیز میں دینے کے لئے خوبصورت تحفہ ہے ؛

سہج یوگ ابھیاس یوگ ابھیاس پر ایک آسان مکمل اور باتصویر کتاب۔ لیکھک سوامی اُدیکار آنند سرسوتی جی مہاراج ؛

یوگ درشن کئی یوگیہ پنڈتوں کی سہائتا سے ترجمہ ہو کر عنقریب شائع ہونے والا ہے ؛

کلیات سوامی یوگیندر پال جی مذہب اسلام پر سوامی جی کی پستکیں جتنی محققانہ اور لاجواب ہیں۔ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کتابوں کا مجموعہ باتصویر عنقریب شائع ہونے والا ہے ؛

ہندو جاتی کی آتما بھائی پرمانند جی ایم اے کی نئی تصنیف عنقریب شائع ہونے والی ہے ؛

ملنے کا پتہ :-

راجپال منیجر آریہ پستکالیہ لاہور

